ہر بدھ کو روزنامہ اسلام کے ساتھ شائع ہوتا ہے

خواتین کا اسلام

روزنامہ اسلام

90

بدھ 11 شوال 1425ھ مطابق 25 نومبر 2004ء

سفرِ ہجرت

عشقِ الٰہی

عورتوں کی ناشکری

اب لیجیے چائے کا اصل مزہ ذائقہ چائے میں
ذائقہ چائے کے 400 اور 200 گرام پیک میں
ہزاروں روپے فوری Cash

ذائقہ
نہیں تو چائے نہیں

Ph: 051-4449158-4440616
P.O Box 2365 Islamabad

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسِ قرآن و حدیث

لالچ

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

قرآن کریم کی متعدد آیات میں لالچ کرنے اور دوسروں کے مال و متاع پر نظر رکھنے سے منع کیا گیا ہے اور جن لوگوں کے اندر یہ بری صفت پائی جاتی ہے ان کی مذمت کی گئی ہے نمونہ کے طور پر چند آیات کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

۱...... سورۂ نساء میں ہے ”اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر جو فضیلت عطا کی ہے تم اس کی تمنا نہ کرو“۔

۲...... سورۂ طٰہٰ میں ہے ”اور دنیا کی زندگی کی آرائش میں سے ہم نے ان میں سے بعض کو آزمانے کے لئے جو طرح طرح کے فوائد دیئے ہیں تم ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھو“

۳...... سورۂ فجر میں ہے ”اور تم مردے کا مال سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو اور مال سے بڑی محبت رکھتے ہو۔“

۴...... سورۂ تکاثر میں ہے ”زیادہ کی حرص نے تمہیں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم قبرستان میں جا پہنچے۔“

لالچ ایک باطنی بیماری ہے جسے لگ جائے وہ خود اپنی نظروں میں بھی ذلیل ہو جاتا ہے اور عام انسان بھی اسے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں، ایسا شخص سب کچھ ہوتے ہوئے بھی فقیر ہی رہتا ہے، اللہ کے ساتھ فقر لازم ہو جاتا ہے اسے کبھی سکون نصیب نہیں ہوتا، وہ ہر وقت پریشان رہتا ہے، مزید کی طلب اس سے دن کا سکون اور رات کی نیند چھین لیتی ہے، انسان کا لالچی ہونا قلتِ ایمان کی دلیل ہے گویا اسے اللہ کے خزانوں اور اس کی عطا پر یقین نہیں ہے، وہ اسے نہیں دیکھتا جو اللہ نے عطا کیا ہوتا ہے اور نہ ہی اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے وہ تو بس دوسروں کے مال و متاع پر نظر رکھتا ہے اور اسے اپنے قابو اور تصرف میں لانے کی تدبیریں سوچتا رہتا ہے، اس کی حرکتیں احمقوں جیسی ہوتی ہیں،

لالچ کا مرض اسے عقل سے پیدل کر دیتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ”انسان کو عقل سے محروم کرنے میں شراب بھی لالچ کے مقابلے میں کچھ نہیں“ ظاہر ہے شراب کا نشہ تو بہر حال چند گھنٹوں میں اتر ہی جاتا ہے اور عقل کام کرنے لگتی ہے لیکن لالچ کا نشہ انسان پر زندگی بھر مسلط رہتا ہے اور اسے حماقت کے دائرے سے باہر نہیں نکلنے دیتا جیسے لالچ، اصحاب عقل کو عقل سے محروم کر دیتا ہے یونہی لالچ، اہل علم کو علم سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت کعب نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ اہل علم کون ہوتے ہیں؟ فرمایا وہ جو علم پر عمل کریں، انہوں نے دوسرا سوال کیا کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے علماء کے دلوں سے علم جاتا رہا؟ فرمایا ”لالچ، حرص اور لوگوں کے سامنے اپنی حاجات پیش کرنے سے۔“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو بڑی محبت اور حکمت سے لالچ سے بچنے کی تلقین فرماتے تھے، آپ کی مبارک زبان سے نکلی ہوئی بات دل میں اتر جاتی تھی اور آپ کے جانثار زندگی بھر اس پر عمل پیرا رہتے تھے، صحیح بخاری میں حضرت حکیم بن حزان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا آپ نے مجھے وہ چیز عطا فرمادی، دوبارہ سوال کیا آپ نے پھر میری حاجت پوری فرمادی، میں نے سہ بارہ سوال کیا تو آپ نے فرمایا ”اے حکیم! یہ مال بڑا سرسبز اور شیریں ہے، اگر کسی کو استغناء کے ساتھ ملے تو اس میں برکت دی جاتی ہے اور اگر لالچ اور حرص سے حاصل ہو تو اس میں برکت نہیں دی جاتی، اس شخص کی طرح جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“ حضرت حکیم کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں آپ کے بعد (سوال کر کے) کسی کے مال میں بھی کمی نہیں کروں گا یہاں تک کہ میں دنیا سے جدا ہو جاؤں (چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ دینے کے لئے حضرت حکیم کو بلایا لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) اسی مقصد کے لئے بلایا مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا، حضرت عمر رضی الہ عنہ نے فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت! میں تمہیں حکیم پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے مال فئی میں اس کا حق دینے کی کوشش کی مگر اس نے وصول کرنے سے انکار کر دیا، چنانچہ (اپنے وعدے کے مطابق) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنی وفات تک واقعی کسی کے مال میں کوئی کمی نہ کی۔

یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کراماتی زندگی تھی کہ وہ جب کسی چیز کا عزم کر لیتے یا کسی کام کے کرنے کا عہد کر لیتے تو اسے نبھاتے تھے ورنہ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص ان باطنی امراض سے دوچار ہو جاتا ہے اس کے لئے ان سے جان چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے بلکہ ہر آنے والا دن اس کے مرض میں اضافے کا سبب بن جاتا ہے، یہاں تک کہ بڑھاپے میں اس کے مرض پر شباب آجاتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”انسان بوڑھا ہو جاتا ہے مگر دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں ایک مال کی حرص اور دوسری عمر کی حرص۔“

ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا کہ دو حریص کبھی سیر نہیں ہوتے ایک علم کا حریص اور دوسرا مال کا حریص (مستدرک حاکم)

لالچ کا تعلق امیری اور غریبی سے نہیں یعنی ضروری نہیں کہ غریب شخص لالچی ہو اور امیر لالچی نہ ہو بلکہ یہ تو ایک نفسیاتی بیماری ہے کسی کو بھی لاحق ہو سکتی ہے، بعض اللہ کے بندے تہی دست ہوتے ہیں لیکن ان کے دل قناعت اور غنا سے بھرے ہوتے ہیں وہ ہر حال میں اللہ کی تقدیر اور فیصلے پر راضی رہتے ہیں جبکہ دوسری طرف بعض لالچی لوگ دولت کے انبار پر بیٹھے ہوتے ہیں لیکن زیادتی کی ہوس اور کثرت کی طلب انہیں پریشان کر رہی ہوتی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر ابن آدم کے پاس مال سے بھری ہوئی ایک وادی بھی ہو تو بھی وہ یہ تمنا کرتا ہے کہ اے کاش! ایک اور وادی مجھے مل جائے، ابن آدم کی آنکھ کو (قبر کی) مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (بخاری)

آخر میں گویا یہ بتا دیا کہ اگر کوئی شخص عزم کر لے اور سچے دل سے توبہ کر لے تو اللہ اسے ظاہری اور باطنی گناہوں سے پاک فرما دیتا ہے۔

نیک اولاد کے لئے دعا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (القرآن)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری عورتوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

تعمیر فکر

اسلامی معاشرے میں خاندان کی بنیادیں ⑤

اولاد کی تعلیم و تربیت:

اولاد اللہ کی بہت بڑی نعمت اور امانت ہے، اولاد ہی کے دم سے خاندان کی رونق ہوتی ہے، جس گھر میں بچوں کی خوشیوں سے لبریز کی کلکاریاں نہ ہوں ویران محسوس ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں بجا ارشاد فرمایا گیا ہے:

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (الکہف ۴۶)

''مال اور بیٹے (اولاد) دنیا کی زینت ہیں۔''

اور ایک دوسری جگہ اسی مال اور اولاد کو آزمائش بھی قرار دیا گیا ہے۔ چناں چہ ارشاد ہے:

اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

''تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں۔''

ایک مسلمان کا شیوہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے صالح اولاد کا طلب گار ہوتا ہے جو اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک بخشے اور دل کے سرور کا باعث ہو، جو متقین کے راستے پر چلنے والی ہو اور لوگوں کی ہدایت کا باعث ہو۔ قرآن مجید میں نیک لوگوں کی دعا کا ذکر ہے جس میں اسی طرف اشارہ ہے، سورۂ فرقان میں ہے:

''اور (کچھ) وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری عورتوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔'' (الفرقان ۔۷۴)

ان آیات سے اولاد کی اہمیت اور اس حوالے سے والدین پر عائد شدہ اہم ترین ذمہ داریاں آشکارا ہوتی ہیں۔ اسلام نے جن ذمہ داریوں کا بوجھ والدین پر ڈالا ہے ان میں سے ایک اولاد کی اسلامی خطوط پر تربیت بھی ہے۔ یہ ذمہ داری صرف مرد پر نہیں بلکہ عورت پر بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دینی آداب و احکام، حسنِ ادب، مکارم اخلاق، حلال وحرام، عبادت و بندگی رب، حلم و وقار، جرأت و بہادری، حیاء و شرم کی تعلیم دیں اور ان تمام امورِ قبیحہ سے بچانے کا اہتمام کریں جن سے بچنے کا دینِ اسلام نے حکم دیا ہے۔ حدیث شریف کے مطابق میاں بیوی اپنے اپنے مقام پر حاکم ہیں اور ان کی رعیت میں اولاد بھی داخل ہے، اس حیثیت میں والدین سے ان کی اولاد کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ ایسا نہیں کہ والدین اپنے بچوں کو ''ڈے کیئر سینٹرز'' یا ''چلڈرن ہومز'' کے سپرد کر دیں جہاں وہ باپ کی شفقت اور ماں کی ممتا بھری محبت سے محروم اجنبی ہاتھوں میں پرورش پائیں۔ اسلامی معاشرے میں والدین کا فریضہ ہے کہ وہ اپنی نگرانی میں اولاد کی بہترین تربیت کریں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

...... ''اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے'' (التحریم)

...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انسان اپنے بیٹے کو ادب سکھائے یہ ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔'' (ترمذی)

...... ایک دوسری حدیث میں ہے: ''اپنی اولاد اور گھر والوں کو خیر سکھاؤ، اور باادب بناؤ۔''

...... ایک اور حدیث میں ہے: ''اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، ان کے اہل بیت کی محبت اور قرآن کریم کی تلاوت۔ (طبرانی)

...... ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بچے کا ساتویں دن عقیقہ کیا جائے گا اور اس کا نام رکھا جائے گا اور اس کے بال وغیرہ دور کر دیئے جائیں گے اور پھر جب چھ سال کا ہو جائے تو اس کی (نماز کی) تربیت کی جائے اور جب نو سال کا ہو جائے تو اس کا بستر بچھونا الگ کر دیا جائے گا اور پھر جب تیرہ سال کا ہو جائے تو نماز اور روزہ کے لئے اسے مارا جائے گا اور سولہ سال کا ہو جائے تو باپ اس کی شادی کرا دے اس کے بعد اس کا ہاتھ پکڑ کر کہے کہ میں نے تمہیں تعلیم دی اور ادب سکھایا اور تمہارا نکاح کر دیا میں اللہ کے ذریعے سے دنیا میں تمہارے فتنہ و آزمائش سے اور آخرت کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔''

خلیفہ عبدالملک بن مروان نے اپنے بیٹے کے استاذ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ: ان بچوں کو سچائی کی اسی طرح تعلیم دینا جس طرح تم ان کو قرآن کی تعلیم دیتے ہو۔ ان کو اچھے اخلاق پر آمادہ کرنا، شجاعت و بہادری پر مبنی اشعار سکھانا تاکہ وہ بہادر اور جری بن سکیں۔ ان کے ساتھ معزز اہل علم کو بٹھایا کریں اور بازاری قسم کے لوگوں سے بچایا کریں۔ دوسروں کے سامنے ان کا احترام کریں اور تنہائی میں انہیں خوب تنبیہ کریں، جھوٹ پر ان کی پٹائی کریں اس لئے کہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف۔

والدین جو بچے کے جسمانی ماں باپ ہوتے ہیں اور اساتذہ جو بچے کے روحانی باپ ہوتے ہیں بچوں کی تربیت کے مسئول، ان کی شخصیت سازی اور انہیں دنیا میں رہنے کے قابل بنانے کے ذمہ دار ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ معصوم بچوں کی تربیت کی ذمہ داری جن کندھوں پر تھی آج وہ یکسر لاتعلق اور غافل نظر آتے ہیں۔ استاذ اور معلم کو تو چھوڑیئے، وہ تو کمرشلائز ہو گئے ہیں، والدین نے بھی اپنے جگر گوشوں کو ڈش اور ٹی وی کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کانوں میں پہلی آواز اللہ اکبر کی بجائے گانے بجانے، موسیقی اور میوزک کی پڑتی ہے۔ ذرا بڑا ہوتا ہے تو ٹی وی ڈراموں میں ہونے والی ایکٹنگ کی نقل اتارنے لگتا ہے۔ جب پڑھنے کی عمر میں آتا ہے تو اُسے کیمرج اور آکسفورڈ کا نصاب رکھنے والے تعلیمی اداروں میں داخل کرا دیا جاتا ہے جہاں کفر والحاد پر مبنی نصاب بچے کے دل ودماغ میں کفر ونفاق اور دین سے بغاوت کے بیج بو دیتا ہے۔

جو والدین اپنی اولاد کو یہ موقع فراہم کریں کہ ٹیلی ویژن کی اسکرین پر جذبات کو بھڑکانے والے گانے سنیں، اخلاق باختگی کی آخری حدوں کو چھونے والے ڈرامے دیکھیں، فحش اور عریاں مناظر پر مشتمل فلمیں، بے ہودہ اشتہار دیکھیں اور ان کے ذومعنیٰ جملوں کو سنیں تو بلاشبہ ایسی اولاد بے حیائی و بے غیرتی کی آخری حد تک پہنچے گی۔

جو والدین اپنے بچوں کو برے ساتھیوں اور بدکردار لوگوں سے ملنے کی کھلی چھوٹ دیئے رکھیں، وہ جب چاہیں اور جہاں چاہیں جائیں اور جب چاہیں گھروں کو واپس لوٹیں، ان سے کسی قسم کی باز پرس نہ کی جائے تو ایسے بچے یقیناً بداخلاق، قاتل، ڈاکو اور زانی بنیں گے۔

جو والدین اپنی بچیوں کی دینی خطوط پر تربیت نہ کریں، بے پردگی و بے حیائی کے ماحول سے نہ بچائیں، انہیں آزادانہ اختلاط اور دوستیوں کا موقع فراہم کریں، بھڑکیلا اور عریاں لباس پہنائیں تو پھر ان سے شرافت وعزت کی حفاظت اور پاک دامنی کی توقع رکھنا فضول و بے کار ہے۔

ایسی صورت حال میں ظاہری بات ہے کہ اولاد بے راہ روی کی طرف مائل ہوگی، جب ان کے لئے کوئی دینی رکاوٹ اور محاسبہ کرنے والی آنکھ نہیں ہوگی تو ایک دن وہ گناہوں کی دلدل میں اتنا پھنس چکے ہوں گے کہ پھر ان کے ضمیر بھی ان کے گناہوں پر لعنت ملامت نہیں کریں گے۔

محترم والدین! اولاد کی تربیت اور تعلیم کا اصل فریضہ آپ پر عائد ہوتا ہے، آپ نے اگر اپنے بچوں کی صحیح نہج پر تربیت کر دی تو یہ ان پر احسان ہوگا، اس لئے اپنی اولاد کی تربیت اور نگرانی کیجئے۔ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جو ذمہ داری سونپی ہے اسے پورا کیجئے۔ اولاد آپ کے پاس اللہ کی امانت ہے اگر آپ نے صحیح طریقے سے امانت ادا کی، تو آپ اپنے بچوں کو گھر میں خوشبودار، مہکتا ہوا پھول اور معاشرے میں پرنور اور چمکتا چاند اور ایسا فرشتہ صفت انسان پائیں جس سے معاشرے میں عزت وعظمت وابستہ ہوگی، اور اگر آپ کی طرف تربیت کے سلسلے میں کوتاہی ہوگی تو یہی اولاد پورے معاشرے کے لئے خطرے کی گھنٹی ہوگی اور قوم ان کے مجرمانہ اعمال اور معاشرتی برائیوں سے پناہ مانگے گی۔

سنئے!

کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ

تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں جواب دہی ہوگی۔ (جاری ہے)

خط وکتابت کا پتہ ''خواتین کا اسلام'' دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی
ای میل: islamforwomen@hotmail.com فیکس: 021-6622240 فون: 021-6683301
خواتین کا اسلام انٹر نیٹ پر بھی
www.dailyislam.net.pk

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

عورت کی تعلیم:

سوال: مجھے عالمہ یا حافظہ بننے کا شوق ہے، اس سلسلے میں رہنمائی کیجئے کس مدرسہ میں داخلہ لوں؟ (ایضاً)

جواب: اصطلاحی معنوں میں عالمہ بننا ضروری نہیں، بقدر ضرورت دینی مسائل سیکھنا فرض ہے۔ اگر آپ کے قریب کوئی دینی ادارہ ہے جہاں صبح وشام آپ باپردہ آجاسکتی ہوں اور راستہ پرامن ہو یا کوئی محرم لانے لے جانے والا ساتھ ہو تو داخلہ لے لیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو گھر بیٹھے درج ذیل کتب کا سمجھ کر مطالعہ کیجئے:

تعلیم الاسلام (مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ)، تحفۂ خواتین (حضرت مفتی عاشق الٰہی رحمہ اللہ)، بہشتی زیور، اصلاح خواتین، اصلاحی نصاب (حضرت تھانوی) اور ضرورت کے مسائل کسی مستند عالم دین سے خط لکھ کر یا فون کرکے دریافت کرتے رہئے۔ حافظہ بننے کا مشورہ بھی میں نہیں دے سکتا۔ قرآن مجید کا یاد کرلینا تو آسان ہے مگر عمر بھر یاد رکھنا مشکل ہے۔ بالخصوص شادی کے بعد جب عورتیں امور خانہ داری اور اولاد کے مسائل میں الجھ جاتی ہیں تو ایسی حالت میں قرآن یاد رکھنا بہت ہی مشکل ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ناظرہ قرآن مجید تجوید کے ساتھ پڑھ لیجئے، ہاں عم پارہ چاہیں تو حفظ کرلیں اور یہ سورتیں نماز میں پڑھتی رہیں، مزید ہمت ہو تو سورۂ ملک اور سورۂ یٰس شریف بھی حفظ کرلیجئے اور روزانہ تلاوت کیجئے۔ البتہ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے حافظہ بہت اچھا دیا ہو اور عزم کی پختہ ہو، اپنے اوپر اعتماد ہو کہ بعد میں یاد بھی رکھ سکے گی تو اس کے لئے حفظ کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ باعث فضیلت اور بڑی سعادت کی بات ہے، اس کے لئے مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ مدرسہ میں پڑھنا جائز ہے۔

سر کے بال چھوٹے کرنا:

سوال: اگر سر کے بال چھوٹے بڑے ہوں تو ان کو کاٹ کر برابر کرنا درست ہے یا نہیں؟ ہم نے اپنے قریبی مفتی صاحب سے دریافت کیا کہ ہمارے بال نیچے سے بہت خراب ہیں۔ ایک ایک بال کی کئی کئی نوکیں بن گئی ہیں، کیا ان کو کاٹنا جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا "نوکیں کاٹ سکتی ہیں، لیکن بالوں کو برابر کرنا درست نہیں" آپ اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ (بنت محمد اظہر، مبارک پور)

جواب: صرف نوکیں درست کرنے میں اگر بال چھوٹے بڑے ہوجاتے ہوں تو انگلی کے پورے کے برابر بالوں کو کاٹ کر برابر کرنے کی گنجائش ہے۔

مخصوص عرق کا استعمال:

سوال: مخصوص عرق جو گڑ اور پتی سے تیار کرتے ہیں اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ بعض خواتین پہلے پان کا چونا اور لائف بوائے صابن ملا کر ناخنوں پر لگاتی ہیں پھر اوپر سے عرق لگاتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

جواب: عرق کا استعمال جائز ہے، لیکن تجربہ کرکے دیکھ لیجئے اگر ناخن پالش کی طرح اس کی تہ جم جاتی ہو اور کھرچنے سے پپڑیاں اترتی ہوں تو اسے صاف کئے بغیر وضو اور غسل صحیح نہ ہوگا۔

بھنویں بنانا:

سوال: آج کل لوگ مسئلہ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ کسی عالم یا مفتی کی پوری عبارت سے اپنے مطلب کے چند الفاظ اور جملے لے لیتے ہیں، غلط مسئلہ بنا کر عالم کی طرف منسوب کردیتے ہیں کہ انہوں نے یہ مسئلہ لکھا ہے۔ آپ نے "خواتین کا اسلام" میں فتویٰ دیا کہ بھنوؤں کے بال بہت بڑھ جائیں، بھدے معلوم ہوں تو انہیں درست کرکے عام حالت پر لانا جائز ہے، لیکن بہت سی عورتوں نے اس کی آڑ لے کر بھنویں بنانا شروع کردیں۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ کسی مسئلہ میں تھوڑی بہت گنجائش ہو تو آپ گنجائش نہ دیں۔ (ایضاً)

جواب: آپ کا یہ کہنا تو صحیح ہے کہ لوگ مسئلہ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے، درمیان سے ایک آدھ جملہ لے کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں، لیکن یہ کہنا صحیح نہیں کہ مسئلہ میں گنجائش ہو تو بھی آپ گنجائش نہ دیں، جب شریعت خود کسی مسئلہ میں گنجائش دے تو ہم کیوں تنگی پیدا کریں؟ باقی رہے حیلہ گر اور بہانہ ساز لوگ تو انہیں روکنا کسی کے بس میں نہیں، بالفرض ہم شریعت کے جائز مسئلہ کو ناجائز کہہ دیں تب بھی یہ لوگ رکیں گے نہیں، جائز کام کی آڑ میں ناجائز کام کا ارتکاب کوئی انہونی بات نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ کچھ لوگ گناہ کریں گے مگر اس کا نام وعنوان بدل کر: لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونها بغیر اسمها". (ابوداؤد وغیرہ) مسئلہ اپنی جگہ واضح ہے کہ: ابرو بہت زیادہ پھیلے ہوئے ہوں تو ان کو درست کرکے عام حالت کے مطابق کرنا جائز ہے غرضیکہ تزیین مستحب ہے اور ازالۂ عیب کا استحباب نسبۃً زیادہ مؤکد ہے۔ اور تلبیس وتغییر خلق ناجائز ہے۔ (احسن الفتاویٰ ۸/۷۶)

اب اس سے کوئی غلط مطلب کشید کرتا ہے تو اس کی نیت کا فتور ہے اور اس کا ذمہ دار وہ خود ہے، اس میں مفتی کا کیا قصور؟

سجدۂ تلاوت:

سوال: میں حفظ قرآن کے مدرسہ میں پڑھتی ہوں۔ دوران حفظ سجدہ والی آیات بھی آجاتی ہیں۔ جنہیں حفظ کرنے کے لئے بار بار دہرانا پڑتا ہے۔ کیا ہر بار دہرانے پر سجدہ کرنا ہوگا؟ قرآن میں کوئی ایسی آیت بھی ہے جس کے پڑھنے سے تمام سجدے ادا ہوجائیں؟ (بنت سرور عبدالحکیم۔ کینٹ)

جواب: ایک آیت کو ایک ہی مجلس میں خواہ کتنی بار پڑھیں یا سنیں ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ البتہ آیات یا مجلس تبدیل کرنے کی صورت میں متعدد سجدے واجب ہوں گے (قولہ ولو کررها فی مجلسین تکررت) الاصل انه لا یتکرر الوجوب الا باحد امور ثلاثة اختلاف التلاوة اوالسماع او المجلس (رد المحتار ۲/۱۱۴)

لہنگا اور ساڑھی کا استعمال:

سوال: پاکستان میں لہنگا اور ساڑھی کا استعمال بہت عام ہوچکا ہے حتیٰ کہ بہت سے لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ ہندوانہ لباس ہے۔ حالانکہ یہ خالص ہندوانہ لباس ہے۔ آپ نے خواتین کا اسلام میں ان کے استعمال کی اجازت دی ہے بشرطیکہ ساتر بدن ہوں، کیا یہ لباس پہن کر ہم اس حدیث کا مصداق نہ بنیں گی کہ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی قوم میں سے ہوگا۔ دلہن کے لئے خصوصی طور پر لہنگا بنوانا کیسا ہے؟ (بنت عبدالمجید کمبوہ۔ محراب پور)

جواب: اس سوال کا جواب خود آپ کی عبارت میں موجود ہے کہ پاکستان میں اس لباس کا استعمال اتنا عام ہوچکا ہے کہ لوگوں نے اسے ہندوانہ لباس سمجھنا ہی چھوڑ دیا ہے، جب مسلمانوں میں کسی لباس کا استعمال اس قدر عام ہوجائے تو اس میں غیر قوم کے ساتھ تشبہ باقی نہیں رہتا، میں نے اپنے فتوے میں حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب قدس سرہ کا جواب بھی نقل کیا تھا کہ جہاں مسلمان عورتوں کے اپنے لباس میں ساڑھی داخل ہو وہاں (استعمال) جائز ہے اور یہ سمجھنا غلط ہے کہ لہنگا یا ساڑھی استعمال کرنے پر مسلمان من تشبه بقوم...... کی وعید کا مصداق ٹھہرتا ہے۔ باقی دلہن کے لئے خصوصی طور پر لہنگا بنوانا ایک فضول سی حرکت ہے۔ اگر یہ کوئی مفید اور اچھا لباس ہے تو اسے مستقل کیوں نہیں استعمال کرتیں؟ ایک دن کے لئے استعمال کرکے پھر ڈال دینا تو سراسر اسراف و زیاں کاری ہے۔

لوگ عام سی بات جسے کہتے ہیں
ہم تنگی خیالات اسے کہتے ہیں

عزیز بہنو! محترم ماؤ، قابل احترام ساتھیو! میں کسی بڑے مسئلے کسی عالمی الجھن کا ذکر نہیں کروں گی بلکہ ایک ایسے معاملہ کا ذکر کروں گی جس کا تعلق مجھ سے، آپ سے اور ہمارے اردگرد کتنی ہی خاتون خانہ اس مسئلے سے گزرتی ہیں۔ مسئلہ کا لفظ شائد ہم نے کچھ غلط استعمال کیا ہے۔ یعنی معاملات ایک ایسی چیز ہے کہ کائنات کی عظیم ترین ہستی سرکار دوعالم معاملات کی ایسی مثال چھوڑ گئے ہیں۔ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ہم تو اس میگزین کے حوالے سے ایک بالکل عام سی (بظاہر) یہ بات اس لئے کرنے والے ہیں کہ اکثر عزیز واقارب اکثر سہیلیوں کے گھر جانے پر...... پتہ چلا ہر شخص اپنی اپنی جگہ...... غلطی میں مبتلا ہے۔ مگر افسوس صد افسوس صرف ذرا سی توجہ کی ضرورت ہے اور بس ورنہ دیندار، سمجھدار پڑھی لکھی بہنوں کو صرف توجہ دلانا ہی کافی ہوجاتا ہے اور سنبھل جاتی ہیں۔

اسراف

پیاری بہنو! بات کی طوالت سے گھبرایئے گا مت! بات مختصر تو ہے مگر...... گناہ کے اعتبار سے بڑی ہے۔ بہنو! "اسراف" کے بارے میں اس میگزین کے ذریعے ہی معلومات ہم تک پہنچی ہیں۔ اسراف کتنا بڑا گناہ ہے کہ اگر ایک لوٹے پانی سے وضو ہوجائے تو مزید پانی لینا اسراف میں شمار ہے اور ہم باوجود خود کو مسلمان شمار کر کے سنت پر چلنے والے سمجھتے ہیں اور گھریلو خاتون پوری زندگی میں صرف دو ایسی دیکھیں جنہوں نے اسراف کو ہر چیز میں سے نکالا۔ دادی مرحومہ اور والدۂ محترمہ، کپڑے ہیں تو ضرورت کے اور برتن ہیں تو ضرورت کے، ہانڈی ہے تو ایک مہمان کی، تواضع میں بساط بھر دکھاوے سے دور۔ شادی بیاہ میں اسراف نہ ہو اس پر گہری نظر۔

عزیز بہنو! ہم اور آپ جب اپنے باورچی خانے میں سنک پر برتن دھوتے ہیں تو نل کھلا ہے پانی بہہ رہا ہے، برتن میں صابن لگ رہا ہے، نل کھلا ہے، برتن ادھر سے ادھر رکھ رہے ہیں بغیر نل بند کئے۔ میری اپنی رشتے دار بہنوں سے کتنی بار اس موضوع پر بات ہوئی، بہن ایک کٹورہ دھولیا، پلیٹ دھولی، آپ نے، اب نل بند کردو دوسرا برتن دھونا ہے تو پھر نل کھول لینا۔ یہ دنیا تو ایسی ہے کہ والدہ سے بچپن سے سنتے چلے آئے کہ

ہر حلال پہ حساب ہے
حرام پہ عذاب ہے

یہی سنتے سنتے اس عمر تک پہنچے کہ عقل صاحبہ کچھ بڑی ہوئیں تو ہر ایک کے یہاں دیکھا ایک طرف تو برتن میں صابن لگ رہا ہے اور نل کھلا ہے یا ہانڈی میں چمچ چل رہا ہے۔ دوسری طرف نل کھلا ہے پیاری بہنو! یہ باتیں خیالی نہیں بلکہ بہت سال دیکھنے کے بعد مشاہدہ اور تجربہ دونوں کا نچوڑ ہیں کہ اکثر لوگوں کو منع کیا، سمجھایا، حدیث کے حوالے سے سمجھایا کہ کم از کم یہ ہی سمجھ لو کہ بہر حال اللہ رب العزت کی عدالت لگے گی سامنے کھڑا ہونا ہے، جواب دینا ہے کیا دلیل ہوگی کیا جوابدہی کا موقع ہوگا اور ہر پانی کا وہ قطرہ جو بلاضرورت ہو اس قطرے پر حساب ہے۔ اس بات پہ جلتے کڑھتے سال تو کئی گزرے مگر دل کی جلن نکلنے کا راستہ ملا ہی نہ تھا کہ بات آپ تک ہم اپنی پہنچادیتے اللہ ذوالجلال کا کروڑ ہا شکر واحسان ہے کہ حق بات کہنے کا حتی کہ دوسرے تک حق بات پہنچانے کا ذریعہ اسی میگزین سے ملا ہے۔ اللہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ (آمین) خیر بات تو صرف یہیں نہیں ختم ہوجاتی بہنو! بلکہ اسراف کو دیکھئے تو ذرا کہ کہیں لوگ میٹھے پانی کو ترستے ہیں اور ہزاروں سینکڑوں جگہ فلش کیا جاتا ہے میٹھے پانی سے۔ جبکہ تھر کے علاقے میں اور ابھی بھی کراچی کے کئی علاقوں میں بیچاروں کو دربدر پھرنا پڑتا ہے۔ جھڑکیوں، صلواتوں کے بعد میٹھا پانی ملتا ہے وہ بھی پیسوں سے۔ کاش!

ش چندا بنت احمد

چند لمحے کو سہی سوچیں تو ذرا ہم اپنے حمام میں فلش ٹنکی کے ذریعے کتنا کتنا پانی نالیوں میں گٹر میں بہادیتے ہیں کبھی دل پہ ہاتھ رکھ کر سوچا؟ آپ کا جواب نفی میں ہوگا۔ ہوگا ناں؟ سچے دل سے جواب دیجئے ہم میں سے کتنے لوگ ہیں، جن کو اس بے جا اسراف پر اعتراض ہوتا ہے اور وہ خود اس سے بچتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک ٹھنڈے دل سے سوچے، غور کرے، اپنا محاسبہ کرے صرف چند لمحے تنہائی میں سوچے اللہ رب العزت کی عظیم نعمت جس سے گلشن رنگ و بو میں بہار ہے، جس سے دریاؤں کی روانی، سمندروں کی آب وتاب، لوگوں کے چہرے پر زندگی کی چمک باقی ہیں۔ پانی کا ایک گھونٹ زندگی کی بقا، پانی کے ایک گھونٹ کی کمی، زندگی کا خاتمہ، میرے محترم قارئین وقاریات! آپ گھر میں با اثر ہیں تو چھوٹوں پر توجہ دیجئے۔

صبح کے وقت غسل خانے میں بچے نے ٹوتھ برش دھونے کے لئے پورا لوٹا بھر پانی بہادیا۔ آپ بے پرواہ نل کھلا ہے پورا

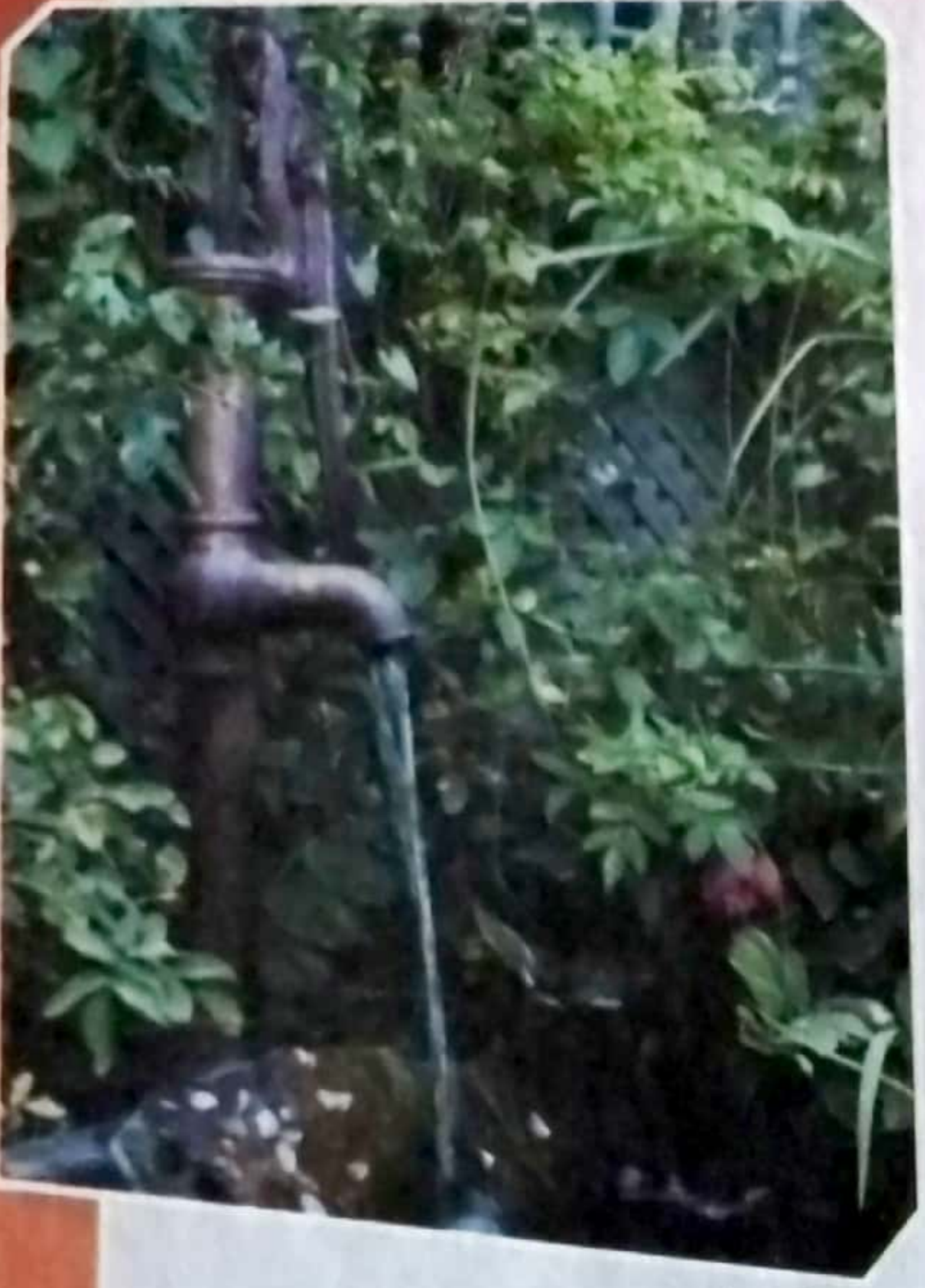

پانی روانی سے بہہ رہا ہے اور بچہ برش کر رہا ہے، دانت مانجھ رہا ہے یا ہاتھ دھو رہا ہے۔ ذرا سا نل گھمانے کی زحمت نہیں کیوں؟ کیوں بھلا؟ صرف اس لئے کہ ہم نے بچوں کی تربیت کی ہی نہیں۔ اسراف اور استعمال کا فرق سمجھایا ہی نہیں ہے۔

بچے نے صرف ٹوتھ برش کو گیلا کرنے کے لئے کتنا پانی بہادیا بچے پر آپ پورا بھروسہ کر کے اس کو بھیج دیتی ہیں غسل خانے میں پھر خود ناشتہ بنانے چلی گئیں، کام میں لگ گئیں، بچہ نل کھول کر پانی بہا رہا ہے۔ اللہ پاک کی عظیم نعمت ضائع ہورہی ہے۔ اور آپ کو خیال تک نہیں آیا؟ یا آپ کو خیال آتا ہے؟ اگر خیال آتا ہے تو آپ نے اس کے لئے کیا اقدامات کئے، کتنوں کو سمجھایا۔ بچوں پر کیا اثر پڑا؟ دیکھئے ناں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹے سے وضو کیا، پانی کے استعمال کا صحیح طریقہ سکھایا۔ ہمیں زمانے سے ماحول سے کیا لینا۔ فیشن کیا ہے؟ اور کیسا ہے؟ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت زندہ کیجئے۔ پانی کا بے جا بہنا تو یہ کام تو جگہ جگہ محکمے والے کر رہے ہیں۔ آئے دن پانی کی پائپ لائن ٹوٹ جاتی ہے پانی بہتا ہے۔ ہم یونہی بہاتے ہیں اور ہمارے عزیز نہایت قریبی رشتے دار میٹھے پانی کے لئے ترستے ہوئے دھکے کھاتے ہوئے دو دو بجے رات سے لائن لگاتے ہیں۔ سوائے کڑھنے اور دعا کرنے کے اور کیا کر سکتے ہیں۔ برائے مہربانی اللہ جل جلالہ کی عظیم نعمت کی اتنی بڑی ناقدری پر مسلمان ہونے کے ناطے سوچنے کہ کتنی بڑی نافرمانی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی تو امت کو تعلیم نہیں دی کہ ہر نعمت پر حساب ہے، ہر حلال نعمت پر حساب ہے اسی لئے فرمایا کہ تین مرتبہ صبح وشام بلکہ سب اس کو ایسے پڑھیں کہ حساب آسان ہوجائے۔

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَّسِیْراً

کشکول

موت کیا ہے؟

موت　امانت واپس لینے کا نام
موت　ایک حقیقی زندگی کا نام
موت　سزا و جزا کا نام
موت　قیامت صغریٰ کا نام
موت　اچھی سی زندگی کا نام
موت　فرشتوں کے روبرو ہونے کا نام
موت　انسانوں سے ہمیشہ کے لئے جدا ہونے کا نام
موت　عمر بھر کا نام ہے

(نصرت عبدالعزیز ملال بگلہ۔ آزاد کشمیر)

خلیفہ سے گیارہ سالہ لڑکے کی گفتگو:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو جب خلافت ملی تو اطراف و اکناف سے لوگ مبارکباد دینے کے لئے آئے۔ ان میں ایک حجازی لڑکا بھی تھا جو بالکل نو عمر تھا۔

خلیفہ نے کہا: اے لڑکے کسی اپنے سے بڑی عمر والے کو گفتگو کرنے کے لئے پیش کر۔

لڑکا: امیر المؤمنین! خداوند کریم بندے کو زبان متکلم اور دل ذکر کرنے والا عطا کرے تو وہ کلام کا مستحق ہوتا ہے اور اے امیر المؤمنین! اگر عمر کا لحاظ ہوتا تو اس وقت امت میں جو آپ سے بڑی عمر والے ہیں وہ خلافت کے زیادہ مستحق ہوتے۔

امیر المؤمنین: اے لڑکے تو کیا چاہتا ہے؟

لڑکا: ہم مبارکباد عرض کرنے کے لئے آئے ہیں۔ خداوند کریم نے ہم پر احسان کیا ہے کہ آپ جیسا عادل و منصف خلیفہ ہم پر مقرر کیا ہے۔

امیر المؤمنین: اے لڑکے کوئی اور بات؟

لڑکا: بہت سے ایسے بادشاہ گزرے ہیں جو خدا کے حلم پر مغرور ہو گئے اور نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔ خوشامدی مصاحبوں نے ان کو رعایا کے حالات سے غافل کر کے نفس پروریوں میں الجھا دیا۔ بے شک ایسے لوگ جلتی ہوئی آگ کا ایندھن ہیں۔ اے امیر المؤمنین! ہماری دعا ہے کہ آپ ایسے لوگوں میں داخل و شامل نہ ہوں بلکہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے نیک لوگوں کے ساتھ آپ کا حشر کرے!

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اس لڑکے کی عمر پوچھی تو معلوم ہوا کہ صرف گیارہ سال کی ہے۔ نسب پوچھا تو وہ لڑکا سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب رحمہما اللہ کی اولاد میں سے نکلا۔ (ش چندا بنت احمد۔ نارتھ ناظم آباد کراچی)

گر کچھ شرم ہے:

میرے شہر میں بازار خون گرم ہے
اے ارباب اختیار! یہ کیسا ستم ہے؟
حفاظتِ جان و مال فرض ہے تمہارا
اب پکڑو قاتلوں کو گر کچھ شرم ہے
کب کروگے وفا وعدے اور قسمیں
زبان سے نکلی بات بھی رکھتی اپنا بھرم ہے

(سین تاج)

اقوالِ حکمت:

❀ خاموشی ایک ایسا درخت ہے، جس پر کبھی کڑوا پھل نہیں لگتا۔

❀ نادان کے لئے خاموشی سے بہتر کوئی ہنر نہیں اور جو شخص یہ نکتہ سمجھ گیا وہ نادان نہیں۔

❀ عقل مند پہلے دل سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے۔

❀ آدمی اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوتا ہے۔ (سلمیٰ پروین، عقیلہ، ریترہ)

صبر کا آسان نسخہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبر سے متعلق عجیب و غریب تدبیر بتلائی، فرمایا کہ جب کوئی مصیبت آئے تو سب سے پہلے یہ غور کرو کہ یہ مصیبت میرے دین پر آئی ہے یا دنیا پر۔ اگر دین محفوظ ہے تو خوش ہونے کی بات ہے کہ اصل سرمایہ محفوظ ہے، بس اس خیال کے ساتھ صبر آجائے گا۔ باقی دنیا یہ تو خود ہی جانے والی ہے بعض دفعہ زندگی میں یہ چھن جاتی ہے ورنہ موت سے تو چھن جانا ضروری ہے تو جو چیز چھننی تھی وہ چھن گئی اور جو چیز رہنے والی تھی وہ الحمدللہ محفوظ ہے اس طرح صبر آجائے گا کہ بڑی چیز قبضے میں ہے اور چھوٹی چیز چلی گئی۔ (ماخوذ از مجالس حکیم الاسلام ص ۱۰۳) (مرسلہ: بنت غازی، کراچی)

مثالِ دنیا:

یحییٰ بن رازی فرماتے ہیں کہ دنیا کی مثال ایک کھیتی کی ہے انسان ایک بیج ہے، موت اس کی درانتی ہے، عزرائیل اس کے کاٹنے والے ہیں، میدان حشر اس کا کھلیان ہے، جنت اور جہنم اس کے گودام ہیں۔ دانہ جنت میں جائے گا اور بھوسہ جہنم میں۔ (حافظ امامہ، جامعہ فضیلۃ دارالسلام۔ پھلروان)

امام شافعی نے فرمایا:

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ چار چیزیں بدن کو طاقت دیتی ہیں اور صحت کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔

(۱) گوشت کھانا (۲) خوشبو سونگھنا (۳) سوتی کپڑا پہننا (۴) روزانہ نہانا

چار چیزیں بدن کو کمزور کرتی ہیں

(۱) زیادہ غمگین ہونا (۲) کھٹائی زیادہ کھانا (۳) زیادہ صحبت کرنا (۴) صبح صبح خالی پیٹ زیادہ پانی پینا

فرمایا سونے کے کل چار طریقے ہیں:

۱۔ چت لیٹ کر سونا: یہ انبیاء کرام کا طریقہ ہے، کیونکہ یہ لوگ زمین اور آسمان کی تخلیق میں غور کرتے تھے۔

۲۔ دائیں کروٹ سے سونا: یہ علماء اور عابدین کا طریقہ ہے اور ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اس پر عمل تھا۔ اس لئے ایسا سونا اور لیٹنا سنت ہے۔

۳۔ بائیں کروٹ پر سونا: یہ بادشاہوں اور دنیا داروں کا طریقہ ہے تاکہ کھانا جلدی ہضم ہو جائے۔

۴۔ پیٹ کے بل لیٹنا: یہ شیاطین کا طریقہ ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۵۰) (اہلیہ محمد فصیح۔ حیدرآباد)

اُن کی یاد ہمارے دلوں میں ابد تک رہے گی

ماؤں بہنوں کے کلیجے کٹ ہی جاتے ہیں
جب لخت جگر بند تابوت میں گھر واپس آتے ہیں
وہ سنہری لمحے یاد کر کے ہمیں بھی فخر ہوتا ہے
جب جوان جسم اسلام کی خاطر سینے پہ گولی کھاتے ہیں
اظہا تشکر سے آنکھیں اپنی بھیگ جاتی ہیں
جب بھائی ہمارے شہید اسلام کا رتبہ پاتے ہیں
اِک عجب سی طمانیت اترتی ہے دل کے اندر
جب شوہر ہمارے دفاع وطن میں کام آتے ہیں
اُن کی یاد ہمارے دلوں میں ابد تک رہے گی
جو گھس کر ٹینکوں میں دشمن کو پسپا کر جاتے ہیں

ثوبیہ بنت اقبال مغل پسرور

ام احمد

اپنا احتساب حقیقت پسندی سے کیجئے

ہر شخص اپنی زندگی کے دوران مختلف اوقات میں پلٹ کر ماضی ضرور دیکھتا ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ اس عرصے میں ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ اس قسم کا خود ساختہ تجزیہ بعض اوقات ایسے ناخوشگوار سوالات کو جنم دیتا ہے جو ہماری زندگی کو ایک عذاب بنا دیتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں میری کیا حیثیت ہے؟ میں نے اب تک کیا حاصل کیا ہے؟ کیا میں کسی قابل ہوں بھی یا نہیں؟ اس کے علاوہ ہم اپنے اطراف نظر دوڑاتے ہیں اور پھر احساس کمتری میں مبتلا ہو کر دل کا درد مول لیتے ہیں۔ اپنے علاوہ ہر دوسرا شخص ترقی کرتا محسوس ہوتا ہے ہم بھی ترقی کرنے کے خواہاں ہیں لیکن ہم اپنے آپ کو ترقی کی سیڑھیوں پر چڑھنے کے ناقابل پاتے ہیں جب کہ دوسرے کئی لوگ زینے پھلانگتے نظر آتے ہیں۔ اس احساس کو ہم اپنی ناکامی کا نام دے لیتے ہیں جس کے نتیجے میں بے اطمینانی ہمارے دل و دماغ میں سرایت کر جاتی ہے۔ یوں ایک منفی سوچ کا تسلسل جنم لینے لگتا ہے جو احساس محرومی اور ڈپریشن پیدا کرنے کا باعث بن جاتا ہے اور ہماری عملی زندگی تباہ ہو کر رہ جاتی ہے۔ عموماً جب ہم خود احتسابی کے عمل سے گزرتے ہیں تو دولت، کامیابی اور شہرت کو اپنا معیار بنا لیتے ہیں اور اسی پیمانے سے اپنے آپ کو ناپتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اپنی اہلیت کو صحیح طریقہ سے جانچنے کے لئے کیا یہ چیزیں قابل اعتبار معیار سمجھی جاسکتی ہیں؟

اگر دولت کو معیار بنا لیا جائے تو یہ درست معیار کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ دولت کی طلب کی تو کوئی انتہاء ہی نہیں۔ بہت کم لوگ اپنی حاصل کردہ دولت سے مطمئن نظر آئیں گے کیونکہ ہر وقت مزید دولت کے حصول کی خواہش دل میں جنم لیتی ہے۔ میری نظروں میں کسی شخص کو بہترین قرار دینے کے لئے محض دولت مند ہونا ہی کافی نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے اس نے دولت کو غلط ذرائع سے حاصل کیا ہو، لہٰذا کسی شخص کو بہترین قرار دینے سے قبل اس بات کو بھی ذہن میں رکھنا ہوگا کہ ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی صلاحیت کے بل بوتے پر نہیں بلکہ رشوت ستانی اور اقرباء پروری کے ذریعہ دولت حاصل کر رہا ہے۔ اسی طرح ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ دولت مند لوگ بھی اپنے مسائل میں گھرے ہوئے ہیں بلکہ بعض اوقات ان کے مسائل ہم سے بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دولت خوشیوں کے حصول کی ضامن نہیں۔ پھر اپنی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کے لئے دولت کو معیار کیوں بنایا جائے؟ اسی طرح کچھ لوگ شہرت کو کامیابی کا معیار بنا لیتے ہیں حالانکہ بہت سے خوش قسمت، مخلص اور بہادر محب وطن اشخاص ملک کی خدمت کرتے کرتے مر گئے لیکن نہ تو انہیں کوئی شہرت حاصل ہوئی اور نہ ہی تاریخ میں ان کا نام سنہری حرفوں سے لکھا گیا۔ ملک کے لئے جنگ آزادی لڑنے والے نہ جانے کتنے سورما انگریزوں کی سختیاں جھیل کر راہی ملک عدم ہو گئے ان کا نام تاریخ کے کسی بھی صفحہ میں نظر نہیں آتا لیکن حقیقت میں وہی لوگ محبِ وطن اور خوش قسمت تھے۔ لہٰذا خود احتسابی کے لئے شہرت کا معیار قابل اعتبار نہیں۔

کامیابی بھی ایک نسبتی اصطلاح ہے۔ ہم جس بات کو کامیابی قرار دیں ہوسکتا ہے دوسرا شخص اس سے مطمئن نہ ہو۔ ظاہری صورت شکل سے ہم کسی کے دل کا حال تو نہیں جان سکتے، کیا ہمیں بظاہر جو کچھ نظر آرہا ہے اس کے مطابق وہ کسی پوزیشن کا اہل ہے یا پھر اس کے اندر کی کہانی کچھ اور ہے؟ حالات کا صحیح اندازہ لگانا بہت مشکل کام ہے۔ ہم ایک عالی شان مکان کے مالک کی قسمت پر رشک کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ لوگ سب سے زیادہ خوش و خرم لوگ ہوں گے کیونکہ مکان خوبصورتی اور سجاوٹ کا شاہکار ہے لیکن ان سے ملاقات ہونے کے بعد ان پر ترس کھانے کو دل چاہنے لگا۔

خود احتسابی کرتے وقت ہمیں اپنی کامیابیوں کی اصل اہمیت پر غور کرنا چاہئے، نہ کہ یہ دوسروں سے موازنہ کر کے نتیجہ اخذ کرلیں۔ ہمیں صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے کہاں کہاں پر غلطیاں کی ہیں۔ دوسروں پر رشک کرنے یا اپنی ناکامیوں پر احساس محرومی کا شکار ہونے کے بجائے ہمیں دوسروں کی کامیابیوں کے اسباب پر غور کرنا چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ اپنی حالت بہتر بنانے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔

عورتوں کی ناشکری

مولوی عبدالرب صاحب واعظ دہلوی کا ایک لطیفہ ہے کہ عورتوں کے پاس چاہے کتنے ہی کپڑے ہوں، مگر جب پوچھو یہی کہیں گی کہ کیا ہے دو ''چیتھڑے'' اور جوتوں کے دو چار جوڑے دھرے ہوں گے، مگر جب پوچھو یہی کہیں گی کیا ہے دو ''لتیڑے'' اور برتنوں کے کتنے ہی صندوق بھرے ہوں گے، مگر یہی کہیں گی کیا ہے دو ''ٹھیکرے''۔

انہوں نے تو قافیہ ملایا، مگر حقیقت میں ہے یہی حالت، اُن کے زیور کپڑے اور برتنوں سے کبھی جی نہیں بھرتا اور ہمیشہ اپنی چیز کو کم ہی بتلائیں گی کہ میرے پاس کیا ہے کچھ بھی نہیں۔ ناشکری کا مادہ عورتوں میں بہت زیادہ ہے۔

حدیث مبارکہ میں بھی عورتوں کی اس صفت کا ذکر آیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار عورتوں کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا: **تکثرن اللعن وتکفرن العشیر**

''تم لعنت اور پھٹکار بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔''

مرسلہ: منیبہ مفتی عبدالصمد سیال نقشبندی

سفرِ ہجرت

کبریٰ غلام رسول

27 صفر 14 نبوی 12 اور 13 ستمبر 622ء کی درمیانی شب نصف کے قریب تھی فضا خاموش اور بے رنگ و بے کیف سی تھی آخری راتوں کے چاند کو بھی آخری پہر ہی نکلنا تھا جبکہ آسمان پر چمکتے تاروں کے قافلوں کی مدہم روشنی زمین کے اندھیرے ختم کرنے سے قاصر تھی۔ سرداران قریش کی سرکردگی میں دارالندوہ کے اندر باہمی مشاورت کے بعد جو سازش تیار ہوئی تھی اس کی تکمیل کے لئے دشمن اندھیرا چھاتے ہی دروازے پر گھات لگا کر بیٹھ چکا تھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی سبز حضرمی چادر دے کر فرمایا کہ یہ اوڑھ کر میرے بستر پر سو جاؤ، یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل آئے اور سورۂ یٰسین کی یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے مٹھی بھر سنگ ریزے ملی مٹی مشرکین کے سروں پر ڈالی۔

ترجمہ: ہم نے ان کے آگے رکاوٹ کھڑی کردی اور ان کے پیچھے رکاوٹ کھڑی کردی پس ہم نے انہیں ڈھانک لیا اور وہ دیکھ نہیں رہے ہیں۔ (36)

ان کی بینائیاں سلب ہوگئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے جو حضر میں ساتھ رہا اسی کو ہم سفر چنا اور اس شہر سے باہر نکل آئے جس نے گود کھلایا اور پروان چڑھایا تھا کتنی خوبصورت یادیں اس سے وابستہ تھیں اور کس قدر مشکل لگ رہا تھا اس شہر کو چھوڑ دینا، اس کی گلیوں اور اپنے پیاروں سے جدا ہونا، شہر سے باہر نکلے تو مکہ کو مخاطب کیا۔

''اے مکہ خدا کی قسم تو مجھے خدا کی زمین میں سب سے زیادہ محبوب ہے اور خدا کو بھی اپنی زمین میں تو ہی سب سے بڑھ کر محبوب ہے اگر تیرے باشندوں نے مجھے نکالا نہ ہوتا تو میں تجھے کبھی چھوڑ کر نہ جاتا۔''

کتنے اجنبی ہوگئے تھے مکہ کے در و بام کہ یہ سن کر بھی ساکت ہی رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی جنوبی سمت کے اس راستے پر آگئے جو غار ثور تک جاتا تھا، دل غم سے بوجھل اور قدم راہ ہجرت پر تھے۔

رات کی سیاہی ابھی باقی تھی کہ آپ غار ثور کے سامنے جا پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر ٹھہرے رہنے کا کہہ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے اسے صاف کیا اپنا تہبند پھاڑ کر اس میں موجود سوراخ بند کئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے جو دو سوراخ بند نہ کئے جاسکے تھے یار غار نے بیٹھ کر ان پر اپنے پاؤں رکھ دیئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی گود میں سر رکھ کر آرام فرمانے لگے ذرا دیر گزری تو حضرت ابوبکر کو اپنی ایڑھی پر درد محسوس ہوا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاگ جانے کے ڈر سے حرکت نہ کی مگر شدت تکلیف سے آپ کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر ٹپک گئے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی وجہ دریافت کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میری ایڑھی پر کسی موذی چیز نے ڈنگ مارا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اپنا لعاب دہن درد والی جگہ پر لگایا تو درد کافور ہوگیا۔ صبح کی سفیدی ظاہر نہ ہوئی تھی کہ مکڑی نے اس غار کے دہانے پر جالا بُن دیا اب دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ برسوں سے اس غار میں کوئی ذی روح داخل نہیں ہوا۔

جب آفتاب کی کرنوں نے چار سو پھیل کر دن کا آغاز کیا تو اہل مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پا کر اور اپنا وار خالی دیکھ کر غم و غصہ سے پاگل ہوگئے اور شہر کے چاروں اطراف میں پھیل کر ہر ممکن طریقے سے ڈھونڈنے کی کوششوں میں لگ گئے، ہر آنے جانے والے راستے ان کی نگاہ میں تھے وہ ہر کھوہ، غار اور پہاڑ ٹٹول رہے تھے، قریش کے چند لوگ سراغ رساں کرز بن علقمہ کے ساتھ غار ثور کی طرف آنکلے اور اس کے قریب رک کر آپس میں باتیں کرنے لگے، جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کی آوازیں سنیں تو بے قرار ہو کر کہا اللہ کے رسول اب کیا ہوگا۔ ان کے پاؤں ہم دیکھ رہے ہیں اگر وہ بھی ہمیں دیکھ لیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ماظنک یا ابابکر باثنین اللہ ثالثهما'' ابوبکر ایسے دو آدمیوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا خدا ہے۔ یہ اطمینان بھرا جواب سن کر حضرت ابوبکر بھی مطمئن ہوگئے اور دشمن بے مراد لوٹ گئے ہر جانب ان کے لئے ناکامی تھی کہ وہ ذات پاک خود ان کی محافظ تھی جس کی راہ وہ میں اس کے حکم اور بھروسے پر نکلے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مکہ سے روانہ ہونے سے پہلے اپنے بیٹے عبداللہ کو جو کہ ایک ذہین نوجوان تھا تاکید کی تھی کہ اہل مکہ کی دن بھر کی مشاورت و کارگزاری سے شام کے بعد ہمیں آگاہ کر دینا، اپنے غلام عامر بن فہیرہ سے کہا تھا کہ سارا دن بکریاں ریوڑوں کے ہمراہ رکھنا اور تاریکی پھیلتے ہی ان کا رخ غار ثور کی طرف پھیرنا تاکہ دودھ کا انتظام رہے۔ عبداللہ بن اریقط نامی راہبر کو دو اونٹ دیئے اور اجرت طے کرنے کے بعد کہا کہ وہ فلاں وقت پر فلاں جگہ پہنچ جائے عبداللہ بن اریقط راستوں کا بڑا ماہر تھا۔ تین شب غار ثور میں قیام رہا، کھانا دودھ اور تازہ اطلاعات پہنچتی رہیں اس دوران قریش پوری طرح مایوس ہو کر بیٹھے تو نہ تھے لیکن ان کے جوش و خروش میں کسی حد تک کمی آچکی تھی۔ لیکن تلاش و جستجو ختم نہ ہوئی تھی عبداللہ بن اریقط مقررہ وقت پر اونٹ لے کر غار ثور کی طرف آگیا اور یکم ربیع الاول 16 ستمبر 622ء کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور سے روانہ ہوئے عبداللہ بن اریقط نے مدینہ جانے کے لئے مختلف سمتوں سے ہوتے ہوئے ساحل سمندر کا رخ کرنے کے بعد ایک ایسا راستہ اختیار کیا جس کے بارے میں قریش سوچ بھی نہ سکتے تھے اور عام لوگ اس سے واقف نہ تھے یہ راستہ بحر احمر کے ساحل سے قریب تھا کچھ دیر ساحل کے ساتھ چل کر زیریں عسفان وامج سے گزر کر قدید کے ریگستان میں اس جگہ رکے جہاں ام معبد کا خیمہ ہے، اس کا اصل نام عاتکہ بنت خالد تھا، یہ ایک مہمان نواز خاتون تھیں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم دم بھر کے لئے اس کے خیمے میں رونق افروز ہوئے لیکن اس خیمے اور اس کے مکینوں کا تذکرہ تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ کے لئے امر ہوگیا جب بھی سفر ہجرت کا ذکر ہوتا ہے ام معبد کے خیمے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا) ام معبد اس وقت خیمے میں اکیلی تھیں ان کا خاوند بکریوں کو چرانے کی غرض سے باہر لے گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کھانے پینے کے بارے میں پوچھا ام معبد نے نہایت اخلاق سے وضاحت کی کہ اس وقت کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں، خیمے کے ایک کونے میں ایک کمزور سی بکری بندھی تھی جسے بیماری کی وجہ سے باہر نہ لے جایا گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کے متعلق پوچھا اجازت پا کر بکری کے قریب آئے اس پر ہاتھ پھیرا دعا کی تو جیسے تن مردہ میں جان پڑ گئی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوا کر اس میں دودھ دوہا۔ پہلے ام معبد کو پلایا پھر ساتھیوں نے پیا بعد میں خود نوش فرمایا۔ پھر اسی برتن کو دوبارہ دودھ سے بھر کر ام معبد کے حوالے کیا اور قدید سے نکل کر خرار کی طرف آگئے۔ جب ام معبد کا خاوند بکریاں ہانکتا ہوا واپس آیا تو گھر میں دودھ دیکھ کر حیران ہوگیا۔ یہ بدلا ہوا منظر دیکھ کر اس نے ام معبد سے پوچھا! یہ کون صحرا سے صبا کا جھونکا بن کر گزرا ہے، ہواؤں کے سنگ مہک سی رچی ہے، تمہارے چہرے پر تازگی اور خیمے میں روشنی سی ہے، وہ کون تھا جس کی پل بھر کی رفاقت نے دشت میں پھول کھلا دیئے ہیں۔ ام معبد نے بتایا مسافر کے روپ میں ایک شخص تھا نہایت بابرکت بہت پاکباز اور بے مثال ایسا حسین اس سے قبل نہ دیکھا تھا، اس کی خاموشی میں گویائی تھی بولتا تھا تو موتی رولتا تھا۔ ابو معبد نے کہا یہ تو وہی صاحب قریش لگتا ہے جسے قریش تلاش کر رہے ہیں میرا جی چاہتا ہے اس کی رفاقت اختیار کروں ممکن ہوسکا تو میں ایسا ضرور کروں گا۔

چونکہ قریش نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قید کر کے لانے یا قتل کرنے کی صورت میں ہر ایک کے بدلے سو اونٹ کا انعام رکھا تھا جب سراقہ بن مالک کو ساحلی راستے پر چند سواروں کے بارے میں خبر ملی تو انعام کے لالچ نے اسے تعاقب کرنے پر ابھارا اور وہ برق رفتاری سے گھوڑا دوڑاتے ہوئے مطلوبہ سمت میں آگے بڑھا اس دوران اس کے گھوڑے نے دو مرتبہ ٹھوکر کھائی لیکن اس نے ہمت نہ ہاری۔ اس نے فالیں نکالیں تو اس کے خلاف نکلیں اس کے باوجود وہ آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا مگر اس کے گھوڑے کے اگلے دو پاؤں زمین میں دھنس گئے تب اس نے اپنا ارادہ بدل لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دے کر روک لیا اور یقین دلایا کہ مجھ سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کی بات سنی اور ایک تحریر لکھ کر اسے دی جو ایک قسم کا معاہدہ تھا، سراقہ بن مالک نے اسے اپنے توشہ کے ساتھ رکھ لیا اور خاموشی سے واپس ہو گیا اس نے تحریری عہد کو پورا کیا اور واپس جا کر اس واقعہ کے متعلق کوئی بات کسی کو نہ بتائی۔

قافلۂ ہجرت خرار سے گزر کر ثنیۃ المرۃ سے ہو کر لقف پھر بیابان لقف سے ہوتے ہوئے مجاح کے بیاباں میں پہنچا پھر موڑ کاٹ کر ذوالعضوین میں چلتے ہوئے ذی کشر کی وادی میں داخل ہو کر جداجد کی طرف ہو لیا اور اجرد سے ہو کر بیابان تعہن کے اطراف کی وادی ذوسلم سے گزرا اور عبابید کے بعد فاجہ کا رخ کیا۔

ادھر اہل مدینہ کو خبر مل چکی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں وہ اپنی آنکھوں میں انتظار کی شمعیں جلائے دل چاہت سے لبریز کیے، بصد شوق ان راہوں کو تک رہے تھے جو مدینہ کی طرف آتی تھیں وہ ہر روز استقبال کے لئے مقام حرہ تک آتے جب سروں پر دھوپ برسنے لگتی تو ناامید ہو کر گھروں کو لوٹ جاتے۔

بالآخر مسافتیں سمٹنے لگیں، فاصلے گھٹنے لگے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرج سے ثنیۃ العائر میں چلتے ہوئے وادی رئم میں اترے اور قبا پہنچ کر بنی عمرو بن عوف میں داخل ہو گئے۔ یہ 8 ربیع الاول 14 نبوت 1ھ بمطابق 23 ستمبر 622ء سوموار کا دن تھا اور خوش آمدید کہنے والے تھک کر واپس ہو گئے تھے جب ایک یہودی نے بلند آواز سے کہا۔ ''لوگو وہ آ چکے ہیں جن کے تم منتظر تھے یہ سن کر سب خوشی سے سرشار چہروں کے ساتھ استقبال کے لئے آ گئے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے نہ تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا تو سب جان گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلثوم بن ہدم کے مکان میں ٹھہرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء میں چار دن قیام فرمایا یہاں مسجد قباء کی بنیاد رکھی اور اس

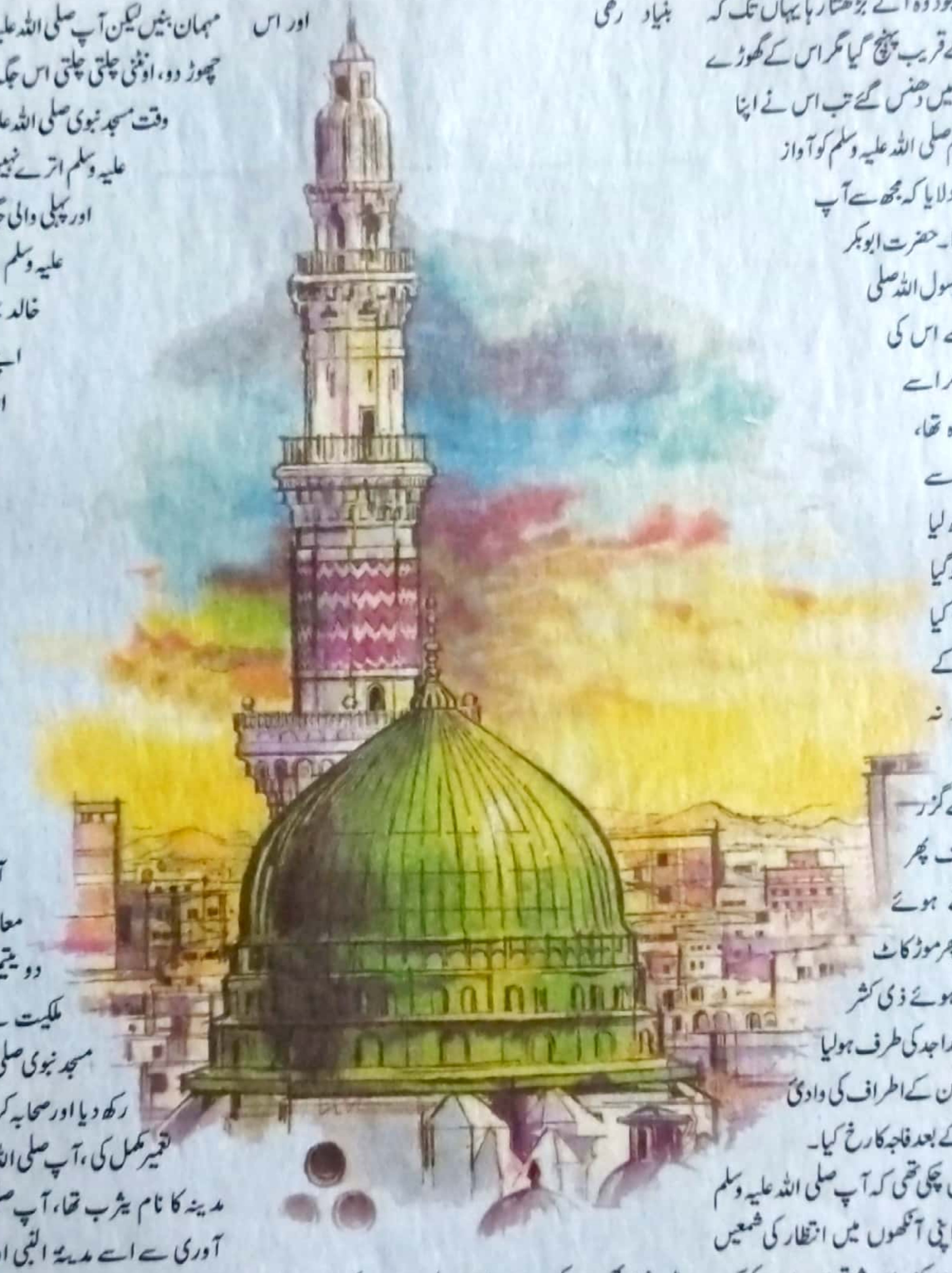

میں نماز بھی ادا کی۔ 12 ربیع الاول بروز جمعہ کو بنی عمرو بن عوف سے مدینہ کے لئے روانہ ہوئے جب بنو سالم بن عوف کی بستی میں پہنچے تو وادی بطن میں بعثت کے بعد پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے تو عباس بن عبادہ بن فضلہ بنی سالم اور عتبان بن مالک کے چند لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمیں شرف میزبانی بخشیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری ناقہ کا راستہ چھوڑ دو یہ اللہ رب العزت کی طرف سے مامور ہے جہاں حکم ہوا ٹھہر جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنوبی جانب سے شہر میں داخل ہوئے ہوائیں گنگنا رہی تھیں، اہلِ مدینہ محبت سے تک رہے تھے اور انصار کی معصوم بچیاں عقیدت سے گا رہی تھیں۔

طلع البدر علینا — من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا — مادعا للہ داع
ایھا المبعوث فینا — جئت بالأمر المطاع

ہر کوئی خواہش کر رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مہمان بنیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب تھا اونٹنی کی راہ چھوڑ دو، اونٹنی چلتی چلتی اس جگہ جا کر بیٹھ گئی ہے جہاں اس وقت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترے نہیں اونٹنی تھوڑا آگے جا کر پلٹی اور پہلی والی جگہ پر بیٹھ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے تشریف لائے ابوایوب خالد بن زید اونٹنی کا کجاوہ اتار کر اپنے گھر لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیام فرمایا۔ ابو ایوب اپنی قسمت پر نازاں تھا اور کیوں نہ ہوتا جو شب معراج کو اللہ تعالیٰ کا مہمان تھا آج اس بے نظیر مہمان کی مہمانی کا شرف اسے حاصل ہوا تھا۔

مدینے میں فوری طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن عفراء کی زیر پرورش دو یتیم بچوں سہل اور سہیل کی ملکیت سے ایک قطعہ زمین خرید کر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سنگ بنیاد رکھ دیا اور صحابہ کرام کے ساتھ مل کر اس کی تعمیر مکمل کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے قبل مدینہ کا نام یثرب تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسم کی تشریف آوری سے اسے مدینۃ النبی اور مدینہ منورہ کے مکرم نام سے پکارا جانے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اطہر اٹھا کر اس کے لئے دعا فرمائی:

اے اللہ! ہمارے نزدیک مدینہ کو اسی طرح محبوب کر دے جیسے مکہ محبوب تھا یا اس سے بھی زیادہ اور مدینہ کی فضا صحت بخش بنا دے اور اس کے صاع اور مد میں برکت دے۔

قرآن مجید نے مہاجرین و انصار کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے: اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے انہیں پناہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔ (الانفال۔74)

آج شاہد صاحب کے دوستوں کی دعوت تھی۔ سو نائلہ کے ہاتھ بڑی تیزی سے کام نپٹانے میں مگن تھے۔ ساتھ ساتھ وہ بار بار کمرے میں سوئے ہوئے اسد کو دیکھتی بھی جاتی کہ کہیں نیند سے اٹھ کر نہ روئے۔ کام کرتے ہوئے وہ خالہ نور کے بارے میں بھی سوچتی رہی، تن تنہا بیوہ عورت جو پاکستان کے لئے خاوند اور بیٹا اللہ کی راہ میں لٹا آئی تھیں، جنہیں نہ تنہائی خوف زدہ کرتی تھی نہ اکیلے پن کا ڈر ڈسٹرب کرتا تھا۔ جو بوڑھی ہوتے ہوئے بھی پڑوسیوں کے کام آتی تھیں۔ محلے میں کسی کی شادی ہو یا کسی کے ہاں زچگی کا سلسلہ ہو۔ خالہ نور اتنی اپنائیت اور خلوص سے بہت سارے کام از خود اپنے ذمے لے لیتیں کہ دیکھنے والے حیران ہوتے۔ خود نائلہ کے ہاں اسد کی آمد ہوئی تو خالہ نور روزانہ کھانا پکا جاتیں۔ ننھی گڑیا حفصہ کو اپنے ساتھ لے جاتیں جو بھائی کی آمد پر ماں کی توجہ بٹ جانے سے تھوڑی چڑچڑی ہوگئی تھی۔ نہ جانے خالہ نور نے کیا سمجھایا تھا کہ حفصہ گڑیا کو اپنا منا بھائی بے حد پیارا لگنے لگا تھا۔ وہ اسد کے ہاتھوں کو دیکھتی، اس کے چہرے کو چوم لیتی اور کہتی اللہ نے مجھے کتنا پیارا سا بھائی دیا ہے۔ نائلہ حیران رہ گئی جب حفصہ جو بمشکل تین سال کی تھی۔ بھائی کے چھوٹے چھوٹے کام سنبھال لیے۔ چھت سے بھائی کے کپڑے اتار لاتی، ننھے منے اسد کو گود میں لے کر فیڈر پلاتی۔ اس دن جب خالہ نور حسب عادت اس کا حال پوچھنے آئیں تو نائلہ ان کے دونوں ہاتھ تھام کر رو دی اور کہنے لگی خالہ میری ماں نہیں رہی۔ ساس حیات نہیں، آپ نے تو ان رشتوں کی کمی پوری کردی تو جواب میں خالہ نے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور ناراض ہوتے ہوئے کہنے لگیں تو بھلا میں تمہاری ماں ہی تو ہوں۔ تب نائلہ نے اس لمحے خود سے عہد کیا کہ وہ بھی خالہ کے لئے بیٹی جیسی بن جائے گی اور پھر خالہ نور نے نہ جانے کیا پڑھ کر پھونکا تھا کہ حفصہ بے حد پیاری بچی بنتی جا رہی تھی۔ نائلہ خود بھی روزانہ خالہ کے گھر کا چکر لگاتی تاکہ ان کی تنہائیاں دور کر سکے۔ حفصہ کو اکثر ایک گھنٹہ کے لئے چھوڑ آتی، اپنی بیٹی کی اصلاح بھی اسے مقصود تھی، مگر ایک بات ہمیشہ نائلہ کو حیران کرتی، اس نے خالہ کو کبھی شکوہ شکایت کرتے نہیں سنا۔ وہ جب بھی ان کے ہاں گئی کبھی قرآن پڑھ رہی ہوتی کبھی نماز میں مصروف اور کبھی خشوع و خضوع سے دعائیں مانگتی نظر آتی۔

نائلہ نظر بچا کر اکثر خالہ کو دیکھتی رہتی، عام سی صورت، مگر اتنا سکون، اتنی طمانیت دل کرتا تھا دیکھتے رہیں۔ کام کرتے ہوئے نائلہ شاید اس طرح خالہ نور ہی کے بارے میں سوچتی رہتی کہ اسد کی زوردار رونے کی آواز نے اسے چونکا دیا وہ لپک کر گئی اور اپنے جگر کے ٹکڑے کو سینے سے لگا لیا، وہ معصوم ماں کے ساتھ لگ چپ ہوگیا اور مسکانے لگا۔ اسد کے کپڑے بدلتے ہوئے نائلہ نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ ابھی بارہ بجے تھے گویا حفصہ اور شاہد صاحب کے آنے میں ڈیڑھ گھنٹہ باقی تھا تو گویا میں بارہ بجے ہی گھر کے تمام کام نپٹا بیٹھی اور حیرانی یہ ہے نہ تو اس دوران اسد رویا اور نہ ہی تھکن ہوئی، نائلہ نے حیرانی سے سوچا...... خالہ نور کا خیال پھر سے آیا تو جلدی سے چائے بنا کر تھرماس میں ڈالی، خالہ کے لیے فرنچ فرائسز بنائے اور گھر لاک کرکے خالہ نور کے ہاں چلی آئی۔

دروازہ پر آج چٹخنی نہ لگی تھی نائلہ کا دل گھبرا سا گیا۔ ایسا تو آج تک نہ ہوا تھا پھر بھی احتیاطاً اس نے Bell دی مگر جواب ندارد...... عجیب سے خیال نے اس کے اندر وحشت بھر دی، خالہ آپ کہاں ہیں وہ زور سے چلائی پھر بے تابی سے کمرے میں گھستی چلی گئی، اس کی خالہ تو بڑے سکون سے آنکھیں موندے پڑی تھیں۔ چہرہ ہمیشہ کی طرح چمک رہا تھا، بال گیلے تھے، جن سے پانی ٹپک رہا تھا۔ مردہ ہاتھوں نے تسبیح کو تھام رکھا تھا اور میری خالہ چلی گئیں۔ وہ دھواں دھار روتی چلی گئی، جب حواس مجتمع ہوئے تو وہ حیران رہ گئی پورا گھر صاف ستھرا تھا۔ باورچی خانے کے سب برتن دھلے ہوئے تھے۔ پھر خالہ نور کے بالوں کو ہاتھ لگایا تو گیلے بالوں نے وضاحت کردی، مرنے سے پہلے

عشقِ الٰہی

خالہ نہائی تھیں اور لیٹ کر ذکرِ الٰہی میں مصروف تھیں کہ فرشتۂ اجل آ پہنچا پھر نائلہ نے سب پڑوسیوں کو اطلاع دی۔ سب

فائزہ طارق

دوڑے چلے آئے۔ لوگ اس طرح رو رہے تھے جیسے کوئی اپنا چلا گیا ہو۔ خالہ نور کے گھر کے ساتھ ملی دیوار والے گھر کی فیروزہ نے بتایا ابھی آدھ گھنٹے سے پہلے میں نے چھت پر خالہ کو کپڑے پھیلاتے دیکھا تھا۔ محلے والوں نے خالہ کے کفن دفن کا انتظام شروع کیا تو نائلہ چپکے سے اٹھ کر اس کمرے میں چلی آئی جہاں خالہ کی چھوٹی سی لائبریری تھی۔ مطالعہ کا انہیں خاص ذوق تھا ویسے تو ان کے ہاں آنے جانے والوں کا جمگھٹا لگا رہتا، کوئی خالہ کو اپنی دکھ بھری داستان سنا رہا ہے، کسی کو خالہ سے مشورہ لینا ہے اور کبھی خود وہ دوسروں کی خدمت میں سرگرم عمل، جیسے ہی لوگوں کے ہجوم سے فرصت ملتی تو خالہ اس کمرے میں چلی آتیں نائلہ اگر اس وقت وہاں پہنچتی جب خالہ مطالعہ کر رہی ہوتیں تو وہ ان کے کچن میں جا کر چائے بناتی اور ان کے آگے کپ رکھ کر واپس پلٹ آتی۔ بارہا اس کی اس عادت پر خالہ نے اسے روکنا چاہا کہ بیٹھ کر مجھ سے باتیں کرو تو ہنستے ہوئے کہتی آپ کو پتہ ہے "بیٹی ماں کی سہیلی ہوتی ہے"۔

آج وہی لائبریری کا چھوٹا سا کمرہ تھا، وہی سلیقے سے سجی کتابیں تھیں، ان کتابوں کے درمیان سرخ رنگ کی ڈائری پڑی تھی۔ جس پر اکثر خالہ لکھا کرتی تھیں۔ بے اختیار اس نے ڈائری اٹھالی، مختلف احادیث کی کتب سے منتخب احادیث لکھی تھیں۔ عبرت انگیز اقتباسات تھے، اس ڈائری میں ہی ایک جگہ خالہ نے وصیت لکھی تھی، گھر کی ایک ایک چیز کے بارے میں تفصیل تھی۔ یہ برتن، یہ بستر، سب کا سب گھریلو سامان انتہائی مستحق اور غریب لوگوں کے نام تھا۔ اپنا مکان انہوں نے جامعہ کے لئے وقف کر دیا تھا اور اپنی نائلہ بیٹی کے لئے یہ خوبصورت لائبریری نذر کی تھی۔ نائلہ کی آنکھیں پھر سے جل تھل ہوگئیں۔ اس نے اگلا صفحہ پلٹا تو نائلہ ہی کے نام تحریر تھی جس میں نائلہ سے درخواست تھی کہ ان کی تمام وصیت پر عمل کروائے۔ ان کے مرنے کے بعد ضرور ان کے لئے دعائیں کرے، خالہ نے بہت دل سوزی سے لکھا تھا۔

نائلہ میری عزیز از جان بیٹی! مجھے پتہ ہے کہ میرے مرنے پر میری یاد تم کو ضرور لائبریری میں لائے گی اور تمہارے ہاتھ ضرور اس ڈائری کی طرف بڑھیں گے جس پر لکھتے ہوئے تم نے مجھے اکثر دیکھا۔ میری بیٹی تم بھاگ بھاگ کر گھر کے کاموں سے وقت نکال کر میرے پاس آتی رہتی تھیں، ہر بار تمہارے جانے کے بعد میں دو نفل شکرانے کے پڑھتی، مالک نے ہی تمہارے دل میں مجھ بڑھیا کے لئے محبت ڈال دی۔ بارہا میں نے محسوس کیا کہ تم کچھ کہتے ہوئے جھجک جاتی ہو، میں نے تمہاری آنکھوں کا سوال پڑھا تھا، لیکن جواب بذریعہ ڈائری ہی دے رہی ہوں۔ تم مجھے حیرانی سے تکا کرتی تھیں کہ میں شوہر اور بیٹا گنوا کر اتنی پرسکون کیسے ہوں تو بیٹی میں نے خود کو ربِ کریم کی پناہ میں دے دیا۔ میں نے اپنے تمام معاملات اس کے سپرد کر دیئے تو اس نے مجھے تھام لیا۔ میں بوڑھی تھی بارہا بیماری پڑی، مگر کبھی بھوکی نہیں سوئی، مالک دو جہاں کسی نہ کسی کو بھیج دیا کرتا، کبھی کسی کے دل میں ڈالتا میرا کچھ کھانے کو دل کرتا، بالکل وہی چیز میرے پاس آجاتی اور میرا دل اس مالک کے شکرانے کے طور پر گداز ہو جاتا۔ میری آنکھیں روتی اور میرا عزم و یقین اور مضبوط ہو جاتا کہ رب دو جہاں کا سہارا ہی سب سے مضبوط سہارا ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ مجھے کسی پر بوجھ نہ بنانا۔ ہولے سے کلمہ پڑھا کر مجھے لے جانا وہ مالک کبھی رد نہ کرے گا۔

نائلہ بیٹی! یہ دنیا بڑی خوبصورت ہے مالک کے سب بندے بہت اچھے ہیں، بہت پیارے ہیں، بھلا خالق کی تخلیق خوبصورت نہ ہوگی، مگر میرے دل کو اللہ کے "عشق کا روگ لگ گیا ہے بے قراری بڑھتی جا رہی ہے۔ محبوبِ حقیقی سے ملنے کا اشتیاق بڑھ گیا ہے۔"

نیچے خالہ نے جو تاریخ لکھی تھی وہ ان کے مرنے سے دو دن پہلے کی تھی۔

نائلہ نے ڈائری کو متاعِ عزیز کی طرح سنبھالا اور خالہ کی میت کے پاس آگئی بلند آواز سے سب کو پڑھ سنایا، پھر نائلہ نے سب کو دعوت دی یہاں جامعہ بنے گا جس میں ہر عمر کی خواتین دین کا علم حاصل کرنے آسکیں گی کہ سب کی سب خواتین تیار تھیں سب نے وعدہ کیا اللہ کے راستے پر چلنے کا جو صراطِ مستقیم ہے اور نائلہ ایک بار پھر رو دی اور زیرِ لب گویا ہوئی

"خالہ! آپ تو موت کے بعد بھی اللہ کے عاشق تیار کر گئیں۔"

سایہ

ساون کا مہینہ جتنا خوبصورت ہوتا ہے اتنا ہی مجھے اداس کر دیتا ہے۔ زندگی کے کتنے ہی سال اتنی تیزی سے گزریں گے پتہ بھی نہ تھا۔ ایسا لگتا ہے یہ کل ہی کی بات ہو جب میں یمنی کو لے کر اسکول گئی تھی اور آج یمنیٰ کو 36 سال ہو گئے ہیں۔ اماں جان نے سرد آہ بھرتے ہوئے خالہ جان کو بتایا جو اُن سے ملنے ہر دوسرے دن آتی تھیں۔ ان کا میکہ یہی تھا۔ دونوں ماموں امریکا میں رہائش پذیر تھے۔ صحن پر پڑی یہ چوکی اماں کا بہترین مسکن تھا۔ اس سے پہلے یہاں میری دادی بیٹھا کرتی تھیں۔ میں باورچی خانے میں صفائی کر رہی تھی کہ اماں کی آواز آئی

''ارے یمنیٰ! آج تمہاری خالہ دوپہر کا کھانا ہمارے ساتھ کھائیں گی کھانا ذرا زیادہ بنالینا۔

خالہ جان میری اماں سے چھوٹی تھیں۔ میرے دو ماموں اور ایک خالہ ہیں۔ میری خالہ کی کوئی اولاد نہ ہوئی، وہ خالو کے انتقال کے بعد ہمارے یہاں اکثر رہا کرتی تھیں۔ میری اماں گھر میں سب سے بڑی تھیں۔ اماں تعلیمی میدان میں تو برتری حاصل نہ کرسکیں مگر انہوں نے اپنے رنگ پر سب سے برتری حاصل کر لی۔ میری لماں کا رنگ صاف تھا۔ میرے نانا اور نانی میری پیدائش کے چھ ماہ بعد ہی اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے تھے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا جب سے ہی اماں کو بولتے ہوئے اور ابو کو سنتے ہوئے پایا، اماں عجیب قسم کی ہیں کسی بھی حال میں خوش نہ رہنے والی۔ میرے ابو اکلوتی اولاد ہیں۔ دادی جان اپنے بیٹے شفاعت انصاری سے بہت محبت کرتی تھیں۔ اسی وجہ سے وہ میری امی کی تمام زیادتیوں کو معاف کر دیتیں۔ مجھ سے بڑے دو بھائی ہیں وقاص، وقار پھر میں یمنی، مجھے یاد ہے کہ میری دادی ہر وقت مجھے اپنے ساتھ رکھتیں، ان کے انتقال کے بعد مجھے ایسا لگا جیسے میرے سر سے سایہ اٹھ گیا ہو۔ اب میں بھی ابو کی طرح خاموش ہو گئی تھی۔ اماں سے کیا باتیں کرتی۔ اماں کو اپنی بڑائی مارنے کا شوق ہے بڑا ہی تکبر ہے ان میں اور ابو خاموش طبیعت تو پہلے سے ہی تھے۔ اماں سے شادی کرنے کے بعد انہوں نے اپنی زبان اور اپنے کان دونوں بند کر لیے۔ بہت سی خواتین بھی اپنے مردوں کے ساتھ ظلم کرتی ہیں اور ایسا ظلم کہ وہ فریاد بھی نہیں کر سکتے۔ میری اماں کا تعلق بھی اسی قبیلے کی خاتون میں ہوتا ہے۔ میری اماں کی زبان سے تو پرندے بھی پناہ مانگتے ہوں گے۔

اماں کا پڑھنے لکھنے میں دل نہ لگتا تھا۔ بڑی مشکلوں سے نانا جان نے انٹر تک پڑھوایا پھر اماں کی شادی کرادی۔ اماں خوابوں میں رہنے والی لڑکی تھیں۔ جب بیاہ کر ابو کے مکان میں آئیں تو صدمے سے نڈھال ہو گئیں۔ تین کمروں پر مشتمل چھوٹا سا گھر وہ بھی کچی آبادی میں۔ اس احساس کمتری نے اماں کو ایسا وحشی درندہ بنا دیا کہ بس جہاں غیر شادی شدہ لڑکیاں دیکھتی نوچ نوچ کر انہیں لہولہان کر دیتیں۔

جب میں پیدا ہوئی تو اخراجات میں اور بھی اضافہ ہوتا چلا گیا آخر اماں نے گھر سے قدم نکالا، گھر کے قریب ایک مقامی اسکول میں انہیں ملازمت مل گئی۔ دادی نے اور شاید ابو نے بھی سکھ کا سانس لیا۔ اس بہانے گھر میں کچھ دیر تو سکون رہے گا۔ ابو تو صبح دفتر جاتے ہیں مگر وہ بھی دادی کے خیال سے خوش ہوئے۔

اماں کی باتیں سن کر دل برا ہو جاتا۔ دادی جان اماں سے کہتی رہتی تھیں ''ارے بہو! اللہ کا خوف کرو تمہارے آگے بھی بیٹی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ کو برا لگ جائے۔ ارے مظلوم کی آہ تو عرش پر سیدھی جاتی ہے کیوں اپنی بچی کی دشمن بنی ہو''۔ دادی جان یہ کہہ کہہ کر اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اس وقت اماں ٹس سے مس نہ ہوتیں الٹا جواب دیتیں ''تم چپ رہو بڑی بی میری تو ایک ہی بیٹی ہے، ارے مجھے کیا پروا۔ میں تو حقیقت بیان کر رہی ہوں'' اماں کا یہ جواب سن کر دادی جان خاموش ہو جاتیں۔ اسکول کے زمانے کی اماں کی ایک گہری دوست تھیں شبینہ وہ بالکل اماں ہی تھیں ویسے بھی دوست تو دوست سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ جب وہ ہمارے گھر آتیں تو دونوں مل کر خوب لڑکیوں کی برائیاں کرتیں ''توبہ توبہ کیا زمانہ آ گیا ہے آج کل کی اماں کو دیکھو لو لڑکیوں کو ایم اے کروانے چکر میں رہتی ہیں، اماں کی یہ باتیں سن کر مس شبینہ جواب دیتیں ''ہاں ہاں تم بالکل درست کہہ رہی ہو'' اماں کہتی ہیں لڑکیاں نہیں مانتی وہ پڑھنا چاہتی ہیں یہ لو! یہ کونسا جواب ہے صاف کیوں نہیں کہہ دیتی ہیں کہ ہمیں اپنی بیٹیوں کی کمائی کھانی ہے'' پھر دونوں خوب ہنستی۔ دادی جان اور ''میں'' یہ باتیں سن کر سکتہ میں آ جاتے دادی جان تو فوراً استغفار کرنے لگتیں۔ دادی جان کو اماں کی ان باتوں

سیدہ انجم کراچی

سے بڑا خوف آتا تھا۔ رفتہ رفتہ اماں کی زبان میں اور تیزی آ گئی۔ واقعی انسان اسفل سافلین کے درجے میں پہنچ جائے تو محبت کھو دیتا ہے۔ اس کی اصل تو محبت سے بنی ہے۔ اللہ کی مخلوق کو حقیر سمجھنے والے اپنے انجام سے بے خبر رہتے ہیں۔

میں جب میٹرک میں تھی تو اماں نے میرے جہیز کی تیاریاں مکمل کر لی تھیں۔ جہاں خاندان کا کوئی فرد باہر جاتا اماں اس سے میرے لئے کوئی نہ کوئی چیز ضرور منگواتی۔ اماں کہتیں ''بس ادھر لڑکے والے تاریخ طے کریں گے ادھر میری بیٹی کا جہیز تیار ہوگا۔ مجھے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ ابو یہ ساری باتیں سنتے، مگر زبان سے کچھ نہ بولتے۔ اماں کا خیالی پلاؤ اس گوالن کی طرح ثابت ہوا جس کے سر سے دودھ کی بالٹی گر جاتی ہے اور پھر سارا دودھ بہہ جاتا ہے۔

ہر روز میرے رشتے کے لئے لوگ آتے خوب ناشتے تیار کیے جاتے، مگر نتیجہ وہی صفر ہوتا۔ اب تو میں ان حالات کی عادی ہو چکی تھیں۔ پہلے دادی جان اور میں تھی اب ابو اور میں'' میں نے اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے لئے ملازمت اختیار کر لی تھی۔ دراصل یہ مشورہ مجھے دادی جان ہی نے دیا تھا۔ وہ کہتی تھیں کہ یوں گھر میں رہ کر بیمار ہو جاؤ گی میرے دونوں بھائی بھی اماں ہی کی طرح ہیں۔ دوسروں کا مذاق اڑا کر دلی تسکین حاصل کرنے والے، بے کار پڑے رہتے ہیں۔ اکثر خالہ جان کے گھر چلے جاتے ہیں۔ آج بھی دونوں خالہ جان کے گھر ہی گئے ہوئے ہیں۔

آج سارا دن میرا اداس گزرا۔ شام کو جو لوگ رشتے کے لئے آئے تھے وہ مجھے بالکل اچھے نہ لگیں۔ میں برآمدے میں جائے نماز پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی۔ یہ رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔ گھر اور فضا دونوں میں خاموشی طاری تھی۔ ایسے میں اماں کی آواز سنائی دی اماں ابو سے مخاطب تھیں

''دیکھو شفاعت! بھلا کوئی حد ہوتی ہے۔ یہ جو آج لوگ آئے تھے بڑے ہی چھچھورے لگ رہے تھے ساری نظریں مال واسباب پر جمی تھیں۔ توبہ توبہ ارے تم کچھ بولتے کیوں نہیں یمنی کی شادی نہیں کروانی ہے کیا؟ کچھ پتہ ہے 36 سال کی ہو گئی ہے۔ اب اسکول میں ملازمت کرتے ہوئے بھی زمانہ گزر گیا ہے۔ کیا اسی طرح لڑکی کو بوڑھا کرو گے۔ اماں رو رو کر دہائی دے رہی تھیں پتہ نہیں میں نے تو آج تک کسی کے ساتھ برا نہیں کیا۔ ارے سارے مزاروں پر حاضری دے ڈالی ہے، لیکن میری بچی پر نجانے کس کا سایہ ہے؟''

سایہ کا لفظ سن کر ابو ایک دم چیخ پڑے، مارے دہشت کے اماں خاموش ہو گئیں ''کسی کا سایہ نہیں ہے فرح بیگم! یہ تو تمہارے اعمال کا سایہ ہے اس پر۔ بولو کشور کی امی کو کون ستاتا تھا اور ھیا صاحب کی بیٹی کی عمر کے بارے میں محلے بھر کو کون بتاتا پھرتا تھا، کون مس ثمینہ کے چہرے پر لکیریں تلاش کرتا تھا، ان کو بڑھیا کا خطاب دیتا تھا۔ بتاؤ جواب دو یہ تم ہی تو تھیں کیا بھول گئیں؟ فرح بیگم اپنے انجام سے بے خبر اسی کو تو مکافات عمل کہتے ہیں کیوں پریشان ہوتی ہو، تم ثمینہ کو کہتی تھیں نا ''دیکھو نہ شکل ہے نہ صورت نہ جہیز۔ ایسی لڑکیوں کی بھلا کہاں شادی ہو سکتی ہے؟'' اب یہ جہیز لے کر بیٹھو کوئی نہیں آئے گا فرح بیگم کسی انسان کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ان معصوم لڑکیوں کی شادی نہ ہونے پر ان کا کیا قصور اور تمہاری اور تم جیسی خواتین کی شادی ہونے پر تمہارا کیا کارنامہ تھا؟ بولو مگر تم اسے اپنا کارنامہ سمجھتی تھیں۔ اب اسی کارنامے سے اپنی بیٹی کی شادی کرا دو تمہارے یہ جہیز سے بھرے صندوق کسی کام نہ آئیں گے۔ یاد رکھو! جب تک وہ مظلوم لڑکیاں تمہیں معاف نہیں کرتیں تم اسی طرح دھکے کھاتی پھرو گے۔ یاد رکھو! مخلوق خدا کا کنبہ ہے۔ تم نے ساری زندگی اس کے بندوں کی آبرو ریزی کرنے میں گزار دی اس کا کفارہ ادا کر دو شاید کہ تمہیں معاف کر دیا جائے''۔

ابو کی باتیں سن کر مجھے ایسا لگا آج ابو کا سکتہ ختم ہو گیا۔ آج ایسا طوفان آیا جو سب کچھ بہا لے گیا۔ سارے پردے ...... چہروں کی ساری نقابیں ......سب کچھ۔

آپ کی صحت

برص کے نشانات:

میری چھوٹی بہن کو 8 سال کی عمر میں برص کے سفید نشان بننا شروع ہوئے تھے، دوائی لینے سے اس وقت آرام آگیا، لیکن پانچ چھ سال بعد اب دوبارہ سفید نشان بننا شروع ہوگئے ہیں۔ دونوں پاؤں پر ہیں۔ آپ کوئی اچھی سی دوائی تجویز کردیں۔ (بنت سیف الرحمٰن سیف۔ چنیوٹ)

☆بنت سیف الرحمٰن سیف صاحبہ! آپ اپنی بہن کو دوا Tuber culinum 200 (ٹیوبرکولینم) ہفتے میں ایک مرتبہ 4 قطرے دیا کریں اور اس کے علاوہ HYDRO COTYLE 30 (ہائیڈروکوٹائل) دن میں روزانہ 4 مرتبہ دیں۔ ایک چمچے پانی میں اس دوا کو کافی عرصہ تک جاری رکھیں اور اگر نشان دوبارہ بننے سے رک جائیں پھر بھی دوا جاری رکھیں۔ اس کے علاوہ بہن سے کہیں کہ وہ پیروں پر بھی Hydrocotyle Ø کے چند قطرے لگا کر دھوپ دکھایا کریں تقریباً 10-15 منٹ۔ ابھی بالکل ابتداء ہے بہت احتیاط کریں پابندی سے دوا لیں۔

بال گرتے ہیں:

محترمہ مکرمہ ڈاکٹر صاحبہ! میری عمر تقریباً 23 سال ہے۔ میں غیر شادی شدہ ہوں۔ الحمدللہ رب العالمین۔ میرے بال بہت ہی زیادہ گرتے ہیں۔ پیاری باجی! ایسی دوا بتائیں جس سے میرے بال لمبے، گھنے، سلکی ہوں اور گرنا رک جائیں۔ باجی میری آنکھوں کی پلکیں بھی گرتی ہیں۔ مجھے آنکھوں کی لمبی پلکیں اچھی لگتی ہیں اور میری آنکھوں کی پلکیں لمبی نہیں ہیں خاص کر آنکھوں کے نیچے حصے کی پلکیں بالکل غیر محسوس ہیں۔ اس بارے میں بھی دوا لکھ دیں۔ (اریبہ عروج۔ نوشہرہ ورکاں)

☆آپ بالوں کو جو تیل لگاتی ہیں اس میں کیسٹر آئل ملالیں اور علیحدہ سے پلکوں پر بھی خالص کیسٹر آئل لگایا کریں، کھانے میں Thuja 30 (تھوجا) دن میں 4 مرتبہ 4-4 قطرے ایک چمچے پانی میں ملا کر پیا کریں۔ اللہ بھلا کرے گا۔

پھوڑے کا نشان:

میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے بغل گندھ ہے۔ میں گہرے تیز رنگوں کے کپڑے پہنتی ہوں پھر بھی بغلوں سے کپڑے خراب ہوجاتے ہیں۔ میرا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے دائیں گال کے نیچے پھوڑا نکل آیا تھا اس کا منہ نہیں تھا میں نے درد کی وجہ سے ڈر کے مارے گند نہیں نکلوایا اب وہ پھوڑا تو اندر جذب ہوگیا ہے اور نشان باقی ہے۔ وہاں پر مردوں کی طرح بال اُگ آئے ہیں۔ کالے اور موٹے، انہیں میں اکھیڑ دیتی ہوں پھر اُگ آتے ہیں۔ (بنت اشرف۔ ملتان)

☆آپ ایسا کریں کہ ہمدرد کی صافی 2-3 بوتلیں استعمال کریں خون صاف ہوگا۔ اس کے علاوہ اپنے مسئلے کے لئے دوا Silicea 30 (سلیشیا) اور Heper Sulph 30 (ہیپر سلف) روزانہ 3 مرتبہ دونوں کے 2-2 قطرے ایک چمچ پانی میں ملا کر پیا کریں۔ چہرے پر جہاں بال اگ

ڈاکٹر اُم محمد

آتے ہیں ان کو بار بار اکھاڑنے کی کوشش نہ کیا کریں ورنہ وہاں کی جلد سخت ہوجائے گی۔ دوا سے ان شاء اللہ اندر کا مادہ صاف ہوگا تو بال بھی نکلنا خود بخود بند ہوجائیں گے۔

سوتے میں رال ٹپکتی ہے:

ڈاکٹر صاحبہ! میری عمر 19 سال ہے۔ میرا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ آج آٹھ، نو سال پہلے سے میرے منہ میں پانی آتا ہے۔ سوتے وقت زیادہ آتا ہے، منہ بھر جاتا ہے اس میں بہت زیادہ Smell آتی ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میرا معدہ بھی چار پانچ سال سے خراب ہے، کوئی بھی چیز جلدی ہضم نہیں ہوتی، ہاضمہ بھی خراب ہے۔ ترکیب اور دواؤں کے ساتھ یہ بتائیے گا کہ یہ گولیاں ہیں یا سیرپ ضرور لکھ دیجئے گا۔ ان شاء اللہ ہمیشہ آپ کو دعاؤں میں یاد رکھوں گی اور میرے لئے بھی آپ دعا کیجئے گا۔ (ثناء تبسم۔ راولپنڈی)

☆ثناء تبسم صاحبہ۔ راولپنڈی! آپ ہلکی پھلکی غذائیں کھایا کریں۔ تیز مرچ مصالحوں کے استعمال سے پرہیز کریں۔ دوا میں Merc. Sol 200 (مرک سال) روزانہ 2 مرتبہ صبح اور رات میں بالکل سوتے وقت لے لیا کریں۔ 4-4 قطرے ایک چمچ پانی میں۔ سونف ایک چمچ اور پودینہ 4-6 پتیاں ایک کپ پانی میں اچھی طرح ابال کر ٹھنڈا کرکے نہار منہ پیا کریں۔ ہاضمہ درست ہوتا ہے، اس کے علاوہ مینس کے لئے دوا SEPIA 200 (سیپیا) ایک مرتبہ روزانہ 4-5 قطرے ایک چمچ پانی میں لیا کریں۔ چھائیوں پر Sun block لگا لیا کریں۔

ملیریا کی شکایت ہے:

ڈاکٹر صاحبہ! میری عمر 19 سال ہے۔ آج سے تین سال پہلے کی مجھے قبض کی شکایت ہے۔ بہت علاج کرایا، مگر کوئی فرق نہیں ہوا۔ اس کے بعد معدہ میں خرابی ہونے لگی، جسے اب دو سال ہوگئے ہیں، اس کے بعد مجھے بخار ہونے لگ گیا جس کی وجہ سے مجھے ملیریا ہوگیا۔ ہاضمہ بھی خراب ہوگیا ہے۔ اب مجھے دس ماہ ہوگئے ہیں کہ اب تک ملیریا نہیں نکلا۔ میں نے بہت علاج کرایا ابھی تک صحت سے زیادہ بیماریاں لگ گئیں۔ مجھے صحیح لکھنا پڑھنا نہیں آتا کیونکہ میں چوتھی جماعت میں پڑھتی تھی کہ امی فوت ہوگئیں اور مجھے سارے گھر کے کام کرنے پڑے۔ آپ دوا اور پرہیز بتادیں۔ میں بہت زیادہ پریشان ہوں۔ (اخت حافظ محمد فیاض۔ ڈیرہ اسماعیل خان)

☆اخت حافظ محمد فیاض صاحبہ! آپ فکرمند نہ ہوا کریں آپ کی لکھائی مجھے سمجھ میں آگئی ہے۔ آپ دوا میں Pulsatilla 30 (پلساٹیلا) دن میں 4 مرتبہ 4-4 قطرے ایک چمچ پانی میں ملا کر لے لیا کریں۔ اس سے آپ کا معدہ بھی ان شاء اللہ ٹھیک ہوجائے گا۔ طاقت کے لئے Schwabe (شواب) کمپنی کا Alfalfa Tonic کھانے سے ½ گھنٹہ پہلے ایک چمچ تینوں وقت لے لیا کریں۔

سانس کی تکلیف ہے:

میری والدہ جن کی عمر 48 سال ہے۔ ان کو سانس کی تکلیف ہے۔ اس تکلیف کی وجہ سے بعض اوقات ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوجاتی ہے اور سانس لینے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ کھانسی بھی ہوتی ہے، ساتھ کچا بلغم بھی آتا ہے۔ ناک بھی بند ہوجاتی ہے، بعض اوقات ناک سے پانی بھی نکلتا ہے۔ آنکھ اور ناک میں خارش اور گلے میں خراش بھی ہوتی ہے، بعض اوقات مسلسل چھینکیں بھی آتی ہے۔ براہ کرم میری والدہ کے لئے کوئی نسخہ تجویز کردیں۔ (محمد احسان اللہ۔ جہلم شہر)

☆آپ اپنی والدہ صاحبہ کو پہلے BACILLINUM 200 (بیسیلینم) کی صرف ایک خوراک 3-4 قطرے ہفتے میں ایک مرتبہ دیں روزانہ ARSENIC AIB 200 (آرسینک البم) اس کو روزانہ 2 مرتبہ صبح شام 4-4 قطرے ایک چمچ پانی میں ملا کردیں، اس کے علاوہ گرد اور دھول وغیرہ سے بچائیں، سردی کا موسم آرہا ہے تو ایسے میں ٹھنڈے پانی کا کام کرنے سے پرہیز کریں، چاول اور دہی بالکل بند کردیں، کھلی فضا میں صبح کے وقت تھوڑا چہل قدمی کرلیا کریں۔ ان شاء اللہ ٹھیک ہوجائیں گی۔

☆ناجیہ شاہین۔ ضلع اٹک!

محترمہ ناجیہ صاحبہ! جیسا کہ آپ نے لکھا کہ آپ کے شوہر میں بھی کمزوری ہے تو دراصل اسی وجہ سے آپ کی مکمل طور پر Satisfication نہیں ہوپاتی، اس لئے آپ کو نفرت ہوتی جارہی ہے۔ آپ کے ساتھ آپ کے میاں کو بھی اس کا علاج کروانا چاہئے۔ یہ بہت سی دیگر خواتین کے ساتھ بھی مسئلہ درپیش ہوتا ہے مگر شرم کی وجہ سے اظہار نہیں کرپاتی اور اس طرح ان کی ازدواجی زندگی مشکلات سے دوچار رہتی ہے۔ بہرحال آپ دوا ONOSMODIUM 200 (اونسموڈیم) روزانہ 2 مرتبہ صبح اور رات 4-4 قطرے ایک چمچ پانی میں ملا کر لے لیا کریں۔ زیادہ اس بارے میں نہ سوچا کریں مزید ڈپریشن کا شکار ہوں گی۔ اللہ سے بہتری کی امید رکھا کریں۔

ماں کا دودھ

اہلیہ محمد فصیح حیدرآباد

ماں اور بچے کا رشتہ وہ فطری رشتہ ہے جس کا کوئی بدل نہیں لیکن آج یہ رشتہ فیشن کی بھینٹ چڑھتا جارہا ہے۔ خوبصورت بننے، جسمانی اعضاء کی ساخت کو برقرار رکھنے اور خود کفیل ہونے کے جنون میں آج کی عورت جب ماں بنتی ہے تو بچے کو اپنا دودھ پلانے کی بجائے ڈبے کا دودھ پلاتی ہے اور اگر ڈبے کا دودھ نہ پلائے تو گائے، بھینس، بکری کا دودھ پلاتی ہے۔ ڈبے کے دودھ کے لئے تو رواج عام ہوگیا ہے اسی وجہ سے ہماری نسلیں نہ صرف لاغر اور نحیف ہیں بلکہ اخلاقیات سے بھی دور ہوگئی ہیں۔ سب سے بڑھ کر ماں کی مامتا اور والدین کی روائتی محبت بھی مفقود ہوگئی ہے۔ اس دودھ سے پرورش پانے والی نسل میں والدین کے احترام کا جذبہ بالکل ختم ہوگیا ہے اور وہ لڑکیاں جو اب ماں بننے چلی ہیں اگر ان سے کہا جائے کہ وہ اپنا دودھ پلائے تو اسے خلاف تہذیب و رواج بات سمجھتی ہیں۔ لیکن آپ یہ دیکھیں کہ اہل مغرب جنہوں نے ڈبے کے دودھ کا چرچا کیا ہے اب وہ خود اس سے اظہار نفرت کرکے اس کو مضر صحت قرار دے چکے ہیں۔

دنیا بھر کے ماہرین طب و سائنس اس بارے میں متفق ہیں کہ ماں کے دودھ سے بڑھ کر بچے کے لئے کوئی اچھی غذا نہیں۔ ابتدائی عمر میں بچے کے لئے ماں کا دودھ ایک محفوظ اور بہترین غذا ہے۔ ماں کے دودھ سے بچے اور دودھ پلانے والی ماں کی ذہنی صحت پر بھی خوشگوار اثر پڑتا ہے۔

ماں کے دودھ کی تیاری کے عمل میں ماں کی ذہنی و نفسیاتی حالت کا گہرا تعلق ہوتا ہے اور یہ عمل نہ صرف بچے بلکہ ماں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ ماں جب اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے تو اس میں قلبی تعلق پیدا ہوتا ہے اور وہ جب بچے کو بار بار پیار کرتی ہے تو بچہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے اور ایسے بچے احساس کمتری میں بھی نہیں مبتلا ہوتے۔

بعض خواتین کی یہ رائے ہے کہ دودھ پلانے سے جسم کی وضع بگڑتی ہے۔ لیکن یہ خیال قطعی غلط ہے جسم کی وضع جن خواتین میں بگڑتی ہے اس کے عوامل اور ہوسکتے ہیں مثلاً حفظان صحت کے اصولوں سے لاپرواہی۔ جو مائیں اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی وہ اپنے بچوں سے زیادتی کی مرتکب ہوتی ہیں۔ شیر خوار بچے کا جسم انتہائی ناپختہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مرحلے پر ایک غیر فطری طریقے سے دودھ پلانا گویا بچے کو خطرات میں مبتلا کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ مصنوعی دودھ سے بچے میں جراثیم سرایت کرنے کا خدشہ ہوتا ہے اور اگر اس ارتقائی عمر میں جراثیم سرایت کر جائیں تو پھر ساری زندگی بچے کی نشو ونما پر غلط اثر رہے گا۔

ماں کی چھاتی سے اپنی خوارک کے طور پر دودھ پینا بچے کا فطری حق ہے اور ماؤں کو اپنی جسمانی ساخت کے بگڑنے کے پیش نظر بچوں کو ان کے فطری حق سے محروم نہیں کرنا چاہیے کیونکہ فطرت سے جنگ انسان کا قطعی خسارہ ہے۔ جب بچہ چار سے چھ ماہ کا ہوجائے تو اس عمر میں پھر صرف ماں کا دودھ بچے کی بڑھتی ہوئی غذا اور جسمانی ضرورت کو پورا نہیں کرتا اس لئے ایسے بچے کو پھر اضافی غذا دینا چاہیے۔ بچے کو ماں کا دودھ پلانے کے لئے کوئی تیاری نہیں کرنی پڑتی سوائے اس کے کہ اپنے پستانوں کو صاف رکھے۔

کوئی بھی مصنوعی دودھ خواہ اس میں کتنی غذائیت کا دعویٰ کیا جائے کوئی دودھ ماں کے دودھ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہیں جراثیمی حملوں سے اور دستوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

جو مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں وہ سینے کے متعدد امراض سے محفوظ رہتی ہیں۔

یہ بات یاد رکھئے کہ جانوروں کا دودھ جانوروں کے بچے کے لئے ہوتا ہے مثلاً گائے کا دودھ گائے کے بچے کے لئے، بکری کا بکری کے بچے کے لئے اسی طرح بھینس کا دودھ بھینس کے بچے کے لئے۔ شیر خوار بچے کے لئے ماں کا دودھ بہترین غذا ہے اور قدرت کا انمول تحفہ ہے۔

جو مائیں اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلاتی ہیں ان کو اپنی غذا میں دودھ اور تازہ موسمی پھل اور سبزیاں زیادہ استعمال کرنا چاہئیں۔

شیر خوار بچے کے مختلف مراحل

- ⊛ شیر خوار بچے عموماً اپنے گردوپیش میں کچھ دلچسپی نہیں لیتے
- ⊛ دو ماہ کا بچہ اپنے اردگرد کے دوسرے ننھے بچوں سے تو بے رخی برتتا ہے لیکن گھر کے ان بڑوں میں دلچسپی لیتا ہے جو اس کی پرورش اور دیکھ بھال کرتے ہیں۔
- ⊛ تیسرے مہینے میں وہ کھانے پینے اور دیگر موٹی موٹی چیزوں کی طرف لمحہ بھر کے لئے متوجہ ہوتا ہے۔
- ⊛ چوتھے مہینے میں وہ والدین کے اظہار مسرت اور ناراضی کو سمجھنے لگتا ہے۔
- ⊛ پانچویں مہینے میں وہ جھڑکی اور دھمکی کے جواب میں رونا اور مسکراہٹ کے جواب میں مسکرانا سیکھ لیتا ہے۔
- ⊛ ساتویں مہینے میں بچہ سادہ اور آسان کھیلوں کی طرف متوجہ ہونے لگتا ہے۔
- ⊛ آٹھویں مہینے میں بچہ کچھ ایسی بے معنی سی آوازیں نکالنے لگتا ہے جو بامعنی آوازوں سے کافی مشابہ ہوتی ہیں، وہ بڑوں کو بولتا دیکھ کر ایک آدھ لفظ کی نقل بھی اتار لیتا ہے۔
- ⊛ دسویں مہینے تک وہ اپنے ماحول کے دوسرے بچوں میں بھی کافی دلچسپی لینے لگتا ہے۔
- ⊛ ایک سال کا بچہ ہاتھ سے سلام کرنا سیکھ لیتا ہے۔ چیزوں کے ناموں کو سمجھنے لگتا ہے۔ چھوٹی موٹی ہدایات پر اپنی بساط کے مطابق عمل بھی کرنے لگتا ہے۔ (مرسلہ: ام عائشہ)

اُردو کی درستِ اِملا

اُمِّ بریرہ

یہ اردو زبان کی وسعت قلبی ہے کہ بہت سی دوسری زبانوں کے الفاظ اپنے اندر یوں سمو لیتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ اردو ہی کا ہے۔ اردو زبان میں عربی، فارسی اور ہندی کے الفاظ بکثرت مستعمل ہوتے ہیں، لیکن انگریزی زبان کا معاملہ ذرا مختلف ہے۔ اردو میں انگریزی الفاظ کی پیوندکاری آج تک بار نہیں پاسکی...... بات کہیں اور نکل گئی

ہم اردو میں املا کی غلطیوں کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتے تھے، آج کل اردو تحریر میں املا کی غلطیاں بہت عام ہیں کچھ لوگ تو جانتے ہی نہیں کہ وہ کہاں غلطی کررہے ہیں اور کچھ لوگ احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ حالاں کہ املا کی صحت نہایت ضروری ہے اس لئے کہ املا کی غلطی سے بعض اوقات عبارت کا مطلب کچھ کا کچھ ہوجاتا ہے۔ مثلاً ایک لفظ ہے ''خاصا'' جس کے معنی ہیں ''امراء وسلاطین کا کھانا'' اگر الف کی بجائے ''ہ'' سے لکھا جائے تو خاصہ پڑھا جائے گا جو خاصیت کے معنی میں آتا ہے۔

جہاں تک ممکن ہو تحریر کرتے وقت، خط لکھتے وقت قواعد املا کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ املا کے بعض قاعدے یہ ہیں:

۱۔ دھوکا، بھروسا، چکما وغیرہ جتنے ہندی الفاظ ہیں ان سب کے آخر میں الف ہے ''ہ'' نہیں اس لئے انہیں دھوکہ، بھروسہ، چکمہ وغیرہ لکھنا غلط ہے۔

۲۔ اصل لفظ ''پروا'' ہے پرواہ نہیں اس کے آخر میں ''ہ'' نہیں لکھنی چاہئے۔

۳۔ نون غنہ جب لفظ کے آخر میں آئے تو اس میں نقطہ نہیں لگانا چاہئے اور اگر بیچ میں آئے تو اس پر الٹا جزم (؟) لگانا چاہئے۔

۴۔ یائے معروف کو گول (ی) لکھنا چاہئے جیسے گولی اور یائے مجہول کو لمبی (ے) سے تحریر کرنا چاہئے جیسے گولے لیکن جب کسی لفظ کے درمیان آئے تو اس سے پہلے حرف کے نیچے زیر یا زبر لگانا چاہئے جیسے تیر، تَیرنا۔

۵۔ جو حرف واوٴ معروف سے پہلے ہو، اس پر پیش (ُ) ضرور لگانا چاہئے جیسے طُور، حُور، نُور وغیرہ۔

۶۔ وہ عربی الفاظ جن کے آخر میں ہمزہ آتا ہے اردو میں ہمزے کے بغیر لکھے جاتے ہیں جیسے انبیا، اولیا، ادبا، دعا وغیرہ مگر مضاف ہونے کی صورت میں ہمزہ لکھا جائے گا جیسے اولیاء کرام۔

۷۔ چودھری کو بعض لوگ چوہدری لکھتے ہیں یہ غلط ہے، صحیح املا چودھری ہے۔

۸۔ معما کو تقریباً سب ہی لوگ معمہ ہی لکھتے ہیں جو غلط ہے، صحیح لفظ معما ہے۔

۹۔ عربی الفاظ کی تانیث عموماً آخر میں ''ہ'' بڑھانے سے بنتی ہے جو اردو میں ''ہ'' پڑھی جاتی ہے جیسے سلیم سے سلیمہ، سلطان سے سلطانہ، عاقل سے عاقلہ وغیرہ، لیکن ہندی یا فارسی الفاظ کی تانیث میں یہ قاعدہ برتنا غلط ہے جیسے خورشید سے خورشیدہ، ہمشیر سے ہمشیرہ، خورشید اور ہمشیر ہی صحیح لفظ ہیں، بعض لوگ بھاوج کو بھاوجہ بھی کہہ دیتے ہیں حالاں کہ بھاوج خود موٴنث ہے۔

کمبل مجھے نہیں چھوڑتا

بنت سراج

سردیاں تقریباً آچکی ہیں گرم کپڑے، سوئیٹر، جرسیاں، رضائیاں اور کمبل وغیرہ ٹرنکوں اور پیٹیوں سے نکل آئے ہیں۔ گاؤں دیہاتوں اور چھوٹے شہروں میں رات کو سوتے وقت رضائی استعمال ہوتی ہے۔ بڑے شہروں میں اب زیادہ تر کمبل استعمال ہونے لگے ہیں۔ بازار میں ہر طرح کے کمبل دستیاب ہیں اچھے بھی اور ناقص میٹریل والے بھی۔ کمبل خریدتے وقت چند چیزوں کا خیال رکھنا چاہئے:

چوں کہ کمبل کا اولین مقصد حرارت کا حصول اور سردی سے بچاؤ ہوتا ہے اس لئے اونی کمبل ہی بہتر رہتا ہے۔ کمبل میں ریشے کی مقدار اور تعداد جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی زیادہ گرم ہوگا۔ کمبل کی ساخت اور موٹائی دوسری خصوصیات ہیں جو کہ کمبل کی حرارت کا درجہ متعین کرتی ہیں۔ اگر کمبل پر نرم اور لمبے روئیں ہوں تو اس سے ہوا کے سمانے کے لئے جگہ بڑھ جائے گی، جس سے کمبل کی گرمائی میں اضافہ ہوگا۔ کمبل کا وزن بھی گرمائش پہنچانے میں مدد دیتا ہے، اگر زیادہ وزن کا ہوگا تو کافی گرمائش پہنچائے گا۔

ایک کمبل کو نہ صرف جسم کو سردی سے بچانے کے قابل ہونا چاہئے بلکہ اسے اس قدر پائے دار ہونا چاہئے کہ استعمال اور رگڑ اور صفائی کے عمل کا مقابلہ بھی کرسکتا ہو، ریشے کی قسم اور ساخت کی نوعیت بھی کمبل کی پائیداری پر اثر انداز ہوتی ہے۔ روئیں صرف لمبے ریشوں کے ہی بنے ہوں۔ کمبل خریدتے وقت اس کی خوب صورتی اور دیدہ زیبی کا لحاظ بھی ضرور رکھنا چاہئے۔ نرم اور ملائم دو رنگے کمبل یا ایک رنگ کا کمبل جس کی اطراف پر چوڑی پٹی سلی ہو خوب صورت معلوم ہوتا ہے۔

کمبلوں کی نرمی اور ملائمت برقرار رکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً ان کو ہوا اور دھوپ دکھانا ضروری ہے اور ان کی صفائی میں خاص احتیاط بھی لازمی ہے۔ بڑے کمبلوں کی دھلائی گھروں میں ممکن نہیں ہوتی، اون میں چونکہ جڑنے اور سکڑنے کی صلاحیت ہوتی ہے اس لئے اس کو دھونے سے احتراز کریں، کمبلوں کو اگر سکھانا مقصود ہو تو لٹکا کر ہرگز نہ سکھائیں بلکہ کسی سپاٹ جگہ پر پھیلا کر سکھائیں ورنہ ان کی بناوٹ بگڑنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ یوں اگر آپ درج ذیل بتائی گئی احتیاطوں کو بروئے کار لائیں گی تو دیکھئے گا کہ کمبل کی عمر میں خاطر خواہ اضافہ ہوگیا ہے اور شاید آپ کو یہ کہنا پڑے کہ ''میں کمبل چھوڑتی ہوں لیکن کمبل مجھے نہیں چھوڑتا۔''

النثار جیولرز
AL-NISAR JEWELLERS
SHOP # A-19 BAZAR-E-FAISAL KARIMABAD
FEDERAL 'B' AREA, KARACHI.
PHONE NO: 6322614 - 6328750
SHOP # 1 MOTIWALA ARCADE, TARIQ ROAD
KARACHI. OPP. MADINA MASJID.
PHONE NO. 4535860
علماء کرام کیلئے خصوصی رعایت

فری ہوم ڈیلیوری سروس
صرف چند یوم میں
واضح فرق
Slimming Tea
ٹھنڈے ٹھنڈے موسم میں گرما گرم چائے
2 کپ روزانہ استعمال سے بڑھا ہوا پیٹ اور وزن کم کریں
• بغیر ڈائٹنگ • بغیر ورزش • بغیر سائیڈ ایفیکٹس
فیئرفٹنس
کراچی لاہور ملتان فیصل آباد گجرات گوجرانوالہ منڈی بہاؤالدین UAN 111-696-696
ڈی جی خان 0641-468866 رحیم یار خان 0731-78812
موبائل لاہور 0300-4577957 موبائل ملتان 0300-9638338
موبائل کراچی 0300-2184131

بے پردگی سے پردے کی طرف

شرعی پردے میں آسانیاں ہی آسانیاں ہیں

اُمِ صہیب

شادی سے پہلے میں ایک مدرسۃ البنات میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھتی تھی۔ اس وقت میری عمر تقریباً سولہ سال کے قریب تھی۔ مدرسہ تو میں بہت شوق سے جایا کرتی تھی، لیکن اس کا کوئی خاص اثر میری زندگی پر نہیں تھا۔ میں برقع اوڑھ کر مدرسہ جاتی اور گھر سے کہیں اور جانا ہوتا تو کبھی برقعے میں اور کبھی بغیر برقعے کے۔ عجیب منافقانہ چلن تھا۔ گھر میں بھی برقعے پر کوئی خاص تاکید نہیں تھی اور نہ ہی کوئی پوچھ گچھ کہ برقعے کے ساتھ یہ منافقانہ چال کیوں؟ پھر شادی ہوگئی تو رہی سہی کسر جو تھی وہ بھی پوری ہوگئی اور میں برقعے سے چادر پر آگئی۔ شادیوں میں بن ٹھن کر جانا، خوب سے خوب لگنے کی کوشش میں خوب محنت کرنا اور تعریفیں سن کر خوش ہونا، یہ میرا حال تھا۔

لیکن اللہ تعالیٰ بھی بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ چاہتا تو مجھے یونہی گناہوں کی دلدل میں چھوڑ دیتا، لیکن اس کی رحمت متوجہ ہوئی اور ایک دن میں نے ایک ایسی شادی میں شرکت کی جو کہ کافی حد تک دیندار لوگ تھے گو کہ شرعی پردے کا انتظام نہیں تھا، لیکن کافی حد تک ان لوگوں نے کوششیں کی تھیں۔ وہاں پر دلہا سمیت تقریباً سبھی لوگ شرعی داڑھی میں تھے اور سب کی شلواریں ٹخنوں سے اوپر تھیں۔ اس شادی میں بھی میں خوب بن ٹھن کر گئی تھی۔ شادی سے واپسی پر ہال سے نکلتے ہوئے آخری ٹیبل پر چند مولانا بیٹھے ہوئے تھے اور مجھے دروازے تک جانے کے لئے ان کے سامنے سے ہو کر گزرنا تھا۔ جب میں ان کے قریب سے گزری ہوں تو یقین جانئے پہلی بار مجھے ایسا لگا کہ یہ سب کچھ غلط ہے اور مجھے اتنی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی، جو بیان سے باہر ہے اور یہ چند سیکنڈ کا فاصلہ میں نے ایسے طے کیا جیسے صدیوں کا فاصلہ ہو۔ اس دن کے بعد سے پھر جب میں نے ساڑھی پہنی تو مجھے بہت شرم محسوس ہوئی حالانکہ ساڑھی میں شروع سے ایسی پہنتی تھی کہ جس سے بے پردگی نہیں ہوتی تھی، لیکن پھر بھی مجھے ایسا محسوس ہوتا جیسے میں نے ڈوپٹہ نہیں اوڑھا ہے۔ بار بار آنچل لپیٹنے کے باوجود تسلی نہیں ہوتی تھی پھر میں نے ساڑھی پہننا چھوڑ دیا۔

پھر ایک دن میں نے اپنی والدہ مرحومہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ تم پردہ کیا کرو اور اپنی بہنوں کو بھی کہو کہ وہ پردہ کیا کریں۔ اس طرح میرے ذہن میں پردے کا خیال آیا۔ اس سے پہلے میں کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی، لیکن شرعی پردہ کرنا میرے لئے آسان نہیں تھا کیونکہ میں ایک بہت بڑی مشترکہ فیملی میں رہ رہی تھی اور اس وقت مجھے سب کے ساتھ رہ کر پردہ کرنیکا طریقہ بھی معلوم نہیں تھا۔ اس کے باوجود میں نے دل میں پکا ارادہ کرلیا کہ جیسے ہی اللہ تعالیٰ میرے لئے آسانیاں پیدا کریں گے میں فوراً اس پر عملدرآمد کروں گی۔ جب تک میں برقعہ ہی اوڑھ لوں۔ اس طرح میں نے دوبارہ برقع اوڑھنا شروع کردیا، لیکن میرے دل کو اطمینان نہیں تھا، کیونکہ میں منافقوں کی طرح رہنا نہیں چاہتی تھی۔ میں چاہتی تھی کہ پوری کی پوری دین میں داخل ہو جاؤں پھر اللہ تعالیٰ نے دستگیری فرمائی اور ہم ایک الگ گھر میں شفٹ ہوگئے۔ میں نے الگ رہائش اختیار کرنے کے بعد معلّمہ کا کورس کیا اور ساتھ ہی ساتھ شرعی پردہ شروع کردیا، پردے کا فائدہ یہ ہوا کہ میرا فیشن کی طرف سے رجحان بالکل ختم ہوگیا، بلکہ سارا دھیان اب اس بات پر رہنے لگا کہ اپنی، اپنے شوہر اور بچوں کی اصلاح کس طرح کی جائے۔ میں نے سب سے پہلے اپنی نماز درست کی، نماز تو میں بچپن سے ہی پابندی سے پڑھتی تھی، لیکن اس سے پہلے کی نمازیں کوے کی ٹھونگوں کی مانند تھیں۔ نماز کی درستگی سے میں نے اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کی۔ وہ تھی حیا جو کہ مجھے پہلے اپنے اندر بہت کم محسوس ہوتی تھی۔ ٹی وی کو ہم نے گھر سے نکال دیا۔ میرے شوہر نے بھی شرعی داڑھی رکھ لی۔ معلّمہ کا کورس کرنے کے بعد میں نے ایک مدرسہ میں پڑھانا شروع کردیا، بچوں کو دینی مدارس میں ڈال دیا۔

اب اللہ تعالیٰ کی بہت شکرگزار ہوں جس نے اتنے بڑے کام اتنی آسانی سے کروا دیئے۔

اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اتنی راحت بخشی نہ میرے گھر میں قیمتی ساز و سامان ہے نہ مال و دولت کی فراوانی، لیکن میرے گھر میں جو سکون اور راحت ہے یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

شرعی پردہ کرنے سے میں بڑی بڑی مصیبتوں سے بچ گئی۔ اب کسی بھی تقریب میں پردے کی وجہ سے نہ جاؤں تو لوگ اعتراض نہیں کرتے۔ اب کوئی نامحرم ہمارے گھر نہیں آتا۔ مجھے نہ تو بازار کے چکر لگانے پڑتے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کے بلوں کی ادائیگی کی فکر ہوتی ہے۔ یہ سارے کام میرے شوہر احسن طریقے سے کرتے ہیں۔ اب تو انتہائی اہم کام سے بھی کہیں جانا ہو تو گھر سے نکلنا ایک بوجھ لگتا ہے۔

شرعی پردہ کرنے کی وجہ سے میری ذات سے بہت راحت منسلک ہوگئی ہے اب اپنے گھر، شوہر اور بچوں کی طرف دیکھتی ہوں تو بے اختیار میری زبان سے نکل جاتا ہے۔

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

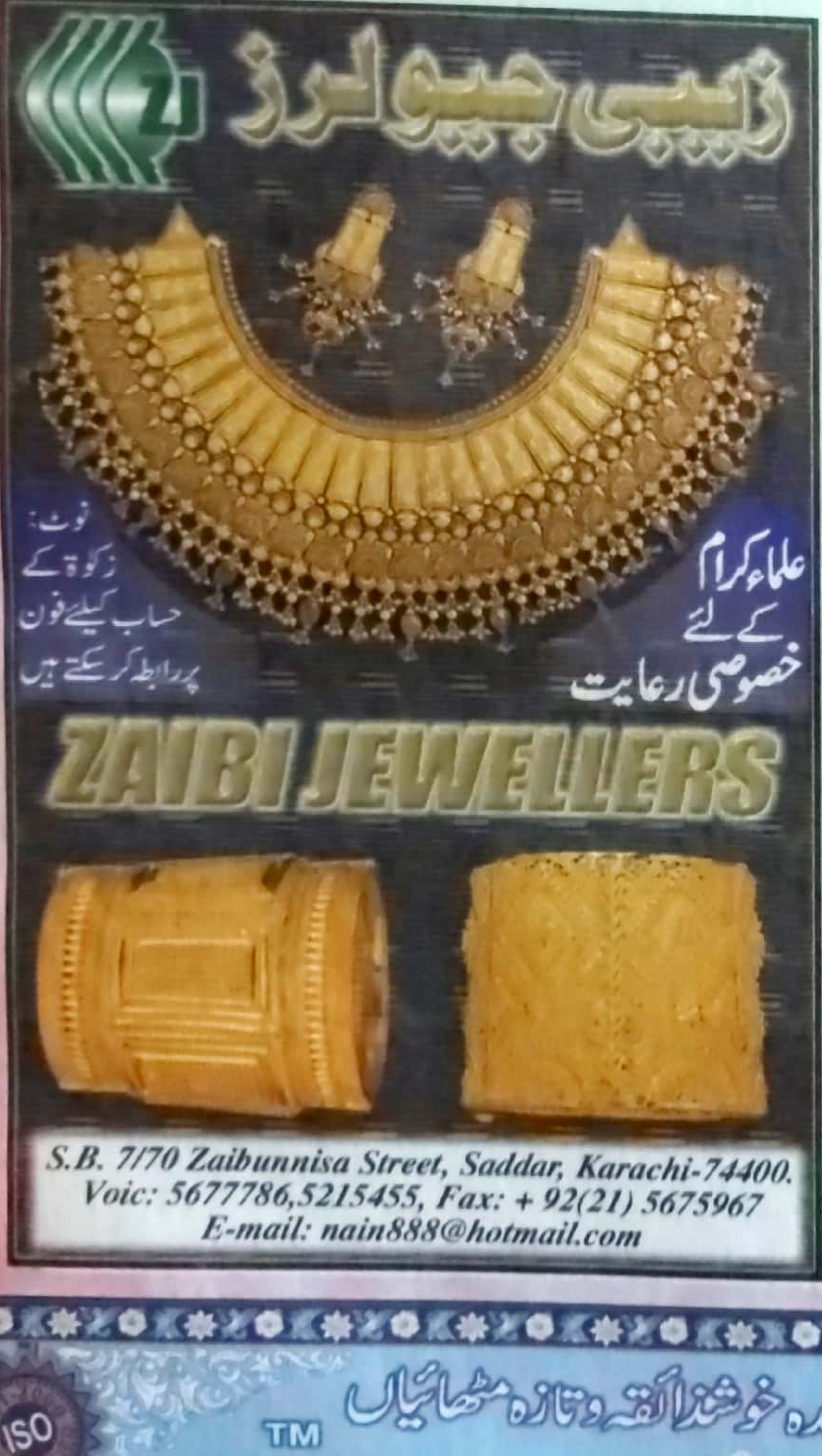

ہر بدھ کو روزنامہ اسلام کے ساتھ شائع ہوتا ہے

روزنامہ اسلام

خواتین کا اسلام

91

بدھ 17 شوال 1425ھ مطابق یکم دسمبر 2004ء

فیشن بی بی

اذان کا آغاز کیسے ہوا؟

ماں کی نیکی

فیملی چینل

ذائقہ

نہیں تو چائے نہیں

Ph: 051-4449158-4440616
P.O.Box 2365 Islamabad

آپ لیجیے چائے کا اصل مزہ ذائقہ چائے میں

ذائقہ چائے کے 400 اور 200 گرام پیک میں

ہزاروں روپے نوری Cash

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسِ قرآن و حدیث

لمبی امیدیں

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

قرآن کریم میں یہود کی جو بیماریاں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے ایک بیماری ''لمبی امیدیں'' بھی ہے انہوں نے ایسے منصوبے بنا رکھے تھے اور اتنی لمبی امیدیں قائم کر رکھی تھیں کہ یہ منصوبے اور امیدیں مختصری زندگی میں پورے ہوتے دکھائی نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ وہ طویل زندگی کی آرزو اپنے دلوں میں بسائے ہوئے تھے، اگر ان کے بس میں ہوتا تو وہ موت کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیتے اور دنیا سے کبھی بھی جدا نہ ہوتے۔ سورۂ بقرہ میں ہے ''تم ان (یہود) کو انسانوں میں سب سے زیادہ زندگی کا حریص پاؤ گے یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی زیادہ۔ ان میں سے ہر ایک یہ آرزو رکھتا ہے کہ اے کاش! اسے ہزار سالہ زندگی دے دی جائے مگر لمبی زندگی کا دیا جانا اسے عذاب سے نہیں چھڑا سکتا اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ انہیں دیکھ رہا ہے۔''

قرآن نے یہود کے نہاں خانۂ دل میں چھپی ہوئی جس تمنا کی نشاندہی کی تھی میڈیکل کی دنیا میں کی جانے والی جدید تحقیقات بھی اس کی تائید کرتی ہیں کیونکہ زندگی کو طول دینے کے لئے جو سائنسی تجربات کئے جا رہے ہیں اور جو دوائیں ایجاد کی جا رہی ہیں ان میں یہودی ڈاکٹر پیش پیش ہیں، لیکن اب یہ بیماری صرف یہودیوں تک محدود نہیں رہی بلکہ پوری دنیا یہاں تک کہ مسلمان بھی اس کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔

امام غزالی رحمہ اللہ جنہیں باطنی امراض کی تشخیص، ان کے اسباب اور علاج بیان کرنے میں تخصص اور اسپیشلسٹ کا درجہ حاصل تھا انہوں نے طول امل یعنی لمبی امیدیں قائم کرنے کے دو سبب بیان فرمائے ہیں۔ جہالت اور دنیا کی محبت، جس انسان کے قلب و دماغ پر دنیا کی شہوات ولذات کی محبت چھا جاتی ہے اس پر دنیا کی جدائی کا تصور بھی گراں گزرتا ہے۔ اول تو وہ موت کے بارے میں سوچتا ہی نہیں تاکہ اس کی لذتیں مکدر نہ ہوں اور اگر کبھی اسے موت کا خیال آہی جائے تو وہ اپنے آپ کو تسلی دینے کی کوشش کرتا ہے کہ ابھی تو جوانی ہے، بڑھاپا آئے گا تو دیکھا جائے گا، جب بال سفید ہونے لگ جائیں تو بھی وہ موت کی تیاری کو ٹالتا رہتا ہے اور اپنے آپ کو بوڑھا تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا پھر جب کمر جھک جائے، بینائی اور شنوائی میں ضعف آجائے تو اپنے زیر تکمیل منصوبوں پر نظر ڈالتا ہے تو سوچتا ہے کہ فلاں عمارت اور فلاں فیکٹری مکمل ہو جائے، فلاں عہدے تک رسائی حاصل کرلوں، شہرت و ناموری کے فلاں سنگ میل کو عبور کرلوں، فلاں دشمن سے انتقام لے لوں تو پھر ہمہ تن فکر آخرت میں لگ جاؤں گا لیکن ایک عمارت کے بعد دوسری اور ایک سنگ میل کے بعد دوسرا اس کے سامنے آجاتا ہے اور وہ اسے عبور کرنے میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ زندگی کا سفر تمام ہو جاتا ہے اور اسے ہمیشہ کی زندگی کے لئے تیاری کا موقع ہاتھ نہیں آتا۔ ان منصوبوں اور آرزوؤں کا اصل سبب ''حب دنیا'' ہے۔

اسی طرح جہالت بھی ''لمبی امیدیں'' قائم کرنے کا سبب بنتی ہے کیونکہ جہالت اور حماقت کی وجہ سے انسان یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مجھے جوانی میں موت نہیں آئے گی حالانکہ وہ دن رات بچوں اور جوانوں کے جنازے اٹھاتا ہے مگر اپنے بارے میں وہ دھوکے کا شکار رہتا ہے اور یہ موٹی سی حقیقت اس کی سمجھ میں نہیں آتی کہ موت کا کوئی مخصوص وقت نہیں وہ نہ جوانی کو دیکھتی ہے نہ بڑھاپے کو، نہ دن کو نہ رات کو، نہ بہار کو نہ خزاں کو، نہ امیری کو نہ غریبی کو نہ صحت کو نہ بیماری کو، وہ تو اچانک آجاتی ہے اور جب وہ آجائے تو ٹلائے نہیں ٹلتی۔ طول امل کا علاج یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں پر قیاس کرے اور یہ یقین رکھے کہ اس کا جنازہ اٹھایا جانا اور اسے قبر میں دفن کیا جانا ضروری ہے، ہوسکتا ہے اس کا کفن فروخت ہونے کے لئے دکان پر آچکا ہو، ممکن ہے اس کی لحد کی اینٹیں تیار ہو چکی ہوں، وہ نئے نئے منصوبے بنانے میں لگا رہے گا اور موت آکر اس سے مہلتِ عمل چھین لے گی، حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین لکڑیاں لیں ان میں سے ایک لکڑی اپنے پہلو میں گاڑی، پھر تھوڑا سا چل کر دوسری لکڑی گاڑی اور چند قدم کے فاصلے پر تیسری لکڑی بھی گاڑ دی پھر حاضرین سے دریافت فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا) یہ ابن آدم، اس کی موت اور امیدوں کی مثال ہے، اس کا نفس اسے امیدوں کا شوق دلاتا ہے لیکن اس کی موت، امیدوں کے پورا ہونے سے پہلے ہی اس کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا ''دنیا میں یوں رہو گویا تم مسافر ہو یا راستے سے گزرنے والے'' اور حضرت ابن عمر فرمایا کرتے تھے کہ ''جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو، جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت میں بیماری کے لئے اور اپنی زندگی میں موت کے لئے تیاری رکھو''

مقصد یہ ہے کہ مسلمان کو ہر وقت موت کے لئے تیار رہنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ اس کے دل پر دنیا کی محبت اتنی چھا جائے اور وہ ایسی لمبی امیدیں اور ایسے طویل منصوبے بنالے جو اسے آخرت سے بے خبر کر دیں اور وہ اول و آخر دنیا ہی کا ہو کر رہ جائے، اسے چاہئے کہ وہ صحت اور زندگی کو غنیمت جانیں اور انہیں آخرت کی تیاری اور رضاءِ الٰہی کے حصول میں لگائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، غنیٰ کو فقر سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور موت کو زندگی سے پہلے۔''

ممکن ہے آج جوانی، صحت، فراغت اور غنیٰ میں ہمیں جن اعمال کی طاقت ہے کل ان اعمال کی طاقت باقی نہ رہے۔ مسلمان کی نظر میں اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے، دنیا کی زندگی حقیقی زندگی کی تیاری کے لئے ایک مہلت ہے لیکن جب وہ طول امل کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے تو آخرت کو بھول جاتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ''میں تمہارے بارے میں جن چیزوں کا اندیشہ رکھتا ہوں ان میں سب سے زیادہ خوف خواہشات کی اتباع اور طول امل (لمبی امیدیں قائم کرنے) کا ہے۔ خواہشات کی اتباع حق سے روک دیتی ہے اور طول امل اسے آخرت سے غافل کر دیتا ہے۔ سن لو! یہ دنیا بالآخر پیٹھ موڑ کر چلی ہی جائے گی۔ (بخاری)

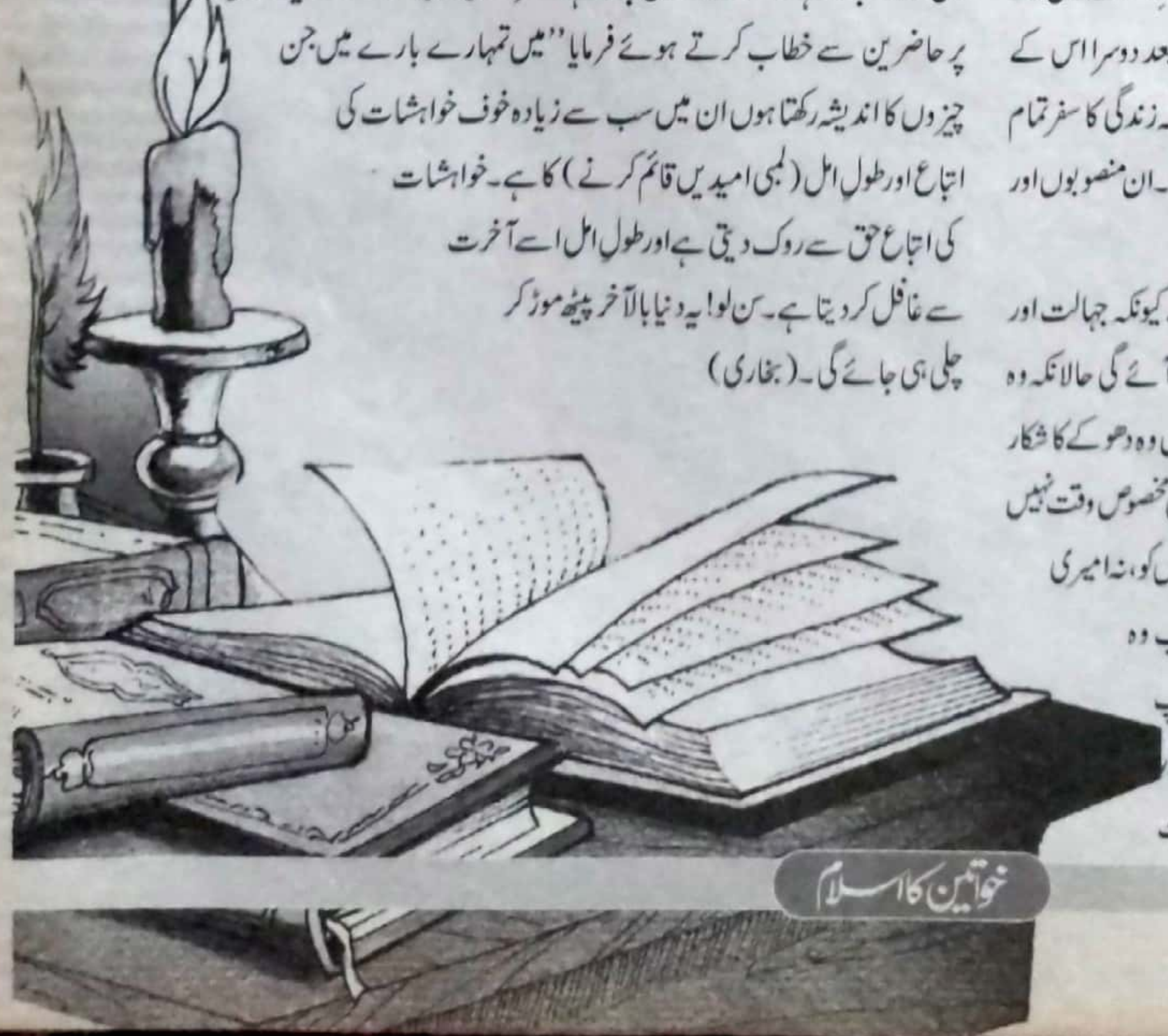

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا. (القرآن)

اے میرے پروردگار! ان دونوں (ماں باپ) پر رحم وکرم فرما جیسے انہوں نے شفقت ومحبت سے بچپن میں میری پرورش کی۔

تعمیرِ فکر

اسلامی معاشرے میں خاندان کی بنیادیں 6

والدین کا مقام:

اسلامی معاشرے میں والدین کا حق مغربی معاشرے کے تصور سے بالکل مختلف ہے۔ مغربی معاشرے میں والدین کو از کار رفتہ قسم کی چیز سمجھا جاتا ہے جس کا وجود وعدم برابر ہو۔ عام معمول میں تو والدین کو بوجھ ہی خیال کیا جاتا ہے، چناں چہ اولاد جب ذرا جوان ہوتی ہے تو پہلی صورت میں بوڑھے ماں باپ کو اٹھا کر ''اولڈز ہوم'' میں پہنچا دیتی ہے، دوسری صورت میں خود گھر سے فرار ہوکر والدین کو بے یارو مددگار چھوڑ دیتی ہے۔ اکثر صورتوں میں والدین اور اولاد کا تعلق صرف اتنا رہ جاتا ہے کہ فریقین خوشی کے مختلف تہواروں پر مل لیتے ہیں یا ''ہیپی نیو ایئر کارڈ''، ''کرسمس کارڈ'' یا ''ہیپی برتھ ڈے کارڈ'' کا آپس میں تبادلہ ہوجاتا ہے۔ مغربی معاشرے میں والدین کا بس یہی حق سمجھا جاتا ہے۔ والدین اپنی جگہ اکلاپے کی بے سکون زندگی گزار رہے ہیں اور اولاد ماں کے لمس سے محروم ٹیکنالوجی کی زندگی میں گم رہتی ہے۔ اسلامی معاشرے میں والدین کے حق کی پوری قوت کے ساتھ حفاظت کی گئی ہے۔ دین اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کے مطابق والدین خاندان کا اہم ترین ستون ہیں جو انسان کے اس دنیا میں آنے کا سبب ہیں۔ ماں باپ ہی وہ دو محترم ہستیاں ہیں جن سے آیندہ نسل کا سلسلہ چلتا ہے اور خاندان کا ادارہ وجود میں آتا ہے۔ والدین اپنے بچوں کو دکھ اور تکلیفیں اٹھا کر پالتے پوستے، جوان کرتے اور اسے تعلیم وتربیت کے ذریعے ایک مہذب اور با اخلاق انسان بناتے ہیں۔ اس دنیا میں کسی بھی آدمی کا والدین سے بڑھ کر محسن نہیں ہوسکتا، یہی وجہ ہے کہ اللہ ورسول کی اطاعت وفرمانبرداری کے بعد سب سے زیادہ زور والدین کے حقوق کی ادائیگی کا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

''اور تیرے رب نے فیصلہ کردیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو ''ہوں'' بھی نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو۔ اور ان سے ادب سے بات کرو اور ان کے لئے اطاعت کا بازو محبت سے جھکاؤ اور کہو کہ اے میرے پالن ہار! تو ان دونوں پر رحمت فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا۔'' (سورۂ بنی اسرائیل۔۲۳،۲۴)

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔'' (سورۂ نساء۔۳۶)

دونوں آیتوں میں مشترک بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی واطاعت سے متصل بعد ہی والدین کی فرمانبرداری اور ان سے حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے۔ جس سے والدین کے بلند مقام و مرتبے کا اندازہ اور تعین ہوتا ہے اور یہ بلاوجہ نہیں ہے اس لئے ماں وہ ہستی ہے جس نے اپنے بچے کو نو مہینے تک پیٹ میں اٹھائے رکھا، پیدائش کا تکلیف دہ عمل برداشت کیا، جس کے بعد اس کی پیار و محبت سے پرورش کی۔ راتوں کو جاگ کر، تکلیفیں اٹھا کر، بچے کی آلائشیں صاف کر کر کے، اس کی ضد، ہٹ دھرمی اور رونے چلاّنے کو خاموشی اور محبت سے سہہ کر پرورش کی۔ باپ نے دن رات ایک کرکے، محنت ومشقت اور مزدوری کر کے بچے کے لئے آب و دانہ مہیا کیا، اس کی تعلیم اور پرورش کا بوجھ اٹھایا، اس کا صلہ اللہ تعالیٰ نے یہ عطا فرمایا کہ اولاد کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کردی۔ چناں چہ قرآن مجید میں ہے:

''اور ہم نے انسان کو تاکید کی اس کے ماں باپ سے متعلق کہ اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں اٹھایا جبکہ دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے، یہ کہ شکر گزاری کرے اپنے والدین کی، (اس لئے کہ) میری ہی طرف لوٹنا ہے۔ (سورۂ لقمان۔۱۴)

باپ کا درجہ اپنی جگہ بجا ہے لیکن آیت مذکورہ میں ماں کا درجہ اللہ تعالیٰ نے باپ سے بلند رکھا ہے اور اس کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ اس لئے کہ ماں میں فطرۃً شفقت ومحبت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ باپ سے زیادہ رحم دل اور دیکھ بھال کرنے والی ہوتی ہے، یہ ایک فطری بات ہے کہ بچہ جب ماں میں محبت وشفقت دیکھتا ہے تو ماں کے حق میں تساہل برتنے لگتا ہے اس لئے شریعت مطہرہ نے اولاد کو تاکید کی کہ وہ ماں کے ساتھ حسن سلوک زیادہ کرے اور اس کی اطاعت وفرماں برداری کرے۔ ماں بچے کے لئے جو تکالیف اٹھاتی ہے اس کا تو ایک شمہ بھی حق ادا نہیں ہوسکتا۔

''مجمع الزوائد'' میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یارسول اللہ! ایسی سخت گرمی میں کہ اگر اس میں گوشت کا ٹکڑا ڈال دیا جائے تو وہ پک جائے، ایسی سخت ترین گرمی میں میں نے اپنی والدہ کو اپنی گردن پر بٹھا کر سولہ میل سفر کرایا ہے تو کیا اس طرح سے میں نے ان کی خدمت کا حق ادا کردیا؟ تو آپ نے فرمایا ''ممکن ہے کہ ان کے دردِ زہ کے ایک درد کے برابر ہوجائے۔''

دین اسلام میں تو انسان کا رزق، دنیوی عزت وجاہ، اُخروی نجات کو والدین کی اطاعت فرمانبرداری سے وابستہ کردیا گیا ہے۔

مسلم شریف میں ہے

انف، ثم رغم انف، ثم رغم انف، قیل من یا رسول اللہ!؟ قال من ادرک ابویہ عند الکبر احدھما او کلیھما فلم یدخل الجنہ.

''وہ شخص رسوا ہوا، بے عزت ہوا، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کون؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور (ان کی خدمت کرکے) بہشت میں داخل ہونے کا موقع حاصل نہ کیا۔''

والدین کی نافرمانی سخت ترین گناہ اور موجب عذاب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے (۱) شراب پینے پر مداومت کرنے والا۔ (۲) اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا۔ (۳) اور دیوث شخص جو اپنی بیوی میں بدکرداری کو برقرار رکھے۔''

ایک گھر میں رہتے ہوئے جہاں آدمی اپنی رفیقۂ حیات کا دلی ہمدردی کے ساتھ خیال رکھتا ہے، بچوں کی آسائش وراحت کی فکر کرتا ہے وہیں والدین کی اطاعت، خدمت اور خبر گیری بھی اس کے ذمے ہے، اور یہ ذمے داری محض وقتی نہیں ہمہ وقت ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عبداللہ ناصح علوان رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''اسلام اور تربیت اولاد'' میں والدین کے آداب کے بارے میں جو ناصحانہ امور لکھے ہیں ذکر کردئے جائیں:

۱...... والدین کے ہر حکم کی اطاعت کرنا اور اسے بجالانا، سوائے ایسے حکم کے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا موجب ہو۔

۲...... ان سے نرمی ومحبت کے ساتھ گفتگو کرنا۔

۳...... ان کی عزت وشہرت اور شرافت ومال کی حفاظت کرنا۔

۴...... اپنے دینی اور دنیوی کاموں کے سلسلے میں ان سے مشورہ کرنا۔

۵...... اگر ان کا کوئی مہمان آجائے تو اس کی دلی طور پر خدمت کرنا اور اس کی ضرورت کا خیال رکھنا۔

۶...... ایسے کام کرنا جن سے والدین کو خوشی وراحت ہو۔

۷...... بیوی بچوں پر ان کو ترجیح دینا۔

۸...... اگر وہ پکاریں تو ان کی آواز پر فوراً لبیک کہنا۔

۹...... ان کے سامنے ٹانگیں نہ پھیلانا اور نہ ان سے آگے چلنا۔

۱۰...... والدین کے دوستوں، ساتھیوں اور قرابت داروں کا اکرام کرنا، زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

۱۱...... جب وہ گھر میں داخل ہوں تو ان کے لئے کھڑے ہونا۔

۱۲...... ان کے سامنے زیادہ زور سے بات نہ کرنا، نہ ان کی بات کو کاٹنا اور نہ ہی ان کے سامنے بلاوجہ ہنسنا۔

۱۳...... دسترخوان پر موجود ہوں تو ان سے ابتداء کروانا، پہلے خود ابتداء نہ کرنا، ان کے سامنے کے برتن سے نہ کھانا۔

۱۴...... جب وہ سو رہے ہوں تو ان کے آرام کا خیال رکھنا۔

۱۵...... زندگی میں بھی اور وفات کے بعد بھی ان کے لئے کثرت سے دعا واستغفار کرنا۔ (باقی آیندہ)

خط وکتابت کا پتہ ''خواتین کا اسلام'' دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی

ای میل: islamforwomen@hotmail.com فیکس: 021-6622240 فون: 021-6683301

خواتین کا اسلام انٹر نیٹ پر
www.dailyislam.net.pk

اگر بال عمر سے پہلے سفید ہوجائیں:

سوال: اگر کسی عورت کے بال عمر سے پہلے سفید ہوجائیں اور شوہر ہیئر کلر کے ذریعے بال کالے کرنے کو کہے تو اس کا کہا ماننا جائز ہے؟ نیز دوسرے ہیئر کلرز مثلاً سرخ نیلے وغیرہ کے استعمال کا کیا حکم ہے؟ (بنت عبدالمجید کمبوہ)

جواب: جوانی میں اگر بال سفید ہونا شروع ہوں تو سیاہ رنگ (خواہ ہیئر کلر ہو یا خضاب وغیرہ) کا استعمال جائز ہے۔ اگر بڑھاپے کے سبب سفید ہوں تو سیاہ رنگ کا استعمال جائز نہیں۔ دوسرا کوئی سا رنگ چاہیں استعمال کرسکتے ہیں، بشرطیکہ دیکھنے والوں کو سیاہ ہونے کا اشتباہ نہ ہو، وہ یہی سمجھیں کہ بال رنگین ہیں۔ والوسمة اذا لم تكن اسود اشد السواد و يتميز بين الشيخ والشاب فجائزة كما في موطا محمد رحمه الله تعالىٰ (العرف الشذى ۱/۱۰۵)

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

حیض کا مسئلہ:

سوال: ایک عورت کی عادت سات دن ماہواری کی ہے، مگر اس کیفیت سے کہ تین دن مسلسل خون چلتا ہے اور باقی چار دنوں میں کسی وقت پاک ہوجاتی ہیں اور کسی وقت خون چل پڑتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس درمیانی پاکی کے دوران کئی نمازوں کے

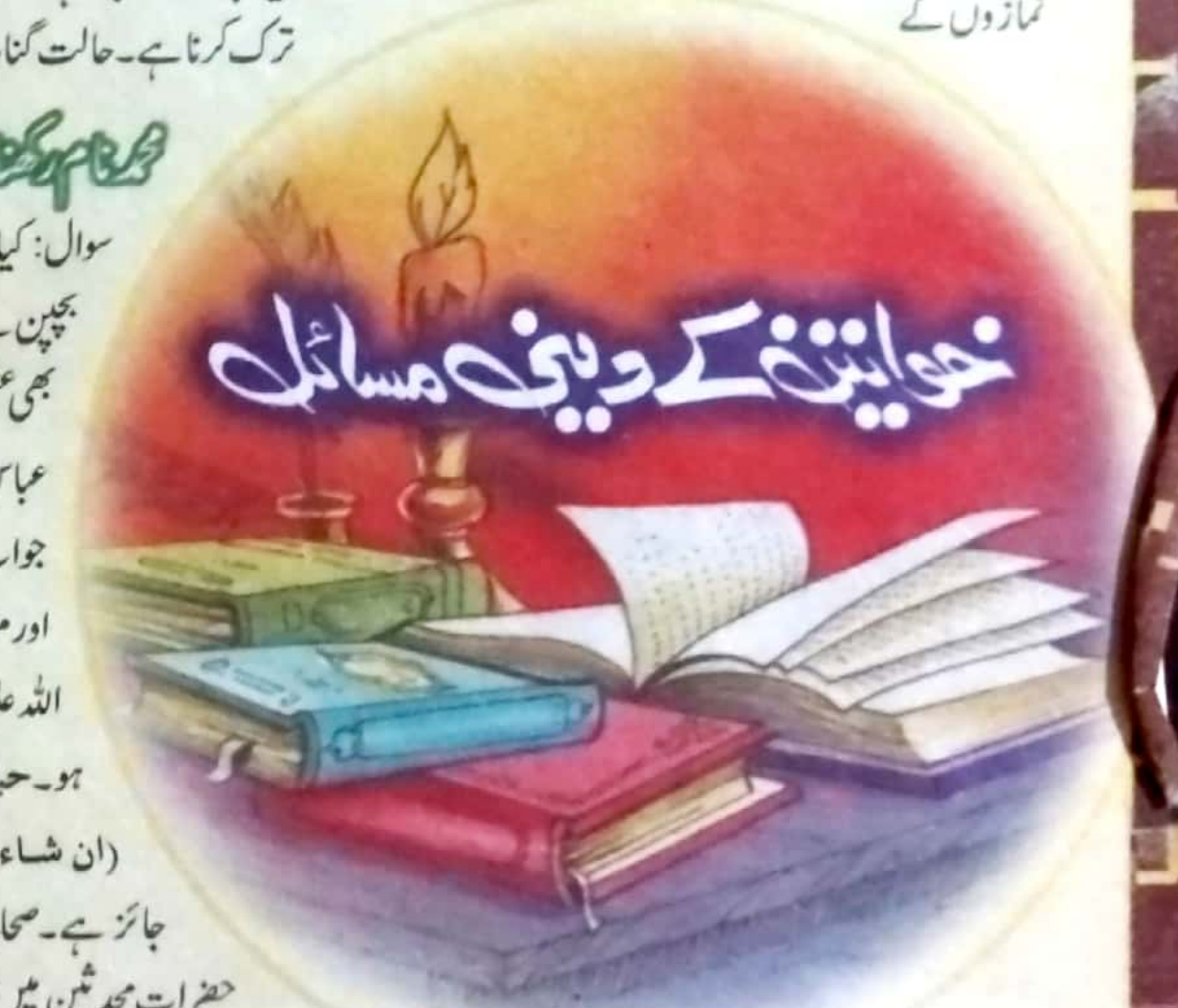

اوقات بھی آجاتے ہیں۔ تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ نہا کر نماز پڑھے۔ پھر خون آنے پر چھوڑ دے، یا سات دن تک نماز چھوڑے رکھے؟ (ایک بہن)

جواب: اگر یہ مستقل عادت ہے تو یہ پورے سات دن حیض میں شمار کئے جائیں گے۔ اس میں یہ ضروری نہیں ہوتا کہ خون مسلسل چلتا رہے بلکہ اگر مدت حیض (جس کی آخری حد دس دن ہے) کے اندر ابتداء وانتہاء میں خون دیکھا اور درمیان میں پاک رہی تو یہ پورے ایام ایام حیض شمار کئے جائیں گے: قال او الطهر اذا تخلل بين الدمين في مدة الحيض فهو كالدم المتوالى)...... ووجهه ان استيعاب الدم مدة الحيض ليس بشرط بالاجماع فيعتبر اوله واخره كالنصاب في باب الزكاة (هدايه مع فتح القدير ۱/۱۵۲)

غیر ضروری بالوں کی صفائی:

سوال: موئے آباط (بغلوں کے بال) اگر کوئی صاف نہ کرے تو گناہ ہے؟ اور یہ گناہ توبہ سے معاف ہوجائے گا؟ (ایضا)

جواب: مستحب یہ ہے کہ بدن کے غیر ضروری بال ہر ہفتے ورنہ دوسرے ہفتے صاف کئے جائیں۔ آخری حد چالیسواں دن ہے۔ چالیس دن تک صفائی نہ کی تو گناہ ہوگا۔ اس کے بعد جس قدر تاخیر کی اسی قدر گناہ میں اضافہ ہوگا۔ اگر صفائی کے بعد گناہ سے توبہ کی تو امید ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے۔ اگر صفائی کئے بغیر توبہ کرے تو یہ توبہ نہیں فریب ہے۔ قبول توبہ کی سب سے پہلی شرط گناہ کو ترک کرنا ہے۔ حالت گناہ مین توبہ کے کیا معنیٰ؟

محمد نام رکھنا:

سوال: کیا اکیلے محمد نام رکھنا جائز ہے؟ مجھے بچپن سے ہی اس نام سے محبت ہے، محبت بھی عشق کی حد تک۔ (ہمشیرہ حافظ تنویر عباس، صفدر آباد)

جواب: یہ عشق ومحبت لائق صد مبارک اور مژدۂ نجات ہے، بشرطیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا وسیلہ ثابت ہو۔ حبك اياه ادخلك الجنة (ان شاء الله تعالىٰ). اکیلے محمد نام رکھنا جائز ہے۔ صحابۂ کرام اور اسلاف میں بالخصوص حضرات محدثین میں محمد نام رکھنے کا عام دستور رہا، اس نام کی جلالت شان اور عظمت کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کا انتخاب فرمایا، اس لئے اس کے جواز بلکہ استحباب میں تو کوئی شک نہیں، لیکن جو مسلمان اپنی اولاد کے لئے اس نام کا انتخاب کرے اس پر فرض ہے کہ اس کا پاس ولحاظ رکھے، جس میں اولین ذمہ داری محمد نام کے بچے کی دینی تعلیم وتربیت ہے اور یہ کہ بچے کو پکارتے وقت پورا نام لیا جائے، اسی طرح اس بچے سے کوئی حقیر اور متبذل کام نہ لیا جائے۔ اسلاف میں اس مقدس نام کے ادب واحترام کا یہ عالم تھا کہ بعض بزرگوں کے واقعات میں لکھا ہے کہ وہ بے وضو یہ نام زبان پر نہ لاتے۔ غرض یہ پاکیزہ نام رکھنا جائز بلکہ مستحب ہے مگر ممکن حد تک اس کی لاج رکھنا ضروری ہے۔ جہاں بے دینی کا ماحول ہو اور عموماً بچوں کے نام بگاڑ دئے جاتے ہوں وہاں یہ نام رکھنا جائز نہیں۔

البتہ بعض روایات جن میں محمد نام رکھنے کی یہ فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایسا شخص جہنم میں داخل نہ ہوگا، محدثین کے نزدیک ثابت نہیں، جہنم سے نجات کے لئے ایمان وعمل شرط ہے، نام کافی نہیں ہے۔: ومن هذ الباب احاديث مدح من اسمه محمدا و احمدو ان كل من يسمى بهذه الاسماء لا يدخل النار و هذا مناقض لماهو معلوم من دينه صلى الله عليه وسلم ان النار لا يجار منها بالاسماء والالقاب و انما النجاة منها بالايمان والاعمال الصالحة (المنار المنيف في الصحيح و الضعيف ص:۵۷)

"اللہ میاں" کہنا:

سوال: شمارہ ۶۸ میں ایک لڑکی کا مضمون پڑھا تھا اس میں ایک جگہ لفظ "اللہ میاں" استعمال کیا گیا، کیا یہ درست ہے؟ حالانکہ میاں خاوند کو کہتے ہیں؟ (ایضا)

جواب: "اللہ میاں" کہنے اور لکھنے میں مضائقہ نہیں گو کہ افضل لفظ اللہ تعالیٰ کا استعمال ہے۔ میاں کے معنی صرف خاوند ہی نہیں آقا، والی، حاکم وسردار وغیرہ بھی ہیں۔

زبان کی حفاظت

اہلیہ مفتی محمد شاہد

انسان مختلف اعضاء کا مجموعہ ہے۔ یہ اعضاء سنور جائیں تو انسان سنور جاتا ہے۔ انسان کے جسم میں ایک چھوٹا سا عضو زبان ہے، کہنے کو تو زبان ایک چھوٹا سا عضو ہے، لیکن حقیقت میں ایک بڑا ہی اہم عضو ہے۔ اس کا صحیح استعمال انسان کو دنیا وآخرت کی بھلائی عطا کرتا ہے جبکہ اس کا غلط استعمال دنیا وآخرت میں ذلت ورسوائی کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔ ہماری زبان کا نکلا ہوا ایک ایک لفظ ہمارے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہماری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ کیا وہ بات ہمارے لیے فائدہ مند ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو ایسی بات نہ ہی کی جائے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔ آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا آپ نے زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا "اس کو قابو میں رکھ" (حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا "اے اللہ کے نبی! کیا ہم اپنی گفتگو پر بھی پکڑے جائیں گے" تو فرمایا "لوگ محض زبانوں کی لغزشوں کی وجہ سے ہی اوندھے منہ جہنم میں گرائے جائیں گے۔" (ترمذی)

یعنی زبان کا غیر محتاط استعمال انسان کو جہنم میں لے جانے کا سبب ہے۔ اسی لئے اس زبان سے فحش کلامی یا بری باتیں اور گالم گلوچ کی بجائے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اذان کا آغاز کیسے ہوا؟

ع۔عزیز

لو سے جھلسی ہوئی گرم دوپہر ہو یا کڑکڑاتا ہوا جاڑے کا موسم! دن ہو یا رات، آندھی ہو یا طوفان، امن ہو یا فساد، چھوٹی بڑی کچی پکی مسجدوں سے آنے والی اذان کی آواز تو روزانہ چار وقت زیادہ سے زیادہ پانچ وقت پابندی سے سنتے ہی ہیں۔ کبھی غور تو کیا ہوگا کہ آخر کس بات کا اعلان ہے؟ کس عہد کی تجدید ہے؟

میں جب چھوٹی سی تھی اذان کے وقت ''خاموش ہو جاؤ اذان ہو رہی ہے'' سن کر یکدم سب بچے خاموش ہو جاتے۔ درسگاہ میں بھی یکدم سناٹا چھا جاتا تھا...... ہاں کتنی کہانیاں ہیں پس منظر میں کبھی بچپن میں سوچا بھی نہ تھا کہ اذان ایک بڑے مقصد کا اعلان ہے۔ اس کے اندر انتہائی حسن، جاذبیت، انتہائی جامعیت ہے، اس اعلان میں اسلام کے تمام مقاصد اور مہمات کو بڑی خوبی کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ اسلام کا سب سے بڑا مسئلہ حق تعالیٰ کی عظمت و کبریاء کا بیان ہے۔ اذان میں پہلے اسی کا اعلان ہے پھر بڑے مسائل توحید و رسالت، نماز کی طرف دعوت ہے جو اہم العبادات ہے، فلاح کی طرف دعوت ہے۔ تو اسی کے ضمن میں معاد یعنی ''آخرت میں دوبارہ زندہ ہونا'' کا بنیادی مسئلہ بھی آ گیا۔ جس دین کے اعلان میں اتنی جامعیت اور اتنے محاسن ہوں، اس کے مقاصد کی خوبیوں کا کیا کہنا؟ اس کی ابتداء ہی اتنے مزیدار انداز میں ہوئی۔ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا قصہ اذان سے ہی شروع ہوتا ہے ہوا یہ کہ غزوہ حنین کے موقع پر ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن اذان دے رہے تھے، مشرکین کے چند بچے جن میں ابومحذورہ بھی شامل تھے، بطور مذاق اذان کی نقل اتارنے لگ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پکڑ کر لاؤ! چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ نقل اتارنے کی آواز کس کی آ رہی تھی؟ سب نے ابومحذورہ کی طرف اشارہ کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی بچوں کو تو چھوڑ دیا، لیکن ابومحذورہ کو نہیں چھوڑا، ان سے فرمایا کہ اب دوبارہ اذان کہو۔ انہوں نے اذان شروع کہی۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، تو بلند آواز سے کہا، لیکن شہادتین سے چونکہ ان کے عقیدہ پر زد پڑتی تھی، اس لئے یہ کلمات آہستہ کہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہادتین دوبارہ کہنے کا حکم فرمایا۔ جب دوبارہ یہ کلمات کہے تو ان کی حقیقت دل میں اتر گئی اور وہ مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکہ کا موذن مقرر فرمایا یہ زندگی بھر اسی طرح اذان دیتے رہے۔ شہادتین دو مرتبہ آہستہ آواز میں دو مرتبہ بلند آواز سے کہتے تھے کیونکہ ان کے اسلام لانے کا یہ سبب بنی تھیں۔

اذان کی مشروعیت کا قصہ بھی دلچسپ ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اذان نماز کے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھی، لیکن اذان بالمعنیٰ مکی زندگی میں شروع نہیں ہوئی، بلکہ اذان کی ابتداء مدینہ منورہ میں اھ میں ہوئی، اس سے پہلے نماز بے اذان پڑھی جاتی تھی، چونکہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد اتنی کثیر نہ تھی اس لئے ان کا جماعت کے لئے جمع ہو جانا بغیر کسی اطلاع کے دشوار نہ تھا، جب مسلمانوں کی تعداد دن بدن ترقی کرنے لگی اور مختلف طبقات کے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے تو اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ جماعت کی نماز کے لئے لوگوں کو کس طرح سے جمع کیا جایا کرے؟ مشورہ ہوا، بعض نے یہ رائے پیش کی نماز کے وقت آگ روشن کر دی جائے، لیکن اس رائے کی تردید اس وجہ سے کر دی گئی کہ مجوسیوں کا فعل ہے۔ کسی نے کہا کہ نماز کے وقت سینگ بجا دیا جائے، لیکن یہ تو یہود کا طریقہ تھا۔ پھر مشورہ ہوا کہ ناقوس بجایا جائے، ناقوس دو لکڑیوں کو کہتے ہیں۔ ایک بڑی ہو دوسری چھوٹی ایک کو دوسری پر مارا جائے، جس سے آواز پیدا ہو۔ اس کی تردید یوں ہوئی کہ نصاریٰ اس طرح کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے سے وقتی طور پر یہ طے کیا گیا کہ ایک آدمی نماز کے وقت اعلان کر دیا کرے الصلوٰۃ جامعہ لیکن حتمی فیصلہ کچھ نہیں ہوا۔ سب اسی فکر میں تھے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب آیا۔ دیکھا کہ دو سبز چادر والے بزرگ ہیں، جن کے ہاتھ میں ناقوس ہیں۔ انہوں نے کہا بزرگ سے کہ کیا آپ ناقوس بیچیں گے؟ بزرگ نے کہا تم لیکر کیا کرو گے؟ جواب دیا کہ نماز کے وقت اطلاع دیا کریں گے بزرگ نے کہا کہ اس سے بہتر طریقہ بتا دوں؟ پھر باقاعدہ اذان کے کلمات سنائے۔ بیدار ہونے پر خواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ تم بلال کو یہ کلمات القاء کرتے جاؤ اور وہ کہتے جائیں۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اسی طرح اذان دی چونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز بلند تھی اس وجہ سے ان سے اذان دلوائی وہ مدینہ منورہ کے موذن مقرر ہوئے اور بھی تقریباً گیارہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہی اذان والا خواب آیا، لیکن خواب کو دربار رسالت میں پیش کرنے کی سعادت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی۔ جب اذان کی آواز بلند ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ چادر گھسیٹتے ہوئے دوڑے آئے کہ میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ بن زید تم پر سبقت لے گیا۔

نفسِ اذان کا ثبوت تو آیات و احادیث دونوں سے ہے، لیکن اس کا تعین احادیث سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: ترجمہ: ''جب تم نماز کے لئے اعلان کرتے ہو تو وہ لوگ اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں۔ یہ اس سبب سے کہ وہ لوگ ایسے ہیں کہ بالکل عقل نہیں رکھتے''۔

آیت میں اعلان سے مراد اذان ہی ہے، کیونکہ آیت کا شان نزول یہ ہے کہ مدینہ میں ایک نصرانی تھا۔ جب اذان میں سنتا أشهد أن محمد رسول الله تو کہتا ''جھوٹا جل جائے'' ایک شب ایسا اتفاق ہوا کہ اس کے اہل و عیال سب سو رہے تھے کوئی خادم آگ لے کر گیا۔ ایک چنگاری گر پڑی وہ اور اس کا گھر اور گھر والے سب جل گئے۔ ایک واقعہ نہیں واقعات کی ضمن میں واقعات ہیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو مشرکین مکہ نے کہا کہ اس کی نسل نہیں چلے گی۔ مسلمان چند دن کے مہمان ہیں۔ ان کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ کوئی نام لینے والا بعد میں نہ ہوگا۔ آج مسجدوں کے آلہ مکبر الصوت سے سب سے سنا ہوگا کہ پانچ وقت کس کا نام گونجتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ''سورۃ الکوثر'' میں کیے ہوئے وعدہ کو اس طرح بھی پورا فرمایا کہ یہ کہنے والے کہ اس کی نسل نہیں چلے گی خود ان کا نام لینے والا تک کوئی نہ رہا۔

اذان کی اہمیت و عظمت کے پیش نظر ہمیں اذان کے وقت چند باتوں کا اہتمام کرنا چاہئے۔ مکمل خاموشی اختیار کریں۔ اذان کا جواب دیں بعد میں درود شریف پڑھیں۔ نماز کی تیاری کریں۔ اذان کے بعد کی دعا پڑھیں اگر کوئی جواب دینا بھول جائے یا قصداً جواب نہ دے بعد میں ارادہ ہو جائے تو اگر زیادہ وقت نہ گزرا ہو تو جواب دیدے ورنہ نہیں آخر میں قارئین و قاریات خواتین کا اسلام سے ایک بات عرض ہے کہ اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو اذان یاد کرائیں۔ مسجدوں میں موذن تو ہیں، مگر خوبصورت اذان دینے والے موذنوں کی کمی ہے۔ ایسی اذان دیں گویا غیر مسلموں کے دلوں کو اسلام کی طرف کھینچ لیں۔ لوگ بار بار آپ کی اذان سننے کے لئے بے تاب ہوں۔ آپ کی اذان دل موہ لے! دل کا سکون آپ کی اذان ہو......

اعتذار

حسب وعدہ اس شمارے میں ''گھر کیوں ٹوٹ رہے ہیں؟'' کے زیر عنوان خواتین کا تحریری مذاکرہ شامل اشاعت نہیں۔ عید کی تعطیلات اس سلسلے میں مانع رہیں ان شاء اللہ آیندہ قریبی اشاعت میں یہ تحریری مذاکرہ شامل کیا جائے گا۔

کشکول

فتنۂ دجال:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھے بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دجال کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا کہ بے شک دجال خروج کرے گا اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، پس جس کو لوگ پانی سمجھیں گے وہ آگ ہوگی جو جلا دے گی اور جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ پس جو کوئی پائے تم میں سے اس کو تو چاہئے کہ اس میں پڑ جائے جس کو آگ سمجھے کیونکہ بے شک وہ میٹھا اچھا پانی ہوگا۔ (متفق علیہ) (ماخوذ از ریاض الصالحین ص:۵۳۰) (مرسلہ: بنت فاطمہ کراچی)

یادگار لمحے:

تصوف کی بنیاد آٹھ خصلتوں پر ہے جس سے آٹھ پیغمبروں کی پیروی ہوتی ہے۔

☆ سخاوت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہو۔

☆ رضا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہو۔

☆ صبر حضرت ایوب علیہ السلام کا ہو۔

☆ ارشادات حضرت ذکریا علیہ السلام کے ہوں۔

☆ غربت حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ہو۔

☆ حابسہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہو۔

☆ لباس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہو۔

☆ میں فقیری خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو۔ (بنتِ خواجہ محمود۔ پشاور)

ربیع ابن خثیم رحمہ اللہ کا واقعہ:

یہ بڑے ہی اللہ والے تھے کچھ حاسدوں نے ایک عورت کو جو حسن میں لاثانی تھی ایک ہزار درہم دیے اس کے پاس جو سب سے عمدہ لباس تھا اس نے لباس پہنا اعلیٰ خوشبو لگا کر اور زیور سے آراستہ ہو کر جب چہرہ ابن خثیم رحمہ اللہ کے سامنے کھولا تو آپ نے تین بول بولے جس سے اس کی زندگی بدل گئی اور مرنے سے پہلے اسے اللہ نے عابدہ بنا لیا۔

پہلا جملہ: اس سے کہا بہن آج تجھے جس حسن پر ناز ہے ترا کیا حال ہوگا جب اللہ تیرے چہرے پر بیماری ڈال دے اور تیرے چہرے کی رونق چھین لے اور تو ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جائے؟

دوسرا جملہ: یہ کہا کہ تیرا کیا حال ہوگا جب تجھے قبر میں ڈالا جائے گا تیرے جسم پر قبر کے کیڑے چلیں گے اور تیرے گالوں کو نوچ لیں گے اور تیری ہڈیوں سے گوشت کو نوچ لیں گے اور تو ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جائے گی؟

تیسرا جملہ: وہ دن یاد کر جب قبر میں منکر نکیر آئیں گے اور تجھ سے سوال کریں گے۔ ایسے طریقے سے اس سے بات کی کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی جب ہوش آیا تو اپنے گناہوں پر توبہ کی اور اللہ نے اسے بہت بڑی عابدہ بنایا کہ لوگ دعائیں کروانے اس کے پاس آتے تھے۔ (واقعاتِ رحمت، ص:۲۴۲) (مرسلہ: ش چندا بنت احمد)

حمد

وہ جو میرے خانۂ دل کا مکیں ہے
حسینوں سے بڑھ کر وہ حسیں ہے
حدود سے اس کی ممکن نہیں تجاوز کسی کے لئے
اسی کے حضور سجدہ ریز سب کی جبیں ہے
خالق کون و مکاں، مالکِ انس و جاں ہے وہ
اسی کا ہے آسماں، اسی کی یہ زمیں ہے

سیمیں تاج

فسطاط شہر کیسے قائم ہوا؟

مصر کا ایک شہر "فسطاط" قدیم اور تاریخی شہر ہے۔ اس کے قائم ہونے کی تاریخ بہت عجیب اور تاریخ اسلام کا نادر واقعہ ہے۔ مورخین لکھتے ہیں کہ مصر کی فتح کے دنوں میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس جگہ طویل پڑاؤ ڈالا تھا اس دوران ان کے خیمے میں ایک کبوتری آگئی اور اس کے اوپر کے حصے میں اپنا گھونسلہ بنالیا، جب حضرت عمرو بن العاص یہاں سے کوچ کرنے لگے تو ان کی نظر اس کبوتری پر گئی، انہوں نے مناسب نہ سمجھا کہ خیمہ اکھاڑ کر اسے بے گھر کر دیا جائے لہٰذا انہوں نے خیمہ کو اسی حالت میں چھوڑ دیا، بعد میں اس کے ارد گرد مکانات بن گئے اور اس جگہ کا نام ہی "مدینۂ فسطاط" (خیمے کا شہر) پڑ گیا۔ (مرسلہ ام حماد۔ پشاور)

حاتم طائی

کسی نے حاتم طائی سے پوچھا "کیا دنیا میں آپ سے بڑھ کر بھی کوئی شخص دل کا دھنی ہوگا"؟ اس نے کہا "ہاں، ایک دن میرے ہاں چالیس اونٹ ذبح کئے گئے تھے اور ہر واقف و ناواقف کے لئے اجازت تھی کہ آئے اور کھائے۔ اسی دن مجھے کسی ضرورت سے جنگل میں جانے کا اتفاق ہوا تو میں نے ایک بوڑھے کو پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھائے ہوئے دیکھ کر کہا "بڑے میاں، تم حاتم طائی کی دعوت میں کیوں نہیں جاتے، آج اس کے دستر خوان پر ایک مخلوق جمع ہے۔" اس نے کہا "جو خود کما سکتا ہو وہ حاتم کا محتاج کیوں ہو۔"

انصاف یہ ہے کہ ہمت میں وہ بوڑھا مجھ سے بہت بڑھا ہوا تھا۔ (مرسلہ: ن، ر۔ قیصرانی)

ماں کے نام

یہ کامیابیاں، عزت یہ نام تم سے ہے
خدا نے جو بھی دیا ہے مقام تم سے ہے
تمہارے دم ہیں میرے لہو میں کھلتے گلاب
میرے وجود کا سارا نظام تم سے ہے
کہاں بساطِ جہاں اور میں کمسن و ناداں
یہ میری جیت کا سب اہتمام تم سے ہے
جہاں جہاں ہے میری دشمنی سبب میں ہوں
جہاں جہاں ہے میرا احترام تم سے ہے

(ام مصعب وبریرہ)

AL-HISAR JEWELLERS
الحصار جیولرز
SHOP # A-19 BAZAR-E-FAISAL KARIMABAD
FEDERAL 'B' AREA, KARACHI.
PHONE NO: 6322614 - 6328750
SHOP # 1 MOTIWALA ARCADE, TARIQ ROAD
KARACHI. OPP. MADINA MASJID.
PHONE NO. 4535860
علماء کرام کیلئے خصوصی رعایت

ماں کی نیکی

''آج اس عورت کا نام جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ تاریخ اس کا نام ذکر کرنے سے عاجز ہے۔ مجہولات کی فہرست میں وہ شامل ہے۔ ہاں! نام کی خاطر انہوں نے وہ کام کیا بھی نہیں تھا۔ انہیں نام سے کوئی دلچسپی بھی نہ تھی ورنہ وہ اس کارنامہ کا سرعام ڈھنڈورا پیٹتی، مگر جس خلوص وصداقت سے انہوں نے وہ باتیں کہیں جو تاریخ کے اوراق میں ثبت ہیں، جن باتوں کا ثمرہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ جن باتوں کا نتیجہ رہتی دنیا تک کے لئے سبق آموز ہے۔

جی ہاں! یہ وہ باتیں تھیں جن کو سن کر حضرت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ، جیسی شخصیت اس بات کی متمنی ہوئے کہ وہ اس عورت کو اپنے اہلِ خانہ میں شامل کرلیں، مگر ایسا ممکن نہ تھا۔ کیونکہ اس وقت اس کی عمر شادی کی نہ تھی۔ لیکن ان کی دلی چاہت یہی تھی کہ وہ پاکباز نیک سیرت خاتون ان کے گھر کی زینت بنے۔

چنانچہ انہوں نے اپنے بیٹوں حضرت عبداللہ، حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور ان کے سامنے یہ بات رکھی کہ کیا تم میں سے کسی کو شادی کی ضرورت ہے کہ میں اس کا نکاح کرواؤں اور سن لو کہ وہ ایسی نیک سیرت خاتون ہے کہ اگر تمہارے والد کو شادی کی تھوڑی سی تحریک ہوتی تو تم سے وہ اس خاتون کو حاصل کرنے میں پہل کرتا۔ حضرت عبداللہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے پاس بیوی نہیں ہے میری شادی کرادیجئے۔

ہاں محترم قارئین! آپ یقیناً جاننا چاہتے ہوں گے کہ اس خاتون کا وہ کون سا عمل ہے جس کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس سے اتنی محبت ہوگئی کہ خود اپنے گھر اس کو لانے کی تمنا پیدا ہوئی۔ تو سنئے! واقعہ یہ ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ معمول

ا۔ا۔ج

کے مطابق رات کو مدینہ منورہ کے گشت پر تھے کہ تھکاوٹ کی وجہ سے ایک دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوگئے، رات کی تاریکی تھی، چاروں اطراف سناٹا چھایا ہوا تھا، لوگ بے خبر نیند کی آغوش میں تھے، پتے ہلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس گھر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے وہاں سے آواز آئی! ''اے بیٹی اٹھ دودھ میں پانی ملادے۔ بیٹی نے کہا: امی جان! آپ کو معلوم ہے کہ آج امیر المومنین کی طرف سے حکم آیا ہے۔'' ماں نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا حکم آیا ہے امیر المومنین کا؟ بیٹی نے جواب دیا: ''امیر المومنین نے ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو باخبر کردے کہ آج کے بعد کوئی شخص دودھ میں پانی نہ ملائے۔''

ماں نے کہا اٹھ بیٹی اور پانی ملادے کیونکہ تو ایسی جگہ پر جہاں پر نہ تو عمر دیکھ رہا ہے اور نہ اس کا منادی۔ اس نیک سیرت لڑکی نے جواب دیا: ''اے میری امی جان! میں ایسا نہیں کرسکتی کہ مجمع میں تو ان کی اطاعت کروں اور تنہائی میں مخالفت کروں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ ساری باتیں سن رہے تھے، انہوں نے اپنے خادم حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''اس گھر کو یاد رکھنا''۔ پھر اپنے گھر جاکر وہی باتیں کیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔ چنانچہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے اس لڑکی کا نکاح ہوا جس کے بطن سے ایک نیک سیرت لڑکی پیدا ہوئی پھر اس لڑکی سے حضرت عمر بن عبدالعزیز جیسی عظیم شخصیت نے جنم لیا۔ جن کی نیکی، خداترسی، عدل و انصاف اور بزرگی کا حال معروف ومشہور ہے۔ (از صفۃ الصفوۃ)

جب مائیں دیندار اور خدا ترس ہوتی ہیں تو پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز، سلطان صلاح الدین ایوبی، حضرت محمد ملا عمر مجاہد اور اسامہ بن لادن جیسی عظیم شخصیات جنم لیتی ہیں۔

محبت مانگی نہیں جاتی

پروفیسر رقیہ قریشی

محبت مانگی نہیں جاتی، دی جاتی ہے
محبت کروائی نہیں جاتی، کی جاتی ہے

لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ دعا مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوجائیں، مگر میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجائیں، ہم ان کی رضا میں راضی رہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہم سے محبت کرتے ہیں۔ وہ تو ہم سے راضی ہیں۔ جبھی تو وہ ہمارے لئے روزانہ سورج طلوع کرتے ہیں، ہوا چلاتے ہیں، دن کو روشنی اور رات کو چاندنی بچھاتے ہیں۔ اگر وہ ہم سے راضی نہ ہوتے تو یہ سانس کیسے آتی، یہ قدم کیسے اٹھتے، یہ دل کیونکر دھڑکتا، یہ ذہن کیسے سوچتا، یہ آنکھ کیسے دیکھتی، یہ زبان کیسے بولتی......؟ ارے وہ تو ہم سے سو فیصد راضی ہیں۔ ہم ہی بدبخت ہیں، جو ان سے راضی نہیں۔ ان سے محبت نہیں کرتے۔ اگر ہمیں ان سے محبت ہوتی تو ہم پیار سے ان کے آگے سربجود نہ ہوتے، ہمارے لبوں پر نغمے نہ ہوتے، ان کے نام پر ہماری دھڑکنیں تیز نہ ہوتیں۔ ہم انہیں ناراض کرنے کے خوف سے کانپ نہ جاتے، چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نہ چھوڑ دیتے؟؟ اگر ہم ان سے محبت کرتے تو ہم اس طرح دنیا سے نالاں نہ رہتے، انسانوں کی شکایت نہ کرتے۔ مصائب سے گھبرا کر شکوے نہ کرتے، صبر وشکر کا دامن یوں ہاتھ سے نہ چھوڑتے، ان کی مخلوق کی، ان کی تخلیق کی دل سے پرستش کرتے...... کاش ہم ان سے محبت کرتے۔

کاش ہم چھوٹی بڑی آزمائشوں کو محبت کی نوک جھونک سمجھ کر حل کرتے...... ہم تو صرف اور صرف ان سے مانگتے ہیں جبکہ ہم انہیں دے بھی سکتے ہیں...... اپنی محبت، اپنی چاہت، اپنا ڈر، اپنی عقیدت، کاش ہم دے سکتے!

کاش ہم اس بات کا اپنے اندر یقین پیدا کرتے کہ ہمیں اپنے رب سے محبت ہے، اس کی محبت مانگیں، مگر اپنی محبت بھی انہیں دیں۔ اگر ہم ایسا کرسکیں تو اس دن معبود اور عبد کا رشتہ مکمل ہوجائے گا۔

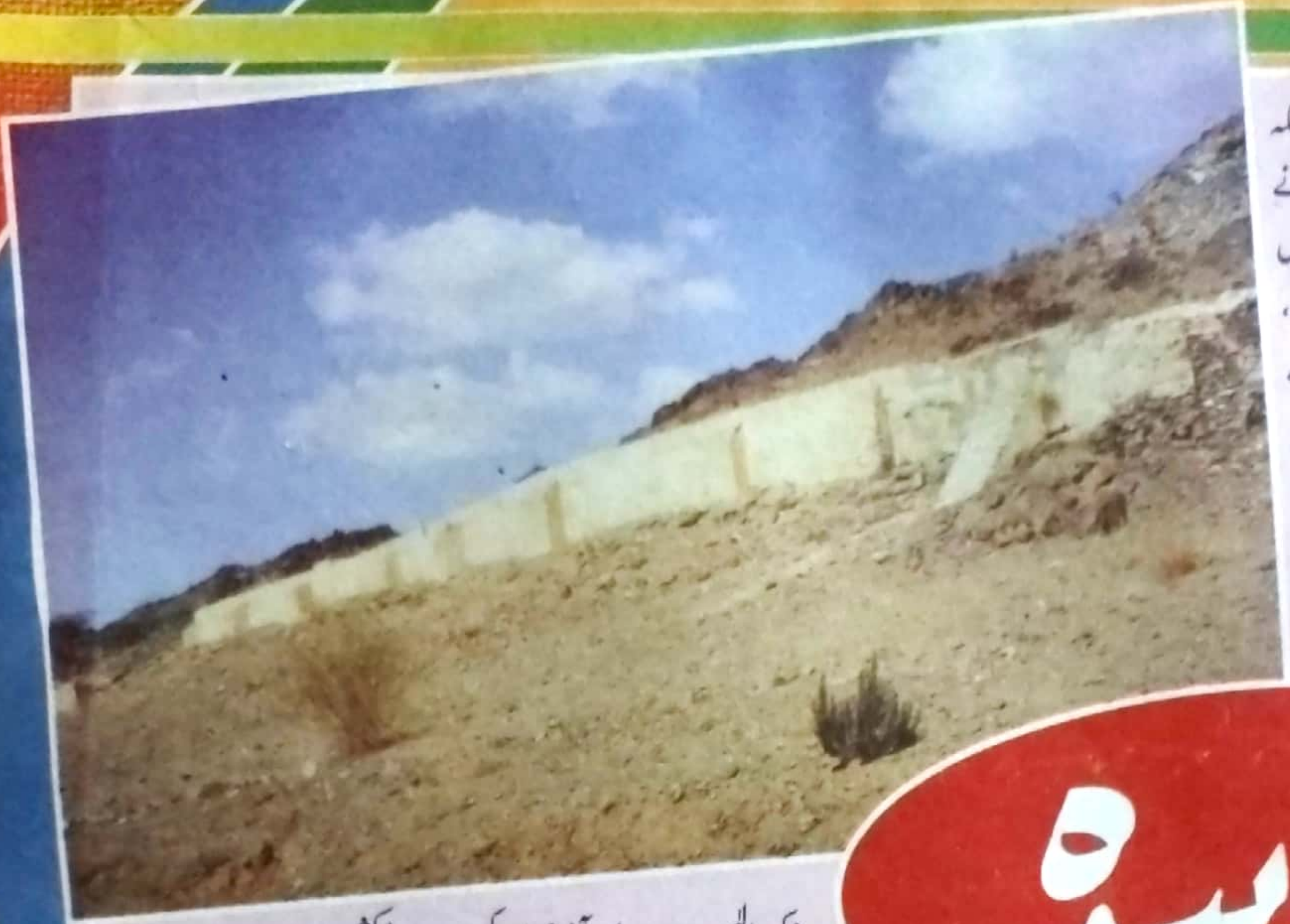

نہرِ زبیدہ

اہلیہ سیف الرحمٰن

ام جعفر زبیدہ پانچویں عباسی خلیفہ ہارون الرشید کی ملکہ تھی، اس کے والد کا نام جعفر تھا، زبیدہ کے دادا منصور نے اپنی پیاری پوتی کی تعلیم وتربیت کا خاص اہتمام کیا اور اس کام کے لئے نہایت لائق اور فاضل استاد مقرر کئے، زبیدہ بڑی سلیم الفطرت اور ذہین بچی تھی، اس نے بڑے ذوق وشوق سے تعلیم حاصل کی، اسی عمر میں اس کو قرآن کریم اور احادیث نبوی سے دلی اور روحانی تعلق قائم ہوگیا، جو عمر بھر قائم رہا۔ دوسرے دینی علوم اور عربی ادب میں بھی اس نے بڑی دسترس حاصل کرلی اور علم و فضل کے اعتبار سے بھی بہت بلند درجہ رکھتی تھی۔ زبیدہ بڑی خوش پوش، رحمدل، مخیّر اور علم دوست خاتون تھی۔ ایک طرف تو اس کے جاہ وحشم کا یہ حال تھا کہ اس کا ایک جوڑا ہزاروں دینار میں تیار ہوتا تھا اس کے جوتے ہیروں اور موتیوں سے مزین ہوتے تھے، اس کے محل میں عنبر شمعیں جلتی تھیں۔ اس کے باورچی خانے کی یومیہ خرچ دس ہزار درہم تھا اور سینکڑوں لوگ اس کے دسترخوان سے پرورش پاتے تھے اور دوسری طرف اس کی دینداری کی یہ کیفیت تھی کہ اس کے حرم میں سو کنیزیں قرآن کریم کی حافظہ تھیں جو باری باری نہایت خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت کرتی رہتی تھیں، اس طرح اس کا محل ذکر الٰہی سے معمور رہتا تھا۔

علماء وشعراء کی بھی بڑی قدر دان تھی اور بعض کو مستقل وظیفے دیتی تھی۔ وہ نماز روزے کی سختی سے پابندی تھی۔ عمر بھر عذر شرعی کے بغیر نہ کوئی نماز قضا کی اور نہ روزہ چھوڑا، زندگی میں کئی مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، ان میں ایک پاپیادہ حج بھی شامل تھا اس کو رفاہ عامہ کے کاموں سے بھی بے انتہا دلچسپی تھی اور ان پر بے دریغ روپیہ صرف کرتی تھی، عراق سے مکہ معظمہ کو جو راستہ جاتا تھا اس پر حاجیوں اور مسافروں کے لئے موزوں مقامات پر سرائے بنوائیں اور کنوئیں کھدوائے۔ یہ راستہ تیز ہواؤں اور آندھیوں کی وجہ سے اکثر ریت سے اٹ جاتا تھا اور مسافر صحرا میں ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے تھے۔ ملکہ زبیدہ نے لاکھوں دینار صرف کر کے راستے کے دونوں طرف پتھر کی مضبوط دیواریں بنوادیں تاکہ کسی کو راستہ معلوم کرنے میں دقت پیش نہ آئے ملکہ نے صرف کثیر سے کئی مسجدیں بھی بنوائیں علاوہ ازیں ایک نہر عرعار کوہ لبنان سے بیروت تک بنوائی، جس کے پل آج تک قناطیر زبیدہ کے نام سے مشہور ہیں۔

ملکہ زبیدہ کا سب سے بڑا کارنامہ جو اس کا نام قیامت تک زندہ رکھے گا "نہر زبیدہ" کی تعمیر ہے۔ ہارون الرشید کے دور خلافت سے کئی سال پہلے مکہ معظمہ میں پانی کی قلت پیدا ہوگئی تھی اور حاجیوں کو سخت تکلیف اٹھانی پڑتی تھی۔ ایک دفعہ تو مکہ میں پانی کا ایسا قحط ہوا کہ ایک مشکیزہ دس درہم میں اور بڑی مشک ایک اشرفی میں ملتی تھی، ملکہ زبیدہ کو جب حجاج اور اہل مکہ کی مصیبت کا علم ہوا تو اس نے پختہ ارادہ کرلیا کہ کوئی ایسا مستقل انتظام کرے گی، جس سے مکے والوں کو پانی برابر پہنچا رہے اور ہر سال حاجیوں کو بھی خوب پانی ملتا رہے۔ اس نے کھدائی اور تعمیرات کے بڑے بڑے ماہروں کو طلب کیا اور انہیں حکم دیا کہ مکہ معظمہ کے نواحی علاقے میں چشمے تلاش کریں، ان ماہرین نے بڑی دوڑ دھوپ کے بعد ملکہ کو اطلاع دی کہ انہوں نے دو جگہوں پر چشمے ابلتے دیکھے ہیں۔ ایک چشمہ تو مکہ معظمہ سے پچیس میل کے فاصلے پر طائف کے راستے میں ہے اور دوسرا دشمہ کرا کی پہاڑیوں میں نعمان نام کی ایک وادی میں ہے، لیکن چشموں کا پانی مکہ معظمہ تک لے جانا بہت مشکل ہے کیونکہ راستے میں متعدد پہاڑیاں ہیں۔ نیک دل ملکہ نے حکم دیا کہ جس طرح بھی ہو سکے ان چشموں کا پانی مکہ معظمہ تک پہنچانے کے لئے ایک نہر کھودو اس کام پر خواہ کتنا ہی روپیہ خرچ ہوجائے اس کی کچھ پرواہ نہ کرو۔ اگر کوئی مزدور ایک کدال مارنے کی اجرت ایک اشرفی بھی مانگے تو اس کو دے دو، ملکہ کا حکم ملتے ہی انجینئروں نے بے شمار کاریگروں اور مزدوروں کی مدد سے نہر کھودنے کا کام شروع کردیا۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

خوشخبری

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا

جدید وعظ شکر نعمت شائع ہوچکا ہے

جس میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے ایمان کی نعمت پر کھانے کی نعمت پر پانی کی نعمت پر لباس کی نعمت پر مکان کی نعمت پر گاڑی کی نعمت پر ماں باپ کی نعمت پر اولاد کی نعمت پر ملازمت کی نعمت پر دکان کی نعمت پر کارخانے کی نعمت پر آنکھ کی نعمت پر کان کی نعمت پر زبان کی نعمت پر صحت کی نعمت پر اور فراغت کی نعمت پر شکر ادا کرتا رہے کبھی بھی ناشکری کا کوئی کلمہ اس کی زبان پر نہیں آنا چاہئے۔

ناشر: کتاب گھر ناظم آباد کراچی 75600

نوٹ: ضرب مؤمن کے تمام دفاتر سے بھی حاصل کرسکتے ہیں

اسلام عورتوں کے حقوق کا محافظ

پاکستان کی 70 فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے، جن میں ساڑھے چار کروڑ خواتین ہیں۔ ان میں سے متعدد گھروں کے علاوہ کھیتوں میں بھی کام کرتی ہیں، مگر ان کی حالتِ زار کی طرف کبھی توجہ نہیں دی گئی۔ عام دیہاتی عورت زندگی کے ہاتھوں مجبور، بے بس اور لاچار ہو کر عزت، بیماری، جہالت، استحصال اور ذلت کی گہری تاریکیوں میں ڈوبتی چلی جارہی ہے۔ اسلام عورتوں کے حقوق کا محافظ ہے وہ ان کو ہر طرح سے تحفظ دیتا ہے، اسلام میں غیرت کے نام پر قتل، کاروکاری، قبائلی جرگوں کے فیصلوں کی مکروہ رسم کی آڑ میں جان سے مار دینا گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کو یکساں حقوق و فرائض عطا کئے ہیں۔ جو لوگ دین سے ناواقف ہیں وہ دیہاتوں میں آج بھی عورت کے ساتھ چوپائیوں جیسا سلوک کرتے ہیں۔ آئے دن اخبارات میں خواتین پر تشدد کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

صوبہ بلوچستان اور سرحد میں ایسی ہی ایک رسم ''ولور'' کے نام سے رائج ہے اس رسم میں شادی کے موقع پر لڑکی والے لڑکی کے عوض دولہا سے رقم کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مطلوبہ رقم ملنے پر اس لڑکی کی شادی کردی جاتی ہے، ''ولور'' دینے سے لڑکی مکمل طور پر لڑکے والوں کی ملکیت ہوجاتی ہے اور اب لڑکی پر اس کے ماں باپ کا کوئی حق نہیں رہتا شادی کے بعد

نورالعین شیخ

لڑکا اور اس کے گھر والے اس پر پھر جو بھی ظلم کریں لڑکی کے والدین اس کے خلاف آواز نہیں اٹھا سکتے کیونکہ وہ تو رقم کے بدلے میں لڑکی کو فروخت کر چکے ہوتے ہیں اور جس طرح دوکان پر رکھی ہوئی چیز فروخت کے بعد دکاندار کی نہیں رہتی بالکل اسی طرح شادی کے بعد ولور کی رسم کی وجہ سے لڑکی انسان نہیں بلکہ شے بن جاتی ہے اور اب یہ لڑکے اوپر ہے کہ وہ اس بے جان شے کا جس طرح چاہے استعمال کرے۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ جاہل تو جاہل آج کل کے پڑھے لکھے لوگ بھی اس جاہلانہ رسم کی پیروی کرتے ہیں، بعض کا یہ کہنا ہوتا ہے کہ یہ ہمارے آباء واجداد کی رسم ہے۔ ہم اس سے منہ نہیں موڑ سکتے، بعض خاندانی دباؤ اور جھوٹی شان و شوکت کی خاطر ولور کی رسم اپنائے ہوئے ہیں۔ ولور کی رسم شادی کی رسم نہیں بلکہ لڑکی کے پیروں میں ڈالی ہوئی بیڑیاں ہیں، جن سے وہ کسی طرح آزاد نہیں ہوسکتی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ولور کے نام پر خواتین کی آزادی سلب کرنے کی اس رقم کو فوری طور پر ختم کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ خواتین بھی اپنی زندگی اپنی مرضی وخوشی سے گزار سکیں، شادی کوئی مجبوری کا بندھن تو نہیں ہے اور ہمارا دین بھی خواتین کو ان کی مرضی کی زندگی گزارنے کی اجازت دیتا ہے لہٰذا ولور کے نام پر ان کے پیروں میں زنجیریں نہ ڈالی جائیں۔

اس سلسلے میں ذرائع ابلاغ کا بھی فرض ہے کہ وہ لوگوں میں دینِ اسلام کی ان کا پاکیزہ تعلیمات کو عام کریں، جن کی بدولت عورت ذلت کی اتھاہ گہرائیوں سے نکل کر عزت کی اوج ثریا تک پہنچی۔

فیملی چینل

قام شرم

پروین سرفراز

دنیا میں جتنے بھی ذرائع ابلاغ ہیں،

اخبارات، ریڈیو، ٹی وی و دیگر ذرائع ابلاغ جب یہ عوام تک کسی چیز کو پہنچاتے ہیں تو ان کو نشر کرنے والے یا چھاپنے والے کی سوچ و ذہن کی عکاسی کرتی ہیں کہ وہ منفی یا مثبت سوچ کا مالک ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں ان کا استعمال منفی زیادہ ہے۔ ایک ماسٹر پلان کے تحت کچھ عرصہ سے ٹی وی لوگوں کے ذہن کو پراگندہ کرنے کے لئے منظم طریقے سے اور آہستہ آہستہ وار کر رہا ہے۔ ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت صنف نازک کو اس کا لازمی جزء بنادیا گیا ہے کہ کوئی اشتہار خواہ وہ چائے کا، بلیڈ، سیفٹی یا جس چیز کا استعمال صرف مردوں ہی کے لئے ہو وہ بھی عورت کے بغیر نامکمل ہے۔ بات یہاں تک تو گراں تھی ہی اب بے غیرتی اور دین اسلام سے بغض جوان کے دلوں میں پوشیدہ ہے اس کو یہ بے دین لوگ میڈیا پر مختلف صورتوں میں ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ چابی والی گولیاں اور ٹیکہ پر بھروسہ کریں۔ اب اس سے بڑھ کر All Ways Ultra پھر Touch پھر عوام کی غیرت کا پیمانہ ناپ کر Ginsing کا اشتہار بھی چلنے لگا اور بڑی ڈھٹائی سے کہا جاتا جو عوام کو پسند ہے وہی دکھایا جاتا ہے۔ انتہائی شرم کا مقام ہے کہ خوئے غلامی میں یہ لوگ انسانیت سے اتنا گر جائیں گے۔ کیا یہ اشتہار لوگ اپنی ماں، بہن، بیٹی کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں؟ شاید ہاں بلکہ یقیناً یہ لوگ شرم و حیاء سے عاری ہیں۔ کبھی لوگ جرم پر شرمندہ ہوتے تھے۔ آج یہ گناہوں پر اتراتے ہیں۔

''بچے دو ہی اچھے''۔ ''کزن میرن نقصان دہ''۔ یہ تمام حربے اہل اسلام کو کمزور کرنے اور ان کے مضبوط فیملی سسٹم کو تباہ کرنے کی سازش ہے، جو ان سے کامیاب نہ ہوگی، لیکن ان کے نامۂ اعمال ضرور سیاہ ہوں گے۔ اس جرم میں وہ لوگ بھی برابر کے شریک ہیں، جنہوں نے کیبل یا ٹی وی و دیگر خرافات سے اپنے بچوں کو نہیں روکا بلکہ اس بے حیائی میں ان کی کسی نہ کسی صورت میں معاونت کرتے ہیں۔ اس بے حیائی کے سامنے ہم خواتین سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوں تو بڑی حد تک اس کی روک تھام ممکن ہے۔ چہ جائیکہ ہم خود اس کا حصہ بن کر اپنی اور اپنے بچوں کی آخرت خراب کریں۔ ہمیں چاہئے کہ اسلامی اقدار کی سختی سے پاسداری کریں۔ بڑی خوفناک اور مختلف صورتوں میں مغربی تہذیب نے ہمارے گھروں پر دھاوا بول دیا ہے، اگر ہم نے اب بھی خود کو دینِ اسلام کے قلعہ میں محفوظ نہ کیا تو آئندہ آنے والی نسلوں کے سامنے ہمیں عبرت کا نشان بننے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

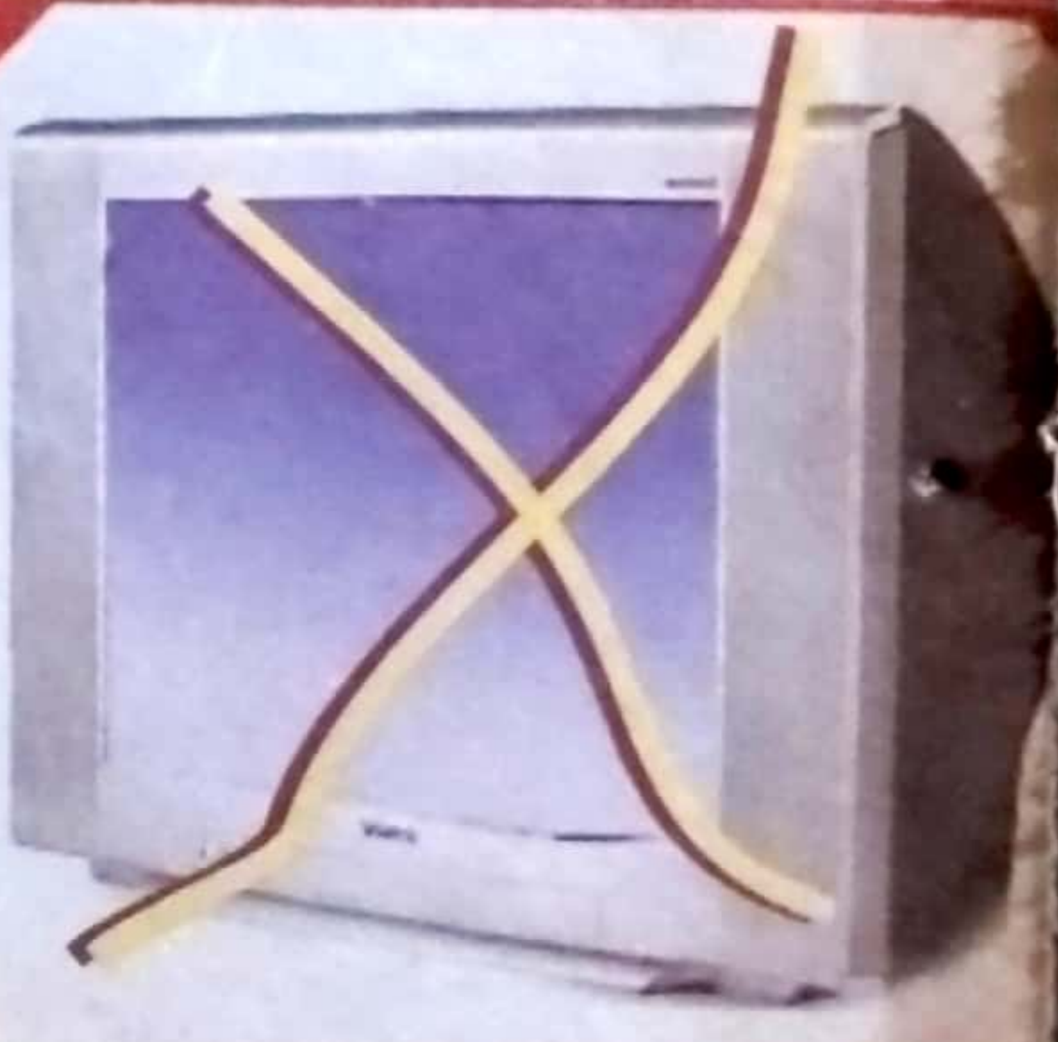

سکون کی تلاش

بنتِ فاطمہ

ہائے اللہ صفیہ یہ ستم، بچوں کو کیا کھلا رہی ہو؟

صفیہ: کیوں کیا برائی ہے اس میں؟

فرخندہ: کیا برائی نہیں ہے اس میں۔ اس پتلی سی کھچڑی سے کیا تمہارے بچوں کی جان بنے گی، اسی لئے تو ہر وقت روتے رہتے ہیں، بھوکے جو رہتے ہیں۔

صفیہ: لیکن یہ خالی پیٹ تو نہیں اور ہر وقت روتے بھی نہیں۔ اب ضروری تھوڑی ہے کہ ہر وقت گوشت ہی کھائیں۔

فرخندہ: نا بابا نا! آج کے دور میں تو ضروری ہے۔ بھلا اسکول جاتے ہیں وہاں بچے طرح طرح کے لنچ لیکر آتے ہیں اگر میں اپنے بچوں کو نہ دوں تب تو وہ احساس کمتری کا شکار ہوجائیں گے۔ ایک دن میں نے اپنے احمد کو انڈے کا سینڈوچ دے دیا تو گھر آکر رونا دھونا مچایا کہ میرا دوست تو چکن سینڈوچ لایا تھا۔ اس کے بعد سے تو میں نے چکن سینڈوچ دینا شروع کر دیا۔ تم بھی ذرا اپنے بچوں پر توجہ دو۔ احساس کمتری کا شکار ہوجائیں گے تو کبھی ترقی نہیں کرسکیں گے۔

صفیہ: دنیا کی تو کوئی حد ہی نہیں۔ کیا بچوں کی ہر خواہش پوری کرنے سے مسئلہ حل ہوجائے گا۔ کیا جب سے تم نے چکن سینڈوچ دینا شروع کیا احمد خوش رہتا ہے۔

فرخندہ: نہیں خوش زیادہ تو نہیں ہوتا، کبھی پیزا لے جانا ہے تو کبھی بروسٹ پیس، لیکن پھر بھی میرے خیال میں تو تمہارے مسائل کا حل یہی ہے کہ حامد بھائی سے کہو کہ ذرا ٹھیک سے خرچہ دیں آخر اتنی بڑی پوسٹ پر ہیں۔

صفیہ: لیکن آخر میرے گھر میں تم کو کیا مسائل نظر آتے ہیں۔ مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں، البتہ مسئلہ تو تمہارا لگتا ہے کہ ہر وقت بچوں کے مطالب کی باتیں پورا کرنے کے لئے پریشان رہتی ہو۔

فرخندہ: بچوں کے مطالب پورا کرنے کی بات نہیں ہے۔ آخر ہر طرح کے بچے اسکول میں آتے ہیں، میں نہیں چاہتی کہ میرا بچہ اپنے کو کسی سے کم سمجھے۔

صفیہ: لیکن فرخندہ جو بہادری اللہ تعالیٰ نے حلال کھانے میں رکھی ہے وہ حرام میں نہیں، اب بچوں کی خواہشات پوری کرنے میں، میں ان کو ناجائز طریقے سے حاصل کیے ہوئے پیسوں سے کھلاؤں، اس سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ میں نے تو اپنے بچوں کو سکھا دیا ہے کہ اللہ نے اگر سوکھی روٹی بھی دی ہے تو وہ اس کا فضل ہے اور اپنی چیز ہے۔ ہمیشہ خوش رہو۔ اب الحمدللہ نہ تو میرے بچے بس سے اسکول جانے میں کوئی شرم محسوس کرتے ہیں اور نہ ہی روٹی جام اسکول لے جانے میں۔ وہ تو اسی پر مطمئن ہیں۔

فرخندہ: حیرت ہے، میرے بچے تو اپنے ابا سے کہتے ہیں کہ آپ نے کیا پرانی کھٹارہ گاڑی ہمارے اسکول کے لئے رکھی ہے، دوسرے بچے تو سوک اور کرولا میں آتے ہیں۔

صفیہ: تو پھر تمہارے میاں کیا کریں گے؟

فرخندہ: کرنا کیا ہے، مسئلہ کا حل تو یہی ہے کہ فی الحال کسی شوروم میں جا کر بات کی ہے۔ اب کچھ ہی دن کی بات ہے مسئلہ حل ہوجائے گا۔

صفیہ: مسئلہ تو پھر بھی حل نہیں ہوگا۔

فرخندہ: نہیں بس کار آنے کی دیر ہے پھر تو مسئلہ بالکل حل ہوجائے گا۔ چلو اب میں چلتی ہوں۔

☆......☆......☆

صفیہ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فرخندہ: وعلیکم السلام! کیا حال ہیں۔

صفیہ: میں تو اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوں، تمہاری کیا مصروفیت ہے؟

فرخندہ: بس کیا بتاؤں۔ سمیرا کی دوستوں کی آج پارٹی ہے اصل میں آج اس کی سالگرہ ہے۔

صفیہ: لیکن سالگرہ تو منانی نہیں چاہئے یہ تو عیسائیوں کی رسم ہے۔

فرخندہ: ارے صفیہ کیسی باتیں کرتی ہو۔ آج اگر بچے سالگرہ کی دعوت نہ کریں تو بہت گلٹی فیل (برا محسوس) کریں گے۔ آخر سب سہیلیاں اس کو بھی تو بلاتی ہیں۔

صفیہ: تو کیا اس بلانے سے مسئلہ حل ہوجائے گا۔

فرخندہ: ہاں کیوں نہیں، آخر سمیرا کی یہی تو خواہش ہے اور میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ میری گڑیا کسی کے سامنے کم نہ ہو۔

صفیہ: ویسے خیر ابھی تو میں چلتی ہوں تم لوگ مصروف ہو کسی اور دن اس موضوع پر بات کریں گے۔

☆......☆......☆

صفیہ: ارے فرخندہ دعوت کیسی رہی اس دن؟

فرخندہ: بس کیا بتاؤں اس دن تو ہم لوگ بہت خوش تھے، لیکن اس کے تیسرے دن سمیرا کی سہیلی کے ہاں دعوت تھی۔ میں بھی مدعو تھی، کیا شاندار کیٹرنگ کروائی تھی۔ چار طرح کے تو میٹھے تھے اور بیسیوں سلاد اور قسم سے صفیہ اس کی سہیلی کا سوٹ ایسا تھا کہ آنکھیں حیران رہ جائیں۔ کلفٹن کے کسی بوتیک سے لیا تھا۔ وہاں جا کر ہمیں احساس ہوا کہ ہم نے تو اپنی بچی کے ساتھ ظلم کر دیا۔ آخر اس کا بھی تو دل ہے۔

صفیہ: لیکن اس میں دل چھوٹا کرنے کی کیا بات ہے، ان کی ہوگی حیثیت۔

فرخندہ: ارے حیثیت کی کیا بات ہے۔ آدمی اپنی اولاد کے لئے کیا کچھ نہیں کرتا۔ میں نے ان کے ابا سے فوراً بات کی کہ ذرا خیال کریں، بچوں کے اندر احساس کمتری پیدا ہوجائے گا تو ہم سے باغی ہوجائیں گے۔ اب اگلے سال انہوں نے سمیرا سے وعدہ کیا ہے کہ اس کی سالگرہ میں وہیں سے کیٹرنگ کروائیں گے۔

صفیہ: دیکھو میری بہن، مسائل کا حل اس میں نہیں ہے کہ ہم دنیوی ساز وسامان کی زیادتی کریں، اسے بڑھانے کی فکر کریں۔

فرخندہ: بھئی یہ Logycal باتیں نہ کرو۔ آخر مال و دولت کی فراوانی نہیں ہوگی تو مسائل کیسے حل ہوں گے۔ ہم اپنے بچوں کو کیسے خوش کریں گے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتا اکیسویں صدی میں بھی تمہارے جیسے ناسمجھ موجود ہیں۔

صفیہ: خیر اب تم جو بھی سمجھو اور سناؤ گھر کے حالات کیسے ہیں؟ تمہارے شوہر کا کام کیسا چل رہا ہے؟

فرخندہ: کام تو اللہ کے فضل سے چل رہا ہے۔ آج کل کچھ

واضح فرق
صرف چند یوم میں
فری ہوم ڈیلیوری سروس
Slimming Tea
ٹھنڈے ٹھنڈے موسم میں گرما گرم چائے
2 کپ روزانہ استعمال سے بڑھا ہوا پیٹ اور وزن کم کریں
• بغیر ڈائٹنگ • بغیر ورزش • بغیر سائیڈ ایفیکٹس
فیئر فٹنس
UAN 111-696-696
ڈی جی خان 0641-468866
رحیم یار خان 0731-78812
موبائل لاہور 0300-4577957
موبائل ملتان 0300-9638338
موبائل کراچی 0300-2184131

پریشان ہیں۔

صفیہ: اللہ خیر کرے! کیوں کیا ہو گیا؟

فرخندہ: وہ اصل میں جو کار لی تھی نا وہ بینک کے ذریعے سے لون لے کر لی تھی۔ اب اس کی قسطیں بروقت ادا نہ کرنے کی وجہ سے قیمت کا دوگنا سود چڑھ چکا ہے۔ ہروقت ڈپریشن کا شکار رہتے ہیں، گھر میں بھی غصہ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی وظیفہ وغیرہ بتاؤ نا۔ میں پڑھ لوں گی۔

صفیہ: اللہ کی بندی! اللہ کی نافرمانی کریں تو خوشیاں اور چین نہیں مل سکتا نہ ہی مسائل حل ہوں گے خواہ کتنے ہی ختم پڑھ ڈالو۔

فرخندہ: اگر وظیفے بھی کام نہیں کریں گے تو مسائل کیسے حل ہوں گے۔

صفیہ: فرخندہ مسائل کا حل اللہ سے ڈرنے میں ہے۔ اگر ہم اللہ کی اطاعت کریں گے اور سچے معنوں میں اس کو اپنا رب سمجھیں گے تو وہ ہمیں جن حالات میں رکھے گا، جو کھلائے گا، جو پہنائے گا ہم اس پر دل سے خوش اور مطمئن رہیں گے اور اگر ہم سچے معنوں میں لا الٰہ الا اللہ پر ایمان نہیں رکھیں گے تب تو ہم قارون کی جتنی دنیا بھی جمع کر لیں ہم خوشیاں نہیں خرید سکیں گے۔ دل کا سکون، خوشیاں، مسائل کا حل ان مادی چیزوں میں نہیں۔ تم اگر ساری دنیا کی انواع و اقسام کی چیزیں اپنے بچوں کے سامنے لا کر رکھ دو اور ان سے امید کرو کہ وہ تم سے محبت کرنے لگیں گے تو یہ تمہاری بے وقوفی ہے۔ اگر تم ان کو اللہ کا خوف اور اللہ کی محبت سکھاؤ گی تبھی وہ تم سے محبت کریں گے۔ اگر تم ان کو اللہ پر ایمان نہیں سکھاؤ گی تب تو تم ان کو کچھ بھی دے دو، دو چار دن خوش ہوں گے، پھر کوئی بڑھیا چیز دیکھ کر کہیں گے کہ کوئی بڑی بات نہیں، اگر امی نے یہ چیز دی، فلانے کے ابو نے تو اس کو یہ دیا ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اللہ پر پکا ایمان ہو تو ہمارے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

فرخندہ: ہاں صفیہ بات تو تمہاری صحیح ہے کہ ہم نے دنیا کو سمجھا کہ اگر ہم جمع کریں گے تو زیادہ سے زیادہ خوش رہیں گے لیکن اس کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ تم مجھ سے زیادہ خوش رہتی ہو اور تمہارے بچے میرے بچوں کے مقابلے میں زیادہ مطمئن رہتے ہیں۔

صفیہ: بس یہ اللہ کا فضل ہے اور اصل بات یہ ہے کہ دنیا سائے کی طرح ہے اگر اس کے پیچھے بھاگو گی تو یہ تم سے آگے بھاگے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آدمی کے پاس ایک وادی سونے کی ہو تو وہ دوسری کی تمنا کرے گا اور اس کا منہ قبر کی مٹی ہی بھرے گی۔ دنیا تو جتنی مقدر میں ہے مل کر رہے گی تو پریشانی کیسی؟

فرخندہ: جزاک اللہ بہن! آپ نے میرا مسئلہ حل کر دیا۔

فیشن بی بی

اہلیہ آزاد بھٹی

آپ کا نام؟

''فیشن بی بی''

یہ کیسا نام ہے؟ فیشن کے آگے بی بی عجیب مضحکہ خیز لگ رہا ہے؟

اصل میں آج کل گرمیاں ہیں جس کی وجہ سے بار بار فیشن کرنا پڑتا ہے۔

آپ کی عمر؟

آپ کو کتنی عمر کی لگ رہی ہوں؟

کوئی 18 سال کی لگ رہی ہیں۔

شکریہ! خاتون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

صحیح عمر کا تو میک اپ اترنے کے بعد پتہ چلے گا۔ میں منہ میں بڑبڑائی۔

جی آپ نے کچھ کہا۔ نن نہیں۔ اچھا یہ بتائیں آپ کی سالگرہ کا دن کیا ہے؟ 13 ستمبر 1900ء (1900ء کے آگے وہ کچھ بولنے کے موڈ میں نہیں تھیں) جج...... جی بولیں 1900ء۔ وہ دراصل دماغ میں چوٹ کی وجہ سے زیادہ زور نہیں دے سکتی۔

آپ کا پسندیدہ رنگ؟

جو رنگ مجھ پر جچے

آپ کا پسندیدہ موسم؟

سردی کا کیونکہ گرمیاں سارے فیشن پر پانی بہا دیتی ہیں یعنی پسینے سے میک اپ خراب ہو جاتا ہے۔

لباس کون سا پسند ہے؟

لباس کے معاملے میں کافی قناعت پسند ہوں، ہمیشہ پینٹ شرٹ پہنتی ہوں کیونکہ شلوار قمیض میں کافی زیادہ کپڑا لگتا ہے۔

کسی نے آپ کو بھائی جان کہہ کر نہیں بلایا؟

یہ آپ میرے ہاتھ میں دیکھ رہی ہیں کیا ہے؟

غالباً کوئی رسی یا کمر بند ہے۔

پاگل تو نہیں ہیں آپ! یہ میرا دوپٹہ ہے جو میرے عورت ہونے کی پہچان کراتا ہے۔

اوہ...... خوب...... خوب اچھا یہ بتائیں آپ کے شوہر کیا کرتے ہیں؟

''فکر فکر''

مگر کس بات کی؟

اس بات کی کہ ساری تنخواہ تو سبزی میں خرچ ہو جائے گی بل کہاں سے ادا کریں گے

تو اتنی ساری سبزی کا کیا کرتی ہیں آپ؟

فیشن میں استعمال کرتی ہوں۔

شوہر کی کس بات پر غصہ آتا ہے؟

کہیں جانا ہو تو 4 گھنٹہ پہلے ہی تیار ہونے کا کہہ دیتے ہیں اور میں آخری ٹائم تک یہی کہہ رہی ہوتی ہوں کہ ابھی آئی ایک گھنٹہ انتظار کریں۔

آپ کے بچے کتنے ہیں؟ اوہ تو میرا کوئی بچہ نہیں ہے

آپ کو ان کی کمی کا احساس تو ہوگا؟

بالکل نہیں بلکہ شکر ادا کرتی ہوں کہ نہیں ہیں

جج...... جی......

ک...... کیا مطلب؟

مطلب یہ کہ دیکھیں نا بچے بڑی پریشانی کا باعث بنتے ہیں ایک تو ان کی وجہ سے سب کو شادی شدہ ہونے کا پتہ چل جاتا ہے دوسری وجہ یہ کہ گود میں لینے کی وجہ سے وہ کبھی بُندوں کو چھیڑ رہے ہیں، کبھی ہار کو کھینچ رہے ہیں، کبھی بالوں کا اسٹائل خراب کر رہے ہیں۔ اب اگر وگ لگائی ہو اور وہ ان کے چھیڑنے کی وجہ سے نیچے گر جائے تو کتنی انسلٹ (بے عزتی) ہو گی۔ اس لئے بچوں کے سخت خلاف ہوں۔

کوئی خواہش؟

یہی کہ بس ہر جگہ بیوٹی پارلر کھلے ہوں۔

کھانے میں کون سی ڈش پسند ہے؟

جو ہاتھوں سے نہ کھانی پڑے (لمبے لمبے ناخنوں کی پالش دیکھتے ہوئے جواب دیا) اچانک ان خاتون کے پاؤں میں کسی چیز نے کاٹ لیا وہ اف کہہ کر جھکیں تو ان کے سر کی وگ ذرا سی سرکی اور سفید بال نظر آنے لگے جیسے کالے بادلوں میں سے چاند نظر آنے لگے، وہ صوفے پر ٹھیک ہو کر بیٹھنے لگیں تو میری نظر ان کی ایک آنکھ پر پڑی جو عجیب سی لگ رہی تھی۔ دوسری آنکھ کی طرف دیکھا تو پتہ چلا کہ دائیں آنکھ کی پلک نیچے گر گئی ہے۔ میں نے ان کی آنکھ کی طرف اشارہ کیا انہوں نے ہاتھ لگایا اور پھر شرمندہ سی ہوتی ہوئی نیچے جھک گئیں۔ پلک تلاش کرنے کے لئے دوبارہ جھکنے کی وجہ سے ان کی وگ صوفے پر براجمان ہو گئی تھی۔ وہ اٹھیں اور پھر ٹھیک طرح سے بیٹھنے لگیں، جیسے ہی وہ سیدھی ہو کر بیٹھنے لگیں تو میں نے ان کی دوسری آنکھ کی طرف اور وگ کی طرف اشارہ کیا۔ اوہ سوری کہہ کر وہ پھر نیچے جھک گئیں مہندی لگے بال اور سفید بال...... دال میں کچھ کچھ کالا ہے کی طرح کچھ کچھ کالے بال نظر آئے، میں نے اپنی انگلی منہ پر رکھ لی۔ وہ سوری کہہ کر شرمندہ سی ہو کر یوں بیٹھ گئیں۔ جیسے وہ میری مجرم ہوں۔ ان کے چہرے پر آتے جاتے شرمندگی کے رنگ دیکھ کر میں نے کہا آپ کے چہرے پر شرمندگی کے رنگ بالکل سوٹ نہیں کرتے اور اب آپ اپنی عمر کے 18 سال میں 32 سال کا اضافہ کر لیں۔ یہ کہہ کر میں اپنے سادگی سے بھرپور چہرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوئی اٹھ آئی اور وہ خاتون شاید انہیں نصیحت ہو گئی تھی کہ سادگی میں جو حسن ہے وہ فیشن میں ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگر ہو سکتا ہے تو صرف اور صرف شرمندگی کا احساس۔

آپ کی صحت

ڈاکٹر ام محمد

دائمی سر درد:

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری عمر تقریباً 16 سال تھی، جب میرے سر میں درد شروع ہوا تھا اور اب میری عمر 22 برس ہو گئی ہے۔ یہ درد کبھی کبھی مسلسل ہفتے بعد دو دو تین تین دن رہتا ہے اور کبھی ایک ڈیڑھ ماہ بعد ہوتا ہے اور اتنا شدید ہوتا ہے کہ برداشت سے باہر ہو جاتا ہے وقتی سکون کے لئے ڈسپرین گولیاں لیا کرتی تھی، لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ ڈسپرین سے بھی کچھ افاقہ نہیں ہوتا۔ میرے مسئلہ پر غور فرما کر کوئی اچھی سی دوائی تجویز فرمائیں، آپ کی مہربانی ہوگی۔ (ن۔ شکر گڑھ)

☆ محترمہ! آپ کے لئے بہتر ہوگا کہ ایک مرتبہ اپنی نظر بھی چیک کروالیں، زیادہ ڈسپرین کی گولیاں کھانے سے آپ اس کی عادی ہو جائیں گی۔ آپ شاید سوچتی بھی زیادہ ہیں۔ اگر بلڈ پریشر بھی لو رہتا ہو تو اس کا بھی علاج کروائیں، اس کے لئے سب سے مناسب یہ ہے کہ موسمی پھل اور دودھ کا استعمال کثرت سے کریں۔ سر درد کے لئے دوا (سینگوینیریا) **SANGUINARIA 200** روزانہ **2** مرتبہ **4-4** قطرے ایک چمچ پانی میں لیں اس کے علاوہ **Belladona 200** (بیلاڈونا) کی ایک خوراک روزانہ صبح دھوپ نکلنے سے پہلے لے لیا کریں۔

مستقل نزلہ:

ڈاکٹر صاحبہ! پہلا مسئلہ میرا یہ ہے کہ مستقل نزلے کی شکایت ہے، میرے بال بہت سفید ہو گئے ہیں، اس کی وجہ سے مجھے کافی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں جیسے ہی لیٹتی ہوں میری سانس رکنے لگتی ہے سانس رکنے اور ناک بند ہونے کی وجہ سے راتوں کی نیند نہیں ہوتی ہے۔ بے خوابی کی وجہ سے آنکھوں میں جلن اور حلقے بھی ہو گئے ہیں۔ میرے مسئلے حل کر دیں۔ (م۔ف۔ ہمشیرہ شفیق۔ کراچی)

☆ محترمہ! آپ نے اپنے سانس رکنے کی جو کیفیت لکھی ہے وہ دراصل نزلے کی ہی وجہ سے ہے اور خدانخواستہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے ناک کے اندر گوشت بڑھ گیا ہو آپ باقاعدہ ایک بار کسی ڈاکٹر سے چیک اپ بھی کروالیں۔ آپ دوا **AMM. CARB 30** (امونیم کارب) اس کی روزانہ **4** خوراکیں لیں۔ **4-4** قطرے ایک چمچ پانی میں ملا کر لیں۔ جب تک نزلہ ٹھیک نہیں ہو جاتا آپ دہی اور چاول سے پرہیز کریں۔

مختلف مسائل:

ہم تین بہنیں (ویسے تو ماشاء اللہ چھ ہیں) ہیں اور تینوں کے مسائل ملتے جلتے ہیں۔ ہماری عمریں 19، 20، 22 سال کی ہیں۔ مسئلہ نمبر ۱ ہم تینوں کا ہے ہمیں لیکوریا بہت ہوتا ہے جس طرح ماہواری کے مخصوص ایام ہوتے ہیں اسی طرح ہمیں مخصوص دنوں میں زیادہ ہوتا ہے اور باقی دنوں میں بھی ہوتا رہتا ہے، لیکن نہ تھوڑا نہ زیادہ اور جب لیکوریا ہوتا ہے تو درد بھی ہوتا ہے۔ مسئلہ نمبر ۲: ہم تینوں کا یہ ہے کہ ہمارے بال بہت گرتے ہیں۔ کمزور بھی بہت زیادہ ہے۔ دو منہ ہیں اور زف بھی ہیں اور لمبے بھی نہیں ہوتے میرے بال پہلے بلکہ اب دو ہفتے پہلے تک کمر سے نیچے تک لمبے تو تھے، لیکن لٹوں کی صورت میں۔ بہت ہلکے بال تھے۔ مسئلہ ۳: صرف مجھ بڑی کا ہے۔ میرا وزن دن بدن بڑھتا جا رہا ہے حالانکہ نہ مرغن غذائیں استعمال کرتی ہوں نہ ہی سموسے دہی بڑے اور نہ ہی کوئی بادی اشیاء۔ کافی عرصہ پہلے میں نے کسی میگزین میں ڈائٹنگ کرنے والوں کے لئے کھانے کا چارٹ پڑھا تھا اور سنا بھی ہوا ہے اور اس میں صبح کے وقت جوس لینے کا لکھا تھا، لیکن تفصیل نہیں تھی۔ آپ اپنے مخلصانہ مشورہ سے مستفید کریں۔ ہمیشہ آپ کی مشکور رہیں گی۔ (بنتان محمد عبدالرحمٰن شاہ)

☆ آپ نے اپنے عمومی مسائل کا تذکرہ کیا ہے ان کے جواب اکثر آتے رہتے ہیں۔ آپ رسالے میں دیکھ لیا کریں۔ لیکوریا کے لئے دوا **Bio-Plasgen No 13** (بائیو پلاجن نمبر **13**) اس کی چار گولیاں دن میں **4** مرتبہ لیں اس کے علاوہ (پلساٹیلا) **Pulsatilla 30** کی دن میں **4** خوراکیں **4-4** قطرے پانی میں ملا کر لیں یہ استعمال کر لیں ان شاء اللہ بال گرنا بھی بند ہو جائیں گے۔ اچار چٹنیوں اور تیز مرچ مصالحوں سے پرہیز کریں۔ نیچے اکڑوں بیٹھ کر زیادہ دیر کام نہ کیا کریں کوئی تخصیص نہیں۔ موسم کے مطابق بازار میں موجود پھلوں کا جوس زیادہ استعمال کیا کریں۔ "فیئر فٹنس" والوں کی سلمنگ ٹی کے بارے میں مجھے علم نہیں کہ کیسی ہے اس لئے مشورہ دے سکتی ہوں اور نہ ہی منع کر سکتی ہوں۔

آنکھ کے قریب مسّہ ہے:

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے **Eyebrow** کے شروع میں ایک موٹا سا موقہ (مسّہ) ہے جو بہت بھدا لگتا ہے اور یہ اب بڑھتا جا رہا ہے میں چاہتی ہوں کہ یہ جلد از جلد ختم ہو جائے کیونکہ یہ آنکھ سے تھوڑے فاصلے پر ہے۔ میں آپ کی بے حد ممنون ہوں گی۔ اگر آپ نے میرا یہ مسئلہ حل کر دیا تو یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کو امہات المؤمنین اور دیگر صحابیات کے رخ انور کا دیدار نصیب فرمائے۔ آمین (س۔م)

☆ س۔م صاحبہ! آپ کی پرخلوص دعاؤں کا بے حد شکریہ۔ آپ کا جو مسّہ ہے اس کے لئے **Thuja 200** (تھوجا) دن میں دو مرتبہ صبح شام **3-3** قطرے ایک چمچ پانی میں ملا کر پئیں اس کے ساتھ ہی تھوجا کا ہی مرہم بنالیں وہ اس طرح کہ سادہ ویسلین ایک اونس لے کر اس میں تھوجا کے تقریباً **20** قطرے ڈال لیں اور اچھی طرح مکس کر لیں کہ یہ یکجان سی ہو جائے، پھر اس کو دن میں کئی بار لگایا کریں۔ یہ صاف ہو جائے گا اس کے علاوہ اگر انجیر کا پھل جب کچا ہو تو اس کے پھل کے نیچے جو ٹہنی سی ہوتی ہے اس کو توڑیں گی تو اس میں جو دودھ نکلے گا وہ اس مسے پر لگائیں یہ صاف ہو جائے گا۔ خارش بہت ہو گی مگر یہ وقتی ہوتی ہے مسّہ خود بخود جھڑ جائے گا۔ آپ نے اپنی نمازوں کے بارے میں بھی لکھا ہے، میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ کے مواعظ کا مطالعہ کیا کریں ان شاء اللہ اپنے اندر تبدیل محسوس کریں گی۔

پتھری کا علاج:

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری امی کے **GallBladder** میں پتھری ہے جس کی رپورٹ (الٹراساؤنڈ) ہم بھجوا رہے ہیں۔ امی پانچ سال سے مختلف دوائیاں استعمال کر رہی ہیں، لیکن اس پتھری میں صرف **0.1** کی کمی ابھی تک آئی۔ حالانکہ امی بہت سخت پرہیز بھی کرتی ہیں، پچھلے ایک سال سے امی ہومیو پیتھک کی درج ذیل دوائیاں استعمال کر رہی ہیں۔ (۱) **Lehning** لیبارٹریز کی **BerberisAQ** (۲) **(Cholesterolum(L1120** (۳) **Cholestrium 30** چونکہ ابھی تک کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی اس لئے ابو کو ڈاکٹرز یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ آپریشن کروالیں۔ ابو ایک مہینے کے اندر آپریشن کرانا چاہتے ہیں، لیکن امی آپریشن سے ڈرتی ہیں۔ یاد رہے کہ امی نے انگریزی دوائیں بھی استعمال کی تھیں، لیکن پھر بھی فرق نہیں پڑا۔ اب آپ مشورہ دیں کہ کیا اس کے لئے کوئی مؤثر دوائیں موجود ہیں یا آپریشن کروانا پڑے گا اور آپریشن کا کوئی نقصان تو نہیں ہوگا۔ (ک۔ بنت میر احمد۔ پشاور)

☆ ک صاحبہ! آپ نے اپنے بارے میں جو لکھا ہے اس کے جوابات اکثر آتے رہتے ہیں آپ ان جوابات سے استفادہ کر سکتی ہیں۔ مگر والدہ صاحبہ کا مسئلہ تھوڑا مختلف اور زیادہ پریشان کن ہے اس لئے میں صرف ان کا جواب دے رہی ہوں ان کو دوا (بربیرس ولگیرس) **Berberis Vulgaris 30** اور اس کے علاوہ **URTICAURENS 30** (ارٹیکا یورنس) دونوں کے **4-4** قطرے دن میں **4** مرتبہ دیں۔ درد جب شدید ہو تو دوا جلد بھی دے سکتی ہیں۔ آپ نے آپریشن کے بارے میں پوچھا ہے تو اس کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ احتیاطیں اور پرہیز سختی سے کریں باقی اللہ سے دعا ہے اللہ بہتری کریں گے۔

نوٹ

۱۔ آپ جب بھی "آپ کی صحت" کے لئے خط لکھیں تو لفافے پر کالم "آپ کی صحت" کا عنوان ضرور لکھیں۔

۲۔ جوابی لفافہ خط کے ہمراہ نہ بھیجیں لفافہ ضائع ہو جاتا۔

۳۔ جو خواتین فون پر رابطہ کرتی ہیں انہیں اطلاع ہے کہ سفر میں ہونے کی وجہ سے عیدالاضحیٰ تک فون پر رابطہ نہیں ہو سکے گا۔ ہاں ڈاک وصول ہوتی رہے گی۔

چکن کارن سوپ:

اشیاء: مرغ کی یخنی آٹھ پیالی۔ انڈے چار عدد۔ چکن کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے آدھی پیالی۔ مکئی کے دانے آدھی پیالی۔ کارن فلور آدھا کپ۔ پانی ایک کپ۔ نمک حسب ضرورت۔

ترکیب: مکئی کے خشک دانے رات کو بھگودیں، صبح کو ابال کر موٹا موٹا پیس لیں، یخنی کو گرم کرکے اس میں مکئی کے دانے ڈال کر کچھ دیر پکنے دیں، پھر اس میں چکن کے ٹکڑے ڈال دیں۔ کارن فلور کو ایک کپ پانی میں گھول کر یخنی میں آہستہ آہستہ شامل کریں، چمچ ہلاتی رہیں ورنہ گٹھلیاں بن جائیں گی۔ دو ابال آنے کے بعد اس میں انڈوں کی سفیدی بغیر پھینٹ کر ڈالیں چمچ برابر ہلاتے رہیں جیسے ہی سوپ گاڑھا ہوجائے اسے اتار لیں اور گرم گرم چلی ساس، کالی مرچ اور سویا ساس کے ساتھ سرو کریں۔

دال سوپ:

اشیاء: پکی ہوئی مونگ یا مسور کی دال ایک پیالی۔ پانی ڈیڑھ پیالی۔ چکن کیوب 1 عدد۔ میدہ ایک چھوٹا چمچ۔ نمک مرچ حسب ذائقہ۔

ترکیب: پکی ہوئی دال اچھی طرح گھوٹ کر اس میں پانی اور چکن ڈالیں اور چند منٹ پکائیں، پھر تھوڑے سے پانی میں میدہ گھول کر ڈال دیں۔ ساتھ نمک اور سرخ مرچ بھی شامل کردیں۔

ویجیٹیبل سوپ:

پالک، مٹر ایک پاؤ۔ بند گوبھی آدھا کپ۔ ہرے پیاز دو عدد۔ نمک آدھا چھوٹا چمچ۔ سویا ساس ایک چمچ۔ آئل ایک بڑا چمچ۔ پانی حسب ضرورت۔ یخنی ایک کپ۔

ترکیب: پالک اور بند گوبھی کاٹ کر مٹر ڈال کر نمک ملے پانی میں ابال لیں، پانی علیحدہ رکھ دیں۔ پیاز کاٹ کر آئل میں براؤن کرلیں پھر اس میں سبزیوں کا پانی یخنی اور سبزیاں ڈال کر چار منٹ ابلنے دیں، تیار ہونے پر سرو کریں۔

نوٹ: کارن فلور ہمیشہ پانی میں گھول کر سوپ میں ڈالیں۔ کارن فلور پیسٹ اور انڈہ ڈالتے ہوئے چمچ ہلاتے رہیں۔ سفیدی کو پھینٹا نہیں جاتا۔

ہارٹ اینڈ ساور سوپ:

اشیاء: بوائل چکن (ریشے دو کپ میں ایک چھوٹا چمچ۔ کارن فلور 2 چمچ اور سویا سوس 2 چھوٹے چمچ لگا کر دو گھنٹے کے لئے رکھ دیں۔ 1 عدد گاجر (کدوکش) ½ کپ سرکہ۔ آدھا کپ

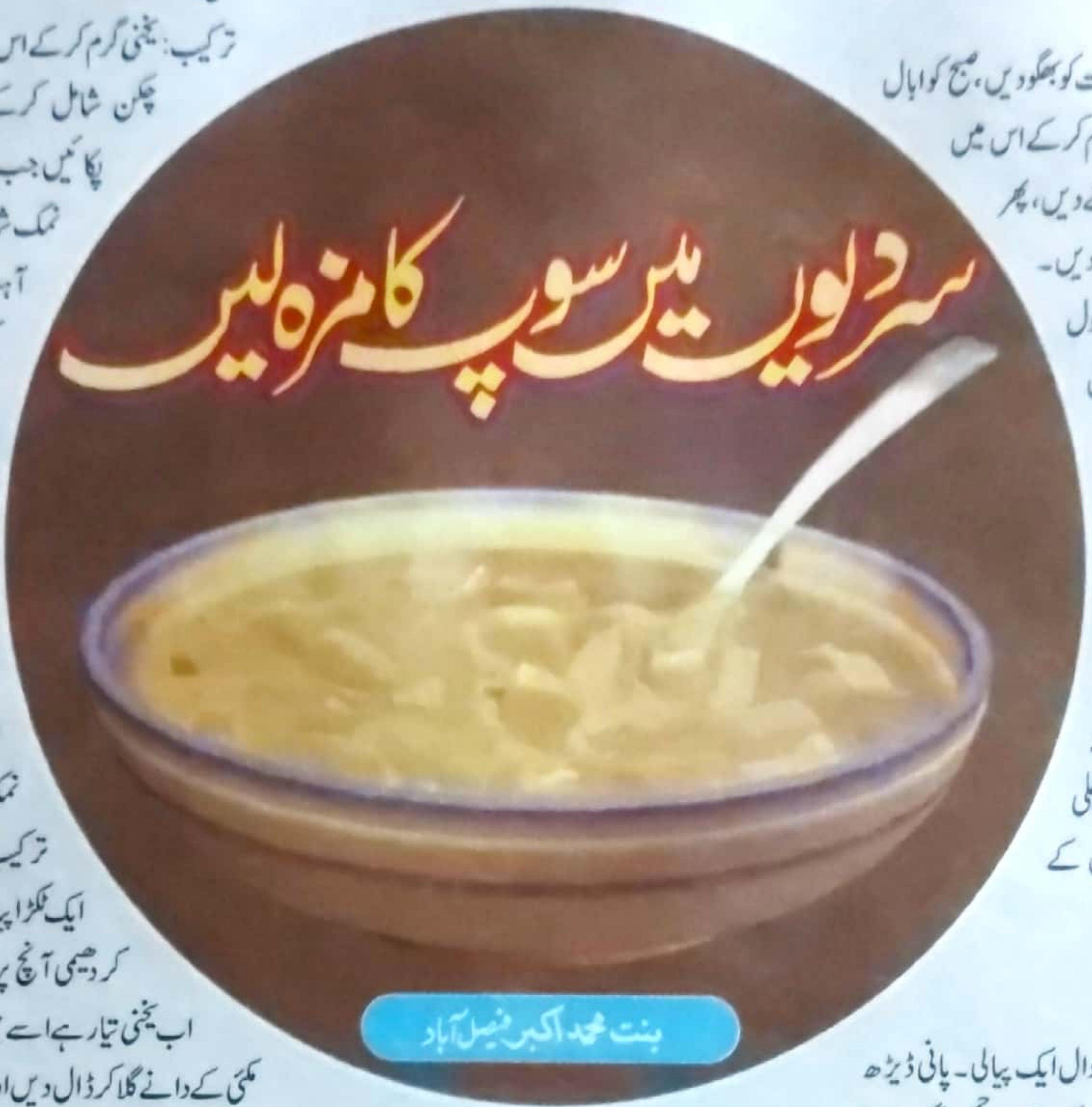

کارن فلور۔ 1 کپ پانی میں گھول لیں۔ نمک حسب ذائقہ کالی مرچ ایک چھوٹا چمچ۔ تین انڈوں کی سفیدی۔ 6 کپ یخنی۔

ترکیب: یخنی گرم کرکے اس میں چکن شامل کرکے اس وقت تک پکائیں جب تک ابال نہ آجائے، پھر سبزیاں نمک شامل کریں، کارن فلور کی پیسٹ آہستہ آہستہ ڈال کر مناسب گاڑھا کرلیں، پھر سفیدی ڈالیں اور چمچ ہلاتی جائیں، مزیدار سوپ تیار ہے۔

بیف کارن سوپ:

اشیاء: گائے کی ہڈیاں آدھا کلو۔ قیمہ آدھا پاؤ۔ پیاز، انڈے، آلو، گاجر دو دو عدد۔ نمک حسب ذائقہ۔

ترکیب: ہڈیوں میں نمک کالی مرچ ایک ٹکڑا پیاز، آلو گاجر اور دو سیر پانی ڈال کر دھیمی آنچ پر دو سے چار گھنٹے تک پکائیں اب یخنی تیار ہے اسے چھان لیں اور اس میں قیمہ اور مکئی کے دانے گلا کر ڈال دیں اور دس منٹ تک پکائیں۔ اب نمک کارن فلور گھول کر اس کے بعد انڈے کی سفیدی ڈال کر چولہا بند کردیں۔

خوشخبری

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا

جدید وعظ نسخۂ اصلاح شائع ہوچکا ہے

جس میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے "اصلاح کا نسخہ" بیان فرمایا ہے، وہ یہ ہے کہ انسان بار بار یہ سوچا کرے کہ پوری دنیا اور اس کا سب ساز و سامان اور تمام نفسانی لذات و خواہشات سب فانی ہیں، ایک روز مرنا ہے، قبر میں اترنا ہے، پھر حساب و کتاب ہونا ہے، پھر جنت یا جہنم میں جانا ہے، یہ سوچے کہ میرے اعمال کیسے ہیں؟ آیا جنت میں لے جانے والے ہیں یا جہنم میں لے جانے والے ہیں؟......بس یہی "نسخۂ اصلاح" ہے اس پر عمل کیجیے

ناشر: کتاب گھر ناظم آباد کراچی 75600

نوٹ: ضرب مومن کے تمام دفاتر سے بھی حاصل کرسکتے ہیں

پودے آپ کی توجہ کا مرکز

مدیحہ ارشد

پھول اور پودوں کی تراش خراش خواتین کا بہترین اور دل چسپ مشغلہ ہے لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ آپ ان سے متعلق بنیادی اور اہم معلومات سے آگاہ ہوں۔ پودوں کو خریدنے سے پہلے یہ طے کرلیں کہ آپ ان کی دیکھ بھال پر کتنا وقت صرف کرسکتی ہیں۔ زیادہ مناسب رہے گا کہ پہلے وہ پودے خریدے جائیں جنھیں کم نگہداشت کی ضرورت ہو کیونکہ شروع میں آپ کے لئے وقت نکالنا ذرا مشکل ہوگا نیز اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ ان کی سجاوٹ کے لئے کون سی جگہ مناسب رہے گی۔ بعض پودے سایہ دار جگہوں پر بڑھتے ہیں جبکہ بعض کو زیادہ روشنی کی ضرورت ہوتی ہے اور کچھ صرف بیرونی جگہوں پر یعنی کھلی فضا میں نشوونما پاتے ہیں۔ جب کوئی پودا منتخب کریں تو یہ ضرور دیکھ لیں کہ ان کے پتے ہرے اور خوبصورت ہوں۔ پتے کٹے پھٹے اور ان پر کیڑا نہ لگا ہو۔ پھولوں کے پودوں میں کلیاں، کونپل ان کی بہتر افزائش کی نشانی ہیں۔ اسی طرح پودے کی کھاد گیلی ہونی چاہئے۔ اگر گملے کے کناروں پر مٹی خشک ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پودے میں پانی کی کمی ہے اور یہ کسی بھی وقت مرجھا سکتا ہے۔ پودوں کی روزانہ دیکھ بھال ضروری ہے، کیونکہ یہ بہت نازک ہوتے ہیں اور ذرا سی بداحتیاطی سے مرجھا جاتے ہیں۔ انہیں پانی، اچھی کھاد اور زرخیزی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ روشن اور ہوادار جگہوں پر پھلتے پھولتے ہیں۔ ہر دو سے تین دن بعد مرجھائے ہوئے پھول اور پتوں کو نکال دیا کریں۔ اگر کچھ دنوں کے لئے پھول پانی کے بغیر رہ جائیں تو نئے پھول کاٹ کر تنے کا تیسرا حصہ پانی میں رکھ کر اسے دو گھنٹے کے لئے تاریک اور ٹھنڈی جگہ پر رکھیں۔ ہفتے میں ایک دو مرتبہ بچی ہوئی چائے اگر گملوں میں ڈال دی جائے تو آپ کے گملوں میں پھول بہت جلد بڑھیں گے۔ پودوں کے لئے سنگ مرمر کے گملے اپنی خوبصورتی کی بنیاد پر حسین نظارہ پیش کرتے ہیں مگر مٹی کے گملوں پر بھی فن کاری کر کے انہیں خوبصورت نکھار دیا جاسکتا ہے۔ بعض اوقات پودوں اور گملوں کے لئے خواہ مخواہ گنجائش کر کے کمرے میں بھرمار کردی جاتی ہے۔ اس سے وہ بھدے اور بدنما دکھائی دیتے ہیں۔ پھول اور پودے برآمدے کی دہلیز، کھڑکیوں میز یا دیواروں کے کونوں پر رکھے جائیں یا کسی بھی گھر کی مناسبت سے ان کا دیدہ زیب اور موزوں ہونا ضروری ہے۔

بقیہ: نہر زبیدہ

یہ لوگ مسلسل تین سال تک دن رات پہاڑیاں کاٹنے اور نہر بنانے میں مشغول رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت شاقہ کو بارآور کیا اور نہر تیار ہوگئی اس کام پر ملکہ کے ستر لاکھ طلائی دینار خرچ ہوئے۔ جب اخراجات کا حساب ملکہ کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ دریائے دجلہ کے کنارے اپنے محل میں بیٹھی تھی۔ اس نے حساب کے کاغذات پر سرسری نظر بھی نہ ڈالی اور سب کو یہ کہہ کر دریا میں ڈال دیا کہ ہم نے اس حساب کو ''حساب کے دن'' کے لئے چھوڑ دیا کیونکہ یہ کام میں نے اللہ کو راضی کرنے کے لئے کیا ہے۔ اگر میرے ذمہ کسی کا دینار آتا ہو تو مجھ سے لے لے اور اگر میرا کسی کے ذمے ہو تو میں نے اسے معاف کیا، پھر ملکہ نے نہر کی تعمیر میں حصہ لینے والے تمام ماہر کاریگروں اور مزدوروں کو دل کھول کر انعام دیا اور بڑی خوشی منائی، فی الحقیقت دونوں چشموں سے دو الگ الگ نہریں نکالی گئیں۔ آگے چل کر یہ دونوں نہریں ایک دوسرے سے مل گئیں اور پھر یہی ایک نہر عرفات تک چلی گئی۔ اسی نہر کا نام ''نہر زبیدہ'' ہے۔ پہاڑوں کے اندر راستے میں جگہ جگہ حوض بھی بنائے گئے تاکہ بارش کا پانی بھی ان حوضوں میں جمع ہوکر نہروں میں شامل ہوتا رہے۔ نہروں کی گزرگاہ کو ایسے مسالے سے بنایا گیا ہے کہ پانی زمین کے اندر جذب نہیں ہونے پاتا۔ اس علاقے میں اکثر ریت کے طوفان آتے رہتے ہیں۔ اس لئے نہروں کو اوپر سے پاٹ دیا گیا تاکہ ریت ان میں گرنے نہ پائے۔ شروع شروع میں نہر زبیدہ کا نام (عین المشاش) تھا، لیکن اللہ نے زبیدہ کے نام کو دوام بخشنا تھا، اس لئے بعد میں وہ اسی کے نام سے مشہور ہوگئی۔ یہ نہر مکہ معظمہ سے چند میل دور جبل عرفات کے ساتھ ساتھ بہتی ہوئی ایک مقام ''چاہ زبیدہ'' پر ختم ہوجاتی ہے۔ وہاں تک اس کی کل لمبائی ۳۳ ہزار میٹر ہے۔ ملکہ کی خواہش تھی کہ نہر خاص مکہ معظمہ شہر تک پہنچ جائے، لیکن کوئی ایسی رکاوٹ پیش آگئی کہ اسے ''چاہ زبیدہ'' تک ہی ختم کرنا پڑا۔ پھر بھی اہل مکہ کو اس سے بڑا آرام ہوگیا کیونکہ چاہ زبیدہ سے مکہ تک پانی مختلف طریقوں سے شہر میں آتا رہتا تھا۔ نہر پر پانی کی تقسیم کے لئے جگہ جگہ حوض اور کنوئیں بنے ہوئے تھے۔

زبیدہ کی ہم عصر باقیات صالحات کو بعد از وفات زبیدہ خواب میں نظر آئیں تو انہوں نے معلوم کیا زبیدہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ فرماتی ہیں ''نہر زبیدہ'' کے لئے پہلی کدال پڑتے ہی میری بخشش کردی گئی تھی۔

دادی اماں کی پٹاری سے

شگفتہ فیصل آباد

- لہسن کی ایک عدد گانٹھ بغیر چھلکا اتارے ہوئے سرسوں کے ابلتے ہوئے تیل میں براؤن کریں۔ تیل صاف ہوجائے گا اور سارا میل نیچے برتن میں بیٹھ جائے گا۔
- چند لونگیں اور لیموں کے سوکھے ہوئے چھلکے کپڑوں والی الماری میں اخبار بچھا کر اُن کے نیچے رکھ دیں۔ گرم کپڑوں کو کیڑا نہیں لگے گا۔
- سویٹر جرسیاں دھو کر نچوڑیں نہیں بلکہ سادہ پانی میں ایک چمچ سرکہ ڈال کر چند منٹ تک پڑا رہنے دیں۔ سویٹر کو بُر نہیں آئے گی اون کی چمک بھی برقرار رہے گی۔
- گھاس کا داغ اتارنے کے لئے کپڑوں پر داغ کی جگہ پر مٹی کا تیل اور سپرٹ ایک ایک چمچ ڈال کر دھوئیں۔ داغ اتر جائے گا۔
- سردیوں میں تھرموس میں چائے ڈالنے سے ایک مہک سی پیدا ہوجاتی ہے۔ اس مہک کو دور کرنے کے لئے ایک چمچ سرکہ نیم گرم پانی میں ڈال کر تھرموس کو دھولیں۔ تھرموس کا شیشہ بھی چمک جائے گا اور مہک بھی ختم ہوجائے گی۔
- نیم کے پتوں کو پانی میں ابال کر پودوں کی جڑوں میں ڈالیں، پودوں کے کیڑے مکوڑے مرجائیں گے۔
- آدھے سر کا درد دور کرنے کے لئے کلونجی کے تیل کے چار قطرے ایک کپ پانی میں ڈال کر صبح نہار پیٹ پئیں۔ ان شاء اللہ آدھے سر کا درد کچھ دنوں بعد بالکل ختم ہوجائے گا۔

زیرِ لب

آرام:

ایک قبر پر یہ کتبہ لکھا ہوا تھا ''یہاں میری بیوی آرام کررہی ہے، اسے آرام کرنے دو۔ اب وہ آرام سے ہے اور میں بھی آرام سے ہوں۔''

افسوس:

ایک شخص سے اس کی بیوی نے پوچھا: ''تمہارے اتنے گہرے دوست کی بیوی فوت ہوگئی ہے اور تم افسوس کے لئے نہیں گئے؟''
''کس منہ سے جاؤں بیگم...... وہ مجھے اپنی تیسری بیوی کے جنازے پر بلا رہا ہے۔ جب کہ میں اسے ایک بار بھی نہیں بلا سکا۔''

انگریزی دانی:

ایک دیہاتی شہری سے انگلش کے تین لفظ یس، نو، وری گڈ سیکھ کر واپس آرہا تھا کہ راستے میں ایک شخص قتل کیا ہوا پڑا تھا۔ ایک پولیس والے نے اس سے پوچھا کیا آپ نے یہ قتل کیا ہے؟ وہ بولا یس! پولیس والے نے کہا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی تھا تو اس نے جواب دیا نو، پولیس والے نے اپنے ماتحتوں سے کہا پکڑو اس کو، دیہاتی فوراً بولا وری گڈ۔

نازنین میر جان علی، لاہور، سلمٰی پروین، عقیلہ طارق، ریترہ غزالہ یامین بنت ابن یامین، منگھوپیر۔ کراچی

جو آپ نے لکھا

لفظ لفظ خوشبو:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، خواتین اور بچوں کا اسلام تمام چھوٹے بڑے اسے بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ اس کے لفظ لفظ سے خوشبو آتی ہے جب تک شروع سے آخر تک نہ پڑھیں تو چین نہیں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خواتین اور بچوں کا اسلام کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (بنات محمد علی۔ نور شاہ روٹ کوٹ ادو)

غلط طریقوں کی تردید کرتا ہے:

''خواتین کا اسلام'' اس گئے گزرے دور میں ایک معالج کی حیثیت رکھتا ہے۔ شرک و بدعات سے پاک یہ رسالہ دین کے نام پر زمانے میں پائے جانے والے غلط طریقوں کی تردید کرتا ہے۔ (طالبات جامعہ حفصہ للبنات۔ کوٹ عبدالمالک)

غلیظ رسالے چھوڑ دیئے:

جب سے خواتین کا اسلام پڑھا ڈائجسٹ جیسے غلیظ رسالے پڑھنے چھوڑ دیئے کیونکہ جو بھی بندہ صرف ایک دفعہ یہ رسالہ پڑھتا ہے اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے مجھے کبھی کبھی لگتا ہے کہ اس میں کوئی جادو ہے اور اس کے ہر مضمون میں کسی نے ایسا جادو بھر دیا ہے جو کچھ لکھا ہوتا ہے ویسے ہی بننے کو دل چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا پڑھنے والا خود بخود باعمل ہو جاتا ہے۔ خود بھی شوق سے پڑھتی ہوں اور ہر ایک سے اس کے پڑھنے کو کہتی ہوں تاکہ علم کی شمع سے کوئی محروم نہ ہو۔ (بنت گلزار)

نوکر رکھ دیں:

خواتین کا اسلام ہمیں بہت پسند ہے اور عرصہ دراز سے اس کا مطالعہ کئے جا رہے ہیں ہمارے گھر میں کام بہت ہوتا ہے حتی کہ یہ رسالہ اتنا چھوٹا ہوتا ہے پھر بھی پڑھنے کا وقت نہیں ملتا۔ ہمیں نوکرانی رکھ دیں کام کے لئے یا پھر کوئی حل بتائیں شاید آپ کو لینے کے دینے پڑ گئے ہیں۔ (نام نہیں لکھا۔ ترنڈہ محمد پناہ)

عزت کا راستہ بتایا:

میں ''خواتین کا اسلام'' کی مستقل قاریہ ہوں۔ سب سے پہلے اس رسالے ''خواتین کا اسلام'' کا تعارف ہمارے استاد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالصمد صاحب نے کروایا۔ ہم مدرسے میں پڑھتی ہیں تو استاد محترم صاحب نے فرمایا کہ اس رسالے کو پڑھا کرو اور استاد محترم نے ہمیں خود یہ رسالہ لا کر دیا۔ جب یہ رسالہ ہم نے پڑھا ماشاء اللہ بہت اچھا لگا اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہمارے استاد محترم صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ نے اس پُرفتن دور میں عورت کو جہالت سے نکالنے کے لئے تعلیم کا راستہ، بے حیائی سے نکالنے کے لئے حیا کا راستہ اور ذلت سے نکالنے کے لئے عزت کا راستہ فراہم کیا۔ میں دل کی گہرائیوں سے ''خواتین کا اسلام'' کے لئے دعا کرتی ہوں اللہ اسے دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے، آمین۔ (لبنیٰ بنت فقیر محمد، معلمہ مدرسہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ۔ محراب پور)

سب سے پہلے میں پڑھتا ہوں:

کافی عرصہ سے سوچ رہا تھا کہ آپ کو خط لکھوں مگر مصروفیات کی وجہ سے وقت نہ نکال سکا۔ آپ کے ادارہ کا فت روزہ ''خواتین کا اسلام'' ابتداء سے پڑھ رہا ہوں۔ کافی شمارے رکھے ہوئے تھے کہ زوجہ محترمہ نے دیگر اخبارات کے ساتھ ردی میں بیچ دیئے۔ بڑا افسوس ہوا۔ پھر میں نے شمارہ نمبر 52، 3 مارچ 2004ء سے الگ رکھنا شروع کر دیئے تادم تحریر شمارہ نمبر 52 سے شمارہ نمبر 85، 27 اکتوبر 2004 تک میرے پاس ہیں۔ آپ بہت نیک اور اچھا کام کر رہے ہیں۔ اچھے کام کی تعریف نہ کرنا بھی زیادتی ہے۔ ہر بدھ کو خواتین کا اسلام جب آتا ہے تو سب سے پہلے میں مطالعہ کرتا ہوں۔ حالانکہ یہ خواتین کا رسالہ ہے لیکن اس میں اتنی مفید باتیں ہوتی ہیں جو مرد حضرات کو بھی معلوم ہونا چاہییں۔ اکثر زوجہ محترمہ مجھ سے پوچھتی ہے کہ آپ نے فلاں مضمون کا مطالعہ کیا ہے؟ یعنی خواتین کا اسلام کے مطالعہ کے بعد ہم باہمی تبادلہ کرتے ہیں۔ شمارے سنبھال کر اس لئے رکھے ہیں تاکہ ہماری اکلوتی بیٹی مدثرہ خلیل بعمر 8 سال جب بڑی ہو تو اُس کے کام آئیں۔ ابھی بھی وہ کچھ کچھ پڑھنے کی کوشش کرتی ہے۔ (محمد خلیل چودھری۔ دینہ، ضلع جہلم)

مت گولیاں برساؤ

نجمہ سحر، راولپنڈی

مت گولیاں برساؤ
بھوکے عراقی بچوں پر کہ
ابھی ان کی آنکھ لگی ہے
مت کرو بموں کی بارش ان پر
ان کے شہیدوں کے
ابھی ہی تو جنازے اٹھے ہیں
مت اذیتیں دو سیاسی قیدیوں کو
آزادیٔ وطن کی خاطر
جسم ان کے ننگی تلواروں سے داغ گئے ہیں
مت رسوا کرو پاکباز بیبیوں کو
جن کے ڈولے اٹھنے تھے
وہ بن بیاہی مائیں بنادی گئی ہیں
مت مارو زندہ ماؤں کو کہ
ان ہی کی زبانوں سے تو
سبھی نے لوریاں سنی ہیں

بقیہ مومن فقط احکام الٰہی کا پابند: فرسٹ کزن کی شادی میں میں بہن کے کمرے میں امی کے ساتھ بیٹھی رہی اور میری ہم عمر کزنز کو مجھ سے ملنا بھی گوارا نہ ہوا۔ سب اپنی سج دھج اور مووی تصویر کے چکر میں لگی رہیں۔ میری کوئی بہن نہیں جو میرا ساتھ نباہتی۔ اس لئے بہت محسوس ہوا۔ پھر میں نے قریبی رشتہ داروں کی تقریبات میں بھی جانا محدود کر دیا کہ جب تنہا ہی بیٹھنا ہے تو کسی سے ملنا جلنا بھی نہیں تو گھر کیا برا ہے۔ جب خالو سے پردہ شروع کیا تو گویا میرے ننھیال میں مخالفتوں کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ میرے نانا، ماموں سب پیچھے پڑ گئے کہ باپ کے برابر خالو سے پردہ کرو گی تو خالہ کا گھر چھوٹ جائے گا۔ بہت مسائل ہوں گے۔ اس دن سے میرے بہت عزیز چاہنے والے خالو نے میرے گھر آنا چھوڑ دیا، خالہ کو چھوڑ کر باہر سے چلے جاتے ہیں۔ خالہ بیچاری برابر کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ خالو تمہارے خود کبھی کسی سے فری ہو کر بات نہیں کرتے جس کمرے میں خواتین ہوں وہاں نہیں آتے، دور سے خیر خیریت لے لیتے ہیں۔ ان کی عادت ہے کہ کبھی عورتوں سے نظر اٹھا کر بات نہیں کرتے۔ تم بس ان کو جا کر سلام کر لیا کرو بالکل غیروں کا سا معاملہ نہ کرو۔ قریبی رشتہ داروں میں کچھ گنجائش ہے وغیرہ وغیرہ...... میں نے اس سلسلہ میں فتویٰ بھی لیا۔ ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' میں بھی پڑھا کہ ایسے رشتہ دار جہاں فتنہ کا اندیشہ نہ ہو چہرہ کھولنے کی اجازت ہے، مگر دل میں اس کو برا جانے اور استغفار پڑھتا رہے۔ بس میں نے سمجھ لیا کہ فتویٰ فتویٰ ہے اور تقویٰ تقویٰ ہے۔ اللہ مجھے تقویٰ کی راہ نصیب فرمائے، میری خالہ خالو مکہ سے آنے والے ہیں۔ ان کے اپنے بچوں کو بھی کبھی کبھی یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ واقعی اپنی اولاد سے بڑھ کر مجھے چاہتے ہیں اور دیکھنے والے بھی محسوس کرتے ہیں۔ وہ بغیر سر پر ہاتھ پھیرے مطمئن نہ ہوتے۔ جب سے میں مدرسہ کی طالبہ بنی اور زیادہ محبت کرنے لگے ہیں۔ ان کو واقعی بہت دکھ ہوگا۔ یہ اتنا مشکل مرحلہ ہے کہ اللہ ہی حوصلہ دے۔ خالہ زاد بھائی جان پریشان ہیں کہ کیا اب ہماری باجی ہم سے بھی پردہ کریں گی؟ بس میں اللہ سے یہی دعا کرتی ہوں کہ جب میں تیرے دین کی طالبہ نہ تھی تب تیرے بندوں کے دل میں میری محبت تھی تو اے اللہ! اب اس محبت کو بغض عداوت، غصہ میں نہ بدل۔ ان کو اتنا شعور دے کہ میں اللہ کے حکم کے خلاف نہیں کرتی۔ سب سے زیادہ افسوس ناک بات یہ کہ لوگ کہتے ہیں (قریبی رشتہ دار) کہ آپ نے لڑکی کو کیا بنا دیا۔ اسے کون پسند کرے گا، کون اپنائے گا۔ شادی بیاہ کی محفلوں میں لڑکیاں پسند کی جاتی ہیں۔ یہ برقع میں لپٹی ہوتی ہے آج کل کے دور میں ایسا گھرانہ کہاں ملے گا۔ میری امی مطمئن ہو کر کہتی ہیں لاتقنطوا من رحمۃ اللہ

فطرت کے ہیں پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند

بے پردگی سے پردے کی طرف

مؤمن فقط احکامِ الٰہی کا پابند

بنتِ ابراہیم صدیقی

یوں تو ہمارا گھرانہ اچھا خاصا مذہبی ہے، مگر قریبی رشتہ داروں سے پردہ کا قطعی تصور نہیں تھا۔ میں نے تیرہ سال کی عمر میں برقع پہنا اور ہمیشہ پردہ کا خاص خیال رکھا۔ ایک بار میں اپنے ماموں کے ساتھ کار میں آئسکریم کھانے گئی تو گاڑی میں بیٹھی سب خواتین نے نقاب ہٹا کر آئسکریم کھالی، مگر میں نے نقاب نہیں ہٹایا گھر آکر آئسکریم آ کھائی۔ اس پر میرے ماموں کہنے لگے آپا آپ کی بیٹی تو اتنی سی عمر میں علامہ ہے، اس نیک بی بی کو آپ عالمہ بنوائیں۔ میری ایک کزن نے مجھے بتایا کہ اس کے کالج میں فنکشن کے موقع پر جو فلمیں دکھائی جارہی ہیں ان مین سنسر شدہ مناظرہ بھی کھلے عام دکھائے جارہے ہیں۔ بس میں نے سوچ لیا کہ مجھے علم حاصل کرنا ہے مگر کالج میں نہیں۔ میٹرک کے بعد جب میں نے دینی مدرسہ میں داخلہ لیا تو والدہ صاحبہ نے کہا بیٹی! اب تم اپنے کزن وغیرہ سے پردہ شروع کردو، مگر میں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ابھی تو میں نے داخلہ لیا ہے۔ جب پڑھوں گی سمجھوں گی تو پھر دل کی خوشی کے ساتھ عمل بھی کرتی جاؤں گی۔ اللہ کا خصوصی کرم تھا کہ خاندان میں سب مجھ سے بہت محبت کرتے تھے اور سیدھی سادھی نیک فطرت کہتے تھے۔ میری ایک خالہ کراچی میں رہتی ہیں اور ایک مکہ میں۔ دونوں خالوں مجھ سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور یہ چاہت بناوٹ نہیں حقیقت تھی...... میں بچپن ہی سے دوپٹہ بہت قاعدے سے پہنتی تھی، میرے خالو خالہ سے کہتے دوپٹہ پہننا اس بچی سے سیکھو۔ مکہ والے خالو اپنی بیٹی کو ہر بات پر میری مثال دیا کرتے۔ میں بلا مبالغہ کہہ سکتی ہوں کہ چچا اور ماموؤں سے زیادہ میرے خالوؤں نے مجھے محبت دی۔

بچپن میں اگر کبھی امی بھائی جان کے چھوٹے ہونے والے کپڑوں میں سے مجھے سردیوں میں پینٹ پہنانا چاہتیں تو میں نہیں پہنتی تھی کہ یہ لڑکوں والے بے ہودہ کپڑے مجھے کبھی اچھے نہ لگتے جبکہ بھائی کا کرتہ شلوار کا سوٹ بھی اس لئے نہیں پہنتی تھی کہ لڑکوں کی مشابہت مجھے پسند نہ تھی۔ ایسی ہی بے شمار باتوں کی وجہ سے بچپن ہی سے سب کو میرے رجحان کا اندازہ تھا۔ پہلے سال کی تعلیم مکمل ہوئی تو دوسرے سال میں نے اپنے کزن وغیرہ سے پردہ شروع کردیا۔ ددھیال میں تو بظاہر ردعمل کا اظہار نہ ہوا۔ بس یہ ہوا کہ اکثر مواقع پر مجھے شدید نظر انداز کیا گیا کہ تم کو پردہ کی وجہ سے پریشانی ہوگی۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

دین کا بنیادی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے کیا آپ نے اس فرض کی ادائیگی کی فکر کی ہے؟

طالبات و خواتین کیلئے
خوشخبری

القرآن کورسز

دین کی بنیادی تعلیمات کا سہ ماہی، ششماہی، یکسالہ نصاب بعنوان

کلاسز مقام

خصوصیات
☆ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے سند یافتہ عالمات کی زیر نگرانی جدید تدریسی ٹیکنیکس کے ساتھ
☆ معروضی مشقوں (Objective Exercises) کے ذریعے ہر سبق کا اعادہ
☆ مسائل کی تفہیم کیلئے خود تشخیصی (Self Assessing) ٹیکنیک

مضامین
☆ ترجمہ و تفسیر
☆ حدیث
☆ عقائد و اصول دین
☆ فقہ
☆ تجوید
☆ فن خطاب
☆ بنیادی عربی گرامر

بہادر آباد سینٹر: القرآن کورسز سینٹر
بالمقابل فیض احمد صدیقی فیملی پارک نزد نو سوا سنیکس، بہادر آباد جمرگی کراچی
کلاسز: ہفتہ میں تین دن سہ پہر 3 تا 5:30 بجے

برنس روڈ سینٹر: مفتی محمودؒ ہال
مدرسہ تعلیم القرآن للبنات
گلی نمبر 2 برنس روڈ کراچی
کلاسز: ہفتہ میں 5 دن صبح 9 تا 12 بجے
کلاسز: ہفتہ میں تین دن سہ پہر 3 تا 5:30 بجے

افتتاحی تقریب: 12 دسمبر 2004ء بروز اتوار سہ پہر 3 بجے بمقام بہادر آباد سینٹر

زیر نگرانی: کلثوم الطاف موتی
فاضلہ جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد

نوٹ: داخلہ فارم و دیگر معلومات درج بالا سینٹرز سے حاصل کی جاسکتی ہیں

القرآن کورسز نیٹ ورک پاکستان
رابطہ: 2631008-2634781-0300-2167586

خالص دیسی گھی سے تیار شدہ خوشذائقہ و تازہ مٹھائیاں
عصر شیریں ™
ISO
بلاک 13-A مستانہ منزل مین یونیورسٹی روڈ، بالمقابل PIA پلانیٹیریم، کراچی پاکستان
TEL: 92-21-4981829 FAX: 92-21-4982518
Block 13-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi, Pakistan

ہر بدھ کو روزنامہ اسلام کے ساتھ شائع ہوتا ہے

روزنامہ اسلام

خواتین کا اسلام

92

اتوار 23 شوال 1425ھ مطابق 8 دسمبر 2004ء

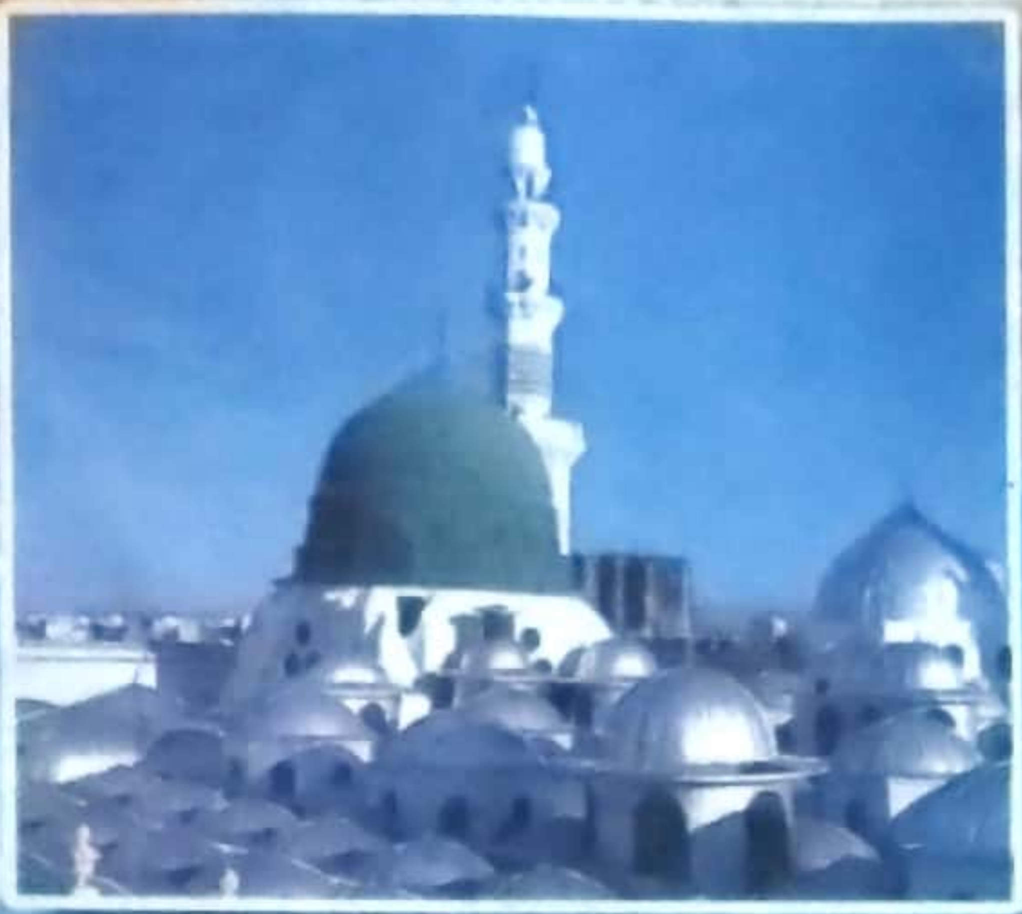

خواتین کو حج پر جانا مبارک ہو

سکون کا شیش محل

ذائقہ
نہیں تو چائے نہیں
Ph: 061-4449158-4440616
اب لیجیے چائے کا اصل مزہ
ذائقہ چائے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسِ قرآن و حدیث

ظُلم

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

بعض اہل علم نے ظلم کی تین قسمیں بیان کی ہیں، پہلی قسم یہ ہے کہ انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ظلم ہو، اور اس میں سب سے بڑا ظلم کفر و شرک اور نفاق ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔" (لقمان/۱۳)

دوسری قسم یہ ہے کہ خود انسانوں کے درمیان ظلم ہو، سورۂ شوریٰ میں ہے "الزام صرف ان لوگوں پر ہے جو انسانوں پر ظلم کرتے ہیں۔" (شوریٰ/۴۲)

تیسری قسم یہ ہے کہ انسان خود اپنے اوپر ظلم کرے سورۂ فاطر میں ہے "ان میں سے بعض اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں۔" (فاطر/۳۲)

انجام اور حقیقت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ تینوں قسمیں اپنے اوپر ظلم کرنے ہی کی ہیں کیونکہ ان کا نقصان خود انسان ہی کو ہوتا ہے خواہ وہ کفر و شرک کرے یا فسق و فجور اور منافقت، کسی کا حق دبائے یا ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف دے، خودکشی کرے یا اپنے جسم و جان کو ناروا تکلیف میں ڈالے بہرصورت دنیا اور آخرت میں ان حرکتوں کا خمیازہ خود اسی کو بھگتنا پڑے گا۔ سورۂ یونس میں ہے "بے شک اللہ انسانوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن انسان ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔" سورۂ توبہ میں بعض ظالم اور نافرمان قوموں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا گیا "پس اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں تھا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔" قرآن کریم میں اگرچہ ظلم کا لفظ مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے لیکن روز مرہ زبان میں جب ظلم کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد وہ ظلم ہوتا ہے جو بندے بندوں پر کرتے ہیں، انسان چونکہ اپنی فطرت کے اعتبار سے "ظلوم اور جہول" ہے اس لئے ہر شخص کے اندر ظلم اور جہالت کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور پایا جاتا ہے البتہ جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے علمِ نافع عطا فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں رشد و ہدایت القاء کر دیتا ہے اور جب وہ علم پر عمل کرتا ہے تو ظلم سے بھی بچ کر رہتا ہے اور جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ نہ کرے اسے اول تو علمِ نافع حاصل نہیں ہوتا اور اگر وہ حروف خوانی اور کتاب فہمی کی حد تک علم حاصل کر بھی لے تو اسے عمل کی توفیق نہیں ہوتی، اگر اسے علم حاصل نہ ہو تو وہ جہل میں مبتلا رہتا ہے اور اگر توفیقِ عمل نہ ہو تو وہ ظلم کا مرتکب ہوتا ہے، امام ابن قیم رحمہ اللہ کے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہر خیر کی اصل علم اور عدل ہے اور ہر شر کی اصل جہل اور ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عدل کی حدود مقرر کی ہیں، جو شخص ان حدود سے تجاوز کرے گا وہ ظالم شمار ہوگا اور وہ ان تمام وعیدوں کا مستحق ہوگا جو کتاب و سنت میں ظالموں کے لئے مذکور ہیں، قرآن کریم کو دیکھیں تو وہ ظلم اور ظالموں کی مذمت سے بھرا پڑا ہے کہیں فرمایا گیا "بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔" (مائدہ/۵۱) کہیں فرمایا گیا "اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔" (آل عمران/۱۴۰) کہیں فرمایا گیا "ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔" (فاطر/۳۷) انسانیت کو ظلم کے تباہ کن اثرات سے بچانے کے لئے قرآن نے مسلمانوں کو ایک بنیادی ہدایت یہ دی ہے کہ "نیکی اور تقویٰ کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور تعدی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔" (مائدہ/۲) جدید دنیا میں نان کوآپریشن کو مظالم کی روک تھام کے لئے ایک مؤثر حربہ قرار دیا جا رہا ہے لیکن قرآن نے یہ نظریہ صدیوں پہلے پیش کیا تھا اور ایک ایسی امت اور جماعت بھی کھڑی کر دی تھی جس نے معاشرتی، سیاسی، فوجی اور معاشی میدانوں میں اس نظریہ پر عمل کر کے دکھایا، وہ خیر کے کاموں میں ایک دوسرے کے دست و بازو ثابت ہوتے تھے اور ظلم و تعدی میں تعاون نہیں کرتے تھے، اس عدمِ تعاون کا نتیجہ یہ نکلا کہ جہاں جہاں وہ اصحاب خیر پہنچے وہاں سے ظلم و ستم کا خاتمہ ہو گیا، وہ نہ صرف یہ کہ ظلم میں تعاون نہیں کرتے تھے بلکہ ظالم کا ہاتھ روکنے اور اس کا پنجہ مروڑنے میں بھی اپنی تمام صلاحیتیں صرف کر دیتے تھے، اس لئے کہ انہیں اسی چیز کی تعلیم دی گئی تھی، صحیح بخاری میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو فرمایا کہ "تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کی جا سکتی ہے مگر ظالم کی مدد کیونکر کی جائے، فرمایا "اس کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکا جائے۔"

اس طریقۂ تعلیم کی جدت پر ایک نظر ڈالیے، ظالم کی مدد کی ترغیب دلا کر سننے والوں کے دلوں میں تو یہ کی خلش پیدا کر دی اور جب بظاہر اسی عجیب تعلیم کی طرف وہ بدل و جان متوجہ ہو گئے تو اس کمالِ التفات سے فائدہ اٹھا کر آپ نے یہ تلقین فرمائی کہ ظالم کی مدد کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکا جائے۔ (سیرت النبیؐ)

مسند احمد کی ایک حدیث میں آپ نے ظالم سے ڈرنے پر بھی وعید سنائی ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جب تم میری امت کو دیکھو کہ وہ ظالم کو ظالم کہتے ہوئے بھی ڈرتی ہے تو پھر اس کی اصلاح سے مایوسی ہو جائے گی۔" دوسری روایت میں ہے کہ اس صورت میں میری امت کو زمین میں دھنسنے، شکلوں کے مسخ ہونے اور سنگ باری جیسے عذابوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

احادیث کے مطالعہ سے ظلم کے بہت سارے نقصانات سامنے آتے ہیں ہم ان میں سے چند ایک کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

۱۔۔۔۔ ظالم اللہ کے غضب کا مستحق ہو جاتا ہے اور اس پر مختلف قسم کے عذاب نازل ہوتے ہیں، جب اللہ گرفت فرماتا ہے تو اس کی گرفت سے ظالم کو کوئی بھی نہیں چھڑا سکتا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے پھر جب اسے پکڑتا ہے تو اسے کوئی نہیں چھڑا سکتا۔"

۲۔۔۔۔ مظلوم کی بددعا اس کے خلاف قبول ہوتی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مظلوم کی دعا سے بچو کیونکہ وہ آسمان کی طرف ایسے چڑھتی ہے گویا وہ چنگاری ہے۔" (حاکم)

۳۔۔۔۔ ظلم کی وجہ سے ملک اور حکومتیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

۴۔۔۔۔ ظالم قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا، صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے فرمایا "میری امت میں دو قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں میری سفارش نہیں پہنچے گی ایک تو ظالم اور غاصب بادشاہ، دوسرا دین میں غلو کرنے والا، میں ان دونوں کے خلاف گواہی دوں گا اور ان سے براءت کا اعلان کروں گا۔

۵۔۔۔۔ ظلم کا ارتکاب، دل کی ظلمت اور قساوت کی دلیل ہے۔

۶۔۔۔۔ ظالم سے مخلوق خدا نفرت کرتی ہے اور دور بھاگتی ہے۔

۷۔۔۔۔ ظالم، قیامت کے دن اپنی نیکیوں سے محروم ہو جائے گا اور اس کے کندھوں پر مظلوموں کے گناہوں کا بوجھ لاد دیا جائے گا۔

۸۔۔۔۔ ظالم، اللہ کی نظر میں انتہائی ذلیل اور حقیر ہوتا ہے۔

۹۔۔۔۔ ظالم کے لئے قیامت کے دن ظلمت ہی ظلمت ہوگی، اسے جنت کی طرف جانے کا راستہ دکھائی نہیں دے گا۔

۱۰۔۔۔۔ ظالم کا ہاتھ نہ روکنے کی وجہ سے پوری امت کا نظم درہم برہم ہو جاتا ہے۔ شاید ہمارے آج کے انتشار کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ظالم کا ہاتھ روکنا تو کجا الٹا اس کا ساتھ دیا جاتا ہے۔

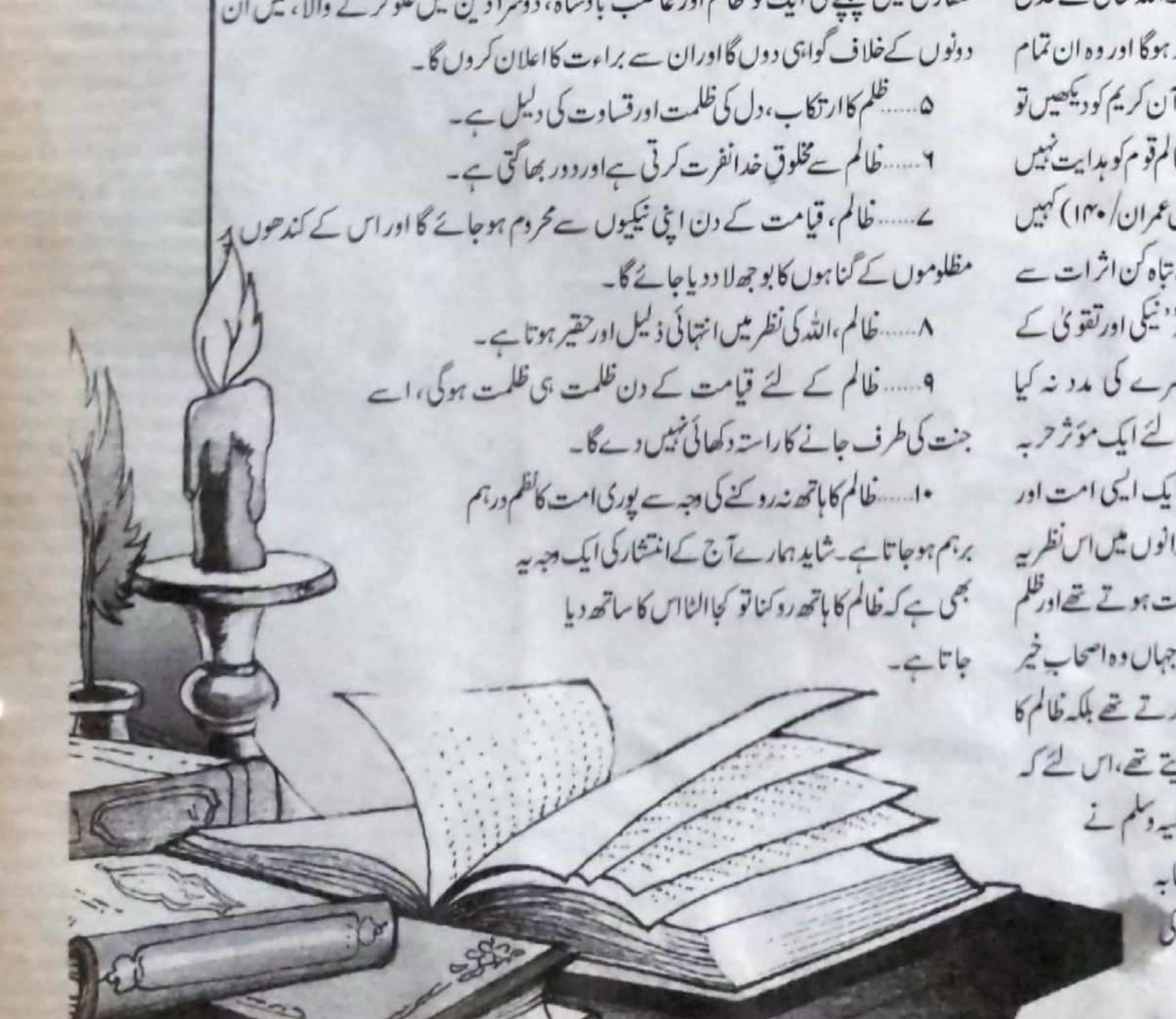

اپنی نعمتوں سے نواز دے

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ قُلُوْبِنَا وَ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِکَ قَابِلِیْھَا وَ اَتِمَّھَا عَلَیْنَا. (ابوداؤد)

اے ہمارے پروردگار! ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، اور ہمارے جوڑوں (ازواج) اور ہماری نسل میں برکت عطا فرما اور ہم پر عنایت فرما، تو بڑا عنایت فرمانے والا اور مہربان ہے اور تو ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا اور شایان شان طریقے پر ان کا استقبال کرنے والا بنا اور بھرپور نعمتوں سے نواز دے۔

تعمیر فکر

اسلامی معاشرے میں خاندان کی بنیادیں

آخری قسط

اہل قرابت سے تعلق:

انسان کی گھریلو زندگی میں ماں باپ، بھائی بہن، میاں بیوی کے بعد اہل قرابت کا درجہ ہے۔ اہل قرابت کی حدود بہت وسیع ہیں اس میں وہ تمام اعزہ شامل ہیں جو کسی بھی رشتے کی رو سے قرابت رکھتے ہوں۔ پھر ان میں سے جو جس قدر قریب ہوگا اسی قدر زیادہ حسن سلوک کا مستحق ہوگا۔ ہمارا دین تمام اہل قرابت کو ایک دوسرے کے حق میں دلی خیر خواہ، ہمدرد، مددگار اور غم گسار دیکھنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں متعدد بار اہل قرابت سے حسنِ سلوک کا حکم آیا ہے۔ احادیث نبویہ میں بھی صلہ رحمی کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ اہل قرابت کے ساتھ حسن سلوک اللہ تعالیٰ کے ان خاص احکام میں سے ہے جن کا انسان سے عہد لیا گیا ہے چناں چہ ارشاد ہے:

''اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین، رشتہ داروں اور یتیموں اور مساکین کے ساتھ حسن سلوک کرنا''۔ (البقرہ۔۸۳)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

''اور دے قرابت والے کو اس کا حق اور محتاج کو اور مسافر کو، اور بے جا مت اڑا۔'' (بنی اسرائیل۔۲۶)

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

''اور بندگی کرو اللہ کی، اور نہ شریک کرو کسی کو اس کا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور قرابت والوں کے ساتھ اور یتیموں، فقیروں، اور ہمسایہ قریب کے ساتھ''۔ (النساء۔۳۶)

مزید ارشاد فرمایا:

''اور اللہ سے ڈرتے رہو، جس کے واسطے سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور قرابت داروں سے خبردار رہو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔'' (النساء۔۱)

یہ تو وہ آیات تھیں جن میں اہل قرابت کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا، اس کے برعکس اگر کوئی شخص قطع رحمی کرتا ہے، اہل قرابت کے ساتھ بدسلوکی اور بدمعاملگی کے ساتھ پیش آتا ہے تو اس کے لئے سخت ترین وعیدیں بھی ہیں۔ ہم پہلے آیت ذکر کر آئے ہیں جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان سے اہل قرابت کے ساتھ حسن سلوک کا عہد لیا ہے جو شخص اس عہد کو توڑتا ہے اس کا حشر کیا ہوگا؟ وہ بھی ذرا پڑھ لیجئے:

اور جو لوگ اللہ کا عہد توڑتے ہیں اسے مضبوط کرنے کے بعد اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے۔ (سورۂ رعد۔۲۵)

سورۂ محمد میں اسی طرح کا مضمون ارشاد ہے:

اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا تمہیں یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں فساد مچادو گے اور آپس میں قطعِ قرابت کرلو گے، یہی لوگ تو ہیں جن پہ اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے سو انہیں بہرا کردیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کردیا۔ (محمد۔۲۲،۲۳)

یہ تو تھیں قرآنی تعلیمات۔ رشتہ داروں کے حقوق کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے، ایک نگاہ ادھر بھی ڈالتے جائیں...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے، اور جو شخص اللہ اور روز، قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ پھر خاموش رہے۔'' (بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کوئی احسان جتانے والا، قطع تعلق کرنے والا، اور شراب کشید کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (نسائی)

مذکورہ بالا آیات و احادیث کے تجزیے کے بعد حسب ذیل نکات سامنے آتے ہیں۔

(۱) اہل قرابت کے ساتھ حسن سلوک اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک مضبوط عہد ہے۔

(۲) انسان کو اگر اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کی نعمت سے نوازا ہے تو اس میں اہل قرابت کا بھی حصہ ہے، اس سلسلہ میں بطور خاص ہدایت یہ ہے کہ اپنے مال بے جا خرچ نہ کیا جائے بلکہ عزیزوں، رشتے داروں پر صرف کیا جائے۔

(۳) عزیزوں کے حق کی ادائیگی پر اللہ کی خاص نگہ بانی ہے، جو شخص کوتاہی کا مرتکب ہوگا اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہوگا۔

(۴) جو شخص قطع رحمی کرتا ہے گویا اس کا اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ناقص ہے، وہ یا تو قیامت کے دن مواخذے سے غافل ہے یا پھر اس دن پر ایمان ہی نہیں رکھتا، دونوں صورتیں ہلاکت خیز ہیں۔

(۵) جو شخص قطع رحمی کرتا ہے وہ قرآن کی نظر میں مفسد، ملعون، اندھا، بہرا اور جہنمی ہے۔

آیئے! اپنے احوال کا بھی جائزہ لے لیں، ہمارے ہاں اکثریت ایسی ہے جسے قرآنی احکام اور نبوی تعلیمات کے ساتھ ایک فی صد بھی نسبت نہیں، معمولی بات کو قطع تعلق کی بنیاد بنالینا، ذرا سی خلافِ طبع بات پیش آجانے پر خونی رشتوں کو فراموش کردینا، برسوں کے تعلقات کو لمحوں میں ختم کردینا عام ہے۔ اس سلسلے میں بڑے اچھے اچھے دین دار گھرانے بھی بسا اوقات احتیاط واعتدال کا دامن چھوڑ دیتے ہیں، بات کیا ہوتی ہے؟ صرف اتنی کہ فلاں رشتے دار نے ہمیں فلاں کی شادی پر مدعو نہیں کیا، یا ہمارے ہاں فلاں کا انتقال ہوگیا تھا تو فلانے نے دو لفظ تعزیت کے نہیں کہے تھے۔

اسلام جو ایک جامع دین ہے، جس کی اولین بنیاد توحید پر ہے، وہ تمام مسلمانوں کو ایک اکائی اور امت واحدہ کے طور پر دیکھنا چاہتا ہے، چناں چہ اسلام ہمیں وہ تمام ذرائع بتاتا ہے جو اولاً ایک گھرانے کو یکجان بناتے ہیں پھر خاندان کو متحد کرتے ہیں اور اس کے بعد پورے مسلم معاشرے کو ''امتِ واحدہ'' بناتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

المؤمن للمؤمن کا لبنیان یشد بعضہ بعضاً. (بخاری و مسلم)

کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک مضبوط عمارت جیسا ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

المؤمنون کرجلٍ واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلُّہ وان اشتکی راسُہ اشتکی کُلُّہٗ.

سب مسلمان شخص واحد کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ دکھے تو پورا جسم درد محسوس کرتا ہے اور اس کے سر میں تکلیف ہو تو بھی پورا جسم تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انمول ارشادات جاننے کے بعد اسلامی معاشرت اور تہذیب کے اعلیٰ وارفع ہونے میں کیا شک و شبہ رہ جاتا ہے، یہاں تو رحمت ہی رحمت، مودت ہی مودت، محبت ہی محبت رچی بسی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کفار ومشرکین کی شیطانی تہذیب وثقافت کے چنگل سے نکل کر دین اسلام کی پر لطف معاشرت کے سائے میں پناہ لینے کی سعادت نصیب فرمائیں۔ آمین یارب العالمین۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

محمد احمد حافظ

خط وکتابت کا پتہ ''خواتین کا اسلام'' دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی
ای میل: islamforwomen@hotmail.com فیکس: 021-6622240 فون: 021-6683301

خواتین کا اسلام انٹر نیٹ پر بھی
www.dailyislam.net.pk

سیدوں کی کہانی پڑھنے سننے کا حکم:

سوال: بہت سے گھرانوں میں رواج ہے کہ "سیدہ کی کہانی"، "دس بیبیوں کی کہانی" عورتیں پڑھ کر سناتی ہیں۔ پھر مجلس کے اختتام پر مٹھائی تقسیم کرتی ہیں۔ اگر کوئی منع کرے تو کہتی ہیں تم ایسے نیک کام سے روکتے ہو؟ ہم اسے بند کر کے گنہگار نہیں بننا چاہتیں۔ اس کا شرعی حکم واضح کیجئے۔ (ایک بہن)

جواب: یہ جھوٹی کہانیاں ہیں جنہیں پڑھنا سننا وقت کا ضیاع ہے۔ پھر اس پر مٹھائی کا اہتمام مستقل گناہ ہے۔ پھر یہ سمجھنا کہ ان خرافات سے اگر باز آ گئے تو گناہ ہوگا مستقل گناہ ہے۔ ظلمت بعضها فوق بعض، پس ایسی جاہلانہ رسموں سے گھروں کو پاک رکھنا ضروری ہے۔ اہل خانہ کو قرآن مجید کی تلاوت، مسنون اذکار وادعیہ اور مستند دینی کتب کے مطالعہ کا خوگر بنایا جائے۔

جو نمازیں یا روزے فوت ہو جائیں ان کی قضا کا حکم:

سوال: دوران حمل اور ماہواری میرے بہت سے روزے قضاء ہو گئے۔ ہر سال سوچتی ہوں رمضان سے پہلے یہ رکھ لوں گی۔ مگر رکھ نہیں پاتی اور رمضان آ جاتا ہے۔ اب ان کی صحیح تعداد بھی یاد نہیں۔ زمانہ حمل و ماہواری کی قضا شدہ نمازوں اور روزوں کا کیا حکم ہے؟ (ایضا)

جواب: زمانہ حمل میں جو نماز اور روزے رہ گئے ان کی قضاء فرض ہے اور ماہواری کے ایام کی نمازیں معاف ہیں اور روزوں کی قضاء ہے، اگر ان کی تعداد یاد نہیں رکھی تو اس کوتاہی پر استغفار کریں اور خوب غور وفکر کر کے محتاط طریقے سے ان کی تعداد مقرر کریں اور فوری ادائیگی شروع کر دیں۔ نماز یا روزہ کی قضاء بھی اداء کی طرح فرض ہے اور یہ بندہ کے ذمہ اللہ تعالیٰ کا قرض ہے۔ اداء قرض میں جس قدر جلدی ممکن ہو کی جائے۔ اگر قضاء میں سستی کرتی رہیں اور موت آ گئی تو سخت گنہگار ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے حضور مجرم بن کر پیش ہوں گی۔

اوراق جمع کرنے کا جنون:

سوال: ہماری ایک خالہ ہیں انہیں اوراق جمع کرنے کا جنون ہے، قرآنی اوراق ہوں یا اخبارات ورسائل، جو ورق نظر آئے اٹھالیں گی، اس پر تصویر ہو تو اسے کاٹ کر پھینک دیں گی، اوراق جمع کرتی رہتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے مستقل کوٹھڑیاں بنائی ہوئی ہیں ان میں جمع کرتی ہیں۔ مگر دوسری جانب نماز قضاء کر دیتی ہیں، ہم سمجھائیں تو غصہ میں آ جاتی ہیں، ہیں بھی معمر ان کے اس طرز عمل کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ (طبنت صدیق پنڈی (؟))

جواب: اوراق خواہ لکھے ہوئے ہوں یا سادہ، انہیں جمع کرنا اور بے ادبی سے بچانا بے شک نیک کام ہے۔ انہیں سمجھا دیجئے کہ جب یہ مناسب مقدار میں جمع ہو جائیں تو انہیں جلا دیا کریں، لیکن نماز دین کے فرائض میں مؤکد ترین فریضہ ہے جسے حدیث میں کفر واسلام کے مابین خط امتیاز قرار دیا گیا ہے، اگر کوئی شخص تارک نماز رہ کر دنیا بھر کی نیکیاں بھی نامۂ اعمال میں جمع کر لے تو خطرہ میں ہے۔ اس کے برعکس اگر نماز کا معاملہ درست ہے اور دوسرے اعمال میں کچھ کمی کوتاہی ہے تو بھی نجات کی امید ہے: اول ما یحاسب به العبد یوم القیمة الصلوٰة فان صلحت صلح ساء عمله و ان فسدت فسد ساء عمله (طبرانی اوسط)

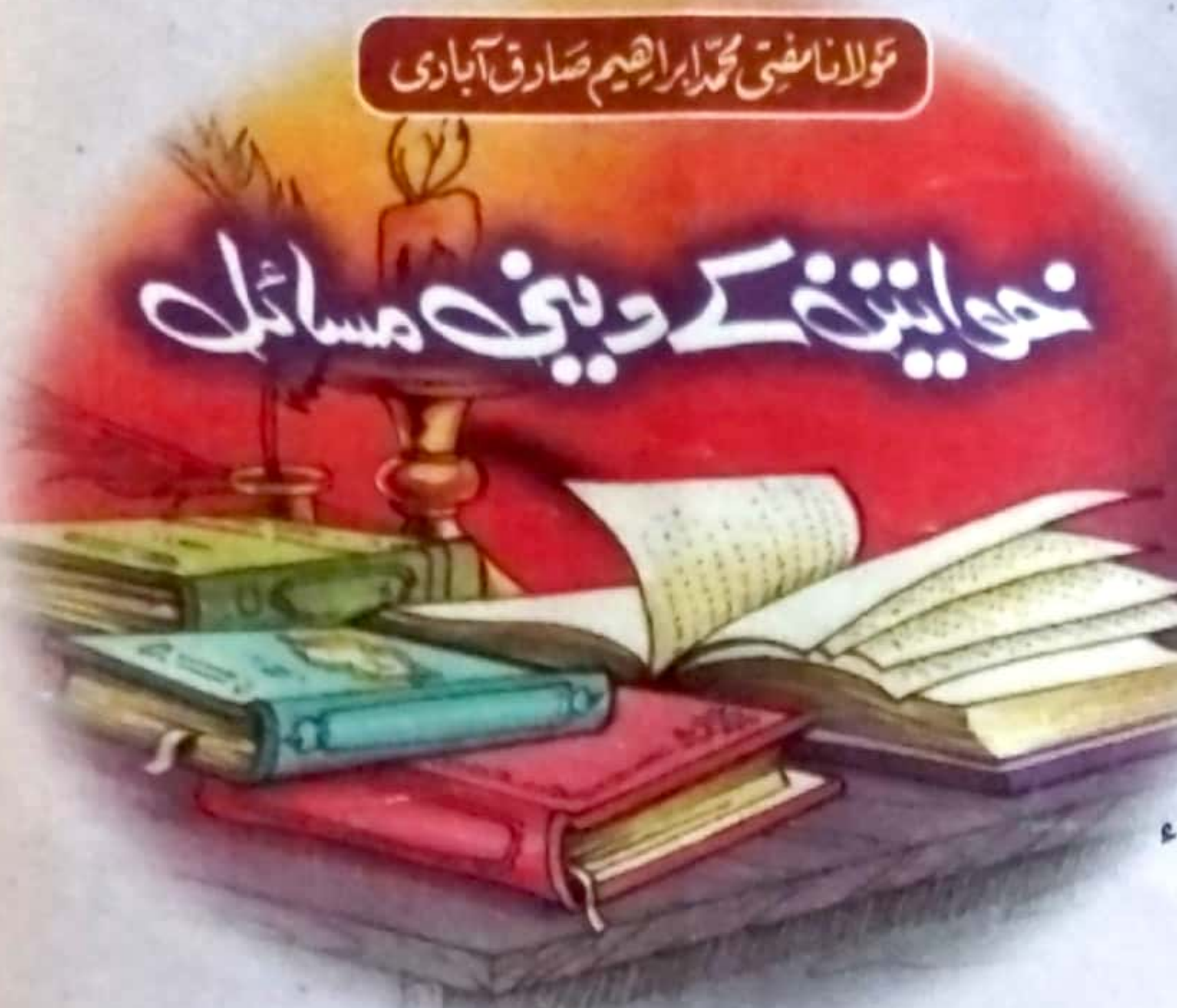

زندگی میں جائیداد کی تقسیم:

سوال: ہم چار بھائی دو بہنیں ہیں۔ والد صاحب کی تھوڑی سی زمین تھی جو انہوں نے بیٹوں کو دے دی، اس لئے کہ اس کے بغیر بیٹوں کی گزر بسر مشکل تھی۔ البتہ والد اور ہمارے بھائیوں نے چاروں بہنوں کو پچاس پچاس ہزار روپے کا سامان دلا دیا۔ بیٹوں کو زمین اور بیٹیوں کو سامان دیا۔ اب والد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ اگر بھائی بہنوں کو زمین میں سے کچھ نہ دیں یا بہنیں خود نہ لیں تو والد مرحوم کو گناہ تو نہ ہوگا؟ (ایضا)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: فاتقوا الله واعدلوا بین اولادکم کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف وبرابری کا معاملہ کرو (متفق علیہ) اس لئے والد اگر زندگی میں جائیداد تقسیم کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ پوری اولاد کو ایک نگاہ سے دیکھے۔ پس اگر والد نے یہ سامان بچیوں کو اسی نیت سے دیا کہ یہ میری جائیداد میں سے ان کا حصہ رسدی ہے۔ گویا بیٹوں کو زمین اور بیٹیوں کو سامان دیا تو جائز ہے اور والد اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گیا۔ بشرطیکہ ہر بیٹی کو ملنے والا حصہ اپنی مالیت میں ہر بیٹے کے حصہ کے برابر یا کم از کم اس کا نصف ہو۔ اگر اس سے بھی کم ہے تو بیٹیوں کی حق تلفی کی گئی۔ اگر بیٹے از خود بیٹیوں کا حق پورا کر دیں تو فبہا! ورنہ مرحوم والد پر مؤاخذہ کا خطرہ ہے۔ الا یہ کہ بیٹیاں یہ کمی بیشی دل سے معاف کر دیں۔

ناجائز رسموں میں تیار کئے گئے کھانوں کا حکم:

سوال: ہمارے گاؤں میں چالیسواں اور برسی کے موقع پر پلاؤ پکا کر پورے گاؤں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ لوگوں کو جتنا سمجھایا جائے وہ ان رسوم وبدعات سے باز نہیں آتے۔ سوال یہ ہے کہ یہ چاول اگر وہ از خود بھیج دیں تو ہم ان کا کیا کریں؟ غریبوں کو صدقہ کر دیں یا گرا دیں؟ (زوجہ محبوب الٰہی۔ ایبٹ آباد)

جواب: یہ کھانا لینا جائز نہیں۔ اگر کسی مفسدہ کے اندیشہ سے لے لیا تو ضائع نہ کریں، بلکہ بلانیت ثواب مساکین کو دے دیں۔

امیر آدمی کے لئے صدقہ کھانے کا حکم:

سوال: گاؤں میں کوئی صدقہ کرے تو وہ گوشت پورے گاؤں میں تقسیم کرتا ہے حالانکہ یہ صرف غرباء کا حق ہوتا ہے۔ ہم یہ گوشت لے لیتے ہیں۔ اس کا وزن کر کے قیمت مدرسہ میں دے دیتے ہیں اور گوشت استعمال کر لیتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ شرعاً درست ہے؟ (ایضا)

جواب: اگر یہ نفلی صدقہ ہے تو ہر شخص کو لینا جائز ہے۔ خواہ غریب ہو یا امیر، اور صدقہ واجبہ ہے (مثلاً منت مان رکھی تھی) تو اس کا استعمال کسی امیر کے لئے جائز نہیں۔ اگر بے خبری میں لے لیا تو مالک کو لوٹا دیں، وہ نہ لے تو کسی غریب مستحق کو دے دیں۔

چند اوراد کا تذکرہ:

سوال: ایک کلینڈر پر لکھا تھا کہ حضرت امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ان اوراد سے بہت کچھ پایا: پیر کے دن یا حی یا قیوم ہزار بار۔ منگل کے دن صلی اللہ علیٰ النبی وآلہ وسلم ہزار بار۔ بدھ کے دن استغفار ہزار بار۔ جمعرات کو لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین ہزار بار۔ جمعہ کے دن اللہ ہزار بار۔ ہفتہ کے دن لا الٰہ الا اللہ سو بار۔ اتوار کے دن یا حی یا قیوم ہزار بار۔ ان کا پڑھنا کیسا ہے؟ (بنت منظور الٰہی۔ ایبٹ آباد)

جواب: بزرگوں کے ارشاد فرمودہ اذکار وادعیہ خیر وبرکت سے خالی نہیں۔ اس لئے ان کے پڑھنے میں حرج نہیں لیکن یہاں چند باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ ثبوت کے لئے محض کلینڈر میں اندراج کافی نہیں۔ اس کی تحقیق ضروری ہے کہ واقعی امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں لکھی ہیں؟ لکھی ہیں تو کس کتاب میں؟ دوسری بات یہ کہ پڑھنے کے لئے اصل چیز اذکار ماثورہ ہیں۔ جو دعا جس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یا تلقین فرمائی اس سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں۔ تیسری بات یہ کہ مسلمان کی ہر پریشانی کا علاج اور اس کے دین ودنیا کے تمام مسائل کا حل تقویٰ اختیار کرنے میں ہے۔ یعنی مسلمان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑ کر گناہوں سے پاک زندگی اختیار کر لے۔ گناہ چھوڑے بغیر اوراد و وظائف اور عملیات (خواہ وہ اپنی جگہ کتنے ہی اہم اور مؤثر ہوں) میں اشتغال بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی نادان عمدہ غذائیں اور مقوی دوائیں استعمال کرے اور ساتھ ہی زہر کی پڑیا بھی۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ بدیہی حقیقت سمجھنے کی استعداد دے۔

1

خواتین کو حج پر جانا مبارک ہو

اُمِّ محمد عثمان اسلام آباد

فضیلتِ حج:

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا مومن و مسلم بندہ جب حج یا عمرہ کا تلبیہ پکارتا ہے (اور کہتا ہے لبیک اللھم لبیک الخ) تو اس کے داہنے طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کی جو مخلوق ہوتی ہے۔ خواہ وہ بے جان پتھر اور درخت یا ڈھیلے ہوں، وہ بھی اس بندے کے ساتھ لبیک کہتی ہیں۔ یہاں تک کہ زمین اس طرف اور اُس طرف سے ختم ہو جاتی ہے۔ (جامع ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔ (سنن ابن ماجہ)

دین کا علم سیکھنا مرد و عورت پر فرض ہے

ذخیرۂ احادیثِ میں ایسی بے شمار احادیث ملتی ہیں جن سے فریضہ حج کی ادائیگی پر بے حد و حساب اجر ملنے کے وعدے ہیں اور ایک مسلمان مرد و عورت کے لئے سب سے بڑا وعدہ یہ ہے کہ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ انہی فضائل کے باعث ہر مسلمان مرد و عورت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کو یہ سعادت نصیب ہو اور ساتھ ہی یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ اس کا حج اللہ پاک کے نزدیک مقبول ہو تا کہ وہ اُن وعدوں کا مستحق ہو جائے جو اس کی نجات کے لئے کافی ہوں، یہ اُسی صورت میں ممکن ہے کہ جب حج یا عمرہ پر جانے سے پہلے اس کے صحیح مسائل سیکھے جائیں۔ حدیث کے مطابق بھی ہر مسلمان مرد و عورت پر ہر اس عمل کا اتنا علم سیکھنا فرض ہے جس کا وہ زندگی میں مکلف ہے۔

مثلاً جب ایک مسلمان پر نماز، روزہ فرض ہوگا، تو اس کو نماز، روزے کے مسائل کا جاننا فرض ہے۔ جس مسلمان پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ اس کو زکوٰۃ کے مسائل کا جاننا ضروری ہے اور اسی طرح حج پر جانے والوں کے لئے حج کے صحیح مسائل سیکھنا فرض ہیں۔ ان مسائل کو جاننے کے لئے بہترین طریقہ تو کسی صحیح، مستند اور متقی عالم سے مسائل کا پوچھنا ہے۔

اگر کسی عالم تک رسائی ممکن نہ ہو تو پھر اپنے اکابر کی کتب کا مطالعہ بھی مدد دے گا، آپ کے ملنے جلنے والوں میں رشتہ داروں، دوست احباب میں ایسے باعمل، متقی، صحیح علم عمل رکھنے والے بھی آپ کے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ جو حج کی سعادت سے بہرہ ور ہو چکے ہیں۔

سفر کا آغاز اور تقاضے:

حج و عمرے کے موقع پر چھوٹے سے چھوٹے عمل کا جہاں بہت بڑا اجر ہے وہاں پر چھوٹی سے چھوٹی بداحتیاطی، بدعملی، جہالت یا نافرمانی کی بہت پکڑ بھی ہے۔ جیسے ہی سفر کا آغاز ہوتا ہے، بہت ممکن ہے کہ ایک مسلمان کی آزمائش کے لئے مختلف حالات سامنے آئیں۔ کبھی اپنے قریبی رفقاء سفر کی طرف سے ناجائز تکالیف، کبھی اہلِ عرب کے دل شکستہ رویے اور کبھی کسی قسم کی آزمائش، ضروری بات تو سمجھنے کی یہ ہے کہ یہ آزمائشیں دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اس سفرِ عشق میں غصہ، عدم برداشت، لڑائی جھگڑا، بحث و مباحثہ، تو تکار، گالی گلوچ سم قاتل ہے اور تمام اعمال کو ضائع کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ لہٰذا دورانِ حج جائے قیام پر جگہ کا صحیح نہ ملنا، بیت الخلا جانے کی باری میں دیر وغیرہ جیسی مشکلات سامنے آسکتی ہیں۔ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے بھی صلوٰۃِ حاجت اور خصوصی دعا کے ذریعے اللہ سے مدد مانگتے رہیں کہ اللہ پاک غصے سے حفاظت فرمائے۔ خصوصاً ایسی خواتین جن کو زیادہ غصہ آتا ہے وہ غصہ رفع کرنے کی دعا یاد کریں اور اس کا اہتمام کریں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ! اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ اَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَ اَجِرْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ. (عمل الیوم واللیلۃ ص: ۱۲۲)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے دل سے غیظ و غضب کو دور فرما دے اور مجھے شر و فتن کی گمراہی سے بچا دے (آمین)۔

حج کے دوران اہلِ عرب کے رویے سے اگر کسی قسم کی تکلیف پہنچی ہو تو بھی ان کو برا بھلا کہنے سے یا سخت الفاظ کے ساتھ مخاطب کرنے سے گریز کرنا ضروری ہے۔ اس چیز کی سختی سے ممانعت آئی ہے۔ دورانِ سفر پہنچنے والی تکالیف کا تذکرہ کرنے سے بچنے کی ضرورت ہے بلکہ ان مشقتوں کو صبر اور خوشی سے برداشت کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک اور بات جس کا سفر پر چلنے سے پہلے اہتمام کرنا ہے، وہ اپنے ساتھ زادِ راہ کم سے کم رکھنے کی بات ہے۔ 3 جوڑے کپڑے سے زیادہ کپڑے نہ ہوں اور کپڑے بجائے کاٹن کے اگر واش اینڈ ویئر ہوں تو بہتر ہے کہ ان کپڑوں کو دھونا آسان ہے۔

آج کل موبائل فون کو ہر ایک کی ایسی ضرورت بنا کر پیش کیا گیا ہے کہ اس کے بغیر اب زندگی محال نہیں تو مشکل ضرور لگتی ہے اور زائرینِ حج کا موبائل فونوں کو اپنے ساتھ حج کی زیارت پر لے جانا انتہائی لازمی حصہ بن گیا ہے دیکھا جائے تو ان فونوں کی گھنٹیوں سے، ان کی گفتگو سے نہ صرف حرم کا تقدس پامال ہوتا ہے بلکہ قلبی یکسوئی میں بہت فرق پڑتا ہے۔ اس سے جہاں تک ہو سکے بچا جائے جس اللہ کے گھر آپ آئے ہیں وہ انشاء اللہ بہترین طریقہ سے نہ صرف آپ کے پیچھے اہل و عیال کی، بلکہ آپ کی بھی جان کی بہترین حفاظت فرمائے گا۔

دین اپنے شوق پورے کرنے کا نام نہیں:

ایک اور بات جس کا یہاں ذکر کرنا مناسب ہوگا۔ وہ یہ کہ آج کل ہر چیز کثرت سے مشاہدے میں آ رہی ہے کہ عورتیں محرم کی شرط پوری کئے بغیر اکثر و بیشتر حج یا عمرہ کرنے جا رہی ہیں۔ گروپ کی صورت میں محرم ایک یا دو عورتوں کے ہوتے ہیں اور باقی تمام عورتیں اس گروپ کے ساتھ مل کر عمرہ کرنے جا رہی ہیں۔ ہمارے مسلک کے مطابق جب تک عورت کے لئے شرعی محرم کا انتظام نہ ہو تو اس پر حج تو فرض نہیں رہتا تو عمرہ جو کہ نفل عبادت ہے وہ کتنا ضروری ہوگا؟

دراصل بات سمجھنے کی یہ ہے کہ دین اپنے شوق پورے کرنے کا نام نہیں بلکہ دین کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو جب تک اللہ کے حکم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر ادا نہ کیا جائے اس پر کسی ثواب کا وعدہ نہیں۔ اس چیز کو ہمارے حضرت نے کیا اچھی طرح سمجھایا ہے فرماتے ہیں کہ حرم کی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے بقدر ہے۔ لیکن حج کے دوران اگر کوئی حاجی مکہ چھوڑ کر عرفات میں حاضری نہ دے بلکہ یہ کہے کہ میں یہیں رہ کر حرم میں نمازیں پڑھتا رہوں کہ مجھے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملے تو کیا اس کو ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملے گا؟ نہیں بلکہ اس کا حج قابل قبول نہ ہوگا کیوں کہ اب وہ مناسک حج اپنی خواہش اور اپنی ترتیب پر ادا کر رہا ہے، اللہ اور نبی کے بتائے ہوئے طریقے پر نہیں، تو اب اگر کسی کو حج و عمرہ کے فضائل سن سن کر شوق پیدا ہو گیا لیکن محرم دستیاب نہیں تو حکم یہی ہے کہ ایسی عورت رک جائے، دین میں اپنی تجویز، غیر مستند مسائل یا معاشرے میں چلتے ہوئے طریقوں کو اپنانے میں کوئی ثواب نہیں۔

(جاری ہے)

کشکول

مفلس کون ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا ''کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا'' ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی درہم اور (دنیا کا) سامان نہ ہو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن بہت سی نماز، روزہ، زکوٰۃ (اور دوسری مقبول عبادتیں) لے کر آئے گا مگر حال یہ ہوگا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا تو اس کی نیکیوں میں سے ایک حق والے کو (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی ایسے ہی دوسرے حق والے کو اس کی نیکیوں میں سے (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی۔ پھر اگر دوسرے کے حقوق چکائے جانے سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو (ان حقوق کے بقدر) حقداروں اور مظلوموں کے گناہ ان سے لے کر اس شخص پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔'' (مسلم) (مرسلہ: حمیرا احمد۔ کھاریاں پنجاب)

ہنسی آتی ہے؟

فضل بن عیاض فرمایا کرتے تھے کہ اگر ساری دنیا اپنی جگمگاہٹ سمیت میرے لئے حلال ہو جائے تب بھی میں اس سے بچتا رہوں گا۔ منصور بن عمار کا کہنا ہے کہ ایک روز میں نے مسجد حرام میں قیامت سے متعلق کوئی بات کی فضل بن عیاض بھی اس گفتگو کو سن رہے تھے عذاب آخرت کا ذکر سنتے ہی وہ بیہوش ہو کر گر پڑے اور کئی گھنٹوں تک اُن کو ہوش نہ آسکا۔ ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ فضل بن عیاض فرماتے تھے کہ اگر مجھ کو اختیار دیا جائے کہ اگر تم چاہو تو ایک ذلیل جانور کی زندگی بسر کر سکتے ہو تو اس صورت میں قیامت کے دن کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔ تو میں ایک ذلیل جانور بن کر رہنا پسند کروں گا کیونکہ قیامت کے دن کے تصور سے ہی میری حالت غیر ہو جاتی ہے۔ ابراہیم بن اشعث فرماتے ہیں کہ فضل بن عیاض فرماتے تھے کہ کیا لوگوں کو یقین ہے کہ ان کے اعمال خدا کے یہاں مقبول ہو گئے ہیں اگر یقین نہیں ہے تو پھر ان کے چہروں پر ہنسی کیسے آتی ہے؟ (صفۃ صفوۃ لابن الجوزی ج:۲، ص:۱۳۶) (ش چندا بنت احمد۔ نارتھ ناظم آباد کراچی)

محبت کی خوشبو پھیلائیں چار سُو:

(۱)۔ اللہ سے پیار کریں اور اسے دوست بنالیں تاکہ آپ کا غم اور خوف دور ہو جائے۔

(۲)۔ اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اپنے اندر اتنی خوبصورتی پیدا کریں کہ آپ کو زندگی کا حقیقی روپ نظر آنے لگے۔

(۳)۔ صدقات کے سائے میں زندگی گزاریں۔

(۴)۔ آپ کی مسکراہٹ صدقہ جاریہ ہے اس میں بخل نہ کریں۔

(۵)۔ میاں بیوی کی ازدواجی زندگی ایک عبادت ہے اس رشتے کی بنیاد سچائی اور اعتماد پر رکھیں یقیناً خوشیاں آپ کے آنگن میں اترتی رہیں گی۔ (ام احمد۔ لاہور کینٹ)

بعض جانور جنت میں جائیں گے:

علامہ سید حموی رحمہ اللہ شرح الاشباہ والنظائر ص:۳۹۵ میں بحوالہ شرح شرعۃ الاسلام حضرت مقاتل رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ دس جانور جنت میں جائیں گے۔

۱......ناقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔۲......ناقہ صالح علیہ السلام۔ ۳......عجل ابراہیم علیہ السلام۔ ۴......کبش اسماعیل علیہ السلام۔ ۵......بقرہ موسیٰ علیہ السلام ۔۶......حوت یونس علیہ السلام۔ ۹......ہُد ہد بلقیس علیہا السلام۔ ۱۰......کلب اہل کہف۔ مشکوٰۃ الانوار میں ہے کہ ان کا حشر بھی ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ ج:۵۔ ص:۳۷۶)

ہمارے اکابر کیا تھے؟

میں ایک دفعہ دیوبند گیا وہاں حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے گھر مہمان ہوا۔ حضرت مدنی خود گھر میں نہیں تھے۔ میں رات کو ایک کمرے میں سویا ہوا تھا، کروٹ جو بدلی تو آنکھ کھلی، دیکھا تو حضرت مدنی ایک چٹائی پر جو میری چارپائی کے بالکل قریب تھی لیٹے ہوئے تھے، سر کے نیچے اینٹ رکھی ہوئی تھی، مجھے بہت شرم آئی، خیال آیا کہ حضرت کو اس وقت جگانا مناسب نہیں۔ ذرا دیر گزری تو دیکھا حضرت مدنی نوافل میں مشغول ہیں۔ صبح ہوئی تو پوچھا کہ حضرت! یہ کیا غضب کیا؟ نیچے کیوں آرام فرمانے لگے؟ مجھے اٹھایا کیوں نہیں؟ فرمایا! یہ اکرام ضیف (مہمان) ہے۔ کیا آپ نے حدیث نہیں پڑھی'' جو کوئی اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ مہمان کی عزت کرے۔'' پھر فرمایا آج مولوی پڑھتے تو ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ میں اپنے ساتھ ایک من کے قریب کوئٹہ کے عمدہ انگور لے گیا تھا وہ سب حضرت نے حاضرین میں تقسیم فرما دیئے۔ گھر سے خادمہ آئی کہنے لگی ''سنا ہے 'افغانی صاحب' انگور لائے ہیں گھر کے لئے بھی دے دیجئے۔ فرمایا اب آئی ہو وہ تو تقسیم بھی ہو گئے۔ (روایت حضرت مولانا شمس الحق افغانی۔ مرسلہ: ام معاویہ ہمدانی)

بیچارے والدین:

پالا اولاد کو ماتا کی چھاؤں اور محبت کے پہرے میں
آج اُسی اولاد کے سامنے کھڑے ہیں والدین کٹہرے میں
اولاد پھرتی ہے یوں جیسے مادر پدر آزاد ہے
اقدار سے بیگانگی والدین کے لئے باعث آزار ہے
کون سا جرم والدین سے ہوا کہ پھرتے ہیں شرمندہ سے
اندر سے مرچکے ہیں اوپر سے نظر آتے ہیں زندہ سے

شوکت آرا

آغوش قرآنی، میری زبانی

میں جب اداسیوں کے کالے بادلوں کی ضد میں آئی، جب تنہائی کے وحشت ناک سکوت نے مجھے گھیر لیا، جب آس و امیدیں دم توڑ گئیں، جب سب کے رویوں نے مجھے مایوس کر دیا، جب میرے چاروں طرف وحشت ناچتی نظر آئی جب بے بسی و کم ہمتی کی چادر میرے اوپر تن گئی۔ جب میں نے زخموں سے رستے خون کو، تھکن سے چور نازک سے بدن کو، اور درد سے کراہتی روح کو دیکھا اور جب زندگی کے اس طویل و تنہا سفر میں اپنے آپ کو یوں بکھرتے دیکھا، اور پھر بے سکونی و بے قراری کے اس ہیبت ناک عالم میں بے اختیار میں نے اپنا کرچی کرچی وجود آغوش قرآن میں چھپا دیا۔ تو مجھے یوں لگا کہ ممتا جیسی آغوش مل گئی ہو، اور پھر تلاوت کا سرور میرے سارے دکھوں کی دوا بن گیا، قرآن میری تنہائی کا مخلص دوست بن گیا۔ اب یہ سوچ کر میری آنکھیں شکر سے جھک جاتی ہیں کہ اے مولا! تیرا شکریہ! تو نے مجھے کتنی انمول دولت آغوش قرآن عطا فرمائی۔

الحمد للہ حمداً کثیرا طیباً مبارکاً فیہ

راہنما تیرا شکریہ کروں کس زباں سے ادا
تو نے میری زندگی کی اندھیری شب میں چراغ فکر جلا دیا

(سمیہ کنول عباسی۔ آزاد کشمیر)

النثار جیولرز
AL-NISAR JEWELLERS
SHOP # A-19 BAZAR-E-FAISAL KARIMABAD
FEDERAL 'B' AREA, KARACHI.
PHONE NO: 6322614 - 6328750
SHOP # 1 MOTIWALA ARCADE, TARIQ ROAD
KARACHI. OPP. MADINA MASJID.
PHONE NO. 4535860
علماء کرام کیلئے خصوصی رعایت

کیا برکتیں ہیں اسلام کی

جدید تحقیقات کے مطابق دنیا بھر میں مسلمان سب سے کم خطرناک بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ خطرناک بیماریوں کا پہلے نمبر پر سب سے زیادہ شکار یہودی، دوسرے نمبر پر عیسائی، تیسرے نمبر پر سکھ و ہندو، چوتھے نمبر پر مختلف قومیں ہیں جبکہ مسلمان پانچ فی صد سے بھی کم ہیں۔ ایک سروے کے مطابق کینسر کے ہر ۱۰۰ مریضوں میں ۴۰ فیصد یہودی، ۳۰ فیصد عیسائی، ۱۵ فیصد ہندو، سکھ اور ۱۰ فیصد مختلف قوموں کے افراد جبکہ مسلمان صرف ۵ فیصد اس موذی مرض کا شکار ہیں۔ تحقیقات کے مطابق مسلمان اس موذی مرض سے روزانہ مسواک کرنے کے عمل سے بچتا ہے۔ منہ کے اندر اجزاء اور جراثیم ٹوتھ پیسٹ اور برش سے بچ نکلتے ہیں، مسواک کے باریک ریشوں کی مدد سے دفع ہو جاتے ہیں۔

مسلمانوں کی صحت کا دوسرا راز تہجد کی نماز میں ہے۔ تحقیقات کے مطابق تہجد کی نماز ۴ گھنٹے کی ورزش کا متبادل ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ جس وقت ادا کی جاتی ہے اس وقت فضا میں وافر آکسیجن ہوتی ہے۔ تحقیقات کے مطابق اگر دنیا میں آنکھوں اور دماغ کے ۱۰۰ افراد مریض ہوں تو ۲۰ فیصد یہودی، ۳۵ فیصد عیسائی، ۲۵ فیصد ہندو، سکھ ۱۷ فیصد مختلف دوسری قومیں اور صرف ۳ فیصد مسلمان ہوں گے۔

پنجگانہ نماز کے دوران میں جب سجدہ کرتے ہیں تو اس عمل سے خون کا بہاؤ اس کے دماغ کی شریانوں (Arteries) کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے۔ جبکہ دوسری کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا۔ صرف سجدہ کی حالت میں دماغ (Brain) دماغی اعصاب (Nervous Brain) آنکھوں (Eyes) اور سر (Head) کے دیگر حصوں کی طرف خون کا دوران (Blood Circulation) متوازن ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے نگاہ بہت تیز ہو جاتی ہے اور آنکھوں کی بیماریوں سے مسلمان بچے رہتے ہیں۔

نماز سے قبل وضو جس سے مسلمان ہاتھ اور پاؤں اچھی طرح دن میں ۵ وقت دھوتے ہیں، جس سے ہر قسم کے جراثیم دور ہو جاتے ہیں۔ تحقیقات کے مطابق حیران کن بات سامنے آئی ہے کہ مسلمانوں میں دوسری قوموں کی نسبت منہ کی بیماریاں بہت کم ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کا دینِ اسلام

سیدہ مریم بشر

جمائی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا سکھاتا ہے جبکہ دنیا کے دوسرے مذاہب اس کی تعلیم نہیں دیتے۔ اگر منہ پر ہاتھ نہ رکھا جائے تو ہوا میں موجود وائرس اور بیکٹیریا منہ میں داخل ہو کر دانتوں اور مسوڑھوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، جس سے پہلے دانوں میں کیڑا لگتا ہے، بعد میں دانت بہت جلدی گر جاتے ہیں، چاہے باقاعدگی سے ٹوتھ پیسٹ کیا جائے۔ اس چھوٹے سے عمل سے مسلمانوں میں یہ بیماری بہت کم پائی جاتی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت، خبریں لاہور ۲-۱۲-۹۹ء)

جدید سائنسی تحقیقات آہستہ آہستہ ان حکمتوں کو سامنے لانے میں کامیاب ہو رہی ہیں اسی طرح اسلامی ذبیحہ کو انسانی صحت کے لئے مفید قرار دینا اسلام کی حقانیت کو ثابت کرتا ہے۔ انسانی زندگی کو حرام طریقوں سے محفوظ بنا کر انسانی زندگی اور معاشرے کو بہت سارے مسائل سے بچایا جا سکتا ہے۔ غیر اسلامی طریقے سے ذبح کئے جانے والے جانور کا گوشت بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ حرام گوشت کھانے سے کینسر سمیت متعدد موذی امراض کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ تڑپ کر جان نکلنے کی وجہ سے سارا خون نکل جاتا ہے۔ اسلامی طریقے سے ذبح کیے جانے والے جانور کا گوشت انسانی صحت کے لئے فائدہ مند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب یورپ میں اسلامی ذبح کا طریقہ اپنایا جا رہا ہے۔ (۱۱ مارچ ۱۹۹۹ء روزنامہ پاکستان، لاہور)

کچھ عرصے پہلے بڑے بڑے اسکالرز کا اجلاس ہوا جو دوسرے ممالک سے آئے تھے۔ وہ یہ سوچنے لگے کہ کون سا نظام بہترین ہے؟ بڑی بحثوں کے بعد ثابت ہوا کہ بہترین ضابطہ حیات ہے تو وہ اسلام ہے وہ بڑا بدنصیب مسلمان ہے جو اپنے اتنے اچھے نظام کو چھوڑ کر غیر مسلموں کے طریقوں کو اپنانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کاش ہمارا ایک ایک عمل سنت مصطفیٰ کے مطابق ہو جائے اور ہمارے عمل سے پتہ چلے کہ ہم مسلمان ہیں۔

الٰہی یہ مقبول میری دعا ہو
میری ہر ادا سنتِ مصطفیٰ ہو

آمین

حمد

سید ضمیر جعفری

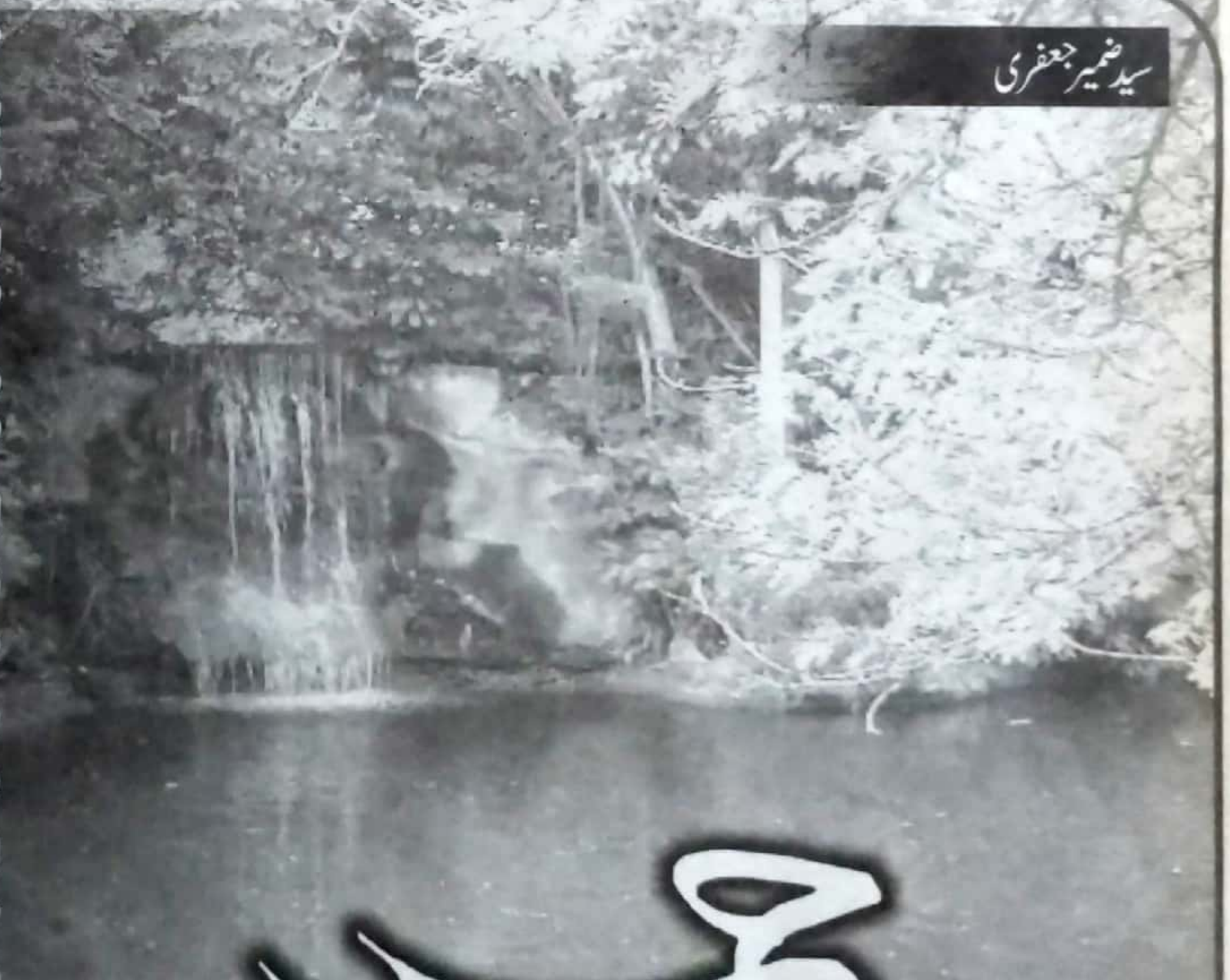

تیری قدرت کی لشکاریں، تاروں کی چمکاریں
پربت تیری سوچ میں ڈوبے دریا تجھے پکاریں
سورج، چاند، ستارے تیرے تو دنیا کا والی
اللہ، اللہ، اللہ، تیری شان نرالی
گاتے پنچھی، اڑتی خوشبو، رس راول نظارے
چاندی نہریں، میٹھے میوے موسم پیارے پیارے
گاؤں گاؤں دھوپ کی چھاؤں کھیتوں کی ہریالی
اللہ، اللہ، اللہ، تیری شان نرالی
خالق، مالک، داور، یاور، جگ کا پالن ہار
عزت، عظمت، راحت، قوت، تیرا پاک دوار
سدا پروسا لنگر تیرا، ساری خلق سوالی
سورج، چاند، ستارے تیرے تو دنیا کا والی
اللہ، اللہ، اللہ، تیری شان نرالی
تیری قدرت نے دل میں وہ دانش دیپ جلائے
تیرے لطف کے سائے سائے، ہر محنت پھل پائے
سنگ سے رنگ نکالا تو نے بحر کی لہر اچھالی!
اللہ، اللہ، اللہ، تیری شان نرالی

ہمیں بُرا نہیں منانا چاہیے

سلمیٰ شاہ بورے والا

جانتی ہوں

میں تمہیں، تم بڑی نیک ہو...... اپنا تو پتہ نہیں دوسروں کو بڑی نصیحتیں کرتی ہو...... دوسروں کو کہنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لو...... ایسی بات دوسروں کو کیوں کہتی ہو جس پر خود عمل پیرا نہیں ہو۔

معاشرے میں بولے جانے والے یہ عام جملے جو ایک دوسرے کو سننے کو ملتے رہتے ہیں۔ ان جملوں کا پس منظر فکری نتائج اور حقائق کے اعتبار سے کیا ہے ان کا جائزہ لینا از حد ضروری ہے اور نظریاتی تعبیر کی غلطی واضح ہو جانے کے بعد اس کی اصلاح اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ فطری طور پر ہر انسان اپنے ذاتی حوالوں سے خوشامد پسندی اور تعریف پسندی پر اظہار خوشی اور تنقیدی جملوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اسی لئے وہ اپنے ارد گرد دوستوں اور خوشامد پسندوں کا حلقہ دیکھ کر پھولے نہیں سماتا۔ ایسے جی حضوری کے قائل لوگوں کو اپنا ہمدرد اور دوست سمجھ بیٹھتا ہے جبکہ اپنے اوپر غائبانہ تنقید کو برداشت نہیں کرتا تو سامنے کیسے ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرلے گا؟ (ہرگز نہیں کرے گا) یہ مذکورہ دونوں نظریے افراط وتفریط کا حربہ ہیں۔ مثبت تنقید جو اخلاق اور ہمدردی پر مبنی ہو وہ خواہ کوئی بھی کرے انسان نہ صرف اس کو خوشدلی سے قبول کرلے بلکہ حقیقت پسندانہ جائزہ لے کر اس کی اصلاحی تنقید کو قبول کر کے اپنی اصلاح کرے۔ اگر ناقد (تنقید کرنے والا) واقعتاً مخلص خیر خواہ اور دوست ہے تو سونے پر سہاگہ اور اگر بالفرض مخالف بھی ہے تو بھی

"استفت قلبک فانه یفتیک"

(اپنے دل سے پوچھ وہ تجھے حقیقت بتلا دے گا) کے باوصف وہ مخالف بھی آپ کے لئے خیر خواہ اور ہمدرد قرار پائے گا کیونکہ اس کی تنقید آپ کو اپنا محاسبہ کرنے پر مجبور کردے گی اور پھر اگر آپ انصاف پسند اور حقیقت پسند ہوئے تو یقیناً اصلاح کی طرف مائل ہوں گے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ ہر تنقید نہ تو بجا ہوتی ہے اور نہ ہی بے جا۔ بجا تنقید پر برا منانا غلط اور بے جا تنقید کرنے والا بھی غلط۔ دوسری طرف کسی کے سامنے تعریف کرنا دو وجہ سے ہوتا ہے یا تو اس کے انعامات پر شکر بجا لانا یا بے جا خوشامد پر مبنی کلمات کہہ کر اپنا مفاد حاصل کرنا پہلی صورت محمود (پسندیدہ) ہے اور دوسری صورت مذموم (ناپسندیدہ) تو ہر تعریف بھی اپنی ذات کے اعتبار سے نہ غلط ہے نہ ٹھیک اسی پس منظر میں شروع میں دیئے گئے زبان زد عام جملوں پر اصلاحی نظر ڈالنا ضروری ہے جب ہم سے کوئی واعظ یا ناصح مخاطب ہو کر کسی نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کا فریضہ سرانجام دیتا ہے تو ہم جھٹ سے بولتے ہیں کہ اپنی خبر اور اپنے گھر کی خبر اپنے اعزہ واقارب کی خبر لو، پہلے خود تو اچھے بنو وغیرہ یہ دراصل جان چھڑانے کی بہانہ سازیاں یا پھر اسے اپنے مزاج کے خلاف اور اپنی عزت نفس کے خلاف سمجھا جاتا ہے، ایسی صورت حال میں ہم کیوں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں جبکہ اچھی بات تو سنبھال رکھنے کی چیز ہوتی ہے ٹھکرانے کی نہیں اور حکمت کی بات مومن کی گمشدہ متاع ہے اسے تو سر آنکھوں پر رکھتے ہوئے جہاں سے بھی ملے لے لینی چاہیے۔ عربی کا محاورہ مشہور ہے "اُنظروا الی ماقال ولا تنظر والی من قال" (یہ دیکھ کہ کیا کہہ رہا ہے یہ مت دیکھ کہ کون کہہ رہا ہے) اگر کہنے والا بالفرض بدعمل ہے تو اُس سے کیا فرق پڑتا ہے کہی ہوئی بات تو اچھی ہے نصیحت کا سُچا موتی فوراً قبول کرنا چاہیے۔

ایک سوال ہے ذرا غور فرمائیں کہ ہم دودھ لینے یا کوئی بھی چیز لینے کسی دکان پر جاتے ہیں تو صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ خالص دودھ کہاں سے ملتا ہے یہ تو نہیں دیکھا جاتا کہ بیچنے والا بدعمل ہے یا باعمل مسلمان ہے یا کافر؟ ہمیں ایک اچھی چیز سے غرض ہوتی ہے دینے والے کے کردار سے نہیں یہاں یہ ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ دکاندار کے سیرت و کردار کی پوری طرح چھان بین اور تحقیق کے بعد اُس سے مطلوبہ چیز حاصل کی جاتی ہے بلکہ یہاں تو صرف بیچنے والے کے معیار اور مقدار کی صداقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے نہ صرف اُس چیز کو قبول کیا جاتا ہے بلکہ دینے والے کی تعریف وتوصیف کے گیت گائے جاتے ہیں۔ دنیوی معاملات میں جب اس حقیقت کو ہر کوئی پیش نظر رکھتا ہے تو دینی معاملات میں اس قدر کانٹ چھانٹ اور تنقیدی نظریے کا فروغ بہانہ سازیاں نہیں تو اور کیا ہیں تو ہم سیدھا یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ہمیں خیر کی بات قبول نہیں۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن مقدس میں آیا ہے کہ "یا ایها الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون." (اے ایمان والوں تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے) شان نزول کے اعتبار سے یہ آیت اُس عرفی ذہن اور محاورے کی نفی کرتی ہے جو لوگوں کی ذہنیت میں رچا بسا ہوا ہے یہ آیت ہرگز یہ پیغام نہیں دے رہی کہ تم کسی کو حق بات نہ کہو کسی کو وعظ ونصیحت نہ کرو کیونکہ تم بدعمل ہو بلکہ یہ آیت اس بات پر متنبہ کر رہی ہے کہ ایسے کام کرنے کے دعوے مت کرو جس کے کرنے کا ارادہ ہی نہ ہو اور اس کو کرنا ہی نہ ہو تو کبیرہ گناہ اور اللہ کی سخت ناراضگی کا سبب ہے (کبر مقتاً عنداللہ) کا مصداق یہی مذکورہ مفہوم ہے گویا ان آیات کا تعلق دعوے سے ہے جو کام آدمی نے کرنا ہی نہیں اس کا دعویٰ ہی کیوں کرتا ہے البتہ اس آیت نے امر بالمعروف اور وعظ ونصیحت کرنے والوں کو اس بات پر شرمندہ ضرور کیا ہے کہ لوگوں کو تو نیک کام کی دعوت دو اور خود اس پر عمل نہ کرو تو یہ شرم کی بات ضرور ہے گویا نصیحت کرنے والے کو یہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ جس کام کی طرف لوگوں کو بلاتے ہو خود بھی اُس پر عمل کرو لیکن یہ تو نہیں فرمایا کہ جب خود عمل نہیں کرتے تو دوسروں کو کہنا بھی چھوڑ دو اس سے معلوم ہوا کہ جس نیک کام کرنے کی خود ہمت اور توفیق نہیں ہے تو اس کی طرف دوسروں کو بلانے اور نصیحت کرنے کا سلسلہ نہیں چھوڑنا چاہیے امید ہے کہ اس وعظ ونصیحت کی برکت سے کسی وقت اُس کو بھی عمل کی توفیق ہو جائے (جیسا کہ بکثرت تجربہ ومشاہدہ میں آیا ہے) البتہ اگر وہ عمل واجب یا سنت موکدہ کے درجے میں ہو تو آیت مذکورہ پر نظر رکھتے ہوئے اپنے نفس میں نادم شرمندہ ہونے کا سلسلہ رکھنا بھی واجب ہے اگر مستحبات کے متعلق ہے تو یہ سلسلہ ندامت بھی مستحب ہے۔

نتیجہ کلام یہ ہوا کہ شروع میں دئے گئے جملے کسی ایسے شخص سے کہنا جو آپ کو وعظ ونصیحت کر رہا ہو غلط روش ہے اور اس کی اصلاح ضروری ہے کوئی بھی خیر کی بات ہو اُس کو نہ صرف سننا ضروری ہے بلکہ قبول کرنا بھی لازم ہے کہنے والے میں اگر کوئی کوتاہی ہے تو وہ اس کا اپنا معاملہ ہے مگر سچائی کو جھوٹ کہنا خود جھوٹ ہے پھٹے پرانے کپڑے میں لپٹا ہوا موتی صرف اس لئے کوئی نہیں پھینک دیتا کہ چونکہ کپڑا پھٹا پرانا ہے ایسے ہی اگر کوئی ظاہری اعمال کے اعتبار سے پراگندہ شخص کتنا ہی معاشرتی خرابیوں سے لبریز ہو مگر وعظ ونصیحت کے سچے موتی بہرحال صداقت ہیں۔ واضح رہے کہ خیر وشر کے پہلو کچھ تو واضح ہوتے ہیں اور کچھ مخفی بھی ہوتے ہیں۔ اگر آپ کہنے والے کو کسی بدعملی کا مرتکب پاتے ہیں تو اس حقیقت کو بھی مت بھولئے کہ اس کہنے والے کی وہ باطنی خوبیاں اور نیکیاں جو آپ کے علم میں نہیں ظاہراً آپ کی نظروں میں بدکار انسان نجانے عنداللہ کس مقام کا حامل ہے اور آپ خواہ مخواہ اسے مطعون قرار دے کر اپنی نظروں میں اسے حقیر سمجھنے جیسے جرم عظیم کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس رویے پر نظر ثانی کی اشد ضرورت ہے جو ہم نے روزمرہ کی زندگی میں ایک دوسرے کی ہمدردانہ گفتگو پر اپنا رکھتے ہیں، اگر ہم دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھیں تو کبھی اپنے منہ سے ایسے بے جا کلمات نہ نکالیں اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ نصیب فرمائیں۔

سچ کہا جس نے بھی کہا

جب تھا اپنے عیبوں سے بے خبر، تکتا رہا اوروں کے عیب وہنر
جب پڑی اپنے عیبوں پر نظر، تو نظر میں کوئی برا نہ رہا

کپڑوں کا کریز

اپنے چاروں طرف نظر ڈالیں تو ایک بات جو واضح طور پر چھوٹے بڑے شہروں کی خواتین میں عام طور پر نظر آتی ہے وہ ہے کپڑوں کا ''کریز'' جسے آپ کپڑوں کا ''ہَوکا'' بھی کہہ سکتے ہیں۔ آپ بازاروں میں جدھر بھی نکل جائیں، کپڑوں کی دکانیں خواتین سے بھری ہوئی ملیں گی اور اب تو خواتین اور لڑکیوں کے ساتھ ساتھ لڑکے بھی جدید فیشن کی کڑھائی والے اسٹائلش کپڑوں کی خریداری میں کچھ کم نہیں ہیں۔

جس حساب اور رفتار سے پاکستانی خواتین کپڑے بناتی ہیں، اس نے امیر ملکوں کی خواتین کو بھی مات کردیا ہے۔ اونچے طبقوں کا تو کہنا ہی کیا، جن کے دم سے بوتیک اور فائیو اسٹائل ہوٹلوں کی نمائش (EXHIBITION) چلتی ہیں، متوسط اور کم حیثیت والا طبقہ بھی کپڑوں کی اس ریس میں برابر کا شریک نظر آتا ہے۔ چاروں طرف آپ کو نت نئی ورائٹی کے کپڑوں کی خریداری پھر ان کپڑوں کو سلوانے سے پہلے مزید لوازمات مثلاً بیلیں، بٹن، پائپنگ، ایمبرائڈری وغیرہ کے لئے شاپنگ کرتی ہوئی خواتین کثرت سے بازاروں میں نظر آئیں گی۔ پھر ان سب مراحل سے گزرنے کے بعد آخری مرحلہ درزی کی دکان پر جانے کا ہوتا ہے جہاں کے مناظر بس دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

ہماری کپڑوں کی ہوس اس قدر بڑھ چکی ہے کہ نئی بیاہتا لڑکیاں جن کی شادیوں کو مشکل سے چار سے چھ ماہ ہوئے ہوتے ہیں، کپڑوں کی خریداری کرتی نظر آئیں گی حالانکہ جہیز میں انہوں نے چالیس سے پچاس تک جوڑے پورے شہر میں چکر لگا لگا کر تیار کروائے اور سلوائے ہوتے ہیں۔ بری کے گیارہ سے اکیس تک جوڑے اس کے علاوہ ہوتے ہیں۔ اب اگر کوئی ان سے پوچھے کہ ساٹھ ستر جوڑے موجود ہوتے ہوئے اب کیا ضرورت پیش آگئی تو جواب ملے گا کہ گرمیاں آرہی ہیں لان کے سوٹ کے علاوہ تو کچھ پہنا ہی نہیں جاتا اس شدید گرمی میں یا پھر یہ کہ سردیاں آرہی ہیں، ریشمی کپڑے چپکتے ہیں اور کرنٹ لگتا ہے۔

اب کوئی ان سے کہے کہ پہلے ہی یہ سوچ لیتیں، موسم کا تو سب کو معلوم ہے اور دس پندرہ جوڑے لان اور کاٹن کے بنا لیتیں تو جواب ملتا ہے کہ اب شادی کے موقع پر ہی تو فینسی جوڑے بنتے ہیں حالانکہ جہیز اور بری کے ان تمام جوڑوں کی خریداری پر وقت کے علاوہ بلا مبالغہ ہزاروں یا لاکھوں روپیہ ضرور لگا ہوگا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بازاروں کے چکروں میں اکثریت کی قیمتی اور انمول نمازیں غارت ہوئی ہوں گی۔

کپڑوں کے اس کریز نے ہمارے دین و دنیا دونوں کو کس طرح برباد کیا ہے کسی کو نہ سوچنے کی فرصت ہے نہ ہی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے تو یہ کھلا اسراف ہے اور اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ ایک طرف تو عوام کی اکثریت دو وقت کی روٹی، پینے کے لئے صاف پانی، علاج اور تعلیم جیسی بنیادی ضروریات کے لئے ترس رہی ہے اور دوسری طرف ان کپڑوں کے اوپر دکھاوے اور فیشن کی دوڑ میں شامل رہنے کے لئے کروڑوں روپے خرچ کئے جارہے ہیں خاص طور پر شادیوں کے موقع پر تو حد ہی ہوجاتی ہے۔ دلہن کا جوڑا جو شاید ہی تیسری سے چوتھی دفعہ پہنا جاتا ہو فخریہ بتایا جاتا ہے کہ چالیس ہزار سے لیکر فلاں ڈیزائنر کے یہاں کا ایک لاکھ اور اس سے اوپر کا ہے اور تو اور اب تو دولہا کے جوڑوں کے بھی پیکجز (PACKAGES) نکل آئے ہیں کہ فلاں ڈیزائنر کا مکمل پیکج اتنے ہزار ہے فلاں کا اتنے کا اور اس COMPLETE PACKAGE میں صافہ، شیروانی، شلوار کرتا اور مختلف لوازمات ہوتے ہیں۔ دولہا کا یہ جوڑا تو شاید ہی کوئی دولہا دوسری بار پہنتا ہو۔ اکثریت تو شادی کے کچھ عرصہ بعد ہی وزن بڑھ جانے کی وجہ سے یہ جوڑا اٹھا کر ایک طرف رکھ دیتی ہے کیونکہ اب فٹ نہیں آتا۔

بنت ثناء شیر احمد کراچی

ایک اور برائی جو کپڑوں کے اس کریز کی بدولت نظر آتی ہے وہ ہے کپڑوں کا زیاں آج ہر دوسرے مہینے فیشن بدل جاتا ہے۔ کبھی لمبی قمیض اور گھیر والی شلواریں ہیں کبھی اونچی قمیض اور تنگ شلواریں ہیں کبھی دامن تنگ ہوگئے کبھی کوئی اور اسٹائل نکل آیا، جس کی وجہ سے مہینے دو مہینے قبل کے کپڑے ''آؤٹ آف ڈیٹ'' اور ''آؤٹ آف فیشن'' ہوگئے اب حال یہ ہے کہ پھر نئے فیشن کے کپڑے بنانے کے لئے بازاروں کی طرف دوڑ اور خریداری شروع اور چند ہی مہینے قبل بنائے گئے کپڑے ریجکٹ کردیئے گئے۔

غرض کپڑوں کے اس کریز نے جہاں ملک و قوم کو اقتصادی طور پر اس لئے نقصان پہنچایا کہ ضروری مصارف کے لئے ہمارے پاس پیسہ ہی نہیں بچتا کہ کسی اسپتال میں مریض کی مدد کے لئے کسی پارک میں درخت لگوانے کے لئے، کسی ضرورت مند طالب علم کی فیس میں یا کسی کو چھوٹا موٹا روزگار لگوانے میں کچھ مدد کریں۔ دوسرے یہ کہ فیشن کی اس ریس اور کپڑوں کے اس کریز نے نچلے طبقے میں جو یہ سب نہیں کرسکتا ایک عجیب قسم کا احساسِ محرومی پیدا کردیا ہے۔

کپڑے ضرور بنائیں، اس لئے کہ ہماری فیکٹریاں بھی چلتی ہیں اور اس صنعت سے وابستہ لوگوں کو روزی بھی ملتی ہے۔ مگر ایک حد میں رہتے ہوئے، ضرورت کے تحت اور مناسب تعداد میں۔ خود بھی قناعت کی عادت ڈالیں اور اپنے بچوں میں بھی اور جو بھی آپ کے پاس ''آؤٹ آف فیشن'' کپڑے ہوں یا جو نہیں پہنے جاتے ہوں وہ کسی سفید پوش حقیقی ضرورت مند کو دے دیں جو ہمارے اپنے خاندان اور ملنے والوں میں موجود ہوتے ہیں۔ اگر کسی ادارے کو دیں تو اچھی طرح تسلی کرلیں کہ ان کے پاس لوگوں تک یہ کپڑے پہنچانے کا صحیح بندوبست ہے کہ نہیں کیونکہ کئی اداروں میں عملہ کی کمی کی وجہ سے کپڑے چھانٹنے اور صحیح طریقے سے آگے پہنچانے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا اور کافی کپڑے ضائع ہوجاتے ہیں۔

خوشخبری

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا

جدید وعظ **شکر نعمت** شائع ہوچکا ہے

جس میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے ایمان کی نعمت پر، کھانے کی نعمت پر، پانی کی نعمت پر، لباس کی نعمت پر، مکان کی نعمت پر، گاڑی کی نعمت پر، ماں باپ کی نعمت پر، اولاد کی نعمت پر، ملازمت کی نعمت پر، دکان کی نعمت پر، کارخانے کی نعمت پر، آنکھ کی نعمت پر، کان کی نعمت پر، زبان کی نعمت پر، صحت کی نعمت پر، اور فراغت کی نعمت پر شکر ادا کرتا رہے، کبھی بھی ناشکری کا کوئی کلمہ اس کی زبان پر نہیں آنا چاہئے۔

ناشر: کتاب گھر ناظم آباد کراچی 75600

نوٹ: ضرب مؤمن کے تمام دفاتر سے بھی حاصل کرسکتے ہیں

سات سوگنا

عفیفہ شمس صبا

اللہ کے نام پہ دے دو بابا!

اللہ کے نام پہ دے دو بابا!

وہ فقیر کہتے کہتے ہمارے بالکل قریب آ گیا تھا۔ مما نے ناگواری سے اس کی تکرار سنی اور دوبارہ دکاندار کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

''ارے بھئی یہ سوٹ...... آپ اس کے لئے 2 ہزار روپے مانگ رہے ہو! بہت زیادہ ہیں یہ تو...... مما نے ہینڈ ایمبرائیڈری کے نفیس کام والے سوٹ کو ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا

''چلیں آپ ہی بتا دیں آپ کو کیا Price سوٹ کرے گی۔''

''اللہ کے نام پر دے دو بابا!'' فقیر نے ایک بار پھر اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

''جب تک ان کو کچھ دیا نہ جائے یوں ہی سر پر سوار ہیں گے۔''

مما نے نخوت سے فقیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اپنا پرس کھول کر بمشکل اس میں سے ایک روپیہ نکال کر فقیر کے کشکول میں ڈال دیا۔

فقیر نے ایک استہزائیہ نظر مما کے اوپر ڈالی اور ''اللہ تمہارا بھلا کرے۔'' کی دعا دیتا ہوا آگے بڑھ گیا

مما دوبارہ سوٹ کے بارے میں دکاندار سے بحث کرنے لگیں بالآخر 1800 میں مما وہ ٹی پنک ہینڈ ایمبرائیڈری کا سوٹ لینے میں کامیاب ہو گئیں۔ میں کافی دیر سے اس سارے منظر کی خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی۔ میری آنکھیں اپنی ماں کی اس تفریق کو دیکھ کر نم ہو گئی تھیں کہ اللہ کے نام پہ دینے کے لئے مما کے پاس کچھ نہیں فقط ایک روپیہ، اگر اٹھنی ہوتی تو مما وہ دیتیں اور یہ سوٹ پاپا کے بزنس پارٹنر کی مسز کے لئے خریدا گیا تھا جن کے پاس اس جیسے یا اس سے بھی اچھے نہ جانے کتنے سوٹ ہوں گے...... ہا...... ! بس میرے منہ سے ایک ٹھنڈی آہ ہی نکل سکی میں اور کچھ بھی نہ کر سکی اپنی کم ہمتی پر ایک آنسو بھی نہ بہا سکی۔

گھر آ کر بھی میں کتنی دیر گم صم رہی نہ جانے دل میں کہاں کچھ کھٹ پٹ ہو رہی تھی۔ بس اندر سے...... بہت اندر سے کہیں یہ آواز آ رہی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ایک ایک دانے اور ایک ایک پیسے پر جو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے کم سے کم سات سوگنا اجر کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جس کو وہ چاہیں گے اس سے بہت زیادہ بھی عطا کریں گے۔ یہ وعدہ اس کلام میں ہے کہ جس کی صداقت میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔

''بیگم صاب! غریب ہوں! عید آ رہی ہے...... بچے کہتے ہیں عید آ رہی ہے اماں نئے کپڑے چاہئیں۔''

اچانک رحمت بی بی کی آواز مجھے سوچوں کی گہرائیوں سے واپس لے آئی، جہاں مما کسی حاکم کی طرح صوفے پر سجی بیٹھی تھیں اور رحمت بی بی قدموں میں

''تو سمجھاؤ ناں بچوں کو غریب ہو تم لوگ، کیسے عید کے کپڑے بناؤ گی؟...... غریب ہو تم لوگ پر چونچلے نہیں جاتے تمہارے...... ادھر اُدھر سے لے کر پورا کرو گی مانگتے شرم نہیں آتی...... تنخواہ بھی دیں تم کو پھر تمہارے یہ تقاضے بھی پورے کریں۔''

مما کی باتیں سن کر رحمت بی بی کے چہرے پر ایک سایہ لہرا گیا مما جانتی تھیں کہ پچھلے سال تک کہ جب تک رحمت بی بی کا شوہر زندہ تھا اس نے تنخواہ کے علاوہ کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا تھا۔ پر اب صورتحال مختلف تھی، لیکن مما کو سمجھانا بہت مشکل بلکہ ناممکنات میں سے تھا۔ کیونکہ یہ کوشش میں کر چکی تھی جس کے نتیجے میں میرا میری سب سے پیاری سہیلی قرۃ العین کے گھر جانا بند ہو چکا تھا۔ بقول مما کے وہ مجھے بہکا رہی ہے حالانکہ حقیقتاً وہ تو میری آنکھوں پہ بندھی پٹی کھول رہی تھی جو مما کو بہکانا لگا۔ میں نے یکا یک ایک فیصلہ کر لیا۔

آج بیسواں روزہ تھا پاپا کا ہر سال یہ معمول رہا ہے کہ وہ ہم لوگوں کے لئے ایک ایک سوٹ اپنی مرضی سے بناتے ہیں، جبکہ اس کے علاوہ ایک بڑی رقم میرے اور بھائی کے ہاتھ پر رکھتے ہیں کہ اپنی مرضی سے جیسا چاہیں سوٹ خریدیں یا جہاں چاہیں خرچ کریں۔

پاپا نے مجھے فیروزی کلر کا بڑا خوبصورت سوٹ لا کر دیا تھا، اس کے علاوہ جو رقم میرے ہاتھ پہ رکھی تھی وہ میرے ہاتھوں نے زبردست مٹھی میں بند کر لی تھی کہ کہیں مما میرے ارادے جان کر واپس نہ لے لیں۔

اگلے دن صبح صبح میں رحمت بی بی کے گھر پہنچ گئی جو کچی آبادی رہتی۔ ڈرائیور سے گاڑی تھوڑے فاصلے پر رکوا کر میں رحمت بی بی کے گھر پہنچی...... تھوڑی دشواری ہوئی گھر ڈھونڈنے میں پر اتنی نہیں......!

رحمت بی بی سلائی کر رہی تھیں۔ اُن کے دو چھوٹے چھوٹے بچے جو بالترتیب دس اور چھ سال کے ہوں گے اپنی کتابیں کھولے بیٹھے تھے۔ وہ مجھے دیکھ کر کھڑی ہو گئیں اور ادھر ادھر کوئی چیز میرے لائق دیکھنے لگیں کہ میں بیٹھ جاؤں پر میں آرام سے فرشی دری پر بیٹھ گئی تھی۔

''چھوٹی بیگم صاب! یہ کہاں بیٹھ گئیں آپ...... عبداللہ! بیٹا اندر سے اسٹول یا پیڑھی لے آؤ۔''

وہ کچھ شرمندہ سی ہو کر کہنے لگیں، یہ سنتے ہی بڑے والا بچہ پیڑھی لینے کے لئے لپکا جسے میں نے بٹھا لیا کہ ''رہنے دو بھئی میں کوئی اونچی چیز نہیں ہوں کہ فرش پر نہیں بیٹھ سکتی۔''

اور یہ کہتے ہوئے میں نے لفافہ اور ایک تھیلا اُن کی طرف بڑھا دیا وہ لیتے ہوئے تھوڑا کترائیں...... میں نے جب اصرار کیا تو لے لیا، اُن کی آنکھوں میں تشکر تھا اور میں اپنے رب کا شکر بجا لا رہی تھی کہ اُس نے مجھ سے یہ نیک کام کروایا۔ بے شک وہ تو بڑا رحیم و کریم ہے۔ اس نے ہی مجھے توفیق دی ورنہ میں کیا اور میری اوقات کیا! لیکن یہ بات مما کو کون سمجھائے کہ میں نے کوئی گھاٹے کا سودا نہیں کیا، کیونکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا کم از کم سات سوگنا اجر کا وعدہ ہے۔ سرمایہ کاری کے لئے اتنے بے پناہ منافع کا وعدہ کرنے والا کاروبار اور کہاں پایا جا سکتا ہے؟

میں سوچ رہی تھی...... ! میری آنکھوں سے تشکر کے آنسو جاری تھے اور گاڑی گھر کی طرف رواں دواں۔

''نے'' کا غلط اور صحیح استعمال

اُم ہریرہ

اردو کے ہمہ گیر زبان ہونے میں کوئی شک نہیں مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس کی ''ہمہ گیری'' کا فائدہ اٹھاتے ہوئے غلط سلط بولتے جائیں۔ اکثر لوگ اردو بولتے ہوئے ''نے'' غلط جگہ بول جاتے ہیں مثلاً ''میں نے جانا ہے'' ایسا کہنا قواعدِ اردو کے اعتبار سے غلط ہے۔ یہاں ''نے'' کے استعمال کے چند قواعد ذکر کیے جاتے ہیں:

اردو مصدروں کے فاعل کے ساتھ نے نہیں آتا جیسے ''میں نے جانا ہے'' صحیح نہیں بلکہ ''مجھے جانا ہے'' کہنا صحیح ہوگا۔ لیکن ضمیر (مثلاً ''میں'') کی جگہ اگر کسی شخص کا نام ہے تو پھر ''کو'' آئے گا جیسے ''فہیم نے جانا ہے''۔ ''فہیم کو جانا ہے'' کہنا غلط ہوگا۔

''لانا'' اور ''سمجھنا'' کے فاعل کے ساتھ لفظ ''نے'' نہ لانا فصیح ہے۔ مثلاً، میں یہ رسالہ لایا، میں سمجھا، وہ کتاب لائی، وہ سمجھی وغیرہ۔

جب کسی مصدر کے بعد ''ہے'' زیادہ کر کے آنے والے زمانے کے معنیٰ لئے جائیں تو اس صورت اس کا فاعل مفعول کی صورت میں آتا ہے۔ جیسے ''ہم کو یہ مکان لے کر کیا کرنا ہے؟'' لیکن ''ہمیں یہ مکان لے کر کیا کرنا ہے'' کہنا زیادہ فصیح ہوگا جب مصدر امر یا نہی کے معنیٰ دیتا ہے تو فاعل کے ساتھ ''نے'' علامت فاعل نہیں آتی۔ جیسے یوں کہنا ''تم نے کرنا'' یا ''تم نے مت کرنا'' کہنا صحیح نہیں بلکہ ''نے'' کو حذف کر دینا چاہئے جیسے ''تم کرنا''، ''تم مت کرنا۔''

اے کاش!

بنت نذیر نمبردار گوجرانوالہ

دیکھو نمرہ وہ تمہیں ملنا چاہتا ہے۔

مصباح! تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے، میں کیسے مل سکتی ہوں؟ (نمرہ روہانسی ہوگئی)

یار! وہ بات ہی تو کرنا چاہتا ہے، کیا ہوگیا ہے تمہیں؟ (مصباح نے زور دیا)

مگر اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا، تم کیوں نہیں سمجھ رہی؟

(نمرہ مصباح کی کزن اور دوست تھی۔ گھر پر اس وقت اُن دونوں کے سوا کوئی نہ تھا کہ اچانک نمرہ کا منگیتر احمر آگیا، جسے مصباح نے ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور خود نمرہ کو اطلاع کرنے آئی تاکہ وہ اس سے مل سکے)

بات کر لینے میں کیا حرج ہے؟ کوئی بہانہ نہیں چلے گا، بس فٹافٹ اٹھ جاؤ! (مصباح نے گھورا)

پلیز...... مصباح! یہ نہیں ہوسکتا، تم جانتی ہو کہ غیر مرد سے بات کرنے کی شریعت میں قطعاً اجازت نہیں، مگر بوقت ضرورت، وہ بھی لہجے کی سختی کو برقرار رکھتے ہوئے...... (نمرہ نے منت کرتے ہوئے کہا)

پتا نہیں یہ چند دنوں میں کیا ہوگیا ہے تمہیں؟ میری تو سمجھ سے باہر ہے۔ اپنے ہی کزن کو غیر کہے جا رہی ہو؟ حد ہوگئی ہے دقیانوسیت کی!

(مصباح کے الفاظ تھے...... کہ نمرہ کا پارہ ہائی ہوگیا)

مصباح...... یہ اسلام ہے، ہمارا مذہب اور دین ہے، شرم آنی چاہیے تمہیں ایسی باتیں کرتے ہوئے (نمرہ نے گرج کر کہا تو مصباح ڈر گئی) جب اللہ نے مجھے روک دیا ہے تو میں کیوں جاؤں؟ پردہ واجب ہے میرے لئے بھی اور تیرے لئے بھی، نہیں کرو گی تو پکڑ ہوگی...... اور......

اچھا! اچھا! ہوگا واجب؟ بس! چھوڑو یہ پردہ وردہ اور لائف کو انجوائے کرو۔ (مصباح بات کاٹتے ہوئے بولی)

مصباح اسلام سراسر حقیقت پر مبنی دینِ فطرت ہے اور صرف یہ زندگی ہی زندگی نہیں ہے، حقیقی زندگی تو اس کے بعد ہے۔ اس زندگی کے ساتھ موت ہے اور موت تک چند دنوں کی مہلت! ان چند دنوں کی خاطر حقیقی زندگی کو برباد کر دینا سب سے بڑی حماقت ہے۔ (نمرہ نے سمجھانے کی کوشش کی)

بس! بس! یہ فلسفہ جھاڑنے کا وقت نہیں ہے، وہ تمہارا انتظار کر رہا ہے، جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ (مصباح نے کہا)

اللہ......! یا اللہ......! یہ کیسی ہٹ دھرم لڑکی ہے؟ کسی بات سے اثر لینے کو تیار نہیں...... میں تمہیں کیسے سمجھاؤں مصباح؟ (نمرہ نے آہ بھری)

کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے ان فضول داموں میں الجھانے کی، مجھے آزاد فضاؤں میں جینے دو۔ (نمرہ نے خاموشی سے اپنی ڈائری میز پر رکھ دی کہ مصباح کی فکر آمیز آواز ابھری) نمرہ یار! تمہاری شادی کیسے ہوگی؟ مجھے تو فکر ہونے لگتی ہے......! مصباح! اس میں فکر کی کیا بات ہے؟ شادی کا پروانہ تو اوپر سے ہی آتا ہے، جس سے ہونا ہو، ہو جاتی ہے، جو فکر کرنے کی باتیں ہیں، تم انہیں سوچنا بھی نہیں چاہ رہی......!

پتا نہیں کیوں ہماری سوچوں کے زاویے بدلنے لگے ہیں......؟ ویسے تم مہمانوں کو کیسے ڈیل کر سکو گی؟ (مصباح نے ایک اور نکتہ اٹھایا)

بھئی! مہمانوں کی سرو بھی کوئی مشکل کام ہے جو میں نہیں کر سکو گی؟ (نمرہ نے جواب دیا)

اچھا! تو پھر اپنے جنابِ والا منگیتر کی بھی خدمت مدارت فرماؤ، تاکہ مجھے بھی پتہ چلے کہ واقعی تیرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے!!! (مصباح نے طنز کرتے ہوئے منہ چڑایا) نمرہ نے بے بسی سے اسے دیکھا اور غصے سے کھڑی ہوگئی، ادھر کرو میرا اسکارف! پتہ نہیں کیوں تم مجھے بے وقوف سمجھنے لگی ہو؟ وہ نقاب کرتے ہوئے کچن میں چلی گئی اور مصباح! ٹاخ پٹاخ برتنوں کی آوازوں سے لطف اندوز ہونے لگی!

تو آگ کے کپڑے پیونت کر کاٹے جائیں گے اور ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی بہایا جائے گا، جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلا دی جائیں گی اور ان کی سزا کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہیں، یہ جب بھی وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا ارادہ کریں وہیں لوٹا دیے جائیں گے اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو۔ (القرآن)

(نمرہ کی ڈائری پہ لکھے الفاظ پڑھ کر مصباح لرز گئی)

نمرہ! آج سے میں بھی شریعت اسلامیہ کی پابند بن کر زندگی گزاروں گی...... بس...... میں اللہ سے معافی مانگنے جا رہی ہوں۔

مصباح!...... یہ تم کہہ رہی ہو؟ نمرہ نے بے یقیں نظروں سے اسے دیکھا اور ٹرالی دھکیلتے ہوئے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی، تھوڑا ہچکچاتے ہوئے بالآخر اندر چلی گئی، تو صوفے میں دھنسا بیٹھا احمر ادب سے کھڑا ہوگیا: ''السلام علیکم'' وہ مصباح نے مجھے بتایا تو تھا کہ تم پردہ کرتی ہو لیکن میرے سے بھی؟ یہ کیا بات ہوئی......؟ آپ کو پتہ ہے جب پہلی بار میں نے آپ کو دیکھا تھا تو...... دیکھتا ہی رہ گیا تھا، اور آپ کے لہجے کی تاثیر تو میں آج تک نہیں بھلا سکا...... میں تو سمجھا تھا کہ آپ کے دل میں میرے لئے بہت جگہ ہوگی، لیکن...... آپ کے طرزِ عمل نے تو مجھے بالکل ہی بیگانہ کر چھوڑا ہے......!

احمر کا کرب آمیز لہجہ!...... نمرہ مچل کے رب سے استقامت کی دعا کرنے لگی، پھر آخر ہمت جمع کر کے لہجے کی سختی کو برقرار رکھتے ہوئے بولی!

احمر! تم بلاشبہ منگیتر ہو مگر رب کی نظر میں اس وقت میرے لئے غیر ہو اور میں صرف اس دنیا میں نہیں بلکہ دونوں جہانوں میں آپ کا ساتھ چاہتی ہوں۔ (یہ کہتے ہی وہ تیزی سے لوٹ گئی)

احمر کی بادامی آنکھوں میں تشکر و تفاخر کے آنسو بھر آئے، وہ بے اختیار رب کا شکر ادا کرنے لگا کہ اللہ نے اس کے لئے اتنے اچھے جیون ساتھی کا انتخاب کیا...... اتنے میں امی کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی، احمر! اٹھ جاؤ، اذان ہو چکی ہے!...... چلو جلدی اٹھو! احمر نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں تو وہ اس دلکش خواب پہ مسکرا کر رہ گیا، اس کے لبوں پہ یہ لفظ رینگ گیا:

''کاش''!!!

خاص بات

اسلم: ''کافی عرصے بعد آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔ اس دوران آپ کیسے رہے؟''

اشرف: ''کوئی خاص بات نہیں بس میں نے شادی کر لی۔''

اسلم: ''یہ تو بہت اچھا کیا۔ بہت خوشی کی بات ہے۔''

اشرف: ''ایسی خاص خوشی کی بات بھی نہیں بس میری بیوی بد زبان نکلی۔''

اسلم: ''یہ تو بہت بری بات ہے''۔

اشرف: ''خیر ایسی بری بات بھی نہیں کیونکہ وہ جہیز میں ایک لاکھ روپیہ بھی تو لائی تھی۔''

اسلم: ''پھر تو بڑی خوشی کی بات ہے۔''

اشرف: ''اتنی بڑی خوشی کی بات تو نہیں۔ اس ایک لاکھ روپے کی میں نے بھیڑیں خرید لیں۔ جو سب کی سب مر گئیں۔''

اسلم: ''بہت افسوس ہوا مجھے یہ خبر سن کر۔''

اشرف: ''زیادہ افسوس کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ میں نے بھیڑوں کی کھالیں فروخت کر کے دوگنی رقم حاصل کر لی۔''

اسلم: ''پھر تو آپ بڑے خوش قسمت آدمی ہیں۔''

اشرف: ''خوش قسمتی کی اس میں بھلا کیا بات ہوئی کھالوں کی کمائی ہوئی رقم سے میں نے مکان بنوایا اچانک اس میں آگ لگ گئی اور ساری محنت خاک میں مل گئی۔''

اسلم: ''مجھے آپ سے بہت ہمدردی ہے کہ آپ کا نقصان ہوگیا ہے۔''

اشرف: ''سچ پوچھئے تو اس میں میرا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ کیونکہ مکان کے ساتھ میری بیوی بھی تو جل گئی۔'' (ا،ا،ج۔ ٹنڈو آدم)

آپ کی صحت

روز نامہ ''اسلام'' کے صفحہ طب وصحت کے لئے لکھنا میری ذمہ داری ہے، لیکن ''خواتین کا اسلام'' میرا پسندیدہ میگزین ہے۔ جتنی بھی مصروفیت ہو، اسے پڑھ کر ہی طبیعت دوسرے کاموں کی جانب مائل ہوتی ہے، چونکہ یہ میگزین خواتین کے لئے ہے۔ چند نفسیاتی کیس حل کرنے کے بعد کچھ خواتین نے میری توجہ اس جانب مبذول کروائی کہ اس پر ایک کالم میگزین میں بھی لکھوں تا کہ جو خواتین اس قسم کی صورتحال سے دوچار ہیں وہ اس سے مستفید ہوسکیں۔ جب اس قسم کی صورتحال سے سامنا ہوا کرتا ہے تو کبھی بھی اس جانب خیال نہیں جاتا کہ اس کا علاج کرا لیا جائے یا تو عورت کو ہی موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے یا پھر سختی کی جاتی ہے اور جب کچھ نہ بن پڑے تو عامل کی خدمات حاصل کرلی جاتی ہیں کہ اس پر تو ''کچھ'' ہوگیا ہے یا کرادیا گیا ہے اور پھر اس قسم کے علاج معالجے کے بعد یہ کیفیت بجائے ٹھیک ہونے کے بڑھتی رہتی ہے۔

آپ کو ایسی خواتین اکثر نظر آئیں گی جو شک زیادہ کرتی ہیں، اگر شادی شدہ ہیں تو اپنے خاوند کی ٹوہ میں لگی رہیں گی، جس کی وجہ سے خاوند بھی ایسی بیوی سے بیزار رہنے لگتا ہے، مگر باوجود کوشش کے خاتون کی یہ عادت کم نہیں ہوتی۔ ہومیو دوا COLOSINTH. CM کی ایک خوراک، خاتون سے یہ عادت چھڑا دیتی ہے۔

ایسی خاتون جو چاہنے کے باوجود اپنے بچے سے محبت کرے اور نہ ہی اپنے شوہر سے۔ وہ خود نہیں جانتی کہ وہ ایسا کیوں کررہی ہے۔ خاوند سے بے توجہی، خاوند کو دور لے جاتی ہے۔ ہومیو دوا TUBERCOLINUM.CM

ڈاکٹر ناصرالدین سید

کی ایک خوراک یہ مسئلہ حل کردیتی ہے۔

ایسی کئی نوجوان لڑکیاں ہوں گی جو ۱۲ سے ۱۵ سال کی عمر ہونے کے باوجود لڑکی نہ بن پائیں۔ PITUATRI. 30 کی ایک خوراک روزانہ ایک ماہ تک استعمال کرنے سے مکمل لڑکی بن جاتی ہے۔ پچیس سال کی عمر ہونے کے باوجود لڑکی شادی نہ ہونے کے باعث باغیانہ حرکات پر اتر آئے، بات بات پر غصہ دکھائے، CAUSTICUM. CM کی ایک خوراک سے متوازن طبع ہوجاتی ہے۔

لڑکی، شادی شدہ مرد یا عمر رسیدہ مرد کے دام الفت میں گرفتار ہوجائے تو NATRUMMUR. CM کی ایک خوراک اسے ہوشمند کردیتی ہے۔

اگر کوئی خاتون بغیر کسی وجہ کے بار بار خاوند سے جھگڑا کرے، گھر کو میدان جنگ بنائے رہے، حالانکہ وہ خود نہ سمجھے کہ وہ ایسا کیوں کررہی ہے، THUJA. IM کی ایک خوراک ایسی خاتون کو جھگڑے سے باز رکھے گی، ان شاء اللہ

اگر کوئی خاتون اپنے شوہر سے نفرت کرے تو GLONINE. 30 کی چار خوراک یومیہ لینے سے اس کی نفرت محبت میں بدل جاتی ہے۔

کئی والدین اس بات سے پریشان ہوتے ہیں کہ اُن کی لڑکی شادی نہیں کرنا چاہتی۔ شادی کے نام سے ہی نفرت کرتی ہے اور مجرد زندگی گزارنے پر بضد ہو تو PICRIC. ACID. 200 کی ایک خوراک روزانہ دیں، کچھ ہی دنوں میں اس کی ''نہ'' ہاں میں بدل جائے گی۔ اگر کسی خاتون کا دل چاہتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کو قتل کردے یا زہر دے دے، اپنی اس خواہش کو نہ معلوم کس طرح دبا کر رکھتی ہے، ایسی صورت میں PLATINIUM. CM کی ایک خوراک اس کے ذہن سے اس قسم کے خیالات اکھاڑ پھینکے گی۔

عورت اگر عورت سے نفرت کرے یعنی ساس بہو سے، نند بھاوج سے، اس قسم کی صورتحال میں گھر میں ایک عجیب ٹینشن کی سی صورتحال ہوجاتی ہے، اس قسم کی صورتحال میں ان خواتین کو چاہئے کہ (CAJUPATUM) کا جو پنچم ۳۰ طاقت میں روزانہ استعمال کریں۔ ان شاء اللہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگیں گی۔

بظاہر یہ باتیں عجیب سی محسوس ہوتی ہیں کہ ایسی کیفیات کا کیا صرف چند خوراکوں سے علاج ممکن ہے؟ جی ہاں۔ یہ حقیقت ہے۔ صرف ہومیو پیتھی میں ہی یہ علاج ممکن ہے، یقین نہ آئے تو آزما کر دیکھ لیں۔

سکون کا شیش محل

بنت جان محمد

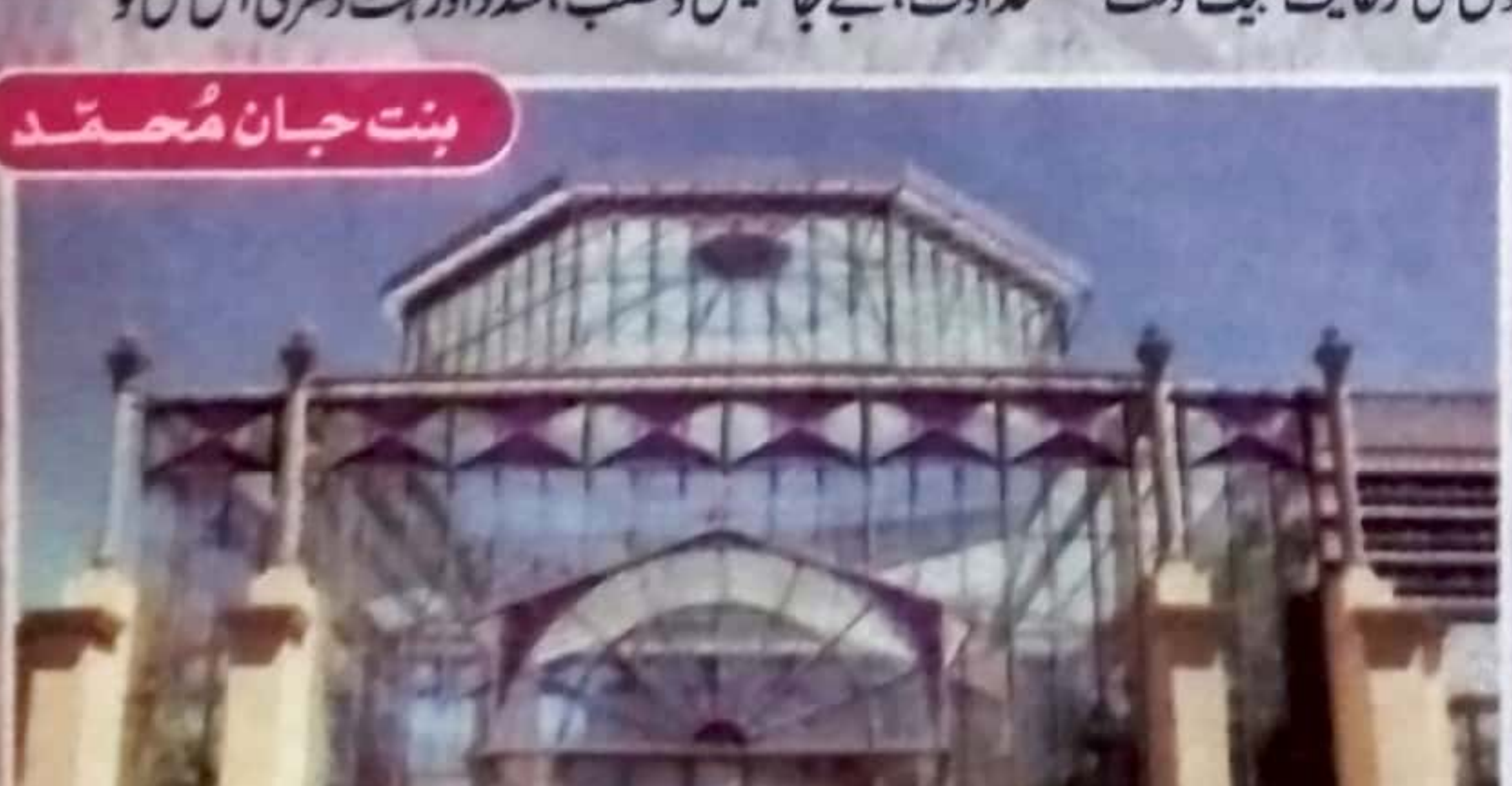

گھر کا سکون زندگی کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کے دوام کی صورت میں انسان ٹھنڈی چھاؤں کی آغوش میں نسیم سحر کا ذائقہ چکھتا ہے۔ یہ سکون محبتوں، الفتوں، راحتوں اور لامحدود آسائشوں کا خلاصہ ہوتا ہے۔ زندگی کی ناؤ جب باد مخالف کے جھونکوں، بھنور آمیز لہروں اور تاریک طوفانوں کا شکار ہوتی ہے تو انسان گھر کے دائمی سکون کی پناہ میں آکر مصائب و مسائل کے عمیق سمندر سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ پاتا ہے۔ اس سکون کا شیش محل معماروں کی ذرا سی بے توجہی سے چکنا چور ہوجاتا ہے۔ ان معماروں کو دنیا ماں، باپ، بہن، بھائی اور بیوی کے نام سے یاد کرتی ہے۔ اس محل کی تعمیر میں ہر معمار کا کردار الگ ہے۔ ماں، باپ بنیادوں، بہن، بھائی دیواروں اور بیوی دروازوں اور چھتوں کی معمار ہے۔ ہر معمار کی تعمیر کی ایک حد ہے۔ اگر وہ اس حد سے بڑھے گا تو معماروں کا تصادم یقینی ہے اور تصادم کا انجام اس کا سقوط ہے۔

جس فرد سے یہ رشتے منسلک ہوں وہ اس محل کا محافظ ہے۔ اس کے لئے ان تمام رشتوں کی رعایت بیک وقت ضروری ہے۔ اسے ہر لحاظ سے ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ماں باپ کا بیٹا اور بہن بھائیوں کا بھائی ہے تو وہ بیوی کا شوہر بھی ہے۔ اگر وہ رشتوں کے اس خارزار راستے پر چوکنا، معتدل اور متوازن ہوکر چلتا ہے تو یہ محل قائم رہے گا۔ بصورت دیگر اس کی حسین عمارت زمین بوس بھی ہوسکتی ہے۔

یاد رکھئے! غیبت، جھوٹ، عدم اعتدال، کینہ پروری، بغض و عداوت، بے جا غیض وغضب، تشدد اور ہٹ دھرمی اس محل کو دیمک کی طرح چاٹ جاتے ہیں۔ اگر آپ سکون کے اس شیش محل کی مضبوطی، استحکام اور پائیداری چاہتے ہیں تو اس کی تعمیر نو کرکے اپنا اپنا کردار اپنائیے، پرسکون زندگی آپ کی منتظر ہے۔

آپ کا دسترخوان

بنت محمد صابر سلطان
بنت سعید۔ لاہور

چنے کی دال کا حلوہ

بنت محمد صابر سلطان

بنت سعید۔ لاہور

اشیاء: چنے کی دال آدھا کلو۔ الائچی 5 دانے۔ گھی حسب ضرورت۔ خشک دودھ ایک پیکٹ۔ پستہ بادام حسب ضرورت۔ چینی حسب ذائقہ۔

ترکیب: دال کو چند گھنٹے بھگو کر ابالنے کے لئے رکھ دیں، جب دال بالکل گل جائے تو اسے کھلی فضا میں رکھ کر خشک کریں۔ جب دال بالکل خشک ہو جائے تو اسے کوٹ کر بیسن کی طرح کرلیں۔ اب ایک برتن میں گھی گرم کریں اور اس میں الائچی ڈال کر براؤن کریں۔ الائچی براؤن کرنے کے بعد دال، خشک دودھ، چینی اور پستہ بادام ڈال دیں۔ بیس منٹ بعد دال براؤن ہو جائے گی اور گھی اوپر آجائے گا۔ اب ایک پلیٹ میں چکنائی کی ایک تہہ لگائیں اور حلوہ کو اس میں ڈال دیں گھی اوپر آنے کے بعد گھی کو نکال دیں تھوڑی دیر ٹھنڈا ہونے کے لئے رکھیں۔ اس کی لوزیں کاٹ لیں دال کا حلوہ تیار ہے۔ گھر والوں کو پیش کر کے داد وصول کریں۔

ڈبل روٹی کا حلوہ

اشیاء: سلائس ایک پیکٹ۔ دودھ ایک پاؤ۔ الائچی 3 عدد۔ چینی حسب ضرورت۔ انڈہ ایک عدد۔

ترکیب: سلائس کے سائیڈ پر براؤن کلر کی جو تہہ ہوتی ہے اسے ہٹالیں اور سلائس کے بالکل چھوٹے چھوٹے پیس کرلیں۔ ایک برتن میں گھی اور الائچی ڈال کر کڑکڑائیں۔ سلائس کے پیس ڈال کر لائٹ براؤن کرلیں۔ اس کے اوپر انڈہ ڈالیں پھر اس کے بعد دودھ میں چینی مکس کر کے اس برتن میں ڈالیں۔ دودھ خشک ہونے کے بعد چولہا بند کر دیں۔ ایک تنگ سے برتن میں ڈال کر کچھ دیر کے لئے رکھیں۔ ایک پلیٹ میں اس برتن کو الٹ دیں۔ حلوہ گولائی کی شکل میں ہو جائے گا بالکل کیک کی طرح۔ اب اس کی لوزیں کاٹ کر پیش کریں۔

ٹماٹر کا سوپ

اشیاء: ٹماٹر ایک پاؤ اچھے والے۔ میدہ ایک بڑا چمچ۔ پیاز گٹھی چھوٹی سی۔ آدھی پیالی دودھ۔ گھی ایک چمچ۔ نمک کالی مرچ پسی ہوئی حسب ذائقہ۔ دو توسٹ۔ تین پیالی پانی۔ گرم مسالہ ثابت دو تولہ۔ سرکہ دو بڑے چمچے۔

ترکیب: پانی میں ٹماٹر دھو کر ڈال دیں اور اس میں گرم مسالہ ثابت اور ذرا سا نمک ڈال کر چڑھا دیں جب ٹماٹر خوب پک جائیں اور ان کا چھلکا علیحدہ ہو جائے تو اتار کر کپڑے میں چھان لیں اب ایک دیگچی میں گھی ڈال کر پیاز پیلا کریں اور میدہ ڈال کر پانچ منٹ تک بھونیں اب اس میں دودھ ڈال دیں پھر چھنا ہوا ٹماٹر کا شوربا ڈال دیں اور دس منٹ تک پکنے دیں پھر سرکہ ڈال کر اتار لیں۔ اب ڈبل روٹی کے چوکور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنالیں اور گھی میں تل کر سرخ کرلیں، سوپ پیش کرتے وقت اس میں ضرورت ہو تو مزید نمک اور پسی ہوئی کالی مرچ ڈالیں اور ساتھ ڈبل روٹی کے تلے ہوئے ٹکڑے ڈال دیں۔ ٹماٹر کا سوپ تیار ہے، مزے سے پئیں۔

بیسن کا آملیٹ

اجزاء: بیسن ایک چھٹانک۔ نمک، سرخ مرچ، ہرا دھنیا، سبز مرچ اور پیاز حسب ضرورت۔ گھی تلنے کے لئے۔

ترکیب: ایک چھٹانک بیسن میں آدھ پاؤ پانی ملا کر ہاتھوں سے خوب پھینٹیں۔ اب اس میں تمام مسالہ باریک پیس کر ملا دیں اور فرائی پین میں گھی ڈال کر ایک انڈے کے برابر تل لیں تلنے کے بعد پلٹ دیں اور آملیٹ کی طرح لپیٹ دیں زیادہ سرخ نہ کریں دیکھنے میں انڈے کے آملیٹ کی طرح ہوں گے۔ علیحدہ سے سالن کا شوربہ تیار کر کے اس میں ڈال دیں اور کھانے میں استعمال کریں۔

مچھلی کے کباب

کباب

اجزاء: مچھلی سنگھاڑا آدھ کلو (درمیان کے بڑے بڑے ٹکڑے جن میں کانٹا نہ ہو)۔ پنیر تازہ آدھ پاؤ۔ سرخ مرچ، گرم مسالہ پسا ہوا ایک چمچ۔ ہرا مسالہ۔ گھی ایک پاؤ۔ انڈے دو عدد۔

ترکیب: مچھلی کو پانی میں نمک ڈال کر ابال لیں کانٹے اور کھال علیحدہ کر کے اسے سل پر باریک پیس لیں اب ڈیڑھ پاؤ دودھ لے کر اس میں لیموں کا رس نچوڑ دیں اور پنیر کے ٹکڑے ڈال کر چولہے پر چڑھا دیں۔ چند منٹ بعد پانی علیحدہ اور پنیر کے ٹکڑے علیحدہ ہو جائیں گے۔ اب اس کو اتار کر باریک کپڑے سے چھان لیں اسے مچھلی میں ملا دیں اس میں ہرا مسالہ باریک کاٹ کر نمک، مرچ گرم مسالہ سب کچھ ملا دیں اور کباب بنالیں۔ اب انڈہ پھینٹ کر اس میں کباب ڈبو کر تل لیں سرخ ہونے پر نکال لیں۔

خوشخبری

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا

جدید وعظ شکر نعمت شائع ہو چکا ہے

جس میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے ایمان کی نعمت پر، کھانے کی نعمت پر، پانی کی نعمت پر، لباس کی نعمت پر، مکان کی نعمت پر، گاڑی کی نعمت پر، ماں باپ کی نعمت پر، اولاد کی نعمت پر، ملازمت کی نعمت پر، دکان کی نعمت پر، کارخانے کی نعمت پر، آنکھ کی نعمت پر، کان کی نعمت پر، زبان کی نعمت پر، صحت کی نعمت پر اور فراغت کی نعمت پر شکر ادا کرتا رہے، کبھی بھی ناشکری کا کوئی کلمہ اس کی زبان پر نہیں آنا چاہئے۔

ناشر: کتاب گھر ناظم آباد کراچی 75600

نوٹ: ضرب مؤمن کے تمام دفاتر سے بھی حاصل کر سکتے ہیں

بچوں کی تربیت پر ماحول کا اثر

فہیم النساء

بچوں کا ذہن ایک صاف شفاف تختی کی مانند ہوتا ہے۔ اس پر جو بھی ثبت ہوتا ہے وہ ساری زندگی کے لئے چھاپ چھوڑ جاتا ہے۔ بگڑے ہوئے اور اخلاقی اعتبار سے کمزور بچوں کا اگر ہم تجزیہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ بگاڑ کی ابتداء عموماً گھر کے ماحول سے ہی ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ باہر کے ماحول کے اثرات قبول کرتا ہے جن میں معاشرہ یعنی سوسائٹی، مدرسہ کے اساتذہ، ہمجولیوں کے اثرات وغیرہ شامل ہیں۔ ابتداء میں بچے کا ذہن ہر فکر و خیال سے آزاد ہوتا ہے، لیکن جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا ہے لاشعوری طور پر ان تمام اثرات کو قبول کرتا ہے اور جو کچھ جتنا کچھ وہ ماحول سے لیتا ہے ویسا ہی اظہار کرتا ہے، لہٰذا اس کے خیالات اس کے اخلاق، اس کی سوچ، اس کا کردار اور سب کچھ ماحول کی ہی دین ہوتا ہے۔ پھر اس پر یہ شکایت کہ بچے بداخلاق ہوتے جارہے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ بچوں کا اخلاقی کردار اچھا ہو انہیں دیکھ کر خوشی ہو۔

اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بچوں کے عملی روپ کا دارومدار ان کی تربیت پر ہوتا ہے اور بہترین تربیت کے لئے ضروری ہے کہ شیر خوارگی سے لے کر لڑکپن تک اس کی نفسیات کا خیال رکھیں اور اس بات کا پورا پورا خیال رکھیں کہ آپ کا ہر رویہ، برتاؤ اور آپ کی ہر حرکت کا بچے پر اثر پڑتا ہے۔ نقالی کرنا، بڑوں کی تقلید کرنا بچوں کی فطرت میں داخل ہے اور اس فطری بات کو بڑے اگر صحیح سمت میں موڑیں تو خاصا اچھا اثر پڑتا ہے۔ اپنے آپ کو عملی طور پر مثالی نمونہ بنا کر پیش کریں۔ بڑوں کو چاہئے۔ جن باتوں کی وہ تاکید کرتے ہیں ضروری ہے کہ وہ خود عملی طور پر کر دکھائیں۔ بچے کی نفسیات اسے فوراً قبول کرتی ہے۔ بڑے اپنے باہمی تعلقات خوشگوار رکھیں، آپس میں جھگڑے، رنجش، بحث و تکرار بڑوں کے ساتھ بدتمیزی، اکھڑ پن، چھوٹوں کے ساتھ سختی، ان تمام کا بچے کی اخلاقی حس پر پڑتا ہے۔ اس طرح بچے پیار، خلوص، محبت، شفقت، نرمی، رحمدلی اور لطیف جذبات سے وہ محروم ہوسکتے ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ سختی، سزا اور مار پیٹ سے حتی الامکان پرہیز کریں۔ بزرگوں کا ادب کرنا سکھائیں، بزرگوں کی اہمیت کو بتلائیں تاکہ ان کے دل میں بزرگوں کا احترام پیدا ہو۔

بچوں کو یہ موقع بھی دیں کہ وہ کبھی خود مہمان بن کر جائیں تو کس طرح کے آداب اپنائیں۔ مہمانوں کا استقبال کس طرح سے کریں۔ انہیں اپنے ساتھ تقاریب میں لے جائیں اور وقت ضرورت ضروری آداب سکھائیں۔ غلطی ہونے پر معافی مانگنا، نصیحت کرنا، گزارش کرنا وغیرہ سکھائیں۔ بچوں کو بار بار نصیحت کرنے سے پرہیز کریں کیونکہ نصیحتوں سے وہ اُوب جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ پیار و محبت اور خود بچے بن کر پیش آئیں۔

آج کے اس ٹوٹتے بکھرتے معاشرے کی تہذیب میں میڈیا کافی حد تک اخلاقیات کے منفی رجحانات کو فروغ دے رہا ہے۔ جس سے بچوں کے اخلاقی معیار میں ٹوٹ پھوٹ مچی ہوئی ہے۔ اس کے سنوارنے کے لئے نہایت ضروری عنصر ہے دینی تعلیم۔ یہ انسان کے باطن کو سنوارتی ہے۔ روحانی طور پر مضبوطی عطا کرتی ہے، سچ اور جھوٹ، صحیح و غلط انسانیت اور حیوانیت، حق و باطل میں امتیاز کی شناخت عطا کرتی ہے، اس لئے ضروری ہے کہ بچوں کی مذہبی تعلیم پر ضروری توجہ دی جائے۔ اگر بچے کی نفسیات کو ملحوظ رکھ کر اچھے مربی سے اس کا انتظام کیا جائے تو حسن اخلاق کا مکمل درس بچے پاسکتے ہیں۔

مدرسہ و اساتذہ کے فرائض بھی بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں، چونکہ مدرسہ کے باہر بچہ جو کچھ بھی سیکھتا ہے وہ **Informal Education** ہوتا ہے جبکہ مدرسہ میں وہ ہر چیز ترتیب وار مکمل نظم و ضبط سے سیکھتا ہے۔ یہیں پر اس کی مختلف پہلوؤں کی نشو و نما ہوتی ہے۔ اساتذہ بچے کے لئے نہایت ہی پسندیدہ شخصیت ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ کبھی کبھار وہ اپنے والدین کی بات پر بھی اساتذہ کی بات کو ترجیح دیتے ہیں، ان کی ہر بات کو وہ قبول کرتے ہیں۔ اپنے آپ وہ ٹیچر کی جگہ محسوس کرکے ان کی نقل اتار کے کافی خوش ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اساتذہ بچوں کی نفسیات کا خاص خیال رکھیں، ایک بہترین اور مثبت خوبیوں والا کردار بنا کر اپنے آپ کو بچوں کے سامنے پیش کریں۔ رہن سہن، انداز گفتگو، طور طریقہ، رویہ و برتاؤ یہ سب متاثر کن ہونا چاہئے۔ خوش اخلاقی، ملنساری، نرمی، محبت، اتحاد و اتفاق سے پیش آنے کی ترغیب دیں۔ ان میں موجود برائیوں کی محبت سے اصلاح کرنا ان میں پسندیدہ اخلاقی اوصاف پروان چڑھانا۔ آپس کے دوستوں اور ساتھیوں سے نااتفاقی ہوجائے تو صلح کرانا۔ اپنے سے چھوٹوں کے ساتھ خلوص اور محبت سے پیش آنے کی ترغیب دینا۔ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ گھر، معاشرہ اور مدرسہ کے رابطہ میں آپسی تعاون و ہم آہنگی کو فروغ دیا جائے۔ سماجی طور پر بچوں کے پروگرامز، مقابلے منعقد کروانا اہمیت رکھتے ہیں تاکہ بچے خوشگوار طور پر مثبت اثرات قبول کریں اور ایک اچھی شخصیت کے حامل بنیں۔

جو آپ نے لکھا

میرے لئے دعا کریں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں ایک بے عمل اور بے علم اور ناچیز بندہ آپ کے اور جو مسلمان خواتین کا اسلام شوق سے پڑھتے ہیں اُن سب کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ میں جب بھی خواتین کا اسلام میں ''بے پردگی سے پردے کی طرف'' پڑھتا ہوں تو آنسو بہنے لگتے ہیں کیونکہ میرا خاندان 500 سال سے بے پردگی اور بے دینی میں چلا آرہا ہے۔ میں 3 سال سے مسجد میں امامت کررہا ہوں میری شادی ایسے خاندان میں ہوئی ہے جن کو قرآن وحدیث کے بارے میں کچھ علم نہیں شادی کے بعد جب میں نے گھر میں شرعی پردہ کرنے کو کہا تو سارے خاندان والے مجھے پاگل اور بدگمان کہنے لگے۔ آپ سے اور جو مسلمان بہن بھائی خواتین کا اسلام شوق سے پڑھتی، یا پڑھتے ہیں اُن سب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے گھر والوں کو شرعی پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (طالب علم کریم بخش لہڑی۔ڈیرہ مراد جمالی)

تمام سلسلے اچھے ہیں:

خواتین کا اسلام ہمیں بہت پسند ہے۔ اس کے تمام سلسلے اچھے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسلام کو قیامت تک جاری رکھے۔ (کلثوم۔عظمت۔عظمیٰ۔ضلع دیر پائین)

☆ معلوم نہیں آپ کس اشتہار کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔ اشتہار کی کٹنگ ساتھ بھیج دیتیں تو بہتر ہوتا۔

اللہ دین کا کام زیادہ سے زیادہ لے:

اللہ تعالیٰ آپ سے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔ دعا ہے کہ خواتین کا اسلام دن دگنی رات چگنی ترقی کرے۔ ہم الحمدللہ خواتین کا اسلام لوگوں میں تقسیم بھی کرتے ہیں، بس آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ (سمیہ اشرف۔لیہ)

مضمون بھیجنا چاہتی ہوں:

خواتین کا اسلام الحمدللہ ہماری مسلمان بہنوں کے لئے سنورنے کا سبب بن رہا ہے۔ خدا اسے ہمیشہ اسی طرح ترقی کی راہ پر گامزن رکھے آمین۔ کافی دنوں سے یہ خیال ذہن میں تھا کہ ''معلمات سے ملاقات'' کے عنوان سے ایک سلسلہ شروع کیا جائے۔ جو قسطوں کی شکل میں جاری رہے۔ اس لئے میں نے مطالعہ کے دوران بہت سے اہم نکتے جمع کیے تھے۔ برائے مہربانی مذکورہ امور کی رہنمائی فرمائیں۔

۱۔ قسط کتنی سطروں پر مشتمل ہو؟

۲۔ کس تاریخ و دن تک پہنچ جانا ضروری ہو؟

۳۔ کس چیز کو پیش نظر رکھا جائے۔ (بنت اقبال۔بہاولنگر)

☆ آپ ایک مرتبہ پورا مضمون لکھ کر ہمیں بھیج دیں۔ پڑھ کر ہی کوئی فیصلہ ہوسکتا ہے۔

دلوں کو جلا بخشنے والا:

اللہ کے فضل وکرم سے آپ اور آپ کی پوری ٹیم خیریت سے ہوگی۔ خواتین کا اسلام دلوں کو جلا بخشنے والا رسالہ ہے ایسے فتنہ والے دور میں یہ ہمارے مسائل کا حل ہے اس سے ہمیں تمام پریشانیوں کو حل کرنے کا نسخہ ملتا ہے اللہ اسے قیامت تک ایسے ہی قائم ودائم رکھے۔ (ام حنظلہ۔کراچی)

پھولوں کی مسکراہٹ:

آج کے دور میں جبکہ کوئی شخص بغیر تصویر کے اخبار نکالنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ ایسے دور میں آپ نے بغیر تصویر والا اخبار نکال کر ناممکن کو ممکن کردکھایا۔ چاند کی جگمگاہٹ، ستاروں کی جھلملاہٹ اور پھولوں کی مسکراہٹ اپنے قلم میں سمیٹ کر میں آپ کو اتنا دلچسپ، معیاری وار بامقصد خواتین میگزین نکالنے پر دلی مبارکباد دیتی ہوں۔ (بنت حافظ الیاس بندھانی۔لسبیلہ)

چھوٹی بچی ہجے کرکے پڑھتی ہے:

ہم تمام گھر والے چھوٹے سے لے کر بڑے تک خواتین کا اسلام بہت شوق سے پڑھتے ہیں ہماری چھ سالہ بھانجی بھی خواتین کا اسلام کے جوڑ کر کے پڑھتی ہے اس کے تمام سلسلے بہت اچھے جارہے ہیں۔ (م، بنت احسان الٰہی۔وزیرآباد)

ایمان کو تازگی ملتی ہے:

''خواتین کا اسلام'' کی ہر تحریر پڑھ کر ایمان کو مزید تازگی ملتی ہے۔ اس میگزین کے ہر لفظ اور ہر حرف میں عجیب سی تاثیر ہوتی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اس خلوص کا اجر بھی اس خلوص سے دے۔ (طاہرہ شیراز۔زروبی)

انمول میگزین

''خواتین کا اسلام'' جیسے جامع اور انمول میگزین کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ کی قلت ہے۔ اس کے شروع میں ہر دعا بہت ہی پیاری ہوتی ہے۔ اس رسالے کی بدولت تو ہمیں زندگی کو صحیح معنوں میں گزارنے کا ڈھنگ آگیا۔ (ام دانیال زید واقصیٰ زید)

بقیہ: زندگی کے قیمتی لمحات کی قدر کیجئے

اب میں نے نوکری بالکل چھوڑ دی ہے، دل کو مکمل سکون ہے۔ میرے گھر کے ماحول کو دیکھ کر سب یہی کہتے ہیں کہ تم لوگ T.V کے بغیر زندگی کیسے گزار لیتے ہو۔ پردہ کرنے کے بعد میرا سب سے بڑا امتحان بہن کے نکاح میں شرکت تھی جو کہ میں نے نہیں کی، لیکن آج میری بہن کے سسرال والے میری بہت عزت کرتے ہیں۔ اس میں میرے والدین نے بھی بہت اہم کردار ادا کیا۔ میرے والد چونکہ معاش کے سلسلے میں مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کو میری اس تبدیلی پر بہت خوشی ہوئی اور میرے مولا کو نجانے ان کی کون سے ادا پسند آئی کہ میرے والد کا انتقال وہیں ہوا اور وہ جنت البقیع میں دفن ہوئے، جو کسی سعادت سے کم نہیں۔

آج میں بہت خوش ہوں کہ میرے دو بھائی حفظ کررہے ہیں اور بڑے بھائی بھی ایک سلجھے ہوئے دیندار انسان ہیں نہ ہم دنیا سے کٹے، نہ رشتے داروں سے بلکہ اب یہ چیزیں آگے پیچھے پھرتی ہیں۔ آخر میں میں اپنی ان تمام بہنوں کو خاص کروہ جو اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں ہیں، کہوں گی کہ پردہ کہیں رکاوٹ نہیں بنتا بلکہ احساس فخر پیدا کرتا ہے۔ اگر آپ کرنا چاہتی ہیں تو دل سے دعا مانگیں اور کسی باعمل عالم سے اصلاحی رابطہ کیجئے اور اپنی کوشش جاری رکھئے، ضرور باری تعالیٰ آپ کی مدد کریں گے۔ خاص طور پر میں اپنی نوجوان بہنوں سے یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ نوعمری کی عمر ہی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں ہمیں ہر چمکتی ہوئی چیز سونا نظر آتی ہے اور ہر نصیحت مصیبت لگتی ہے اور یہ بات ہمیں جب سمجھ میں آتی ہے جب وقت ہمارے ہاتھ سے گزر چکا ہوتا ہے اور ہمارے بس میں سوائے کف افسوس ملنے کے کچھ نہیں رہتا ہے۔

ساحل سے
بچھڑی فوج کی طرح ہوں
منزل ہے دُور دُور
رستہ ہے دُھول دُھول
مٹے مٹے سے ہیں نشاں سارے
گم ہوں اپنی منزل سے
کھوئی ہوں زندگی کے میلے میں
یاالٰہی رحم فرما
سمجھ دے، عقل دے
دکھادے میری منزل
لگادے مجھے کنارے سے
ایسے کہ
منسلک فرما دین کے کسی شعبے سے
یاالٰہی رحم فرما! یاالٰہی رحم فرما!

بنت محمد عمر۔کراچی

بے پردگی سے پردے کی طرف

کل من علیها فان

زندگی کی روانی شاید ایسے ہی قائم رہتی اگر ایف اے میں اچانک میری بہترین دوست کا انتقال نہ ہو جاتا۔ میں حیران و پریشان رہ گئی، ساکت وصامت...... اُف زندگی کیسی بے اعتبار شے ہے۔ ابھی نازی کی موت کا صدمہ کم نہ ہوا تھا کہ چچا کے بیٹے کشمیر میں شہید ہوگئے، اُس کے کچھ ہی عرصے بعد میرے بڑے بھائی اچانک ہارٹ فیل ہونے سے فوت ہوگئے اور اُس کے ٹھیک ایک ماہ بعد میری کزن جو کلاس فیلو بھی تھی وہ بھی بلڈ کینسر سے ایک مہینہ بیمار رہ کر فوت ہوگئی۔ زندگی کی اس بے ثباتی نے مجھے اُس دائمی ذات کے زیادہ قریب کردیا جس کی طرف ہر کسی کو لوٹنا ہے۔

اُمّ عبداللہ

ان ہی دنوں ترجمہ وتفسیر پڑھنے کی خواہش دل میں جاگی مگر گاؤں میں رہنے کی وجہ سے کچھ طے نہ ہوسکا۔ لیکن دل میں ایک تڑپ تھی اس دوران میرا اجی ایچ کیو ووکیشنل سینٹر راولپنڈی میں داخلہ ہوگیا اور میں بڑے بھائی کے پاس چلی گئی، وہاں سینٹر میں بھی اچھا ماحول ملا۔ وہاں ایک دیندار دوست گلناز اور نیک اساتذہ کی وجہ سے ہاتھ دیکھنا چھوڑا اور ٹی وی چھوڑنے کا عزم کیا۔ (میں ان دنوں ہاتھ بہت دیکھا کرتی تھی)۔ کورس مکمل کرنے کے بعد واپس ساہیوال آگئی۔ میرے شوق کو دیکھتے ہوئے میری ہمسائی جو بچپن میں میری کلاس فیلو بھی رہی تھی اور اب عالمہ کورس کرنے کے بعد مدرسے میں پڑھاتی تھی اس نے مجھے رات کو پڑھانے کا وعدہ کیا (اللہ تعالیٰ اسے اجرِ عظیم دے)۔ اُسی نے مجھے پردے کی طرف راغب کیا۔ وہ دن کو مدرسے میں پڑھاتی اور رات کو عشاء کے بعد مجھے پڑھاتی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری خواہش پوری ہوگئی اور دین پر زیادہ سے زیادہ عمل پیرا ہونے کی خواہش بڑھ گئی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے مجھے زندگی میں بے پناہ عزت ملی اور یہ عزت مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی گئی، شادی کے بعد ہمارے محلے میں مجھے پتہ چلا کہ ایک خاتون شرعی پردہ کرتی ہیں دل میں شرعی پردے کا شوق بہت تھا۔ مگر خاندان میں کوئی ایسی مثال نہ تھی کہ آج کل کے ماحول میں شرعی پردہ کیسے ہوسکتا ہے میں اُن سے ملی اور پھر میں نے بھی شرعی پردے کے لئے کمر ہمت کس لی۔ کئی باتیں سننا پڑیں مگر ''وہ نہیں ڈرتے ملامت کرنے والے کی ملامت سے'' کے مصداق اللہ تعالیٰ نے دل کو دنیا سے بے نیاز کردیا، دل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی چاہت بس گئی۔ میرے شوہر بہت ہی دنیادار تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ہدایت دی۔ انہوں نے شادی کے چند دن بعد ہی گھر سے ڈش اور ٹی وی وغیرہ نکال دیا۔ چھ ماہ بعد داڑھی رکھ لی اور نمازیں باقاعدگی سے شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور مجھے بھی استقامت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا اپنا مزہ ہے اور دنیا سے بے نیازی کا اپنا نشہ ہے اس عشق کی اپنی مستی ہے جس کے آگے دنیا کے سارے فیشن، سارے مزے اور سارے ہنگامے ہیچ ہیں۔

جب کل من علیها فان سمجھ میں آیا
بس اٹھ گیا اسی دم دل سے وقارِ عالم

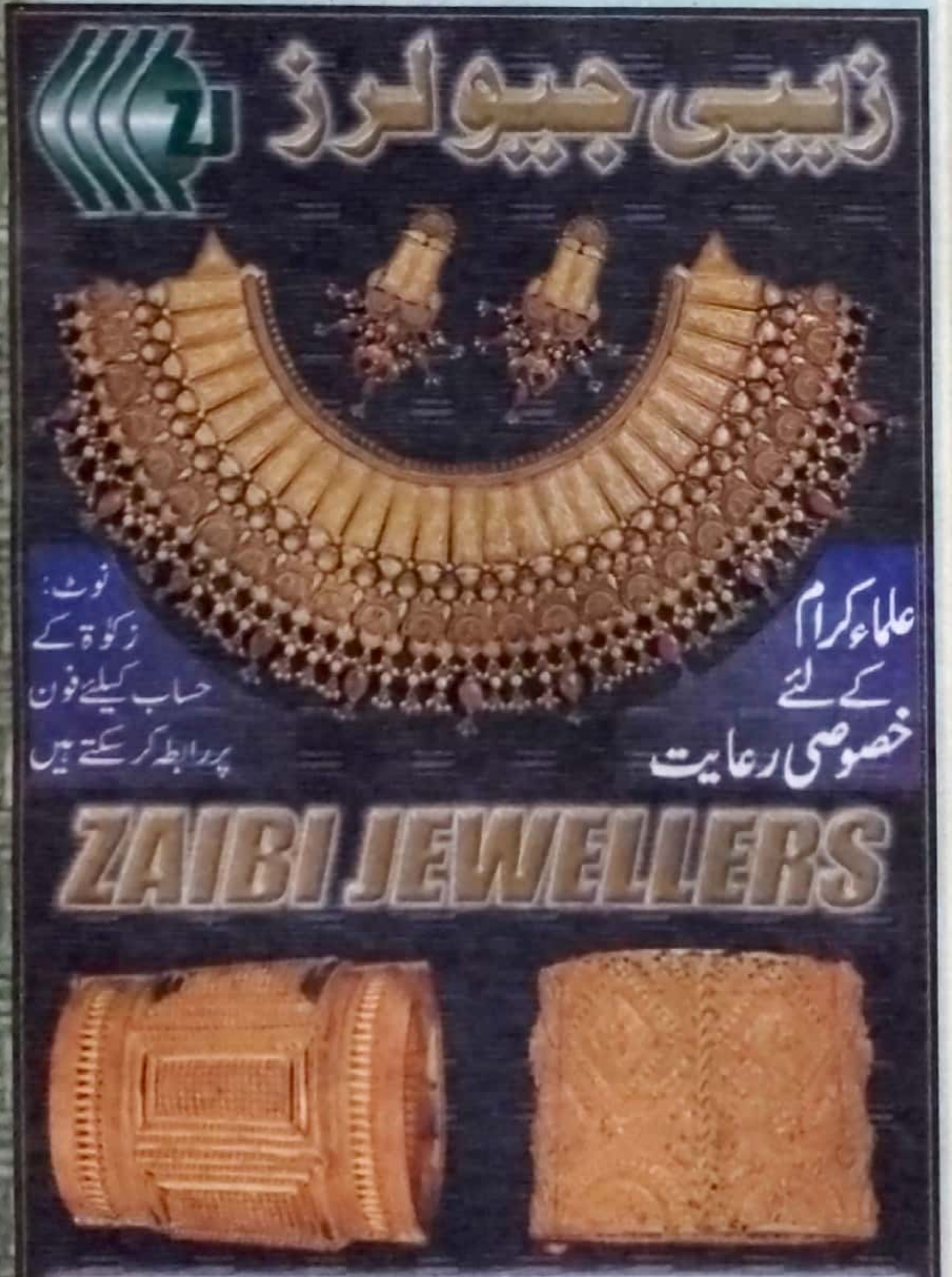

زندگی کے قیمتی لمحات کی قدر کیجئے

ہمشیرہ سیف احمد خان

الحمدللہ! میرا تعلق ایک دیندار گھرانے سے ہے اور ہمارا گھرانہ پورے خاندان میں دیندار سمجھا جاتا ہے، کمی ہے تو صرف شرعی پردے کی۔ شکر خداوندی ہے کہ ہمارا گھرانہ شرک و بدعات سے محفوظ ہے۔ میں بی اے پارٹ ون کے امتحان سے فارغ ہوئی تھی کہ میری بہن کی دوست نے مجھے ایک ٹیلیفون آپریٹر کی نوکری کا بتایا، میں تیار ہوگئی اور نوکری شروع کردی چونکہ میں صرف اسکارف کا نقاب کرتی تھی، لیکن یہاں پر میں نے نقاب کی بڑی چادر پورا وقت اوڑھنی شروع کردی۔ پردہ تو میں کرتی تھی، لیکن شرعی پردے کا بالکل علم نہ تھا۔ اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ میرے خاندان میں (شرعی) پردے کا تصور نہ تھا بلکہ میں اسے نانیوں اور دادیوں تک محدود سمجھتی تھی۔ اس کا ثبوت یہ بات بنی کہ جب دادا جان افغانستان کی اسلامی حکومت کے بارے میں فخر سے بتاتے تھے تو میرا دل تصور میں اور حیرت میں پڑ جاتا کہ اس جدیدیت اور بے راہ روی کے دور میں بھی کوئی ایسی ریاست ہے اور مجھے بہت خوشی بھی ہوتی۔ نوکری کے دوران مختلف خواتین سے بات چیت ہوتی رہتی، ان ہی میں ایک خاتون سے میری ملاقات ہوئی۔ نجانے کیوں ان کی باتوں سے میرے دل کی عجیب حالت ہوجاتی تھی، ان کی سچائی اور خلوص سے بھرپور باتوں نے میری ہدایت کا سامان فراہم کردیا وہ مجھے ہفت روزہ ''ضرب مؤمن''، روزنامہ ''اسلام''، ''شرعی پردہ'' اور ''اللہ کے باغی مسلمان'' دے کر گئیں، میں نے جب سے یہ اخبار اور کتابیں پڑھنا شروع کیں یقین کیجئے میرے دل کی دنیا بدل گئی۔ میں نے پکا ارادہ کرلیا شرعی پردے کا اور کوشش بھی شروع کردی، اپنی تمام تصاویر جلادیں اور مخلوط تقریبات کا بائیکاٹ کردیا حالانکہ مجھے ان تمام چیزوں کا بہت شوق تھا، لیکن ''ہمت مرداں مددِ خدا'' والی بات ہوئی اور میری راہیں خود بخود کھل گئیں، اس کے بعد رمضان المبارک آگیا اور میں نے اعتکاف میں بیٹھنے کا ارادہ کیا اور خوب دعائیں مانگی، اپنے صبر اور استقامت کے لئے۔ اسی دوران ضرب مومن میں ''باب العمر'' میں ایک نوعمر بچے کا T.V توڑنے کا واقعہ پڑھا تو میں نے بھی پکا ارادہ کرلیا، اپنے گھر کے TV کو توڑنے کا۔ اللہ تعالیٰ نے میرا ساتھ دیا اور میں نے خود اپنے ہاتھوں سے اس TV کو توڑ دیا۔ توڑنے سے پہلے بہت سے لوگوں نے مخالفت کی اور مجھے جذباتی کہا لیکن میں نے اور میرے چھوٹے بھائی نے مل کر اس کا خاتمہ کردیا، میرے پردے اور T.V کی خبر پورے خاندان میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ کچھ نے سراہا اور کچھ نے طالبان کا ایجنٹ قرار دیا اور کسی نے وقتی ابال کہہ کر مذاق اڑایا۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ہر بدھ کو روزنامہ اسلام کے ساتھ شائع ہوتا ہے

روزنامہ اسلام

خواتین کا اسلام

93

بدھ 2 ذیقعدہ 1425ھ مطابق 15 دسمبر 2004ء

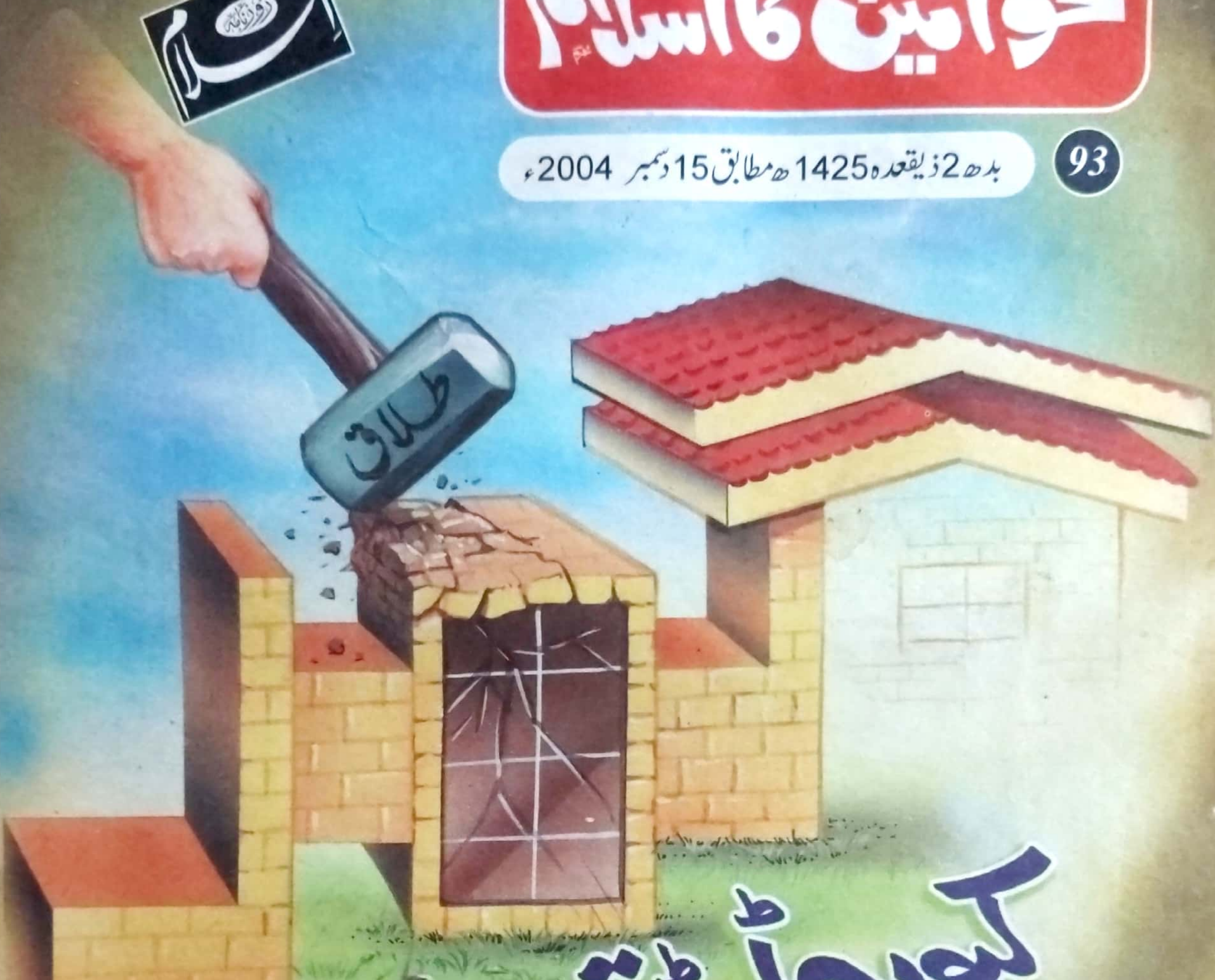

کیوں ٹوٹتے ہیں؟

ساحلِ مراد

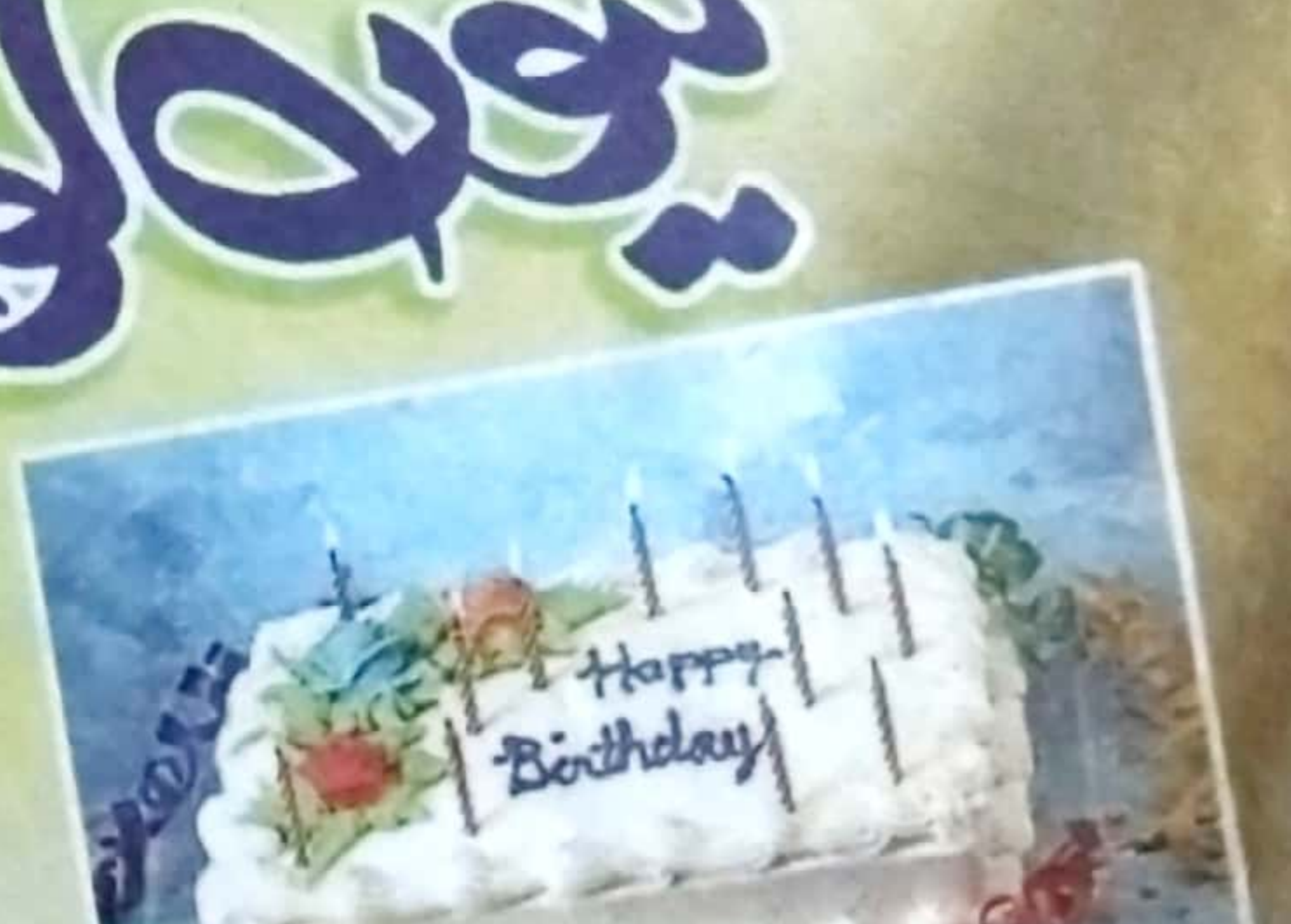

سالگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین کی نافرمانی

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے، امام ذہبی اور امام ابن حجر رحمہما اللہ جنہوں نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں الگ الگ کتابیں لکھی ہیں ان دونوں حضرات نے کتاب وسنت کے متعدد دلائل سے ثابت کیا ہے کہ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے، بلکہ صحیح حدیث سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ کبیرہ گناہوں میں بھی سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے، بخاری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں تمہیں کبائر میں سے بڑے کبیرہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتائیے، آپ نے تین بار یہ سوال کیا اور صحابہ نے بھی تینوں بار یہی جواب دیا پھر آپ نے فرمایا ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا...... آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ بار بار فرمانے لگے ''سن لو (تیسرا کبیرہ) جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی ہے، (تکرار کی وجہ سے آپ کو جو تکلیف ہو رہی تھی اس کا احساس کرتے ہوئے) میں سوچنے لگا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔'' یہاں پر نکتہ یہی قابل غور ہے کہ آپ نے والدین کی نافرمانی کو شرک جیسے گناہ کے ساتھ ذکر فرمایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بے شک اللہ نے تم پر حرام کر دیا ہے والدین کی نافرمانی کو، بیٹیاں زندہ درگور کرنے کو، ان حقوق کے منع کرنے کو جن کی ادائیگی انسان پر واجب ہے اور ان حقوق کے طلب کرنے کو جن کا وہ مستحق نہیں، اور تمہارے لئے اللہ تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے، قیل وقال (فضول قسم کی بحث) کثرتِ سوال اور اضاعتِ مال (فضول خرچی) سنن نسائی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین آدمی ایسے ہیں جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ (شفقت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا، والدین کا نافرمان، مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت اور دیوث (بے غیرت مرد، جو غیر مردوں کے ساتھ اپنی بیوی کے میل ملاپ اور بے پردگی پر خاموش رہے) اور تین آدمی ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے، اپنے والدین کا نافرمان، شراب پر مداومت کرنے والا اور دے کر احسان جتانے والا۔''

ہر صاحب ایمان کا جنت میں داخل ہونا یقینی ہے، جن احادیث میں کسی گناہ گار مسلمان کے بارے میں یہ آیا ہے کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے گناہ کی سزا بھگتے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

یوں تو زندگی کے ہر دور میں والدین کی خدمت ضروری ہے لیکن جب وہ بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھ دیں تو پھر ان کے جذبات کا احساس اور ان کی دلداری کی اہمیت زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ بڑھاپے کی خزاں میں انسان کو چھوٹی چھوٹی باتیں بھی کھٹکنے لگتی ہیں، اس کا دل چاہتا ہے کہ میری خدمت کی جائے اور میری مصیبتوں، بیماریوں اور پریشانیوں کا بوجھ ہلکا کیا جائے، کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے انسان چڑچڑا ہو جاتا ہے، یا اس کے حواس اعتدال پر نہیں رہتے، عقل میں بھی ضعف آ جاتا ہے ایسے موقع پر سمجھدار اولاد کو چاہئے کہ وہ پھونک پھونک کر قدم رکھے اور سوچ سمجھ کر ان کے سامنے زبان کھولے، اس کی ذرا سی بے احتیاطی بوڑھے والدین کے آبگینۂ دل کو ٹھیس پہنچا سکتی ہے اور یہ آبگینہ ایسا ہے کہ ٹوٹ جائے تو پھر بڑی مشکل سے جڑتا ہے، بعض اوقات اسے توڑنے والا اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشان بن جاتا ہے سورۂ اسراء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ''تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑکو اور ان کے ساتھ ادب سے بات کرو۔'' یعنی انہیں ایسا کلمہ نہ کہو جس میں تحقیر یا دل شکنی کا پہلو ہو، لہجے کی سختی سے بھی بچا جائے ایسا نہ ہو کہ کلمہ تو تحقیر والا نہ تھا لیکن اسے اس انداز میں ادا کیا گیا جس سے والدین نے ذہنی اذیت اور اپنی تذلیل محسوس کی گویا الفاظ کے انتخاب اور ادائیگی کے اسلوب دونوں میں ان کے جذبات کو ملحوظ رکھا جائے۔ بڑھاپے میں والدین کی خدمت اور راحت رسانی انسان کو جنت کا حقدار بنا سکتی ہے اور اذیت دہی اور ناراضگی اسے دوزخ میں پہنچا سکتی ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی وہ مشہور حدیث آپ نے بار بار پڑھی اور سنی ہوگی جس میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ کو منبر کے قریب ہونے کا حکم دیا جب وہ قریب آ گئے تو آپ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے فرمایا ''آمین'' پھر دوسری اور تیسری سیڑھی پر بھی آپ نے ''آمین'' فرمایا (صحابہ کہتے ہیں) جب آپ منبر سے اترے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی ہے جو اس سے پہلے نہیں سنی تھی، آپ نے فرمایا ''جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے اور انہوں نے کہا ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اس کی مغفرت نہ ہو سکی میں نے کہا آمین، جب میں نے دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو جبریل نے کہا ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا لیکن اسے درود شریف پڑھنے کی توفیق نہ ہوئی میں نے کہا آمین، جب میں نے تیسرے درجے پر قدم رکھا تو جبریل نے کہا ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا لیکن وہ اسے (خدمت کی بدولت) جنت میں داخل نہ کرا سکے، میں نے اس پر بھی آمین کہا۔ علماء کہتے ہیں کہ جس دعا کے کرنے والے جبریل امین ہوں اور اس پر آمین کہنے والے سید الانبیاء ہوں اس دعا کی قبولیت میں کسے شک ہو سکتا ہے۔

ایک دوسرے موقع پر بھی آپ نے والدین کے نافرمان کے لئے بددعا فرمائی تھی، صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ناک، خاک آلود ہو جائے، پھر ناک، خاک آلود ہو جائے، پھر ناک، خاک آلود ہو جائے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ بددعا آپ کسے دے رہے ہیں، آپ نے فرمایا ''اس شخص کو جو اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پائے مگر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو سکے۔

یہ اسلامی تعلیمات ہی کا نتیجہ ہے کہ آج جب کہ پوری دنیا میں بالعموم اور یورپ میں بالخصوص بوڑھے والدین کو بوجھ سمجھ کر اولڈ ہاؤسز میں داخل کرا دیا جاتا ہے اور وہ عام دنوں میں تو کیا خوشی کے مواقع پر بھی اپنی اولاد اور پوتوں، نواسوں کے مسکراتے چہرے دیکھنے کے لئے ترستے ہیں، اس مادیت زدہ ماحول میں بھی اکثر مسلمان آج بھی اپنے والدین کی خدمت کو سعادت سمجھتے ہیں اور بڑھاپے میں بھی انہیں اپنے آپ سے دور کرنے کی جسارت نہیں کرتے۔ والدین کی نافرمانی میں جو نقصانات پوشیدہ ہیں وہ کسی بھی عقلمند سے مخفی نہیں، چند ایک ذیل میں ملاحظہ فرمالیجئے۔

۱...... والدین کی نافرمانی انسان کو اللہ کی رضا سے محروم کر دیتی ہے۔

۲...... اس نافرمانی کے اثرات دور تک مرتب ہوتے ہیں چنانچہ جو شخص اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش نہیں آتا اس کی اولاد اس کے ساتھ بھی اچھا سلوک نہیں کرتی۔

۳...... والدین کا نافرمان اللہ کی نعمت کا بھی منکر ہوتا ہے اور والدین کے احسان کا بھی۔

۴...... اسی گناہ کے عام ہونے سے معاشرہ امن و امان اور انسانیت کے دائرہ سے نکل جاتا ہے۔

۵...... والدین کے نافرمان کا چہرہ بے نور ہوتا ہے اور اس پر ایک نحوست سی چھا جاتی ہے۔

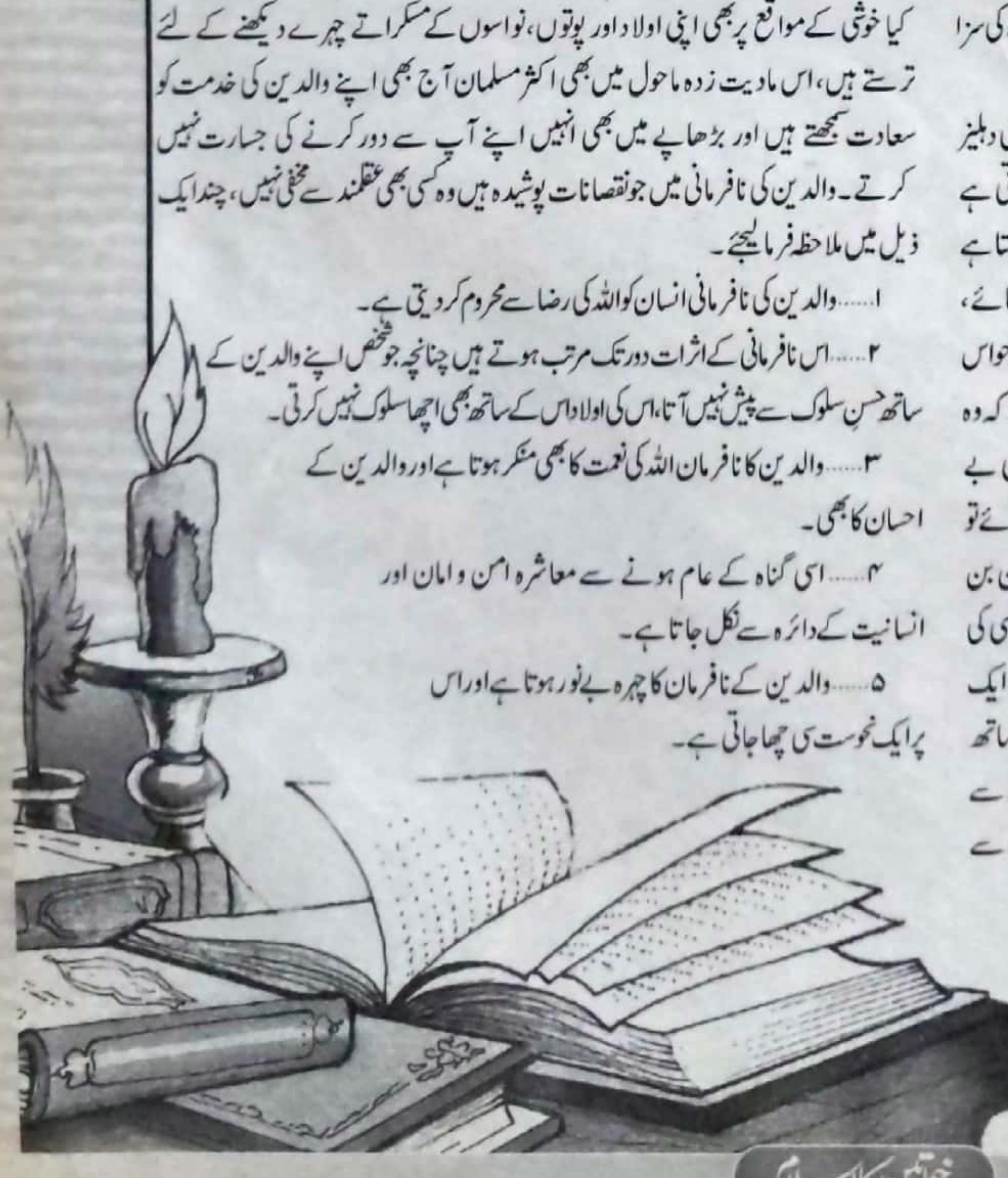

گناہوں پر معافی اور علم میں اضافے کے لئے دعاء

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُکَ رَحْمَتَکَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْماً وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْهَدَیْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ. (ابو داؤد)

اے اللہ! تو ہی معبود برحق ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، تو ہی ساری حمد وثنا کے لائق ہے۔ میں اپنے گناہوں کی تجھ سے معافی مانگتی ہوں اور تیری رحمت کی سوالی ہوں، میرے اللہ! میرے علم و معرفت میں اضافہ فرما، اور میرے دل کی حفاظت فرما کہ تیری طرف سے ہدایت ملنے کے بعد وہ کج روی اختیار نہ کرے اور اپنے کرم سے مجھے اپنی رحمت سے نواز دے، تو بڑی ہی بخشش والا اور بہت ہی عطا فرمانے والا ہے۔

تعمیرِ فکر

مسلم معاشرے میں خاندان کو لاحق خطرات

عالم اسلام اس وقت مغرب کی شیطانی تہذیب کی زبردست یلغار کا شکار ہے، جس کی نوعیت ایک سی نہیں، اس یلغار کے نتیجے میں ہمارے عقائد، ہماری عبادات، ہمارے معاملات اور ہمارا خاندان خطرات میں ہیں۔ دنیا کا ہر مسلمان مرد وعورت حالتِ جنگ میں ہے، اسے اپنا عقیدہ بھی محفوظ اور مضبوط رکھنا ہے اور عبادات کو بھی بجالانا ہے، اُسے اپنے معاملات بھی شریعت کے مطابق رکھنے ہیں اور خاندانی نظام کو بھی برقرار رکھنا ہے۔ یوں یہ دفاعی جنگ کئی جہتوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ آج کی نشست میں ہمیں ان امور کا جائزہ لینا ہے۔ جن کی وجہ سے ہمارا خاندانی نظام خطرات سے دوچار ہے۔ چوں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے پوری دنیا کو ایک گلوبل ولیج کی حیثیت دے دی ہے، ڈش، کیبل اور انٹرنیٹ کے ذریعے ہماری نسل نو مغربی افکار وخرافات کی دیوانہ وار تقلید کے لئے دوڑی چلی جارہی ہے۔ ڈارون، فرائڈ، کارل، مارکس، ہیبر مارکس، انیجلز، بٹی فرائیڈن، کیٹ میلیٹ جرمین گریر جیسے مکار مغربی مفکرین کے گمراہ کن نظریات نے طبقاتی کشمکش، اباحیت، جنسی آزادی، ذہنی پراگندگی کو فروغ دیا ہے۔ ایک وقت تک ہمارا مقابلہ ہندو تہذیب سے تھا مگر اب دنیا بھر کی جاہل قوموں کی باطل تہذیبیں حملہ آور ہیں۔ چنانچہ ہم خاندان کو لاحق خطرات کا جائزہ لیتے ہیں تو درج ذیل خطرات معلوم ہوتے ہیں:

۱۔ دینی تعلیمات سے روگردانی:

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ ایک ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری نبی اور ہم اللہ کے بندے اور حضور کے امتی ہیں۔ ہم پر اللہ کی اطاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہے۔ لیکن ہماری نئی نسل مختلف اسباب کی بناء پر دینی عقائد سے تیزی کے ساتھ انحراف کر رہی ہے۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کا رشتہ دن بدن کمزور پڑ رہا ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق وفرائض کا خیال، ایثار وقربانی کے جذبات ختم ہو رہے ہیں۔ مضبوط خاندان کے لئے بندگی رب، محبت واتباع رسول اور دینی تعلیمات پر لازوال یقین و عمل ضروری ہے، یہ سب چیزیں عنقا ہو رہی ہیں۔

۲۔ رسم ورواج کی پابندی

غمی، شادی بیاہ اور خوشی کے دیگر مواقع پر غیر معمولی اخراجات، رسوم کی پابندی نے خاندانوں پر معاشی بوجھ ڈال دیا ہے۔ کسی بچی کی شادی ہے تو لاکھوں کا جہیز تیار کرنے کے لئے اُسے برسوں انتظار کی سولی پر لٹکایا جاتا ہے بلکہ شہری حلقوں میں جہیز تیار کرنے کا بوجھ بھی اسی پر ڈال دیا گیا ہے۔ عملاً نکاح کو مشکل ترین بنادیا گیا ہے، جس کا لازمی نتیجہ زنا، بے حیائی اور اخلاق باختگی کی صورت میں نکل رہا ہے۔ کہیں مرگ ہوگئی ہے تو اخراجات کے نئے نئے طریقے دریافت کرلئے گئے ہیں، اُن مواقع پر نہ چاہتے ہوئے بھی رسوم کی پابندی کی جاتی ہے، کے منحوس سائے خاندانی نظام کی شکست وریخت کا باعث بن رہے ہیں۔

۳۔ بے جوڑ شادیاں:

آج کل بے جوڑ شادیوں کا رجحان زور پکڑ رہا ہے۔ رشتے کی بنیاد پیسہ، جاگیر اور اسٹیٹس بنادئے گئے ہیں، دین داری، حسب نسب اور خاندانی پس منظر یہ تمام باتیں یکسر پس پشت ڈال دی گئی ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ گھریلو جھگڑے، مار پٹائی، طلاق اور خلع عام ہیں۔ جو خاندان کی شکست وریخت میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔

۴۔ مناسب عمر میں نکاح سے گریز:

دین ہمیں حکم دیتا ہے کہ اولاد جب مناسب عمر کو پہنچ جائے تو جلد از جلد ان کا نکاح کردیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص نکاح کی قدرت رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ شادی کرلے، اس لئے کہ شادی نگاہ کو پست کرنے والی اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والی ہے۔'' ہم دیکھ رہے ہیں والدین اپنی اولاد کے نکاح کرنے میں تساہل کا شکار ہو رہے ہیں۔ ہر سربراہ خاندان کی نظر میں ایک معیار ہے، لڑکا ہے تو اعلیٰ روزگار کے حصول کا اور اگر لڑکی ہے تو اعلیٰ تعلیم کے حصول کا تاکہ اچھے سے اچھا (مال دار) رشتہ مل سکے۔ اس تاخیر نے بھی نوجوانوں کو اخلاقی اقدار اور خاندانی وقار کی حدود پھلانگنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ چناں چہ ہماری نئی نسل گھروں سے بھاگ کر ''لو میرج'' کرنے کو ترجیح دینے لگی ہے۔

۵۔ نان ونفقہ سے آزادی:

ایک شخص کسی خاتون سے نکاح کرتا ہے تو اس پر بیوی کا نان ونفقہ واجب ہے، اس کی تفصیلات قرآن وحدیث اور فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔ مغربی تہذیب کے اثرات کے تحت یہ افسوس ناک صورت حال پیدا ہوچکی ہے کہ مرد ایسی بیویاں تلاش کرنے لگے ہیں جو کمانے والی ہوں تاکہ ان پر معاش کا زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ مرد کی اس خود غرضی کا نتیجہ بعد میں یہ نکلتا ہے کہ کمانے والی بیوی شوہر کی اطاعت و محبت اور گھریلو ذمہ داریاں نبھانے سے یکسر لاتعلق ہوجاتی ہے نتیجہ وہی طلاق، خلع یا مستقل ذہنی تناؤ میں نکلتا ہے۔

۶۔ این جی اوز کا کردار:

اسلامی معاشرے میں ایک دوسرے سے تعلقات کی بنیاد بھائی چارہ، محبت اور بے غرضی ہیں۔ پورے ملک میں پھیلی ہوئی مغرب کی پروردہ این جی اوز نے ایک منصوبہ بندی کے تحت معاشرے میں بے حیائی، بے غیرتی اور فحاشی وعریانی کو فروغ دیا ہے۔ سوشل اسٹیٹس کو بلند کرنے کے خواب دکھا کر عورت پر معاشی ذمہ داریوں کا بوجھ لاد دیا ہے۔ مرد وعورت کی مساوات کا نعرہ لگا کر دونوں کو ان کی اصل ذمہ داریوں سے غافل کردیا ہے۔ خاندانی زندگی میں خواتین اہم ترین کردار ادا کرتی ہیں اس لئے مغربی این جی اوز نے منصوبہ بندی کی ہے کہ عورتوں کو ان کے گھروں سے لاتعلق کردیا جائے تو خاندان کا ادارہ تباہ ہونے میں دیر نہیں لگے گی، اس لئے کہ جب مرد اور عورت دونوں معاشی دوڑ دھوپ میں شامل ہوجائیں تو خود غرضی، سفاکی اور انفرادیت جنم لیتی ہے جو اجتماعی زندگی کے لئے سم قاتل ہے۔

۷۔ میڈیا کا کردار:

خاندان کے ادارے کو سب سے زیادہ ڈش کیبل، انٹرنیٹ سے خطرہ لاحق ہے۔ ٹی وی پر ایسے ڈرامے، فلمیں، مذاکرے مباحثے اور اشتہارات دکھائے جاتے ہیں جن میں مادی زندگی کو زیادہ سے زیادہ خوب صورت بنا کر پیش کیا جاتا ہے، نوجوانوں کو غیر حقیقی زندگی جس میں ہر طرف حسن کے جلوے عام ہوں، سوشل اسٹیٹس کے تذکرے ہوں، لاکھوں کا بینک بیلنس ہو، مادی اشیاء کی بہتات ہو، ایسی زندگی کی طرف راغب کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ فلموں اور ڈراموں میں مرد وخواتین کے ذومعنی جملے، عریاں جسم، فحش کردار جلتی پر تیل کا کام دیتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر موجود کروڑوں فحش ویب سائٹس، اور لڑکے لڑکی کے مابین بات چیت کے محفوظ مواقع رہی سہی کسر پوری کر رہے ہیں۔

مسلم معاشرے درج ذیل خطرات سے دوچار ہے، آج کا مسلمان ایک ایسے دشت میں کھڑا ہے جہاں ہر طرف کانٹے، پتھر اور کھائیاں منہ پھاڑے موجود ہیں۔ بحیثیت ایک اللہ کے بندے اور ایک رسول کے امتی کے ہمیں ان خطرات سے کیسے نمٹنا ہے۔ اپنے لئے محفوظ راستہ کس طرح تلاش کرنا ہے، اپنے ایمان وعقیدے اور اپنی معاشرت کو کس طرح بچانا ہے اس کی ممکنہ اور قابل عمل شکل......؟ اس کا ذکر آئندہ۔ ان شاء اللہ۔ والسلام۔

محمد احمد حافظ

خط و کتابت کا پتہ "خواتین کا اسلام" دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی
ای میل: islamforwomen@hotmail.com فیکس: 021-6622240 فون: 021-6683301
خواتین کا اسلام انٹر نیٹ پر بھی
www.dailyislam.net.pk

حائضہ کے لئے ترجمہ پڑھنے کا حکم:

سوال: حائضہ عورت قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟ نیز اس کے لئے یا بے وضو کے لئے حدیث کی کتاب چھونا، پڑھنا یا حدیث لکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایک مسلمان بہن)

جواب: حالت حیض و جنابت میں جیسے قرآن مجید کے الفاظ کی تلاوت جائز نہیں ایسے ہی ترجمہ پڑھنا بھی جائز نہیں۔ البتہ یہ طریقہ جائز ہے کہ ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر مترجم قرآن مجید کھول لیں اور زبان سے پڑھنے کے بجائے خاموشی سے بیٹھے مطالعہ کریں: اختلفوا فی قراءۃ القراٰن بالفارسیة للجنب و نحوه فذکر جماعة منهم المحبوبی و ابن ملک و غیرهما جوازه و هو مذهب المتقدمین و نص المتأخرون علیٰ حرمته کما مر نقلا عن التحقیق وغیره قلت هذا اوجه ۵۱. (مجموعة رسائل اللکنوی ۳۸۳/۴)

باقی حدیث کی کتاب چھونا یا حدیث پڑھنا لکھنا جائز ہے۔ لیکن ادب کا تقاضا یہ ہے کہ باوضو یہ کام کرے: وفی الخلاصه یکره مس کتب الاحادیث والفقه للمحدث عندهما و عند ابی حنیفة الا صح انه لایکره...... وفی السراج والوهاج معزیا الی الحواشی المستحب ان لا یأخذ کتب الشریعة بالکم ایضا بل یجدد الوضو کلما احدث و هذا اقرب الی التعظیم. (البحر الرائق ۲۰۲/۱)

ناپاکی کی حالت میں تفسیر کو چھونا:

سوال: حدث اکبر یا اصغر کی حالت میں ایسے مجموعہ کو بلا حائل چھونا جس میں متن قرآن کم اور ترجمہ و تفسیر زیادہ ہو جائز ہے یا نہیں؟ اور اس حالت میں تفسیر پڑھنا کیسا ہے؟ (ایضا)

جواب: جن اوراق میں ترجمہ و تفسیر زیادہ اور قرآن کم ہو انہیں ناپاکی کی حالت میں چھونا جائز ہے۔ لیکن قرآنی الفاظ پر ہاتھ رکھنا جائز نہیں اور اگر تفسیر کم اور قرآن زیادہ ہے تو ایسے اوراق کو چھونا جائز نہیں: فی الاشباه و قد جوز بعض اصحابنا مس کتب التفسیر للمحدث و لم یفصلوا بین کون الاکثر تفسیرا او قرآنا. ولو قیل به اعتباراً للغالب لکان حسناً. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۷۷)

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

ناپاک بستر پر پاک چادر بچھا کر بیٹھنا:

سوال: اگر پاک چارپائی پر ناپاک بستر پڑا ہو اور بستر پر پاک چادر پڑی ہو یا ناپاک چارپائی پر پاک بستر پڑا ہو تو اس پر بیٹھ کر قرآن مجید پڑھنا کیسا ہے؟ (ایضا)

جواب: جائز ہے۔

گڑیوں اور کھلونوں کا حکم:

سوال: گھروں میں جو گڑیاں ہوتی ہیں یا بچوں کے کھلونے ہوتے ہیں۔ جیسے بلی، کتا، کوا، طوطا وغیرہ، ان کا کیا حکم ہے؟ اسی طرح ہم گھر میں جو اخبار یا رسالے لاتے ہیں ان میں تصویریں ہوتی ہیں۔ نیز کتابوں میں تصویریں ہوتی ہیں، ان سب کا کیا حکم ہے؟ میں نے جب سے تصویر کا مسئلہ پڑھا اپنی تصویریں پھاڑ دیں اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔ میری کچھ تصویریں میری ... کے پاس تھیں، ان سے کہلایا کہ انہیں پھاڑ دو، مزید کیا کروں؟ میرا دل ...

(بنت محمد سرفراز)

جواب: گڑیوں اور جانداروں کے کھلونوں کے وہی احکام ہیں جو جاندار کی تصویر کے ہیں۔ ان کا بنانا صفت تخلیق میں اللہ تعالیٰ کا مقابلہ ہے۔ یہ رحمت کے فرشتوں کے گھر میں داخل ہونے میں رکاوٹ ہیں۔ جہاں یہ موجود ہوں وہاں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ ان کا بنانے والا زبان نبوت سے ملعون ہے۔ غرض تمام احکام وہی ہیں جو جاندار کی تصویر کے ہیں۔ بلکہ جاندار کی مورت اور پتلی کی قباحت اس کی تصویر سے بھی بڑھ کر ہے۔ تصویر دار اخبار اور رسالے پڑھ کر جلا دیا کریں۔ یا کم از کم گھر سے نکال دیں۔ کسی ضرورت سے رکھیں تو ان کی تصویریں چھپا دیں ورنہ اس جگہ نماز نہ ہوگی، کتابوں میں چھپی جانداروں کی تصاویر بھی عام تصاویر کی طرح حرام ہیں۔ خواہ یہ کتابیں نصابی ہوں یا غیر نصابی۔ اگر ایسی کتاب پڑھنے کی ضرورت ہو تو تصویر قلم سے مٹا دیا کریں یا چہرے پر اسٹیکر وغیرہ چپکا دیا کریں آپ نے بہت اچھا کیا کہ مسئلہ معلوم ہونے پر اپنی تصویریں تلف کر دیں اور سہیلیوں کو بھی پھاڑنے کا کہلایا اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر معافی مانگ لی۔ یہی اس گناہ کا کفارہ ہے۔ بس اللہ تعالیٰ کی رحمت سے معافی کی پوری امید رکھیں، مایوس اور بددل نہ ہوں۔

جذبہ اطاعت

اخت عبد الہادی

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی شادی کا قصہ بہت مشہور ہے۔ حضرت کی اہلیہ محترمہ فرماتی ہیں کہ میرے والد شیخ کرامت حسین رئیس دیوبند نے جب حضرت سے نکاح کر کے مجھے رخصت کیا تو رئیس باپ نے اس زمانے کے لحاظ سے جہیز بڑا عظیم الشان دیا جس میں قیمتی زیورات کپڑے اور تانبے کے برتنوں کا بہت بڑا ذخیرہ تھا۔ حضرت جب شب اول میں تشریف لائے تو آتے ہی نوافل شروع فرمادئے۔ نوافل سے فارغ ہونے کے بعد میرے پاس تشریف لائے۔ انتہائی سنجیدگی اور متانت سے فرمایا ”جب تم کو اللہ نے میرے ساتھ وابستہ کر دیا ہے تو نبھاؤ کی ضرورت ہے۔ مگر بصورت موجودہ نبھاؤ میں دشواری ہے کہ تم امیر ہو اور میں غریب نادار ہوں۔ صورتیں اب دو ہی ہیں یا میں بھی تونگر بنوں یا تم میری طرح غریب و نادار بن جاؤ، میرا امیر بننا تو دشوار ہے اس لئے آسان صورت دوسری ہوسکتی ہے کہ تم میری طرح ہو جاؤ“۔ کچھ اور بھی اس طرح فرمایا، اخیر میں فرمایا کہ اگر تم کو کسی بات کا حکم دوں جس میں تمہارا ہی نفع ہو تو کیا تم کو مجھ پر اعتماد ہوگا؟ کئی بار فرمانے پر بالآخر میں نے عرض کیا کہ مجھے آپ پر پورا اعتماد ہے۔ اس پر حضرت نے فرمایا۔ اچھا سب زیور اتار کر مجھے دے دو اور جس قدر تمہارے ساتھ کپڑے اور برتن ہیں ان کا بھی مجھے اختیار دے دو۔ اس پر حضرت کی اہلیہ نے بغیر کسی تذبذب اور دغدغہ کے عرض کیا کہ آپ کو کلی اختیار ہے۔ اور پھر علی الصبح تمام زیورات اور تمام جوڑے کپڑوں کے اور سارے برتن جو ہزاروں روپے کا سامان تھا سب کا سب چندہ سلطانی میں دے دیا۔ حضرت کی اہلیہ آگے فرماتی ہیں کہ جب میں واپس دیوبند آئی تو رئیس باپ نے میرے ہاتھ، پاؤں، ناک، کان کو خالی دیکھا تو پوچھا کہ زیور کہاں ہیں؟ میں نے پورا واقعہ پیش کیا۔

تو شیخ کرامت حسین صاحب زبان سے کچھ نہیں بولے، لیکن اس خیال سے کہ بچی اعزہ اقرباء کے سامنے بنی ہوئی کب تک رہے گی پھر از سر نو جہیز تیار کیا۔ حضرت کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ جب میں دوبارہ سسرال لد پھند کر پہنچی۔ رات کو حضرت تشریف لائے تو پھر ترغیب آخرت سے گفتگو شروع ہوئی اور کل کی تیاری کے لئے آج کا اختیار پھر لینے کی خواہش ظاہر کی۔ اختیار جو پہلے ہی دیا جاچکا تھا اُس کی واپسی کا سوال ہی کب پیدا ہوتا۔ کہہ دیا گیا کہ آپ مختار ہیں۔ اور پھر صبح ہی یہ ہزاروں روپے کا سامان سلطانی چندہ میں دے دیا گیا۔ حضرت کی اہلیہ محترمہ اکثر فرماتی تھیں کہ اس کے بعد میرے قلب میں سے روپے پیسے اور زیور وغیرہ کی محبت ہی قطعاً نکل گئی۔ بلکہ ان اشیاء سے ایک قسم کا تنفر پیدا ہو گیا، پھر عمر بھر نہ میں نے زیور بنوایا اور نہ فاخرہ لباس کی مجھ میں خواہش پیدا ہوئی۔

ساحلِ مُراد

کشتی طوفان کی زد میں ہے......بھنوروں کے گھنے چکر چل رہے ہیں اور کنارا دور ہے...... بہت دور......! مجھے ایسا ساحل مراد چاہئے جہاں پہنچ کر ان بے قرار لہروں کو قرار آجاتا ہے...... جہاں پتھر پانی ہو جاتے ہیں......اور جہاں ہر بھٹکی ہوئی کشتی کو راہبر اور سہارا مل جاتا ہے...... ایسا ساحلِ مراد کہاں ہے......؟؟ آیئے اس کو تلاش کرتے ہیں......!

اسلام کامل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، باضابطہ نماز پڑھو...... زکوٰۃ ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھا کرو، بیت اللہ کا حج کرو۔ بھلی بات بتایا کرو، بری بات سے روکا کرو۔ (گھر میں آکر) گھر والوں کو سلام کیا کرو، جو شخص سب ہی کچھ چھوڑ دے اس نے تو اسلام سے پشت ہی پھیر لی۔ (حاکم۔ ترجمان السنہ)

علامتِ ایمان:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک اس کو اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو۔ (بخاری ومسلم۔ اسوۂ رسول اکرم)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تم کو اپنے اچھے عمل سے مسرت ہو اور برے کام سے رنج اور قلق ہو تو تم مؤمن ہو۔ (مسند احمد۔ اسوۂ رسول اکرم)

پانچ باتیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ہے ایسا شخص جو ان باتوں پر خود عمل کرے یا کم از کم ان لوگوں ہی کو بتادے جو ان پر عمل کریں میں بولا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور یہ پانچ باتیں شمار فرمائیں:

۱۔ فرمایا حرام باتوں سے دور رہنا بڑے عبادت گزار بندوں میں شمار ہوگا۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ جو تمہاری تقدیر میں لکھ چکا ہے اس پر راضی رہنا بڑے بے نیاز بندوں میں ہو جاؤ گے۔ ۳۔ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرتے رہنا مؤمن بن جاؤ گے۔ ۴۔ جو بات اپنے لئے چاہتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرنا، کامل مسلمان بن جاؤ گے۔ ۵۔ اور بہت قہقہے نہ لگانا کیونکہ یہ دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

محبتِ الٰہی:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مجھ پر واجب ہے کہ میں ان لوگوں سے محبت کروں جو لوگ میری خاطر آپس میں محبت اور دوستی کرتے ہیں اور میرے ذکر کے لئے ایک جگہ جمع ہو کر بیٹھتے ہیں اور میری محبت کے سبب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری خوشنودی چاہنے کے لئے ایک دوسرے سے نیک سلوک کرتے ہیں۔ (احمد۔ ترمذی)

تقویٰ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کو وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی، کیونکہ یہ تقویٰ (ڈر) بہت زیادہ آراستہ کرنے والا اور سنوارنے والا ہے۔ تمہارے سارے کاموں کو، ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ حضور! اور وصیت فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ تلاوت اور ذکر ذریعہ ہوگا آسمان میں تمہارے ذکر کا اور اس زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر عرض کیا حضرت مجھے کچھ اور نصیحت فرمایئے: ''آپ نے ارشاد فرمایا: زیادہ خاموش رہنے اور کم بولنے کی عادت اختیار کرو، کیونکہ یہ عادت شیطان کو دفع کرنے والی اور دین کے معاملے میں تم کو مدد دینے والی

بنت عبد الرؤف سکھروی

ہے۔'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا مجھے اور نصیحت فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''زیادہ ہنسنا چھوڑ دو کیونکہ یہ عادت دل کو مردہ کر دیتی ہے اور آدمی کے چہرے کا نور اس کی وجہ سے جاتا رہتا ہے، میں نے عرض کیا حضرت! مجھے اور نصیحت فرمایئے آپ نے ارشاد فرمایا: ''ہمیشہ حق اور سچی بات کہو، اگرچہ (لوگوں کے لئے) ناخوشگوار ہو اور کڑوی ہو۔ (شعب الایمان للبیہقی)

دنیا و آخرت کی حقیقت:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اس میں ارشاد فرمایا: ''سن لو! اور یاد رکھو کہ دنیا ایک عارضی اور وقتی سودا ہے جو نی الوقت حاضر اور نقد ہے (اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے) اس میں ہر نیک و بد کا حصہ ہے اور سب اس سے کھاتے ہیں اور یقین کرو کہ آخرت وقتِ مقررہ پر آنے والی ہے، یہ ایک سچی اٹل حقیقت ہے اور سب کچھ قدرت رکھنے والا شہنشاہ اسی میں (لوگوں کے اعمال کے مطابق جزا و سزا کا) فیصلہ کرے گا۔ یاد رکھو کہ ساری خیر اور خوشگواری اور اس کی تمام قسمیں جنت میں ہیں اور سارا دکھ اور شر اور اس کی تمام قسمیں دوزخ میں ہیں، پس خبردار (جو کچھ کرو) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کرو (اور ہر عمل کے وقت آخرت کے انجام کو پیش نظر رکھو) اور یقین کرو کہ تم اپنے اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیے جاؤ گے، جس نے ذرہ برابر کوئی نیکی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی وہ اس کو پالے گا۔ (مسند امام شافعیؒ)

موت کی یاد:

ایک طویل حدیث میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر سے مسجد میں نماز کے لئے تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ گویا (وہاں مسجد میں) وہ کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں (اور یہ علامت تھی غفلت کی زیادتی کی) اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی اس حالت کی اصلاح کے لئے) ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم لوگ لذتوں کو توڑنے والی موت کو زیادہ یاد کیا کرو تو وہ تمہیں اس غفلت میں مبتلا نہ ہونے دے، لہٰذا موت کو زیادہ یاد کرو۔'' (جامع ترمذی)

خشیتِ الٰہی کے آنسو:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کے خوف و ہیبت سے جس بندۂ مؤمن کی آنکھوں سے کچھ آنسو نکلے اگرچہ وہ مقدار میں بہت کم مثلاً مکھی کے سر کے برابر (یعنی ایک قطرہ) ہوں، پھر وہ آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر پہنچ جائیں تو اللہ تعالیٰ اس چہرے کو آتشِ دوزخ کے لئے حرام فرما دیں۔ (سنن ابن ماجہ)

عورتوں کو نصیحت:

ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے (ایک بار) فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت تم (خاص طور پر) صدقہ دیا کرو اور زیادہ استغفار کیا کرو، کیونکہ دوزخیوں میں زیادہ تعداد میں نے عورتوں کی دیکھی ہے، ان میں ایک ہوشیار عورت بولی یا رسول اللہ! ہم نے کیا قصور کیا ہے کہ ہم دوزخ میں زیادہ جائیں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہیں (باہم گفتگو میں) لعنت کرنے کی زیادت عادت ہوتی ہے اور تم اپنے شوہر کی بھی بہت ناشکری کرتی ہو، میں نے تم جیسا دین وعقل میں ناقص ہو کر پھر ایک دانشمند شخص پر غالب آجانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ (بخاری ومسلم)

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ

بنت عبدالحفیظ قریشی

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے اور سب سے مشہور تلمیذ (شاگرد) تھے۔ حدیث فقہ میں کامل دستگاہ رکھتے تھے انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ۱۷ سال تک علم حاصل کیا۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ ان کے بچے کی وفات ہوگئی تو اس کے دفن میں بھی اس لئے شریک نہ ہوئے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی مجلس کا ناغہ ہوجائے گا بچے کے کفن دفن کا انتظام اعزہ واقرباء پر چھوڑا اور خود حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوئے حضرت امام اعظم نے نہ صرف ان کو فقیہ بنایا بلکہ بارہا ان کی مالی امداد کرتے رہے۔ داؤد بن رشید کا قول ہے کہ اگر صرف ابو یوسف رحمہ اللہ ہی امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہوتے تو ان کو فخر کے لئے صرف یہ ایک ہی تلمیذ کافی تھے، میں جب امام ابو یوسف کو علمی باتیں کرتے دیکھتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سامنے سمندر ہے اور اس سے لپ بھر بھر کر پانی نکال رہے ہیں حدیث اور فقہ وکلام سب ان کے سامنے رہتا تھا۔ ایک مرتبہ امام ابو یوسف بیمار ہوئے تو حضرت امام اعظم ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ عیادت کے بعد باہر آکر فرمایا کہ اگر اس جوان کی وفات ہوگئی تو بہت بڑا علم ضائع ہوجائے گا (کیونکہ) یہ زمین کے بسنے والوں میں سب سے بڑا عالم ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ ۱۶۶ ہجری سے لے کر ۱۸۲ ہجری تک قاضی رہے جو ان کی وفات کا سال ہے، اس طویل مدت میں انہوں نے بڑے عدل وانصاف کے ساتھ فیصلے کئے، فرماتے تھے کہ میں نے کبھی کوئی ظلم کا فیصلہ نہیں کیا البتہ ایک فیصلے کے بارے میں مجھے مواخذہ کا ڈر ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک نصرانی نے ہارون الرشید پر دعویٰ کیا کہ امیر المومنین نے میری فلاں جائیداد پر قبضہ کر رکھا ہے، جب مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی تو میں نے ہارون الرشید سے کہا کہ یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ اس کی فلاں اراضی پر آپ نے قبضہ کر رکھا ہے، ہارون الرشید نے جواب دیا کہ یہ تو ہم کو اپنے پردادا منصور سے میراث میں پہنچی ہے میں نے اس نصرانی سے کہا تو نے جواب سن لیا، اب بتا تیرے پاس گواہ ہیں یا نہیں؟ وہ کہنے لگا میرے پاس گواہ تو نہیں ہیں لیکن آپ مدعی علیہ کو قسم دلایئے، میں نے ہارون الرشید سے کہا کہ امیر المومنین آپ قسم اٹھا سکتے ہیں۔ ہارون الرشید نے قسم اٹھالی اور مقدمہ خارج ہوگیا اور نصرانی واپس چلا گیا۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے اس فیصلے پر پکڑ کا خوف ہے۔ شاگرد نے دریافت فرمایا کہ ایسا فیصلہ کرنے کے باوجود آپ کو مواخذہ کا خوف کیوں ہے؟ فرمایا اس لئے کہ میں نے دونوں حریفوں کو ایک جگہ نہیں بٹھایا تھا ہارون الرشید امتیازی جگہ بیٹھے رہے اور نصرانی مدعی مدعا علیہ کی جگہ کھڑا رہا (جو قاضی کے سامنے ہوتی ہے)۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بڑے عبادت گزار بھی تھے قضاء کی ذمے داریوں کے باوجود روزانہ دوسو رکعت نفل نماز پڑھتے تھے اور روزے بھی کثرت سے رکھتے تھے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ انصار مدینہ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے پردادا سعد بن بجیر صحابی تھے، ان کو سعد بن حبتہ بھی کہا جاتا ہے (حبتہ والدہ کا نام تھا) انہوں نے غزوۂ خندق میں بھی حصہ لیا، اس وقت نوعمر تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا کہ بڑی دلیری کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں تو ان کو بلا کر دریافت فرمایا کہ اے نوجوان تم کون ہو؟ عرض کیا میں سعد بن حبتہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللہ تیرا نصیب مبارک کرے اور ساتھ ہی قریب آنے کا حکم فرمایا جب وہ قریب آئے تو ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمارے پردادا کے لئے دعا فرمائی اور سر پر ہاتھ پھیرا اس کی برکت خاندان بھر میں محسوس کرتا ہوں۔ سعد بن بجیر کوفہ میں مقیم ہوگئے تھے وہیں انہوں نے وفات پائی اور ان کی نسل کوفہ میں آباد رہی جن میں ایک بڑے ہونہار فرزند ابو یوسف رحمہ اللہ پیدا ہوئے جنہوں نے مشرق و مغرب کو علم سے بھر دیا۔ امام ابو یوسف کی وفات ۱۸۲ میں ہوئی اور ولادت کے بارے میں ۱۱۳ ہجری مشہور ہے لیکن شیخ محمد زاہد کوثری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کا سن ولادت ۹۳ ہجری ہے۔

ایک بڑھیا کی علمی دھمکی

حجاج بن یوسف کے بارے میں آتا ہے کہ اس نے ایک بڑھیا کے بچے پر بہت ظلم کیا، بڑھیا آئی اس نے حجاج بن یوسف کو ڈانٹا اور اس سے کہا حجاج تو ظلم سے باز آجا ورنہ اللہ پاک تجھے اس طرح مٹا دیں گے جس طرح اس نے قرآن پاک کے پہلے پندرہ پاروں میں سے کلّا کا لفظ اڑا کر رکھ دیا۔ حجاج خود بھی حافظ اور قاری تھا بلکہ مقری تھا اور عجیب بات کہ طبیعت میں سختی بہت زیادہ تھی اس نے فوراً قرآن پاک پر نظر ڈالی پہلے پندرہ پاروں میں کہیں کلّا نظر نہ آیا۔ کہنے لگا اگر کہیں کلّا کا لفظ میں پالیتا تو تجھے بھی سزا دلواتا۔ سوچنے کی بات ہے کہ اس وقت کی عورتیں عام روزمرہ کی گفتگو میں بھی ایسی علمی بات کرتی تھیں جو علمی لطائف اور معارف ہوا کرتے تھے۔ (سبحان اللہ)

نازیہ سحر بنت عبدالخالق، لاڑکانہ

معلومات قرآن مجید

سلمیٰ عائشہ، مری

☆ قرآن مجید میں لفظ ''اللہ'' 2584 بار آیا ہے۔

☆ سورۃ یٰسین کو ایک بار پڑھنے سے دس بار قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے جبکہ سورۃ اخلاص کو تین بار پڑھنے سے پورا قرآن پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

☆ قرآن پاک میں سب سے زیادہ بار بار لفظ ''ا'' آیا ہے (48872) اور سب سے کم لفظ ''ظ'' (842) بار آیا ہے۔

☆ مسجد بنو زریق میں سب سے پہلے قرآن مجید پڑھایا گیا تھا۔

☆ قرآن مجید کی مدت نزول 22 سال 5 ماہ 14 دن ہے۔

☆ سورۃ فاتحہ دو بار یعنی مکہ اور مدینہ میں نازل ہوئی۔

☆ قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر 25 بار آیا ہے۔

☆ چھوٹی سورہ النساء سورۂ طلاق کو کہتے ہیں۔

☆ خانہ کعبہ کا نقشہ جبرائیل علیہ السلام نے تیار کیا تھا۔

☆ قرآن مجید کی تلاوت کرنا اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے کے برابر ہے۔

☆ قرآن مجید میں مکی سورتوں کی تعداد 86 ہے اور مدنی سورتوں کی تعداد 28 ہے۔

☆ قرآن مجید کا سب سے پہلے ترجمہ لاطینی زبان میں ہوا۔

سالگرہ
ایک بے جواز رسم

سیدہ وحیدہ مقصود

ضروری نہیں کہ مغرب جو کام بھی کرے وہ عقل وفہم کے مطابق ہو مغرب کی اکثر رسوم حماقت سے بھرپور ہوتی ہیں جن میں سالگرہ سرفہرست ہے۔ اسے مغرب کی طرف منسوب کرنے کا سب سے بڑا ثبوت انگریزی زبان کے وہ الفاظ ہیں (جنھیں ادا کئے بغیر یہ تقریب مکمل نہیں ہو سکتی)

"HAPPY BIRTH DAY TO YOU"۔

''ہپی برتھ ڈے ٹو یو'' کوئی بھی'' سالگرہ مبارک'' یا اس قسم کے دیگر الفاظ نہیں کہتا۔ ویسے بھی یہ وبا ہمارے ہاں غیر ملکیوں کی آمد سے پہلے بالکل ناپید تھی بلکہ جب انگریز نے برصغیر کے عوام کے ذہنوں میں اپنی محکومی کا اچھی طرح سکہ جمالیا تو اس کے بعد ہی اس کے غلام ذہنوں نے اسے اپنایا۔ سب سے پہلے اس کا عقلی طور پر جائزہ لیتے ہیں۔

سالگرہ کا عقلی جائزہ

ا۔ سالگرہ ہمیشہ سال کے اختتام پر منائی جاتی ہے نہ کہ سال کے شروع میں یعنی اگر کسی کی تاریخ پیدائش یکم جنوری ہے تو وہ اپنی سالگرہ یکم جنوری کو ہی منائے گا۔ دو جنوری کو نہیں اب ذرا آپ سوچئے کہ عمر کا ایک سال کم ہو جانے پر خوشی منانا کون سی عقلمندی ہے؟

۲۔ جس کی سالگرہ منائی جاتی ہے وہ اپنی عمر کے سالوں کی تعداد کے برابر موم بتیاں کیک پر روشن کرتا ہے اور پھر ان تمام موم بتیوں کو پھونک مار کر بجھاتا ہے اور تمام حاضرین تالیاں بجاتے ہیں۔ تالیاں صرف دو موقعوں پر بجائی جاتی ہیں ایک خوشی کے موقعہ پر یعنی کسی کے کسی کارنامے پر داد دیتے ہوئے۔ دوسرے کسی کی حماقت پر اس کا مذاق اڑاتے ہوئے۔ اب یہاں ایک شخص اپنی زندگی کے قیمتی سالوں کی شمعیں خود ہی پھونک مار کر بجھا رہا ہے۔ تو یہ نہ خوشی کا موقعہ ہے نہ اس کا کوئی کارنامہ ہے۔ اس لئے یہ تالیاں صرف اس شخص کی حماقت پر اس کا مذاق اڑانے کے لئے ہی بجائی جاتی ہیں۔

۳۔ سالگرہ پر عمر کا ایک سال کم ہوتا ہے نہ کہ عمر ایک سال زیادہ ہوتی ہے۔

اسلام کی رو سے سالگرہ کا جائزہ

دنیا آخرت کی کھیتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ایک عظیم مقصد کے لئے اس دنیا میں مبعوث کیا گیا ہے۔ دنیا کی مثال ایسی ہے کہ ایک بادشاہ چند لوگوں کو اپنے خزانے میں یہ کہہ کر داخل کرے کہ میں کسی بھی وقت تمہیں باہر نکال دوں گا اس وقت جس کے پاس جو چیز ہوگی وہ اسی کی ملکیت قرار دی جائے گی۔ اندر ایک طرف سونے چاندی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف ہیرے جواہرات پڑے ہیں۔ کہیں اعلیٰ کھانے ہیں اور کہیں نرم نرم بستر ہیں۔ اب کچھ لوگ یہ سوچ کر کہ نہ جانے بادشاہ کب ہمیں باہر نکال دے اور باہر جا کر ہمارے پاس کچھ سرمایہ ہوگا تو ہم خود ہی اعلیٰ بستر اور اعلیٰ کھانوں کا بندوبست کر لیں گے اس لئے اس وقت کو غنیمت جان کر ہیرے جواہرات اکٹھے کر لیں جبکہ دوسرے گروہ نے سوچا کہ ابھی تو ہم آئے ہیں۔ پہلے کھانا کھائیں پھر آرام کریں بعد میں خزانہ بھی لے لیں گے ابھی تو کافی وقت ہے وہ کھانا کھا کر سو گئے اور کمائی کا قیمتی وقت کھانے اور سونے میں گزار دیا اچانک بادشاہ نے سب کو باہر نکال دیا تو جو لوگ جواہرات وغیرہ لے کر آئے تھے ان کے بعد والی طویل زندگی آرام سے گزری اور جنہوں نے اپنے قیمتی وقت کو عیش و آرام میں گزارا تھا وہ پچھتاتے رہے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس دنیا کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ کیونکہ یہاں پر رہ کر آخرت کی طویل اور لامحدود زندگی کے آرام کے لئے کمائی کرنی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کو دنیا کی کسی چیز کا بھی قلق و افسوس نہیں ہوگا بجز اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گزر گئی ہو۔''

صاف ظاہر ہے کہ جب اس دنیا میں جو دارالعمل ہے ہر مرتبہ اللہ جل شانہ کے پاک نام کا ذکر کرنے پر جو انعامات نظر آئیں گے تو یہ افسوس تو ہوگا کہ اگر ہم دنیا میں وقت ضائع کئے بغیر مزید وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں گزارتے تو مزید انعامات کے حقدار ہوتے۔ ایک بار حضرت جرجانی رحمہ اللہ سے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے پوچھا کہ آپ خشک ستو کیوں پھانک رہے ہیں؟ تو جواب میں فرمایا میں نے روٹی چبانے اور ستو پھانکنے کا حساب لگایا تو چبانے میں اتنا وقت زیادہ لگتا ہے کہ میں ستر مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے چالیس برس سے روٹی کھانا چھوڑ رکھی ہے۔

قارئین کرام! اندازہ فرمائیے اتنے قیمتی وقت کے ختم ہونے پر سالگرہ منانا کہاں مناسب ہے؟ یہ دنیا تو مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی جان مال کو جنت کے بدلے خرید رکھا ہے۔ اب یہ زندگی اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ ہاں اگر کسی کو یہ سودا منظور نہ ہو تو دوسری بات ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''قیامت میں آدمی کے قدم اس وقت اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتے جب تک پانچ سوال نہ کر لئے جائیں۔

ا۔ عمر کس مشغلہ میں ختم کی؟

۲۔ جوانی کس کام میں خرچ کی؟

۳۔ مال کس طرح کمایا؟

۴۔ اور کس کس مصرف میں خرچ کیا؟

۵۔ اپنے علم پر کیا عمل کیا تھا؟

جس شخص کو یہ فکر ہو کہ آخرت میں میں نے ان سوالوں کے جوابات دینے ہیں وہ عمر کے قیمتی سال کے کم ہو جانے پر کس طرح خوشی منا سکتا ہے؟ اس کے علاوہ اسلام اسراف کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ امت کے غریب، مالداروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے کیونکہ مالداروں کو اپنے مال کا حساب دینے میں دیر ہو جائے گی۔ سالگرہ پر خرچ ہونے والی رقم سے نہ تو اسلام کا کوئی فائدہ ہے نہ غریبوں کا بھلا۔ کیونکہ ایک حدیث کے مفہوم کے مطابق ''بدترین کھانا دعوت ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں غریب اور مستحق شامل نہ ہوں اور صرف مالدار بلائے جائیں۔''

سالگرہ کا ایک بڑا مقصد نمود و نمائش ہوتا ہے۔ جبکہ اسلام ہمیں سادگی کی تلقین کرتا ہے اس کے نتیجہ میں غریب میں احساس محرومی اور امیر میں احساس برتری بڑھتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسی محفلوں میں راگ رنگ، ویڈیو فلم اور تصاویر سازی جیسے غیر شرعی اور ناجائز و حرام امور کا ارتکاب ہوتا ہے۔ ان امور کی حرمت کے ضمن میں مفصل فتاویٰ اور واضح دلائل موجود ہیں جو یہاں طوالت کے خوف سے نہیں نقل کئے جا سکتے۔

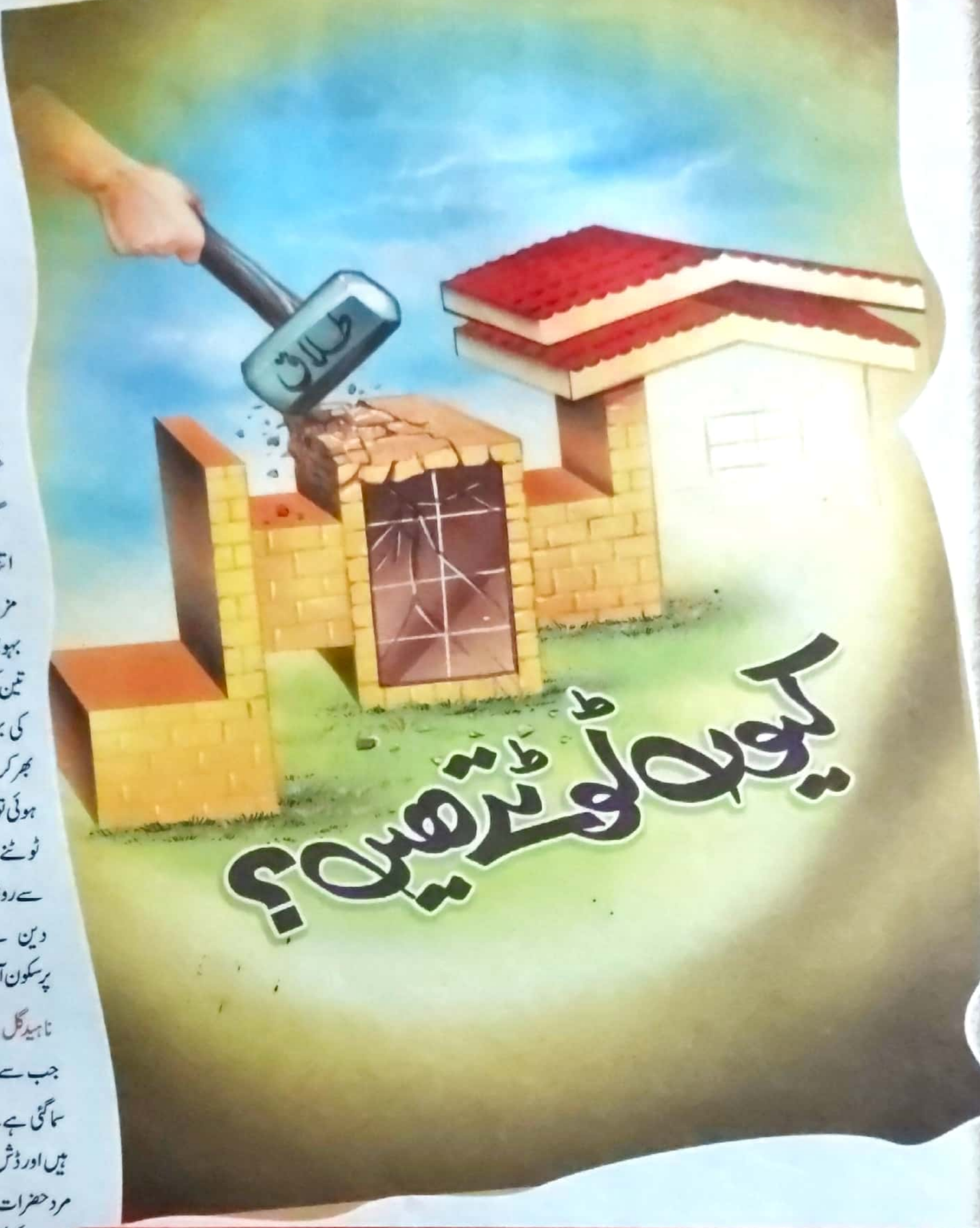

کیوں ٹوٹتے ہیں؟

معاشرے کے ایک سلگتے ہوئے مسئلے پر خواتین کا تحریری مذاکرہ

ام کلیم اللہ۔ سرگودھا

آج ہر طرف بے دینی کا دور دورہ ہے، شریعت ہمیں بتاتی ہے کہ جب بیٹی کا رشتہ تلاش کرو تو دین داری مقدم رکھو، اسی طرح لڑکے کے لئے بھی ہے، لیکن اس کے برعکس لڑکے کا اسٹیٹس اور لڑکی کی شکل وصورت زیادہ دیکھی جاتی ہے۔ جو شخص اللہ ورسول کا نافرمان ہوگا، حقوق اللہ اور حقوق العباد پورے نہیں کرے گا، شوہر بیوی کو "پاؤں کی جوتی" اور بیوی شوہر کا احترام نہیں کرے گی تو نوبت لڑائی جھگڑوں تک تو ضرور پہنچے گی جو اکثر طلاق تک پہنچا دیتی ہے۔ بے دینی، آزاد خیالی، اولاد نہ ہونا، بیوی کی طرف سے میاں کی دوسری شادی کو اچھا نہ سمجھنا یہ سب طلاق کا سبب بنتی ہیں۔

بچوں پر کیا اثر پڑتا ہے

والدین میں اگر علیحدگی ہوجائے یا بچوں کو والد یا والدہ میں سے ایک ہی کی سرپرستی میسر آئے تو ایسی صورت میں ان کی تعلیم ادھوری یا کمزوری رہ جاتی ہے، ان کے کردار میں جھول آجاتا ہے اور وہ معاشرے میں خوفزدگی کی زندگی گزارتے ہیں، غربت ان کا مقدر ہوتی ہے، دردر کے دھکے بھی کھانے پڑتے ہیں۔ اسکول سے خارج ہونے والوں میں وہ سرفہرست ہوتے ہیں۔ اس صورت حال میں والدین کی شفقتوں سے محروم یہ بچے ابتدا میں چھوٹے موٹے جرائم کا بھی ارتکاب کرنے لگتے ہیں۔ اگر مناسب رہنمائی میسر نہ ہو تو پھر یہی بچے بڑے ہوکر بدمعاش، قاتل، ڈاکو بن جاتے ہیں۔

ماریہ رشید۔ صادق آباد

والدین اگر رشتہ طے کرتے وقت دین داری کو دیکھیں تو طلاق تک نوبت کم ہی آتی ہے، بچوں سے بھی ان کی خواہش معلوم کرلینے میں کوئی حرج نہیں۔ شادی کے بعد کچھ اس قسم کے جملے بھی طلاق کا باعث بنتے ہیں مثلاً: آج میں عائشہ کے گھر گئی، قسم اللہ کی اس کے گھر میں ہر چیز امپورٹڈ ہے تمہیں تو کوئی ہوش ہی نہیں اپنے گھر کا/ تم تو ہو ہی جاہل میں نے اتنا عرصہ تم سے نباہ کرلیا اب میں مزید تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا/ بہو! تمہارے اماں باوا نے تو بچ بچ تین کپڑوں میں رخصت کردیا صفیہ کی بہو کو دیکھو پورے دو ٹرک سامان بھر کر لائی ہے/ اگر اس مرتبہ بھی بیٹی ہوئی تو تمہیں طلاق!۔ اگر ہم گھروں کو ٹوٹنے سے بچاسکتے ہیں تو صرف دین سے روشناسی ہی اس کا تدارک ہے ورنہ دین سے روگردانی کرنے والا کبھی پرسکون آشیانہ نہیں بنا سکتا۔

ناہید گل۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ

جب سے بیویوں کے دماغوں میں "میں" سماگئی ہے۔ شوہر "آپ" سے "تو" ہوگئے ہیں اور ڈش، کیبل نے اپنا تسلط جمالیا ہے، مرد حضرات بھی رنگ برنگے حسین چہرے دیکھ کر اپنی بیویوں میں وہی چہرے تلاش کرنے لگے ہیں تو بیویوں کو شریف مرد اور مردوں کو نیک دامن بیویاں بری لگنے لگی ہیں۔ شوہر کی کم آمدنی بھی بہت بڑا جرم ہے۔ یہ اجڑتے گھروندے ایک بار پھر جنت نظیر بن سکتے ہیں جب مرد وعورت دین اسلام کو مضبوطی سے تھام لیں۔

اہلیہ عامر مسعود۔ اٹک

گھر ٹوٹنے کی بڑی وجہ دین سے دوری ہے۔ شوہر کو بیوی کے حقوق کا علم نہیں اور بیوی کو اپنے فرائض کا احساس نہیں۔ اس وقت میڈیا مغربی نظریات کا پرچار کررہا ہے جس نے ہمارے خاندانی نظام کو بہت بڑا دھچکا لگایا ہے۔ عورت اب گھر کی چاردیواری سے نکل کر کمائی کرنے کو اہمیت دینے لگی ہے، اس کے لئے باہر کی زندگی زیادہ پرکشش ہوگئی ہے۔ شوہر کو اپنی آزاد خیالی کے سبب اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ غیر فطری

ایک سروے کے مطابق اسی فیصد طلاق یافتہ جوڑوں میں عورتیں نوکری پیشہ تھیں کیونکہ نوکری پیشہ عورتیں سمجھتی ہیں کہ ہم کوئی محتاج نہیں

فی زمانہ لوگ عموماً افراط و تفریط کا شکار ہو چکے ہیں۔ اس افراط و تفریط کی وجہ سے کئی طرح کی ذہنی اور نفسیاتی الجھنوں نے جنم لیا ہے، انہی الجھنوں کے باعث خاندان جیسا مضبوط ادارہ ''طلاق'' کے ہاتھوں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ ''خواتین کا اسلام'' نے معاشرے کے اس سنگین ترین مسئلے پر محترم خواتین قاریات کو اظہار رائے کی دعوت دی، انہوں نے جو کچھ دیکھا یا محسوس کیا اور ان کے ذہن میں اس کو جو حل آیا وہ آپ کے سامنے پیش ہے۔ امید ہے ہماری یہ کاوش تعمیر معاشرہ میں سود مند ثابت ہوگی۔ (ادارہ)

رہن سہن اور معاشی دوڑ دھوپ نے عورت کو قدرے خودسر بنادیا ہے اور مرد کو خودغرض لہٰذا معمولی تلخیاں بھی غیر معمولی انداز میں گھریلو زندگی پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق و فرائض پہچان لئے جائیں اور دین کا دامن تھام لیا جائے تو پھر دیکھیئے کہ گھر خوشیوں کا گہوارہ کیسے بنتا ہے!!

بنتِ شمس الدین۔ راولپنڈی

طلاق کا سبب بننے والے مندرجہ ذیل عوامل ہیں، بے جوڑ شادی/ امیدوں کی کثرت/ بحث مباحثہ/ برداشت کی کمی/ والدین کا اپنے منصب کا غلط یا غیر مؤثر استعمال/ مردوں کی غیرت میں کمی/ کمزور عقائد/ لڑکے کا نااہل ہونا اور الزام لڑکی کو دینا/ غیر ذمہ دارانہ رویہ/ اس ساری صورت حال کی لڑکی 22 فیصد ذمہ دار، لڑکا 33 فیصد جبکہ والدین 45 فیصد ذمہ دار ہیں۔ حل یہ ہے کہ پسند اور معیار کو تبدیل کریں، اخلاق، حسن سیرت، حسن معاشرت و معاملات اور پھر حسب نسب دیکھیں۔ خاندان میں رشتے موجود ہوں تو باہر نہ جائیں۔ بہو کو اپنے گھر کا فرد سمجھیں اور اس کے لئے دل بڑا کریں۔ بہو بھی ماں باپ سمجھ کر خدمت کرے۔ لڑکی کو اپنے ماں باپ سے ملنے سے نہ روکیں۔ والدین اپنی بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم اور جاب کے لالچ میں پختہ عمر نہ بنائیں۔ زندگی فلم یا ڈرامہ نہیں میڈیا کی باتوں پر یقین کی بجائے اسلامی تعلیمات کے تقاضوں کو سمجھیں۔ رشتے طے کرنے کا کام صرف عورتوں کے سپرد نہ کریں بلکہ مرد حضرات یہ ذمہ داری نبھائیں۔

یاسمین احمد۔ کراچی

جب سے عورتوں نے نوکری کرنا شروع کی ہے تب سے طلاق کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔ میں نے خود ایک سروے کیا تو اسی فیصد طلاق یافتہ جوڑوں میں عورتیں نوکری پیشہ تھیں کیونکہ نوکری پیشہ عورتیں سمجھتی ہیں کہ ہم کوئی محتاج نہیں ہیں، کیوں ہم کسی کی بات مانیں۔

م بنت شبیر احمد قریشی۔ کراچی

جب بحث و تکرار بڑھ جائے تو نوبت لڑائی جھگڑوں تک پہنچتی ہے۔ اپنی خطا کو تسلیم نہ کرنا، بیوی مقابلہ اور برابری پر اتر آئے اور زبان درازی بھی کرنے لگے تو رشتوں میں دراڑیں پڑنے لگتی ہیں، دلوں میں نفرت و کدورت جنم لیتی ہے، گھروں کی فضا مکدر ہو جاتی ہے، جس کا نتیجہ طلاق کی صورت میں نکلتا ہے۔ سدِ باب یوں ممکن ہے کہ فریقین کو اپنی اپنی انا کا بت توڑنا ہوگا اور اس تعلق کو عقل و شعور سے کام لے کر سنبھل سنبھل کر چلنا ہوگا۔

بنت غلام زکریا

میرے خیال میں معاشرے میں طلاق کے بڑھتے ہوئے رجحان کی بڑی وجوہات درج ذیل ہیں۔ پہلے نمبر پر اسلام کی تعلیمات سے دوری ہے۔ لوگوں کو پتہ ہی نہیں طلاق کی کیا قباحتیں ہیں اور اسے حلال ہوتے ہوئے بھی اللہ نے کیوں ناپسند فرمایا ہے۔ دوسرے نمبر پر والدین کا رویہ ہے جو اکثر طلاق کا باعث بن جاتا ہے۔ تیسرے نمبر پر فریقین میں صبر و تحمل اور برداشت کی کمی۔ چوتھی وجہ رشتوں میں خلوص و محبت کی بجائے بناوٹی اسٹیٹس اور کھوکھلی انا کی پیوندکاری ہے۔

> اس وقت میڈیا مغربی نظریات کا پرچار کر رہا ہے۔ جس نے ہمارے خاندانی نظام کو بہت بڑا دھچکا لگایا ہے۔

بلقیس نواز۔ ڈیرہ غازی خان

طلاق ایک فرد نہیں پورے معاشرے کا مسئلہ ہے۔ اس کی وجوہات میں ۱۔ دولت کی حرص ۲۔ آزاد خیالی ۳۔ ساس بہو کے آپس کے جھگڑے ۴۔ تعلیم کا فرق ۵۔ عمر کا فرق۔ آج کل خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں لوگوں کی آنکھوں پر دولت کی پٹی بندھ جاتی ہے۔ کیبل پر فحش فلمیں دیکھ دیکھ کر بھی نوجوان نسل میں رشتوں کی پہچان اور احترام ختم ہوئے جا رہے ہیں۔ حل یہی ہے کہ اپنے معصوم بچوں کے مستقبل پر نگاہ رکھیں، اللہ تعالیٰ کی ناشکری نہ کریں۔ جب میاں بیوی میں جدائی ہوتی ہے تو سب سے زیادہ خوشی شیطان کو ہوتی ہے لہٰذا شیطان کو خوشی کا موقع بالکل فراہم نہ کریں، اپنے گھر کو امن و سکون کا گہوارہ بنائیں جہاں صرف خوشیوں کی کلیاں کھلیں اور محبتوں کے گلاب چٹکیں۔

اہلیہ مولانا محمد عاصم۔ گوجرہ

معاشرے میں طلاق کے بڑھتے ہوئے رجحان اور گھریلو ناچاقیوں کی بنیاد نکاح کے موقع پر خلاف شرع امور کی بھرمار، اللہ و رسول کی نافرمانی، بیوی بچوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناجائز و حرام مال کمانا، ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی، لو میرج کا رجحان، شادی سے پہلے بڑے بڑے وعدے کئے جاتے ہیں، لیکن چونکہ وہ اکثر اوقات پورے نہیں ہو پاتے اس لئے نتیجۃً طلاق ہو جاتی ہے اس کے علاوہ بہو کا ہر وقت علیحدہ رہنے کی رٹ لگانا، شوہر سے زبان درازی کرنا، یہ تمام اسباب طلاق کے ہیں۔ طلاق کے بڑھتے ہوئے رجحان کو صرف اسی صورت روکا جاسکتا ہے کہ میاں بیوی شادی سے قبل اپنے حقوق و فرائض کی تعلیم حاصل کریں، کبھی نااتفاقی ہو جائے تو علماء سے رہنمائی لیں۔ نکاح کو جنسی عیاشی کی بجائے معاشرتی اور دینی ذمہ داری سمجھا جائے، اولاد کی دینی تعلیم کا اہتمام خصوصاً اولاد کو ٹی وی اور انٹرنیٹ کی لعنت سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جائے۔

راشدہ پروین۔ ایبٹ آباد

آج کے معاشرے میں درپیش مسائل کی فہرست میں ایک اہم مسئلہ طلاق کا بھی ہے۔ اس سے صرف دو خاندان جدا نہیں ہوتے بلکہ بچوں کی زندگی پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ جدید تعلیم یافتہ خصوصاً کالج یونیورسٹی سے اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرنے والی لڑکیوں کے دل و دماغ پر یونیورسٹی کا آزاد ماحول چھایا ہوتا ہے، اس آزاد خیالی کی رو میں یہ لڑکیاں بسا اوقات بہت دور نکل جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ لڑکیوں کی ملازمت، مرد حضرات کا حاکمانہ رویہ، ساس نندوں کی نوک جھونک اور بیوی کی طرف سے شکایات کا انبار بھی طلاق کے اہم اسباب میں شامل ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس صورت حال کا واحد حل یہ ہے کہ اولاد کو بہترین اخلاق سے آراستہ کریں، خواتین اپنی گھریلو ذمہ داریوں کا ادراک کریں، وہ ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت سے گھر کو سنبھالیں۔ میاں بیوی اپنے اپنے فرائض کو نبھائیں

طلاق کی توپ

طلاق ہم خواتین کے لئے بہت ہی گمبھیر مسئلہ ہے۔ میں خود اس کرب سے گزر چکی ہوں اب بھی سکون میں نہیں۔ میرے میاں ایک اچھے ذہن کے آدمی تھے ہاں کبھی نوک جھونک ہو جاتی تھی لیکن ایک حد تک، شاید میری غلطی تھی۔ ایک دن اچانک سب کچھ لٹ گیا جب معمولی بات پر میرے میاں نے ایک لمحے میں مجھے اپنی زندگی سے یوں نکال پھینکا جس طرح مکھن سے بال نکال دیا جاتا ہے۔ انہوں نے ایک ہی سانس میں طلاق طلاق طلاق کی ایسی توپ چلائی کہ میرے بس میں بھی نہ رہا کہ ان کے منہ پر ہاتھ رکھ کر پاؤں پڑ جاتی۔ بعد میں احساس تو انہیں بھی ہوا کہ یہ میں نے کیا کر دیا لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ بس میری زبان مجھے مطلقہ ہونے کا داغ لگا گئی۔ اب میں والدین کے گھر ہوں مگر کیا بتاؤں کہ اب یہاں بھی وہ لاڈ پیار نہیں جو اس گھر کی دہلیز پار کرنے سے پہلے تھا۔ شوہر کے گھر میں ہر طرح کی راحت میسر تھی لیکن اب یہاں تو ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھنا پڑتا ہے، کاش کہ ''طلاق'' جیسے لفظ کا وجود ہی نہ ہوتا۔ میں تو کہوں گی ایک چپ ہر مصیبت کا علاج ہے۔ (ایک خاتون کے تاثرات)

بوجھ

گھر سے باہر نکلتے ہی صدف کو لوگوں کی نگاہیں چبھتی ہوئی محسوس ہوتیں۔ وہ برقعے میں لئے ہوئے وجود کو بہ مشکل گھسیٹتی اسکول پہنچ جاتی۔ آفس میں کرسی پر بیٹھنے کے بعد ہی اسے کچھ سکون محسوس ہوتا مگر وہ ہیڈ مسٹریس تھی۔ اس لئے فرائض کا ایک انبار اس کے سر پر تھا جس میں ایک لمحے کے آرام کے بعد وہ سرگرمی سے جت جاتی۔ اس کی فطرت تھی کہ وہ فرائض کو نظر انداز کرنے کی بجائے انہیں خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل تک پہنچاتی یہی وجہ تھی کہ اسکا اسکول شہر کے بہترین اسکولوں میں شمار ہوتا تھا۔ استانیوں سے خوش اسلوبی سے پیش آنا، ان کے معاملات کو سمجھنا اور حل کرنا، ان کی ذمہ داریوں اور پیشہ ورانہ مسائل کے علاوہ ان کے ذاتی مسائل میں بھی ہمدردانہ دلچسپی لینا۔ نئی استانیوں کو مانوس کرنا اور تربیت دینا، تین سال سے 10 سال تک کی تین چار سو لڑکیوں کے تعلیمی اور تربیتی معیار کو برقرار رکھنا، بلکہ اسے ترقی دینا۔ یہ سب مسائل ہر وقت اسے گھیرے رہتے تھے۔ دو بجے اسکول سے گھر آتی تو دوپہر کا کھانا پکانے سے لے کر فالج زدہ باپ کی دیکھ بھال اور رات کو بھابھیوں کے بچوں کو سلانے تک سارے کام اس کے ذمہ تھے، اس کی ماں بچپن ہی میں اسے چھوڑ گئی تھی، باپ تو اس نے ہمیشہ ایک کمرے میں بستر پر ہی پڑے پایا۔ دو بڑے بھائی جو شادی شدہ تھے گھر کے سیاہ و سپید کے مالک تھے وہ صدف سے پہلے دو بہنوں کو بیاہ کر رخصت کر چکے تھے مگر صدف کے رشتے کے بارے میں انہوں نے نہ معلوم کن مصلحتوں کے تحت غفلت سے کام لیا۔ صدف نے دینی تعلیم اپنی خالہ سے حاصل کی تھی جو قریبی محلے میں بچیوں کو قاعدہ، ناظرہ اور بہشتی زیور پڑھاتی تھیں۔

پھر بھائیوں کے کہنے پر اس نے عصری تعلیم بھی حاصل کی، بڑے بھیا اعجاز کا کہنا تھا کہ جب تک اعلیٰ تعلیم نہ ہو اچھے رشتے نہیں ملتے، کالج کے بعد یونیورسٹی میں داخلے کے لئے وہ بالکل تیار نہ تھی مگر پھر بڑے بھیا کے سمجھانے پر داخلہ لے لیا، تاہم اب اس نے ایک دین دار سہیلی کے سمجھانے پر شرعی پردہ کر لیا تھا۔ برقعے میں شروع شروع میں تو وہ نہ صرف یونیورسٹی میں تضحیک کا نشانہ بنی بلکہ گھر میں بھابھیوں نے بھی خوب ہنسی اڑائی مگر اس نے کسی کی پروا نہ کی۔

گریجویشن مکمل ہوتے ہی خالد بھائی نے اسے کہا کہ اس کے ایک قریبی دوست کی بیوی کو اپنے پرائیوٹ اسکول کے لئے ہیڈ مسٹریس کی ضرورت ہے۔ تمہاری تعلیمی قابلیت معیار کے مطابق ہے اس لئے سروس جائن کر لو۔

''نہیں بھائی جان، مجھے یہ اچھا نہیں لگتا۔'' اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''تمہیں اچھا لگتا ہو یا نہ لگتا ہو۔ اگر گھر میں رہنا ہے تو یہ کرنا پڑے گا۔ بیس برس سے ہم تمہاری کفالت کر رہے ہیں۔ آخر کب تک یہ بوجھ اٹھائیں گے۔ تمہیں اپنے پیروں پر خود کھڑا ہونا ہوگا......''

خالد بھائی تو یہ کہہ کر نکل گئے مگر اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔ آج اسے معلوم ہوا تھا کہ اسے گھر میں کبھی بھائیوں کا پیار کیوں نہیں ملا تھا۔ ہاں وہ تو ایک بوجھ تھی صرف بوجھ......

اُمِ حسان

اسکول کی جاب کئے اب اسے دس برس ہونے کو آئے تھے۔ اس عرصے میں اس کے لئے کئی رشتے آئے مگر بھائیوں نے تعلیمی قابلیت کی کمی، تنخواہ کی کمی، زبان، برادری کے بہانے بنا کر انہیں مسترد کر دیا۔ رہے ابا تو ان کی حیثیت وہی تھی جو پہلے تھی ایک مفلوج جسم جو کسی کام میں دخل نہ دے سکتا تھا۔ صدف اب بھی بچوں کی طرح انہیں کھلاتی پلاتی، دوا دیتی، تلاوت کر کے ان پر دم کرتی، اخبار پڑھ کر سناتی اور دعائیں لیتی...... بھائیوں کا رویہ اس کے ساتھ اب کچھ بہتر ہو گیا تھا۔ خاص طور پر پہلی تاریخ کو جب وہ تنخواہ لے کر آتی اور بڑی بھابھی کے ہاتھ پر رکھتی تو سب اس سے یوں ملتے جیسے وہ گھر میں سب سے بڑی ہو مگر جہاں تک اس کے رشتے کی بات تھی اس سلسلے میں اب تو بھائی یوں کہنے لگے تھے کہ صدف کو شادی کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اس کا گھر تو یہی ہے، راج کر رہی ہے، ابا کی دعائیں لے رہی ہے۔

''اب تو شادی کی عمر بھی نہیں رہی کون دے گا رشتہ'' بڑی بھابھی ٹکڑا لگاتیں۔

اے آپا...... رشتے ملے بھی تو صدف کے لئے نہ کرنا ہی بہتر ہے شادی تو ہزار آفت ہے۔ اب مجھے دیکھ لو بچوں نے مت مار دی ہے، ایک پل چین نہیں۔ صدف تو نصیبوں والی ہے۔ باپ کے گھر میں رانیوں کی طرح رہ رہی ہے۔ بھائی بھی بڑے دل والے مل گئے ورنہ......''

اور صدف کے دل پر جیسے ہزاروں چھریاں چل جاتیں۔

''صدف بیٹی! تیرے بالوں میں چاندی کے تار جھلکنے لگے ہیں۔ اس رشتے سے انکار نہ کرنا...... تیرے بھیا سے میں نے اس لئے بات نہیں کی کہ وہ یقیناً انکار کر دیں گے۔ بس تو راضی ہو تو میں خود تیرے ابا سے بات کر لوں کل ہی آ کر وہ لوگ تجھے لے جائیں گے۔''

خالہ بولتی چلی گئیں۔

''مگر خالہ......'' وہ منمنا کر رہ گئی۔

''اگر مگر کچھ نہیں۔ دیکھ بہت مناسب رشتہ ہے۔ لڑکے کی عمر چالیس پینتالیس سال کے لگ بھگ ہے پہلی بیوی مر چکی ہے، اس سے دو بچے ہیں، لڑکا دیندار ہے نہ جہیز کا مطالبہ نہ کوئی اور رسم...... اس کی والدہ کو میں بچپن سے جانتی ہوں میرے ساتھ ہی سکینہ تائی کے ہاں قرآن پڑھا کرتی تھی اور اب گھر میں پڑھاتی ہے۔''

☆☆☆

''خالہ جان یہ کیا بکواس ہے۔ آپ کو وہ مولوی ہی ملا ہے ہماری بہن کے لئے...... جائیے جائیے...... کسی اور کو یہ رشتہ پیش کیجئے۔'' اعجاز بھیا ناک چڑھا کر بولے۔

''مگر بیٹا...... تمہارے ابو ہاں کر چکے ہیں صدف بھی راضی ہے...... اور یہ اس کے مستقبل کا سوال ہے تم خود سوچو کہ......''

''سوچ لیا ہے سوچ لیا ہے...... ہمارے ہوتے ہوئے یہ رشتہ نہیں ہو سکتا۔'' خالد بھائی نے ہاتھ ہلا کر کہا۔

''تم برباد کر دو گے صدف کو'' خالہ جان چادر سنبھالتے ہوئے یہ کہہ کر گھر سے نکل گئیں اور صدف آنسو ضبط کرتے ہوئے باورچی خانے میں گھس گئی۔

اس رات 11 بجے فون کی گھنٹی بجی۔

بھائی، بھابھیاں اور ان کے بچے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھے۔ صدف ابا کے کمرے میں جائے نماز بچھائے دعاء میں مشغول تھی...... اس نے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف خالہ جان تھیں۔

''میں نے ساری صورتحال لڑکے والوں کو بتا دی ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر لڑکی اور اس کا باپ راضی ہیں تو کچھ پروا نہیں۔ وہ کل صبح دو تین افراد اور قاضی صاحب کو لے کر گھر آ جائیں گے...... اب تم ہی بتاؤ کیا کرنا ہے۔''

''مم میں کیا کہوں...... خالہ! آپ ابو سے یہ سب کچھ کہہ دیں میں ریسیور انہیں دیتی ہوں؟''

بوڑھے باپ نے ریسیور کانوں سے لگایا اور اس کی آنکھوں میں تارے جھلملانے لگے۔ اس نے بڑے زور سے سر ہلایا جیسے دولہا والوں کی آمد پر گرم جوشی کے ساتھ تائید کا اظہار کر رہا ہو۔''

''مم...... میں خالد بھیا کو بتا دوں......'' صدف بولی...... مگر باپ نے اسے ایسی کڑی نگاہوں سے گھورا کہ وہ سہم کر رہ گئی۔

اگلے دن صبح 8 بجے دولہا والے قاضی سمیت ان کے گھر میں تھے۔ خالد بھائی اور اعجاز بھیا نے تو تکرار کی کوشش کی مگر مفلوج باپ کی نگاہوں میں آج غضب کی حرارت تھی۔ جسے دیکھ کر دونوں نے چپ سادھ لی محلے کے کچھ لوگ بھی جمع ہو گئے تھے، نکاح پڑھایا گیا، چھوہارے لٹائے گئے جب دولہا اپنی دلہن کو لے کر رخصت ہو رہا تھا تو لگا تھا کہ ساری فضا مسکرانے لگی ہے۔

وہ خریدنا ہمارا واشنگ پاؤڈر

اُمِّ محمد احمد

یہ دنیا بڑی دھوکے باز ہے۔ یہ دنیا دراصل خود دھوکہ ہے۔ جس کا تجربہ ہمیں کچھ دنوں پہلے ہوا۔ ارے...... یہ آپ مسکرا کیوں رہی ہیں چپکے چپکے سے، اچھا اچھا ہماری داستان غم پر۔ لیکن آپ نے تو ابھی پڑھی بھی نہیں خیر پہلے پڑھ لیں اس کے بعد بے شک مسکرایئے گا جہاں اتنے لوگ ہماری اس بے وقوفی پر ہنسے ہیں ایک آپ بھی صحیح، چلیں جی اب آتے ہیں اصل قصے کی طرف۔

ہوا کچھ یوں کہ کچھ دنوں پہلے صبح کے تقریباً ساڑھے دس، گیارہ بج رہے تھے دونوں بچے اسکول گئے ہوئے تھے ہم ماسی کے ساتھ مل کر گھر کی صفائی کروا رہے تھے اور چھوٹی بیٹی کا خیال بھی رکھ رہے تھے کہ کہیں بیڈ پر سے گر نہ جائے۔

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی ہم نے ماسی کو بھیجا کہ جاؤ دیکھو کون آیا ہے؟ ماسی واپس آئی کہنے لگی کہ ایک عورت آئی ہے اور آپ کو بلا رہی ہے ہم بھی حیران ہونے لگے کہ ایسی کون ہماری ملنے والی آگئیں جو باہر ہی کھڑی ہیں؟ ہم دروازے پر گئے تو دیکھا ایک خاتون ہاتھوں میں بیگ پکڑے سر پر کیپ لگائے کھڑی ہیں۔ بیگ دیکھتے ہی ہم چوکنا ہوگئے کہ اب ہم کو گھیرا جائے گا۔ دل میں پکا سوچ لیا کہ جھانسے میں نہیں آنا۔ دروازہ چھوٹی گلی میں ہے (بڑے گیٹ والا حصہ مالک مکان کے پاس ہے) لہٰذا گلی میں آمدورفت نہیں ہے بس ٹین ڈبے والے اور سبزی والے ہی گزرتے ہیں تو کوئی کوئی پچھلا دروازہ کھل جاتا ہے ورنہ عموماً سناٹا ہی رہتا ہے۔ جی فرمایئے ہم نے کہا، بڑی شائستگی سے سلام کیا گیا ہم نے بھی اتنی ہی شائستگی سے جواب دے دیا ''اصل میں ہماری کمپنی نے ایک نیا واشنگ پاؤڈر نکالا ہے۔'' آپ ''جیو'' تو دیکھتی ہوں گی فوراً یہی سوال آیا۔ جی نہیں الحمدللہ ہمارے گھر میں ٹی وی ہی نہیں ہے ہم نے بھی فوراً جواب دیا۔ جی اس واشنگ پاؤڈر کا ''ایڈ'' جیو پر آرہا ہے آج کل، دیکھیں جی یہ واشنگ پاؤڈر ہم مفت سپلائی کر رہے ہیں لیں پکڑ لیں۔ ہم نے فوراً پکڑ لیا۔ پھر وہ فرمانے لگیں کہ آپ اس کو ہمارے سامنے کھولیں :(اچھی زبردستی ہے مفت سپلائی کر رہی ہیں اور کھلوا بھی اپنے سامنے رہی ہیں) اصل میں ہم نے اس میں بڑے چھوٹے کئی انعام رکھے ہیں بڑے انعام میں ڈھائی ہزار کیش، سونے کا بریسلٹ، موبائل فون اور سونے کی چین رکھے ہیں اور چھوٹے انعام میں 500 روپے کیش، سونے کی لونگ، شیشے کا ٹی سیٹ، گرینڈر مشین وغیرہ ہیں اور انعام یقینی ہے کچھ نہ کچھ تو نکلے گا۔ اگر کوئی چھوٹا انعام نکلا تو اس صورت میں آپ سے ہم کچھ نہیں لیں گے اور گر بڑا انعام نکلا تو آپ ہم کو سات سو روپے دیں گی۔ پاؤڈر کے پیکٹ کو ہم نے ٹٹول کر دیکھا تو چھوٹی سی گول ڈبیا اندر محسوس ہوئی (جس میں سونے کی لونگ آتی ہے) ہم نے دل میں قیاس کر لیا کہ ہو نہ ہو اس میں سونے کی لونگ ہی ہے یعنی اس پیکٹ کو ان کے سامنے کھولنے میں کوئی حرج نہیں (ناک کی لونگ نکلنے کی صورت میں وہ مجھ سے پیسے نہیں لیتیں) میں نے ان سے کہا کہ اس میں تو لونگ ہے وہ کہنے لگیں کہ ہم کو تو معلوم نہیں اگر کوئی بڑا انعام نکلے گا تو اس ڈبیا کے اندر پرچی پر لکھا ہوگا ہم ابھی جا کر لا دیں گے، گاڑی میں سب انعام رکھے ہوئے ہیں جو تھوڑی دور کھڑی ہے۔ اتنے میں ان کی ایک ساتھی خاتون آگئیں جو سامنے والی قطار کے دروازے بجاتی ہوئی آرہی تھیں۔ اب لگیں دونوں آپس میں گفتگو کرنے اور چکنی چپڑی باتیں کرنے ہم اس وقت صم بکم بنے ہوئے تھے۔ ارے آپ لے ہی لیں یقین جانئے بڑے فائدے میں رہیں گی جلدی سے کھول لیں۔ آپ اپنی قسمت آزما لیں۔ قصہ مختصر کہ ہم جو سوچ بیٹھے تھے کہ نہیں پھنسیں گے بری طرح جھانسے میں آچکے تھے بہرحال پیکٹ کھول لیا اس کے بعد اندر موجود ڈبیا کھولی ڈبیا کا کھولنا تھا کہ ایک دم مبارک سلامت کا شور اٹھ گیا جیسے نکاح کے بعد مبارک مبارک کا شور اٹھتا ہے۔ جی ہاں اس چھوٹی سی ڈبیا میں بڑا سا ''انعام'' نکل آیا تھا یعنی ''سونے کی چین'' لش لش کرتی چمکتی ہوئی چین۔ ہم چین ہاتھ میں لے کر ساکت کھڑے تھے آخر کچھ دیر بعد ہم نے ان سے کہا کہ کیا گارنٹی ہے کہ یہ سونے کی ہی ہے محترمہ فرمانے لگیں ہم ابھی چیک کر کے بتا دیتے ہیں آپ تیزاب لا دیں۔ ماسی باتھ روم سے تیزاب لے کر آگئی وہ دروازے کے پاس اکڑوں بیٹھ گئیں اور کہنے لگیں آپ اپنی چوڑی اتار کر دیں اس چین اور چوڑی دونوں کو تیزاب میں ڈال دیتے ہیں اگر سونے کی نہ ہوئی تو کالی پڑ جائے گی آپ کو اپنی چوڑی کا تو یقین ہے ناں کہ سونے کی ہے (ارے ہمیں اپنی چوڑی کا یقین اور بھروسہ ہے تم پر بھروسہ نہیں ہے پتہ چلا چوڑی ہاتھ میں لیتے ہی بھاگ کھڑی ہوئیں پھر بھلا ہم کس طرح بغیر عبایہ کے پیچھے بھاگیں گے؟ اگر عبایہ پہننے گئے تو اتنی دیر میں گلی تو کیا علاقے ہی سے رفو چکر ہوچکی ہوں) ارے آپ خاموش کیوں کھڑی ہیں اچھا اچھا آپ یہ سوچ رہی ہوں گی کہ کہیں چوڑی خراب نہ ہو جائے چلیں کوئی

بات نہیں میں اپنی کان کی بالی اتار کے ڈال دیتی ہوں۔ خیر جناب تقریباً 5 منٹ تک دونوں چیزیں تیزاب میں ڈال کر بیٹھی رہیں اتنی دیر میں ہم اپنی بیٹی کو جو کہ سو کر اٹھنے کے بعد اپنا ترانہ شروع کر چکی تھیں لے کر واپس دروازے پر آگئے یہ دیکھیں بالکل بھی خراب نہیں ہوئی اب تو آپ کو یقین آگیا (کچھ کچھ یقین آتو رہا ہے) وہ دونوں خواتین آپس میں باتیں کرنے لگیں ایک خاتون فرمانے لگیں کہ میں نے ایک پیکٹ اپنی رشتہ دار خاتون کو دیا بھی ان کا تو بریسلیٹ نکلا انہوں نے فوراً اپنے سنار کو دکھایا۔ سنار نے 1400 قیمت لگائی۔ دیکھیں نہ آپ کو 1400 کی چیز 700 روپے میں مل رہی ہے تو کیا بری اور ساتھ میں واشنگ پاؤڈر بھی۔ یقین جانئے ہماری کمپنی کو تو سراسر نقصان ہی ہے مگر صرف پاؤڈر کے مشہوری کے لئے اتنا خرچ کر رہی ہے۔ پورا بیگ بھرا ہوا تھا یہ سب آپ کے علاقے والوں نے ہی خریدا ہے بس یہ دو پیکٹ ہی بچے تھے ایک آپ نے کھول لیا اب ایک بچا ہے۔ ہم دل میں سوچ رہے تھے کہ یہ تو پتہ چل چکا ہے کہ یہ سونے کی ہے اب اگر پندرہ سو کی نہ بھی ہوئی تو ہزار کی تو ہوگی خیر ہم نے مبلغ 700 روپے (کسب حلال) ان کے حوالے کر دیئے وہ کہنے لگیں کہ آپ ایک اور ''ٹرائی'' کر لیں بس آخری پیس بچا ہے ہم نے کہا نہیں بس ایک ہی ٹھیک ہے ہمارے پاس اور پیسے نہیں ہیں اچھا پانی پلا دیجئے پانی پی کر وہ خواتین چلی گئیں۔

اب ماسی ہم پر رشک کر رہی ہے واہ باجی واہ بڑی اچھی تیری قسمت ہے اور ہم خوش ہو رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ ہماری خوش قسمتی کا تو دو گھنٹے بعد پتہ چلے گا جب ہمارے میاں جی کی تشریف آوری ہوگی۔ جوں جوں ''اُن'' کے آنے کا وقت قریب آرہا تھا اسی حساب سے ہمارا بلڈ پریشر ''لو'' ہو رہا تھا یا اللہ رحم فرمانا ''ان'' کا تو غصہ بہت تیز ہے اور چھٹی حس غصے سے بھی دو ہاتھ آگے۔ اب تھوڑی تھوڑی پشیمانی سی ہو رہی تھی اور خطرے کی گھنٹیاں بھی بہت زور زور بج رہی تھیں۔ بہرحال ''وہ'' آگئے، ماسی تو جا چکی تھی ہم نے موڈ کا اندازہ کیا اور چین نکال کر سامنے رکھ دی، خیریت کہاں سے آئی؟ آپ بتائیں کتنے تک کی ہوگی۔ وہ میں بتا دوں گا پہلے یہ بتاؤ آئی کہاں سے ہے؟ وہ...... وہ ماسی سے لی ہے۔ ہم نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ ماسی سے لی ہے؟ حیرت زدہ لہجے میں پوچھا کتنے کی لی ہے اور تمہیں پتا ہے ماسیوں کا کوئی بھروسہ ہے نہ جانے کہاں سے اٹھا کر لائی ہے کسی کے گھر سے چرا کر نہ لائی ہو۔ اف اللہ یہ تو رخ کہیں اور مڑ رہا ہے جلدی سے کہا بات سنیں سچ بتا دیں آپ ناراض تو نہیں ہوں گے انہوں نے بھی جھٹ چہرے پر دوستانہ مسکراہٹ بکھیر لی، نہیں ہوں گا اب بتاؤ جلدی سے، ہم نے پوری داستان الف سے لے کر ے تک سنا دی سننے کے بعد فرمایا، محترمہ بیگم صاحبہ گھر بیٹھے ہی آپ نے خریداری کر لی اور سات سو روپے حرام کر دیئے، محترمہ اگر یہ 500 کی بھی چیز نکلی نہ تو ہزار روپے مجھ سے اور لے لینا دیکھیں دیکھیں آپ پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ناراض نہ ہوں گے، خیر میں ناراض نہیں ہو رہا لیکن آئندہ کے لئے ہوشیار رہنا اب ایسی کوئی حرکت نہیں کرنا یہ پیسے میں درخت سے توڑ کر نہیں لاتا اور شکر کرو کہ دوسرا پیکٹ نہیں لے لیا اگر وہ کھول لیتیں تو اس میں بھی چین یا بریسلٹ ہی نکلتا جس کے تمہیں مزید 700 روپے بھرنے پڑتے۔

چین کی کہانی بھی سن لیں دو تین سناروں کو دکھایا سب نے کہا کہ کون کہہ رہا ہے کہ یہ سونے کی ہے اس میں تو 5 روپے کا بھی سونا نہیں ہے اب چین بھی کالی پڑ چکی ہے۔ آپ بہنوں سے التماس ہے کہ خدارا اس قسم کی کوئی خریداری دروازے پر نہ کریں اور جعل سازوں سے ہوشیار رہیں ورنہ ہماری طرح سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

اخت لیاقت شاہ، ہارون

خوشبو کے فوائد وخواص

علماء نے لکھا ہے کہ خوشبو کے استعمال اور مکانوں کو صاف ستھرا رکھنے سے صحت عمدہ رہتی ہے اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔ تقویت قلب کے لئے بھی یہ مفید ہے۔ مسند بزاز میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ پاک ہے وہ پاکی وصفائی رکھنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ بخشش والا ہے اور بخش دینے والے کو دوست رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ بدبو سے انسان بیمار ہوجاتا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ بدبو سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے اور اپنے آپ کو حد اعتدال سے نہ بڑھنے دے کیونکہ افراط وتفریط ہر کام میں مضر ہے۔ انسان کو نہ تو فضول کی طرح ہر وقت بناؤ سنگھار میں لگا رہنا چاہئے اور نہ جاہل فقیروں کی طرح رہے۔ جو نہانا دھونا اور صفائی کو بالکل خیر باد کہہ کر اور بھبوت مل کر اور سر کی لٹیں بڑھا کر مگن رہتے ہیں۔ (بحوالہ طب نبوی صلی اللہ علیہ سلم)

شیخ سعدی رحمہ اللہ کی دو کتابیں بہت معروف ہیں کسی بچے سے بھی پوچھیں تو نام بتادے گا (لیکن شاید اب نہیں) وہ ہیں گلستان اور بوستان۔ گلستان نثر میں ہے اور بوستان نظم میں۔ دونوں میں پند ونصائح کو نہایت دل چسپ اور لطیف پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ گلستان میں شیخ سعدی نے ایک حکایت بیان کی ہے کہ: ایک بادشاہ اپنے محل سرا میں نہایت خوشی اور عشرت کے عالم میں یہ شعر پڑھ رہا تھا

بہتر خوشی کا اس سے کوئی اور دم نہیں
اچھے برے کا جس میں کوئی خوف وغم نہیں

محل سرا کے نیچے ایک فقیر سردی میں سکڑا بیٹھا اونگھ رہا تھا، وہ سنتے ہی بول اٹھا:

گو تیری شان قیصر وکسریٰ سے کم نہیں
تجھ کو نہ اپنا غم ہو، ہمارا بھی غم نہیں؟

بادشاہ کو یہ صدا کچھ ایسی پسند آئی کہ جھروکے سے ہزار روپے کی تھیلی نکال کر مفلس سے کہا ''دامن پھیلا''...... فقیر نے عرض کی غریب پرور کپڑا ہی نہ ہو تو دامن کہاں سے لاؤں؟ اس پر بادشاہ کو اس کی غربی پر اور بھی ترس آیا اور تھیلی کے ساتھ ایک خلعت بھی فقیر کو دے دی مگر فقیر کچھ ہی دنوں بعد سب کچھ کھا لٹا کر پھر بادشاہ کے دروازے پر آ کھڑا ہوا۔ بادشاہ نے ناراض ہو کر کہا ایسے فضول خرچ اور گستاخ گداگر کو نکال دینا چاہئے، جس نے اتنا مال تھوڑے ہی دنوں میں اڑا دیا۔ شاہی خزانہ مسکینوں کے سہارے کے لئے ہے شیطانی گروہ کے چٹخارے کے لئے نہیں۔

ایک نیک دل وزیر نے عرض کی جہاں پناہ! ایسے لوگوں کو ایک دم نہال کردینے کی بجائے اگر مختصر مگر مقرر وظیفہ مرحمت ہوتا رہے تو زیادہ اچھا ہو، تاکہ نہ خرچ میں زیادتی کرسکیں اور نہ ہی بھوکوں مریں۔ لیکن نکال دینے کا حکم تو حضور کے شایان شان نہیں کہ حضور ہی کے دستِ کرم نے اس کو درِ دولت پر حاضری کا حوصلہ بخشا ہے۔ وزیر کی بات بادشاہ کے دل کو لگی اور اس نے فقیر کا روزینہ مقرر کردیا۔

گوشت جلد گلانے کی ترکیب

☆ پکتے ہوئے گوشت میں چھالیہ ڈال دیں۔ ایک سیر گوشت کے لئے ایک چھالیہ کافی ہے۔

☆ جس برتن میں گوشت پک رہا ہو اس کے ڈھکن کے پیچھے چونا لگا کر ڈھک دیں۔

☆ پکتے ہوئے گوشت میں ایک چٹکی شکر ڈال دیں یا ایک چٹکی کھانے کا سوڈا ڈال دیں۔

☆ خربوزوں کا چھلکا یا پپیتے کی ایک پھانک ڈال دینے سے بھی گوشت جلدی گل جاتا ہے۔

فریج میں رکھے ہوئے گوشت کے لئے

فریج سے گوشت کو نکالیں تو اسے لفافے سمیت پانی میں بھگو دیں۔ پھر پکائیں۔ گوشت جلدی گل جائے گا۔ اگر جما ہوا گوشت ہانڈی میں ڈال دیا تو وہ سخت ہوجائے گا اور دیر میں گلے گا۔

گوشت پکانے کے لئے

ہمیشہ تازہ گوشت لیں اور صاف کرکے دھو کر پیکٹ بنا کر فرج میں رکھیں، گوشت فرج میں سے نکال کر دو گھنٹے پہلے باہر رکھیں تاکہ بوٹیاں علیحدہ ہوجائیں پھر اسے پکائیں ورنہ گوشت سخت ہوجائے گا۔

گوشت خراب ہونے سے کیسے بچائیں؟

گوشت میں نمک ڈال کر آدھی پیالی ڈال کر جوش دے لیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد پھر ایک بار گرم کرلیں۔ اس طرح تین چار دن گوشت بغیر فرج کے رہ سکتا ہے۔ گوشت کے ٹکڑے کرکے نمک سرکہ لگائیں چھری یا کانٹے سے گیر کٹ لگائیں پھر ہلکا سا تیل لگا کر رکھیں، اس سے گوشت پر جو پپڑی سی جم جاتی ہے وہ نہیں جمتی۔

بنت محمد اکبر، فیصل آباد

امہات المؤمنین نمبر

خواتین کا اسلام

عن قریب امہات المؤمنین نمبر شائع کررہا ہے جو یقیناً آپ کے لئے ایک قیمتی دستاویز ہوگی

جس میں آپ پڑھ سکیں گی

امہات المؤمنین کی سیرت وسوانح، عبادت وبندگیٔ رب، محبت رسول ﷺ، حسن معاشرت، طرز معاشرت، اخلاق وعادات، علمی اور عملی مقام، عالم نسواں پر گرانقدر احسانات!

کیا آپ ان میں سے کسی ایک موضوع پر لکھ سکتی ہیں......؟

اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو پھر کاغذ اٹھایئے...... قلم لیجئے اور لکھ بھیجئے

ایک پیارا سا، مختصر، جامع اور معلومات سے بھرپور مضمون

امہات المؤمنین نمبر کی تاریخ اشاعت کا اعلان عن قریب کردیا جائیگا

باورچی خانہ آپ کا ڈاکٹر بھی ہے

پیاری بہنو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا باورچی خانہ آپ کا معالج بھی ہوسکتا ہے۔ اب آپ پوچھیں گی کہ وہ کیسے؟ تو آیئے اس مضمون میں ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ ایسا کس طرح ممکن ہے کیونکہ آپ نہیں جانتی کہ آپ کے باورچی خانے میں وہ تمام اجزاء موجود ہیں جو ہماری صحت کے ضامن ہیں۔ تو لیجئے پڑھنا شروع کیجئے۔

جلنا:

باورچی خانے میں ہمیشہ ایک گلیسرین کی شیشی رکھئے اگر خدانخواستہ کام کے دوران ہاتھ جل جائے تو تھوڑی سی گلیسرین لگایئے آرام آجائے گا۔

ہاتھ جل جائے تو آلو کو پیس کر لگانے سے بھی آرام آجاتا ہے اور آبلہ بھی نہیں پڑتا ہے۔

اگر گرم تیل یا گھی سے ہاتھ جل جائے تو فوری طور پر نمک کو پانی میں گھول کر متاثرہ عضو پر لگادیں آبلہ نہیں پڑے گا۔

باورچی خانے میں تھوڑا سا بچا ہوا ٹوتھ پیسٹ بھی رکھیں اگر ہاتھ جل جائے تو ٹوتھ پیسٹ لگائیں فوری ٹھنڈک پہنچے گی اور جلنے کی تکلیف بھی ختم ہوجائے گی۔

نزلے، زکام اور گلے کی خرابی:

1.2 لیٹر پانی میں ایک چائے کا چمچہ ثابت لونگ، دارچینی کا ٹکڑا (1 عدد۔ باریک ٹکڑوں میں تقسیم کرلیجئے) اور ایک پوتھی ادرک باریک کاٹ کر ڈالیں۔ پھر اس پانی کو تمام اجزاء سمیت 5 منٹ کے لئے ابالیں۔ اب چولہے سے اتار کر ڈھک کر 30 منٹ کے لئے چھوڑ دیں پھر اس پانی کو چھان کر اس میں تھوڑا سا شہد اور تھوڑا سا لیموں کا عرق ملالیں اور کسی بوتل میں بھر کر رکھ دیں۔ جب نزلہ، زکام یا گلا خراب ہو تو ہلکا سا گرم کرکے جوشاندے کی طرح استعمال کریں۔ اگر پینے سے پہلے چٹکی بھر کالی مرچ چھڑک لیں تو مزید فائدہ مند ثابت ہوگا۔

قبض

اپنے باورچی خانے کی پھلوں کی ٹوکری میں کچھ ناشپاتی اور تربوز رکھ لیجئے۔ خالی پیٹ میں ایک ناشپاتی کھالیجئے، قبض کی شکایت دور ہوجائے گی اگر ناشپاتی پسند نہ ہو تو دن بھر تربوز کی قاشیں استعمال کیجئے فوری آرام آجائے گا۔

کھانسی:

اس کے لئے Accupressure کا طریقہ استعمال کیجئے۔ یہ چین کا معروف طریقہ علاج ہے۔ اپنے باورچی خانے سے کھانے کا ایک چمچہ لیں اور اپنی زبان کے درمیانی حصے کو دبائیں یہ عمل 3 سے 4 منٹ تک کریں فوری آرام آجائے گا۔

کٹ جانا:

کیا آپ کو معلوم ہے کہ چینی جسم کے کسی بھی حصے کو کٹ جانے کی صورت میں بہترین مرہم کا کام انجام دے سکتی ہے اور کھال کے ٹشو (Tissues) کو جوڑنے میں مدد دیتی ہے۔ اسی لئے ہاتھ یا جسم کا کوئی حصہ کٹ جائے تو تھوڑی سی چینی لگائیں پھر زخم کو اچھی طرح صاف کریں پھر دوبارہ تھوڑی سی چینی چھڑک کر پٹی باندھ لیں۔

لیموں فوری طور پر خون کے بہنے کو روکتا ہے، یہ اسپرٹ کی طرح تھوڑی سی تکلیف دیتا ہے، لیکن اسے لگانے سے کٹنے کا زخم بہت جلدی بھرتا ہے۔

پسا ہوئے ادرک کا پاؤڈر کٹنے کے زخم پر اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ کٹے ہوئے زخم کو ٹھیک کردیتا ہے۔

ڈپریشن:

اگر آپ ڈپریشن کا شکار رہتی ہیں تو اپنی غذا میں انگور، سفید چنے، خمیر، مچھلی اور مونگ پھلیاں شامل کریں۔ نیز ادرک کا استعمال بھی ڈپریشن دور کرتا ہے۔

ڈپریشن دور کرنے کے لئے اپنے نہانے کے پانی میں 1 سے 2 کپ سمندری نمک ملالیں اور تھوڑا سا نمک کسی نرم روئی یا ٹشو پیپر کی مدد سے ہلکے ہاتھوں سے جسم پر ملیں اور پھر نمک ملے پانی سے نہالیں۔ یہ آپ کی روح تک کو تروتازہ کردے گا۔

سردرد:

اگر سر میں درد ہو تو ادرک کا ایک تازہ ٹکڑا کاٹیں اور اس کا عرق نکال کر کنپٹی پر ملیں درد دور ہوجائے گا۔

پودینے کے پتوں کو گیلا کرکے کسی کپڑے میں باندھ کر پیشانی پر رکھیں فوری آرام آئے گا۔

لُو لگنے سے بچنا:

اگر لُو لگ جانے کا خوف ہو تو گھر سے باہر نکلتے وقت پیاز کا ایک ٹکڑا جیب میں رکھ لیں لو نہیں لگے گی۔

کسی کیڑے کا ڈنگ لگ جائے تو:

اگر کوئی کیڑا ڈنک مار دے تو فوراً پانی اور سوڈا بائی کاربونیٹ (میٹھا سوڈا) لے کر پیسٹ بنالیں اور متاثرہ حصے پر لگائیں ساری تکلیف دور ہوجائے گی۔

اخت اقبال

دانتوں کا درد:

اگر دانتوں میں درد ہو تو بھی باورچی خانہ دانتوں کے ڈاکٹر کا کام انجام دے سکتا ہے۔

☆ اگر داڑھ میں درد ہو تو ایک لونگ داڑھ میں دبالیں درد دور ہوجائے گا۔

☆ ادرک کچل کر داڑھ میں رکھ لیں۔ داڑھ کا درد ختم ہوجائے گا۔

☆ ایک لیموں کو کاٹ کر جس دانت میں یا مسوڑھے میں درد ہو رہا ہو وہاں لگائیں دانت کا درد ختم ہوجائے گا۔

☆ دو کپ پانی میں آٹھ دس لونگ ڈال کر چولہے پر چڑھادیں جب پانی خشک ہوکر دو کھانے کے چمچے کے برابر رہ جائے تو چولہا بند کردیں اب اس پانی کو چھان کر دانت کے درد میں دانتوں پر لگائیں فوری آرام آجائے گا۔

خوشخبری

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا

جدید وعظ شکر نعمت شائع ہوچکا ہے

جس میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے ایمان کی نعمت پر، کھانے کی نعمت پر، پانی کی نعمت پر، لباس کی نعمت پر، مکان کی نعمت پر، گاڑی کی نعمت پر، ماں باپ کی نعمت پر، اولاد کی نعمت پر، ملازمت کی نعمت پر، دکان کی نعمت پر، کارخانے کی نعمت پر، آنکھ کی نعمت پر، کان کی نعمت پر، زبان کی نعمت پر، صحت کی نعمت پر اور فراغت کی نعمت پر شکر ادا کرتا رہے، کبھی بھی ناشکری کا کوئی کلمہ اس کی زبان پر نہیں آنا چاہئے۔

ناشر: کتاب گھر ناظم آباد کراچی 75600

نوٹ: ضرب مؤمن کے تمام دفاتر سے بھی حاصل کرسکتے ہیں

نیک سہیلی ایک نعمت ہے

اخت عبداللہ

انسانی رشتوں میں والدین کا رشتہ سب سے عظیم ہے۔ بھائی اور بہنیں والد اور والدہ سے منسوب رشتے بھی زندگی کا اہم حصہ ہے مگر دوستی وہ رشتہ ہے جس کی بنیاد ہم خود رکھتے ہیں اور لڑکیوں کے لئے ''سہیلی'' بھی زندگی سے جڑا لازمی ناطہ ہے۔ سہیلیوں کے درمیان آپسی خلوص، وفاداری، ایمانداری ضروری ہے۔ اگر آپ کو نیک سہیلی کی رفاقت میسر آگئی تو آپ بہت خوش قسمت ہیں کیونکہ صالح (نیک) سہیلی خدا کی نعمت ہے۔ آپ صرف ایسی سہیلیوں کا انتخاب کریں جو بااخلاق، مخلص اور غیرت مند ہوں اور شرم وحیا کی دولت سے بھی مالا مال ہوں۔ آپ کی شخصیت کا اندازہ آپ کی منتخب کردہ سہیلیوں سے بہ آسانی لگایا جاسکتا ہے۔ سہیلیوں کا حلقہ جیسا ہوگا ویسا ہی آپ کا کردار ہوگا۔ اس لئے صرف نیک سہیلیوں کا انتخاب کریں۔ کئی لڑکیاں بد اخلاق لڑکیوں (سہیلیوں) کے اکسانے پر لڑکوں سے دوستی کر بیٹھتی ہیں جس سے عزت و ناموس کی حفاظت مشکل بلکہ ناممکن ہوجاتی ہے۔ لڑکوں اور آوارہ مزاج و آزاد خیال سہیلیوں سے دور رہیں۔ اس میں دین ودنیا کی سرخروئی ہے۔ نیک سہیلی کی صحبت آپ کے خیالات اور کردار کو بلندی عطاء کرے گی۔ بداخلاق سہیلیوں کی صحبت آپ کے خیالات کو پراگندہ اور آپ کو بدعمل کر کے چھوڑے گی۔ اگر آپ کو نیک سہیلی کی رفاقت حاصل ہوگئی تو سمجھ لیجئے کہ آپ کی شخصیت بھی منفرد ہوجائے گی۔ آج کل کچھ سہیلیاں جمع ہوتی ہیں، ادھر ادھر کی باتیں ہوتی ہیں، ہنسی مذاق، دل لگی، عشق ومحبت کی باتیں کر کے نشست و برخواست کردیتی ہیں۔ بھلا ایسی محفلوں سے کیا فائدہ؟ اس کے برعکس ایک نیک سہیلی آپ کی بھلائی کے لئے خود کو وقف کردے گی، آپ کی خوبیوں کا اندازہ کرکے اور خامیوں کی نشاندہی کر کے آپ کو مثبت صفات کی حامل بنادے گی۔ وہ آپ کی اخلاقی رہنمائی کا فریضہ بھی انجام دے گی، آپ کے بہکتے قدموں کو روک دے گی، آپ کی عزت وعصمت کا آپ کو اندازہ دلائے گی۔ ایسی ہی سہیلیوں کا دامن تھامے رکھیں کیونکہ ایسی سہیلیاں قسمت سے نصیب ہوتی ہیں۔ نیک سہیلی کا وصف یہ ہے کہ وہ آپ کا دل جیت لے گی۔ ہر حال میں آپ کے ساتھ رہے گی۔ اگر آپ خوش ہیں تو نیک سہیلی اپنی موجودگی سے آپ کی خوشیوں کو دوبالا کردے گی۔ اگر آپ مسائل سے پریشان ہیں تو وہ آپ کی ہر ممکن مدد کر کے اپنی موجودگی کا احساس دلائے گی۔ زندگی کو کامیاب وخوبصورت بنانا ہو تو پاکیزہ خیالات کی سہیلیوں کی صحبت اختیار کریں۔ خوف خدا، اطاعت رسول واحساس آخرت کی تعلیم دینے والی سہیلی کا ساتھ ہونا آپ کے لئے بہت ضروری ہے۔ آپ میں اور آپ کی سہیلیوں میں ''محبت الٰہی عشق مصطفیٰ'' کا جذبہ ہونا لازمی ہے۔ آپ نیک سہیلیوں کا انتخاب کر کے تو دیکھیں پھر آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ آپ کی زندگی وبندگی دن بہ دن شب بہ شب ترقی وعروج کی طرف رواں دواں ہے۔

ماضی

شوکت آراء

وہ محبت وہ پیار کہاں سے لاؤں
وہ موسم وہ بہار کہاں سے لاؤں
دادی باغ میں لے کے جاتی تھیں
آلو کے پراٹھے امی لے کے آتی تھیں
سب مل کر کھیلتے تھے آنکھ مچولی
تایا زاد ماموں زاد سب ہمجولی
آموں کی ڈالیوں پہ جھولا جھولنا
ہر چھٹی پہ باغ میں جانا نہ بھولنا
آج بھی زندہ ہیں میرے ذہن میں
دادی کے گھر بڑے سے صحن میں
بڑوں کے قہقہے باتوں کی چہکار
بچوں کی کھیلنے میں چیخ و پکار
سب کا مل کر آئس کریم بنانا
بچوں کا زیادہ اور زیادہ کا شور مچانا
برف کے بلاک آموں سے بھرے ٹب
گن کے آم کبھی کھائے تھے کب
گھر کا کوئی فرد گر ہوتا تھا بیمار
پورا خاندان ہوتا تھا تیمار دار
پڑھ کے کلام دادی صدقہ اتارتی تھیں
بھر کے خوان نانی خیرات بانٹتی تھیں
اب تو! شوق ہم نے کچھ ایسے پالے ہیں
ہر سو خود غرضی نے ڈیرے ڈالے ہیں
اپنی اپنی دنیا میں سب کھوگئے
اپنی اپنی تنہائی کے سب قیدی ہوگئے
کسی کا ابا کمپیوٹر ہے تو اماں ٹی وی ہے
کیبل کا چرچا تو کہیں محبوب DVD ہے
اب رہ گئے انٹرنیٹ کے دوست یار
نہ کوئی چارہ گر نہ چارہ ساز
بدل گئیں اقدار، رشتے ناطے بھول گئے
جدھر گئیں بہاریں ادھر ہی سارے پھول گئے
نہ جانے وہ ہمدردیاں کہاں کھوگئیں
وہ پیار وہ محبتیں کہاں سوگئیں

بقیہ: ساحل مردار

نماز

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''سب سے اول جس چیز کا سوال بندہ سے ہوگا وہ نماز ہے اگر وہ ٹھیک اتری تو اس کے سارے اعمال ٹھیک اتریں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو اس کے سارے اعمال خراب نکلیں گے۔'' (طبرانی اوسط)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''پانچ وقت کی نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، جس نے ان کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع وسجود بھی جیسے کرنا چاہئے ویسے ہی کیے اور خشوع کی صفت کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہیں کیا (اور نماز کے بارے میں اس نے کوتاہی کی) تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور چاہے گا تو سزا دے گا۔

(مسند احمد۔ سنن ابی داؤد)

محترم قاریات! دنیاوی زندگی ایک کشتی ہے...... اس میں رونما ہونے والے قسم ہا قسم کے فتنے اور انقلابات وہ بھنور اور طوفانوں کے جھکڑ ہیں جن کی زد میں آکر یہ دنیاوی زندگی مسلسل ہچکولے کھاتی رہتی ہے...... پھر جس کی کشتی ان بھنوروں میں پھنس گئی اور وہ ان سے بچ بچا کر کنارے کو نہ پہنچ سکا، بس وہی خسارے میں رہا...... اور جس نے جدوجہد جاری رکھی حق اور باطل کی پہچان کر کے لڑتا رہا...... اپنی کشتی کو بچانے کی سعی کرتا رہا...... اور اپنے دین وایمان کی حفاظت کرتا رہا...... تو یہی وہ خوش نصیب کشتی والا ہے جس کو بالآخر ایسا ساحلِ مراد نصیب ہوگا جہاں ہر مصیبت زدہ اور غمگین کے لئے تشفی کا سامانِ وافر ہے...... اور جہاں ہر بے اماں کے لئے سہارا اور ہر دکھ کا مداوا ہے۔

اور مندرجہ بالا عنوانات کے ذیل میں انہی دس اہم امور کو ذکر کیا گیا جن کو اختیار کرنے والا ان شاء اللہ العزیز ضرور ہی اپنی کشتی کو بحفاظت کنارے لگانے میں کامیاب ہوگا۔ تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃ اِنْ عَمِلْتُنَّ عَلَیْھَا تکُنْ کَامِلَۃ. ان شاء اللہ تعالیٰ

آئینۂ دِل

سنگ باری کسی کے لہجے کی
آئینہ دل چور رکھتی ہے

شاعر صاحب بھی خوب ہیں ایسے شعر کہتے ہیں کہ بس آئینہ دل ہی تو چور ہوا ہے صرف، اور یہاں ہر چیز چور چور ہے۔ سفید بالوں، سفید داڑھی والوں کے کمزور بدن، معصوم بچوں کے لاشے بے کفن، خون میں ڈوبی عورتوں کے نازک بدن، بڑی بڑی عمارتوں کے ریزہ ریزہ چور چور، بڑے بڑے پل اور پورے پورے شہر چور چور، ہر چیز خون میں ڈوبی ہے، ہر چیز مسلی ہوئی ہے۔ فلوجہ! یہ عراق کا ایک گوشہ ہی تو ہے یہاں نہ کوئی سر محفوظ ہے نہ ہی کوئی گھر سلامت ہے۔ یہاں آئینہ دل تو کیا تو آئینے کا تصور بھی چور چور ہے۔ لاشیں اٹھاتے اٹھاتے تھک چکے ہیں تو بمباری کے ہولناک دھماکے ہر چیز چور چور کر چکے ہیں کہ کون سمیٹے تاحد نگاہ بکھری لاشوں کو؟

زخم لگیں زندہ بچ گئے تو اسپتالوں کا تصور چور چور ہے۔ موت سے ہم کنار گئے تو کفن کا تصور چور چور ہے۔ یہاں ہر چیز کا تصور چور چور ہے۔ اگر پورے ہوئے ہیں خواب کسی کے تو وہ ابلیس لعین ہی ہے، جس کے رقص کا دائرہ بڑھ رہا ہے۔ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ عراق کو شعلوں میں گھسیٹا، چلے وانا کی طرف کہرام مچا۔ چلے ذرا آگے کو۔

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

تو بچوں کو بھلا کس بات کی سزا ملی؟ شرم و حیا کی پیکر گھروں میں سونے والیوں کو کس جرم میں خون میں نہلایا گیا؟

ش چندا بنت احمد

بڑھے کچھ اور تو سنا ہے محبوب (امریکا) کو مطلوب ہے جتنی تعداد وہ تو ادا کرنی ہے ہی مارنے کے بعد چہرے مسخ کر کے لاشیں حوالے کریں یا زندہ ہی حوالے کر دیں۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

آہ! دائرہ بڑھانا ہے ابھی تو مسجدیں باقی ہیں، ابھی تو مدرسے تابندہ ہیں، خانقاہیں تو بچی ہیں ابھی (اللہ انہیں سدا قائم رکھے) حیرت در حیرت تو یہی ہے کہ کسی جانے والے فرعون سے کسی آنے والے فرعون نے کبھی بھی سبق نہیں لیا۔ لیتے بھی تو کیسے جہنم بھی تو آباد کرنی ہے، جہنم کی خوراک بھی تو بہت ہے یہ بیچارے فرعون سب کو بھیج تو رہے ہیں جنت میں اب بھلا خود کیا جہنم میں بھی نہ جائیں...... توبہ، توبہ ...... یہ ابلیس اور اس کا لشکر ایسے ہی تو فاتح نہیں ہوتے ناں؟ سوچئے بھلا

بات نکلی تو پھر دور تلک جائے گی

بات تو ہو رہی ہے آئینہ دل کی۔ ہائے چور چور جو ہوا، میرا دل کہتا ہے میں ایک بار اس مرد آہن سے بھی پوچھوں اس سادہ منش اور درویش، اُس مرد مومن سے بھی پوچھوں، تمہارے دل کے آئینے چور چور تو ہیں، مگر کتنے ریزوں میں بٹے کچھ خبر بھی ہے؟

کچھ کھٹے، کچھ میٹھے

ا،ا،ج ٹنڈو آدم

جہنم

جو کہتی ہے دنیا وہ سچ ہے اے بیگم!
کہ میں تیرے زیرِ اثر آگیا ہوں
کہا جب باس نے ''جہنم میں جاؤ''
تو دفتر سے سیدھا گھر ہی آگیا ہوں

ضد

بن جائیں گے دُلہا مگر ہاں نہ کریں گے
ہم تباہی دل کا یہ سامان نہ کریں گے
کوچے میں تیرے اڑتے ہوئے آئیں گے بے شک
دیوار پہ بیٹھیں گے مگر کاں نہ کریں گے

تصحیح

گزشتہ شمارے میں کمپوزنگ کی غلطی سے تاریخ اور دن کا غلط اندراج ہو گیا صحیح یوں ہے ''بدھ 25 شوال 1425ھ مطابق 8 دسمبر 2004'' اسی طرح دو نام غلط شائع ہو گئے ہیں سیدہ مریم بشر۔ بنت ثاثیر احمد۔ صحیح یوں ہے سیدہ مریم بشیر۔ بنت تاثیر احمد۔ ادارہ اس فروگزاشت پر معذرت خواہ ہے۔

سانپ کا زہر

انسانی زندگی کے معمولات میں ہے۔ یہ کبھی کہاں اور کبھی کہاں ہاتھ لگاتا ہے تو چونکہ ہاتھوں پر جراثیم چپکے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے حکم شرعی ہے کہ ہاتھوں کو پانی سے دھولو۔ پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ اس کو کپڑے وغیرہ سے صاف نہ کرو اس لئے کہ اس کپڑے پر لگے ہوئے جراثیم پھر کہیں ہاتھوں کو نہ لگ جائیں۔ ایک ٹرک ڈرائیور نے کھانے کے لئے ایک ہوٹل کے قریب اپنا ٹرک کھڑا کیا نیچے اتر کر اس نے ٹرک کے ٹائر چیک کئے اور پھر کھانا کھایا۔ واقعہ یہ ہوا کہ ڈرائیور کھانا کھاتے ہی مر گیا۔ حالانکہ اسی ہوٹل سے اور لوگوں نے بھی کھانا کھایا تھا لیکن انہیں کچھ نہ ہوا۔ بہت سوچ بچار اور کھوج لگانے کے بعد معلوم ہوا کہ مرحوم نے ٹائروں کو چیک کرنے کے لئے ان پر ہاتھ لگایا تھا۔ وہاں ایک زہریلا سانپ کچلا ہوا تھا اور اس کی کچلی ہوئی جلد ٹائر پر لگی تھی اور وہی زہر ہاتھوں پہ لگ گئی اور ہاتھ نہ دھونے کی وجہ سے زہر کھانے میں شامل ہو کر اس کی موت کا سبب بن گئی۔ (ماخوذ)

فضل منان

واضح فرق
صرف چند یوم میں
فری ہوم ڈیلیوری سروس
Slimming Tea
ٹھنڈے ٹھنڈے موسم میں گرما گرم چائے
2 کپ روزانہ استعمال سے بڑھا ہوا پیٹ اور وزن کم کریں
• بغیر ڈائٹنگ • بغیر ورزش • بغیر سائیڈ ایفیکٹس
فیئر فٹنس
UAN 111-696-696
0641-468866 ڈی جی خان
0731-78812 رحیم یار خان
0300-4577957 موبائل لاہور
0300-9638338 موبائل ملتان
0300-2184131 موبائل کراچی

AL-NISAR JEWELLERS
النثار جیولرز
SHOP # A-19 BAZAR-E-FAISAL KARIMABAD
FEDERAL 'B' AREA, KARACHI.
PHONE NO: 6322614 - 6328750
SHOP # 1 MOTIWALA ARCADE, TARIQ ROAD
KARACHI. OPP. MADINA MASJID.
PHONE NO. 4535860
علماء کرام کیلئے خصوصی رعایت

بے پردگی سے پردے کی طرف

ہدایت کا راستہ

ہمشیرہ ثناء اللہ چنہ

الحمدللہ دو سال ہوگئے ہیں شرعی پردہ کیے ہوئے، پہلے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ زندگی ہمیں کہاں سے کہاں لے جائے گی کیونکہ ہر طرف منکرات کا دور دورہ ہے، ہمارے گھر میں ہر طرح کے شیطانی آلات موجود تھے ٹی وی، وی سی آر، کیبل وغیرہ، سارا دن نماز کا دھیان نہ قرآن پاک میں دل لگتا تھا۔ نماز کبھی کبھی پڑھتے تھے، قرآن پاک مہینوں کے بعد کبھی ایک سپارہ پڑھ لیا اور بس، یہیں تک ہم مسلمان تھے۔ ہمارے گھر میں شادی بیاہ کے موقع پر ہر طرح کی خرافات ہوتیں، بدعتیں، تیجے، چالیسویں، گیارہویں کی مٹھائی ثواب سمجھ کر اور بڑھ چڑھ کر کرتے تھے۔ شروع شروع میں ہمارے بھائی کو قرآن پاک ترجمے سے پڑھنے کا شوق پیدا ہوا تو اپنی مسجد کے امام صاحب سے پڑھنا شروع کیا، انہوں نے ہمارے بھائی کو دین کی بہت سی باتیں سمجھائیں۔ بھائی جب گھر میں آتے تو ہم سب کو دین کی باتیں بتاتے تاکہ ہم لوگوں کا دل بھی دین کی طرف راغب ہو جائے۔ باتیں تو ہم سب دھیان سے سنتے تھے لیکن عمل کرنا مشکل لگتا تھا۔ بھائی نے سب سے پہلے خود ٹی وی دیکھنا چھوڑا الحمدللہ اپنے چہرے پر ڈاڑھی کو سجایا۔ پھر ایک دن امام صاحب نے بھائی کو ضرب مومن پڑھنے کے لئے دیا۔ میں ڈائجسٹ بڑے شوق سے پڑھتی تھی تو بھائی نے مجھے کہا کہ تم ضرب مومن پڑھو۔ ڈائجسٹ پڑھنے کی شوقین تھی ضرب مومن پڑھنے میں مشکل لگتی تھی۔ بھائی میرے ہاتھ میں ڈائجسٹ دیکھتا تو ڈانٹنے لگتا۔ پھر میں نے آہستہ آہستہ ضرب مومن پڑھنا شروع کیا۔ جس میں ''باب العبر'' شوق سے پڑھتی تھی جس میں ایسے خط ہوتے تھے جنہیں پڑھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ یہی حیرانی حضرت والا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مواعظ تک لے گئی۔ میں نے باب العبر کی پوری کتاب منگوا کر پڑھی۔ یہی سوچتی کہ آخر اس کتاب میں کیا جادو ہے جو ایک دفعہ پڑھتا ہے وہ دیندار بن جاتا ہے۔ میرا دل کرتا کہ حضرت والا کی ساری کتابیں منگواؤں لیکن ہمت نہیں ہو رہی تھی، پھر میری بہن نے بھی باب العبر پڑھی وہ مجھ سے زیادہ ہمت والی ہے اتفاق سے اس کا کراچی جانا ہوا تو وہ وہاں سے حضرت مفتی صاحب کی بہت ساری کتابیں لے آئی۔ بس پھر کیا تھا جوں جوں کتابیں پڑھتی جاتیں اس نئی دنیا سے آگاہ ہوتیں۔ شرعی پردہ جب پڑھی تو دل و دماغ میں ایک جنگ چھڑ گئی کیونکہ شرعی پردہ ایسی کتاب ہے جو بھی ہدایت طلب کرنے کے لئے خلوصِ دل سے پڑھتا ہے اس کے لئے ناممکن ہے کہ وہ شرعی پردہ نہ کرے، ہم دونوں بہنوں نے اپنے گھر والوں کو بتایا کہ ہم شرعی پردہ کرنا چاہ رہی ہیں۔ ہمارے گھر والوں کو کوئی اعتراض نہیں تھا ہاں اتنا ہمارے ابو نے کہا کہ خاص خاص عزیزوں سے پردہ مت کرو جو دور کے رشتے دار ہیں ان سے کرلو۔ ہم نے کہا کہ پردہ کرنا ہے تو سب سے کریں گی کیونکہ ایسا پردہ تو پہلے ہی کرتی تھیں۔ اب تو شرعی پردہ کرنا ہے آہستہ آہستہ سب رشتہ داروں کو معلوم ہو گیا۔ کچھ ناراض ہوئے اور کچھ مبارک باد دینے لگے۔ بہت سی خواتین نے ہماری بڑی بہن کو کہا کہ یہ دونوں تو پاگل ہوگئی ہیں آپ انہیں سمجھائیں کہ آج کل رشتے ملنا ویسے ہی بہت مشکل ہیں پھر پردے میں کون رشتے دیکھے گا۔ ہم نے بھی حضرت مفتی صاحب کی کتابیں پڑھی ہوئی تھیں اپنی بہن کو یہی جواب دیا کہ رشتے کرنا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جب شیطان کے بندے تھے تو کوئی مشکل نہیں لگتی تھی اب جب کہ قرآن پاک کا ایک حکم پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں تو سب کو مشکل لگ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو قرآن پاک کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو دین پر ثابت قدم رکھے، آمین یا رب العالمین۔

موسم سرما کی خصوصی سوغات: حلوہ گاجر، حلوہ سوہن، حلوہ پستہ

عصر شیریں™

بلاک 13-A ممتاز منزل، مین یونیورسٹی روڈ، گلشن اقبال، بالمقابل PIA پلانٹیریم، کراچی پاکستان۔

TEL: 92-21-4981829 FAX: 92-21-4982518

ہر بدھ کو روزنامہ اسلام کے ساتھ شائع ہوتا ہے

روزنامہ اسلام

خواتین کا اسلام

94

بدھ 9 ذیقعدہ 1425ھ مطابق 22 دسمبر 2004ء

صرف دس منٹ

درسِ قرآن و حدیث

عصیان

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

اردو میں ''عصیان'' کا معنیٰ نافرمانی اور گناہ کیا جاتا ہے، ایک مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی زندگی کے ہر شعبے میں اطاعت کرے، جب وہ ایسا نہیں کرتا تو گناہ گار شمار ہوتا ہے، فیلسوفِ اسلام امام ابن قیم رحمہ اللہ اپنی لاجواب کتاب ''الجواب الکافی'' میں فرماتے ہیں کہ گناہ کا دل پر وہی اثر ہوتا ہے جو زہر کا جسم پر ہوتا ہے البتہ اس ضرر اور اثر کے درجات مختلف ہوتے ہیں۔ دیکھا جائے تو دنیا اور آخرت کے جتنے بھی شر ہیں وہ گناہوں ہی کی وجہ سے تو ہیں کبھی سوچیے تو سہی!

وہ کیا چیز تھی جس نے حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو لذت ونعمت اور فرحت وبشاشت کے گھر (جنت) سے نکال کر غموں اور پریشانیوں، ہموم وافکار کے گھر (دنیا) میں پہنچا دیا؟ وہ کیا سبب تھا جس کی وجہ سے ابلیس کو آسمانوں کی ملکوت سے نکلنا پڑا، وہ دائمی لعنت کا مستحق بنا، اس کے ظاہر اور باطن کو مسخ کر دیا گیا، قرب کو بُعد میں، رحمت کو لعنت میں، جمال کو قبح میں اور جنت کو آگ میں بدل دیا گیا؟ آخر کیا وجہ تھی کہ اہلِ زمین کو پانی کی طوفانی موجوں میں غرق کر دیا گیا، یہاں تک کہ پانی پہاڑوں کی چوٹیوں سے بھی تجاوز کر گیا؟ قومِ عاد پر ایسی ہوا کیوں مسلط کی گئی جس نے انہیں اٹھا اٹھا کر زمین پر پٹخا، ان کی بدبودار لاشوں کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا گویا کھجور کے کھوکھلے تنے ہیں؟

قومِ ثمود کو اس خوفناک زلزلے اور چنگھاڑ کا کیوں سامنا کرنا پڑا جس سے ان کے کانوں کے پردے پھٹ گئے اور ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے؟ زمین پر شاداں وفرحاں بسنے والی قومِ لوط کی بستیوں کو آسمانوں کے قریب تک اٹھایا گیا یہاں تک کہ ان کے کتوں کے بھونکنے کی آواز اہلِ آسمان نے سن لی پھر انہیں پٹخ دیا گیا، اوپر کو نیچے کر دیا گیا اور وہ سب ہلاک ہو کر رہ گئے؟ اہلِ مدین پر بادل کا عذاب کیوں آیا جسے دیکھ کر وہ سمجھے تھے کہ ان پر بارش برسے گی لیکن اس بادل سے آگ برسی جس نے انہیں زندہ جلا دیا؟

فرعون اور اس کی قوم کو سمندر میں کیوں ڈبو دیا گیا، ان کے جسم غرق ہو گئے اور ان کی روحیں جلنے کے لئے رہ گئیں؟ سورہ یٰسین میں جن سرکشوں کا ذکر ہے وہ ایک ہی چیخ میں بجھی ہوئی راکھ کیوں بن گئے؟

وہ بنی اسرائیل جنہیں اللہ کے چہیتے اور انبیاء کی اولاد ہونے کا دعویٰ تھا ان پر ایسی وحشی اور طاقتور قوم کیوں مسلط کر دی گئی جو گھروں میں گھس گئی، انہوں نے مردوں کو قتل کر دیا، خواتین اور بچوں کو گرفتار کر لیا، گھر جلا دئے، اموال لوٹ لئے کچھ عرصہ کے وقفہ اور مہلت کے بعد دوبارہ ان کے ساتھ یونہی ہوا اور انہیں تہس نہس کر کے رکھ دیا گیا؟

آخر سوچیے تو سہی اور سوچنے میں حرج ہی کیا ہے کہ ان اقوام پر تباہی وبربادی اور عذاب اور ہلاکت مسلط کئے جانے کا کیا سبب تھا؟ اللہ کی قسم! اس کا سبب سوائے اللہ کی نافرمانی کے اور کچھ نہ تھا، جو قومیں اور افراد مرضِ عصیاں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور توبہ کے ذریعے اس سے شفا پانے کی نہ تدبیر کرتے ہیں اور نہ کوشش کرتے ہیں تو ان کے ساتھ یونہی ہوتا ہے۔ یہی تاریخ کی گواہی ہے اور یہی ہمارے رب کا اعلان ہے، سورہ نساء میں ہے ''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کی حدود سے تجاوز کرتا ہے اللہ اسے آگ میں داخل کر دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بتا دیا کہ نجات صرف میری اطاعت میں ہے اور جو معصیت کا راستہ اختیار کریں گے ان کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! انکار کرنے والا کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔''

کتاب وسنت کے نصوص اور صحابہ اور علماء واتقیاء کے آثار واقوال سے گناہوں کے جو نقصانات ثابت ہوتے ہیں ہم ذیل میں ان میں سے کچھ نقل کرتے ہیں۔

۱۔ علم سے محرومی...... کیونکہ علم ایک نور ہے جسے دل میں القاء کیا جاتا ہے جب کہ معصیت اس نور کو بجھا دیتی ہے۔

۲۔ رزق سے محرومی...... جیسے تقویٰ سے رزق میں برکت ہوتی ہے، اسی طرح ترکِ تقویٰ سے فقر وفاقہ پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ طاعت سے محرومی...... غور کیا جائے تو معصیت کی سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ بندہ اپنے مالک کی اطاعت سے محروم ہو جاتا ہے۔

۴۔ معاصی کی وجہ سے دل اور بدن دونوں ضعف کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۵۔ گناہ، عمر کو گھٹا دیتے ہیں اور برکت ختم ہو جاتی ہے۔

۶۔ معاصی دوسرے معاصی کی پیداوار کا ذریعہ بنتے ہیں، شراب نوشی یا بدنظری ہی کو لے لیجے کہ یہ انسان کو کشاں کشاں زنا کی طرف لے جاتے ہیں۔

۷۔ مسلسل گناہ کرنے کی وجہ سے گناہ کے عزائم قوی ہو جاتے ہیں اور توبہ کا ارادہ کمزور پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ ہوتے ہوتے دل سے توبہ کا ارادہ کلی طور پر ختم ہو جاتا ہے۔

۸۔ ہر گناہ، تباہ شدہ قوموں کی میراث ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والا ان کا وارث۔ میراث بھی بدترین اور وارث بھی بدترین!

۹۔ معصیت کی وجہ سے بندہ اللہ کی نظر میں ذلیل ہو جاتا ہے، بعض اوقات نجاست کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل!

۱۰۔ گناہوں کی نحوست کے اثر سے غیر گناہ گار بلکہ حیوان بھی محفوظ نہیں رہتے، جب اللہ کا عذاب آتا ہے تو سب ہی متاثر ہوتے ہیں اس لئے گناہ گار کو سمجھانا اور اس کا ہاتھ روکنا سب کی ذمہ داری ہے۔

۱۱۔ کثرتِ گناہ کی وجہ سے دل سے گناہ کی مضرت کا احساس ختم ہو جاتا ہے اور یہی ہلاکت کی علامت ہے۔

۱۲۔ معصیت، ذلت کا سبب بنتی ہے، عزت تو بس اللہ کی اطاعت ہی میں ہے۔

۱۳۔ معاصی، عقل میں فساد پیدا کر دیتے ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے عقل کا نور بجھ جاتا ہے، جب نور بجھ گیا تو ضعف اور فساد لازمی ہے۔

۱۴۔ بار بار گناہ کرنے سے دل پر مہر لگ جاتی ہے پھر اس پر کوئی آیت کوئی حدیث اور کوئی نصیحت اثر نہیں کرتی۔

۱۵۔ گناہوں کی وجہ سے ہر جگہ فساد برپا ہو جاتا ہے کیا پانی اور کیا ہوا، کیا کھیتیاں اور کیا مکانات کوئی چیز بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

۱۶۔ معصیت، حیا کو ختم کر دیتی ہے...... حیا جو کہ دل کی زندگی اور ہر خیر کی بنیاد ہے۔

۱۷۔ گناہوں پر جری ہونا دلیل اور نشانی ہے ایمان کے ضعف کی، ظلمتِ قلب کی اور بصیرت کے فقدان کی۔

۱۸۔ جسے گناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب نہ ہو وہ جان لے کہ اللہ نے اسے اس کی سرکشی کی وجہ سے نفس اور شیطان کے حوالے کر دیا ہے۔

۱۹۔ گناہ، انسان کو احسانی کیفیت سے محروم کر دیتے ہیں۔

۲۰۔ گناہوں کی وجہ سے نعمتیں زائل ہو جاتی ہیں اور مصیبتیں اور پریشانیاں نازل ہونے لگتی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قولِ زریں ہے ''مصیبت آتی تو ہے گناہ کی وجہ سے اور دور ہوتی ہے صرف توبہ کی وجہ سے۔''

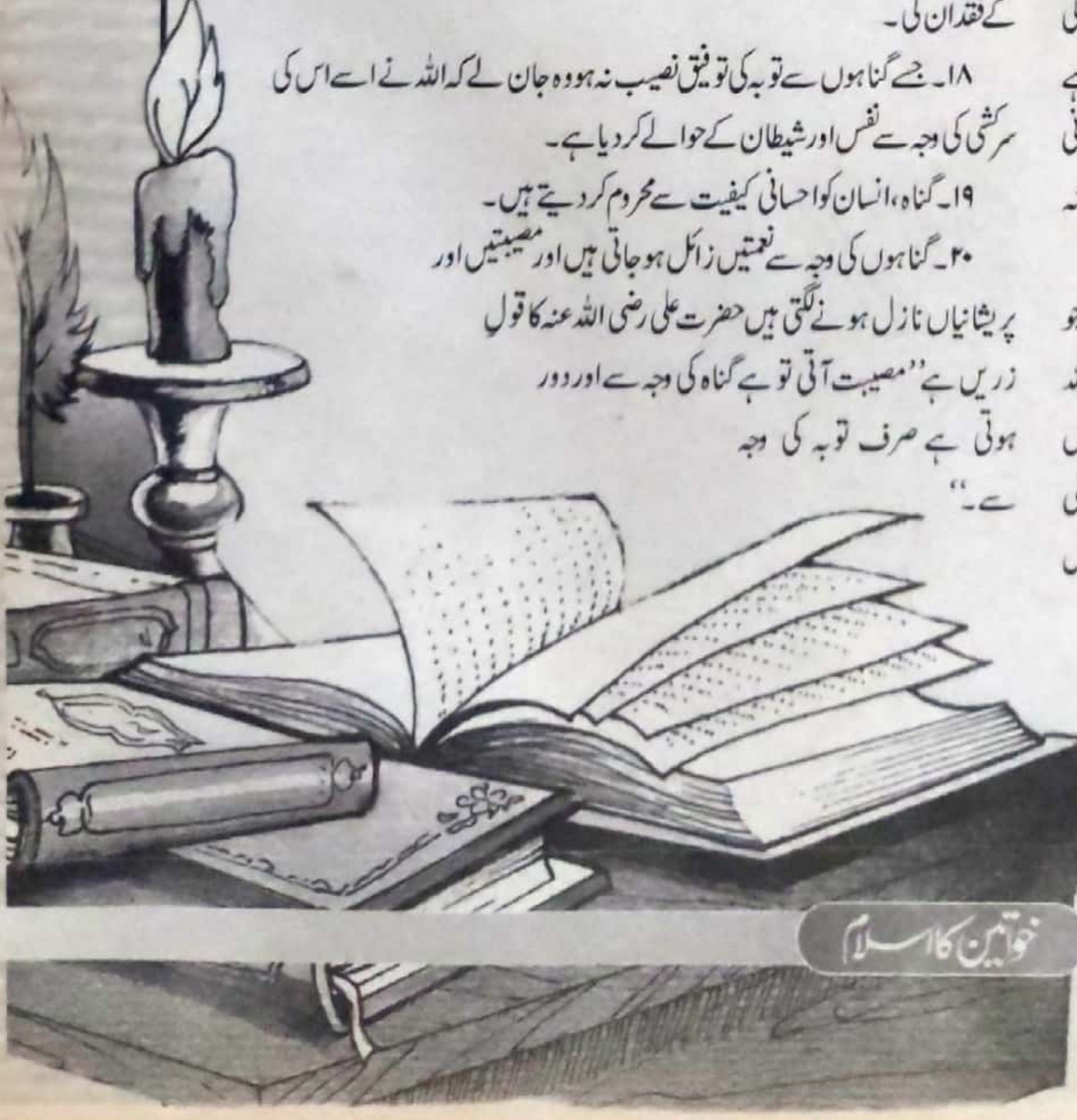

نیند میں ڈر جائیں تو پڑھیے

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عَذَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ. (ابو داوٗد و ترمذی)

’’میں پناہ مانگتی ہوں اللہ کے کلمات تامات کے ذریعے سے خود اس کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے، شیطانی وساوس واثرات سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں اور مجھے ستائیں‘‘۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جنہوں نے اس مسنون دعا کی روایت فرمائی ہے، ان کا معمول تھا کہ ان کی اولاد میں جو بچہ بالغ ہو جاتا اسے یہ دعا یاد کرا دیتے اور جو ابھی چھوٹا بچہ ہوتا یہ لکھ کر اس کے گلے میں بطور تعویذ ڈال دیتے۔

تعمیر فکر

مستحکم خاندان کی تعمیر کیسے؟

آپ کا گھر ایک سلطنت ہے آپ گھر کے ’’سربراہ‘‘ ہیں یا خاتونِ خانہ ہونے کے ناطے ’’ملکۂ محترمہ‘‘ ہر دو صورتوں میں آپ اپنی سلطنت کے بارے میں جواب دہ ہیں، آپ جس چاردیواری میں رہتے ہیں عرف میں اسے گھر کہا جاتا ہے اور جو لوگ اس چاردیواری کے اندر رہتے ہیں ان کی اجتماعی حیثیت کو ’’خاندان‘‘ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ والدین خاندان کی تشکیل وتکمیل، حقوق وفرائض میں توازن رکھنے اور آپس کے مراتب کی حفاظت کرنے کے ذمے دار ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

’’لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے جوڑا بنایا، اور ان دونوں سے بہت سے مرد وعورت دنیا میں پھیلا دئے، اس معبود والٰہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ وقرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو یقین جانو کہ اللہ تم پر نگہ بانی کر رہا ہے۔‘‘ (النساء۔۱)

بخاری کتاب النکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی مذکور ہے کہ:

’’تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، امیر حاکم ہے (حکمران) مرد اپنے گھر والوں پر نگران ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد پر نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔‘‘

درج بالا آیت اور حدیث سے واضح ہوا کہ (۱) عائلی زندگی میں تقویٰ اختیار کیا جائے، (۲) آپس کے تعلقات کو قائم اور مستحکم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے، (۳) میاں بیوی دونوں اپنے گھر کے نگران ہیں اور ان سے اس نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (۴) چوتھی بات یہ بھی معلوم ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر ہر عمل کو دیکھ رہے ہیں، انہیں معلوم ہے کہ گھریلو معاملات میں کون زیادتی کرتا ہے اور کون عدل وانصاف سے کام لے کر خاندان کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرتا ہے۔ زیادتی کرنے والے کو سزا اور عدل کرنے والے کو جزا ضرور ملے گی۔

آج کی نشست میں ہم بتانا چاہیں گے کہ خاندان کو بنانے، تعمیر کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے ایک خاص ماحول کی ضرورت ہے، ایسا ماحول جس میں خوف خدا، ایمان وتقویٰ، محبتِ رسول، دین پر عمل پیرا ہونے کا سچا جذبہ موجود ہو، ایسا ماحول جس میں فسق وفجور اور اللہ ورسول سے بغاوت کے جراثیم موجود نہ ہوں۔ اپنے گھروں میں ایسا ماحول پیدا کرنے کے لئے چند بنیادی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

۱...... گھر کی صفائی کیجئے:

اس صفائی سے مراد دھول مٹی کی صفائی نہیں، اگرچہ ایک صاحب ایمان کا گھر اس لحاظ سے نظیف ونفیس ہوتا ہے لیکن یہ دوسری قسم کی صفائی ہے یہ صفائی منکرات، رسوم ورواج، فحش باتوں اور بے ہودہ رسائل وجرائد کی ہے۔ اولاً اپنے گھروں میں دیکھئے کہ کہیں شیطانی ڈبہ تو موجود نہیں جسے عرف میں ’’ٹی وی‘‘ کہتے ہیں۔ یقین رکھئے کہ آپ کے گھر میں اگر یہ منحوس چیز موجود ہے تو بھلے آپ خود کو کتنی ہی طفل تسلیاں دے لیں کہ ہم اس کے ذریعے صرف مذہبی پروگرام دیکھتے ہیں یا خبریں وغیرہ سنتے ہیں، لیکن آپ کی تمام تر احتیاطوں کے باوجود یہ ضرور آپ کو ڈسے گا۔ ٹی وی نجاست وغلاظت کا پٹارہ ہے یہ ہمارے عقائد کو بگاڑ رہا ہے، ہمارے اعمال کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے، جن گھروں میں یہ وبائی ڈبہ موجود ہے وہاں سے رحمت الٰہی رخصت ہو چکی ہے اس لئے پہلی فرصت میں اس سے چھٹکارا حاصل کیجئے۔ دوسرے نمبر پر دیکھئے کہ گھر میں تصاویر تو موجود نہیں؟ اگر تصاویر ہیں تو انہیں تلف کر دیجئے تاکہ رحمت کے فرشتوں کی آمد میں رکاوٹ نہ ہو۔ اپنی الماریوں اور شیلفوں کا جائزہ لیجئے کہیں فسق وفجور پر مبنی عشقیہ شاعری تو نہیں پڑی، بے ہودہ ناول، اور تصویری رسالے تو نہیں رکھے ہوئے؟ باطل مذاہب کی کتابیں تو موجود نہیں؟ یہ سب ہیں تو انہیں بھی گھر بدر کیجئے، اس کے علاوہ جائزہ لیں کہ گھر کے اندر دیگر کیا کیا منکرات ہو رہے ہیں؟ شرعی پردے سے بے پروائی تو نہیں؟ بدعات کی خرافات تو نہیں؟ خوشی اور غمی کے موقع پر غیر شرعی رسم ورواج کی پابندی تو نہیں کی جاتی؟ اگر ان چیزوں میں سے کچھ ہے تو ان سے بھی چھٹکارا حاصل کیجئے۔ اس طرح آپ پہلے گھر کو صاف ستھرا کر کے ماحول کو دینی اعمال کے لئے قابل قبول بنائیں تاکہ کل جب آپ اپنے گھر والوں کو دینی احکام کی تلقین کریں تو انہیں روبہ عمل لانے میں کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو۔

۲...... تعلیم کا آغاز کیجئے:

اپنے گھر میں ایک وقت مقرر کیجئے، کم از کم آدھا گھنٹہ، جب تمام افراد خانہ موجود ہوتے ہوں، ایسے وقت تمام لوگ ایک جگہ بیٹھ کر اجتماعی تعلیم کا اہتمام کریں، آپ کا کسی شیخ سے تعلق ہے تو ان کے مطبوعہ مواعظ پڑھئے، اکابر علماء کی کتابوں کا انتخاب کر کے ان کے مختلف ابواب سے پڑھ کر سنائیے، قرآن مجید کی تفسیر اور حدیث رسول کا انتخاب پڑھ کر سنائیے۔ اس وقت اپنے بچوں کو صحابہ وصحابیات، تابعین وتابعات اور تاریخ اسلام کے خاص واقعات کے بارے میں بتائیے۔ دینی مسائل کی کوئی مستند کتاب پڑھئے تاکہ آپ کی اولاد دینی مسائل سے آگاہ ہو سکے۔ مسنون دعائیں اور چھوٹی سورتیں اپنے بچوں کو یاد کرائیے۔ اس کے لئے بہترین وقت عشاء کی نماز کے بعد کا ہے جب تمام لوگ اپنی اپنی ضروریات سے فارغ ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس طرح کی اجتماعی تعلیم کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ تمام گھر والوں کو اکٹھا مل بیٹھنا نصیب ہوگا۔ گھر کے افراد میں سے کسی کا کوئی مسئلہ ہے تو علم میں آجائے گا، کسی بات پر اجتماعی مشورہ درکار ہے تو وہ اسی موقع پر ہو جائے گا۔ اس طرح ایک گھر کی چاردیواری کے اندر محبت واخوت اور دلی ہمدردی کا بے مثال جذبہ پروان چڑھے گا۔

۳...... دینی کتب کی لائبریری بنائیے:

اپنے گھر کے اندر دینی کتب ورسائل کی لائبریری بنائیے۔ جس میں قرآن مجید کی منتخب تفاسیر، احادیث کی کتب، سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، دینی احکام، تاریخ اسلام، جہاد اور مجاہدین، ادبی معلومات، فرق باطلہ کے رد، عیسائیت ویہودیت کی خفیہ وعلانیہ سازشوں کے متعلق کتب ورسائل رکھے جائیں۔ نیز اکابر علما کے مواعظ، معاشرتی آداب اور ادعیۂ ماثورہ کی کتابیں بھی رکھی جائیں تاکہ افراد خانہ وقتاً فوقتاً ان کا مطالعہ کرتے رہیں۔

۴...... دینی احکام کی پابندی کرائیں:

آپ پر گھر کے سربراہ ہونے کے ناطے لازمی ہے کہ اپنے متعلقین کو دینی احکام کی پابندی کروائیں۔ شوہر بیوی کو، بیوی بچوں کو، غرض ایک دوسرے کو دینی احکام کی تلقین کریں، تواصی بالحق پر عمل کریں، سمجھ لیں کہ آج اگر آپ نے اس سلسلے میں کوتاہی کی تو قیامت کے روز باز پرس ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے:

’’اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کی ہو جائے، اور جب دس کو پہنچ جائیں تو (نہ پڑھنے پر) اسے مارو، اور اس عمر میں ان کے بستر علیحدہ علیحدہ کر دو۔‘‘ (ابوداؤد)

اپنے گھر والوں کو کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، بات چیت کرنے، مہمانوں کی مہمان نوازی، ملنے والوں سے تعلق کے آداب سکھائیں۔ باپ پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کی ایمانی، اخلاقی، جسمانی، عقلی اور معاشرتی تربیت کرے تاکہ وہ معاشرے کا بہترین فرد بن سکے۔

۵...... ضبط وتحمل کا رویہ پیدا کریں:

جس چاردیواری میں کچھ افراد رہتے ہوں وہاں کسی سے خلاف طبع بات سرزد ہو جانا، آپس میں ناراضی یا تو تکار ہو جانا انہونی بات نہیں، ایسے موقع پر آپ کا امتحان ہے، دیکھئے کہ غلطی کس کی ہے اور کتنی ہے، اس غلطی پر کس طرح کی تادیب ضروری ہے؟ ایسا مت کیجئے کہ ادھر بچے کی شکایت آئی ادھر چٹاخ پٹاخ دھنائی ہوگئی۔ اسی طرح میاں بیوی کی آپس میں ناراضگی ہو سکتی ہے، کسی مسئلے پر اختلاف رائے پیدا ہو سکتا ہے، خیال رکھئے کہ آپ کا اختلاف بچوں کی سماعت تک نہ پہنچے، آپ کی باہمی چپقلش کا اولاد پر بہت برا اثر پڑ سکتا ہے۔ اختلاف رائے کی صورت میں آپ دونوں کو کیا کردار ادا کرنا ہے اس بارے میں دینی تعلیمات جاننے کی کوشش کریں۔ طنز، لالچ، حسد، خوف یا دباؤ کو اپنے رویے کا حصہ نہ بننے دیں۔ رواداری اور تحمل میاں بیوی کے لئے انتہائی لازمی ہیں، کبھی ناگوار بات پیش آجائے تو فوری ردعمل دینے کی کوشش نہ کریں۔ ایسی بات یا حرکت سے اجتناب کریں جس سے دوسرے کو بدگمانی، شک یا وہم ہو سکے۔ (باقی آئندہ)

خواتین کا اسلام اب انٹر نیٹ پر بھی
www.dailyislam.net.pk

خط وکتابت کا پتہ ’’خواتین کا اسلام‘‘ دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی
ای میل: islamforwomen@hotmail.com فیکس: 021-6622240 فون: 021-6683301

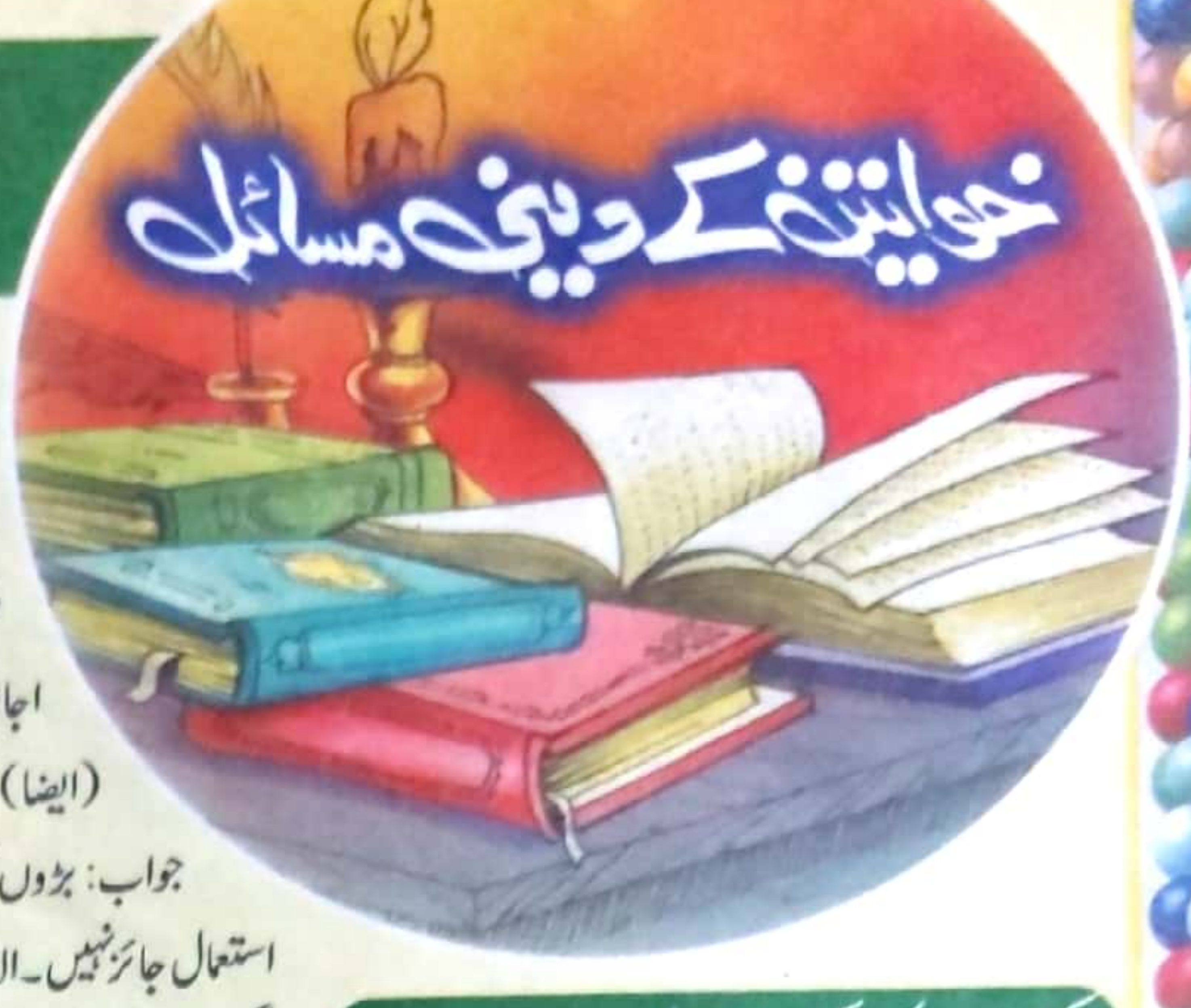

کپڑے پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: خواتین عموماً بچوں اور بڑوں کے کپڑے دھوکر ایک ہی تار پر ڈال دیتی ہیں۔ جبکہ بچوں کے آلودہ کپڑے ایسے اہتمام سے پاک نہیں کئے جاتے جیسے بڑوں کے کپڑے پاک کئے جاتے ہیں اور بعض خواتین مشین میں تمام کپڑے اکٹھے ہی ڈال دیتی ہیں۔ پھر معمولی طریقے سے نچوڑ کر تار پر ڈال دیتی ہیں اور وہ بدستور ٹپکتے رہتے ہیں۔ ان کا حکم کیا ہے؟ نیز کپڑے پاک کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

(ام عبید۔ کلور کوٹ)

جواب: اس مسئلہ میں احتیاط ضروری ہے، ناپاک گیلا کپڑا اگر تار پر سکھایا تو تار کو پاک کرنا ضروری ہے ورنہ پاک گیلا کپڑا اس کو لگ کر ناپاک ہوجائے گا۔ مشین میں جو کپڑے ڈالے گئے اگر ان میں ایک کپڑا ابھی یقینی طور پر ناپاک ہے تو اس سے تمام کپڑے ناپاک ہوجائیں گے۔ پاک کئے بغیر ان میں نماز جائز نہ ہوگی۔ کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ٹب یا بالٹی میں پاک پانی ڈال کر اس میں کپڑے ڈبودیں، پھر نکال کر پوری قوت سے نچوڑیں۔ تین بار یہ عمل کریں اور ہر بار نیا پانی ڈالیں۔ اگر برتن کے بجائے بہتے پانی میں یا ٹونٹی کے نیچے رکھ کر کپڑے دھوئیں تو تین بار دھونے اور نچوڑنے کی شرط نہیں، اتنا پانی لگنا کافی ہے جتنا تین بار برتن میں ڈال کر دھونے میں خرچ ہوتا۔

بلیچ کریم اور کالی مہندی کا استعمال:

سوال: (۱) خواتین آج کل بلیچ کریمیں کثرت سے استعمال کررہی ہیں۔ ان سے بالوں کی رنگت تبدیل ہوجاتی ہے ان کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

(۲) کالی مہندی کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اسے لگانے کے بعد وضو اور غسل ہوجاتا ہے یا نہیں؟ (ایضا)

جواب: (۱) جائز ہے۔

(۲) بڑھاپے کے سبب جو بال سفید ہوں انہیں سیاہ کرنا خواہ مہندی سے ہو یا کسی اور چیز سے ناجائز ہے۔ دوسرے رنگوں کا استعمال جائز ہے۔ وضو اور غسل بہرصورت صحیح ہیں۔

گھر میں رکھی اشیاء کا بلا اجازت استعمال:

سوال: گھر میں جو کھانے پینے کی اشیاء رکھی ہوتی ہیں والدین سے پوچھے بغیر ان کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اسی طرح بھائی بہن ایک دوسرے کی چیز بلا اجازت استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں؟

(ایضا)

جواب: بڑوں کی اجازت و مرضی کے بغیر کسی چیز کا استعمال جائز نہیں۔ الا یہ کہ وہ چیز خاص آپ کے لئے ہی رکھی گئی ہو یا ایسی عام استعمالی چیز ہو جس کے استعمال کے لئے اجازت کی ضرورت نہ سمجھی جاتی ہو۔

بہن بھائیوں کے متعلق اگر اطمینان ہو کہ انہیں کسی قسم کی ناگواری نہ ہوگی تو بلا اجازت بھی ان کی چیز برتنا جائز ہے۔ اگر اطمینان نہیں ہو تو اجازت حاصل کرنا ضروری ہے قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفس منہ. (بیھقی وغیرہ)

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

خواتین کا تعزیت کے لئے جانا:

سوال: (۱) خواتین اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کے گھر تعزیت کے لئے جاسکتی ہیں یا نہیں؟

(۲) اگر اہل میت کے ہاں بدعات و منکرات یا بے پردگی کا ماحول ہو تو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) تعزیت کس طرح کی جائے؟ اس کا طریقہ سمجھا دیجئے۔ (ف۔ا۔ کراچی)

جواب: (۱) اگر تعزیت کی مجلس منکرات سے پاک ہو اور عورت کے نکلنے میں کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو محرم عزیزوں اور ہمسایوں کے ہاں باپردہ جاسکتی ہیں۔

(۲) جائز نہیں۔

(۳) تعزیت کے معنی ہیں کسی مصیبت زدہ انسان کو تسلی اور ڈھارس دینا۔ تعزیت کرنے والی کو چاہئے کہ میت کے لواحقین کے سامنے صبر و شکر کے فضائل بیان کرے۔ نیز مرحوم عزیز کی نیکیاں اور خوبیاں گنا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کی امید دلائے (اگر کوئی خوبی بھی علم میں نہ ہو تو مسلمان ہونا ہی سب سے بڑی خوبی ہے) یہ تلقین کرے کہ ہم بھی مرنے کی تیاری کریں اور ہاتھ اٹھائے بغیر میت کے لئے دعائیہ کلمات کہے۔

اگر ناک سے خون نکل آئے:

سوال: اگر باوضو روزہ دار آدمی کو نزلہ ہو اور ناک صاف کرتے ہوئے خون آجائے تو اس کے وضو اور روزہ کا کیا حکم ہے؟ (ایضا)

جواب: روزہ تو کسی صورت نہیں ٹوٹتا، وضو میں یہ تفصیل ہے کہ اگر بہتا ہوا خون نکلے تو وضو ٹوٹ جائے گا اور جمے ہوئے خون کی پھکلیاں نکلیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

تلاوت آواز سے کی جائے یا خاموشی سے؟

سوال: تلاوت بغیر آواز کے صرف ہونٹ ہلاتے ہوئے خاموشی سے کی جائے یا آواز کے ساتھ؟ (ایضا)

جواب: دونوں طرح تلاوت کرنا صحیح ہے۔ اگر کسی کی عبادت یا راحت میں خلل ہونے کا اندیشہ ہو تو آہستگی سے ورنہ ہلکی آواز سے تلاوت کی جائے۔

اگر قرآن مجید کے اوراق نکل جائیں:

سوال: میرے تلاوت کے قرآن مجید کے اوراق سلائی کھل جانے کی وجہ سے نکل گئے ہیں۔ میں اسے چھوڑنا نہیں چاہتی، کیا ایسے نسخے میں تلاوت جائز ہے؟ (ایضا)

جواب: قرآن مجید کی جلد بندھوالیجئے، ورنہ یہ اوراق ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ ان پر تلاوت بہرصورت جائز ہے۔

انگلیوں کے بال صاف کرنا:

سوال: ہاتھوں کی انگلیوں پر موجود بال صاف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضا)

جواب: جائز ہے۔

تولہ یا دو تولہ سونے کی زکوٰۃ:

سوال: ہمارے استاذ کا کہنا ہے کہ زکوٰۃ کی فرضیت میں اس نصاب کا اعتبار کیا جائے گا جو قیمت کے لحاظ سے کم ہو اور وہ موجودہ دور میں چاندی کا نصاب ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر کسی کے پاس تھوڑا سا سونا ہو مثلاً تولہ دو تولہ اور اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو اس سونے پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ کیا یہ مسئلہ صحیح ہے؟

(ام سعد معاویہ۔ چکوال)

جواب: یہ کہنا صحیح نہیں کہ چونکہ تولہ یا دو تولہ سونے کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہے۔ اس لئے اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ اموال زکوٰۃ یعنی سونے چاندی مال تجارت اور نقدی میں سے کوئی سے دو یا تین یا چاروں اموال کسی کی ملک میں جمع ہوجائیں تو الگ الگ نصاب کا وجود ضروری نہیں، بلکہ ان کی مجموعی قیمت اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ فرض ہے، مثلاً ایک تولہ سونے کے ساتھ تھوڑی سی چاندی یا کچھ رقم، خواہ چند روپے ہی ہوں، موجود ہو تو اس تولے کی قیمت لگا کر چاندی کی قیمت یا وہ روپے اس میں جمع کردیں گے اور مجموعہ (جو قیمت میں آج کل ساڑھے باون تولہ چاندی سے یقیناً زائد بنے گا) کی زکوٰۃ دیں گے۔ اگر بالفرض کسی کی ملک میں فقط سونا ہے، بقیہ تینوں اموال زکوٰۃ میں سے کوئی مال کسی مقدار میں بھی موجود نہیں تو سونا جب تک ساڑھے سات تولہ نہ ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

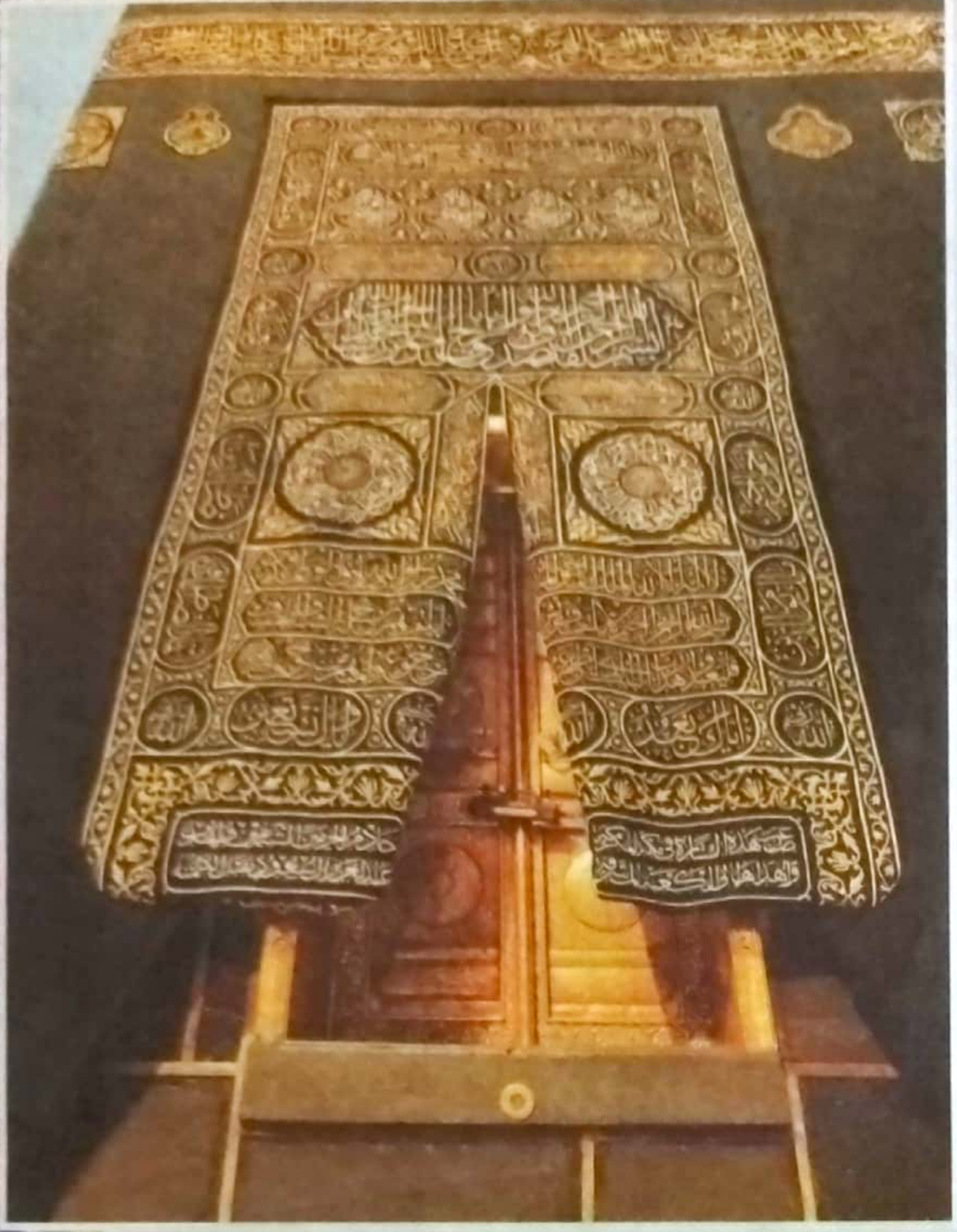

خواتین کو حج پر جانا مُبارک ہو

اُمّ محمد عثمان اسلام آباد

دورِ حاضر میں علماء کرام کی خواتین زائرینِ حج کو خصوصی نصائح:

موجودہ دور کے علمائے کرام خواتین کو دوران حج جس بات کی انتہائی زور دے کر نصیحت کر رہے ہیں ان میں منہ کو ڈھانکنا، حرم میں حاضری کے دوران وہاں کی نمازوں میں احتیاط، بازاروں کی خریداری سے حتی الامکان پرہیز کرنا ہے۔

چہرے کو ڈھانپنے کے بارے میں اصل کام جو خواتین کے کرنے کا ہے وہ یہ کہ جو خواتین حج کے لئے تشریف لے جارہی ہیں اور ابھی تک اپنا منہ نہیں ڈھانپتیں وہ حج پر جانے سے پہلے ہی اپنے وطن میں منہ کو ڈھانپنے کا اہتمام شروع کردیں کہ جتنے بڑے آقا کا دربار ہے اس کے فرمان کی رعایت و آداب کا اہتمام لازمی ہے۔ یہ سوچ رکھنا کہ حج سے واپسی پر اللہ کے احکامات پر عمل شروع ہوگا یہ درست نہیں بلکہ حج کی زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کرنے کے لئے وہاں کی حاضری سے پہلے عمل شروع ہو اور جو پہلے سے باپردہ خواتین حج پر تشریف لے جارہی ہیں وہ قطعاً وہاں اپنے منہ کو ننگا نہ کریں۔ چہرے پر کپڑا نہ لگنے دینا ممکن ہوتا ہے اور یاد رکھنے کی بات ہے کہ دینی احکام کی بجا آوری علماء سے پوچھ پوچھ کر کی جائے، اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ جب علمائے کرام چہرے کو ڈھانپنے کی نصیحت کر رہے ہیں تو پھر شک میں نہ پڑیں۔ ہاتھوں پیروں کو بھی ڈھانپنے کا اہتمام ہو۔ کپڑے، دوپٹے، چادریں قطعاً باریک کپڑے کی نہ ہوں۔

دوسری بات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حج یا عمرے کے دوران حرم کی نمازوں میں حاضری کی بات ہے، تو مفتی عبدالروف سکھروی صاحب فرماتے ہیں کہ خواتین کے لئے مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں جا کر نمازیں باجماعت ادا کرنا کوئی ضروری نہیں اور نہ ہی یہ حج اور عمرے کا حصہ ہیں۔ بلکہ فرض نمازوں اور نمازِ تراویح کی جماعت میں شریک ہونے کے لئے خواتین کو عام مساجد کی طرح ان مساجد میں بھی حاضر ہونے کی اجازت نہیں (جبکہ دوسرے مفاسد خواتین کی بے پردگی، نابالغ بچوں کا ساتھ ہونا اور مسجد میں شور وگند، ہجوم کے باعث عورتوں کا اپنے مخصوص جگہ (حرم مکی) پر نہ پہنچنے کی صورت میں مردوں کے ساتھ ان کی صف میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا، جس سے ہمارے مسلک کے مطابق محاذات (یعنی مردوں کی نماز کا فاسد ہونا) بھی لازم آتا ہے اس لئے ان کے حاضر ہونے کی کوئی گنجائش نہیں۔ ان کے لئے افضل اپنی جائے قیام پر نماز ادا کرنا ہے۔ ہاں خواتین مسجد الحرام میں عمرہ کے طواف کرنے کے اور بیت اللہ کی زیارت کے لئے آسکتی ہیں اور مسجدِ نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے بھی جاسکتی ہیں اور اس دوران اتفاقاً کبھی نماز باجماعت کا وقت ہوگیا اور انہوں نے مسجد کی جماعت میں شریک ہو کر نماز ادا کرلی تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی نماز ہوجائے گی۔ جہاں تک مدینہ منوری کی **40** نمازوں کی فضیلت ہے وہ بھی ان شاء اللہ خواتین کو اپنے جائے قیام پر ادا کرنے سے حاصل ہوگی۔

شاپنگ کے لئے بازاروں میں نکلنے سے جتنا بچا جائے بہتر ہے، بازاروں میں جانے سے نہ صرف خواتین کو بلکہ (بلا ضرورت) مرد حضرات کو بھی منع کیا گیا ہے۔ بازار کو بدترین جگہ کہا گیا ہے شیاطین کے قیام کی جگہ بتایا گیا۔ لہٰذا حج کی سوغاتیں لانا قطعاً اہم نہیں، بلکہ اللہ کے حکم پر چلنا اور اللہ کے منع کردہ کاموں سے بچنا حج کا اصل تقاضا ہے۔

ایک کشف:

مسجد نبوی میں جب حاضری ہو، وہاں کے آداب کی رعایت بھی از حد ضروری ہے۔ ہماری ایک عزیز بہن جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی انتہائی سمجھ، حکمت عطا کی، بلکہ عمل کی توفیق بھی دی ہے۔ روضۂ نبوی (حج کے موقع پر) حاضری کا ایک کشف ذکر کرتی ہیں فرماتی ہیں کہ روضۂ نبوی پر میں نے ایک اسلامی ملک کی خواتین و حضرات کا وفد دیکھا کہ انہوں نے کوشش کر کے روضے کے قریب جگہ بھی حاصل کی اور سب نے مل کر درود وسلام پڑھا۔ اس کے بعد اس وفد نے اسی خوشی میں (کہ اتنے ہجوم میں انہوں نے روضے کے قریب ترین جگہ حاصل کر کے درود پڑھ لیا) تالیاں بجائیں۔ یہ ہماری بہن کہتی ہیں کہ میرا دل اُسی وقت کٹ گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی اور اب بھی جب ان کا اس قدر احترام ہے تو تالیاں بجانے میں اس وفد نے اس قدر بے احتیاطی کا مظاہرہ کیوں کیا۔ یہ روتی ہوئی وہاں سے دور آکر بیٹھ گئیں اتنی دیر میں ان کو کچھ اونگھ سی آگئی تو دیکھا اُسی وفد کی خواتین کے سر ننگے ہیں اور اُن پر بڑی بڑی چھپکلیاں چل رہی ہیں۔

موجودہ دور کا فتنہ اور اس کا سدِ باب:

ایک نعرہ جو ہمارے ملک میں بہت عرصہ سے فرقہ واریت اور مسلکی تنازعات سے بچنے کے لئے چل رہا ہے۔ وہ ہے ''اپنے مسلک کو نہ چھوڑو اور دوسرے مسلک کو نہ چھیڑو''۔ بات تو درست ہے لیکن نہ صرف وطنِ عزیز میں بلکہ حج وعمرے کے مواقع پر پچھلے ایک دو سالوں سے یہ بات تواتر سے سامنے آرہی ہے کہ ایک مخصوص جماعت جو پچھلے مختصر عرصے میں خواتین کے اندر ''فہم القرآن'' اور ''ہدایت'' کے نعرے لے کر کام کر رہی ہے۔ اختلافی مسائل کو نہ صرف ابھار رہی ہے بلکہ موجودہ فقۂ حنفی سے سادہ مسلمان عورتوں کو شک میں ڈالنا ان کا خصوصی ہدف ہے جبکہ عورتوں کے اندر پروپیگنڈا یہ کیا جاتا ہے کہ ہم تعصب یا کسی مسلکی تفرقہ بازی سے دور ہیں۔ (باقی صفحہ ۱۴۴ پر)

صرف دس منٹ

سیما انجم فرید

O انیلا کچن میں انتہائی مصروف تھی اس کے ہاتھوں کے ساتھ زبان بھی تیزی سے چل رہی تھی، مجھے اس نے کچن میں کرسی پر بٹھا رکھا تھا آج میں بغیر فون کئے اس کی طرف آ گئی تھی۔ اس کے شوہر نے کچھ لوگوں کو کھانے پر بلایا تھا۔ مجھے اس کی مصروفیت کا علم ہوتا تو کسی اور دن آ جاتی۔ بریانی کا مصالحہ اس نے تیار کر لیا تھا کباب بھی بنا لئے تھے اور فیرنی کی تیاری چل رہی تھی اس نے دہی بڑے اور قورمہ بھی تیار کرنا تھا، میں ظہر کی نماز ادا کر کے اس کے گھر گئی تھی اب عصر کا وقت ہوا تو نماز ادا کی، انیلا اس وقت مرغی کے قورمے کے لئے پیاز فرائی کر رہی تھی میں نے نماز کے لئے کہا تو کہنے لگی بس ابھی پڑھتی ہوں۔ میں نے تو ظہر کی بھی نہیں پڑھی قورمے کی پیاز کو بڑے دھیان سے فرائی کرنا پڑتا ہے ذرا سی آنچ تیز ہو جائے تو مصالحے میں کڑواہٹ آ جاتی ہے اور ارشاد تو کھانے میں اتنی نکتہ چینی کرتے ہیں، بس ان کا مزاج نہ بگڑ جائے مجھے ان کے مزاج کی وجہ سے بڑا ڈر لگتا ہے۔ میاں صاحب بھی اتنی دیر میں آفس سے آ گئے بیوی سے کھانے کی تیاری کے بارے میں پوچھا۔ بیوی بھی فخریہ اپنی کارگزاری بتانے لگیں، شوہر نے بیوی سے یہ نہیں پوچھا کہ کیا دس منٹ تم نے نماز کے لئے بھی نکالے اور بیوی بھی مالک حقیقی کے حکم کو بھول کر مجازی مالک کا حکم مان کر گھنٹوں اپنی جان ہلکان کئے ایک ٹانگ پر کھڑی کچن میں مصروف ہے۔ پیٹ کا ایندھن بھرنے کے لئے کولہو کے بیل کی طرح جتے ہوئے ہیں اس نے یہ بھی نہیں سوچا دل کی صفائی باطن کی ستھرائی اور اجر و ثواب کمانے اور قرب الٰہی کے حصول کے لئے بھی کچھ وقت خرچ کریں۔ میں نے نماز سے لاپروائی کی طرف اسے احساس دلایا تو جواب ملا بھئی رات کو اکٹھی پڑھ لوں گی ابھی تو اتنا کام پڑا ہے اور مجھے اندازہ تھا کہ سارے دن کی تھکن کے بعد وہ کیا نماز پڑھ پائے گی حالانکہ سستی کی وجہ سے نماز چھوڑنے والا فاسق اور سخت گناہ گار ہے۔

O رمضان میں اپنی ایک عزیز کے ہاں ہمارا جانا ہوا جب گھر میں داخل ہوئے تو وہ گندے حلیے میں ایک صوفے کے نیچے گھس کر کچرا نکالنے میں مصروف تھیں گھر صاف ستھرا اور اپنا حلیہ بے حال تھا ہمیں دیکھ کر کچھ اپنے حلیے پر شرمندہ ہوئیں اور بولیں سارا دن گھر کی صفائی اور باقی کے دھندوں میں گزر جاتا ہے، سارا دن ڈسٹنگ کرتے رہے پھر مٹی آ جاتی ہے میں تو بیمار عورت ہوں ہمت سے لگی رہتی ہوں، گندگی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی میں نے صفائی کی طرف سے ان کی توجہ ہٹاتے ہوئے کہا اچھا آپ یہ بتائیے کہ روزے اور دوسری عبادت کیسی ہو رہی ہے؟ بے چارگی سے بولیں کیا پوچھتی ہو بیماری کی وجہ سے روزہ رکھ نہیں پاتی اور گھر کے کام دھندوں کی وجہ سے اتنی تھکن ہو جاتی ہے کہ پھر نماز پڑھنے کی ہمت بھی نہیں ہوتی، ابھی آپ کے آنے سے پہلے یہ میز صاف کی تھی اب دیکھو اس پر کتنی گرد آ گئی ہے اور یہ کہہ کر میز صاف کرنے لگیں، میں انہیں افسوس سے دیکھتی رہ گئی۔ دنیا کی گرد کی کتنی فکر ہے اور ہمارے گرد جو گناہوں کی گرد ہے وہ کیسے دور ہو گی اور ایک دن یہی گرد ہمارے اوپر بھی ڈالی جائے گی تو ہم

گردہ فیل کا مستقل علاج

بغیر ڈائیلاسس کروائیں

30 سالہ مہارت اور جدید ادویات کی بدولت

ہر قسم کے آپریشن سے پہلے

چھاتی اور جسم کی گلٹیاں، رسولیاں اور کینسر، ناک کی ہڈی و گوشت، گردے، مثانہ اور پتہ کی پتھریاں ہرنیا، بواسیر، فسچولہ اور دل کا بائی پاس کروانے سے قبل رابطہ کیجئے

ان شاء اللہ اب آپریشن کروانے کی ضرورت نہیں، بغیر آپریشن علاج کروائیں

اوقات ملاقات: صبح 9 تا 2 بجے تک
سلطان ویلفیئر ہسپتال بلمقابل بہاری کالونی گوجرانوالہ
فون: 0431-272660-275497

پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی راجپوت
(گولڈ میڈلسٹ)

اوقات ملاقات: شام 4 تا 7 بجے تک
پولی کلینک بازار حاجی پورہ اندرون ٹھاکر سنگھ گیٹ گوجرانوالہ
فون: 0431-212260-217149

نے اُس گرد کو دور کرنے کی کیا تیاری کی ہے؟۔ قبر میں ہمارے اوپر گرد ڈلنے کے بعد کیا چیز قبر کو روشن کرے گی؟ نماز تو بیماری کی حالت میں بھی معاف نہیں اس میں بھی اشارے سے پڑھنے کے لئے کہا گیا ہے سوائے شرعی عذر کے، نماز ہر حالت میں پڑھنی ہے، گھر کے دھندوں میں لگ کر اس کو چھوڑنا کہاں کا انصاف ہے؟ کبھی ہم نے یہ سوچا کہ یہ ہمت اور طاقت کس نے دی اگر وہ ہماری طاقت چھین لے تو پھر ہم کیا کریں گے؟ وہ پھر بھی نوازتا رہتا ہے اور ہمارے پاس اس کے لئے دس منٹ نہیں ہیں۔ گھر کی صفائی میں گھنٹوں لگاتے ہیں لیکن روح کی صفائی کا خیال نہیں۔

O میت میں ایک جگہ جانا ہوا، سپارے پڑھے جا رہے تھے ظہر کی نماز کا وقت ہوا میں نماز ادا کرنے لگی کچھ عورتیں اور اٹھیں انہوں نے بھی نماز ادا کی باقی اکثریت اپنا سپارہ پڑھنے میں مصروف رہی نماز کی ادائیگی کا کچھ خیال نہیں کیا میں یہ سوچ کر رہ گئی کہ جو یہ کلام پڑھ رہی ہیں اُس میں سب سے زیادہ نماز کی پابندی کا ذکر ہے جب اُس پر عمل نہیں تو خالی زبان ہلانے کا کیا فائدہ؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری لمحات میں بھی یہ فرما رہے تھے میں تمہیں نماز اور غلاموں کی دیکھ بھال کا حکم دیتا ہوں اور اس کی وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ روح پرواز کر گئی۔

O ایک عزیز کے ہاں شادی کی تقریب کی وجہ سے قیام ہوا لڑکیوں نے رت جگا کا پروگرام بنایا ہوا تھا ساری رات خوب ہلا گلا کیا فجر سے کچھ دیر پہلے نیند نے ان پر غلبہ پانا شروع کیا ایک کے بعد ایک ڈھیر ہوتی چلی گئی، فجر کی اذان شروع ہو رہی تھی موذن کہہ رہا تھا نماز نیند سے بہتر ہے اور لڑکیوں کی ساری رات جاگنے کے بعد اب یہ حالت کہہ رہی تھی کہ ”نیند نماز سے بہتر ہے“ آخر ساری رات انہوں نے یادگار اور خوبصورت بنانے کے لئے خوب ہنگامہ کیا اب سونے پر ان کا حق تھا لیکن وہ یہ بات بھول کر سو رہی تھیں کہ ایک دن وہ ہمیشہ کی نیند سوئیں گی اور اس نیند اور راحت کو حاصل کرنے کے لئے صرف دس منٹ محنت کرنی ہے۔

نماز باطن کی صفائی اور گناہوں کو دھونے کا کتنا عمدہ ذریعہ ہے، لوگ جسم کو ہلکا پھلکا رکھنے اور تازگی پیدا کرنے کے لئے روزانہ غسل کرتے ہیں اور بار بار ہاتھ منہ دھوتے ہیں۔ کیا ہمیں گناہوں کو دور کرنے، نافرمانیوں کے اثر کو زائل کرنے کے لئے اس سے آسان اور بہترین کوئی چیز مل سکتی ہے جس میں قرب خداوندی اور اجر و ثواب بھی ملتا ہو۔

اگر کسی کو نماز کے لئے کہو تو یہ جواب ملے گا آپ اپنی نماز پڑھیں ہمیں بھی فکر ہے پڑھ لیں گے، اب تو اللہ کا حکم کسی کو بتانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر ہم اس کے ساتھ کوئی ڈرامہ یا فلم دیکھنے کو کہیں تو دو تین گھنٹے اسے ہماری رفاقت ناگوار نہیں گزرتی یہ کتنی ناسمجھی کی بات ہے۔ دنیا کی آگ کی ایک چنگاری بھی کتنی تکلیف دہ ہوتی ہے حالانکہ جہنم کی آگ کے مقابلے میں اس کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ آیئے آج سے ہم سب عہد کریں کہ اس آگ سے بچنے کے لئے نماز کو بروقت ادا کر کے اپنے خالق و مالک کو راضی کریں گے۔

زندگی کا مقصد کیا ہے؟

صباء عبداللطیف کراچی

”زندگی“ خدا کی دی ہوئی ایک بہت بڑی نعمت ہے جسے ہم اپنی مرضی سے گزار کر اس نعمت کو زحمت بنا لیتے ہیں۔ زندگی ایسی نعمت ہے جو کہ ہمیں موت سے پہلے عطا کی جاتی ہے اور پھر یہی زندگی ہمیں روز محشر میں بھی دی جائے گی۔ کبھی ہم نے یہ سوچا ہے کہ زندگی ہمیں کیوں دی گئی۔ کیا زندگی گزارنے کے اصول اور کوئی مقصد ہے؟ تو ہر عقل و شعور رکھنے والا انسان اس کا جواب یہ دے سکتا ہے کہ ”جیسا کہ ہر کام کرنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے اسی طرح زندگی کا بھی کوئی مقصد ہوگا۔

ہمارے ارد گرد کے ماحول میں ہمیں بہت سے ایسے لوگ نظر آئیں گے جن کے خیالات کچھ اس طرح ہوں گے کہ:

۱۔ زندگی اچھا کھانے، گھومنے پھرنے اور مزے کا نام ہے۔
۲۔ زندگی دنیا کی تمام آسائش اور زیبائش کا نام ہے۔
۳۔ زندگی صرف اور صرف اپنی مرضی سے رہنے کا نام ہے۔
۴۔ زندگی ایک تفریح کا نام ہے۔
۵۔ زندگی تو وہ ہے جس میں خوشی کے علاوہ کچھ نہ ہو۔

اور بھی بہت سے لوگ ہیں جو کہ زندگی کو اور بھی نام دیتے ہیں۔ ذرا سوچئے! کیا واقعی زندگی ایسی چیزوں کا نام ہے۔ سوچئے کہ ہم دنیا میں کس لئے آئے ہیں ہمیں کیوں زندگی عطا کی گئی۔ اس کا مقصد کیا ہے؟ ہمارا رب کون ہے؟ ہمارا دین کیا ہے؟ ہماری کتاب ہم سے کیا کہتی ہے اور ہمیں زندگی کیسے گزارنی چاہئے؟ کہتے ہیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے تم جو یہاں بوگے اسے کاٹو گے۔ اگر کسی شخص کو سمجھانے کی کوشش کی جائے تو جواب ملتا ہے کہ ہماری زندگی ہے ہم جیسے بھی گزاریں بس آپ اپنی فکر کریں۔ یہ بات جب کوئی غیر کہتا ہے تو برداشت بھی ہو جاتا ہے، لیکن یہی بات کوئی ہمارا اپنا کہتا ہے تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ہمیں فکر اس لئے ہوتی ہے کہ ہمارے رب نے ہی ہمیں حکم دیا ہے کہ اپنے گھر والوں کو بھی نیکی کے راستے پر چلاؤ اور خود بھی چلو۔

آج بھی وقت ہے سنبھل جایئے اور اپنے خدا سے پچھلے گناہوں کی معافی مانگئے کیونکہ وہ تو بڑا رحیم و کریم ہے اور بڑا معاف کرنے والا ہے۔ اس چھوٹی اور فانی زندگی کے پیچھے آنے والی بڑی اور لافانی زندگی کو یاد کیجئے اور اس کے لئے سامان یعنی کہ اعمال تیار کیجئے کیونکہ وہاں کبھی موت نہیں آئے گی۔ سوچئے بار بار سوچئے کیا ہم خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چل رہے ہیں۔ کیا ہم قرآن مجید پر عمل کر رہے ہیں؟ کیا ہم سنت رسول کی پیروی کر رہے ہیں؟ اگر اب بھی ہم غفلت میں پڑے رہے تو جہنم ہمارا ٹھکانہ ہوگا، لیکن اب بھی وقت ہے اپنے کئے ہوئے گناہوں سے توبہ کیجئے کیونکہ اس رب کے توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں کیونکہ وہ تو بڑا معاف کرنے والا ہے۔

میری اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ مجھے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو دین پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے تمام کھلے اور چھپے تمام گناہوں کو معاف فرما دے۔ (آمین

اے! پیدا کرنے والے محبوب میرے
میرے عمل میں اخلاص پیدا کر دے
یہ جو زندگی ہے چند روزہ میری
اس زندگی کو اپنے حکم کہ تابع کر دے

معذرت

بعض کرم فرما حسن ظن رکھتے ہوئے رشتوں کے لئے خطوط لکھتے ہیں۔ ہمیں احساس ہے کہ یہ مسئلہ نہایت اہم ہے اور والدین مناسب جگہ کی تلاش میں رہتے ہیں، مگر سرِ دست ہم اس سلسلے میں تعاون نہیں کر سکتے کہ ان معاملات کی نزاکتیں بھی اپنی جگہ اہم ہیں۔ ادارے کی طرف سے اس بات پر سختی سے پابندی کی جاتی ہے کہ کسی بھی خاتون کا ایڈریس یا فون نمبر کسی کو نہ دیا جائے۔ خطوط لکھنے والے حضرات اس بات کو نوٹ فرما لیں، باقی ہماری نیک تمنائیں اور دعائیں ضرور شامل حال رہیں گی۔ (ادارہ)

آخری قسط

خواتین اپنی گرہ سے باندھ لیں تو ان شاء اللہ ان کے گھر محبتوں کا گہوارہ ثابت ہوں گے۔

ہمشیرہ مشتاق رضا:

فی زمانہ معاشرے میں طلاق کے بڑھتے

مسرت یاسمین بھولہ

موجودہ زمانے میں نمود و نمائش کی خواہش، آسائشات کی تمنا، رشتہ داروں اور ہمسایوں سے مقابلہ بازی، دوسروں کی اندھی تقلید اور خود غرضی جیسی بیماریوں نے ہمارے گھروں کو لپیٹ میں لے لیا ہے، لوگ غلط اور صحیح، اچھائی اور برائی کی تمیز کیے بغیر زیادہ سے زیادہ کمانے کی فکر میں ہیں۔ اس کوشش میں ناکامی سے مایوسی ہوتی ہے اور جھگڑے بڑھتے ہیں۔ میڈیا بھی گھروں کی بربادی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ خواتین فیشن کی دھن میں گھروں سے غافل ہو رہی ہیں،

گھر کیوں ٹوٹتے ہیں؟

حمنیٰ فرح۔ کراچی

''گھر''، بالخصوص اپنا گھر اپنے اندر پیار، خلوص، سکون اطمینان، حفاظت جان و مال حفظ عزت و آبرو جیسے وسیع معنیٰ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

زندگی کی دھوپ میں سر پر اک چادر تو ہے
لاکھ دیواریں شکستہ ہوں پر اپنا گھر تو ہے

موجودہ دور میں میڈیا کی بدولت انسان کے دل سے ماں، باپ، بہن بھائی، بیوی بچوں جیسے مقدس رشتوں کا احترام ختم ہو چکا ہے اور طلاق کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ طلاق کی بہت سی وجوہ ہو سکتی ہیں، سسرال والوں کی غلط بیانی، اولاد کا نہ ہونا، یا لڑکی کی حماقت طلاق کے اسباب ہو سکتے ہیں۔ طلاق سے بچنا ہے تو بیویوں کا فرض ہے کہ وہ اطاعت اور محبت کا عملی نمونہ بنیں، شوہر حضرات ماں اور بہنوں کی باتوں پر بلا تحقیق یقین نہ کریں، کبھی خطرناک موڑ آ جائے تو خاندان کے بڑوں یا علماء کرام سے رہنمائی لی جائے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل حرف آخر ہے۔

ام احمر۔ کراچی

آج کی عورت نے دوہری ذمہ داریاں اپنے سر لے لی ہیں تاکہ انہیں مردوں سے کمتر نہ سمجھا جائے۔ جس کی وجہ سے دل و دماغ منتشر ہے، گھر اور بچوں پر توجہ نہیں دے پا رہی ہیں، وہ چاہتی ہیں کہ شوہر بھی بچوں کی تربیت و پرورش پر توجہ دے۔ کیا کسی ملک میں دو بادشاہ چل سکتے ہیں؟ ہاں ایک دانا وزیر کی فراست بادشاہ کے ساتھ ضرور ہوتی ہے۔ لیکن وزیر کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود کو وزیر ہی سمجھے۔ بیوی اگر خود کو حاکم اور شوہر کو محکوم سمجھے گی تو گھر ٹوٹ پھوٹ کا شکار تو ہوں گے۔ اس کا حل یہی ہے کہ بیوی شوہر کو بڑا سمجھے اور اس کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سمجھ کر کرے کیونکہ انہوں نے ہی حکم دیا ہے۔ اگر اس بات کو

ہوئے رجحان کی بہت سی وجوہ ہیں۔ معاشرے میں پھیلی بے حیائی، فحاشی و عریانی، مرد و زن کا غیر معمولی اختلاط، جس میں سب سے خطرناک کردار دیور، بھابھی، سالی، بہنوئی ادا کرتے ہیں۔ غیر کفو (خاندانی تفاوت) بھی طلاق کا باعث ہے، ایک اور اہم وجہ حقوق و فرائض کی ادائیگی نہ ہونا ہے۔ اگر صرف اپنی حق تلفی یاد رہے اور دوسرے کا حق ادا نہ ہو تو نوبت طلاق تک آ جاتی ہے۔ دینی تعلیم کی کمی بھی ایک اہم مسئلہ ہے، معاشی تنگی اور بے روزگاری عام ہے اگر شوہر بیوی کا نان نفقہ صحیح طریقے سے ادا نہ کر سکتا ہو، کاہل اور سست ہو تو بھی بیوی طلاق کے مطالبے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

عصمت، اخت عمران۔ مالاکنڈ ایجنسی

گھروں کو خراب کرنے میں ساس نندوں کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ اگر ساس بہو کو اپنی بیٹی کی جگہ سمجھے اور اس سے اچھا سلوک کرے تو بہو بھی اس کی خدمت کرے گی۔ نندوں کو بھی سوچنا چاہئے کہ ایک دن ہم نے بھی دوسرے گھر جانا ہے

> گھر انسان کے لئے مسکن ہے
> گھر کی خوشیوں کی بنیاد نہ دولت ہے
> نہ حسن بلکہ اللہ کی ذات پر توکل
> اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
> کی پیروی ہے

اور ہمارے ساتھ بھی ایسا معاملہ ہو سکتا ہے اس لئے بے اتفاقی سے بچنے کی کوشش کریں، رشتہ کرتے وقت جن کا رشتہ آپس میں طے کیا جا رہا ہے ان کی مرضی بھی معلوم کر لی جائے۔ کیونکہ زندگی انہوں نے گزارنی ہے۔ بیوی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ساس اور نندوں کے ساتھ احترام کے جذبات رکھے۔

طلاق جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے بری چیز ہے اسے کھیل بنا لیا ہے۔ اس سارے مسئلے کا حل صرف اور صرف دین کی طرف رجوع کرنے، درگزر کرنے، صبر، توکل، شکر، ہمت اور استقامت میں ہے۔ دین دار بیوی کے انتخاب سے بہت سے جھگڑے پیدا ہی نہیں ہوتے۔ جوائنٹ فیملی سسٹم بھی بہت سی برائیوں کو روک دیتا ہے۔

اہلیہ خورشید خان

جب سے والدین کی بجائے TV اور کیبل نے تربیت کا بیڑا اٹھایا ہے تب سے ہر گھر میں افراتفری اور نفسانفسی کا عالم پیدا ہو گیا ہے۔ بے مہار خواہشات پر کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں۔ دوسری طرف بڑوں کی برداشت کا یہ عالم ہے کہ ذرا سی خلاف مزاج بات پر ہنگامہ کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ درست سمت کی طرف رہنمائی دینے والا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ بات صرف محبت اور برداشت کی ہے، وہی عورت صحیح معنوں میں گھر بنا اور برقرار رکھ سکتی ہے جس میں نرمی اور برداشت ہو۔ جب اپنے میکے میں نرم گرم، سخت و سست برداشت کرنا پڑتا ہے پھر سسرال میں کیوں نہیں۔ برداشت کا یہی جذبہ ناموافق کو موافق بنا دیتا ہے اور نوبت طلاق تک نہیں آ پاتی۔

ہمشیرہ طفیل نور۔ ٹل شہر

گھر انسان کے لئے مسکن ہے اور یہ انسان کا اپنا بنایا ہوا ماحول ہوتا ہے۔ گھر کی خوشیوں کی بنیاد نہ دولت ہے نہ حسن، بلکہ صرف اللہ پر توکل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کی پیروی ہے، یہ ظاہری خوشی نہیں باطنی خوشی ہے۔ دیکھا جائے تو ہمارے جوان، بوڑھے، بچے اور خواتین اللہ رب العزت کی پیاری ہستی کو چھوڑ کر کیا کچھ نہیں کرتے، چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو گانا سکھایا جاتا ہے اور انہیں گانے پر انعام دیا

جاتا ہے، نوجوان انگریزی تہذیب کے دل دادہ ہیں۔ بزرگوں کو دیکھئے تو نماز کا نام سن کر بیماری یاد آجاتی ہے اور منکرات کو دیکھ کے چہرے چمک اٹھتے ہیں۔ جہاں کیبل وی سی آر جیسی چیزیں ہوں گی تو اللہ کی رحمت کیا ہوگی۔

ا،ا،ج۔ ٹنڈو آدم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ابغض الحلال الی اللہ الطلاق ''حلال چیزوں میں سب سے مبغوض چیز اللہ تعالیٰ کو طلاق ہے'' کتنی عجیب بات ہے کہ ہمارا معاشرہ طلاق کو قابل مذمت سمجھتا ہے مگر صرف اپنے لئے، عورت بانجھ ہو یا لگاتار بیٹیاں پیدا کرے، تو اس کا ایک ہی حل سوچا جاتا ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ اگرچہ طلاق یا خلع کی اہم وجہ میاں بیوی کی عدم مطابقت ہے لیکن اس کے برے اثرات کئی سنگین معاشرتی مسائل کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ طلاق صرف زوجیت سے علیحدگی کا نام نہیں بلکہ معاشرتی ڈھانچے میں ایک دراڑ کا نام ہے، اس دراڑ کو پیدا کرنے میں بیرونی ممالک کے چینلز کی یلغار کا بھی کافی ہاتھ ہے۔

بنت محمد اکرم

طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح کو ختم تو نہیں کیا جاسکتا البتہ کم ضرور کیا جاسکتا ہے اگر چند باتوں کا خیال کرلیا جائے، ایک تو یہ کہ شادی سے قبل لڑکا لڑکی دونوں جانب سے دینی و دنیاوی طور پر مکمل چھان بین کرلی جائے لڑکی کے والدین ''بوجھ'' کو جلدی جلدی اتارنے کی بجائے اچھی طرح تسلی کرلیں، کیونکہ خدانخواستہ دھوکہ دہی ہوئی تو بیٹی کے ساتھ اپنی زندگی بھی تلخ ہوجائے گی۔ اس لئے کہ معاشرے میں طلاق یافتہ لڑکی کا نکاح اور بھی مشکل ہوجاتا ہے، میاں بیوی میں جھگڑا ہوجائے تو گھر کے بڑوں کو مصالحتی کوششیں کرکے معاملہ ختم کرنا چاہئے۔

عمارہ مریم۔ راولپنڈی

گھر ٹوٹنے کی بڑی وجہ گھریلو نا اتفاقی، ساس کا بہو کو بیٹی نہ سمجھنا، محبت کی شادی، شادی کے موقع پر دینی احکام کی پابندی کی بجائے رسم ورواج، اور دیگر خرافات میں مبتلا ہونا، یہ بڑی وجوہ ہیں گھروں کے ٹوٹنے کی اگر لوگ شادی بیاہ کے موقع پر دینی احکام کو ملحوظ رکھیں اور شادی کو سنت کے مطابق انجام دیں تو پھر اللہ کی توفیق سے خوشیاں ہمارے قدم چومیں گی

منیبہ بنت مفتی عبدالصمد سیال

گھر انسانی معاشرے کی ابتدائی بنیاد ہے۔ یہیں آدمی کو سکون کے لمحات میسر آتے ہیں۔ لیکن کبھی یہی گھر بکھر جاتا ہے، دیکھا گیا ہے کہ اس میں اکثر خواتین کا ہی ہاتھ ہوتا ہے۔ تھکے ہارے مرد کے سامنے شکایتوں کا پلندہ کھول دینا، معمولی معمولی بات پر اعتراض کرنا، عیب جوئی کرنا، سسرال والوں کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آنا، خانہ داری کو اپنی شان کے خلاف سمجھنا، اگر ان تمام مسائل پر قابو پالیا جائے تو آپ سے خوشیوں کو کوئی بھی نہیں چھین سکتا۔

مریم بنت فرید علی قریشی۔ راول پنڈی

میاں اور بیوی انسانی گاڑی کے دو پہیے ہیں جن کے دم

تھکے ہارے مرد کے سامنے شکایتوں کا پلندہ کھولنا، معمولی معمولی بات پر اعتراض کرنا، سُسرال والوں کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آنا، خانہ داری کو معیوب سمجھنا یہ سب طلاق کے اسباب ہیں

سے زندگی کا تسلسل رواں دواں ہے اگر کسی ایک میں خرابی ہوجائے تو نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے۔ وہ خرابی عدم اعتماد ہے۔ بے اعتمادی کے مختلف اسباب ہیں اول تو قرآن مجید سے ترک تعلق ہے، دوم اپنی معاشرت سے غفلت، سوم مفاد پرستی، چہارم دولت کی حرص، پانچویں چیز حسد کہ فلاں کے پاس اتنا مال کیوں، اس کے علاوہ سوشل لائف، بے پردگی، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے یا یوں کہہ لیجئے کہ اپنے فرائض ادا کرنے سے غفلت یہ تمام باتیں گھروں کو برباد کررہی ہیں۔ طلاق کا سدباب جب ہی ممکن ہے کہ مرد و عورت میں اعتماد کی فضا قائم ہو اور گھروں کو اسلامی اصولوں پر استوار کیا جائے۔

رضیہ ہاشمی۔ ساہیوال

آج کل سائنس کی تعلیم پر توجہ زیادہ ہے، والدین چاہتے ہیں کہ ان کے بیٹے بیٹیاں پڑھ لکھ کر ڈاکٹر یا انجینئر بن جائیں۔ دینی تعلیم نام کو نہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر بندہ اپنی ہی ذات کے خول میں بند ہوچکا ہے۔ آج کل بڑی بہن چھوٹی بہن کو یوں سمجھاتی ہے ''خوب اچھی طرح پڑھ لو، پڑھائی زندگی میں کام آئے گی، شادی کے بعد شوہر کے ساتھ ان بن یا طلاق ہوگئی تو اس پڑھائی کا فائدہ یہ ہوگا کہ کہیں نوکری کرکے اپنی زندگی گزار لوگی۔'' جب پڑھائی کے دوران ہی معصوم اور کچے ذہن کی لڑکی کو یہ باتیں یاد کرادی جاتی ہیں تو غرور اور گھمنڈ کی بنیاد پڑ جاتی ہے، اور وہ عملی زندگی میں شوہر کی آنکھ سے آنکھ ملا کر برابری کی بنیاد پر بات کرتی ہے۔ پھر شوہر ''آپ'' نہیں رہتے ''تو'' ہوجاتا ہے۔ ظاہر ہے ایسے رویوں سے میاں بیوی کے درمیان تعلقات پائیدار نہیں ہوسکتے۔ شادی کا بندھن کسی وقت بھی کچی ڈوری کی طرح ٹوٹ سکتا ہے۔ تعلیم کا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ انسان مہذب ہوجائے، اشیاء کا تعارف حاصل ہوجائے اور اچھے برے میں تمیز کرنا سیکھ لے لیکن اگر تعلیم حاصل ہی اس مقصد کے لئے کی جائے کہ معمولی خلاف طبع بات پر اپنا دامن چھڑا لینا ہے تو پھر ہمارا اللہ ہی وارث ہے۔

درج ذیل خواتین نے بھی اپنے تاثرات بھیجے مگر ہم جگہ کی کمی کے باعث شائع نہیں کیے جاسکے۔

حافظ ظفر طارق بورے والا۔ اہلیہ مسعود الرحمٰن چترالی، لاہور کینٹ۔ نگینہ اقبال، سرگودھا۔ اسماء بنت عبدالعزیز، لاہور۔ اخت محمد بلال۔ رملہ بنت عبدالجبار، رحیم یار خان۔ ر، الساعدی، ڈیرہ غازی خان۔ ام حنظلہ، کراچی۔ بنت محمد زبیر شائق۔ بنت ذاکر حسین۔ خولہ بنت سلیمان، کراچی۔ اہلیہ ڈاکٹر محمد اکرم طاہر، پپلاں۔ رفعت ندیم میو۔ منزہ ذوالفقار، اوکاڑا۔ م، اقراء اکیڈمی ڈھوک مستقیم۔ بنت محمد عیوض۔

عظیم فرامین

مراسلات:
بشریٰ اللہ والی، دنیاپور
اخت انس معاویہ، بھلوال

سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

☆ مومن نہ طعنہ زن ہوتا ہے نہ فحش گفتار، نہ فضول گو۔ (ترمذی)

☆ جب تمہیں اپنے اچھے عمل سے مسرت ہو اور برے کام سے رنج وقلق ہو تو تم مومن ہو۔ (مسند احمد)

☆ انسان میں سب سے بڑی بداخلاقی گھبرا دینے والا بخل اور دل ہلا دینے والی بزدلی ہے۔ (ابوداؤد)

☆ مسلمانوں کی مثال، باہمی محبت اور ایک دوسرے پر شفقت کرنے میں ایسی ہے جیسے ایک جسم، اگر اس کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو جسم بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے اور نیند کافور ہوجاتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ کارخانہ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ موت سے محبت کرو تو زندگی عطا کی جائے گی۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو میرے عیوب سے مجھے مطلع کرے۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

☆ تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور بری گفتار کا روح پر۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ گناہ کا آغاز مکڑی کے تار کی مانند نازک ہوتا ہے اور انجام جہاز کے رسے کی مانند مضبوط ہوتا ہے۔

☆ عادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔

کامیابی کی چمک

م بنت شبیر احمد قریشی

چٹاخ...... نائلہ کا بھاری ہاتھ دس سالہ معاذ کے رخسار کو سرخ ہی تو کر گیا۔ ہاتھوں میں جان نہیں ہے، کیوں ٹوٹا تم سے یہ کپ، میں نے بڑے چاؤ سے اتنا قیمتی ٹی سیٹ خریدا تھا، منحوس نے سارا سیٹ خراب کر دیا۔ دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔ نائلہ نے غصہ کے عالم میں چیختے ہوئے کہا۔ معاذ ایسے رویے کا عادی ہو چکا تھا اور وہ اب کی بار بھی خاموشی سے نائلہ کے حکم کی تعمیل میں وہاں سے چلا گیا۔

دوسرے دن نائلہ کچن میں مصروف تھی کہ آمنہ دوڑتی ہوئی آئی، آ کر کہنے لگی ماما...... ماما...... علی نے میری گیم پھینک کر توڑ دی ہے۔ بیٹا کوئی بات نہیں، علی آپ کا بھائی ہے، گیم ٹوٹ گئی ہے اب جڑ تو نہیں سکتی ناں۔ کل آپ کو نئی دلا دوں گی۔ نائلہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور آمنہ منہ بناتی ہوئی کچن سے نکل گئی۔

☆☆

ابتسام احمد تین بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے۔ ان کے والد ایڈووکیٹ کے عہدے پر فائز تھے اور ابتسام بھی ڈاکٹر بن چکا تھا۔ اب بیگم احتشام احمد کو ابتسام کا گھر بسانے کا ارمان اور فکر تھی۔ بہنوں کی بھی یہی آرزو تھی۔ اسی خواہش کی تکمیل کے لئے انہوں نے ابتسام کی ماموں زاد عفت کا انتخاب کیا۔ خاندان والے بیگم احتشام کی پسند پر حیران رہ گئے کہ انہوں نے اپنے ہونہار لائق فائق فرزند کے لئے میٹرک کی ہوئی لڑکی کیسے پسند کر لی۔ عفت نے میٹرک کیا تھا اور دستکاری کے کورسز کر رکھے تھے ساتھ اس نے تجوید قرآن مجید کا کورس بھی کیا تھا۔ بیگم احتشام لوگوں کی باتیں اور جملے سن کر مسکراتی رہتیں کیونکہ ہیرے کی قدر جوہری ہی پہچان سکتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے انتخاب پر مطمئن تھیں۔ انہیں اس کی پرواہ نہیں تھی کہ عفت نے صرف میٹرک کیا ہے وہ تو اپنی بھانجی کی عادات و اخلاق اور شیریں گفتار کی گرویدہ تھیں۔ مقابل خواہ کتنا ہی تلخ گو ہوتا پھر بھی عفت کے نرم اور شائستہ لہجے میں فرق نہیں آتا تھا۔ انہوں نے اپنی اعلیٰ تعلیم یافتہ خاندان کی دوسری لڑکیوں کا جائزہ بھی لیا تھا لیکن انہیں عفت جیسی سلجھی ہوئی مہذب کوئی بھی نہیں لگی تھی۔ بیگم احتشام نے عفت کو بہو بنا کر خاندان والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا تھا۔ انہوں نے نہ اپنے اسٹیٹس کے بارے میں سوچا نہ یہ خیال کیا کہ لوگ باتیں بنائیں گے کہ کیسی لڑکی کو بہو بنا رہے ہیں کہ جس کے والدین گاڑی بنگلہ تو دور کی بات اچھا جہیز بھی نہیں دے سکتے اور ان کے بیٹے کو تو گاڑی بنگلے والی لڑکیاں بھی آسانی سے مل سکتی تھیں پھر انہوں نے متوسط طبقے کی عام سی لڑکی کا انتخاب کیوں کیا۔ یہ تو بیگم احتشام ہی جانتی تھیں اور انہیں کسی کی باتوں کی پرواہ نہیں تھی۔ ان کی آرزو پوری ہو چکی تھی اور دنیا نے دیکھا کہ عفت واقعی ایک اچھی اور مثالی بہو ثابت ہوئی۔ وہ خواتین جو بیگم احتشام کے فیصلے پر حیران تھیں اب وہ بھی عفت کے اعلیٰ کردار و اخلاق کی قائل ہو گئی تھیں۔ ابتسام بھی بہت خوش اور مطمئن تھا اور کیوں نہ ہوتا اسے رفیقۂ حیات جو اچھی ملی تھی جو اس کے والدین سے محبت و احترام سے پیش آتی، نندوں کے ساتھ بھی پرخلوص رویہ تھا۔ کبھی کسی کی طرف سے شکایت نہیں ملی تھی اور ہر شوہر چاہتا ہے کہ اس کی شریک حیات اس کے اہل خانہ اور عزیز و اقارب کو عزت و احترام دے۔ زندگی ہنسی خوشی گزر رہی تھی کہ چار سال بعد بیٹے کی پیدائش پر عفت نے دنیا سے ناطہ توڑ لیا۔ ایک طرف عفت کی موت کا صدمہ، دوسری جانب بیٹے کی پیدائش کی خوشی۔ عجیب صورتحال تھی۔ غم کا پلڑا بھاری ہو گیا تھا۔ ہر آنکھ نم تھی ساس اور نندیں غم سے نڈھال تھیں ان کے اشک تھمنے نہیں تھمتے تھے۔ آج ابتسام کی آنکھیں بھی اپنی غمگسار بیوی کی جدائی پر اشکبار تھیں۔

وقت کا پہیہ گھومنے لگا، سب کو قرار آنے لگا۔ ابتسام احمد کی دو بہنیں بھی اپنے گھر سدھار چکی تھیں۔ ننھا معاذ دو سال کا ہو گیا جب گھر میں دوبارہ ابتسام کی شادی کا ذکر ہونے لگا۔ ابتسام بیگم احتشام کا اکلوتا بیٹا تھا اس لئے وہ اس کا گھر پھر سے ہنستا بستا آباد دیکھنا چاہتی تھیں۔ ابتسام نے اپنی ماں کی خواہش پر سر تسلیم خم کر دیا۔ بیگم احتشام کی بھانجیوں، بھتیجیوں کی شادیاں ہو چکی تھیں۔ اس لئے انہوں نے نائلہ کے متعلق کسی سے سنا کہ اس کی انگیجمنٹ ٹوٹ گئی تھی جس کی وجہ سے اچھے رشتے نہیں آ رہے تھے۔ منگنی ٹوٹنے کی وجہ یہ تھی کہ اس کا منگیتر کسی اور سے شادی کرنا چاہتا تھا اس کی ضد کے آگے والدین نے مجبور ہو کر منگنی توڑ دی۔ بیگم احتشام کی نظر میں یہ معمولی سی بات تھی۔

پھر یوں ہوا کہ نائلہ کے ساتھ ابتسام کی شادی ہو گئی نائلہ بھی اچھی بہو اور بیوی ثابت ہو رہی تھی۔ وہ معاذ پر بھی توجہ دیتی لیکن علی اور آمنہ کی پیدائش کے بعد اس کے رویے میں نمایاں تبدیلی آ چکی تھی اب معاذ کا خیال تو کیا وہ اسے مارنے سے بھی گریز نہیں کرتی تھی۔ بیگم احتشام کو نائلہ کے رویے پر بہت دکھ ہوتا۔ نائلہ جب معاذ کے ساتھ کوئی ناانصافی کرتی یا ڈانٹتی مارتی تو انہیں عفت کی یاد تڑپا جاتی۔ واقعی نیک اور اچھے لوگ بھلائے نہیں بھولتے۔ ابتسام کو بھی معاذ کے ساتھ نائلہ کے رویے کی بدسلوکی کا بخوبی احساس تھا وہ جب اس موضوع پر نائلہ سے بات کرتا تو وہ لڑنے بیٹھ جاتی۔ اس سال احتشام صاحب اور بیگم احتشام حج پر جا رہے تھے انہوں نے ابتسام اور سعدیہ کو خصوصی تاکید کی کہ معاذ کا خاص خیال رکھیں۔ بیگم احتشام کے جانے کے بعد معاذ کا زیادہ وقت اپنے بستے سمیت سعدیہ پھپھو کے ساتھ گزرتا تھا۔ ایک دن یہ روح فرسا خبر ابتسام اور سعدیہ پر تو بجلی بن کر گری اور پورے گھر کو لرزا گئی کہ حاجیوں کے خیموں میں اچانک آگ بھڑک اٹھی اور مرنے والوں میں احتشام صاحب اور بیگم احتشام کے نام بھی شامل تھے۔ وقت کا مرہم سب زخم مندمل کر دیتا ہے۔ کبھی خوشی غم پر اور کبھی غم خوشی پر حاوی ہو جاتا ہے۔ پھر کئی سال بیت گئے۔ سعدیہ بھی اپنے گھر کی ہو گئی۔ معاذ بی اے میں پہنچ گیا۔ علی بھی میٹرک اور آمنہ آٹھویں میں پہنچ گئی۔

☆☆

سنو علی! چابی انگلیوں میں گھماتا اپنی دھن میں مگن علی جا رہا تھا کہ نائلہ کے پکارنے پر اس کے قدم رک گئے۔ یس ماما، بیٹا مجھے اپنی آنٹی رفیعہ کے گھر چھوڑ آؤ نائلہ نے کہا۔ اوہ سوری مام! میں پہلے ہی لیٹ ہو چکا ہوں علی سہولت سے انکار کرتا ہوا نائلہ کے تاثرات دیکھے بغیر باہر جا چکا تھا۔ آئیں امی میں چھوڑ آتا ہوں کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ معاذ صوفہ پر دراز بظاہر اخبار پڑھ رہا تھا لیکن دیکھ سن سب رہا تھا، اس نے ہلکے پھلکے انداز میں ماحول کا تناؤ کم کرتے ہوئے کہا۔ نائلہ جتنا غیر اہم سمجھ کر اسے نظر انداز کرتی تھی وہ ہمیشہ اتنا ہی اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتا تھا۔ نائلہ کے روکھے پھیکے رویے پر بھی اس کے ماتھے پر کبھی شکن تک نہیں آئی تھی۔ اس ایک لمحے میں یکا یک نائلہ کا سویا ہوا ضمیر بیدار ہو کر اسے تاسف میں مبتلا کر گیا کہ اس نے بن ماں کے بچے کے ساتھ ہمیشہ ناانصافی کی ہے ظلم کیا ہے...... وہ سختی سے ہونٹ کاٹنے لگی اور اضطرابی کیفیت میں پیشانی مسلنے لگی۔ لیکن اس کے ضمیر کی آواز اسے بے چین و بے کل کر رہی تھی۔ اچانک اس نے ایک فیصلہ کر لیا...... یہی حل تھا۔ اسی طرح اس کی بے چینی کو سکون مل سکتا تھا۔ معاذ بیٹا! نائلہ کے ممتا بھرے لہجے پر معاذ نے انہیں چونک کر دیکھا، پھر مسکرا دیا۔ اس کی مسکراہٹ میں کامیابی کی چمک تھی اور کیوں نہ ہوتی کہ اسے اچھا اخلاق اور صبر اپنی ماں سے ورثہ میں ملا تھا۔ جو آخر کار رنگ لے آیا۔

●●●●●

برقع

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتی جارہی تھی، کبھی کبھی پیچھے مڑکر بھی دیکھ لیتی، خوف اور غصہ اس کے چہرے سے صاف عیاں تھا وہ چاہتی تھی کہ بس اسٹاپ تک کا فاصلہ سمٹ جائے اور وہ اُچک کر بس میں جا بیٹھے۔ اگر کبھی بس اسٹاپ پر دیر سے پہنچتی تو بس نکل جاتی لیکن جلد جانا بھی اسے گوارا نہ تھا۔ وہ بس میں سوار ہوکر اپنا آپ بھول جاتی، اس کا دماغ سوچوں کا سمندر بن جاتا کاش میرا کوئی بھائی ہوتا جو اس ظالم ماحول سے مجھے محفوظ رکھتا۔ اس لڑکے کا چہرہ بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا جو روزانہ بس اسٹاپ تک اس کا پیچھا کرتا اور جب تک بس نہ چلتی وہ اسے بے ہودہ نگاہوں سے دیکھتا رہتا۔ ماریہ اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی تو وہ اپنی بتیسی باہر نکال کر اس کی نگاہوں کا خیر مقدم کرتا۔ اس کا بس چلتا تو وہ اس کا منہ نوچ کر کتوں کے آگے پھینک دیتی لیکن وہ ایسا کرنے پر قادر نہ تھی۔ وہ سوچتی ”ایک مرد ایک عورت کے تحفظ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن یہ بھی مرد ہے جو اس کی عزت سرعام اچھالنے پر تلا ہوا ہے“۔ اس کا مکروہ چہرہ اسے اس قدر خوفناک، وحشی اور انسانیت سے عاری دکھائی دیتا جب وہ اس پر آوازیں کستا اس کے ہونٹ تھرا کر رہ جاتے...... کہ وہ اس بے ہودہ شخص سے بچنے کے لئے کس سے فریاد کرے۔

اف میرے خدایا! یہ لوگ شریف لوگوں کا جینا عذاب بنا دیں گے۔ یہی ہیں قوم کے معمار؟ ”نہیں“ وہ اندر ہی اندر چیخ کر رہ جاتی۔ جوں جوں وہ سوچتی اس کا دماغ ماؤف ہوجاتا۔ بس جب کالج کے گیٹ تک پہنچ چکی اور لڑکیوں کے شور سے اسے ہوش آتا تو اس کی جان میں جان آتی لیکن چھٹی کے وقت اس پر پھر خوف طاری ہوجاتا کہ وہ کرے تو کیا کرے؟ کیا پڑھائی چھوڑ دے؟ لیکن اس ظالم معاشرہ کے ناپاک ناسور تو ہر دم اور ہر جگہ انسانیت کو چرکے لگا کر زخمی کرتے رہتے ہیں وہ منہ ہی منہ میں ایسے لڑکوں کو بے نقط سنا ڈالتی۔

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

وہ جب بھی اس کا پیچھا کرتا اکیلا نہ ہوتا ایک دو لفنگے اس کے ساتھ ہوتے وہ سوچتی آنے والے وقت میں یہ قطعاً معاشرے کے باعزت شہری نہیں بن سکتے...... کیا ان کے ماں باپ کو یہ علم نہیں کہ ان کے لخت جگر باہر سڑکوں پر کیا گل کھلا رہے ہیں۔

آج بھی وہ بس اسٹاپ کی طرف جارہی تھی قدموں کی تیزی بتا رہی تھی کہ وہاں بھاگ کر پہنچنا چاہتی ہے لیکن سڑک پر جوان لڑکی کا بھاگنا چہ معنی دارد؟ اس نے پیچھے مڑکر دیکھا تو اس کا چہرہ سرخ ہوگیا

اخت مولوی ابوبکر

قدموں کی رفتار میں اور تیزی آگئی۔ ہیلو! آہستہ...... وہ پیچھے سے آوازیں کستے آرہے تھے۔ وہ چاہتی تھی اپنا آپ ان سے چھپالے لیکن باریک دوپٹہ یہ کام نہیں کرسکتا تھا۔ واپسی پر وہ فیصلہ کرچکی تھی کہ وہ کالج چھوڑ دے گی۔

اس کے سوا اسے کوئی راستہ نظر نہ آیا اس کے اندر کی شرافت ابھی مری نہیں تھی، عورت کی فطرت میں جو حیا رکھی گئی ہے وہ ابھی بے حیائی میں نہیں بدلی تھی، اس کی غیرت زندہ تھی، اس غم نے اسے نڈھال کردیا جب اس نے گھر کی دہلیز پر قدم رکھا تو زور سے چکرائی اور دھڑام سے زمین پر آرہی۔ ماں کو اس کی اندرونی کیفیت کا کچھ علم نہ تھا وہ بے چاری ظاہری حالت سے ہی گھبرا گئی، اس نے ہمسائی کو آوازیں دیں ماں اور ہمسائی کی کوشش سے ماریہ ہوش میں آگئی۔ دونوں خواتین تسلی دے رہی تھیں اور اس کی اس حالت کا سبب دریافت کررہی تھیں لیکن وہ مسلسل آنسو بہائے جارہی تھی وہ کچھ بتا بھی نہیں پارہی تھی۔ اس کی ماں نے ہمسائی سے کہا بہن پریشانی میں آپ نے برقع بھی نہیں اتارا، آیئے برقع اتار کر یہاں بیٹھ جایئے۔ ماریہ ہمسائی کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہو ”ٹھیک ہے میں بھی ایسا ہی کروں گی۔“

اس کے منہ سے بے اختیار یہ الفاظ نکلے تو ماں نے پوچھا بیٹی کیا ٹھیک ہے؟ تم ٹھیک نہیں ہو آخر تم کیا کہنا چاہتی ہو؟ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔ امی اگر میں بھی برقع اوڑھ لوں تو کیسے لگے گا۔

ماں اور ہمسائی ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ رہی تھیں یہ تو برقع کی مخالف تھی، اسے دقیانوسی ذہن کی پیداوار سمجھتی تھی، اب ایک دم اسے کیا ہوگیا ہے۔ بیٹی! تمہاری مرضی میں نے تمہیں کبھی نہیں روکا۔ امی! آپ نے مجھے برقع لینے کی کبھی تاکید بھی نہیں کی۔ آپ نے کبھی اس بارے میں مجھے بتایا ہی نہیں۔ یہ حقیقت آج مجھ پر کھلی ہے کہ پردہ پڑھائی یا ترقی کی راہ میں نہیں بلکہ غلیظ اور گندی خواہشات کے بندوں کی ناپاک اور ہوسناک نگاہوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

”ماں میں نے فیصلہ کرلیا ہے“، ماریہ ایک عزم کے ساتھ بولی۔ تین دن تک وہ کالج نہ گئی چوتھے دن جب اس نے قدم باہر نکالا تو وہ اپنے آپ کو کچھ اجنبی محسوس کررہی تھی۔ برقع کے متعلق وہ فقرے اس کے کانوں میں گونج رہے تھے جو کالج کی لڑکیاں اکثر باپردہ لڑکیوں کے لئے بولتی رہتی تھیں لیکن وہ پر اعتماد تھی اسے اپنا جسم چھپا کر سکون مل رہا تھا۔ وہ برقعے میں لپٹی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی چلی جارہی تھی راستے میں اسے وہ لڑکے نظر آئے وہ اس طرح چل رہے تھے جیسے انہیں کسی کا انتظار ہو لیکن انہوں نے اسے دوسری نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ ماریہ یہ تبدیلی دیکھ کر سوچنے لگی ہمارے پیدا کرنے والے نے پردے کا حکم دے کر کتنی حفاظت کی ہے ہماری...... لیکن ہم عورتوں نے اپنے سراپے کو ان ہوس ناک نظروں کے آگے ڈال دیا ہے، وہ اندرونی کیفیت سے سرشار تھی اس نے اپنے تحفظ کا طریقہ سیکھ لیا تھا۔

آپ کا دسترخوان

مایونیز بھرے کباب:

اشیاء: آلو ایک کلو۔ انڈے چھ عدد۔ مایونیز پانچ کھانے کے چمچ۔ نمک اور کالی مرچ۔ سرخ مرچ حسب خواہش۔ گھی تلنے کے لئے۔

ترکیب: آلو ابال کر پیس لیں، پھر اس میں نمک، کالی مرچ اور سرخ مرچ شامل کر کے اچھی طرح مکس کر لیں، پھر چار انڈوں کو ابال لیں اور دو انڈوں کو اچھی طرح پھینٹ لیں۔ سخت ابلے ہوئے انڈوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیں۔ اس میں مایونیز اور ہلکا سا نمک شامل کر دیں، پھر آلو کا جو مکسچر ہے، اس کی ٹکیاں بنا کر اس پر انڈوں اور مایونیز کا مکسچر رکھ کر اس کو آلو کے مکسچر ہی سے بند کر دیں۔ پھر اس کی شکل کباب کی طرح بنا کر پھینٹے ہوئے انڈوں میں ڈبو کر ہلکی آنچ پر تل لیں اور سنہری ہونے پر اتار لیں۔ گرم گرم کباب ٹماٹر کیچپ کے ساتھ پیش کریں۔

ڈبل روٹی کے پکوڑے:

اشیاء: ڈبل روٹی چھوٹے یا بڑے سائز کی۔ بیسن ایک پاؤ۔ کٹی ہوئی لال مرچ دو چائے کے چمچ۔ نمک حسب خواہش۔ میٹھا سوڈا چٹکی بھر۔ زیرہ ایک چائے کا چمچ۔ گھی یا تیل تلنے کے لئے۔ سوکھا ثابت دھنیا ایک کھانے کا چمچ۔

ترکیب: سب سے پہلے بیسن کو پانی میں گھول لیں اور اس میں مرچیں، نمک، زیرہ، میٹھا سوڈا، دھنیا پسا ہوا شامل کریں اور اچھی طرح مکس کر لیں۔ اس کے بعد ڈبل روٹی کے اطراف کی **Brown Layer** کاٹ کر ڈبل روٹی کے تکونے پیس کر لیں اور ان تکونے پیسوں کو بیسن کے آمیزے میں ڈبو کر تھوڑے گہرے برتن میں تیل یا گھی ڈال کر گرم کریں، پھر اس میں پکوڑے تلیں اور لائٹ براؤن ہونے پر اتار لیں۔ لیجئے ڈبل روٹی کے پکوڑے تیار ہیں۔ انہیں ہری چٹنی یا کیچپ کے ساتھ افطار میں پیش کریں۔

طاہرہ بٹ، اوکاڑہ

چکن پکل:

اشیاء: مرغی کا گوشت ایک کلو۔ دہی ایک پیالی۔ ہری مرچ پسی ہوئی آدھی چھٹانک۔ لہسن ایک کھانے کا چمچ۔ ادرک ایک کھانے کا چمچ۔ نمک حسب ذائقہ۔ ٹماٹو کیچپ ایک بوتل۔ سوکھا دھنیا چار کھانے کے چمچ۔ دار چینی تین ٹکڑے۔ زیرہ دو کھانے کے چمچ۔ انار دانہ تین کھانے کے چمچ۔ کالا نمک حسب ذائقہ۔ سونف ایک کھانے کا چمچ۔ کالی مرچ ایک چائے کا چمچ۔ سرخ مرچ ایک چائے کا چمچ۔

ترکیب: سب سے پہلے دیگچی میں پسی ہوئی مرچ، دہی اور ادرک لہسن کا پیسٹ ڈالیں اور اس میں مرغی شامل کر کے ایک پیالی پانی ڈالیں اور تیز آنچ پر گلانے کے لئے رکھ دیں۔ جب پانی خشک ہو جائے تو دیگچی کو چولہے سے تار لیں اور اس میں موجود مرغی کے گوشت کو کسی کھلے منہ کی ٹرے میں نکال لیں۔ اب تمام مصالحہ جات یعنی دار چینی، انار دانہ، زیرہ، سونف، کالا نمک، سوکھا دھنیا، لال مرچ کو گرائینڈ کر لیں اور اس باریک پسے ہوئے مصالحے میں حسب ذائقہ نمک ملائیں۔ اب مرغی کے گوشت پر ٹماٹو کیچپ ڈال کر ہاتھ سے اچھی طرح مکس کر لیں۔ اب اس پر تمام مصالحے ڈالیں اور دوبارہ ہاتھ کی مدد سے اچھی طرح مکس کر لیں۔ لیجئے مزیدار چکن پکل تیار ہیں۔

کلیجی کے لذیذ کباب:

اشیاء: کلیجی آدھا کلو۔ نمک، سرخ مرچ حسب ذائقہ۔ گرم مصالحہ ایک چائے کی چمچ۔ زیرہ سفید آدھا چائے کا چمچ۔ سوکھا دھنیا ایک چمچہ۔ لہسن سات جوئے۔

ترکیب: کلیجی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیں۔ لہسن کو پیس لیں۔ کلیجی اور لہسن کو پانی میں ابال لیں۔ جب کلیجی کا خون خشک ہو جائے تو اتار لیں۔ اب سارا مصالحہ سل پر باریک پیس لیں اور ذرا سا پانی ڈال کر یہ مصالحہ کلیجی کے ہر ٹکڑے پر لگا دیں۔ اب یہ ٹکڑے سیخوں پر چڑھا لیں اور کوئلوں کی آنچ پر سینک لیں، جب خوب سرخ ہو جائیں تو سیخوں سے اتار لیں پیاز اور چٹنی کے ساتھ پیش کریں۔

خوشخبری

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا

جدید وعظ **باہمت خواتین** شائع ہو چکا ہے

جس میں حضرت والا رحمہ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ باہمت خواتین وہ ہوتی ہیں جو دیور سے پردہ کرتی ہیں، جیٹھ سے پردہ کرتی ہیں، بہنوئی سے پردہ کرتی ہیں، خالو سے پردہ کرتی ہیں، پھوپھا سے پردہ کرتی ہیں، زادوں سے پردہ کرتی ہیں۔

ناشر: کتاب گھر ناظم آباد کراچی 75600

نوٹ: ضرب مومن کے تمام دفاتر سے بھی حاصل کر سکتے ہیں

1953ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے ملک کا طوفانی دورہ کیا پشاور میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"اگر میں کہوں کہ میں قائد اعظم ہوں تو کیا مان لوگے؟"

اس پر ایک پٹھان کھڑا ہو گیا اور بولا: خو ہم تم کو گولی مار دے گا۔

شاہ جی نے فرمایا: شاباش! مجمع کے سامنے کھڑے ہو جاؤ اور بلند آواز میں یہی جواب سنا دو چناں چہ ایسا ہی کیا گیا۔

اس وقت شاہ جی عوامی نفسیات پر پوری طرح حاوی تھے۔ فرمایا تمہیں ایک دنیاوی لیڈر کے مقابلے میں دوسرا لیڈر قبول نہیں لیکن ایک نبی کے مقابلے میں تمہیں جھوٹا نبی قبول ہے؟ مجمع یکدم غضب ناک ہو گیا اور کہا ہم اسے نیست و نابود کر دیں گے۔ شاہ جی نے اپنی غیر معمولی ذہانت سے ختم نبوت جیسے علمی مسئلے کو عوامی انداز میں سمجھا دیا تھا۔ (مرسلہ: انحتِ اکمل الحق۔ ملتان)

خو! تم کو گولی مار دے گا

ادھورے خواب

بنت عبدالقادر چترالی پشاور

ہمارے معاشرے میں بہت سی لڑکیوں کے کچھ خواب ایسے ہیں جو ادھورے رہ جاتے ہیں۔ سلمٰی ایک اچھی اور خوبصورت لڑکی تھی اور وہ ایک غریب طبقے سے تعلق رکھتی تھی۔ والد ایک دفتر میں چھوٹی سی نوکری کرتے تھے۔ بس اتنا ہو جاتا کہ گھر چلانے کے لئے کچھ گزر بسر ہو جاتا تھا۔ زندگی کی ضروریات کی چیزیں ان کے گھر میں موجود تھیں، لیکن پھر بھی سلمٰی کے والد کو ایک پریشانی تھی۔ ان کو سلمٰی کی شادی کی پریشانی تھی، کیونکہ ان کے پاس اتنے روپے نہیں تھے کہ وہ لڑکے والوں کے مطالبات پورے کرسکیں۔ بیٹی کے اسی دکھ اور پریشانی کی وجہ سے سلمٰی کے والد بیمار ہوگئے۔ ڈاکٹروں نے بھی انہیں لاعلاج قرار دیا۔ ایک صبح جب سلمٰی کی امی اس کے ابو کو اٹھانے ان کے کمرے میں گئی تو دیکھا کہ وہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ وہ اپنی بیٹی کی شادی کی خواہش دل میں لئے ہوئے اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئے۔

شادی ایک دینی فریضہ ہے، ہر والدین کی خواہش و ارمان ہوتا ہے کہ ان کے بچوں کی شادی ہو۔ آج کل یہ معاملہ ایک عجیب صورت اختیار کرگیا ہے۔ صرف سلمٰی ہی نہیں بلکہ سلمٰی جیسی بہت سی لڑکیاں اس انتظار میں ہیں کہ کب ان کی زندگی میں بھی روشن صبح آئے گی۔

لڑکیوں کی شادیاں نہ ہونے کے بارے میں آج کل ہمیں بہت سے واقعات پڑھنے اور سننے کو ملتے ہیں کہ فلاں کے والد نے بیٹی کی منگنی ٹوٹنے پر خودکشی کرلی یا فلاں لڑکی ڈپریشن کا شکار ہوکر موت کی آغوش میں چلی گئی۔

اس کے ساتھ ساتھ جہیز کا مسئلہ بھی عام ہے۔ کسی کی منگنی جہیز کم ہونے کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری سی بیٹی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی شادی پر معمولی استعمال کی اشیاء دی تھیں، لیکن آج ہم اپنے نبی کی سنتوں کو بھول کر مادہ پرستی کی طرح چلے گئے ہیں۔ ہم سنت رسول کو بھول کر اور لڑکی کے خاندان اور شرافت کی بجائے یہ دیکھتے ہیں کہ لڑکی کتنا جہیز لائے گی۔ اس کا اسٹیٹس کیا ہے اور اس کے پاس کتنا بینک بیلنس موجود ہے وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ ایک متوسط اور غریب طبقے کی لڑکی جہیز کی آڑ میں سالوں انتظار کرتی ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی خوبصورت، خوب سیرت ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے والدین کے پاس لڑکے والوں کے مطالبات پورے کرنے کے لئے رقم نہیں ہوتی تو اسے کوئی نہیں پوچھتا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ 80 فیصد والدین خود اس مسئلے کے ذمہ دار ہیں، جب لڑکیوں کے رشتے آتے ہیں تو یہ کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ لڑکی ابھی پڑھ رہی ہے یا پھر دوسری بیٹی کی شادی کے چکر میں چھوٹی بیٹی کے آتے ہوئے رشتوں کو ٹھکرا دیتے ہیں اور یوں لڑکیوں کے رشتے گزر جاتے ہیں۔

عزیز بہنو! سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہم لڑکی کے جہیز کو نہ دیکھیں، بلکہ اس کی سیرت، اخلاق کو دیکھیں تو یہ مسئلہ حل ہو سکے گا اور ساتھ ساتھ اُن کے خاندان بیک گراؤنڈ اور تعلیم و تربیت کو نظر میں رکھیں تو لڑکیوں کے رشتے ہو سکتے ہیں اور اس کے ساتھ شادی کا ایک اہم فریضہ والدین کے لئے زندگی کا روگ نہیں بن جائے گا اور سلمٰی جیسی بہت سی لڑکیوں کے ادھورے خواب بھی پورے ہوں گے۔

طالبات کے گزشتہ تعلیمی سال کے نتائج

گزشتہ تعلیمی سال کے اختتام پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت 48669 (اڑتالیس ہزار چھ سو انہتر) طالبات نے امتحان دیا۔ جن میں سے 42340 (بیالیس ہزار تین سو چالیس) طالبات کامیاب ہوئیں، اس اعتبار سے طالبات کا مجموعی نتیجہ 87% رہا۔ مختلف درجات میں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

درجہ عالمیہ بنات:

اول: ام ایمن/ 585 / جامعۃ الصالحات کراچی

دوم: حافظہ صدیقہ طاہرہ/ 579 / جامعہ اسلامیہ فیصل آباد

سوم: نورین کرن/ 568 / دارالعلوم کورنگی۔ کراچی

درجہ عالیہ بنات:

اول: بدرالنساء/ 593 / جامعۃ الصالحات کراچی

دوم: انعم/ 579 / مدرسہ عربیہ قاسم العلوم میرپورخاص

سوم: نازیہ اختر/ 573 / جامعۃ الصالحات کراچی

درجہ ثانویہ خاصہ بنات:

اول: عائشہ/ 591 / جامعہ خدیجۃ الکبریٰ کراچی

دوم: عنبرین مقبول/ 583 / جامعہ رحمۃ للعالمین کراچی

سوم: شاہدہ خان/ 578 / جامعہ خدیجۃ الکبریٰ ڈیرہ اسماعیل خان

درجہ ثانویہ عامہ

اول: خنساء/ 599 / جامعہ خدیجۃ الکبریٰ کراچی

دوم: ماریہ/ 590 / مدرسہ اشاعت القرآن والحدیث لاڑکانہ

سوم: عائشہ/ 583 / جامعہ یوسفیہ للبنات کراچی

سوم: صباء صدیق/ 583 / مدرسہ تعلیم القرآن واہ کینٹ

درجہ شہادۃ الدراسات الدینیہ

اول: کوثر/ 576 / معہد الخلیل الاسلامی کراچی

اول: رابعہ/ 576 / معہد الخلیل الاسلامی

دوم: صفیہ/ 573 / معہد الخلیل الاسلامی

سوم: ثناء/ 569 / جامعہ حسینیہ تعلیم القرآن کراچی

(حوالہ: ماہنامہ وفاق المدارس ملتان)

پُھلبھری، برص

LEUCODERMA-VITILIGO

سفید داغ قابل علاج مرض ہے

Steroids Free Most Progressive Treatment

(ماہر برص)
اجمل زیدی
ایوارڈ یافتہ

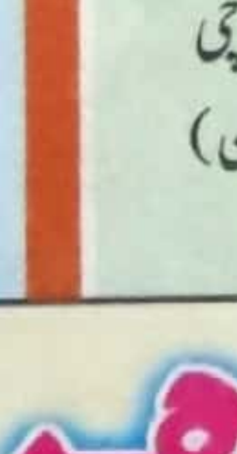

ایوارڈ یافتہ

کے دورۂ پاکستان کا مستقل پروگرام

کراچی قیام: 13 مارچ تا 27 مارچ، 13 جولائی تا 27 جولائی، 13 نومبر تا 27 نومبر
ہوٹل مہران، شاہراہِ فیصل، کراچی۔
فون: 9-5660851(021) موبائل: 8566188(0300)

ملتان قیام: 28 مارچ تا 6 اپریل، 28 جولائی تا 6 اگست، 28 نومبر تا 7 دسمبر
ہوٹل سلور سینڈ، ریلوے روڈ نزد چوک عزیز ہوٹل، ملتان۔
فون: 518061-62/582803(061) موبائل 8566188(0300)

پشاور قیام: یکم فروری تا 10 فروری، یکم جون تا 10 جون، یکم اکتوبر تا 10 اکتوبر
ہوٹل امین، جی ٹی روڈ ہشت نگری چوک پشاور شہر
فون: 19-218215(091) موبائل: 8566188(0300)

اسلام آباد مستقل پتہ: 8 اپریل تا 30 مئی، 8 اگست تا 30 ستمبر، 9 دسمبر تا 30 جنوری
مکان نمبر 62 سٹریٹ نمبر 20 سیکٹر G-8-1 تعلیمی چوک (سریا چوک) اسلام آباد
فون: 2255880-2854595-(051) موبائل 8566188(0300)

لاہور قیام: 14 فروری تا 27 فروری، 14 جون تا 27 جون، 14 اکتوبر تا 27 اکتوبر
عامر ہوٹل، لوئر مال نزد سیشن کورٹ، لاہور
فون: 19-7115015(042) موبائل: 8566188(0300)

E-mail:syedajmalzaidi@hotmail.com - syedajmalzaidi@yahoo.co.uk

زمین سے آنے لگی صدا!

تجارتی چیزوں کے نام قائداعظم کے نام پر رکھنے کی تو پابندی ہے لیکن علامہ اقبال کے نام پر غالباً قطعاً پابندی نہیں نہ ان کے اشعار اور مصرعوں کو برتنے پر کوئی قدغن ہے لہٰذا ہم اس قسم کے اشتہار دیکھتے ہیں تو قطعاً تعجب نہیں ہوتا:

''شکار مردہ سزاوار شہباز نہیں''

علامہ اقبال نے بالکل سچ فرمایا ہے، ہر قسم کے زندہ تیتر، بٹیر، مرغ، شتر مرغ وغیرہ خریدنے کے لئے دکان نمبر **114** ''ایمپریس مارکیٹ'' تشریف لایئے۔

''کبھی سر بسجدہ جو میں ہوا تو زمین سے آنے لگی صدا''

کہ ہر قسم کے جانماز اور دریاں وغیرہ حاجی عید محمد اینڈ سنز بندر روڈ کے ہاں بارعایت مل سکتی ہیں۔

''اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی''

جو بھولو فلور ملز ناظم آباد کے ہاں کا پسا ہوا اور کوڑے کرکٹ سے پاک نہ ہو۔

علامہ مرحوم زندہ ہوتے تو ہمیشہ ہمارے ہاں کا پسا ہوا آٹا استعمال کرتے علامہ مرحوم سے لوگوں کی عقیدت کا یہ حال ہے کہ پچھلے دنوں جوڑیا بازار کراچی کے ایک لوہے یعنی ہارڈ ویئر مرچنٹ نے اشتہار دیا تو اس کا عنوان بھی کلام اقبال میں ڈھونڈا ع

''جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں''

نیچے رقم تھا اپنی بھینسوں، گائیوں کے باندھنے کے لئے علامہ اقبال مارکہ زنجیریں ہمارے ہاں سے خریدیے، اصلی فولاد کی ہیں اور ایسی مضبوط کہ ذوقِ یقین کے باوجود نہیں کٹ سکیں، غلط ثابت کرنے والے کو علامہ اقبال کی کتابوں کا سیٹ جرمانے میں دیا جائے گا۔ (ابن انشاء کی ''خمار گندم'' سے ام یحییٰ کراچی کا انتخاب)

مزاحیات

نانی: اذو! اگر ہم سو میں سے گیارہ تفریق کریں تو کیا بچے گا؟

اذو (سوچ کر): ''میں''...... نانی جان ''میں''!!

نانی (حیرت سے): وہ کس طرح؟

اذو: میں ہی تو آپ کی نواسی (**89**) ہوں۔ (م۔ع۔ ڈیرہ غازی خان)

☆

''آپ نہایت کمینہ ہیں۔'' ایک وکیل نے دوسرے سے کہا ''اس مقدمے کے ختم ہونے سے پہلے میں آپ کو اس کمینگی کا مزا چکھا دوں گا۔''

''چپ رہیے'' دوسرے نے کہا ''میں آپ جیسے جھوٹے بے ایمان شخص سے بات نہیں کرنا چاہتا۔''

''بس اب خاموش رہیے'' جج نے کہا۔

''آپ نے ایک دوسرے کی تعریف بیان کر دی ہے اب مقدمہ کی سماعت شروع ہونی چاہیے۔'' (بنتِ احسان)

☆

ماں: بیٹا دعا کرو تمہارے ابو کو نوکری مل جائے۔

بیٹا: اماں! اگر میری دعا قبول ہوا کرتی تو اب تک ہمارے اسکول کے سارے ٹیچر مر چکے ہوتے۔ (امامہ۔ کراچی)

☆

ماں (غصے سے): ''میں تمہیں کتنی دفعہ کہہ چکی ہوں سلیم! کہ شور نہ مچاؤ۔''

سلیم (بھولپن سے): ''تین دفعہ''۔ (مرسلہ: ماریہ امتنان۔ ملتان)

مضامین بھیجنے والی قاریات وقارئین

گلشن فاطمہ، مڈھ رانجھا۔ ام المحاسن، کراچی۔ زوجہ محمد رفیق، کراچی۔ شگفتہ بنت جمیل احمد چوٹیا، مدھانی والا۔ بنت محمد اقبال، کراچی۔ محمد اعجاز، کراچی۔ بنت محمد اسرار، اٹک۔ ام سعد، حیدر آباد۔ زوجہ فرہاد احمد، پشاور۔ اہلیہ آزاد بھٹی، تلہ گنگ۔ اہلیہ احمد عارف، لاہور کینٹ۔ امید افشاں صغیر۔ ہمشیرہ محمد اسامہ، نور پور۔ امۃ النور، وہاڑی۔ امۃ اللہ، کراچی۔ بنت انور علی بھٹی۔ ہمشیرہ مدثر شکیل۔ سین تاج، لانڈھی۔ عابدہ بنت عثمان، کراچی۔ بنت محمد صابر سلطان۔ ثوبیہ بنت محمد جاوید، گلشن اقبال۔ اخت مولانا انیس الرحمٰن، پھلروان۔ عظمیٰ مشتاق، خوشاب۔ بنات علی احمد، منڈی بہاؤ الدین۔ رانا محمد یعقوب اور شمس الدین، ملتان۔ صائمہ نذر، عائشہ قیوم، مدرسہ فاطمہ الزہرا تلہ گنگ۔ رضیہ بنت عبدالغفور ڈوگر، کنری۔ لبنیٰ کنول، گوٹھ حاجی علی۔ حافظہ ارسلہ سرفراز، بشریٰ سرفراز، بہاول پور۔ بنت محمد اشرف، ملتان۔ ایس طالبان، بیٹرو چانڈیو۔ ماریہ رشید، صادق آباد۔ ک، م ہمشیرہ فضل اللہ شاہ، کراچی۔ بنت قاری محمد نواز، میاں چنوں۔ بنت عبدالعلیم، حیدر آباد۔ ش، ن صدیق، خوشاب۔ بنت محمد تاج اور بنت مشتاق، مظفر گڑھ۔ صائمہ ارشد، اٹک۔ اہلیہ محمد افتخار، اسلام آباد۔ مصباح ستار، لاہور۔ عائشہ خان، گلستان چوک۔ ام عثمان، فیصل آباد۔ ذ بنت محمد خان، چکوال۔ بنت جمیل، ٹنڈو جام۔ محمد ضیاء اللہ محسن ہمدانی، ساہیوال۔ بنت ہارون، اورنگی ٹاؤن کراچی۔ عبدالرشید فاروقی۔

بقیہ: خواتین کو حج پر جانا مبارک ہو

2000ء فروری میں قومی اخبارات کے ذریعے بھی حج کے موقع پر یہ بات سامنے آئی کہ عازمین حج کی رہنمائی کے لئے حکومت کی شائع کردہ کتاب ''انوار حرمین'' جو فقہ حنفی کے مطابق مسائل کے ساتھ شائع ہوتی ہے۔ انہی ''ہدایت یافتہ'' افراد نے ساز باز کر کے اس کتاب کے مسائل کو غیر مقلدین کے نقطۂ نظر کے مطابق تبدیل کر دیا۔ اس تبدیلی سے حجاج کے درمیان انتشار پیدا ہو گیا اور علماء کرام کے مطابق اس تبدیلی نے فرض کو واجب بنا دیا اور اسی طرح واجب، سنت، مستحب، مکروہ ومباح سب کچھ خلط ملط کر دیا۔

اب اسی طرح کی گڑبڑ حج وعمرے کے موقع پر بھی سامنے آرہی ہے حرم میں مختلف خواتین کے ذریعے سے نہ صرف پمفلٹ تقسیم ہو رہے ہیں، بلکہ یہ خواتین زبانی بھی پاکستانی خواتین کو مختلف مسائل میں الجھاتی ہیں مثلاً قضا عمری سنت سے ثابت نہیں، لہٰذا یہاں پر قضائے عمری پڑھنے کی ضرورت نہیں، مدینہ کی **40** نمازوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ اور اسی طرح کے کئی اور اہلسنت والجماعت کے متفقہ مسائل کے متعلق زائرینِ حج کو مشکوک کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا جیسے ہم نے شروع میں عرض کیا کہ اپنے مسائل کو اچھی طرح پوچھ پوچھ کر اور سیکھ سیکھ کر جائیں۔ ایسے فتنہ میں ڈالنے والی خواتین سے وہاں جا کر نہ الجھیں کہ اُس سرزمین پر اور خاص الخاص عبادت کے موقع پر بحث ومباحثہ سے ہر حال میں بچیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مصداق قیامت کی نشانیوں میں ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ جو اختلافی باتیں قرآن وسنت کے حوالے سے لوگوں میں پھیلائیں گے اور اس وقت کے موجود مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ ایسے وقت میں مسلمانوں کی بڑی جماعت (سواد اعظم) سے وابستہ رہنا کہ جس جماعت کا امیر (امام) بھی ہو۔

مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ فرمایئے۔

احکام حج...... مولانا مفتی محمد شفیع۔ دار الاشاعت کراچی۔ مکہ مدینہ...... مولانا مفتی عبدالحکیم۔ مکتبہ دار العلوم کراچی۔ حج وعمرہ...... مولانا عبدالروف سکھروی۔ علمی کتاب گھر کراچی۔ خواتین کا حج...... مولانا عبدالروف سکھروی۔ علمی کتاب گھر کراچی۔ حج کا طریقہ قدم بقدم...... مولانا عبدالروف سکھروی۔ دار الاشاعت کراچی۔ سرمایۂ عشاق...... محمد اسحاق ملتانی۔ تالیفات اشرفیہ ملتان۔ حج سے متعلق چند ہدایتیں اور حجاج سے چند شکایتیں...... علامہ سید محمد یوسف بنوری۔ صدیقی ٹرسٹ کراچی۔

ان کتب کے علاوہ اپنے شہروں کے علمائے کرام، مفتی حضرات سے رابطہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کے حج کو قبول فرمائے اور مغفرت کا ذریعہ بنائے۔

زیبی جیولرز
ZAIBI JEWELLERS
علماء کرام کے لئے خصوصی رعایت
S.B. 7/70 Zaibunnisa Street, Saddar, Karachi-74400.
Voic: 5677786,5215455, Fax: + 92(21) 5675967
E-mail: nain888@hotmail.com
نوٹ: زکوۃ کے حساب کیلئے فون پر رابطہ کر سکتے ہیں

قرآن کی ایک آیت

بے پردگی سے پردے کی طرف

بنت اشفاق احمد

الحمدللہ میں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئی لیکن یہ کہتے ہوئے مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ اب ہم صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں، میں بھی ایک ایسے گھرانے میں پرورش پا رہی تھی جہاں دین کا صرف نام تھا۔ میں نے کبھی اپنے بڑوں کو یہ کہتے نہیں سنا کہ بیٹا نماز پڑھ لو، یا پردہ کرلو، میں بھی اس ماحول کا حصہ تھی اور اس طرح کی ہی تھی۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ کوئی بھی نیا فیشن مجھ سے شروع ہوتا تھا اور مجھ پر ختم۔ اس ماحول میں رہتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ خاص کرم تھا کہ میں نماز اور روزے کی پابند تھی۔ فارغ وقت میں اکثر سوچا کرتی تھی کہ میں غلط تو نہیں ہوں، لیکن کیسے؟ یہ سمجھ نہیں پاتی تھی اور ایک دن عشاء کی نماز کے بعد میں قرآن شریف کی تلاوت کر رہی تھی کہ میری نظر کے سامنے قرآن پاک کی یہ آیت آئی جس کا ترجمہ ہے: اے نبی! اپنی بیویوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے گھونگھٹ ڈال لیا کریں اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ پہچانی نہ جائیں گی اور ان کو ستایا نہ جائے گا۔ (الاحزاب)

اس آیت کو پڑھنے کے بعد میرے آنسو بے ساختہ گرنے لگے اور میں یہ بات سوچنے پر مجبور ہوگئی کہ ہم کیسی زندگی گزار رہے ہیں اس کے باوجود پروردگار ہم پر اتنا مہربان ہے، ہماری نافرمانیوں کا یہ حال ہے پھر بھی اس کی نوازش ہم پر اتنی ہے۔ قرآن پاک ہم سے کیا کہتا ہے اور ہم کیا کرتے ہیں۔ میں نے سوچا میں کتنی غلط ہوں اللہ تعالیٰ کے احکام کو بالائے طاق رکھ کر بے پردہ گھومتی ہوں، کتنے مردوں کی نگاہ کا مرکز بنتی ہوں، کیا یہ سب ٹھیک ہے؟ اس کے بعد میں نے پختہ عزم کرلیا کہ مجھے پردہ کرنا ہے چاہے کتنی ہی مشکلات کیوں نہ ہوں، بس مجھے دین حق پر چلنا ہے اور پھر میں نے پردہ شروع کردیا۔ خاندان والوں نے میری بہت مخالفت کی ان ہی دنوں کی بات ہے میری ایک کزن کی شادی تھی میں برقعہ اور حجاب میں گئی اور وہاں میں نے حجاب نہیں اتارا تو میری والدہ نے مجھ سے یہ کہا کہ یہ سب چھوڑ دو لوگ تم پر ہنستے ہیں، مذاق اڑاتے ہیں۔ میں نے ان کو یہ کہہ کر مطمئن کردیا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو ہدایت بخشنے کا ارادہ کرلیتا ہے تو اس کے لئے راہیں کھول دیتا ہے، اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کردیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی محبت بندوں کی محبت پر اس طرح غالب آجائے تو دنیا تو باتیں بناتی ہے۔ لوگوں کو کہنے دیں یہ میرا اور میرے اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔ شادی سے واپس آنے کے بعد بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے وقت میں بہت روئی اور میں نے سوچا کیا دین پر چلنا اتنا ہی مشکل ہے؟ کیا لوگ مجھے اسی طرح برا بھلا کہتے رہیں گے؟ یا اللہ تو ان لوگوں کو ہدایت عطا فرما جو لوگ میری ہمت توڑ رہے ہیں اور ان کو میرا مددگار بنادے۔ تو نے ہی مجھے پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور تو ہی ان لوگوں کے دل میں یہ بات ڈال دے کہ میں صحیح ہوں اور تیرے لئے تو یہ کچھ مشکل نہیں، تو تو ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر میرے رب نے میرا بہت ساتھ دیا مجھے وہ ہمت و حوصلہ دیا کہ اب میں مکمل پردہ کرنے لگی ہوں اور مجھے پردہ کرتے ہوئے آج پورا ایک سال ہوگیا ہے۔

پردہ کرنے کے بعد میرے دل کو بہت سکون ملا لوگوں کی بری نظروں سے بچ گئی اور اب سب مجھے احترام کی نظروں سے دیکھتے ہیں، میری تمام بہنوں کو نصیحت ہے کہ قرآن پاک کو پڑھیں، سمجھیں اور غور کریں کہ قرآن پاک میں ہم سے کیا کہا جا رہا ہے پھر یہ نہ ہو کہ وقت ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے اور اس رب کا بلاوا آجائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے احکام سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری تمام بہنوں کو پردے کا پابند بنائے۔ امین۔

43 سال سے آزمودہ سو فیصد خالص
نیا عرقِ شیریں
بچوں کی صحت کا محافظ
BSENA UNANI LABORATORIES SUKKUR
نقالوں سے ہوشیار رہیں
B-Sena Unani Laboratories
P.O.Box No. 108 Opp. Govt. Degree Colleges
Shikarpur Road, Sakkar.
RETAIL PRICE
RS. 20.00

موسم سرما کی خصوصی سوغات: حلوہ گاجر، حلوہ سوہن، حلوہ پستہ
عصرِ شیریں™
Delights
بلاک 13-A ممتاز منزل، مین یونیورسٹی روڈ، گلشن اقبال بالمقابل PIA پلانیٹیریم، کراچی پاکستان۔
TEL: 92-21-4981829
FAX: 92-21-4982518

ہر بدھ کو روزنامہ اسلام کے ساتھ شائع ہوتا ہے

روزنامہ اسلام

خواتین کا اسلام

95

بدھ 16 ذیقعدہ 1425ھ مطابق 29 دسمبر 2004ء

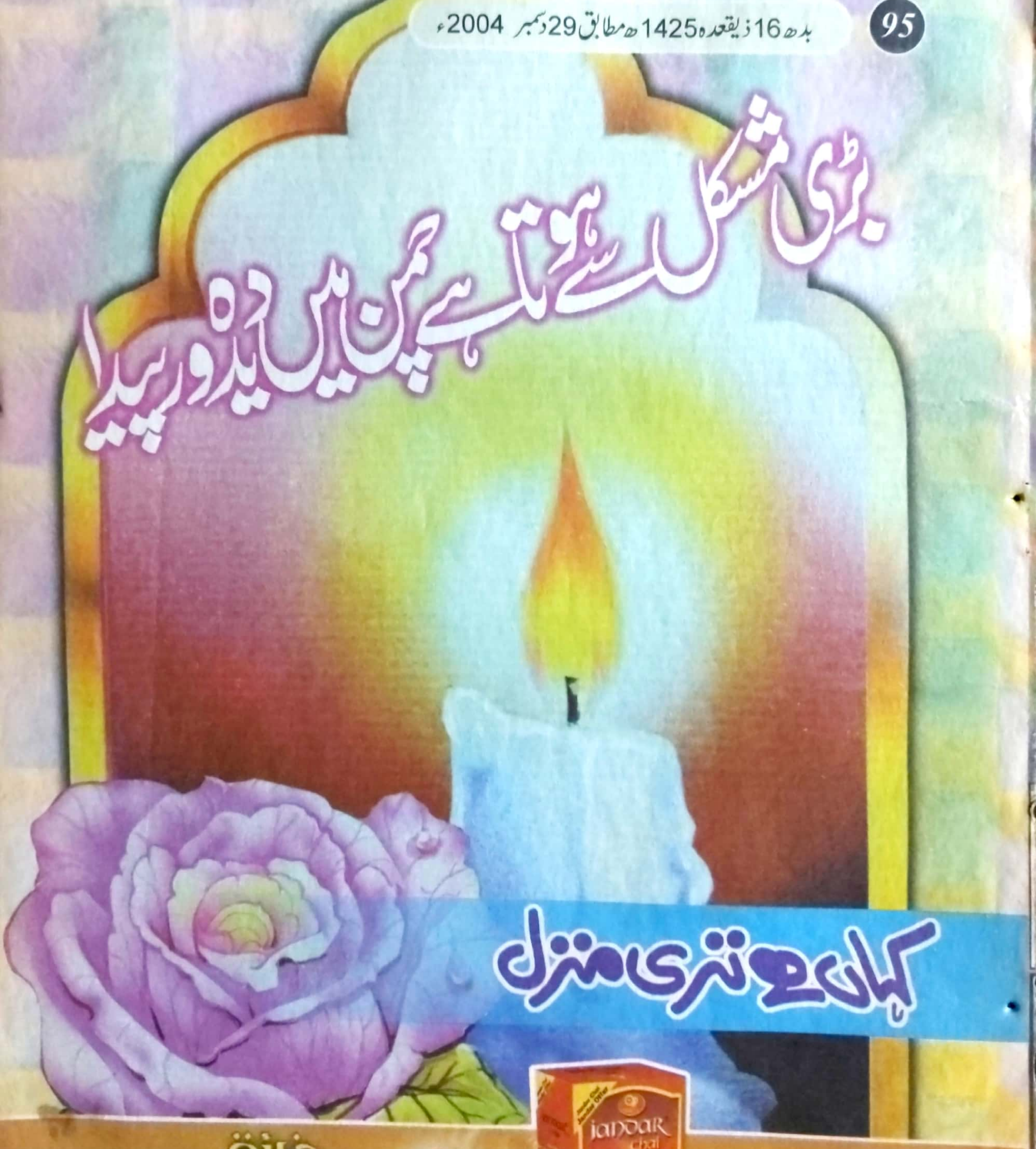

Jandar chai
اب لیجیے چائے کا اصل مزہ
نہیں تو چائے نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسِ قرآن و حدیث

گناہ پر اصرار

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ ہر انسان سے گناہ ہو سکتا ہے، کوئی انسان ایسا نہیں جو یہ دعویٰ کر سکے کہ مجھ سے کبھی گناہ نہیں ہو سکتا، مسلمان کی شان یہ ہے کہ اگر اس سے کوئی گناہ ہو جائے تو وہ اس پر اصرار نہیں کرتا، سورۂ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ والوں کی مختلف صفات بیان فرمائی ہیں، ان میں سے ایک صفت یہ ہے کہ ''اور وہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اس کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ اور جان بوجھ کر اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔'' دیکھئے اس آیت کریمہ میں متقیوں کی صفت یہ بیان نہیں فرمائی کہ ان سے کبھی گناہ ہی نہیں ہوتا بلکہ یہ بیان فرمائی ہے کہ ان سے اگر گناہ ہو جائے تو وہ اسے مسلسل نہیں کئے جاتے بلکہ اللہ کو یاد کرتے اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں، انسان کو ذکر و استغفار کی توفیق تب حاصل ہوتی ہے جب وہ اللہ کی کتاب میں غور و فکر کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے جنت کی جو نعمتیں ذکر فرمائی ہیں اور اطاعت گزاروں کے ساتھ ان کا وعدہ کیا ہے۔ یونہی دوزخ کے مختلف عذابوں کا ذکر ہے اور نافرمانی کرنے والوں کو ان سے ڈرایا گیا ہے، جب انسان انہیں یاد کرتا رہتا ہے تو اس کے دل میں خوف اور امید کا جذبہ قوی ہو جاتا ہے، ایسے انسان سے اگر بتقاضائے بشریت کبھی کوئی گناہ ہو جائے تو وہ بے چین ہو جاتا ہے، اسے منعمِ حقیقی کے انعامات یاد آتے ہیں اور جب تک وہ توبہ نہ کر لے اس کے ضمیر میں ایک خلش اور کسک سی محسوس ہوتی ہے جیسا کہ حضرت سھل بن عبداللہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ''توبہ کرنے والے کی علامت یہ ہے کہ گناہ کی وجہ سے اسے کھانا پینا بھی اچھا نہیں لگتا، اسے تو بس یہ فکر لگی ہوتی ہے کہ جتنا جلدی ممکن ہو میں گناہ سے پاک ہو جاؤں، ایسا نہ ہو کہ گناہ کی نجاست میں آلودہ ہونے کی حالت میں مجھے موت آ جائے کیونکہ موت کا متعین وقت کسی کو معلوم نہیں وہ تو کسی وقت بھی آ سکتی ہے، نہ معلوم توبہ کی مہلت مل سکے یا نہیں'' جو لوگ زندگی کی شدید محبت اپنے دلوں میں پال لیتے ہیں اور موت کو اس لئے یاد نہیں کرتے تاکہ ان کا لطف اور عیاشی بے مزہ نہ ہو جائے، مگر یہ تو کافر کا اندازِ فکر ہوتا ہے، مسلمان کی سوچ ایسی نہیں ہوتی اسے ہر وقت موت کی آہٹیں سنائی دیتی ہیں اس لئے وہ گناہ پر اصرار کی بجائے فوراً استغفار کر لیتا ہے، سورۂ واقعہ میں گناہوں پر اصرار اور مرنے کے بعد والی زندگی کا انکار کافروں کی صفت بتایا گیا ہے، ارشاد ہوتا ہے ''اور بائیں ہاتھ والے کیا ہیں، بائیں ہاتھ والے گرم ہوا اور گرم پانی میں ہوں گے اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں جو نہ ٹھنڈا ہے نہ فرحت بخش، بے شک یہ لوگ اس سے پہلے بہت نازوں میں پلے ہوئے تھے اور بڑے بڑے گناہوں پر اصرار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر دوبارہ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے۔''

قرآن کریم کے علاوہ احادیث میں بھی گناہ پر اصرار کی مذمت اور استغفار کی فضیلت وارد ہوئی ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا ''لوگو! رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا، معاف کیا کرو اللہ تمہیں معاف کر دے گا، ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو سنتے تو ہیں مگر نہ تو یاد رکھتے ہیں نہ ہی عمل کرتے ہیں، ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھنے کے باوجود گناہ پر اصرار کرتے ہیں۔''

علماء اور صوفیاء نے گناہ پر اصرار کے بارے میں جو کچھ کہا ہے، اس میں سے چند منتخب اقوال یہاں نقل کئے جاتے ہیں، امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''مختلف اسباب کی وجہ سے صغیرہ، کبیرہ بن جاتا ہے ان میں سے ایک سبب اصرار اور مداومت بھی ہے، پانی کے چند قطرے جب پتھر پر مسلسل گرتے رہیں تو اس میں نشان پڑ جاتا ہے، یونہی چھوٹے چھوٹے گناہ جب بار بار کئے جاتے ہیں تو ان کی وجہ سے دل ضرور تاریک ہو جاتا ہے۔''

امام ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''جس سے درگزر کیا جا رہا ہے اسے دھوکے کا شکار نہیں ہونا چاہئے کیونکہ کبھی سزا میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے، گناہوں میں سے بدترین گناہ جس کے لئے بڑی سزا تیار کی گئی ہے وہ گناہ پر اصرار کرنا ہے۔''

''بسا اوقات جب گناہوں میں مبتلا شخص اپنے بدن اور مال کی سلامتی دیکھتا ہے تو گمان کر بیٹھتا ہے کہ مجھے کوئی سزا نہیں ملے گی حالانکہ مستقبل میں ملنے والی سزا سے اس کی غفلت بھی ایک سزا ہی ہے۔''

''بسا اوقات جو سزا اسے جلد دے دی جاتی ہے وہ معنوی ہوتی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے ایک عالم سے منقول ہے کہ اس نے کہا یا رب! میں نے کتنی ہی بار تیری نافرمانی کی مگر تو نے مجھے سزا نہ دی تو اسے جواب دیا گیا کہ (اے نادان) میں تجھے کتنی بڑی سزا دے چکا ہوں مگر تجھے خبر ہی نہ ہوئی کیا ایسا نہیں کہ میں نے تجھے اپنی مناجات کی حلاوت سے محروم کر دیا۔''

''سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ جسے سزا دی جائے اسے سزا کا احساس نہ ہو اور اس سے بھی زیادہ خطرناک چیز یہ ہے کہ وہ سزا کو قابلِ مسرت چیز سمجھے مثال کے طور پر مالِ حرام کا حاصل ہونا، گناہوں پر قدرت ہونا اور نیکی کی توفیق سلب ہو جانا یہ سب سزائیں ہی تو ہیں مگر وہ بے وقوف ان پر خوش ہوتا ہے۔''

آخر میں گناہوں پر اصرار کے چند نقصانات بھی ملاحظہ فرمائیں:

☆ گناہوں پر اصرار بندے اور اللہ کے درمیان وحشت کا سبب بنتا ہے۔
☆ اللہ اور مقرب فرشتے مصر (اصرار کرنے والے) پر لعنت بھیجتے ہیں۔
☆ ایسے شخص پر شیاطین مسلط ہو جاتے ہیں۔
☆ اس کے لئے طاعات مشکل ہو جاتی ہیں اور وہ دعا سے غافل ہو جاتا ہے۔
☆ وہ ہمیشہ دل کا انقباض، نفس کی خباثت اور سینے کی تنگی محسوس کرتا ہے۔
☆ اس کی نظر میں دنیا بڑی چیز بن جاتی ہے، چنانچہ وہ اس کا غلام بن جاتا ہے۔
☆ اس کی عقل خفیف اور اس کے ایمان میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔
☆ جب وہ مرتا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں۔
☆ جب وہ قیامت کے دن حساب سے فارغ ہوگا تو اسے بائیں ہاتھ والوں میں شامل کر دیا جائے گا۔
☆ وہ انسانوں کی نظر میں بھی ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے۔

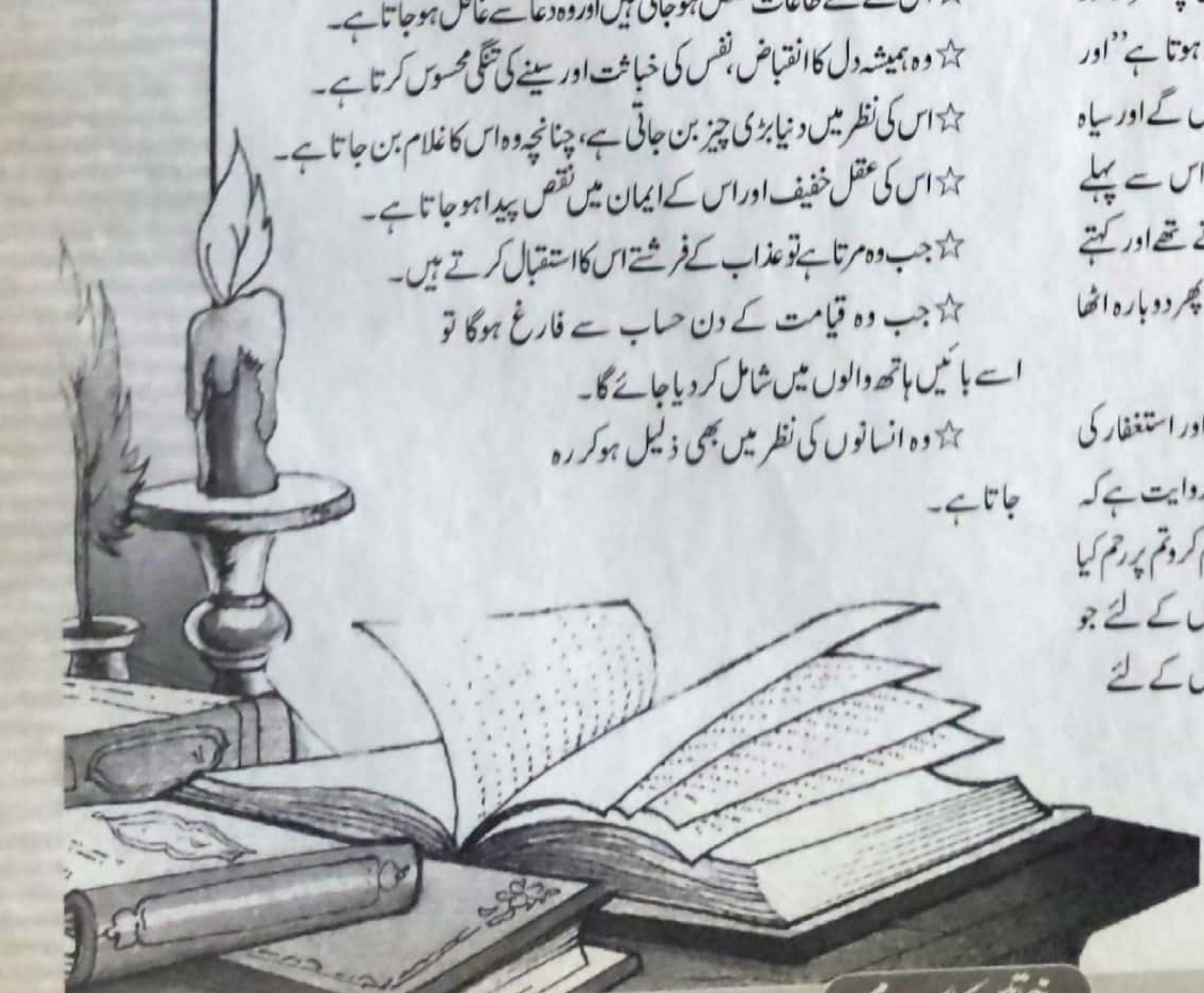

نفس کے شر سے پناہ مانگئے

اَللّٰھُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَ أَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ. (ترمذی)

اے اللہ! میرے دل میں وہ ڈال جس میں میرے لئے بھلائی اور بہتری ہو اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچا اور اپنی پناہ میں رکھ۔

تعمیرِ فکر

مستحکم خاندان کی تعمیر کیسے؟

۶.....توازن قائم رکھئے:

آپ ماں ہیں یا باپ، آپ کو اپنی اولاد میں سے کسی ایک بچے سے خاص محبت ہوسکتی ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے لیکن ضروری ہے کہ اعتدال اور توازن کا دامن تھامے رکھیں کسی ایک بچے کی طرف زیادہ التفات دوسرے بچوں کو آپ سے اور اس بچے سے دور کرسکتا ہے۔ ہمارے ہاں ایک عمومی رویہ ہے کہ والدین بیٹوں کے ساتھ زیادہ تعلق خاطر رکھتے ہیں، ان کی تعلیم اور پرورش میں کوتاہی نہیں ہونے دیتے لیکن بیٹیوں کے ساتھ معاملہ ذرا مختلف ہوتا ہے، عموماً انہیں اپنے حق سے محروم رکھا جاتا ہے اور ان کے ساتھ معاملات میں سرد مہری برتی جاتی ہے۔ مثلاً لڑکے کو رات سوتے وقت گرم گرم دودھ کا پیالہ ملتا ہے لیکن لڑکی کو بچا کھچا کھانا پڑتا ہے۔ آپ کا ایسا رویہ جہاں آپ کے لئے دین و دنیا کے اعتبار سے خسارے کا باعث ہوگا وہیں اس بچی کا مستقبل بھی تاریک ہو جائے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچیوں کی تعلیم و تربیت اور پرورش کی خاص ہدایت فرمائی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچ جائیں تو وہ قیامت میں میرے ساتھ ہوگا۔" (مسلم)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ارشاد گرامی ہے:

"جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی، ان کی اچھی تربیت کی، ان سے حسنِ سلوک کیا پھر ان کا نکاح کردیا تو اس کے لئے جنت ہے۔" (ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچیوں کے معاملے میں خاص تاکید اس لئے فرمائی کہ معاشرے میں بیٹی کو بیٹے کے مقابلے میں کمتر سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے آپ نے ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید بھی فرمادی اور اس کے بدلے (۱) اجر و ثواب، (۲) اپنی معیت اور (۳) جنت کی بشارت بھی دے دی۔ خاندانی زندگی میں توازن قائم رکھنے کے اور بھی مقام ہیں مثلاً عزیز و اقارب سے تعلق میں، دوستوں کے ساتھ دوستی میں، معاملات میں، گھریلو اخراجات میں غرض اس توازن کی کوئی حد نہیں، ہر معاملے میں اعتدال اور توازن ضروری ہے حتیٰ کہ عبادات میں بھی اس اعتدال کی تعلیم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی، آپ نے ارشاد فرمایا "خیر الامور اوسطها" کہ معاملات کی انجام دہی میں بہترین راہِ عمل درمیانہ پن ہے۔

۷.....رہنمائی کیجئے:

آپ کی اولاد آپ کے پاس اللہ کی امانت ہے، اس امانت کا حق یہ ہے کہ اس کی صحیح رہنمائی کی جائے، زندگی کے مختلف مرحلوں پر پیش آمدہ حالات سے بروقت آگاہ کیجئے۔ بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو انہیں مستقبل کے حوالے سے مناسب اور دین و دنیا کے اعتبار سے بہتر مشورہ دیجئے، ان کے مزاج و نفسیات کو دیکھتے ہوئے ان کے لئے مناسب شعبہ تجویز کیجئے۔ دوستوں کے انتخاب، کاروباری اسلوب، عام لوگوں کا معاشرے میں چلن، زمانے کی اونچ نیچ، ان تمام معاملات کے متعلق ایک مربی کی حیثیت سے آگاہی دیجئے تاکہ آپ کی اولاد آپ کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اطمینان کے ساتھ شاہراہ حیات پر گامزن رہ سکے۔

۸.....بچوں کو دوست بنائیے:

موجودہ دور میں بچوں میں نت نئی باتیں سوچنے اور سوال کرنے کا رجحان بہت زیادہ ہے، انہیں کسی چیز سے منع کیا جائے تو وہ علت جانے بغیر اس چیز کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے جبکہ حکم چلانے کی صورت میں باغیانہ جذبات پرورش پاتے ہیں۔ اس لئے حکمت کا تقاضا ہے کہ انہیں اپنے قریب کیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی چیز کے بارے میں سوال کریں تو معقول جواب دیا جائے، وہ کوئی اچھا کام کریں، تعلیمی میدان میں کوئی معرکہ سر کریں تو تعریف اور انعام سے نوازیں، انہیں اپنے پاس بیٹھنے اور بات چیت کرنے کا موقع دیں، ان کی دل چسپیوں میں آپ بھی دل چسپی لیں، بچے کیا پڑھ رہے ہیں، اس کا جائزہ لیں مگر یہ بھی نہیں کہ ان پر نادیدہ نظر نہ رکھی جائے بلکہ ان کی شخصیت کو صحیح نہج پر استوار کرنے کے لئے بچوں کی حرکات و سکنات پر نظر بھی رکھیں اور کسی بھی غلط حرکت پر مناسب انداز میں سمجھائیں۔ ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ بچوں میں ہر وہ کام کر گزرنے کی تمنا ہوتی ہے جس سے منع کیا جائے لہٰذا بچے کو محض منع کرنے کی بجائے اسے قائل کریں۔ آپ کی طرف سے محبت اور دلیل سے سمجھائی ہوئی بات یقیناً پائیدار ہوگی بجائے اس کے کہ آپ مار پیٹ سے کام لیں۔

۹.....مشاورت کا اہتمام کریں:

موقع بموقع اجتماعی مشاورت کا اہتمام کریں اپنی اولاد سے مشورہ لیں، خیال رکھیں کہ جب کوئی فرد مشورہ دے رہا ہو چاہے وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو اس کی بات کو دھیان سے سنیں، اسے اپنی بات کہنے کا موقع دیں، اس کی رائے کو مذاق میں نہیں اڑائیں بلکہ اسے احساس دلائیں کہ آپ نے اس کی بات غور سے سنی ہے اور اس کی رائے میں وزن ہے۔ تو تکار کی زبان سے اجتناب کریں۔ کوئی فرد ناگوار بات کہے تو تحمل سے سنیں اور سمجھائیں، کسی کی بات پر جرح نہ کریں۔ یہ آپ کے لئے بہترین موقع ہوگا کہ اپنی اولاد میں بات کرنے کا سلیقہ اور خود اعتمادی پیدا کرسکیں۔ جب فیصلہ کرنے لگیں تو ایسا فیصلہ کریں جس میں خاندان کے تمام بڑوں اور بچوں کے جذبات کی ترجمانی ہو، فیصلہ کرنے میں تقویٰ کو معیار بنائیں۔

۱۰.....اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھیں:

اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھئے، گھریلو اشیاء میں بے ترتیبی نہ ہو، ہر چیز اپنے مقام پر اور مناسب انداز میں رکھی نظر آئے۔ بستر کی چادریں، پہننے کا لباس، دروازوں پر لٹکے ہوئے پردے غرض ہر چیز صاف ہو۔ آپ کا باورچی خانہ کباڑ خانہ نظر نہ آئے۔ اسی طرح دیواروں پر جالے یا کونوں کھدروں میں کیڑے مکوڑے چھپے ہوئے نظر نہ آئیں۔ یہ آپ کا ظاہری ماحول ہے جو آپ کی باطنی پاکیزگی، طبعی نفاست اور معاشرتی تہذیب پر دلالت کرتا ہے۔ صاف ستھرے ماحول سے انسانی قلب پر بھی بہت اثر ہوتا ہے، طبیعت مسرور اور مطمئن رہتی ہے۔ آپ گھر میں داخل ہوں تو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ عَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا پڑھ کر داخل ہوں، نکلیں تو بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھ کر نکلیں اور اس دعا کو تو معمول بنا لیں۔

اللّٰهم وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

اے میرے اللہ! میرے گھر کو وسیع کردے اور میرے رزق میں برکت عطا فرمادے۔

ان شاءاللہ آپ جب مندرجہ بالا روایات کو اپنے گھر میں زندہ کریں گے تو اس دنیا میں ہی جنت کے مزے لیں گے۔ والسلام **محمد احمد حافظ**

خواتین کا اسلام انٹر نیٹ پر بھی
www.dailyislam.net.pk

خط و کتابت کا پتہ "خواتین کا اسلام" دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی
ای میل: islamforwomen@hotmail.com فیکس: 021-6622240 فون: 021-6683301

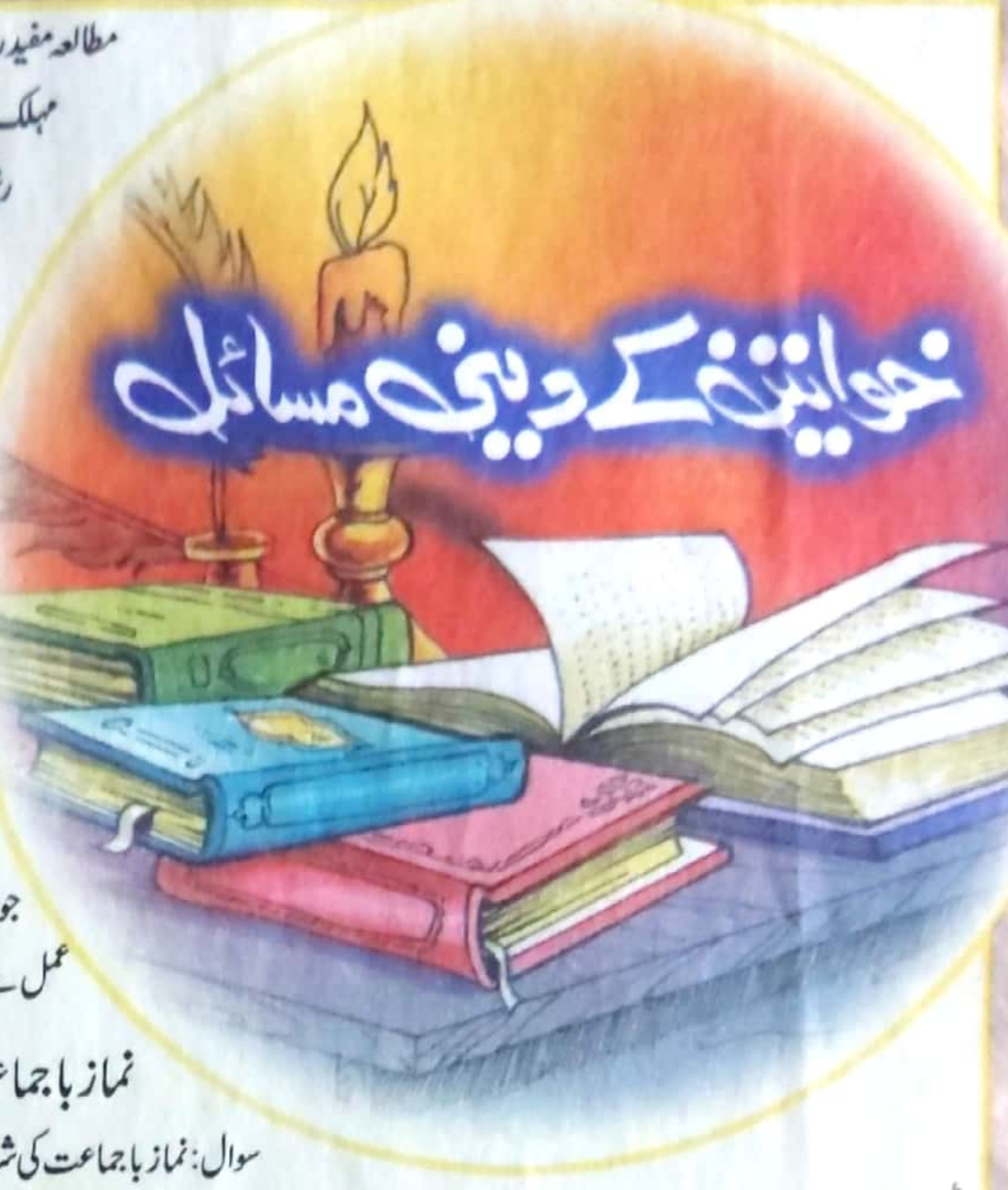

ٹی وی کا استعمال:

سوال: بہت سی عورتیں کہتی ہیں کہ ٹی وی برا نہیں، اس کا استعمال برا ہے۔ اگر ایک طرف اس میں غلط پروگرام دکھائے جاتے ہیں تو دوسری طرف قرآن مجید کی تلاوت، علماء کی تقاریر، علمی معلومات اور قدرت کے حسین مناظر بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ٹی وی میں برائی نہیں۔ اس کا غلط استعمال برا ہے۔ آپ سے سوال ہے کہ ٹی وی میں تلاوت سننا یا دینی پروگرام سننا جائز ہے یا نہیں؟ (ام سعد معاویہ، چکوال)

جواب: کچھ عرصہ پہلے شاید یہ بات صحیح تھی کہ ٹی وی برا نہیں اس کا استعمال برا ہے۔ مگر موجودہ دور میں ٹی وی برا ہی نہیں دنیا بھر کی برائی اور بے حیائی کا سرچشمہ ہے۔ یہ کوئی نظریاتی مسئلہ نہیں کہ اس پر دلائل پیش کئے جائیں۔ سامنے کی حقیقت ہے، ٹی وی جب بھی چلائیں یک بیک کسی عریاں یا نیم عریاں عورت کی متحرک تصویر آنکھوں کے سامنے آجائے گی اور فحش گانوں یا ساز و موسیقی کی شیطانی آواز کانوں سے ٹکرائے گی۔ ان فحش مناظر کے دیکھنے اور سننے کے نتیجے میں دل و دماغ اور جسمانی صحت پر جو تباہ کن اثرات پڑ رہے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ ٹی وی کے دلدادوں میں کتنے ہی لوگ آنکھیں گنوا بیٹھے، دماغی رگیں پھٹ گئیں، حیا باختہ مناظر دیکھ دیکھ کر حیاء وغیرت کا جنازہ نکل گیا۔ قیمتی اوقات، دین کے فرائض اور دیگر حقوق کا ضیاع اس پر مستزاد ہے۔ ان مفاسد کے سبب علماء امت کا متفقہ فتویٰ ہے کہ آج کے دور میں ٹی وی دیکھنا علی الاطلاق حرام ہے۔ اس کی حیثیت بینڈ باجوں کی طرح ایک آلۂ لہو ولعب کی ہے اس لئے اس سے تلاوت یا درس قرآن سننا قرآن کی توہین ہے اور یہ حرکت بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی نادان بیت الخلاء میں جاکر نماز شروع کردے۔ ٹی وی کے مفاسد اور نقصانات کی تفصیل کے لئے ان رسائل کا مطالعہ مفید رہے گا: ٹی وی کا زہر ٹی بی سے مہلک تر (مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد صاحب قدس سرہ) ٹی وی کی تباہ کاریاں (حضرت حافظ صغیر احمد صاحب زید مجدہ) ٹی وی اور عذاب قبر (مفتی عبدالرؤف صاحب زید مجدہ)۔

زندگی میں کفن تیار کرنا:

سوال: اپنی زندگی میں اپنا کفن تیار کر کے رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضا)

جواب: جائز ہے۔ صحابہ کرام کے عمل سے ثابت ہے۔

نماز باجماعت کی اہمیت:

سوال: نماز باجماعت کی شریعت میں کتنی اہمیت ہے؟ اس کی وضاحت کیجئے، میرے میاں گھر میں اکیلے نماز پڑھتے ہیں، وہ کہتے ہیں ایسے امام کے پیچھے میری نماز نہیں ہوتی جو درباری مجاور ہو۔ مزار کی آمدن کھاتا ہو۔ حلال حرام میں امتیاز نہ کرے۔ کیا یہ عذر مقبول ہے؟ (بنت حفیظ آزاد کشمیر)

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

جواب: نماز باجماعت کی ادائیگی واجب ہے، بلکہ بعض صحابہ سمیت بہت سے اکابر امت کے نزدیک جماعت فرض ہے۔ بلا عذر جماعت کا ترک گناہ کبیرہ ہے۔ جس پر احادیث میں شدید وعیدیں سنائی گئیں۔ ایک حدیث میں ترک جماعت کو کفر و نفاق اور جور و جفاء سے تعبیر کیا گیا۔ دوسری حدیث میں اس گناہ کو مسلمان کے حق میں شقاوت و بدبختی سے تعبیر کیا گیا۔ بلا عذر تارکین جماعت کے متعلق حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواہش ظاہر فرمائی کہ ایندھن جمع کرا کر ان کے گھروں کو آگ لگادوں۔ والتفصیل بلاحظ فی فتح القدیر ۱/۳۰۰

اگر کوئی شخص اس لئے تارک جماعت ہے کہ اسے امام پر اعتراض ہے تو اس میں تفصیل ہے کہ اگر امام کا عقیدہ صحیح ہے، عمل میں کمی کوتاہی ہے تب تو جماعت چھوڑنا جائز نہیں اور اگر عقیدہ میں شرک کی آمیزش ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ایسی صورت میں قریب کی دوسری مسجد میں نماز باجماعت ادا کی جائے، جس میں امام صحیح العقیدہ ہو۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو گھر میں جماعت کر لی جائے، خواہ دو فرد ہی ہوں۔

مزارات اور مقبروں کا حکم:

سوال: قبروں پر مقبرے بنانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں جائز ہے۔ دلیل میں روضۂ اطہر کی مثال دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر روضہ تعمیر کیا گیا۔ نیز صحابۂ کرام اور بزرگان دین کے مزارات موجود ہیں۔

جواب: قبروں کو پختہ بنانا، ان پر مزارات اور مقبرے تعمیر کرنا، گنبد بنانا، یہ سب کام خلاف شرع اور حدیث کی رو سے ممنوع ہیں، حدیث میں ان چیزوں کو ڈھانے کا حکم دیا گیا (لیکن یہ کام اسلامی حکومت کا ہے عوام کا نہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر اگر روضہ مبارکہ تعمیر کیا گیا تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص ہے۔ کسی دوسرے شخص کے لئے اس کی تقلید جائز نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ قبر پختہ اور چونا گچ بنائی جائے اور اس بات سے کہ اس پر کچھ تعمیر کیا جائے (مسلم وغیرہ)

ابوالہیاج اسدی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کیا تمہیں اس مہم پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا؟ جاؤ اور جو تصویر یا مورتی نظر آئے اسے مٹادو اور جو اونچی قبر نظر آئے اسے زمین بوس کردو (مسلم وغیرہ) صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقبرے صدیوں بعد لوگوں نے تعمیر کئے تھے جو حکومت آل سعود نے گرادئے۔ بزرگان دین کی قبروں پر مزارات بھی بعد کے لوگوں نے تعمیر کئے، بزرگوں کی ذات اس گناہ سے بری ہے۔

عورت کا تبلیغ کرنا:

سوال: میں لوگوں کی خلاف شرع حرکتیں دیکھ دیکھ کر کڑھتی ہوں۔ انہیں شریعت پر چلنے کی ترغیب دیتی ہوں۔ خود بھی دینی کتب کا مطالعہ کرتی رہتی ہوں۔ اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھاتی ہوں اور گناہوں سے اجتناب کی تلقین کرتی ہوں۔ کیا عورت پردہ میں رہ کر مردوں کو تبلیغ کر سکتی ہے؟ (ایضا)

جواب: آپ کا یہ جذبۂ اصلاح و ہدایت لائق صد ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان خاتون کو درد دل کی یہ نعمت دے دیں۔ اپنے بچوں کی تو سختی سے بھی اصلاح کیجئے۔ باقی محرم مردوں کو نرمی سے تبلیغ کیجئے۔ نامحرم مردوں سے گفتگو جائز نہیں ان کے حق میں بس دعاء کیجئے۔ تبلیغ میں زبانی تقریر کے بجائے کوئی مستند کتاب پڑھ کر سنائیں تو زیادہ مفید رہے گا۔ جیسے حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب قدس سرہ کے مواعظ و ملفوظات۔ اگر زبانی کوئی حدیث یا مسئلہ بیان کریں تو پہلے تحقیق کر کے اطمینان کرلیں۔

نمازوں کے مستحب اوقات:

سوال: نمازوں کے مستحب اوقات کیا ہیں؟ موسم سرما و گرما کے الگ الگ لکھ دیجئے۔ (ایضا)

جواب: ظہر گرمیوں میں اتنی دیر سے پڑھی جائے کہ گرمی کا زور ٹوٹ جائے اور سردیوں میں جلدی اول وقت میں پڑھ لی جائے۔ عصر ہر موسم میں قدرے تاخیر سے پڑھی جائے، لیکن مکروہ وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے، مغرب آفتاب غروب ہوتے ہی جلدی پڑھی جائے۔ عشاء کی نماز میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے۔ فجر میں مردوں کے لئے تاخیر اور عورتوں کے لئے تغلیس (جلدی پڑھنا) مستحب ہے۔ مرد ایسے وقت فجر پڑھیں کہ خوب اجالا ہو اور عورتیں منہ اندھیرے اور خاص بارش اور آندھی میں عصر و عشاء میں تعجیل اور باقی نمازوں میں تاخیر مستحب ہے۔

کہاں ہے تیری منزل

سیما علی

اُف یہ کیسا طوفان ہے...... یہ کیسی تباہی ہے؟ جس نے حوا کی بیٹی کو اپنی عزت و ناموس کا سودا کرنے پر مجبور کردیا...... اُس نے اپنی عفت و عصمت کو کیوں بر سر عام نیلام کرنا شروع کردیا...... اے خدا! اے میرے معبود برحق میں تجھ سے فریاد کرتی ہوں تو اس طوفان کو روک دے۔ تو اس طوفان کا رخ پلٹ دے۔ کیا مرے یہ آنسو یونہی رایگاں جائیں گے اور مشرق کی بیٹی اسی طرح عریانی کو اپنا شعار بنائے ہوئے بے منزل رواں دواں رہے گی...... اے مسلمان بہن کیا تو نے اس حقیقت کو فراموش کردیا ہے کہ اسلام نے تجھے کون سا مقام عطا کیا ہے...... وہ اسلام جو اپنے اندر سمندروں کی سی گہرائی لئے ہوئے ہے جس میں اتر کر ہی کوئی راہِ نجات حاصل کرسکتا ہے مگر افسوس تو یہ ہے کہ تم اس سمندر میں اُسی وقت غوطہ زن ہوتی ہو جب تم پر کوئی ناگہانی آفت ٹوٹ پڑے اور پھر تم اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہو...... ورنہ اب تو تم محض نام کی مسلمان ہو جو محض دکھاوے کی خاطر اپنا رشتہ اسلام سے جوڑتی ہو۔ تم ایک مسلمان عورت ہو...... مسلمانوں کے گھرانوں میں جنم لینے والی عورت مگر اُف! یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں، تمہارا دل تو بت خانہ بنا ہوا ہے اور تم اپنے معبود برحق کے سامنے سر بسجود ہونے کی بجائے اپنی خواہشات کی پرستش کررہی ہو...... تم نے اپنی روح اپنے ضمیر کا سودا کرڈالا ہے۔ اب تم وہ عورت نہیں رہی ہو جو کبھی چراغ خانہ تھی۔ تم تو اب شمع محفل بن چکی ہو...... ایک ایسی شمع جس کے گرد کئی پروانے منڈلا رہے ہوتے ہیں۔ تمہارے چہرے کی وہ معصومیت اور پاکیزگی کہاں رخصت ہوگئی جس کے دامن پر فرشتے نماز پڑھا کرتے تھے، وہ عورت کہاں چلی گئی جس کا زیور شرم و حیا تھا، جو سیپی سے نکلا ہوا قیمتی و نایاب گوہر تھی، جو شبنم سے دھلے ہوئے پتوں کی طرح پاکیزہ تھی، جو کلیوں کی طرح معصوم تھی جس کی خوشبو سے گھر مہکتے تھے...... کہاں ہے وہ عورت جس کے اوپر بھائی ناز کیا کرتے تھے، جس پر باپ کو فخر تھا، جس نے میدانِ کارزار میں غازیانِ دین کو پانی پلایا...... جس نے میدان جنگ میں دشمنوں کے چھکے چھڑا دیے...... وہ خولہ کہاں گئی، وہ فاطمہ کدھر ہے...... وہ عورت کہاں چلی گئی جس کا شوہر مجازی خدا تھا جس کے تقدس پر فرشتے نثار ہوتے تھے۔ آج جس چیز کو تم نے اختیار کیا ہے کیا یہی ہے وہ مشرق کی زینت؟

نہیں ہرگز نہیں یہ مشرق کی زینت نہیں ہے، یہ تو ہوٹلوں اور کلبوں کی زینت ہے جس نے مال و زر کی خاطر اپنی عصمت کا سودا کرڈالا ہے...... یہ تو وہ عورت ہے جس کا ہر عضو دعوت عام ہے، اس کا شیوہ تو جسم کی نمائش ہے، اس کے جسم پر تو برائے نام کپڑا ہے، اس کا دم تو گھر کی چار دیواری میں گھٹا جاتا ہے...... یہ تو آزادی کی متوالی ہے اور مردوں کے دوش بدوش زندگی کی گوناگوں مصروفیات میں شرکت کرنے کی متمنی ہے۔ اس کی مشرقیت پر مغربیت نے غلبہ حاصل کرلیا ہے، یہ تو آزاد رہنا چاہتی ہے مگر یہ کیا؟ میرا قلم رک کیوں گیا ہے۔ میرے آنسوؤں میں اور شدت کیوں پیدا ہوگئی ہے...... کیا میں اپنے عزم سے اپنے مصمم ارادوں سے اس طوفان کا رخ پھیر دینے کی صلاحیت رکھتی ہوں؟ کیوں نہیں...... اگر آج بھی حوا کی بیٹی پاکیزگی کی خوبیوں سے آشنا ہوجائے تو میں وثوق سے کہتی ہوں کہ مغرب اپنی گھناؤنی تہذیب کے ساتھ اس صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہوجائے گا۔ ایک بار پھر مشرق کی یہ بیٹی اپنے اُسی تقدس کو پالے گی جو اُسے اسلام نے عطا کیا تھا۔ اب بھی وقت ہے، اب بھی اس طوفان کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

اے مشرق کی مظلوم و نادان عورت! آ میرے ساتھ آ...... میں نے تیری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے، اس دوستی میں صداقت ہے، اس دوستی میں خلوص ہے، اس دوستی میں سچائی ہے...... کیا تو اس صداقت، خلوص اور سچائی کا ساتھ نہیں دے سکے گی؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا تو میری دوستی کی طلبگار ہے۔ میں تجھ کو گناہوں کی اندھیری وادیوں کی طرف نہیں جانے دوں گی، میں تیری عفت کی حفاظت کروں گی، میں تیرے تقدس پر آنچ نہیں آنے دوں گی کیونکہ تُو تو قدرت کا حسین تخیل ہے۔

عورت کائنات کی وہ عظیم مخلوق ہے جس کی گود میں قومیں پلتی ہیں اور پروان چڑھتی ہیں۔ عورت کی صحیح تعلیم و تربیت سے خاندان کے خاندان تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ہوسکتے ہیں، عورت کی اصلاح سے معاشرے کی اصلاح اور ترقی ہوسکتی ہے۔ عورت کی درستی سے قوم اور ملک کو عروج اور وقار نصیب ہوسکتا ہے کہ اس کی گود میں بچے نشو ونما پاتے ہیں اور بچوں کے صاف اور شفاف دل پر ماں کی اولین تعلیم و تربیت کا جو نقش شروع شروع میں قائم ہوجاتا ہے وہ ساری زندگی قائم رہتا ہے، اور اس کے اثرات ساری زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ مسلم حقائق ہیں جن سے آج ہم نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ آج کل بازاروں میں جو عورتیں نظر آتی ہیں ان کو دیکھ کر ڈوب مرنے کو دل چاہتا ہے اور یہ خیال اچانک آجاتا ہے کہ سوسائٹی کی یہ پرستار کسی دن اپنے اور اپنے مقام کے ساتھ دوسروں کو بھی لے ڈوبیں گی۔ چنانچہ خواتین کو اپنا مقام قائم رکھنے کے لئے نیک راہوں پر چلنا چاہئے۔ بس اللہ تعالیٰ سے اتنی دعا ہے کہ وہ ہم سب کو نیک راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

عظمت صحابہ

اُمِ خنساء، فیصل آباد

ہمیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بلاواسطہ تعلق نہیں بلکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے تعلق ہے، وہ حضور پر ایمان لائے اور انہوں نے اقامت دین کی جدوجہد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ کفار کے ہاتھوں بڑی سے بڑی مصیبتیں اٹھائیں، فاقے کاٹے، تلواروں کے زخم کھائے، بیگانوں اور یگانوں کے طعنے سنے، مال کا ایثار کیا، گھربار اجڑنے برداشت کئے، ہجرتیں اختیار کیں، مگر ان کے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہیں آئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی آغوش صحبت میں تربیت بخشی، ان کو کتاب و حکمت سکھائی، انہیں بہترین اخلاق سے آراستہ و پیراستہ کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان صحبت سے اگر ایک طرف خالد بن ولید، عمرو بن عاص، ابوعبیدہ بن الجراح، سعد بن ابی وقاص جیسے جرنیل اور سپہ سالار پیدا ہوئے جنہوں نے کفر کی حکومتوں کو الٹ کر رکھ دیا تو دوسری جانب صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی اور معاویہ بن ابی سفیان جیسے مدبر اور منتظم اور جہاں بان بنے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پرملال کے بعد جاں نثار صحابہ نے روم کے محلات، ایران کے آتش کدوں، افریقہ کے تپتے صحراؤں اور یورپ کے کلیساؤں تک ایمان و اسلام کا پیغامِ حیات آفریں پہنچایا۔ ان کے زمانہ خلافت میں دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں مقابلے میں تاب نہ لاسکیں۔ قیصران روم اور شاہان ایران تمام تر رعب و دبدبے کے باوجود ان کے نام سے لرزتے رہے۔ ان بادیہ نشینوں نے عدل و انصاف کی نایاب مثالیں قائم کیں۔

اس کے باوجود اگر کوئی گستاخ صحابہ، ان کے فضائل و کمالات اور مکارم اخلاق کا منکر ہے اور وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ معاذ اللہ پانچ افراد (علی، مقداد، ابوذر، سلمان فارسی، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم) کے علاوہ سب منافق تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد منافق ہوگئے تھے تو خود ایسا کہنے والا گروہ ایمان سے خالی ہے، جس کا وجود امت مسلمہ کے لئے ناسور اور جس کا جسدِ ناپاک امت سے کاٹ پھینکنا لازمی ہے۔

لے پالک کو شرعی محرم بنائیں

یاسمین احمد علی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ہم جسے چاہیں بیٹے دیتے ہیں۔ جسے چاہیں بیٹیاں دیتے ہیں اور جسے چاہیں بیٹے بیٹیاں دونوں دیتے ہیں اور کسی کو ہم نہ بیٹے دیتے ہیں نہ بیٹیاں۔

بہت سے جوڑے خاندانوں میں ایسے ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے محروم رکھا ہوتا ہے۔ان میں اکثر جوڑے کسی بچے کو گود لے لیتے ہیں۔ آج کل لوگوں میں دین کا شعور پیدا ہوتا جارہا ہے اس لئے بچہ گود لیتے وقت ہی خیال کرنا چاہئے اگر ان باتوں کا خیال رکھیں تو ساری عمر گناہ سے بچیں گے۔

(۱) عام طور پر رشتے دار پہلے سے ہی کہہ دیتے ہیں کہ کون بچہ دے گا اگر مرد کے رشتے داروں میں سے بچہ لیا جائے تو مرد کا محرم ہو یعنی بہن بھائی کی اولاد یا بہن بھائی کی اولاد کی اولاد اور لڑکی ہو یوں مرد کو محرم کا مسئلہ نہ ہوگا اور لڑکی ہونے کی وجہ سے عورت کو محرم کا مسئلہ نہ ہوگا۔

(۲) اسی طرح اگر عورت اپنے خاندان سے گود لے تو وہ بھی ایسا لڑکا لے جو اُس کا محرم ہو اور لڑکا ہونے کی وجہ سے مرد کو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔

(۳) اب کبھی ایسی صورت حال پیش آجاتی ہے کہ عورت کے رشتے داروں کی طرف سے لڑکی ہی مل سکتی ہے اور مرد کے رشتے داروں کی طرف سے لڑکا تو ایسی صورت میں یہ کرنا چاہئے کہ اگر مرد کے رشتے داروں کا لڑکا ہو تو عورت اپنی کسی بہن یا بھانجی کا دودھ پلوادے تو پھر وہ بچہ عورت کے لئے شرعی محرم ہو جائے گا۔اگر عورت کے رشتے داروں سے لڑکی ہی مل رہی ہے تو مرد اپنی بہن بھانجی یا بھتیجی کا دودھ پلوادے تو یوں وہ مرد کی محرم ہو جائے گی۔

(۴) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے بے اولاد جوڑا کسی ادارے سے بچہ گود لے لیتا ہے تو اگر لڑکا ہے تو عورت اپنی بہن بھانجی یا بھتیجی کا دودھ پلوادے اور اگر لڑکی ہے تو مرد اپنی بھانجی، بھتیجی یا بہن کا دودھ پلوادے اس طرح وہ بچہ آپ کا شرعی محرم بن جائے گا۔

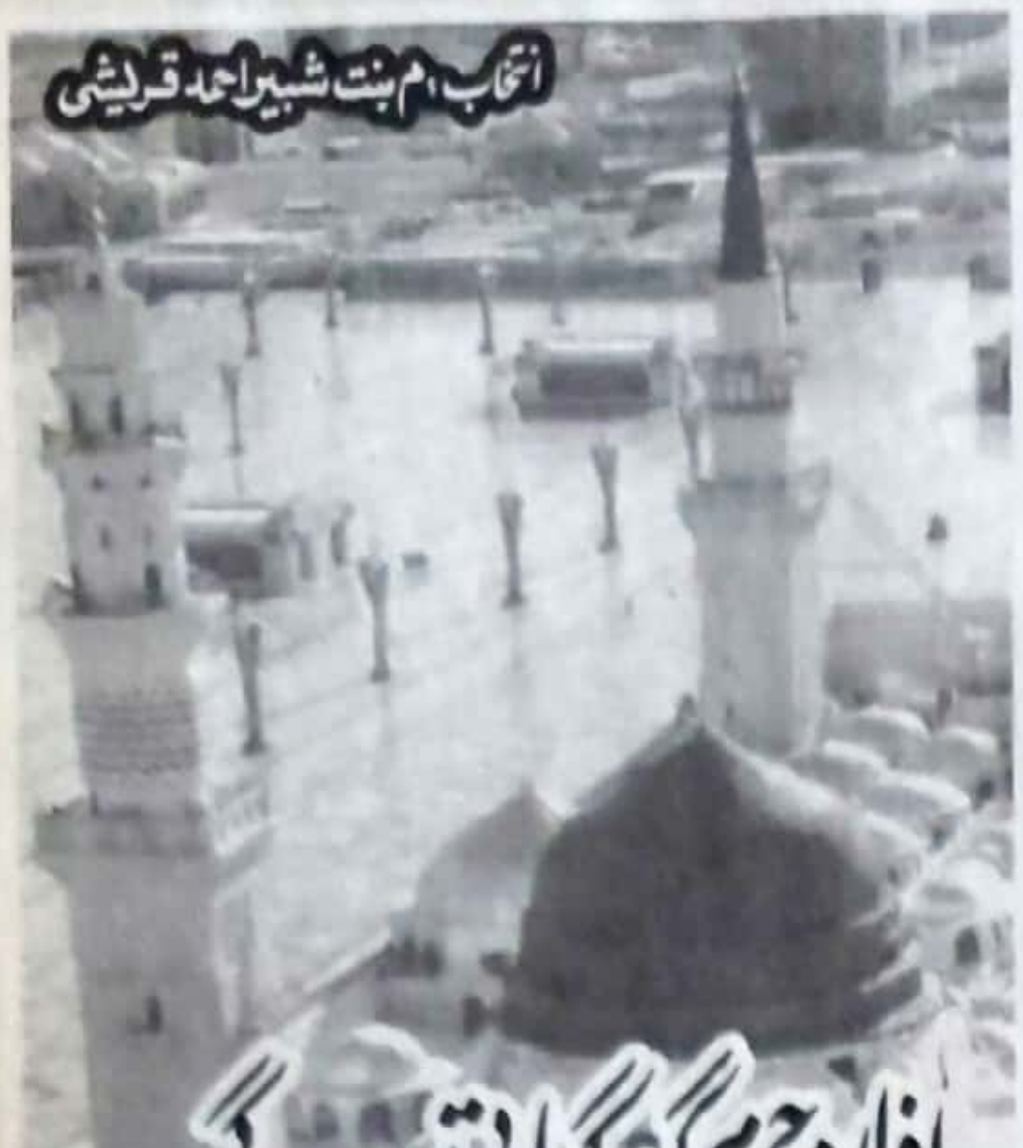

اذانِ حرم گدگداتی رہے گی

وہ شاداب لمحے جو گزرے وہاں پر
مہک ان کی سانسوں سے آتی رہے گی
وہ دم صبح ان کے در پر حاضری
مسلسل ہمیں خوں رلاتی رہے گی
بہت آئے گا یاد راتوں کو اٹھنا
اذان حرم گدگداتی رہے گی
سنہری سنہری وہ روضہ کی جالی
ہمیں اپنی جانب بلاتی رہے گی

گردہ فیل کا مستقل علاج

بغیر ڈائیلاسس کروائیں

ہر قسم کے آپریشن سے پہلے

30 سالہ مہارت اور جدید ادویات کی بدولت

چھاتی اور جسم کی گلٹیاں، رسولیاں اور کینسر، ناک کی ہڈی و گوشت، گردے، مثانہ اور پتہ کی پتھریاں ہرنیا، بواسیر، فسچولہ اور دل کا بائی پاس کروانے سے قبل رابطہ کیجئے

ان شاء اللہ اب آپریشن کروانے کی ضرورت نہیں، بغیر آپریشن علاج کروائیں

اوقات ملاقات: صبح 9 تا 2 بجے تک
سلطان ویلفیئر ہسپتال بلمقابل بہاری کالونی گوجرانوالہ
فون: 0431-272660-275497

(گولڈ میڈلسٹ)
پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی راجپوت

اوقات ملاقات: شام 4 تا 7 بجے تک
پولی کلینک بازار حاجی پورہ اندرون ٹھاکر سنگھ گیٹ گوجرانوالہ
فون: 0431-212260-217149

غرورِ کا پھل

فِضہ اللہ آبادی

جاؤ کالی بلی چائے بنا کر لاؤ، دیکھ نہیں رہی کہ میری سہیلیاں آئی ہیں۔

زوبی یہ تمہاری نوکرانی ہے کتنی کالی، اوپر سے اس کی بلی کی طرح چمکتی آنکھیں کتنی عجیب لگ رہی ہیں، ہاہاہا... ایک بھرپور قہقہہ کمرے میں گونجا اور انم کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کے رخسار تک آ گئے، زوبی ہمیشہ انم کو نیچا دکھاتی حالانکہ انم اس کی بڑی بہن تھی اور اسے بہت پیار کرتی تھی مگر زوبی اس کے کالے رنگ کی وجہ سے اس سے بہت نفرت کرتی تھی حالانکہ انم کافی اچھی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اسے رنگ ضرور کالا دیا تھا مگر اس کے اخلاق بہت اچھے تھے، پانچ وقت کی نماز پابندی سے پڑھتی تھی اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتی۔ زوبی کالج میں فورتھ ایئر کی اسٹوڈنٹ تھی اسے نماز وغیرہ سے کوئی لگن نہیں تھی ہر وقت گانے یا پھر سہیلیاں۔ انم نے خود ہی زیادہ دیناوی تعلیم حاصل نہیں کرنا چاہی تھی، انم کی والدہ نصرت بیگم بھی بہت پریشان رہتی تھی، اس نے کئی بار زوبی کو سمجھایا تھا۔ ۶ برس پہلے انم کے والد اچانک ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا چکے تھا، صرف یہ دونوں بہنیں ہی تھیں بھائی کوئی نہیں تھا۔ نصرت بیگم اور انم یہ دونوں ماں بیٹی کپڑے وغیرہ سلائی کر کے زوبی کی تعلیم کے اخراجات پورے کر رہی تھیں، نصرت بیگم بہت نیک عورت تھی، انم بھی بالکل اپنی ماں کی طرح تھی جبکہ زوبی بالکل ان کے برعکس تھی۔

نصرت بیگم اب اپنی جوان بچی کو مار بھی نہیں سکتی تھی، لوگ کیا کہتے ہمیشہ خاموشی سے ہی کام لیتی، انہوں نے کئی بار زوبی کو کہا کہ انم تمہاری بڑی بہن ہے، احترام کیا کرو۔

وہ میری بہن نہیں دیکھو وہ کتنی کالی ہے اور میں کتنی خوبصورت ہوں۔ بیٹا خدا سے ڈرو ایسا نہ ہو کہ تمہارا غرور تمہیں لے ڈوبے۔

''امی جان میں بھلا کیسے کالی ہو سکتی ہوں، میں تو اتنی مہنگی مہنگی کریمیں لگاتی ہوں۔''

بس زوبی بس خاموش ہو جاؤ اور دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے، تم اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر اعتراض کر رہی ہو۔ یا اللہ میری بیٹی کو تو ہدایت دے۔

امی جان کیا آپ رو رہی ہیں؟... ادھر آؤ انم، میرے پاس... امی جان کیا میں آپ کو بھی بری لگتی ہوں، امی جان میں کالی ہوں نا۔ نہ بیٹی ایسا نہ کہو تم بھی تو میری بیٹی ہو، میں ہی نے تمہیں اپنی کوکھ سے جنم دیا ہے... آپ زوبی کو کیوں ڈانٹ رہی تھیں؟...... کوئی نئی بات ابھی بچی ہے، تم میری بیٹی مجھے معاف کر دینا میں نے تم دونوں کی تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، شاید پھر بھی کوئی کمی رہ گئی ہو جس کی سزا مجھے زوبی کے روپ میں مل رہی ہے۔ بے اختیار انم کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے، بس امی جان آپ اللہ سے دعا کریں جو سب کی سننے والا ہے۔

آج چھٹی سے پہلے ہی زوبی گھر آ گئی، خیر تو ہے آج اتنی جلدی آ گئی ہو... بس امی جان آج میری کچھ خاص سہیلیاں آ رہی ہیں اور ان کے لئے آج میں خود کھانا تیار کروں گی۔

کیا تم!...... ہاں تو کیا میں نہیں بنا سکتی؟ وہ کالی بلی جو ہے، کہاں ہے اسے کہیں میرا ہاتھ بٹائے۔

ہر وقت بیٹا ایسا نہ کہا کرو، اللہ تعالیٰ کو اچھا نہیں لگتا۔

زوبی کو اب اسی حالت میں ہی رہنا تھا یا پھر پلاسٹک سرجری اس کے سوا کوئی حل نہیں تھا،

کیا اچھا لگتا ہے اور کیا نہیں بس آپ ہر وقت یہی کہتی رہتی ہیں مجھے کھانا تیار کرنے دیں... نصرت بیگم معمول کی طرح خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی زوبی جلدی سے کچن میں آئی، گوشت کو پریشر ککر میں ڈال کر چولہے پر رکھ دیا اور چاول صاف کرنے لگی، انم بے چاری پیاز وغیرہ کاٹنے لگی، انم نے بڑی محبت سے کہا لاؤ کھانا میں تیار کر دیتی ہوں، تمہیں کھانا بنانا نہیں آتا اور کیا ککر کا ٹائم رکھ لیا ہے بھلا تم نے۔

جاؤ دفع ہو جاؤ آئی بڑی سمجھدار۔

یہ تم ہر وقت مجھے کالی...

کیوں کہتی ہو، زوبی اللہ کے نزدیک سب انسان صورت کے لحاظ سے برابر ہیں...، یہ تم اور امی ہر وقت لیکچر ہی دیتی رہتی ہو، جلدی کرو کھانے کا ٹائم ہو گیا ہے، جلد جاؤ باہر دروازے پر دستک ہو رہی ہے، شاید ارم وغیرہ آئیں ہوں، اگر وہ ہوں تو انہیں میرے کمرے میں بٹھا دینا، میں چائے لے کر خود ہی آ رہی ہوں۔ انم دروازے کی جانب چلی گئی۔

اوہ! کتنی دیر ہو گئی ہے ککر کو چولہے پر رکھے ہوئے، زوبی فوراً چولہے سے ککر کو اتار کر کھولنے لگی۔ دراصل زوبی نے کبھی کچن جانے کی زحمت نہ کی تھی اس لئے اسے ککر کے استعمال کرنے کا پتہ ہی نہیں تھا، آج اس نے خود ہی کہا تھا کہ میری کچھ خاص سہیلیاں آ رہی ہیں، اس لئے میں خود ہی کھانا بناؤں گی، یکدم زوبی نے ککر کا ڈھکن کھولا سارا گوشت اور پانی ابل کر زوبی کے منہ پر آ پڑا، اتنا گرم پانی اور گوشت لگنے کی وجہ سے وہ چولہے پر آ گری۔ اچانک چیخوں کی آواز سن کر انعم دوڑتی ہوئی کچن میں آئی، جلدی سے زوبی کو پکڑ کر اٹھانے لگی، امی... امی! دوڑ کر آئیں دیکھیں زوبی کو کیا ہو گیا ہے۔

چیخوں کی آواز سن کر زوبی کی سہیلیاں بھی دوڑ کر آئیں فوراً زوبی کو گاڑی میں ڈالا اور اسپتال لے گئیں انم کافی رو رہی تھی اور اس عبرت ناک تنبیہ پر کانپ اٹھی تھی کیونکہ زوبی کا چہرہ دیکھنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ زوبی کا صرف چہرہ ہی جھلسا تھا باقی سارا جسم محفوظ تھا۔ اسپتال والوں نے فوراً زوبی کو ایمرجنسی وارڈ میں داخل کر لیا۔ زوبی فرش پر گرنے کی وجہ سے کافی زخمی بھی ہو چکی تھی، خصوصاً زوبی کے سر پر کافی گہری چوٹ آئی تھی جس کی وجہ سے کافی خون بہہ چکا تھا۔

ڈاکٹر صاحب میری بچی کیسی ہے؟ بی بی کافی خون بہہ گیا ہے، خون کا فوری انتظام کریں، ڈاکٹر صاحب پلیز میرا خون چیک کریں، انم نے کہا۔ اتفاقاً انم کا خون زوبی کے گروپ سے مل گیا۔ انم نے اپنا خون دے کر زوبی کی جان بچالی تھی اور زوبی موت کے منہ سے نکل کر زندگی کی طرف لوٹ آئی تھی، ڈاکٹر صاحب کیا اب میں اپنی بچی کو دیکھ سکتی ہوں؟ ہاں ہاں! لیکن برائے مہربانی زیادہ باتیں نہ کیجئے گا۔

زوبی بیٹا کیسی ہو؟ ٹھیک ہوں امی۔ امی میرے چہرے کو کیا ہوا ہے، میرا چہرہ تو ٹھیک ہو جائے گا نا؟ ہاں کیوں نہیں بیٹی۔ آج پورے تین ماہ ہو گئے تھے، زوبی کو اسپتال آئے ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب اب ہم گھر جا سکتے ہیں اور یہ پٹیاں کب کھلیں گے چہرے کی...... ڈاکٹر صاحب آپ خاموش کیوں ہیں؟

بی بی دراصل آپ کی بیٹی کا چہرہ مکمل طور پر جھلس چکا ہے اتنی دیر میں زوبی کے کمرے سے چیخنے کی آواز سنائی دی، ڈاکٹر صاحب اور نصرت دوڑ کر زوبی کے کمرے میں آئے، ان کے آنے سے پہلے زوبی بے ہوش ہو چکی تھی۔ زوبی کا چہرہ دیکھ کر اس کی ماں بھی خوف زدہ ہو گئی تھی کیونکہ زوبی کا چہرہ انتہائی بدصورت ہو چکا تھا۔

ڈاکٹر نرس سے کہنے لگا سسٹر زوبی کو انجکشن لگا دیں۔ نصرت بیگم سوچوں میں گم ہو گئی۔ امی جان ہمت کریں، خدا پہ بھروسہ کریں... انم کہنے لگی۔

زوبی کو اب اسی حالت میں ہی رہنا تھا یا پھر پلاسٹک سرجری اس کے سوا کوئی حل نہیں تھا، اور نصرت یہ سب کچھ نہیں کر سکتی تھی، وہ تو بڑی مشکل سے اپنا اور اپنی بچیوں کا پیٹ پال رہی تھی اور زوبی کے تعلیمی اخراجات پورے کر رہی تھی زوبی کو اس کے تکبر نے مار ڈالا تھا کیونکہ خدا کو غرور پسند نہیں۔

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ناصر نے کھنکار کر گلا صاف کیا تا کہ مزید تفصیل بتا سکے اور پھر روانی میں کہتا ہی چلا گیا ''بس امی! ایسی لڑکی دیکھیں کہ آپ کے بیٹے کو اللہ کی نعمتوں میں وہ سب سے بڑی نعمت معلوم ہو۔ صورت اور سیرت میں اپنی مثال آپ ہو، جو اس سے ملے پھر آپ کے بیٹے کی خوبیاں بھول جائے۔''

''ویسے بھیا! آپ میں اتنی خوبیاں ہیں بھی کہاں؟'' فریحہ نے بھائی کو شرارت سے ٹوکا تو ناصر نے اسے گھور کر دیکھا اور ابھی وہ فریحہ کو اس کی بات کا جواب دینے ہی لگا تھا کہ مسز مشتاق نے فریحہ کو ایک چپت لگا کر چائے بنانے کا کہہ دیا کیونکہ ایک دفعہ دونوں کی نوک جھونک شروع ہو جائے تو پھر الاماں والحفیظ۔

مسز مشتاق دراصل اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے آج کل زور و شور سے لڑکی ڈھونڈ رہی تھیں جو پڑھائی سے فارغ ہو کر اب برسرِ روزگار ہو چکا تھا۔ اپنی چاروں بیٹیوں کے فرض وہ ادا کر چکی تھیں لہٰذا اب گھر کی رونق بحال کرنے کے لئے بیٹے کی شادی کا سوچ رہی تھیں۔ دو سال پہلے مشتاق صاحب کی وفات نے انہیں اکیلا ہی ذمہ داریاں اٹھانے پر مجبور کر دیا تھا، رشتے تو انہوں نے کافی دیکھے تھے مگر بہو کے معاملے میں وہ جلد بازی سے کام لینا نہیں چاہتی تھیں۔ آخر ان کا اور ان کے بیٹے کی پوری عمر کا سوال تھا نہ صرف یہ بلکہ وہ تو پرانے لوگوں کی طرح اگلی نسل پر بھی آنے والی کے اثرات کا شعور رکھتی تھیں، مگر سب سے اہم سوال تو ان کے بیٹے کی پسند، ناپسند کا تھا۔ یہاں وہ خود کو بھی بے بس محسوس کرتیں تھی۔

''امی! یہ آپ نے کس رنگ کے کپڑے پہن لئے ہیں، وہ چکن بریزہ کا، ٹی پنک کلر کا سوٹ نہیں پہنا۔ آخر پہلی بار لڑکی والوں کے ہاں جا رہے ہیں، وہ کیا سوچیں گے؟'' فریحہ نے جو آج کل بھائی کے رشتے کے سلسلے میں اپنی امی کی مدد کرنے کے لئے آئی ہوئی تھی، انہیں دیکھ کر کہا جو میرون رنگ کے سوٹ میں بہت پر وقار لگ رہی تھیں۔ مسز مشتاق نے بیٹی کی طرف مسکرا کر دیکھا اور بولیں ''بیٹا! سادگی اچھی چیز ہے۔''

☆☆☆

لڑکی والوں کا گھر انہیں آسانی سے مل گیا۔ شاہد صاحب کے بارے میں انہیں ان کی کزن نے بتایا تھا جو شاہد صاحب کے خاندان کو بہت عرصے سے جانتی تھیں۔ شاہد صاحب کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔ بیٹا دونوں بیٹیوں سے چھوٹا تھا اور ابھی پڑھ رہا تھا۔ مسز مشتاق نے جب اپنی کزن کے حوالے سے بات شروع کی تو مسز شاہد نے اپنی چھوٹی بیٹی مریم کے بارے میں انہیں بتایا۔ مریم کو دیکھ کر انہیں لگا کہ وہ ان کے بیٹے کے لئے بہت مناسب رہے گی۔ ابھی اس کا بی اے کا رزلٹ نہیں آیا تھا ''اس لحاظ سے عمر بھی کم ہوگی۔'' وہ اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھیں۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ مریم کی بڑی بہن آمنہ بھی آ گئی۔ آج اسے جاب سے آنے میں ذرا دیر ہو گئی تھی۔ آمنہ بھی کچھ کم خوبصورت نہ تھی۔ ''بڑی بیٹی کی موجودگی میں یہ چھوٹی بیٹی کا رشتہ کیوں کر رہے ہیں؟'' فریحہ اور مسز مشتاق اپنی اپنی جگہ سوچتی رہیں مگر پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔

گھر آ کر انہوں نے پہلا کام اپنی کزن زبیدہ کو فون کرنے کا کیا کہ انہیں لڑکی اور لڑکی والے پسند آ گئے ہیں اور یہ کہ اب ان کی پسند نا پسند پوچھ کر بتائیں۔ مسز مشتاق کو آمنہ کے بارے میں بھی تجسس تھا، پوچھنے پر ان کی کزن نے بتایا کہ یہ بات نہیں کہ آمنہ کا رشتہ طے نہیں کرنا چاہتے بلکہ اس کے ساتھ تو ایک حادثہ ہو چکا ہے۔ ''کیسا حادثہ'' انہوں نے پوچھا۔

زبیدہ بیگم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ آمنہ کی شادی تو پڑھائی کے دوران ہی ہو گئی تھی، کم عمر تھی اور اوپر سے سسرال ایسا ملا کہ کبھی ویسا ماحول ارد گرد نہ دیکھا تھا، نہ رشتوں کا لحاظ نہ بڑے چھوٹے کی تمیز، شوہر ہی اچھا ہوتا تو بھی بات تھی، بڑی کوشش کی نبھانے کی مگر آخر طلاق پر بات ختم ہوئی اور اب تو وہ لوگ بہت ڈرے ہوئے ہیں اتنی آسانی سے ہاں نہیں کریں گے۔''

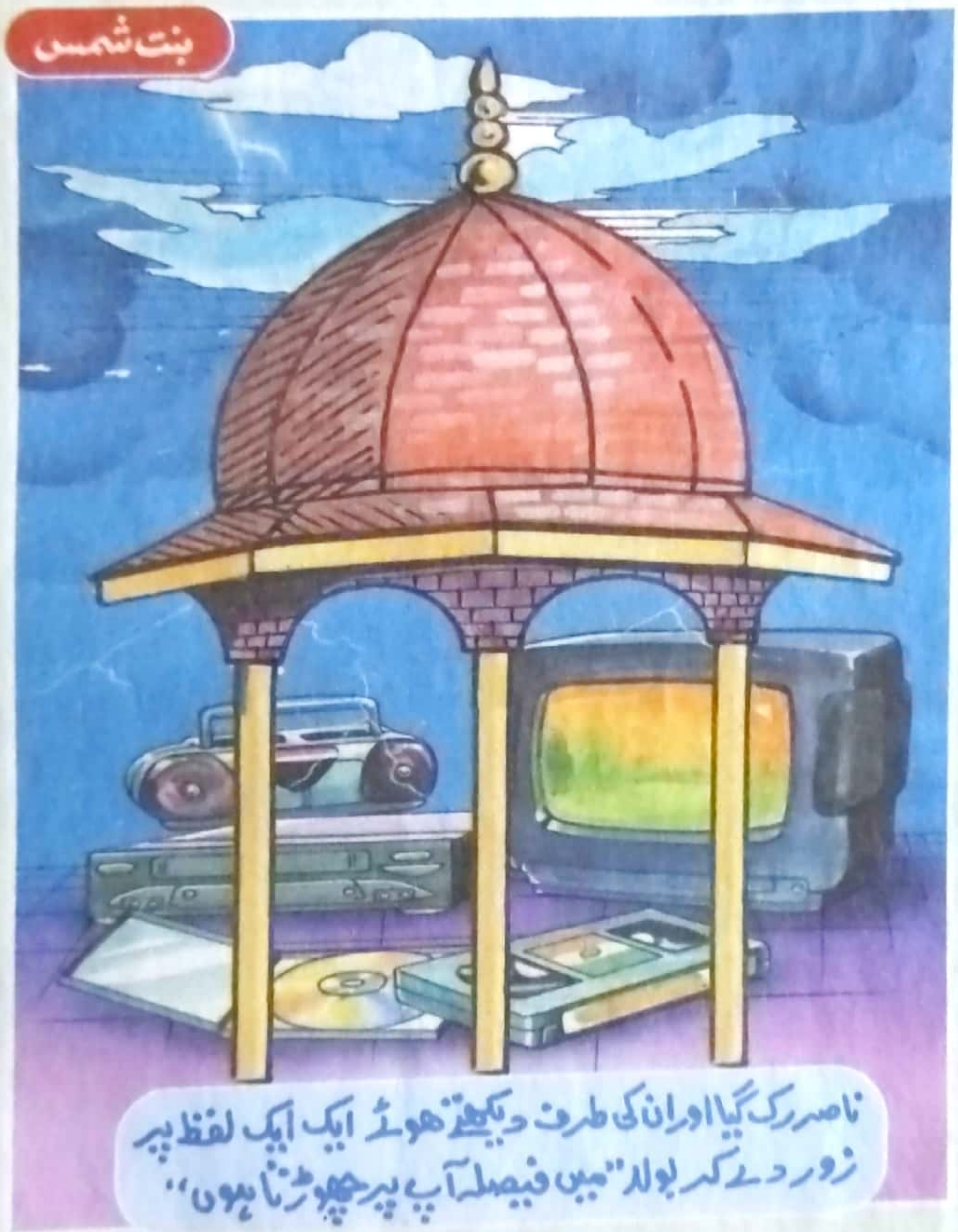

مسز مشتاق جو دم بخود ساری تفصیل سن رہی تھیں، نے یہ سن کر کہا کہ ''سب لوگ تو ایک جیسے نہیں ہوتے، انہیں کہیں ہمارے بارے میں اچھی طرح پوچھ لیں اپنی تسلی کرلیں مگر مایوس نہ کریں۔'' ''آپ تسلی رکھیں اور دعا کریں ان شاء اللہ جو ہوگا بہتر ہوگا۔'' زبیدہ بیگم نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

☆☆☆

ناصر نے گھر فون کر دیا تھا کہ اسے آج دیر ہو جائے گی۔ آج اسے وقاص کی طرف جانا تھا جو کئی دنوں سے فون پہ اسے اپنے گھر آنے کا کہہ چکا تھا۔ وقاص کے گھر گیا تو وہ کمپیوٹر کے آگے ہیڈ فون لگائے بیٹھا تھا۔

''اچھا تو گانے سن رہے ہو۔'' ناصر نے اسے دیکھ کر کہا ''نہیں یار! اس سے کہیں اچھی چیز ہے۔'' وقاص بولا ''میرے ایک دوست نے کچھ بیانات کی سی ڈیز مجھے سننے کو دی تھی، جب سننے بیٹھا تو اندازہ ہوا اب تک کس جہاں میں گم تھا اور کمپیوٹر کا کتنا غلط استعمال کر رہا تھا۔ یار! وہ مجھے کہہ رہا تھا جمعرات کو مسجد میں ضرور آؤں رات کو وہاں (شب جمعہ میں) بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، میں سوچ رہا تھا اگر تم میرے ساتھ چلو تو......!'' وقاص نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''مگر جاب کا کیا......'' ناصر نے ابھی جملہ پورا نہیں کیا تھا کہ وقاص جلدی سے بولا ''اس دفعہ جمعے کی چھٹی بن رہی ہے، جمعے کو...... تاریخ ہے۔'' ناصر سوچ میں پڑ گیا ''امی کو کیا کہوں گا، جاؤں یا نہ جاؤں؟''

''کیا سوچ رہے ہو یار، پرانی دوستی کا اتنا تو مان رکھ لو بس ایک بار چلو پھر نہیں کہوں گا۔''

''اچھا...... ان شاء اللہ'' ناصر ابھی تذبذب کا شکار تھا، تم فون پہ مجھے یاد دلا دینا۔

''کوئی مسئلہ نہیں'' وقاص نے کہا اور وہاں سے آتے ہوئے کچھ بیانات کی سی ڈیز ناصر کو بھی سننے کے لئے دیں۔

☆☆☆

مسز مشتاق بہت خوش تھیں، شاہد صاحب کے گھر والے انہیں ملنے کے لئے آئے تھے، ناصر تو گھر پر نہ تھا مگر اندازہ ہو رہا تھا کہ ان لوگوں نے سارا پتہ کروالیا ہے، اور اب رسمی کارروائیاں رہ گئی ہیں۔ ان کی کزن نے یہ رشتہ کروانے میں بڑی مدد کی تھی وہ یہ بات اچھی طرح سمجھتی تھیں۔ جمعے کو ناصر واپس گھر پہنچا تو بہنوں اور امی کو سراپا انتظار پایا۔ سلام دعا کے بعد امی نے اسے اپنے پاس ہی بٹھالیا پوچھا کہ کیسا وقت گزرا مسجد میں؟ پھر اصل بات کی طرف آتے ہوئے کہا ''بیٹا! ہم نے تمہارے لئے ویسی ہی لڑکی ڈھونڈی ہے، جیسی تم چاہتے تھے، بہت سادہ اور شریف خاندان ہے۔ فیملی بھی چھوٹی ہے، ایک بڑی بہن ہے، بے چاری کو شادی کے کچھ عرصے بعد طلاق ہوگئی۔ ایک چھوٹا بھائی ہے ابھی پڑھتا ہے اور مریم جو ہم نے پسند کی ہے ابھی بی اے سے فارغ ہوئی ہے۔ خیر بڑی والی کا بھی کہیں نہ کہیں ہو ہی جائے گا۔ مگر انہیں اب چھوٹی بیٹی کو بیاہنے کی فکر ہے۔ وہ بھی تسلی کر چکے ہیں، اب صرف تمہاری مرضی اور استخارہ کرنا رہ گیا ہے۔ ناصر نے خاموشی سے سب سنا اور سوچنے کے لئے کچھ وقت مانگا۔ مسز مشتاق نے بیٹے کی نیم رضا مندی سمجھتے ہوئے خوشی خوشی اجازت دی ''ہاں، ہاں کیوں نہیں! جیسا تم چاہو، سوچو بھی طرح آخر تمہاری پوری زندگی کا معاملہ ہے۔''

وقاص کی دی ہوئی سی ڈیز پر کچھ بیانات سننے اور مسجد میں شب جمعہ لگانے سے ناصر کی سوچ کے دھارے ہی بدل گئے۔ حساس تو وہ پہلے سے تھا، والد کی وفات نے اسے ذمہ دار بھی بنا دیا تھا۔ اسے ہمیشہ سے اندازہ تھا کہ وہ چار بہنوں کا اکلوتا بھائی ہے اور سب کو اس سے بہت امیدیں وابستہ ہیں۔ اس کا فیصلہ صرف اسی کی زندگی پر ہی نہیں سب پر اثر انداز ہوگا۔

''اچھا یا برا انجام تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، مگر سب کے سامنے بات کرنے میں آخر کیا حرج ہے؟ قسمت میں ہوا تو رشتہ ہو جائے گا نہیں ہوا، تو نہیں ہوگا۔'' یہ سوچ کر اس نے اگلے دن آفس جاتے ہوئے امی سے کہہ دیا کہ آج شام چائے ہم سب اکٹھی پئیں گے اور کچھ ضروری باتیں بھی کریں گے۔'' مسز مشتاق بھانپ گئی کہ کیا ضروری بات ہوگی، بیٹیوں کو فون کر کے آنے کی تاکید کر دی۔

شام کو گھر میں داخل ہوتے ہی بچوں کی آوازوں سے ناصر کو اندازہ ہو گیا کہ ''کورم پورا ہے'' یعنی بہنیں آچکی ہیں۔ ابھی وہ کپڑے بدل کر آیا ہی تھا کہ سب لوگ اسی کے کمرے میں چلے آئے۔ ناصر نے امی کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا ''مجھے پتہ ہے آپ سب لوگ میرا ارادہ جاننا چاہتے ہیں اور خاص طور پر امی تو مجھ سے بہت ہی پیار کرتی ہیں، میرے لئے ہمیشہ اچھا سوچتی ہیں۔ میں بھی آپ سب کو بہت خوش دیکھنا چاہتا ہوں، اسی لئے مجھے شاہد صاحب کے خاندان میں رشتہ کرنے پر کوئی اعتراض نہیں مگر......!!''

''مگر کیا؟'' امی اور بہنیں ایک ساتھ بولیں۔

''مگر ان کی بڑی بیٹی کے حوالے سے۔'' ناصر نے جملہ مکمل کیا۔

''کیا......!!!'' بہنیں اور امی ایک دوسرے کا منہ دیکھتی رہیں گئی۔

''جی امی!'' ناصر نے امی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا ''میں نے بہت سوچا اور پھر یہ بات آپ سے کہہ رہا ہوں، ابھی کچھ دن پہلے تک میں بھی ایک عام لڑکے کی طرح سوچتا تھا مگر آپ کی کوئی دعا تھی کہ مجھے اللہ نے اس بارے میں شعور دیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ جب ہمارے دین نے صرف ان ہی باتوں کو معیار نہیں بنایا تو ہم کون ہوتے ہیں ایسا سوچنے والے! ہمارے صحابہ رضی اللہ عنہم، خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ او رمطلقہ عورتوں سے شادیاں کیں۔ کیا وہ کنواری عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے تھے؟ آخر یہ مثالیں انہوں نے کس کے لئے قائم کیں؟ اسلام صرف نماز، روزے، حج، زکوٰۃ کا ہی تو نام نہیں، ایک مکمل ضابطہ حیات ہے؟'' ناصر خاموش ہوا کہ شاید امی یا بہنوں میں سے کوئی کچھ کہے، مگر جب انہیں خاموش دیکھا تو اس نے دوبارہ کہنا شروع کیا ''امی آپ تو خود ہر بات میں سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا خیال رکھتی ہیں۔ میں آج جو کچھ بھی ہوں آپ کی تربیت اور دعاؤں کی بدولت ہوں، ساتھ ہی مجھے اپنی بہنیں اور ان کی خوشی بہت پیاری ہے۔ میں ہرگز آپ لوگوں کی مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، اس لئے......''

ناصر رک گیا اور ان کی طرف دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا ''میں فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں، جو آپ چاہیں گی ویسا ہی ہوگا، اگر آپ اپنی مرضی کر کے خوش ہوں گی تو بھی میں خوش ہوں اور اگر میری رائے کو کچھ سمجھیں تو میں یقین دلاتا ہوں، آپ ان شاء اللہ مایوس نہیں ہوں گی۔''

مر کے بھی چین نہ پایا تو...؟

عذرا یوسف

آج کل ہماری شامتِ اعمال کے نتیجہ میں دنیا طرح طرح کے فتنوں اور قسم قسم کے حادثات اور سانحات کی آماجگاہ بن چکی ہے۔ اخبارات انسانوں کے ہلاکت خیز واقعات سے بھرے ہوتے ہیں۔ سینکڑوں انسانوں کا ہلاک ہو جانا ایک معمول بن گیا ہے۔ ان ہلاکت خیزیوں میں سے ایک اقدام ''خودکشی'' بھی ہے۔ زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لئے ایک انمول تحفہ ہے، جو امانت کے طور پر دی گئی ہے اور اس امانت کو خود اپنے ہاتھوں ضائع کرنے پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینا کہاں کی دانشمندی ہے؟ خودکشی کا یہ عمل خواتین میں بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ خواتین گھریلو ناچاقی کے سبب اتنا سنگین قدم اٹھا بیٹھتی ہیں۔ کیا خودکشی جیسے حرام فعل کا ارتکاب کرنے میں مسائل کا حل ہے؟ خود سوچیں دنیاوی مشکلات سے اگر خودکشی کے ذریعے نجات پالی لیکن کیا یہ یقین ہے کہ عذابِ قبر سے محفوظ رہیں گے؟ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ زندگی ہی میں صبر و تحمل سے کام لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہا جائے تو اللہ تعالیٰ سے اس صبر کے بدلے ضرور اجر و ثواب کی توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ضرور کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کے بدلے بخشش کا سامان پیدا کر دے گا۔ (ان شاء اللہ) کاش ایسا برا اقدام کرنے والے اگر یہ سوچیں کہ ہمارے پیچھے زندہ رہ جانے والوں کے لئے ہماری وجہ سے کیا مسائل کھڑے ہوں گے؟ پولیس سے جان چھڑانا، خاندان والوں سے منہ چھپانا، بچوں کے لئے ساری عمر کا طعنہ بن جانا۔ یہ سارے مسائل کون حل کرے گا؟ اکثر نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنی بات منوانے کے لئے بھی یہ حربہ استعمال کرتے ہیں، حالات کتنے ہی ناگفتہ بہ ہو جائیں، مسائل کی نوعیت کتنی ہی سنگین کیوں نہ ہو جائے اس اقدام سے مکمل گریز کرنا چاہئے۔ صبر سے کام لینا چاہئے۔ دنیا کی تکلیفوں سے کسی کو بھی مکمل چھٹکارا نہیں مل سکتا اور اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی فیصلہ حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ خواہ اس کی حکمت ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے، صبر سے انسان کو تسلی ہوتی ہے، بے چینی میں کمی آتی ہے، دل کو قرار نصیب ہوتا ہے۔

تکلیف کے موقع پر اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرنا بھی صبر کے خلاف نہیں۔ کہنے کو صبر ایک مختصر عمل ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں اس پر جو اجر و ثواب لکھا جاتا ہے اس کا تصور بھی اس وقت ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔ خودکشی کرنے والے پر جنت کو حرام کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت تک اس کو یہی عذاب دیا جائے گا کہ اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا اور پھر جس طرح سے اپنی جان کو ہلاک کیا اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہے گا، جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرایا وہ پہاڑ سے گرایا جاتا رہے گا اور جس نے زہر پیا وہ زہر پلایا جاتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا۔''

مطلب یہ کہ جس فعل سے خودکشی کا وقوع ہوا ہے دوزخ میں اس کا فعل اس کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ ایک دوسری حدیث کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک زخمی آدمی نے اپنے آپ کو مرنے سے پہلے قتل کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے میرے بندے تو نے اپنی جان دینے میں جلدی کی میں نے تجھ پر جنت حرام کر دی۔''

جس طرح خود گناہوں سے بچنا فرض ہے۔ اسی طرح حتی المقدور دوسروں کو بچانے کی کوشش بھی فرض ہے اور اس میں غفلت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نیا سال اور ویلنٹائن ڈے

بنتِ حیات، واہ کینٹ

ہم وہی قوم ہیں جس نے **57** سال پہلے ایک مقصد پر متحد ہو کر اللہ کی بارگاہ میں مطالبہ کیا تھا کہ ہمارا مذہب، ہمارا طرز حیات اور ہمارے تہوار، زبان لباس سب کچھ ہندوؤں سے جدا ہیں، اس مطالبے کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سرزمین دی مگر افسوس صرف پانچ عشروں کے بعد ہی یہ قوم اپنی پہچان کھو بیٹھی۔ اسے اپنی اقدار کا خیال رہا نہ اپنی روایات کا پاس، پرائی زبان، پرائی تہذیب و ثقافت حتیٰ کہ پرائے تہوار آج ہمارے اپنے ٹھہرے، پھر یہ ایک تہوار کی بات نہیں ہے یہاں تو کئی روگ لاحق ہیں۔ کبھی انگریزوں کی نقالی میں نیا سال منانے کی ہڑبونگ مچتی ہے، کبھی کرکٹ کا بخار چڑھ جاتا ہے۔ مسلمانوں ہوش کے ناخن لو! کیا ہمارا نیا سال محرم الحرام سے شروع نہیں ہوتا، جنوری سے تو انگریزوں کا سال شروع ہوتا ہے دشمن نے بڑی ہوشیاری سے حملہ کیا ہے کہ محرم الحرام مسلمانوں کا نیا سال ہے وہ تو آتے ہی سوگ منانا شروع کر دیتے ہیں نہ اچھا پہنتے ہیں نہ شادی کرتے ہیں اور مکمل سوگ کی کیفیت طاری کر لیتے ہیں لیکن انگریزوں کی نقالی کرتے ہوئے یکم جنوری کو وہ کچھ کر جاتے ہیں جو شاید انگریز خود بھی نہ کرتے ہوں، بجائے اس کے کہ ہم سوچیں کہ پورا سال ہم نے کیسا گزارا، کتنا خسارہ اٹھایا، اللہ کو کتنا راضی اور ناراض کیا؟۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، لیکن اس کے برعکس ہم وہ کچھ کر جاتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر شیطان بھی شاید شرما جائے اور اب تو یہودی رسم ''ویلنٹائن ڈے'' نے بھی اچھے خاصے قدم جما لیے ہیں، میڈیا نے لگتا ہے کسی منصوبے کے تحت عوام و خواص کی توجہ اس جانب مبذول کروائی ہے۔ معاشرے میں بے حیائی پھیلانے والے ذرائع پہلے کیا کم تھے کہ مغربی کلچر کے اس یہودی رواج کو بھی میڈیا نے عام کرنا شرع کر دیا۔ اس دن کو بھی منانے کا خصوصی اہتمام ہونے لگا ہے، دیگر خصوصی مواقع کی طرح اس کے بھی کارڈز چھپتے ہیں، پھولوں اور چاکلیٹس کی فروخت کے لئے خصوصی دوکانیں سجائی جاتی ہیں، اس دن اخبارات خصوصی ایڈیشن شائع کرتے ہیں۔ اس اخلاق باختہ رسم اور حیا سوز کلچر کو ایک خاص طبقے نے پورے معاشرے کا حصہ بنانے کا عزم کر رکھا ہے۔ میڈیا یہ سب کچھ کر کے یہاں بھی ایک مغربی معاشرہ تخلیق کرنا چاہتا ہے۔ ورنہ اس رسم کا ہماری سرزمین، ہمارے کلچر سے کیا تعلق ہے۔ اگر کسی ملک میں کوئی مرد ویلنٹائن اپنی محبوبہ کی وجہ سے موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے تو اس میں کون سی ایسی بات ہے کہ جس کو یادگار بنانے کے لئے ہمارے ملک کے نوجوان لڑکے لڑکیاں آپے سے باہر ہو جائیں، پھر ہمارا دین تو بغیر نکاح کے مرد و عورت کے تعلق کی اجازت بھی نہیں دیتا۔ ایک نوجوان اگر کسی لڑکی کو محبت کی یادگار کے طور پر کوئی تحفہ پیش کرتا ہے تو کیا وہ اس کے لئے تیار ہے کہ کوئی اس کی بہن کو بھی ایسا ہی تحفہ پیش کرے یا جو لڑکی آئندہ اس کی شریک حیات بننے والی ہے وہ بھی کئی ایسے تحفے وصول کر چکی ہو۔ جب کوئی اپنی بیوی اور بہن کے لئے ایسا نہیں چاہتا تو آخر وہ دوسروں کی بہن کے لئے ایسے کیوں سوچتا ہے؟ اور ویلنٹائن ڈے تو ایک بے ہودہ رسم ہے اور ویلنٹائن ایک غیر مسلم تھا اور ہم مسلمان ہوتے ہوئے اس کی یاد مناتے ہیں جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر اللہ اور اللہ کے رسول اور دین کی خاطر سچی محبت کی مثال پیش کی کہ **1400** پروانے بڑھ بڑھ کر موت کی بیعت کر رہے تھے۔ آج ہم ان کی یاد نہیں مناتے کیونکہ وہ دن تو ہمیں یاد ہی نہ رہا۔ ہندوؤں اور یہودیوں کے تہوار جوش خروش اور حکومت کی سرپرستی میں مناتے ہیں۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم کافروں کی چالوں کو سمجھیں اور دوسروں کو بھی سمجھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین

خوشخبری

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا

جدید وعظ **ملاقات اور ٹیلیفون کے آداب** شائع ہو چکا ہے

جس میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ملاقات اور ٹیلی فون کے آداب یہ ہیں۔

1- ملاقات کے لئے پہلے وقت لے لیں۔
2- ملاقات کی بجائے فون سے کام لیں۔
3- فی کی بجائے خط کے ذریعے کام لیں۔
4- فون پر اپنا تعارف مکمل کرائیں۔
5- فون مناسب وقت پر کریں۔
6- صرف ضرورت کے وقت فون کریں۔
7- فون پر ہیلو کی بجائے سلام کریں۔
8- بات کے ختم پر پھر سلام کریں۔

ناشر: کتاب گھر ناظم آباد کراچی 75600

نوٹ: ضرب مؤمن کے تمام دفاتر سے بھی حاصل کر سکتے ہیں

فضول خرچی

ف، انوار کراچی

فضول خرچی بڑی بری بلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ اغیار کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی زیادہ خرچ کرنے کو کمال سمجھ لیا ہے اور چونکہ آمدنی کم ہوتی ہے اور خرچ زیادہ بڑھا رکھے ہیں اس لئے پریشان ہی رہتے ہیں۔ سادہ کپڑا، سادہ گھر، سادی شادی، معمولی خوراک اب عیب سمجھے جاتے ہیں۔ دنیا مسلمان کا سفر ہے اور وطن اصلی آخرت یعنی جنت ہے۔ دنیا جہاں تھوڑی سی مدت رہنا ہے وہاں کی زینت اور ٹیپ ٹاپ میں وقت اور پیسہ لگا کر ضائع کرنا سمجھ داری کی بات نہیں ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ ''اے عائشہ! اگر تو آخرت میں مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو بس تجھے اتنی دنیا کافی ہونا چاہئے جتنا سامان مسافر ساتھ لے کر چلتا ہے۔ اور دولت والوں کے پاس بیٹھنے سے پرہیز اور کسی کپڑے کو پرانا مت سمجھ جب تک تو اسے پیوند لگا کر نہ پہن لے۔''

ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوگئے۔ سو کر اٹھے تو جسم شریف پر چٹائی کی بناوٹ کے نشان پڑ گئے تھے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا نام عبداللہ تھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حکم فرمادیں تو ہم آپ کے لئے اچھا بچھونا بچھا دیا کریں اور اچھی اچھی چیزیں حاصل کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لایا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ: ''مجھ کو دنیا سے کیا تعلق؟ میرا دنیا سے بس ایسا ہی واسطہ ہے جیسے کوئی مسافر درخت کے نیچے سایہ لینے کے لئے بیٹھ گیا اور پھر اسے چھوڑ کر چل دیا۔''

مسلمانوں کو ہر حال میں اور ہر کام میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا لازم ہے۔ آج کل کے مسلمان اور خاص کر نوجوان لڑکے لڑکیوں نے اغیار کو دیکھ کر ایسے ایسے خرچ بڑھا لئے ہیں کہ نہ وہ ضروری خرچ ہیں نہ ان پر زندگی موقوف ہے۔ فیشن کی بلا ایسی سوار ہوئی ہے اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اتنی بڑھائی ہے کہ جتنی بھی آمدنی ہو سب کم پڑ جاتی ہے اور قرض پر قرض چڑھتا چلا جاتا ہے۔ لڑکیوں کو فیشن کا اس قدر شوقین اور بچپن سے ہی اتنے زیادہ خرچوں کا عادی بنا دیتے ہیں کہ شادی کے بعد شوہر پر بوجھ ہو جاتی ہیں۔ خاوند کی ساری آمدنی فیشن، لباس اور زیور کی نذر ہو جاتی ہے۔ ناچار ہو کر نااتفاقی اور بدمزگی ظاہر ہونے لگتی ہے اور زیادہ بناؤ سنگھار کی عادت ڈالنے سے تلاوتِ قرآن پاک، درود شریف، استغفار اور دینی معمولات میں لگنے کی فرصت بھی نہیں ملتی۔ اصل سجاوٹ تو باطن یعنی دل اور روح کی سجاوٹ اور پاکیزگی ہے۔ جسم ولباس کی عمدگی بھی اس وقت اچھی معلوم ہوتی ہے جب دل صاف ستھرا، اخلاق اچھے اور عادتیں پاکیزہ ہوں، اخلاق گندہ اور ظاہر اچھا اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے گندگی کو ریشم میں لپیٹ کر رکھ دیا جائے۔

الحاصل مسلمانوں کو سادہ زندگی کی طرف توجہ کرنا چاہئے جس کی اسلام نے تعلیم دی ہے اور جس پر چل کر تمام چھوٹے بڑے امیر وغریب دنیا میں آرام سے رہ سکتے ہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر اس قدر فضول خرچیاں کی جاتی ہیں اور کافروں کی دیکھا دیکھی ایسی ایسی رسمیں اپنائی جاتی ہیں کہ شادی کرنا وبال بن گیا ہے۔ فضول خرچی اور رسمیں پوری کرنے کے لئے روپیہ پیسہ نہ ہونے کے باعث برسوں لڑکیاں بیٹھی رہ جاتی ہیں (استغفر اللہ)۔ ہزاروں روپے مہر مقرر کئے جاتے ہیں، دکھاوے کے جہیز کے لئے سودی قرض لینا پڑتا ہے جو برسوں ادا نہیں ہوتا۔ اے مسلمانو! سادگی اختیار کرو۔ شادی بیاہ کے موقع پر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی پیروی کرو۔ (اقتباس مسلمان خواتین کے لئے بیس سبق ص:105)

ماں

گلاب جیسی خوشبو، چودھویں کے چاند جیسی چاندنی، فرشتوں جیسی معصومیت، سچائی کا پیکر، لازوال محبت، شفقت، تڑپ، قربانی جب یہ تمام لفظ یکجا ہو جائیں تو بن جاتا ہے تین لفظوں کا حرف ''ماں''۔ ماں کے قدموں تلے جنت ہے، ماں کو مسکرا کر دیکھنے سے مقبول حج کا ثواب ملتا ہے، ماں کی زندگی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے۔ ماں اور پھول میں کوئی فرق نہیں، ماں قدرت کا عطا کردہ بہترین عطیہ ہے۔ ایک انمول خزانہ ہے، ممتا کا ٹھاٹیں مارتا سمندر خوشبوؤں کا جھکڑ ہے، نرم ولطیف ہوا کا جھونکا ہے، بیٹی کے سر کی چادر ہے، بلکتے بچے کے لئے لوری ہے، چاندنی کی ٹھنڈک ہے، مصیبتوں میں ڈھال ہے، گھر کی ملکہ کا نام ہے، جنت کی رونق ہے، آسمانی تحفہ ہے، کائنات کی خوبصورتی کا راز ہے، اک دعا ہے جو ہر وقت میرے لبوں پہ جاری رہتی ہے، ماں کی اصل خوبصورتی اس کی محبت ہے اور میری ماں دنیا کی خوبصورت ترین ماں ہے۔

گ۔ف مظفر رانجھا

مسلم خواتین کا عزم واستقلال

صنف نازک نے بدلی کائنات کی تقدیریں ہیں
یہ عزم وہمت کا پیکر وفا کی تصویریں ہیں
ان کی جراتوں کا گواہ زمانہ ہے
باطل کے مقابل یہ کھلی شمشیریں ہیں
آئی لغزش نہ آسیہؓ کے پایہ استقلال میں
آزمائی فرعونِ مصر نے بھی سب تدبیریں ہیں
ان کے بطن سے ہوئے پیدا فرزندانِ توحید
یہ مریمؑ و فاطمہؓ کی ہم نشین ہیں
ان کے ولولوں سے ملا حق کو دوام
مثل خدیجہؓ و زینبؓ یہ مشعلِ فروزاں ہیں

نسرین یٰسین

مضامین بھیجنے والی قاریات

اخت محمد بلال، دارالعلوم کراچی۔ ز، و بنت ڈاکٹر وارث، منڈی صادق گنج۔ قاریہ عائشہ۔ بلقیس نواز، ڈیرہ غازی خان۔ فروہ صدیق، قبولہ شریف۔ بنت حفیظ، میلسی۔ حافظہ امامہ، پھلروان۔ رابعہ فرید، راجن پور۔ بنت عبدالمالک، ترنڈہ محمد پناہ۔ اخت اشفاق صدیقی، ریتڑہ۔ اخت محمد صدیق درخواستی، دین پور۔ ایک مسلمان بہن۔ ذکیہ اور محمد طاہر مکی، ترنڈہ۔ شبانہ جمیل، راشدہ فضل الٰہی، پھلروان۔ بنت عبدالعلیم، حیدرآباد۔ نون الف، پاک پتن۔ ام اویس، ملتان کینٹ۔ عائشہ بنت مولانا محمد ازہر، ملتان۔ م بنت شبیر احمد قریشی۔ نگینہ اقبال، حیات پور سرگودھا۔ فاطمہ اسد، ملتان۔ رضوان اشرف، بہاول نگر۔ طاہر ناز انصاری، دینہ شہر۔ ام حبیب بابر، چودھوان۔ عاصمہ عبدالخالق، مدرسہ بشریٰ للبنات سرگودھا۔ بنت فرحت اللہ، صفہ کراچی۔ اہلیہ فاروق احمد، سرگودھا۔ سلمیٰ پروین، عقیلہ طارق، محمد فرحان، ریتڑہ۔ فاطمہ بنت محمد اقبال خان، شادی پلی سندھ۔ غزالہ یامین، قصبہ کالونی کراچی۔ بنت خواجہ محمد، پشاور۔ صائمہ الطاف، منڈی بہاؤالدین۔ محمد خلیل چودھری، دینہ جہلم۔ بنت طارق محمود، مانانوالہ شیخوپورہ۔ ام المحاسن بنت عائشہ، کراچی۔ بنت نذیر احمد اجمیری، کراچی۔ بنت وکیل، کراچی۔ توصیف زہرا، الف ثانی، ساہیوال۔ م بنت احسان الٰہی، وزیرآباد۔ سحر اکرم، کرتارپور۔ بنت حافظ محمد عبداللہ ربانہ۔ ثوبیہ بنت اقبال مغل، پسرور، ماریہ کنول، سلانوالی۔ عمہ معاویہ زاہد عباسی، اسلام آباد۔ فہمینہ شہزاد۔

ٹینشن

دورِ حاضر کا مسئلہ

اخت اقبال

آج کے دور میں اپنی شناخت اور معاشرے میں حیثیت منوانے کے لئے انسان کو بہت سے چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے وہ ذہنی ناآسودگی کا شکار ہو جاتا ہے۔ بڑھتے ہوئے چیلنج ٹینشن میں مزید اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ انسان لڑکھڑا جاتا ہے اور سانس لینا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ ایک ملازم دفتر پہنچتے ہی سب سے پہلے تو اپنے باس کی جھاڑیں برداشت کرتا ہے اور پھر اس کا سارا دن ٹینشن کی حالت میں گزرتا ہے۔ ساتھیوں کے ساتھ بھی اس کا بات کرنے کو دل نہیں چاہتا اگر کچھ لوگ اس کے ماتحت بھی ہیں تو وہ اپنا غصہ ان پر نکال کر اپنی ٹینشن میں کمی کرنے کا بہانہ ڈھونڈتا ہے۔ بعض اوقات وہ اپنی ملازمت سے استعفیٰ دینے کا بھی سوچنے لگتا ہے۔ اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے بھی وہ لڑائی مول لے سکتا ہے خصوصی طور پر جب اسے اپنے دفتر کے ساتھیوں کے سامنے افسر کی لعن طعن ہو۔

دفتروں کی ٹینشن گھروں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اس سے گھریلو زندگی میں زہر بھی گھل سکتا ہے۔ ایسا شخص جب گھر میں داخل ہوتا ہے تو بیوی اور بچوں پر اپنا غصہ جھاڑتا ہے اور انہیں کھانے کو دوڑتا ہے۔ بیوی اور بچے پریشان ہو جاتے ہیں کہ ان کے ابا کو کیا ہو گیا ہے "ابا گھر سے باہر ہی ٹھیک تھے" اس سے پہلے تو ان کا سلوک ایسا نہ تھا، ٹینشن ہر انسان کے لئے لازم حال ہے۔ کسی مرد کی جب شادی ہوتی ہے تو اس کا طرز زندگی بدلتا جاتا ہے اخراجات میں بھی اضافہ ہونے لگتا ہے پھر جب بچے پیدا ہوتے ہیں تو اخراجات مزید بڑھتے ہیں اور آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا اب وہ اپنے بیوی بچوں کے لئے پریشان رہنا شروع کر دیتا ہے۔ گھریلو لڑائی جھگڑوں اور طلاق تک بھی نوبت آسکتی ہے۔ بعض مردوں کی کوشش ہوتی ہے کہ ان کی شادی کسی ایسی خاتون سے ہو جو ملازمت کرتی ہو تاکہ اخراجات کے بحران سے بچ سکیں۔ مگر ایسے لوگ بھی ٹینشن مول لیتے ہیں۔ انہیں توقع ہوتی ہے کہ بیوی ان کی خدمت کرے مگر ان کی توقع پوری نہیں ہوتی کیونکہ بیوی کو بھی ملازمت کے لئے جانا پڑتا ہے کہ اس کے پاس بھی ناشتہ تیار کرنے کا وقت نہیں ہوتا، صاحب کو وقت پہ کھانا نہیں ملتا جس کی وجہ سے پھر جھگڑا اور فساد جنم لیتا ہے اور ہر وقت باہم تکرار رہتی ہے۔

خاتون کی ملازمت سے ایک اور قباحت بھی سامنے آتی ہے اگر وہ خاوند سے زیادہ تنخواہ لیتی ہے تب بھی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اگر وہ اپنی آمدنی سے والدین یا بہن بھائیوں کی مدد کرتی ہے تو خاوند جھگڑے پر اتر آتا ہے اور ایسی صورت میں وہ اپنے آپ کو حقیر سمجھنے لگتا ہے اور اس طرح ہر آن گھر میں جھگڑا رہتا ہے۔ گھر کے سارے افراد ٹینشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اگر مرد میں حوصلہ ہے تو وہ گھر کے کام کاج میں بیوی کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھے گا۔ مگر اس طرح رشتہ دار اور ملنے والے اسے زن مرید اور جورو کا غلام کے خطابات سے نوازنے لگیں گے جس سے وہ مزید ٹینشن کا شکار ہو جائے گا۔ اگر وہ بیوی بچوں کی خدمت کرتا ہے تو والدین ہی اسے طعنہ دینے لگتے ہیں۔ اگر وہ بیوی کا ہاتھ نہیں بٹاتا اور بیوی کو گھر کے کام کرنے کے ساتھ دفتر بھی جانا پڑتا ہے اور کمانا پڑتا ہے تو بیوی ناراض ہو جاتی ہے۔ جس سے پورا گھر متاثر ہوتا ہے اور اولاد بھی باغی ہوتی ہے۔ اگر شوہر مزاج کا اچھا اور اہلیہ سے تعاون کرنے والا ہو اور لوگوں کی کوئی پرواہ نہ کرے تو گھر کا ماحول اچھا رہتا ہے اور ہنسی خوشی گھر چلتا رہتا ہے مگر ایسے گھر آپ کو بہت کم ملیں گے جہاں سکون ہو۔ اکثر لوگوں میں لڑائی جھگڑے روز کا معمول ہیں ہر ایک ٹینشن کا شکار دکھائی دیتا ہے۔ رشتے دار اور پڑوسی اس صورتحال سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ معاملات کو سلجھانے کی کوئی کوشش نہیں کرتا بلکہ ہر کوئی جلتی پر تیل کا کام کرتا ہے۔ کوئی بھی گھر کو بچانے کی کوشش نہیں کرتا نہ ہی کوئی دلجوئی کرنے یا رہنمائی کرنے والا ہوتا ہے۔ زندگی کے کسی شعبے کو لے لیجئے کاروبار کرنے والے، دکاندار اور ملازمت پیشہ افراد، صنعت و حرفت و زراعت سے منسلک افراد، اس سے ہر کوئی بے اطمینانی کا اظہار کرتا نظر آتا ہے۔ دور حاضر میں روز افزوں مہنگائی نے ہر شخص کو پریشان کر کے رکھ دیا ہے۔ بلوں کی ادائیگی میں ہی نصف تنخواہ خرچ ہو جاتی ہے جس کے باعث ہر شہری ٹینشن کا شکار ہے اسی طرح ماحولیاتی آلودگی اور خراب موسم بھی انسان کو زچ کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر خون خرابے کی نوبت آجاتی ہے۔ کوئی کسی کی معمولی سی بات کو بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہر شخص چڑچڑا ہو رہا ہے۔ مالی پریشانیاں دو وقت کی روٹی کی فراہمی انسان کے لئے سوہان روح بن رہی ہے۔

دوسری طرف امیر طبقے کی الگ قسم کی پریشانیاں ہیں۔ چور ان کا مال لوٹ کر نہ لے جائیں، ان کو کوئی قتل نہ کر دے، جائیداد کی حفاظت کس طرح کریں، انہیں اولاد کے بگڑ جانے کا خدشہ ہر وقت لاحق رہتا ہے، ہر وقت ایکسیڈنٹ کا خوف رہتا ہے، اعلیٰ خوراک انہیں مختلف قسم کی جان لیوا بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ یہ خود ان کا ایک اہم مسئلہ ہے جو انہیں ٹینشن میں مبتلا رکھتا ہے۔ احساس تنہائی بھی ان کی ٹینشن میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ ٹینشن ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا ہر کوئی شکار ہے۔ (باقی صفحہ ۴۲ پر)

خوشخبری

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا

جدید وعظ باہمت خواتین شائع ہو چکا ہے

جس میں حضرت والا رحمہ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ باہمت خواتین وہ ہوتی ہیں جو دیور سے پردہ کرتی ہیں، جیٹھ سے پردہ کرتی ہیں، بہنوئی سے پردہ کرتی ہیں، خالو سے پردہ کرتی ہیں، پھوپھا سے پردہ کرتی ہیں، زادوں سے پردہ کرتی ہیں۔

ناشر: کتاب گھر ناظم آباد کراچی 75600

نوٹ: ضرب مؤمن کے تمام دفاتر سے بھی حاصل کر سکتے ہیں

سردیوں کے پکوان

شگفتہ، فیصل آباد۔ رفعت بنت فیض اللہ

کھجور کا حلوہ:

اجزاء: کھجور آدھا کلو۔ چنے کی دال ایک پاؤ۔ دودھ دو کلو۔ گھی ایک پاؤ۔ کیوڑہ دو بڑے چمچ۔ پستہ بادام **50** گرام۔ چند دانے سبز الائچی۔ چینی **150** گرام۔

ترکیب: چنے کی دال دھوکر دودھ میں ابال لیں۔ دال گل جائے، اسے پیس لیں، کھجوروں کی گٹھلیاں نکال میدہ بنالیں۔ گھی میں الائچی کڑکڑائیں۔ دال کھجور اور چینی تینوں چیزیں ڈال کر گھی میں بھونیں۔ جب گھی الگ ہونا شروع ہوجائے تو کیوڑہ اور پستہ بادام ملاکر کسی ٹرے میں پھیلادیں اور ٹھنڈا ہوجانے پر ٹکڑیوں میں کاٹ لیں۔ سردیوں کی بہترین میٹھی ڈش تیار ہے۔

کھوپرے کی مٹھائی:

اجزاء: ایک کلو کھوپرا کدوکش کیا ہوا۔ آدھا کلو چینی۔ آدھا کلو کھویا۔ چند دانے سبز الائچی کے۔ تھوڑا سا بادام پستہ کش کیا ہوا۔ گھی آدھی پیالی۔

ترکیب: کڑاہی میں ایک پیالی پانی ڈالیں۔ اب اس میں آدھا کلو چینی ڈال کر مسلسل ہلائیں۔ جب ایک تار کا شیرا تیار ہوجائے تو اس میں سبز الائچی، گھی اور کھویا بھی ڈال دیں۔ شیرے والا برتن چولہے سے اتار کر یہ چیزیں ڈالتی رہیں۔ بہت ہلکی آنچ رکھیں، آخر میں سب چیزوں کو اچھی طرح مکس کریں۔ جب خوشبو آنے لگے تو پستہ، بادام ڈال کر کسی خوبصورت سی پلیٹ میں سجادیں۔

انڈوں کا حلوہ:

اجزاء: **6** عدد انڈے۔ گھی ڈیڑھ کپ۔ پونے دو کپ چینی۔ چنے بھنے ہوئے اور پسے ہوئے ڈونگے کے چار چمچ۔ سبز الائچی کے پسے ہوئے چند دانے۔

ترکیب: انڈوں کو چینی میں مکس کرلیں اور خوب پھینٹ لیں۔ اب علیحدہ دیگچی میں گھی اور الائچی کے دانے کڑکڑائیں۔ پھر پھینٹے ہوئے انڈے اور چنے بھی بھنے ہوئے ڈال دیں۔ ہلکی آنچ پر بھونیں۔ جب ہلکے براؤن ہوجائیں اور خوشبو چھوڑنے لگیں تو اس پر پستہ بادام سجادیں۔ انڈوں کا حلوہ تیار ہے۔

انڈوں کے کباب:

اشیاء: انڈے **6** عدد۔ آٹا حسب ضرورت۔ پیاز درمیانی سائز **2** عدد۔ ٹماٹر **2** عدد۔ ہرا دھنیہ باریک کٹا ہوا تھوڑا سا۔ سرخ مرچ پسی ہوئی **2** چمچ۔ گھی حسب ضرورت۔ نمک حسب ضرورت۔ سوڈا تھوڑا سا۔

ترکیب: پیاز، ٹماٹر اور ہرا دھنیہ بالکل باریک کاٹ لیں اور ایک برتن میں ان سب چیزوں کو ڈال دیں پھر اس میں آٹا ڈال دیں، انڈے مرچ، نمک بھی ڈال دیں، ان کو ہاتھ سے مکس کرلیں۔ ذرا ذرا سا پانی بھی ڈالتی رہیں۔ ان کا گاڑھا سا آمیزہ سا بنالیں، پھر توا گرم کریں اور روٹی کے حساب سے آٹا ڈال دیں۔ پہلے توے پر تھوڑا سا گھی ڈالیں، اس کو روٹی کی شکل میں گول کرلیں، نہ بہت باریک ہو اور نہ بہت موٹا پھر چاروں طرف سے گھی ڈال دیں۔ جب نیچے کی طرف سے سرخ ہوجائیں تو پھر اس کو طریقے سے پلٹ دیں کہ روٹی کا کنارا بالکل بیچ کے حصے میں آجائیں پھر جو باقی آدھا حصہ ہے وہ جو آپ پہلے پلٹ چکے ہیں، اس کے اوپر پلٹ دیں جب اچھی طرح سرخ ہوجائیں تو دوسری طرف پلٹ دیں، اچھی طرح سرخ کرلیں پھر چھری کے ذریعے تین چار ٹکڑے کرلیں اور توے سے اتار دیں پھر اس طریقے سے دوسرا بنائیں یہ دیکھنے میں تلی ہوئی مچھلی کی طرح دکھائی دیں گے اور مزہ آپ کو کباب کا دیں گے، چاول کے ساتھ نوش فرمائیں۔

کینو اور مالٹے کے فائدے

ام احمد

آج کل سردیوں کے موسم میں بازار میں کینو اور مالٹا بہت دستیاب ہے، یہ خوش رنگ اور خوش ذائقہ پھل ہے جو کئی طرح کے فائدوں پر مشتمل ہے۔ کینو کے رس میں وٹامن اے، بی، سی، ریشہ اور پوٹاشیم موجود ہوتا ہے، اس میں ایک خاص وٹامن پی بھی شامل ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کا رس خون کی رگوں کو صحت بخشتا ہے۔

کینو اور مالٹے سے بھوک خوب کھلتی ہے، خون کی کمی میں خاص طور پر مفید ہے، حاملہ خواتین کے لئے بے حد مفید ہے، بچوں کو اس کا رس بے حد مفید ہوتا ہے۔ کینو اور مالٹے کا رس پلانے سے بچوں کی صحت بہت جلد اچھی ہوتی ہے۔ کینو میں وٹامن سی کافی مقدار میں پایا جاتا ہے، انسانی جسم میں اگر وٹامن سی کی کمی ہوجائے تو ہڈیوں میں نقص پیدا ہوتا ہے، عضلات ڈھیلے پڑجاتے ہیں اور چہرے پر قبل از وقت جھریاں پڑجاتی ہیں۔ دانتوں کے کئی امراض جنم لیتے ہیں، ان تمام بیماریوں کا علاج وٹامن سی کی مناسب خوراک میں پوشیدہ ہے۔ اسی لئے کینو کو دوا بھی کہا جاتا ہے۔ کینو کے چھلکوں کو سکھا کر اور پیس کر اس کا سفوف بنالیا جاتا ہے، جس سے جلد اور چہرے کی مالش کی جاتی ہے، غسل سے پہلے یہ سفوف پورے جسم پر بھی ملا جاتا ہے جو جلد کو صحت اور تازگی بخشتا ہے۔ خواتین کچھ وقت ان چھلکوں کو پانی میں بھگوکر بال بھی دھوتی ہیں۔ موسم سرما میں اگر جلد پھٹ جائے تو ایک کینو کا چھلکا پانی میں ابال کر ٹھنڈا کرلیں پھر پانی نتھار لیں یہ محلول پھٹی ہوئی جگہ پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ مالٹے کے چھلکوں کو دھوپ میں سکھا کر پیس کر پاؤڈر بنالیں۔ اس میں دودھ اور شہد ملا کر بطور ابٹن استعمال کریں۔ یہ ابٹن رنگت نکھارتا اور جھریاں دور کرتا ہے۔

مزاحیات

ایک وکیل سیر کو جا رہے تھے راستے میں ایک دیہاتی شخص مل گیا، دیہاتی نے سلام کیا اور پوچھا آپ کون ہیں؟ وکیل صاحب نے کہا میں وکیل ہوں تو دیہاتی نے کہا نہیں حضور آپ غلط کہتے ہیں، آپ تو مجھے بھلے مانس انسان معلوم ہوتے ہیں۔

......☆......

مالک (اپنے نوکر سے): سلیم وقت تو دیکھ کے آؤ مجھے بارہ بجے والی گاڑی سے جانا ہے۔
سلیم: صاحب ابھی تو ایک بجا ہے بارہ بجنے میں ابھی گیارہ گھنٹے باقی ہیں۔

......☆......

آصف: ابا جان بادل آگئے ہیں۔
باپ (بے خیالی کے عالم میں): تو میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو انہیں اندر بٹھاؤ اور چائے پانی کا پوچھو۔

......☆......

کچھ لوگ ایک کنجوس کے پاس آئے اسے بتایا کہ وہ محلے میں تالاب بنا رہے ہیں کچھ مدد کریں، کنجوس نے بیٹے کو بلایا اور کہا بیٹا انہیں دو بالٹیاں پانی دے دو۔

......☆......

ایک لڑکی کا باپ جج تھا وہ اپنے کام میں مصروف تھا کہ اس نے پوچھا ابا جان ''آپ اس عید پر مجھے کیا چیز تحفے میں دیں گے۔'' باپ نے بے خیالی میں کہا ''چودہ سال قید با مشقت''۔

......☆......

ایک شاعرہ: میں اپنی شاعری سے دنیا میں آگ لگا دوں گی۔
سہیلی: پہلے میرا چولہا جلا دو۔

......☆......

ماں بیٹے سے: کوئی سوال نہ آئے تو مجھ سے پوچھ لینا۔
بیٹا: امی جان دریائے نیل کہاں ہے۔
ماں: نیل ارے غسل خانے میں ہوگا صابن دانی کے پاس۔

بلقیس نواز

خوشی اورِ غم

زندگی خوشی اور غم کا نام ہے۔ جہاں خوشی ہوتی ہے وہاں غم ضرور ہوتے ہیں۔ خوشی اور غم کا آپس میں بڑا گہرا ربط ہے۔ جس طرح اگر دن ہوتا رات نہ ہوتی، پھول ہوتے خوشبو نہ ہوتی، محبت ہوتی نفرت نہ ہوتی۔ تو یہ سب چیزیں ایک دوسرے کے بغیر بے ربط ہیں۔ اسی طرح اگر خوشی ہوتی اور غم نہ ہوتے تو ہر کوئی خوش رہ رہ کر تھک جاتا۔ ہر غم کے بعد ایک نئی خوشی آتی ہے، جو ہمیں بہت سی خوشیاں دیتی ہے۔ اس لئے زندگی میں غم اور خوشی دونوں کا مقابلہ کرنا چاہئے اور غموں پر افسوس نہیں کرنا چاہئے کیونکہ غم بھی ہماری زندگی کا ایک حصہ ہیں۔ ہمیں غم اور خوشی کو اس طرح سے گزارنا چاہئے کہ پتہ نہ چلے کہ غم کون سا ہے اور خوشی کون سی......!

بنت محمد عمر

بقیہ: ٹینشن دور حاضر کا مسئلہ

ہاں البتہ اللہ پاک سے لو لگانے والے لوگ اور قناعت پسند لوگ ٹینشن سے محفوظ رہتے ہیں۔ جب ہم ذہنی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں تو انسانی جسم میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں۔ جسم میں تناؤ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، گردن کے پٹھے سخت ہو جاتے ہیں اور درد کی صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ انسان سر درد اور ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہو سکتا ہے، بے خوابی کا شکار ہو کر بیماریوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے اور انجانا سا خوف دل پر سوار رہتا ہے۔ مزاج خراب اور چڑچڑا رہنے لگتا ہے انسان بھوک کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے، ذہن کسی بات پر مرکوز رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ فرائض کی ادائیگی میں غفلت کرنے لگتا ہے کام کی طرف بے دھیانی رہتی ہے جس سے ملازمت سے چھٹی ہو جانے کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ آپ کے اردگرد رہنے والے اور آپ کے اپنے بھی آپ سے دوری ہی میں عافیت سمجھنے لگتے ہیں۔ غصہ آپ کی ناک پر دھرا نظر آتا ہے۔ چڑچڑے پن کے باعث آپ اپنے دوست احباب سے محروم ہو سکتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے صبح کی سیر اور ورزش نسخہ کیمیا ہے۔ صحت بخش خوراک کھائیے سبزیوں کا زیادہ استعمال کیجئے پریشان ہونا چھوڑ دیجئے۔ ہمیں چاہئے کہ ٹینشن کے مقابلے پر اتر آئیں ٹینشن ایک احساس ہے، جس کو بہادری اور عزم مسلسل سے دور کیا جا سکتا ہے۔ اس احساس کو جب اپنے آپ پر وارد کریں گے تو یہ زیادہ گہرا ہوتا رہے گا۔ اس احساس کو جھٹک دیجئے تاکہ اس میں کمی واقع ہو۔ کسی بھی چیز کو دل پر مت لگائیے اور سیریس نہ لیجئے، ایسی کیفیت کو سر کے اوپر سے گزارنے کی سعی کیجئے۔ یہی آپ کے حق میں بہتر ہے۔ مثبت سوچ اپنائیے، روشن خیال بنئے، قنوطیت کو تین حرف کہیے، اتار چڑھاؤ انسانی زندگی کا لازمی جز ہیں۔ ہمیں چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جذبات کے دھارے میں بہہ جانا یا موڈ کو خراب کر لینا اور احساس کے نیچے دب جانا مسئلے کا حل نہیں بلکہ اپنے آپ کو اس احساس پر غالب کیجئے اور بہادروں کی طرح جینا سیکھئے مستقل مزاجی کو اپنائیے، مسائل سے دلبرداشتہ ہونے کی بجائے اس سے لطف لیجئے۔ اپنی ذہنی قوتوں کو بروئے کار لائیے اور پوری قوت ارادی کے ساتھ ٹینشن کے احساسات کو جھٹک دیجئے اس طرح آپ پرسکون زندگی بسر کر سکیں گے۔

پُھلبھری، برص
LEUCODERMA-VITILIGO
(ماہرِ برص)
اجمل زیدی
ایوارڈ یافتہ
سفید داغ قابل علاج مرض ہے

ایوارڈ یافتہ

کے دورۂ پاکستان کا مستقل پروگرام
Steroids Free Most Progressive Treatment

کراچی قیام	13 مارچ تا 27 مارچ، 13 جولائی تا 27 جولائی، 13 نومبر تا 27 نومبر ہوٹل مہران، شاہراہ فیصل، کراچی۔ فون: 9-5660851(021) موبائل: 8566188(0300)
پشاور قیام	یکم فروری تا 10 فروری، یکم جون تا 10 جون، یکم اکتوبر تا 10 اکتوبر ہوٹل امین، جی ٹی روڈ ہشت نگری چوک پشاور شہر فون: 19-218215(091) موبائل: 8566188(0300)
ملتان قیام	28 مارچ تا 6 اپریل، 28 جولائی تا 6 اگست، 28 نومبر تا 7 دسمبر ہوٹل سلور سینڈ، ریلوے روڈ نزد چوک عزیز ہوٹل، ملتان۔ فون 518061-62/582803(061) موبائل 8566188(0300)
لاہور قیام	14 فروری تا 27 فروری، 14 جون تا 27 جون، 14 اکتوبر تا 27 اکتوبر عامر ہوٹل، لوئر مال نزد سیشن کورٹ، لاہور فون: 19-7115015(042) موبائل: 8566188(0300)
اسلام آباد مستقل پتہ	8 اپریل تا 30 مئی، 8 اگست تا 30 ستمبر، 9 دسمبر تا 30 جنوری مکان نمبر 62 سٹریٹ نمبر 20 سیکٹر G-8-1 تعلیمی چوک (سریا چوک) اسلام آباد فون: 2255880-2854595-(051) موبائل 8566188(0300)

E-mail:syedajmalzaidi@hotmail.com - syedajmalzaidi@yahoo.co.uk

واضح فرق
صرف چند یوم میں
فری ہوم ڈیلیوری سروس
Slimming Tea

ٹھنڈے ٹھنڈے موسم میں گرما گرم چائے
2 کپ روزانہ استعمال سے بڑھا ہوا پیٹ اور وزن کم کریں
• بغیر ڈائٹنگ • بغیر ورزش • بغیر سائیڈ ایفیکٹس
فیئر فٹنس
کراچی لاہور ملتان فیصل آباد گجرات گوجرانوالہ منڈی بہاؤالدین UAN' 111-696-696
ڈی جی خان 0641-468866 رحیم یار خان 0731-78812
موبائل لاہور: 0300-4577957 موبائل ملتان 0300-9638338
موبائل کراچی: 0300-2184131

زیبی جیولرز
ZAIBI JEWELLERS
S.B. 7/70 Zaibunnisa Street, Saddar, Karachi-74400.
Voic: 5677786,5215455, Fax: + 92(21) 5675967
E-mail: nain888@hotmail.com

بے پردگی سے پردے کی طرف

عورت کا بہترین زیور اس کی حیا ہے

میں نے لاہور کے ایک دنیا دار گھرانے میں آنکھ کھولی، میرے آباء واجداد گو کہ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے مگر علم کے فقدان کی وجہ سے اصل شریعت کا دور دور تک پتہ نہ تھا۔ ٹی وی، بے پردگی، عورتوں مردوں کا اختلاط، شادی اور موت پر ہونے والی تمام غیر شرعی رسوم، رسم قل، رسم چہلم، مختلف بدعات کا رائج ہونا، مووی، مہندیوں کا رچانا...... وغیرہ وغیرہ۔ میں بھی اپنے خاندان میں انہی رسوم ورواج پر عمل پیرا تھی۔ مگر اللہ نے ہوش سنبھالتے ہی نماز کی طرف رغبت عطا فرمائی، کالج کے زمانے سے نماز و روزے کی پابند رہی اور باہر آنے جانے کے لئے چادر اوڑھتی تھی۔ مجھے بچپن سے ہی مصوری کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ فارغ وقت میں مصوری کیا کرتی تھی اور اس شوق کو میں نے B.Sc کرنے کے بعد گھر پر ہی دن رات ایک کر کے پورا کیا۔ کچھ دنوں کے لئے آرٹ گیلری بھی جوائن کی۔ اسی دوران میرے بڑے بھائی نے کسی بزرگ کی بیعت کی اور ان کی دنیا ہی بدل گئی وہ ہر وقت مجھے اور گھر والوں کو تبلیغ کرتے، خاص طور پر مجھے۔ میرے مستقبل میں پڑھنے کے اور پاکستان کی بہت بڑی مصورہ بننے کے خواب تھے، مگر بڑے بھائی مجھے کہتے کہ اپنا وقت برباد نہ کرو، ان چیزوں نے آخرت میں کام نہیں آنا تو مجھے ان کی باتیں بری لگتی، لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی باتوں کی طرف متوجہ کروایا اور میں نے دینی باتوں میں دلچسپی لینی شروع کردی، اسی دوران مزید آگے پڑھنے کا اور مصوری کا جذبہ جاتا رہا اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں جاگزیں ہوگیا، ذکرِ الٰہی کی لذت نصیب ہوئی۔ ہر غیر شرعی کام چھوڑ دیا۔ پردہ شروع کردیا۔ میرے دل کی دنیا بدل چکی تھی، خشیتِ الٰہی سے شرمسار رہتی، میں اس سے بھی آگے بڑھنا چاہتی تھی کہ اسی دوران میرے رشتے آنے لگے اور پھر میرا رشتہ ایسے گھرانہ میں ہوا جو دیندار تو تھے مگر شرعی پردہ وہاں بھی نہ تھا۔ شادی کے بعد صوم وصلوٰۃ، ذکر وتسبیحات، تلاوتِ قرآن مجید اور برقعہ آنے جانے

زوجہ اشفاق احمد عباسی لاہور

کے لئے بدستور رہا، لیکن گھر میں پردہ نہ تھا، مگر ایک کھٹکا دل کو تھا کہ کوئی چیز ہے جو گم ہے اور منزل نظر نہیں آرہی تھی، پھر حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ کی ایمان افروز باتیں اور مولانا طارق جمیل صاحب کے بیانات نے میری روح تک کو جھنجھوڑ دیا۔ گھر پر میں نے دینی کتابیں پڑھنا اور بیانات کا سننا جاری رکھا، جس سے میرے علم میں کافی حد تک اضافہ ہوا، رب کائنات کا مجھ پر ایسا احسان ہوا جو میں کبھی نہ بھلا پاؤں گی کہ اس گناہ گار بندی نے گھر میں اعلانیہ فیصلہ سنادیا میں نے دو رکعت ''نماز حاجت'' پڑھی اور تمام نامحرموں سے پردہ کرلیا۔ تمام بہنوئی، جیٹھ اور دیوروں سے پردہ کرلیا۔ اس پر میرے میکے اور سسرال والوں، دونوں نے بھرپور احتجاج کیا تو میرے شوہر نے کہا کہ سب سے پردہ کرتو لو مگر ایک گھر میں رہتے ہوئے ہر وقت کے پردے سے نبھا نہیں ہو سکے گا، یہ ناممکن ہے۔ ہر کسی نے سمجھایا مگر میں اللہ تعالیٰ سے استقامت مانگتی رہی آہستہ آہستہ سب نے میرے فیصلے کو قبول کرلیا۔ صبح سے لیکر رات تک اسی پردے میں رہتے ہوئے تمام گھریلو امور سرانجام دینا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا انعام واکرام تھا۔ میں نے اپنی وہ تمام پینٹنگ جو غیر شرعی تھی، جن میں جانداروں کی مصوری تھی توڑ کر ضائع کردی، اسی طرح تمام تصاویر و موویاں ضائع کردیں۔ (الحمدللہ) پھر اسی دوران میں شدید بیمار ہوئی، بیماری طول پکڑتی گئی، تو سب کہتے کہ یہ پردے کی وجہ سے بیمار ہوئی ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے مزید استقامت دی اور دو سے تین سال کی بیماری کے بعد میرے مالک نے مجھے صحت اور دوبارہ بہترین زندگی عطا فرمائی۔ اللہ کا اتنا احسان ہوا کہ میرے اس طرح سے مشترکہ خاندان میں رہتے ہوئے شرعی پردہ کرنے سے میری بڑی بہن نے بھی شرعی پردہ کرلیا اور پھر اللہ نے میری دوسری بڑی بہن کو بھی شرعی پردے کی توفیق عطا کی۔

میں آج اس مالک الملک کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے کہ اس نے ہدایت عطا فرمائی اور ایک قدم کے ساتھ مزید دو اور قدم اٹھے آج ہم تینوں بہنیں استقامت کے ساتھ اپنے اپنے سسرال میں شرعی پردہ کر رہی ہیں۔ ہم توفیق مانگتی ہیں کہ اپنے پروردگار کی رضا نصیب ہوجائے اور سرکارِ دو عالم، سرورِ کائنات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت مل جائے اور سچی اور اصل حیا نصیب ہو اور مرتے دم تک ہر ہر عمل پر استقامت نصیب ہو۔ آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کی عورتوں کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اس دنیا کے بہترین زیور سے آراستہ فرمائے جو حیا کا زیور ہے۔ امین

43 سال سے آزمودہ سو فیصد خالص
عرقِ شیریں ماؤں کے مکمل اعتماد کے ساتھ
پیٹ کے درد۔ نفخ (پیٹ پھولنا) مروڑ۔ قے۔ دست اور دانت نکلنے کی تکلیف کو رفع کرنے والا۔ فرحت بخش اور خوش ذائقہ عرق ہے جو بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ تندرستی میں بچوں کی صحت کو قائم رکھتا ہے۔ اور بیماری میں شفا بخشتا ہے۔
BSENA
UNANI LABORATORIES
SUKKUR
نیا
عرقِ شیریں
بچوں کی صحت کا محافظ
B-Sena Unani Laboratories
P.O.Box No. 108 Opp. Govt. Degree Colleges
Shikarpur Road, Sukkur.
RETAIL PRICE
RS. 20.00

موسمِ سرما کی خصوصی سوغات: حلوہ گاجر، حلوہ سوہن، حلوہ پستہ
عصرِ شیریں™
گلشن اقبال
بلاک 13-A ممتاز منزل، مین یونیورسٹی روڈ،
بالمقابل PIA پلانیٹیریم، کراچی پاکستان۔
TEL: 92-21-4981829
FAX: 92-21-4982518

اسلام

خواتین کا اسلام

97

بدھ 30 ذیقعدہ 1425ھ مطابق 12 جنوری 2005ء

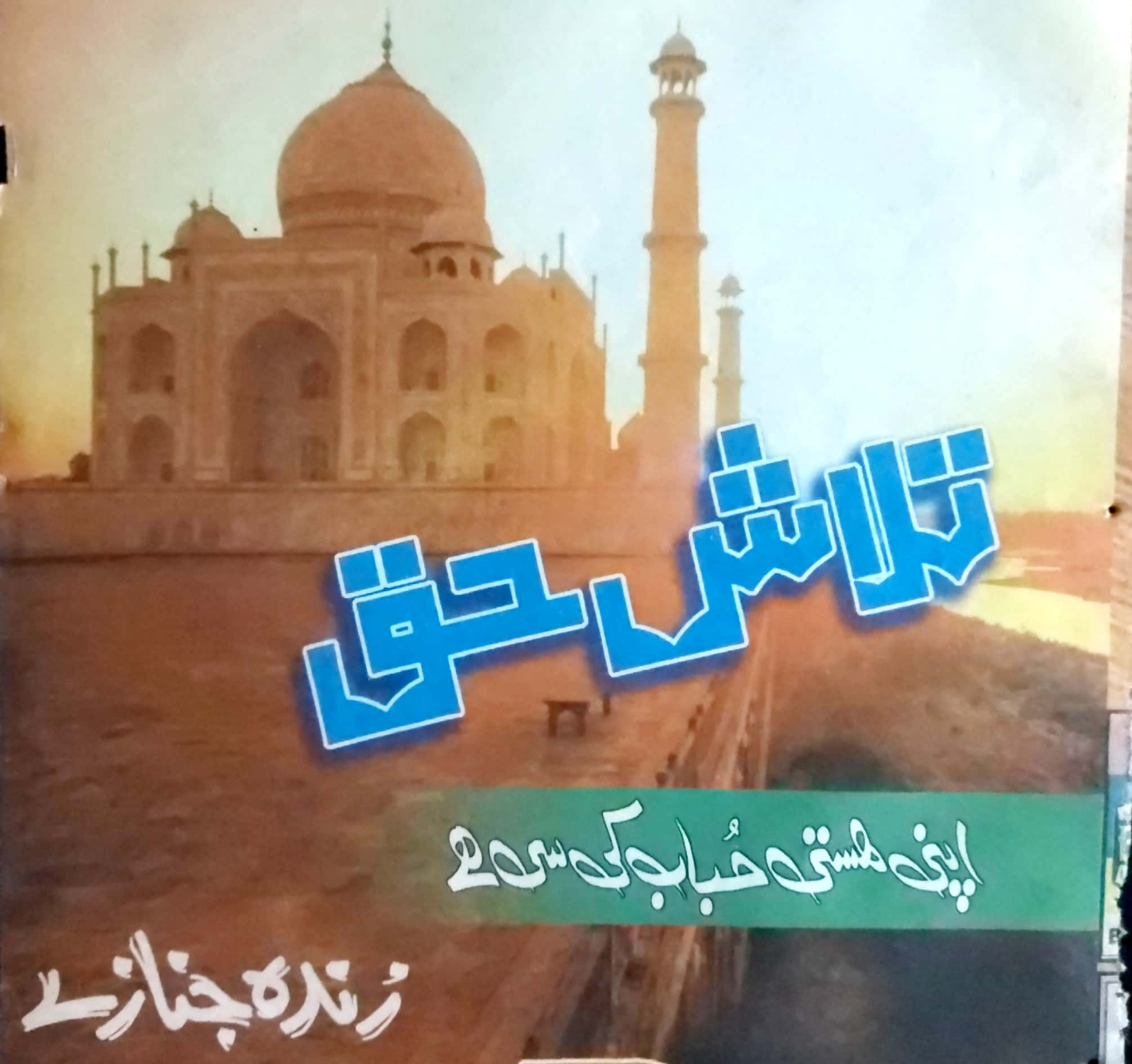

تلاشِ حق

اپنی ہستی حباب کی سی ہے

زندہ جنازے

Zaiqa
ذائقہ
نہیں تو چائے نہیں
اب لیجیے چائے کا اصل مزہ ذائقہ چائے میں
ذائقہ چائے کے 400 اور 200 گرام پیک میں
ہزاروں روپے فوری Cash

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسِ قرآن و حدیث

پاکیزہ لوگ

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

اسلام پاکیزگی کا مذہب ہے، اس نے ہر شعبے میں پاکیزگی کا حکم دیا ہے، عقائد و اعمال کے علاوہ ذریعہ معاش کے بھی پاک ہونے پر بڑا زور دیا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے "اکل طیب" (کھانا پاک ہونے) کا ذکر فرمایا ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت ۱۷۲ میں ہے "اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔"

سورۃ المومنون کی آیت ۵۱ میں ہے "اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو بے شک میں جانتا ہوں جو کچھ تم کرتے ہو۔" اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا تو وہاں بھی یہ قید لگادی کہ مال پاک ہونا چاہئے سورۃ البقرہ کی آیت ۲۶۷ میں ہے "اے ایمان والو! خرچ کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم کماؤ اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے" احادیث میں بھی پاکیزہ روزی کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ بھی بتادیا گیا ہے کہ جس شخص کا ذریعہ معاش حرام اور ناجائز ہوگا اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے لوگو! بے شک اللہ پاک ہے اور وہ صرف پاک ہی قبول کرتا ہے، اللہ نے سارے ایمان والوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے اپنے انبیاء کو دیا ہے، فرمانِ باری ہے "اے رسولو! کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک اعمال کرو بے شک میں جانتا ہوں جو کچھ تم کرتے ہو" اور یہ بھی فرمایا ہے کہ "اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دی ہیں"۔ اس کے بعد آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر طے کرکے آتا ہے، پراگندہ بال ہے، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہتا ہے یارب، یارب، لیکن اس کا کھانا حرام ہے، پینا حرام ہے، لباس حرام ہے، اس کے جسم کو حرام سے غذا دی گئی ہے، اس کی دعا کہاں قبول ہوگی"۔ (مسلم)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات میں سے اپنے لئے صرف پاکیزہ ہی کو پسند فرماتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود پاک ہے اس لئے وہ صرف پاک ہی سے محبت کرتا ہے خواہ کوئی عمل ہو یا کلام یا صدقہ وہ صرف پاک ہی کو قبول کرتا ہے یہی انسانوں کا حال ہے جو پاک اور سعادت مند ہوتا ہے وہ صرف پاک چیز پر ہی راضی ہوتا ہے، اسی سے اس کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے، اس کی زبان سے ایسا پاکیزہ کلام صادر ہوتا ہے جو بارگاہ الٰہی میں شرف باریابی پاتا ہے ایسے شخص کو فحش گفتگو، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان اور ہر خبیث کلام سے شدید نفرت ہوتی ہے، وہ صرف ایسے اعمال کی طرف مائل ہوتا ہے جنہیں شریعت، عقل اور فطرت اچھا قرار دیتے ہیں مثال کے طور پر وہ ایک اللہ کی عبادت کرتا ہے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، اس کی رضا کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتا ہے، اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی پوری طاقت لگادیتا ہے، اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے، انہیں تکلیف نہیں دیتا، ان کی عزت و آبرو سے نہیں کھیلتا، ان کی اچھائیوں کو پھیلاتا ہے اور ان کی برائیوں اور کمزوریوں کو چھپاتا ہے، اس کے اخلاق بھی اعلیٰ اور پاکیزہ ہوتے ہیں مثلاً حلم و وقار، صبر و شکر، صدق و وفا، تواضع اور رحم دلی، رحمت و سکینت، عفت و طہارت، جود و سخا، شجاعت اور استغناء، محبت اور مروت وخور و نوش کے لئے حلال اور پاک چیزوں کو پسند کرتا ہے، وہ دوستی بھی ایسوں سے لگاتا ہے جو صاف ستھرے ہوتے ہیں، وہ رشتہ بھی وہیں کرتا ہے جہاں کردار وعمل کی پاکیزگی ہوتی ہے، گویا وہ ہر اعتبار سے پاک ہوتا ہے اس کی روح بھی پاک، بدن بھی پاک، اخلاق بھی پاک، عمل بھی پاک، کلام بھی پاک، کھانا بھی پاک، پینا بھی پاک، لباس بھی پاک، کلام بھی پاک، دوستی بھی پاک، آنا جانا بھی پاک، ٹھہرنا اور لوٹنا بھی پاک، یہ سعادت مند شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے "وہ لوگ جن کی جان فرشتے اس حال میں نکالتے ہیں کہ وہ پاک ہوتے ہیں وہ ان سے کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو تم جنت میں داخل ہو جاؤ ان اعمال کے بدلے جو تم کیا کرتے تھے۔"

طیب اور پاک کی ضد خبیث ہے، جیسے طیب شخص ہر شعبے میں، ہر چیز میں ہر اعتبار سے پاکیزگی پسند ہوتا ہے، اسی طرح خبیث شخص کا ہمہ جہت اور ہمہ وقت میلان خباثت کی طرف ہوتا ہے، دل میں بھی خباثت، زبان پر بھی خباثت اور اعضاء سے بھی خباثت کے جراثیم پائے جاتے ہیں لیکن وہ سچی توبہ کے ذریعے ان جراثیم کو ختم کرنے اور گناہوں سے اپنے آپ کو پاک کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، جب وہ اللہ کے حضور پیش ہوتے ہیں تو ان پر خباثت اور نجاست کا کوئی اثر نہیں ہوتا، ان کے برعکس جو توبہ نہیں کرسکیں گے اور طہارت اور خباثت دونوں مادوں کے ساتھ آخری عدالت میں پیش ہوں گے انہیں گندگی سے پاک کرنے کے لئے دوزخ میں ڈالا جائے گا تاکہ وہ جنت میں داخل ہونے کے قابل ہوسکیں کیونکہ جنت میں کوئی بھی ناپاک شخص داخل نہیں ہوسکے گا، دوزخ میں انہیں اتنی ہی دیر رکھا جائے گا جتنی دیر میں ان کا خبث دور ہونے میں وقت لگے گا، چونکہ مشرک اور کافر کا عنصر بھی خبیث ہوتا ہے اور خباثت اس کے رگ و ریشہ میں رچی بسی ہوتی ہے اس لئے وہ دوزخ میں رہنے کے باوجود خباثت سے پاک نہیں ہوسکے گا چنانچہ وہ کبھی بھی جنت میں داخل ہونے کا حقدار نہیں ہوگا۔ جیسے کتے کو اگر سمندر میں ڈال کر کئی بار غسل دے دیا جائے تو بھی وہ پاک نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح مشرک پاک نہیں ہوسکتا، البتہ اگر وہ دنیا میں کفر و شرک سے توبہ کرلیتا تو اس کا پاک ہونا ممکن تھا، دین سے دوری کی وجہ سے ہمارے ہاں پاک ناپاک اور حلال حرام کا امتیاز اٹھتا جا رہا ہے، دولت کی ہوس نے بہت سوں کو اندھا کردیا ہے، وہ صرف دولت کے طلب گار ہیں چاہے وہ کسی بھی راستے سے اور کسی بھی طریقے سے آئے، ایسے لوگوں کی کمی نہیں جن کا تقویٰ صرف پانی تک محدود ہوکر رہ گیا ہے، اگر پانی میں چڑیا گر کر مر جائے تو انہیں اس کی پاکی ناپاکی کی فکر ہوتی ہے لیکن رزق میں ہاتھی جتنا حرام بھی شامل ہو جائے تو انہیں کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی، اگر یہ نقطہ ملحوظ رہے کہ خبیث اور ناپاک مال سے کیا گیا نہ تو حج اور عمرہ قبول ہوتا ہے، نہ صدقہ خیرات پر کوئی اجر و ثواب ملتا ہے، نہ مساجد اور مدارس میں چندہ دینے سے وہ پاک ہوسکتا ہے، بلکہ اس کے برعکس اس کے نتائج بڑے خطرناک ہوتے ہیں، دعائیں قبول نہیں ہوتیں، اولاد نافرمان ہو جاتی ہے، گھریلو زندگی تلخیوں سے بھر جاتی ہے، سکون اور اطمینان عنقا ہو جاتا ہے، اس نقطہ کے ملحوظ رکھنے سے ناپاک مال سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

مجھے سچا توکل عطا فرما

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ التَّوۡفِیۡقَ لِمَحَابِّکَ مِنَ الۡاَعۡمَالِ وَ صِدۡقَ التَّوَکُّلِ عَلَیۡکَ وَ حُسۡنَ الظَّنِّ بِکَ.

اے میرے اللہ! میں آپ سے استدعا کرتی ہوں کہ مجھے ان اعمال کی توفیق دے جو تجھے محبوب ہیں اور مجھے سچا توکل عطا فرما اور آپ کی ذات کے ساتھ اچھا گمان رکھنے کی توفیق عطا فرما۔

کچھ اُمہات المؤمنین نمبر کے بارے میں

یہ شمارہ نمبر 97 ہے صرف دو شماروں کے بعد شمارہ نمبر 100 آپ کے ہاتھوں میں ہوگا، مقام شکر ہے کہ قافلہ قدم بقدم آگے بڑھ رہا ہے، ایک دو تین سے چلتے چلتے شماروں کا عدد سو کے ہندسے کو چھونے والا ہے۔ ہمیں خوشی ہے...... بے پایاں خوشی! بے حد و حساب!...... مگر ایک ڈر، ایک کھٹکا اور ایک الجھن اپنی جگہ ہر دم قائم ہے...... وہ ہے عنداللہ قبولیت کے متعلق...... ہم یہاں ڈھنڈورا پیٹتے رہیں...... خوشی سے بغلیں بجاتے رہیں...... لوگ واہ وا کرتے رہیں کہ اجی کیا بات ہے 100 شمارے نکال لئے، لیکن جس بارگاہ میں پیش ہونا ہے، جہاں اپنا نامۂ اعمال وصول کرنا ہے وہاں کورا کاغذ مل گیا تو؟...... ہے نا سوچنے کی بات! پھر آپ کی واہ وا، مبارک باد، تحسین آفرین کلمات...... سب دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ میں نہیں کہتا کہ ان سب کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ تحسین اور شاباش آدمی کو مزید ہمت اور حوصلہ دیتی ہے...... آگے بڑھنے کا ولولہ اور جذبہ عطا کرتی ہے...... لیکن اس سے بڑھ کر دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ رب العزت اخلاص کی نعمت عطا فرما دیں، نیت کے کھوٹ کو خلوص سے بدل دیں۔ دکھاوے اور ریاکاری کو للّٰہیت سے تبدیل کر دیں۔

ہاں تو! عرض کرنے کی بات ایک اور تھی...... ایک دیرینہ خواہش تھی کہ ''خواتین کا اسلام'' کا امہات المؤمنین نمبر شائع ہونا چاہئے، کئی مرتبہ خیال آیا مگر خیال ہی رہا، اب کہ ''خواتین کا اسلام'' کے سو شمارے پورے ہو رہے تھے تو سوچا کہ اچھا موقع ہے۔ امہات المؤمنین نمبر شائع کرنا چاہئے۔ سو اعلان کر دیا گیا۔ الحمدللہ محترم قاریات کے مضامین روزانہ موصول ہو رہے ہیں۔ لیکن ایک بات حیرت انگیز طور پر دیکھی گئی ہے کہ اکثر خواتین ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حالاتِ زندگی پر مضامین بھیج رہی ہیں، حالاں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ ازواج مطہرات ہیں۔ ام المؤمنین حضرت صفیہ، ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش، ام المؤمنین حضرت جویریہ، ام المؤمنین حضرت ام سلمہ، ام المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ، ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہن یہ تمام زمرہ ازواج نبی میں شامل اور ہماری مائیں ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اپنے اپنے ذوق کے مطابق ہر کسی کو کسی شخصیت سے محبت ہوتی ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی ذات اپنے مقام و مرتبے اور علمی کمالات کی بناء پر اس بات کی مستحق ہے کہ ان کی شخصیت کے حوالے سے علیحدہ نمبر شائع کیا جائے، مگر فی الحال جملہ امہات المؤمنین نمبر شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ اس لئے آپ کی طرف سے یک طرفہ تحریری تعاون کی بجائے ہمہ جہت تعاون چاہئے۔ اشتہار میں دیگر عنوانات بھی دیئے گئے ہیں مثلاً امہات المؤمنین کی حسنِ معاشرت، اخلاق و عادات، علمی اور عملی مقام، عبادات میں انہماک، محبت رسول یہ تمام عنوانات آپ کی توجہ کے مستحق ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ آپ کی طرف سے اس سلسلے میں بھرپور تعاون ہوا اور معیاری مضامین حاصل ہو گئے تو سوواں شمارہ دہرا شائع کیا جائے گا یعنی یہ نمبر سولہ صفحات کی بجائے بتیس صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اب دیکھنا ہے کہ آپ اس سلسلے میں کتنا ہاتھ بٹاتی ہیں۔ اس بات کا انحصار آپ پر ہے کہ امہات المؤمنین نمبر ہر اعتبار سے مکمل و معتبر ہو لہٰذا آپ کی طرف سے دعا اور دوا دونوں ہی کی ضرورت ہے۔

والسلام محمد احمد حافظ

میں جب بھی سوچتی ہوں

زمین کی گردش، سمندر کی طلاطم خیزیوں کو
تیز ہواؤں کو میں جب بھی سوچتی ہوں
طلوع آفتاب کی جلوہ افروزیوں کو
ڈوبتے سورج کو میں جب بھی سوچتی ہوں
ہر شب فلک کے آنچل میں دمکتے حسین ستاروں کو
مہتاب کی رعنائیوں کو میں جب بھی سوچتی ہوں
سبز درختوں کو، پھوٹتی کونپلوں کے منظر کو
رنگ گلستاں کو میں جب بھی سوچتی ہوں
ایسے میں انوکھی کیفیت جذبہ ایمانی کی ہوتی ہے
کائنات بنانے والے کو میں جب بھی سوچتی ہوں
سجدہ ریز ہوتی ہیں آنکھیں سانسیں مہکتی ہیں نادیہ
ذکر خدا کرتی ہوں، خدا کو میں جب بھی سوچتی ہوں

نادیہ قاسم

حیاء

''حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں۔ جب ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے'' ''حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش گوئی جفا سے ہے اور جفا دوزخ میں ہے۔'' ''فحش جس چیز کے ساتھ لگتا ہے، اسے عیب دار کر دیتا ہے اور حیا جس چیز کے ساتھ لگتی ہے اسے زینت دے دیتی ہے۔''
''اے اللہ! میں اس زمانے تک زندہ نہ رہوں کہ جس میں اہل علم کو اتباع نہ کیا جائے اور بردبار سے حیا نہ کی جائے۔''
''ہر دین کے لئے کچھ اخلاق ہیں اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔''
''جب تو حیا کھو دے تو جو مرضی میں آئے کر''۔ (احادیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام)

خواتین کا اسلام انٹرنیٹ پر
www.dailyislam.net.pk

خط و کتابت کا پتہ ''خواتین کا اسلام'' دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی
ای میل islamforwomen@hotmail.com فیکس 021-6622240 فون 021-6683301

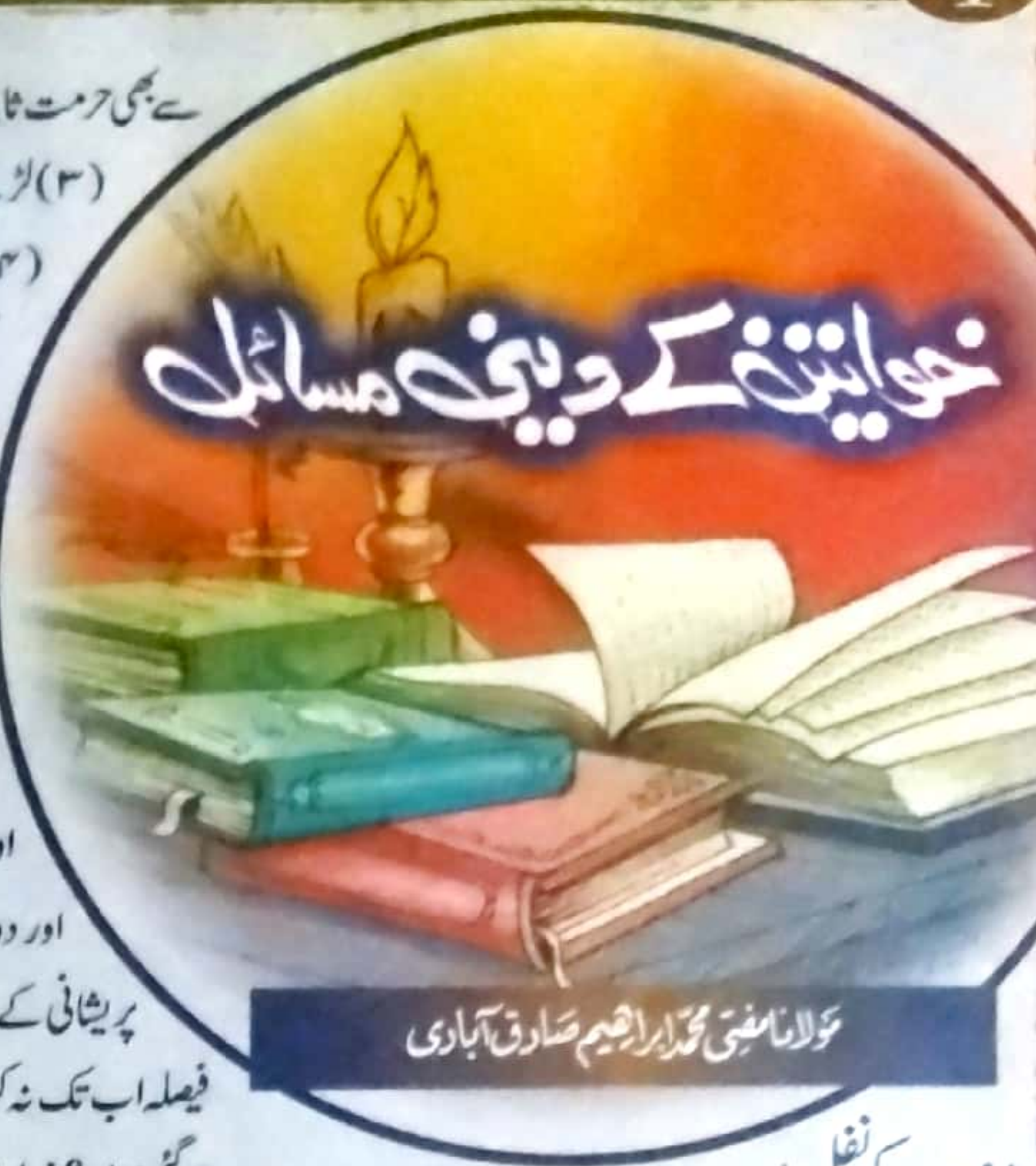

منت کے نفل:

سوال: ایک عورت نے منت مان لی کہ ہر روز صحت کے شکرانے میں دو رکعت نفل ادا کروں گی۔ سوال یہ ہے کہ مخصوص ایام میں جس طرح فرض نماز معاف ہے اسی طرح یہ منت کے نفل بھی معاف ہیں یا ان کی قضاء پڑھنا ضروری ہے؟ نیز کسی دن ان کا ناغہ ہو جائے تو ان کی قضاء ہے یا کفارہ؟ (ایک بہن)

جواب: حسب منت ہر روز دو نفل پڑھنا واجب ہوں گے جس دن کے نفل رہ جائیں فرصت ملنے پر بعد میں یہ دوگانہ پڑھ لے، یہی اس کی تلافی ہے۔ اس کا کفارہ یا فدیہ نہیں، باقی مخصوص ایام میں جیسے فرض نماز معاف ہے یہ منت کے نفل بھی معاف ہیں۔ پاک ہونے پر ان کی قضاء بھی نہیں۔

ایک تولہ سونے پر زکوٰۃ:

سوال: میرے سسرال والوں نے شادی کے موقع پر ایک تولے سے کچھ زائد مجھے سونا دیا ہے اس کی زکوٰۃ مجھ پر ہے یا میرے خاوند پر؟ (سیدہ ام عاقب، پڈعیدن)

جواب: اتنے سونے پر زکوٰۃ نہیں آتی لیکن اس کے ساتھ اگر آپ کی ملک میں کوئی تجارتی سودا، چاندی یا نقدی (خواہ ذرا سی مقدار میں) موجود ہو تو ان کی مجموعی قیمت پر زکوٰۃ آئے گی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ یہ سونا آپ کی ملک ہو، اگر خاوند نے صرف پہننے کے لئے دیا ہے تو زکوٰۃ بھی اس پر آئے گی۔

گانے کی طرز پر نعت پڑھنا:

سوال: آج کل کئی نعت خواں نعتیں گانے کی طرز پر پڑھتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟ (ایضاً)

جواب: گانے کی طرز پر نعت پڑھنا جائز نہیں، بے ادبی اور گستاخی ہے۔ ایسی نعت سننا بلکہ نعت کی مجلس میں بیٹھنا بھی جائز نہیں۔

حرمت مصاہرت کا مسئلہ:

سوال: (۱) عورت کا ہاتھ جوان بیٹے پر یا بیٹے کا ہاتھ ماں پر پڑ جائے اور عورت کو شہوت ہو تو کیا میاں بیوی ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں؟

(۲) کیا لڑکے کا بالغ ہونا ضروری ہے یا نابالغ لڑکے کے چھونے سے بھی حرمت ثابت ہو جائے گی؟

(۳) لڑکے کے بلوغ کی عمر کیا ہے؟

(۴) میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرا ایک ۱۴ سالہ بیٹا کمرے میں چارپائی پر لیٹتا ہے اور میں دوسرے چھوٹے بچوں سمیت اس کے قریب ہی نیچے فرش پر لیٹتی ہوں، کبھی کبھی سوتے میں اس کا ہاتھ نیچے لٹک کر میرے جسم سے چھو جاتا ہے۔ کل رات اسی طرح اس کا ہاتھ میرے جسم سے ٹکرایا، جس سے مجھے ایک خوف اور جھٹکا سا محسوس ہوا، میں نے فوری کروٹ لی اور دوسری طرف رخ کر کے سوگئی، لیکن خوف اور پریشانی کے مارے نیند نہ آئی۔ بار بار سوچتی ہوں لیکن اس کا فیصلہ اب تک نہ کر سکی کہ شہوت تھی یا نہ تھی؟ کیا میں خاوند پر حرام ہو گئی ہوں؟ خدارا! جلد جواب دیجئے؟ (ایک سائلہ۔ کراچی)

جواب: (۱) جی ہاں حرام ہو جاتے ہیں۔

(۲) بالغ ہونا ضروری نہیں۔ قریب البلوغ لڑکا بھی بالغ کے حکم میں ہے: **لومسّ المراهق واقرانه بشهوة تثبت الحرمة عليه**۔ (ردالمحتار ۳/۳۷)

(۳) اگر بارہ سال کے بعد لڑکے کو احتلام ہو تو بالغ ہے۔ بلوغ کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال پورے ہونے پر حکماً بالغ ہے: **(بلوغ الغلام بالاحتلام والحبال والانزال والاصل هو الانزال (فان لم يوجد فيهما) شیء (فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى) لقصرا عمار اهل زماننا** (ردالمحتار ۶/۱۵۳)

(۴) اس سے کسی قسم کی حرمت ثابت نہیں ہوئی اس لئے کہ حرمت مصاہرت کے لئے شہوت سے چھونا شرط ہے کہ مرد یا عورت دونوں میں سے کوئی ایک شہوت کی حالت میں ہو اور یہ شرط یہاں مفقود ہے۔ اس لئے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، یہ خیال دل سے نکال دیجئے۔ البتہ یہ احتیاط ضرور کیجئے کہ قریب البلوغ لڑکے کو قریب نہ سلائے۔

ایسی عورت کو طلاق دیدی جائے:

سوال: میری بیوی بدچلن عورت ہے، اسے غیر مردوں کے ساتھ میں نے اپنی آنکھوں سے وہ کچھ کرتے دیکھا ہے جو نہیں دیکھنا چاہئے تھا۔ یہ نافرمان اور خودسر عورت ہے، اس نے میری زندگی اجیرن بنادی۔ میری بچیاں جوان ہیں۔ اس کی بدچلنی کا اثر ان پر بھی ہونے لگا ہے۔ میں نے اسے کبھی طلاق نہیں دی، نہ زبانی نہ تحریری، مگر اس نے عرصہ سے رٹ لگا رکھی ہے کہ تم نے مجھے زبانی طلاق دیدی ہے اور ڈیڑھ سال سے مجھ سے تعلقات بھی ختم کر رکھے ہیں، اگر طلاق دیتا ہوں تو بچیاں بے سہارا رہ جائیں گی، بلکہ طلاق کی بات کروں تو دھمکی دیتی ہے کہ طلاق دے کر دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں۔ بتایئے میں کیا کروں؟ حیران و پریشان ہوں۔ (ز۔ح۔ فیصل آباد)

جواب: عورت کی طرف سے یہ بے دلیل دعویٰ کہ تم نے مجھے زبانی طلاق دیدی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ آپ پر لازم تھا کہ ابتداء ہی سے بیوی بچوں کے دلوں میں خوف خدا و فکر آخرت پیدا کرنے کی کوشش کرتے، خود علماء حق سے گہری وابستگی رکھتے اور گھر میں دینی ماحول بنانے کی تدبیریں اختیار کرتے اب جبکہ پانی سر سے گزر چکا ہے تو ایسی نافرمان اور سرکش عورت جو خاوند سے بیزار ہے اور ڈیڑھ سال سے اس سے تعلق منقطع کر رکھا ہے، جس کے متعلق خاوند کو خود اعتراف ہے کہ اسے غیر مردوں سے میں نے اپنی آنکھوں سے اس لائق ہے کہ اسے فوری طلاق دے کر فارغ کر دیا جائے۔ یہ خدشہ درست نہیں کہ اس اقدام سے بچیاں بے سہارا رہ جائیں گی، بالخصوص جبکہ بچیوں پر اس کا اثر پڑ رہا ہے۔ بچیوں کی خیرخواہی بھی اسی میں ہے کہ اسے فارغ کر کے اس کے آثار بد سے بچیوں کو دور رکھا جائے اور جس قدر جلد ممکن ہو جوان بچیوں کے لئے مناسب رشتے تلاش کر کے انہیں اٹھا دیا جائے۔ بچیوں کے مسئلے کا پائیدار اور حقیقی حل یہی ہے۔ البتہ اگر اس عورت کے راہ راست پر آنے کی امید ہو تو آخری انتباہ کے طور پر اسے کہہ دیا جائے کہ تمہیں اتنے روز کی مہلت دی جاتی ہے اگر تم نے رویہ بدلا تو درست ورنہ طلاق دے کر فارغ کر دیا جائے گا۔ اگر اس انتباہ کا کچھ اثر ظاہر ہو تو ٹھیک ورنہ مزید انتظار کئے بغیر ایک طلاق دیدی جائے۔

حافظہ یا عالمہ بننے کا شوق:

سوال: میں حافظہ قرآن ہوں اور درجہ عامہ تک کتابیں پڑھی ہیں۔ اس کے بعد شادی ہو گئی۔ اب چار بچوں کی ماں ہوں۔ گھریلو ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد میں قرآن بھول گئی ہوں۔ کتابوں کی تعلیم بھی ادھوری رہ گئی۔ اب مجھے رہ رہ کر خیال آتا ہے کہ قرآن مجید دوبارہ یاد کروں اور کتابوں کی تعلیم مکمل کر کے عالمہ بن جاؤں، لیکن میرے میاں کو اس سے اختلاف ہے، وہ کہتے ہیں آپ باپردہ خاتون ہیں۔ گھر میں ہی اچھی لگتی ہیں۔ آپ مشورہ دیجئے کیا کروں؟ ویسے گھر میں فارغ اوقات میں "خواتین کا اسلام" کے علاوہ فضائل اعمال، ریاض الصالحین اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرتی رہتی ہوں۔ (ام احمد، اسلام آباد)

جواب: حفظ کے بعد قرآن مجید بھلا دینا افسوسناک المیہ ہے۔ اس پر حدیث میں شدید وعید آئی ہے۔ اگر نئے سرے سے قرآن مجید یاد کرنا اور مستقبل میں یاد رکھنا ممکن ہو تو یاد کرنا شروع کر دیجئے اور آموختہ کسی خاتون یا محرم مرد کو سناتے رہئے، یاد رکھنے کا ایک آسان اور مجرب طریقہ یہ بھی ہے کہ قرآن جس قدر یاد ہوا سے تہجد یا دوسرے نوافل میں پڑھنا شروع کر دیں اور مسلسل پڑھتے رہیں۔ اگر دوبارہ حفظ کرنا ممکن نہ ہو تو ناظرہ تلاوت کرتے رہئے اور اس کی پابندی کیجئے۔ اس کی بدولت قرآن بھلانے کی وعید اور عذاب سے نجات کی امید کی جاسکتی ہے۔

عربی کتب پڑھنا اور عالمہ بننا نہ مقصود ہے، نہ ہی گھریلو حالات کے پیش نظر آپ کے لئے ممکن۔ آپ کے میاں کی بات درست ہے کہ "باپردہ خاتون گھر میں ہی اچھی لگتی ہے"، تعلیم و تعلم سے مقصد عمل ہے اور یہ مقصد دینی کتب و رسائل کے مطالعہ سے بخوبی حاصل ہو سکتا ہے، بشرطیکہ مطالعہ کا مقصد علم برائے علم نہ ہو بلکہ خالص عمل کی نیت سے ہو۔ جن کتابوں کا آپ مطالعہ کرتی رہتی ہیں ان کے ساتھ ساتھ بہشتی زیور اور مستند علماء کے مواعظ کے کتابچے پڑھنے کا بھی معمول بنائیں۔

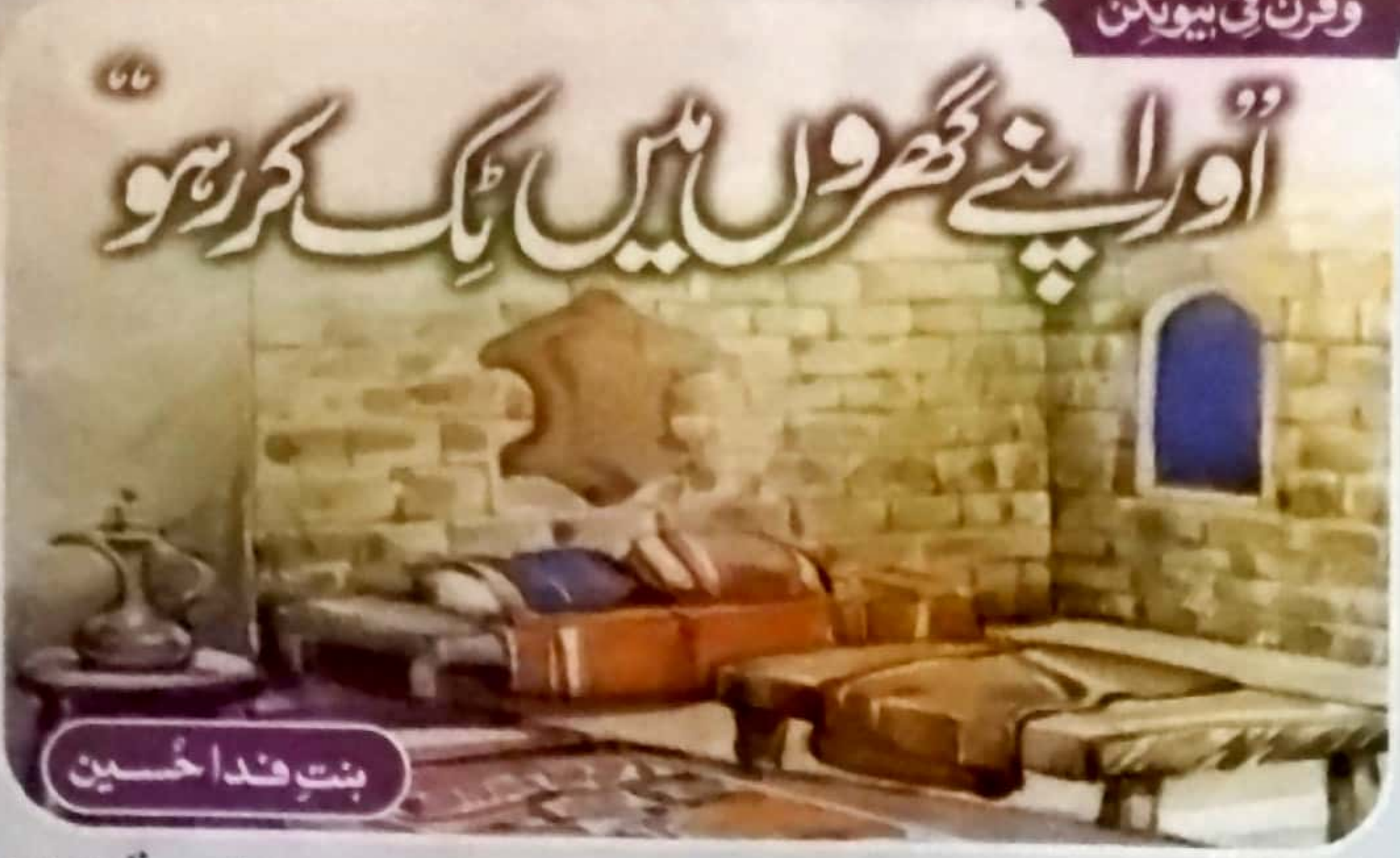

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوتِكُنَّ

”اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو“

بنتِ فدا حُسین

قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کر کے شیطان رب تعالیٰ کے حکم کا انکاری ہوا، پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اپنی غلطی پر اکڑتے ہوئے سوچ اور عقل کے گھوڑے دوڑا ڈالے اور دلیل پیش کر کے ہمیشہ کے لئے مردود ہوا، ساتھ ہی قیامت تک مہلت بھی مل چکی تو کہنے لگا ”جیسے تو نے گمراہ کیا ہے، تو میں بھی تیری سیدھی راہ پر ان کی تاک میں ضرور بیٹھوں گا، پھر ان پر آؤں گا ان کے آگے سے اور پیچھے، دائیں سے اور بائیں سے۔“ اب ایک طرف ان آیات بیّنات پر غور کیا جائے اور دوسری طرف چاروں طرف سے ہونے والے صبح و شام کے شیطانی حملوں پر نظر دوڑائی جائے تو شیطانی مشن دیارِ کفار ہوں یا مسلمانوں کے دیس نصف النہار پر نظر آتا ہے، خاص طور پر عورت جہاں ایک طرف خود شکار ہوتی نظر آتی ہے تو دوسری طرف شیطان کا جال بن کر اوروں کو شیطانی شکار بناتی بھی ہے، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ”اَلنِّسَآءُ حَبَائِلُ الشَّیْطَان (عورتیں شیطان کا جال ہیں) (رواہ رزین)۔“

جو چیز جتنی قیمتی اور عزیز ہوتی ہے اسے اتنی ہی حفاظت اور نگرانی میں رکھا جاتا ہے، مثلاً ”سونا“ ایک قیمتی چیز ہے تو اس کی حفاظت اور نگرانی محتاج بیان نہیں، اس کے برعکس ”لوہا“ ایک عام چیز ہے جس کی ”سونے“ کے ساتھ کوئی نسبت نہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بیسیوں جگہ کٹتا، ضربیں کھاتا اور آگ کی بھٹی میں ڈھلتا نظر آتا ہے، اے عورت! تُو غور کر کہ اللہ رب العزت کے ہاں تو کتنی عزت اور عظمت والی ہے، رب نے تیری عزت اور عفت کے تقدس کے لئے کیسا مستحکم اور بے مثال نظام بنایا، باپ کے سایہ میں تیری پرورش ہوئی، کچھ بڑی ہوئی تو رب ذو الجلال نے تیرے تندومند بھائیوں میں غیرت رکھ دی اور تو ان کی نگرانی میں پروان چڑھی، پھر تیرے والد اور بھائیوں نے پر نم آنکھوں اور ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ تیری جدائی کے عوض اپنے سینوں پر صبر کی بھاری چٹان رکھ کر ایک نئے رفیقِ حیات کے ساتھ تجھے رخصت کیا، پھر تیرے اس ہم سفر نے تجھے اپنے دل اور گھر کی ملکہ بنایا اور تیری پاکدامنی اسے اپنی جان سے بھی عزیز تر ہوئی اور کل کو جب تیرے رب نے تجھے اولاد عطا کی تو جنت تیرے پاؤں کے نیچے آگئی، اب بیٹے تیری عفت و عصمت کے نگہبان اور محافظ۔ بتا تو سہی وہ کیا تھا جو تیرے لئے رب نے نہ کیا؟ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی تیرے مرتبہ کو چار چاند لگا سکتا تھا؟ مزید اگر تو کتاب ہدایت میں غور کرتی تو معلوم ہوتا کہ جب دو نبیوں کی جوڑی رب کی طرف سے تشکیل ہو کر جابرِ وقت فرعون کی طرف جاتی ہے، ہدایت دیتے ہوئے رب فرماتا ہے کہ ”فرعون سے بات نرمی سے کرنا“ معلوم ہوا اخلاق کتنی بڑی دولت ہے لیکن قربان جائیں جب تیری عزت کی باری آئی تو حکم ہوا کہ جب دروازے پر کوئی دستک دیتا ہو اور جواب دینے والا کوئی نہ ہو، مجبوراً تجھے ہی جواب دینا پڑے تو فرمایا ”فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ...... “ کہ نرم اور دلکش لہجے میں بات مت کرو۔ بلکہ حتی المقدور تکلفاً سخت لہجے اور روکھے پن کے ساتھ جواب دو تا کہ کوئی بیمار اور روگی دل کا آدمی اپنی عاقبت تباہ نہ کر بیٹھے۔

اس قدر پاک و مقدس، اتنی محبوب و عزیز
جس قدر عورت کی عفت ہے، نہیں ہے کوئی چیز

اے عورت! تو کتنی عظیم ہے، تیری عزت و عصمت کا خیال جتنا رب تعالیٰ نے رکھا اتنا کوئی دوسرا کیا کرتا وہ رب تو چاہتا ہے کہ تجھ پر کسی غیر کی نظر تک نہ پڑے، اس لئے حکم دے دیا ”وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ “ کہ اے میری بندیو اپنے گھروں میں قرار پکڑو۔ ”وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى ۔“ (الاحزاب) اور جاہلیت کی طرح حسن کی نمائش مت کرتی پھرو۔ بے حجاب پھرنا تو دور کی بات تیرے پاؤں کی آہٹ غیر سنے یہ بھی رب کو گوارا نہیں ”وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ“ (النور) کہ پاؤں بھی زمین پر آہستہ رکھیں، کہیں کوئی بے غیرت پاؤں کی آہٹ اور چال سے حسن و جمال کا اندازہ نہ لگالے، حفیظ جالندھری نے بھی بڑے دردِ دل اور سوز کے ساتھ کہا:

اس قدر پاک و مقدس، اتنی محبوب و عزیز
جس قدر عورت کی عزت ہے، نہیں ہے کوئی چیز
ہم بچانا چاہتے ہیں، ان کو چشمِ غیر سے
کیونکہ ہم واقف ہیں اس دنیا کے شر و خیر سے

خدا نے تو تجھے خاتونِ خانہ بنا کر گھر کی ملکہ بنایا تھا لیکن اہلِ باطل ”عورتوں کے حقوق“ کے حسین نعرے کی آڑ میں تجھ سے تیری یہ بادشاہت چھیننا چاہتے ہیں۔ اخبارات اور رسائل کو تیرے ذریعے مزین کیا جا رہا ہے، سائن بورڈ ہوں یا دیگر چھوٹے بڑے اشتہارات، چیزوں کے ساتھ تیرا حسن بکتا نظر آتا ہے، کہیں ریڈیو، ریلوے اسٹیشن اور ایئرپورٹ پر تیری فروخت شدہ آواز تشہیر اور اعلانات میں استعمال ہوتی نظر آتی ہے۔ عجب تماشا تو یہ کہ چھوٹی بڑی دوکانوں، ہیئر کٹنگ سینٹروں میں بھی اب تجھے رونق افروز کیا جا رہا ہے، اب قوم تیرے ہاتھوں عیب دار اشیاء بھی منہ مانگے داموں خرید کر گھر لائے گی اور قوم کے جوان صبح سویرے پہلے صرف ڈاڑھی منڈا کر نکلتے تھے اب تیرے ہاتھوں سے شیو بنا کر جائیں گے۔ تو جو کما کر لائے گی اس کی نورانیت کو آج کے روشن خیال ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ ایک وہ دور تھا کہ زمین و آسمان تیری عفت و عظمت اور پاک دامنی پر رشک کرتے تھے اور تو ایسی پردہ نشین کہ فرشتے بھی تجھ سے حیا کرتے، لیکن افسوس آج بازار تجھ سے بھرے ہیں اور گھر ویران، یہ اس روشن خیال طبقے کی کاوشوں کا نتیجہ ہے جس نے طبقہ نسواں کی پرسکون گھریلو زندگی کو غارت کرنے کے لئے ”حقوقِ خواتین، آزادیٔ نسواں“ اور ”مساوی حقوق“ جیسے پرکشش نعروں کا بھرپور سہارا لیا۔ حفیظ جالندھری مرحوم نے بھی انہی سے شکوہ کرتے ہوئے کہا ہے

اب مسلمانوں میں بھی نکلے ہیں کچھ روشن خیال
جن کی نظروں میں حجاب صنفِ نازک ہے وبال
چاہتے ہیں ماؤں بہنوں کو یہ عریاں دیکھنا
محفلیں آباد لیکن گھر کو ویران دیکھنا

اے کاش تو قرآن مجید میں کبھی غور کرتی تو ”وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ“ کا راز سمجھ جاتی، اگر کسی ضرورت کی بنا پر گھر سے نکلتی تو ”يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ “ کا حکم سمجھتے ہوئے اپنے اوپر اپنی لمبی چادریں اوڑھ لیا کرتی۔ رب ذوالجلال نے تو تیری عفت و عصمت کا بڑا خیال رکھا تھا، پر تو خود ہی ذلت کے گڑھے میں جا گری۔ اگر تو اپنے حقوق کے لئے ”وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ“ میں مضمر اپنی عافیت سے بے خبر ہو کر جنت نظیر گھر سے بیزار ہے تو تجھے تیرے یہ حقوق مبارک ہوں لیکن کچھ دیر کے لئے اپنے موسیقی آشنا کانوں کو ”لاریب“ کتاب کی طرف متوجہ کر کے آخرت سے پہلے دنیا ہی میں اپنا صلہ معلوم کر لے قرآن کا اعلان ہے کہ جب تو نے خود اپنے تقدس کو پامال کیا تو پھر کسی پاکباز رفیقِ حیات کی جستجو مت کر، تیرا رب فرما چکا ”اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ“ (ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں)، ہاں اگر تو اس تقدس کا خیال رکھتی تو پھر ”وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ“ (النور) پاک باز عورتیں پاک باز مردوں کے لئے ہیں۔ الحمد للہ اس تقدس کا خیال رکھنے والی ہماری مائیں بہنیں اب بھی بکثرت موجود ہیں، لیکن بے حیائی کے اس سیلِ رواں کے مقابلے میں بہت کم۔ ابلیس ان پر اپنے گمان میں سچا رہا سو مومنین کی ایک جماعت کے ماسوا سب اس کے پیچھے چل پڑے۔ اے اللہ تو ہم پر اور ہمارے حال پر رحم فرما اور ہمیں فریق مومنین ہی میں شامل رکھ۔ (آمین)

زندہ جنازے

طاہرہ بنت فضل منان

ابوعلی بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ہمارے پڑوس میں ایک شخص رہا کرتا تھا۔ جس نے مُردوں کو نہلانا دھلانا اور کفن وغیرہ تیار کرنا مدتوں سے اپنا پیشہ بنا رکھا تھا۔ یہ شخص اتفاق سے ایک دن میرے یہاں آگیا اور میں بر سبیل تذکرہ اس سے پوچھ بیٹھا کہ تم نے اب تک ہزاروں مُردے نہلائے دھلائے کفنائے اور دفنائے ہوں گے، بھلا اس سلسلے میں کبھی کوئی خاص واقعہ بھی دیکھنے میں آیا؟

اس نے جواب دیا ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ ایسے ایسے حیرت انگیز واقعات پیش آچکے ہیں کہ کہیں آپ ان سے دوچار ہوجائیں تو ہوش بھی بجا نہیں رکھ سکتے۔ مجھے ایسے واقعات سننے کا بڑا شوق تھا، اس لئے میں نے اس سے خواہش کی کہ اچھا تمہارے خیال میں جو سب سے اہم واقعہ گزرا ہو وہ بیان کرو۔ چنانچہ وہ کہنے لگا ''ایک مرتبہ دن کا وقت تھا اور پانی برس کے صاف ہوا ہی تھا کہ ایک گندمی رنگ کا قبول صورت نوجوان سفید براق سے کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا ور کہنے لگا کہ ہمارے یہاں ایک جنازہ ہے ذرا اسے چل کر نہلا دو۔ میں فوراً اس کے ساتھ ہولیا، کچھ ہی دور گیا ہوں گا کہ اس کا مکان آگیا اور وہ اس میں داخل ہوگیا، میں باہر کھڑا سوچ رہا تھا کہ شاید وہ پردہ وغیرہ کا انتظام کر رہا ہوگا اور اب عنقریب آواز دے کر بلا لے گا، مگر امید کے برخلاف تھوڑی ہی دیر کے بعد بجائے اس کے ایک نوجوان عورت روتی ہوئی دروازے پر آئی اور آڑ میں کھڑی ہوکر پوچھنے لگی، کیا تم ہی نہلانے کے لئے آئے ہو۔ میں منتظر تو تھا ہی فوراً بول اٹھا، ہاں۔ بہر حال وہ مجھے اندر بلا کر لے گئی، اب آپ سے کیا کہوں کہ میں نے وہاں جا کر کیا دیکھا، میں نے دیکھا کہ جو شخص مجھے بلا کر لایا تھا وہی خود سکرات کے عالم میں پڑا ہوا ایڑیاں رگڑ رہا ہے اور کفن وغیرہ سب سلا سلایا اور خوشبوؤں سے معطر اس کے سرہانے رکھا ہوا ہے۔ یہ منظر دیکھتے ہی گویا میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی، میں ابھی اچھی طرح اپنے ہوش وحواس ٹھکانے بھی نہیں کر پایا تھا کہ اس نے میرے سامنے دو تین ہچکیاں لیں، آنکھیں اُلٹی پلٹی اور اس دنیا سے اللہ اللہ کرتا ہوا رخصت ہوگیا۔ میں حیرت میں ڈوبا ہوا تو ضرور تھا مگر جان گیا تھا کہ یہ شخص خدا کا کوئی پاک بندہ ہے اور اس کو اپنی موت کا پہلے سے علم ہوگیا تھا۔ خلاصہ یہ کہ لرزتے ہوئے ہاتھوں اور کپکپاتے ہوئے دل کے ساتھ اٹھا اور جنازے کی شکل میں سب کام ٹھیک کر دیئے۔ اس کے بعد یہ لڑکی جو متوفی کی بہن تھی، جنازہ کے قریب آئی اور چادر سے منہ کھول کر بوسہ لیتے ہوئے کہنے لگی۔ جاؤ بھائی انی امان اللہ میں بہت جلد تمہاری پاس آرہی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ میری طرف متوجہ ہوئی اور بہت ہی میٹھے لفظوں میں شکریہ ادا کرتے ہوئے بولی اگر آپ کی اہلیہ بھی اس کام سے واقف ہوں تو ذرا ان کو میرے پاس بھیج دیجئے گا۔ اس کے جملے اس قدر خوف واثر میں ڈوبے ہوئے تھے کہ ایک دم میرا دل سُن ہوگیا۔ خاص کر یہ محسوس کر کے کہ شاید بھائی کی طرح اسے بھی اپنی موت کا پہلے ہی سے حال معلوم ہوگیا ہے۔ شام کو گھر لوٹ کر میں نے سارا قصہ اپنی اہلیہ کو بتاتے ہوئے وعدہ کے مطابق اس کو ملانے کے لئے چلا گیا۔ اس مرتبہ جب میں وہاں پہنچا تو دروازہ اندر سے بند تھا اور آواز دینے پر وہی لڑکی آئی اور میری اہلیہ کو لے کر اندر چلی گئی۔ میری اہلیہ کہتی ہیں کہ جیسے ہی میں اس کے ساتھ گھر کے صحن میں داخل ہوئی تو وہ اچانک قبلہ رخ دھم سے زمین پر گر پڑی۔ میں یہ سمجھی کہ شاید وہ بے ہوش ہوگئی ہے، مگر قریب گئی تو معلوم ہوا کہ اس کی روح بھی قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آج بھی ان دونوں بھائی بہن کی قبریں ایک ہی جگہ پر برابر بنی ہوئی ہیں اور سب کو اتحاد واخوت کا سبق دے رہی ہیں۔'' (ماخوذ: جواہر پارے)

کشکول

زاد راہ

☆ادھورا علم خطرے کا موجب ہوتا ہے۔ علم کے چشمے کا پانی سیر ہو کر پیو یا پھر اس سے الگ ہی رہو۔ چند گھونٹ پینے سے آدمی مدہوش ہو جاتا ہے سیر ہو کر پینے سے دل ودماغ روشن ہو جاتے ہیں۔

☆موتی سمندر کی خاموش اور پر سکون تہہ میں ہوتے ہیں پُر شور اور طوفانی سطح پر نہیں۔ علمی نکتے اور فکری جواہر ریزے شعلہ بیاں مقرروں اور آتش نوا خطیبوں کی دھواں دھار اور ہنگامہ خیز تقریروں میں کم ہی ملتے ہیں۔ اس لئے عظیم تصانیف کے خاموش مطالعے کی ضرورت ہے۔ (بشریٰ شوکت)

احتساب

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مسجد کے دروازے پر یہ آواز لگا دے کہ تم میں جو سب سے برا ہو وہ باہر نکل آئے تو خدا کی قسم مجھ سے کوئی آگے نہیں بڑھے گا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو جب یہ مقولہ پہنچا تو فرمایا کہ ''اسی بات نے تو مالک کو مالک رحمہ اللہ بنا رکھا ہے۔ (ام الطاف جتوئی بلوچ)

☆☆☆

سوال

امام محمد غزالی رحمہ اللہ سے لوگوں نے پوچھا کہ ''علوم میں آپ اتنے بلند مرتبہ پر کیسے پہنچے؟'' انہوں نے فرمایا کہ ''جو کچھ میں نہیں جانتا تھا اس کے پوچھنے میں، میں نے ذلت نہ سمجھی۔''

(انتخاب: حکایات سعدی۔ مرسلہ: ن۔ ر۔ قیصرانی)

لہو کی بارش میں

بشر کا دکھ ہے نمایاں مری نگارش میں
لکھوں میں ''امن'' کہاں سے لہو کی بارش میں
وقارِ حوّا و آدمؑ، خلوص و مہر و وفا
رکھی ہوئی ہے ہر شے یہاں نمائش میں
بنوگے شاہ کے مصاحب تو نام پاؤ گے
بڑے ہیں فائدے لوگو! یہاں ستائش میں
چلی ہے رسم ستم، جبر کا تسلط ہے
مرا وطن ہے بہت سخت آزمائش میں
شکم ہوس کی بھرتی نہیں کبھی لوگو
کبھی کمی نہ ہوئی آدمی کی خواہش میں

انتخاب: صائمہ قاسو چونیاں

اپنی ہستی حباب کی سی ہے

ناھید سرور نیاز

ہر طرف ایک عجب گہما گہمی تھی، ہر چہرہ بامسرت تھا، عورتیں ایک ساتھ مل کر تیاریوں میں مصروف تھیں، آپس میں ہنسی مسکراہٹ کا تبادلہ ہو رہا تھا، کیوں نہ ہوتا آج دو بہنوں کی رخصتی کا دن تھا، جن کی والدہ دس سال قبل ایک حادثے میں وفات پاچکی تھیں۔ اب ان ہی عورتوں کو مل جل کر ان بہنوں کو رخصت کرنا تھا اور سب رشتہ دار خواتین بڑی خوش اسلوبی سے یہ فرض ادا کررہی تھیں کہ ایسے میں مسز سلمٰی بھی شریک محفل ہوئیں، مگر ان عورتوں سے ذرا ہٹ کر پلنگ پر جا بیٹھیں۔ ایک دوسری خاتون نے انہیں بھی شریک ہونے کو کہا کہ آؤ تم کو بھی اپنی بیٹی رخصت کرنی ہے، مگر مسز سلمٰی نے ایک انداز تفاخر سے جواب دیا:

''مجھے کوئی مسئلہ نہیں، میں اپنی بیٹی کو خوب شاندار طریقے سے رخصت کروں گی تم سب دیکھنا۔''

عورتیں شاید ان کی ایسی باتوں کی عادی تھیں جبھی یہ جواب سن کر اپنے اپنے کاموں میں لگ گئیں، لیکن میں ان کا یہ جملہ سن کر کانپ گئی، اتنا بڑا بول......؟ میں نے ایک نظر ان کے سراپے پر ڈالی وہ ایک صحت مند لحیم شحیم خاتون تھیں، روپے پیسے کی کمی بھی نہ تھی، یہ ان کی دوسری شادی تھی، پہلے شوہر کے انتقال کے بعد انہوں نے اپنی پسند سے برادری سے باہر شادی کرلی تھی، پہلے گھر سے دو لڑکیاں اور دو لڑکے تھے۔ ہر طرح سے فارغ البالی تھی بظاہر ان کا یہ دعویٰ کچھ غلط بھی نہ تھا۔ وہ میری دور پرے کی رشتہ دار تھیں، کبھی کبھار ملنا ہوتا، اکیلے مزے سے سفر کرتیں رات ہو یا دن، کہتیں میں کسی مرد سے کم ہوں کیا؟ جسمانی صحت کے ساتھ زبان کی صحت بھی نہایت عمدہ تھی، ہر قسم کا کرارا جواب موقع کے مطابق تیار ملتا، اکثر خواتین کو خاموشی میں ہی عافیت نظر آتی ورنہ دوسری صورت میں بخیے ادھیڑ دینا ان کے لئے معمولی بات تھی۔ میں بھی ان کی یہ سہ رنگا صلاحیت سے حد درجہ مرعوب تھی۔

کچھ عرصہ بعد سنا کہ مسز سلمٰی کی طبیعت خراب ہے، اسپتال میں ایڈمٹ ہیں، میں فوراً ان سے ملنے گئی۔ معمولی تکلیف پر جب چیک اپ کرایا تو معلوم ہوا کہ بلڈ کینسر ہے۔ بھائیوں نے علاج شروع کرایا، مگر بیماری جڑ پکڑ چکی تھی، تقریباً چھ ماہ بعد ہی پھر خبر ملی کہ بہت سیریس حالت ہے۔ میں اسپتال ملنے گئی تو وہ بستر پر بے ہوش لیٹی تھیں۔ آکسیجن لگا تھا، ہڈیوں کی ڈھانچہ لگ رہی تھیں، میں اک ٹک بس دیکھے جارہی تھی کیا یہ وہی مسز سلمٰی ہیں جن کی قابل رشک صحت اور دمکتے چمکتے چہرے پر مردنی چھائی ہوئی ہے؟ رنگت سیاہ ہوچکی تھی، سر کے بال جھڑ چکے تھے (استغفراللہ) چاروں طرف بچے، رشتہ دار اور ان کے شوہر کھڑے تھے۔ کیا یوں بھی ہوتا ہے کہ اتنے کم وقت میں ایسی حالت؟ ہم جیسے لوگوں کے لئے یہ عبرت کا سامان تھا، ڈاکٹروں نے جواب دے دیا، ہر شخص بس اللہ اللہ کر رہا تھا، اللہ تعالیٰ سے ہی مدد چاہ رہا تھا۔ بے شک وہی مُردوں میں جان ڈالتا ہے، وہی بیماروں کو شفا دینے والا ہے، مگر یہ کیا؟ زندگی جب رعنائیوں سے بھرپور ہوتی ہے تو ہمیں اس وقت اللہ کیوں نہیں یاد آتا۔ جب تک اپنا کام نکلتا رہتا ہے، جب تک انسان کا اختیار باقی رہتا ہے، اس وقت کیوں اللہ کو یاد نہیں کرتا، جب ہر طرف سے بے بس ہو جاتا ہے، جب اپنی تدبیروں سے کام نہیں چلتا تب اللہ یاد آتا ہے، اتنا آخر میں؟ کیوں ایسا ہم کب تک کرتے رہیں گے، کیوں ہم دوسروں سے عبرت نہیں پکڑتے؟ بے وقوف انسان تجھے اک دن ضرور اللہ کو یاد کرنا ہوتا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۰۱ پر)

گردہ فیل کا مستقل علاج

بغیر ڈائیلاسس کروائیں

ہر قسم کے آپریشن سے پہلے

30 سالہ مہارت اور جدید ادویات کی بدولت

چھاتی اور جسم کی گلٹیاں، رسولیاں اور کینسر، ناک کی ہڈی و گوشت، گردے، مثانہ اور پتہ کی پتھریاں ہرنیا، بواسیر، فسچولہ اور دل کا بائی پاس کروانے سے قبل رابطہ کیجئے

ان شاء اللہ اب آپریشن کروانے کی ضرورت نہیں، بغیر آپریشن علاج کروائیں

اوقات ملاقات: صبح 9 تا 2 بجے تک
سلطان ویلفیئر ہسپتال بلمقابل بہاری کالونی گوجرانوالہ
فون: 0431-272660-275497

(گولڈ میڈلسٹ)
پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی راجپوت

اوقات ملاقات: شام 4 تا 7 بجے تک
پولی کلینک بازار حاجی پورہ اندرون ٹھاکر سنگھ گیٹ گوجرانوالہ
فون: 0431-212260-217149

تلاش حق

''ہوں! تو بہن آپ صرف قرآن پر عمل کریں گی'' سعدیہ نے کہا وہ اس وقت اپنی نئی پڑوسن سے بات کر رہی تھی ''ہاں بھئی'' ہمارے لئے تو قرآن ہی کافی ہے جب اس پر عمل کریں گے تو اخروی نجات بھی انشاء اللہ حاصل ہوگی'' عروج نے جواباً کہا

''آپ مسلمان ہیں؟'' سعدیہ نے سوال کیا

''جی ہاں الحمداللہ! مگر آپ کے اس سوال کا مقصد؟'' عروج کے لہجے میں حیرت تھی۔

''مقصد بھی معلوم ہو جائے گا، اچھا نماز تو ماشاء اللہ پڑھتی ہوں گی؟'' سعدیہ نے کہا۔

''جی ہاں بالکل الحمداللہ'' عروج نے جواب دیا،

''اور زکوٰۃ بھی ادا کرتی ہیں؟'' سعدیہ نے اگلا سوال کیا ''جی ہاں! ہر سال'' یہ عروج تھی

''اور روزے بھی رکھتی ہیں؟'' یہ اگلا سوال تھا۔ ''جی ہاں''

''حج کیا ہے ماشاء اللہ؟'' سعدیہ نے پوچھا

''جی ہاں، مگر میں سمجھ نہیں سکی کہ......'' عروج کہہ رہی تھی۔

''میں نے آپ سے کہا نا کہ مقصد بھی معلوم ہو جائے گا اچھا یہ بتائیے کہ یہ تمام دین کے بنیادی ارکان ہیں یا نہیں؟'' سعدیہ نے بات کاٹتے ہوئے فوراً اگلا سوال پوچھ ڈالا۔

''جی ہاں بالکل ہیں'' عروج نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا

''آپ کو یہ کیسے پتا چلا؟'' سعدیہ آہستہ آہستہ اپنے موضوع پر آرہی تھی

''ظاہر ہے کہ قرآن کریم سے''۔

''اچھا، قرآن کریم میں تو اور بھی بہت سی باتوں کا حکم ہے، بہت سے کاموں کی ادائیگی کا حکم ہے، ان کو ان بنیادی ارکان میں کیوں شامل نہیں کیا جاتا؟ سعدیہ نے آخر پوچھ ہی لیا۔

عروج خاموش رہی

''اچھا آپ نے کہا کہ آپ نماز پڑھتی ہیں، وضو کرتی ہیں؟'' سعدیہ نے پوچھا

''بالکل اور یہ تو قرآن کریم سے ثابت ہے سورۃ المائدہ کے دوسرے رکوع کی پہلی آیت ہے'' عروج نے جلدی سے کہا

''ماشاء اللہ، لیکن یہ بتایئے کہ آپ وضو میں کلی کرتی ہیں، ناک میں پانی ڈالتی ہیں، کانوں کا مسح کرتی ہیں، گردن کا مسح کرتی ہیں؟'' ''اور پھر ہر عضو کو تین بار دھوتی ہیں لیکن سورۃ المائدہ کی جس آیت کا آپ نے حوالے کر دیا، اس میں تو ان چیزوں کا ذکر نہیں، پھر آپ یہ کیوں کرتی ہیں؟''

''اچھا یہ بتایئے کہ وضو کیلئے پانی نہ ہوتو......؟'' سعدیہ نے اگلا سوال کیا۔

''تیمم کریں گے'' ''تیمم کا طریقہ بھی اسی آیت میں مذکور ہے''

''جی ہاں بالکل!''۔ لیکن تیمم میں نیت شرط ہے، اس کا ذکر کہاں ہے، اور پانی نہ ہوتو کتنے فاصلے تک تلاش کرنے کا حکم ہے، اس کو کہاں بیان کیا گیا؟''۔ ''وہ تو اس آیت میں نہیں ہے''

''اس کا مطلب تو یہ ہوا نا کہ اگر گھر میں پانی نہیں ہے تو تیمم کرلیں گے''

''جی نہیں اگر قرب و جوار میں پانی ملے گا تو اس کو لیں گے''

''اچھا!! اگر دشمن کا بے انتہا خوف ہے اور گھر میں پانی نہیں ہے، تب بھی قرب و جوار سے جا کر لیں گے؟''

''نہیں'' عروج نے مختصر جواب دیا۔

''کیوں، آپ نے جو جواب دیا اس سے تو یہی ظاہر ہے''

''لیکن یہ اس سے مختلف ہے''

''مختلف کیوں ہے؟''

''ہماری باجی نے ہم کو یہی بتایا ہے''

''آپکی باجی نے کہاں سے پڑھا ہے، مطلب یہ ہے کہ وہ کس مدرسے سے فارغ التحصیل ہیں؟''

''نہیں انہوں نے امریکہ کی یونیورسٹی سے PHD کیا ہے''

''عروج یہ بتایئے اگر آپ بیمار ہوں تو آپ کس کے پاس جائیں گی؟''

''ظاہر ہے ڈاکٹر کے پاس''

''نہیں آپ نانبائی کے پاس جایئے گا''

''آپ کو کیا ہو گیا ہے، بھئی بیمار ہوں گی تو ڈاکٹر کے پاس جاؤں گی، نانبائی کے پاس جانے کا کیا کام''

''اچھا اگر آپ نے گھر بنوانا ہو تو؟''

''انجینئر سے رجوع کریں گے''

''نہیں آپ درزی کے پاس جایئے گا''

''آپ کی طبیعت ٹھیک تو ہے نا......؟''

عروج نے مشکوک نظروں سے گھورا۔

''ہاں بھئی میں بالکل ٹھیک ہوں۔'' ''ارے آپ تو ناراض ہی ہو گئیں ہیں، اچھا جب آپ علاج کروانے نانبائی کے پاس اور نقشہ بنوانے درزی کے پاس نہیں جا سکتیں تو دین کا علم کسی دینی مدرسے کی بجائے امریکہ کی یونیورسٹی سے کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟''

''لیکن وہ تو بہت اچھی اچھی باتیں کرتی ہیں اور بہت اچھا پڑھاتی ہیں''

اچھا، مثلاً کس طرح؟'' ''بھئی وہ تو قرآن پڑھتے ہوئے

انتا روتی ہیں"

"رونا معیار حق ہے"۔ "قرآن کریم میں ہے:"حضرت یوسف علیہ اسلام کے بھائیوں نے جب ان کو کنویں میں ڈالا تو اس کے بعد اپنے والد کے پاس روتے ہوئے آئے، کیا ان کا رونا حق تھا؟"

"نہیں"۔ "پھر ثابت ہوا کہ رونا یہ دلیل محبت نہیں۔ بات ساری یہ ہے کہ ہم نے دین کو انتہائی ارزاں سمجھ لیا ہے، جس کا دل چاہتا ہے، اس پر طبع آزمائی کرنا شروع کر دیتا ہے جس طرح کوئی شخص محض طب کی کتابیں پڑھ کر ڈاکٹر نہیں بن سکتا، وہ صرف قبرستان ہی آباد کرے گا، اسی طرح کوئی شخص محض قرآن کا ترجمہ پڑھ کر عالم نہیں بن جاتا، ڈاکٹر کی بات چھوڑو، میں نے آپ کو درزی کی مثال دی تھی تو درزی بننے کیلئے بھی کسی ماسٹر کی، کسی ماہر کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح قرآن کو سمجھنے کیلئے بھی کسی ماہر کی ضرورت ہوتی ہے، اور ماہر وہ شخص ہے جس نے قرآن کا علم رکھنے والوں سے علم حاصل کیا ہو"

سعدیہ مسلسل بولتے بولتے سانس لینے کیلئے رکی تو عروج نے جلدی سے سوال کر لیا

"آپ تو وہ نماز، روزہ وغیرہ کی کچھ بات کر رہی تھیں"

سعدیہ مسکرائی اور بولی:"میں اسی طرف آ رہی ہوں، اچھا آپ نماز پڑھتی ہیں؟"

"ہاں! بالکل"

"نماز کا طریقہ کیا ہے؟"

"سب سے پہلے تو ہم وضو کر کے آئیں گے، پھر نماز کی شرائط ہمارے اندر پائی جانی چاہئیں یعنی کہ کپڑوں کا پاک ہونا، بدن کا پاک ہونا، جگہ کا پاک ہونا، نماز کا وقت ہونا، قبلہ رخ ہونا،......" عروج کہتی چلی گئی۔

"ماشاءاللہ! اچھا یہ طریقہ قرآن کریم میں مذکور ہے؟"

"نہیں"

"پھر؟" عروج کو خاموش دیکھ کر سعدیہ نے اگلا سوال کیا:

"اقیموا الصلوۃ کا آپ نے ترجمہ کیا: نماز قائم کرو، صلوٰۃ کے اور بھی بہت سے معانی آتے ہیں وہ کیوں نہیں مراد لئے؟

"معلوم نہیں" عروج نے بجھے بجھے لہجے میں جواب دیا

"اونہوں مایوس نہ ہوئیے۔ اچھا زکوۃ کا طریقہ کیسے معلوم ہوا کہ مال پر اتنے فیصد زکوۃ نکلے گی"

عروج خاموش ہو گئی۔

"روزہ کا تو قرآن کریم میں ذکر ہے اور اس کے وقت آخر کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ ثم اتموا الصیام الی اللیل، کہ تم روزہ کو رات تک پورا کرو لیکن یہ رات اس میں شامل ہے یا نہیں؟"۔ "نہیں ہے۔"

"کیوں نہیں ہے"

"یہ میں نہیں جانتی"

"اچھا ابتدائی وقت بیان کیا گیا کہ جب سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے جدا نظر آئے اس سے کیا مراد ہے؟"۔

"صبح صادق کا وقت"

"قرآن کریم میں کہیں اس کی تشریح بیان کی گئی ہے؟"۔ "نہیں"

"اچھا بتاؤ کہ حج کی فرضیت کا حکم قرآن کریم میں مذکور ہے؟" سعدیہ نے اگلا سوال کیا

"ہاں سورۃ آل عمران میں فرمایا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا" عروج نے جلدی سے کہا

"ٹھیک ہے لیکن حج میں تلبیہ پڑھتے ہیں، اس کا ذکر کہاں ہے؟" سعدیہ نے کچھ دیر رک کر عروج کے بولنے کا انتظار کیا اور پھر گویا ہوئی:"بہن آپ سے ایک بات کہوں برا تو نہیں مانیں گی؟"

"اب تک آپ کی بات کا برا مانا ہے، اتنی دیر سے آپ

حمیرا اقبال

بات کر رہی ہیں" عروج خوشگوار لہجے میں گویا ہوئی۔

سعدیہ بھی دھیرے سے مسکرائی اور بولی:"آپ نے کہا کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے نجات پا جائیں گے، لیکن اگر میں یہ کہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ ہی کی مکمل اطاعت نہیں کر رہی تو......؟

"کیا مطلب؟" سعدیہ کی بات سن کر عروج اچھل ہی تو پڑی۔

"ہاں، بہن! اصل میں آپ کو جتنا بتایا گیا، اتنا ہی علم ہے، آپ نے قرآن کریم میں آیت پڑھی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اور دوسری جگہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم بھی فرمایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کا حکم دیا اور ساتھ میں اپنے رسول کی اطاعت کا بھی حکم دیا اور اولی الامر لوگوں کی اطاعت کا بھی حکم دیا اور اولی الامر سے مراد ائمہ مسلمین یعنی فقہاء کرام ہیں اور میں نے آپ سے جتنی بھی باتیں پوچھیں، وہ تمام کی تمام احادیث سے ثابت ہیں، یا پھر ہمارے فقہاء کرام کی عرق ریزی کا نتیجہ ہیں اور ان کا ماخذ (اصل) بھی قرآن وحدیث ہے۔" سعدیہ کہتی چلی گئی۔

سانس لینے کے لئے رکی تو عروج نے کہا:

"لیکن میری بھی ایک بات سنئے۔ مثال کے طور پر آپ کسی شخص سے کوئی بات کہیں، پھر وہ آگے کسی دوسرے سے کہے، وہ تیسرے سے، اسی طرح بات آگے بڑھتے بڑھتے کسی دسویں، گیارہویں فرد تک پہنچ جائے گی تو تبدیل ہو چکی ہوگی۔ حدیث بھی تو ہم تک اسی طرح پہنچی ہے۔" عروج کا اعتراض سن کر سعدیہ کا رنگ متغیر ہو گیا۔

"حدیث شریف نقل کرنے والے صحابہ کرام تھے اور ان کے پیشِ نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا، جس کو 65 یا 75 صحابہ نے روایت کیا تھا کہ میری طرف جھوٹی بات منسوب کرنے والا شخص اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ جب ایسی سخت وعید سامنے ہو تو پھر کون ایسی غلط بات کی جرأت کر سکتا ہے اور پھر صحابہ کرام کی جماعت ایسی تھی کہ جب حدیث نقل کرتے تو لرزتے تھے، کانپتے تھے اور ان کے رنگ متغیر ہو جاتے کہ ہم کہیں غلط بات منسوب نہ کر دیں۔

اچھا آپ قرآن کریم پڑھتی ہیں، کیا قرآن کریم بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ نازل ہوا۔" اچانک سعدیہ نے سوال کیا۔

"ہاں بالکل، اس میں بھی کوئی شک ہو سکتا ہے؟" عروج نے فوراً جواب دیا۔

"تو قرآن کریم بھی تو ہم تک اسی ذریعہ سے پہنچا ہے، جس ذریعے سے احادیث پہنچی ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے دین کی طرف رہنمائی کے دو سلسلے جاری فرمائے ہیں۔ کتاب اللہ اور رجال۔ کسی بھی قوم میں جب کتاب آئی تو اس کے ساتھ اس کی تعلیم کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی بھی بھیجے، لیکن ہر پیغمبر کے ساتھ کتاب نہیں آئی اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ سے تو ہم کو قرآن کریم کی تفسیر معلوم ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا کہ جو کچھ تم کو رسول دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔

بنی اسرائیل کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ایک کے بعد ایک پیغمبر مبعوث فرماتے تھے، لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ علماء پیدا فرمائے ہیں۔" سعدیہ بولتی جا رہی تھی اور عروج کا سر ندامت سے جھکتا جا رہا تھا۔

سعدیہ کے خاموش ہونے کے کافی دیر بعد اس نے اپنا سر اٹھایا اور بھرائی ہوئی آواز میں بولی:"بے شک میں غلطی پر تھی، کیا اب میں توبہ کروں گی تو میری توبہ قبول ہوگی؟"

"ہاں کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ (ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطھرین)۔"

اور پھر دونوں کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھ گئے

ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے!

بہنو! عروج نے تو بارگاہ ایزدی میں توبہ کر لی، مگر ہم میں سے کتنی بہنیں ہیں جو اس طرح کی این جی اوز اور دیگر اداروں کے چنگل میں پھنسی ہوئی ہیں اور گمراہی کا شکار ہوتی جا رہی ہیں۔ علماء حق سے دور ہو رہی ہیں، کیا ان کی رہنمائی کرنا ہمارا فرض نہیں، سعدیہ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی، لیکن یہ سوال ہمارے سامنے موجود ہے اور ہمیں اس کے لئے اپنے اردگرد دیکھنا ہوگا، کہیں ہمارے ہمسایوں میں تو کوئی عروج جیسی لڑکی نہیں جو حق کی تلاش میں ان راستوں پر چل نکلی ہو جو بیابان صحراؤں میں جا نکلتے ہوں؟

آخری خواہش

ع۔ق سلاخ پوری

"ماں......"

"ماں مجھے ناشتہ دو نا...... آفس کے لئے دیر ہوجائے گی۔"

"بیٹا! آج تم آفس مت جاؤ۔"

"کیوں ماں......؟"

"آج رحمت نگر سے کچھ لوگ تمہیں ملنے آرہے ہیں۔"

"نہیں ماں......نہیں! میں کتنی بار آپ سے کہہ چکا ہوں کہ ابھی میں شادی نہیں کروں گا۔"

"میں جب بھی تیری شادی کی بات کرتی ہوں، تو ٹال دیتا ہے، لیکن آج میں تیری ایک نہیں سنوں گی۔ بیٹا تجھے کیا پتہ، جب تو آفس چلا جاتا ہے تو میں گھر میں اکیلی رہ جاتی ہوں، یہ بوڑھی ہڈیاں کب تک میرا ساتھ دیں گی۔ گھر میں ایک اچھی سی بہو آجائے گی تو میرا دل بھی لگا رہے گا اور پوتے پوتیوں کے آجانے سے گھر بھی شاداب لگے گا۔ تمہارے ابو بھی یہی خواہش اپنے سینے میں دبائے اس دنیا سے رخصت ہوگئے، میرا بھی خدا جانے کب اوپر سے بلاوا آجائے اور میں بھی......"

نہیں ماں...... ایسا نہیں کہتے، آپ کی یہ خواہش ضرور پوری ہوگی لیکن ذرا اپنے آپ کو سنبھال تو لوں۔ ابھی کچھ دن پہلے تو ابو کا انتقال ہوا ہے، اس صدمہ سے میری حالت بہت ابتر ہے۔"

خیر بیٹا! جیسا تم بہتر سمجھو، لیکن میری آخری خواہش ہے کہ تم میری زندگی میں اپنی شادی کرلو۔"

اچھا ماں...... اچھا! میں آپ کی یہ خواہش پوری کروں گا۔" یہ کہہ کر میں گھر سے چل پڑا، میرے ذہن میں تو صرف ایک ہی بات تھی کہ اپنی پسند کی اور اپنی ہم خیال لڑکی سے شادی کروں گا، مگر ابھی تک کوئی ایسی نہیں ملی۔ شام کو جب آفس سے گھر واپس آیا تو گھر میں قدم رکھتے ہی میرے منہ سے بے ساختہ ایک چیخ نکل گئی، ماں گھر کے اندر والے زینے کی سب سے نچلی سیڑھی کے پاس چت گری پڑی تھی، شاید اوپر والے کمرے میں سے نیچے آتے ہوئے پیر پھسل گیا تھا، اس کی روح پرواز کرچکی تھی۔ مرنے کے بعد آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، جن پر لکھی تحریر صاف پڑھ رہا تھا، لکھا تھا۔

"بیٹے! کیا اب بھی تم شادی نہیں کروگے......؟"

بس ایک بات

تجھ سے لفظوں کا نہیں روح کا رشتہ ہے میرا
تو میری سانسوں میں تحلیل ہے خوشبو کی طرح

"سورج کی پہلی کرن کو دیکھ کر تاریکی کا احساس جاتا رہتا ہے۔ یہ درحقیقت جستجو کا آغاز ہوتا ہے اور یہ جستجو ایک نام سے لے کر ایک ہی نام پر ٹھہر جاتی ہے اور وہ نام ہے "اللہ تعالیٰ" اس سے آگے کوئی راستہ نہیں، دل کو ناطق کرو تو وہ کلام کرتا ہے، جو ہمیشہ آس پاس ہے، شہہ رگ سے قریب۔ ذکر اُسی کا ہونا ہے۔ یہ زمزمہ بہتا رہے گا۔ آپ خدا کو دنیا میں کسی مخصوص جگہ پر ڈھونڈنے کے بجائے اپنی ذات، اپنی روح میں تلاش کریں مایوسی نہیں ہوگی۔"

نادیہ یمنی عثمانی

نئے اور پرانے نام

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پرانی جگہوں اور چیزوں کے نام بھی بدلتے رہتے ہیں۔ ذرا دیکھئے تو شاید آپ بھی ان پرانے ناموں سے واقف رہے ہوں۔

پرانا نام	نیا نام
لائل پور	فیصل آباد
کیمبل پور	اٹک
مشرقی پاکستان	بنگلہ دیش
اودھ ریاست	اترپردیش
سمرنا (ترکی)	ازمیر
انگورہ (ترکی)	انقرہ
پیپنگ (چین)	پیکنگ
منٹگمری	ساہیوال
حجاز ونجد	سعودی عرب
میسور (بھارت)	کرناٹک
اندلس	اسپین
قسطنطنیہ (ترکی)	استنبول

بقیہ: اپنی ہستی حباب کی سی ہے

اس سے مدد چاہنی ہوتی ہے، اس لئے نعمتوں کے موجود ہوتے ہوئے ہی اللہ رب العزت کو یاد کرو، زندگی کی ہر گھڑی، ہر لمحہ تاکہ جب ہمیں شدت سے اس رب کی ضرورت ہو تو اللہ رب العزت ہمارے کام آئے، گو کہ ہم ہر لمحہ ہی اس کے محتاج ہیں۔

بڑی بیٹی کا یونیورسٹی کے کلاس فیلو سے رشتہ طے ہو چکا تھا، عزیزوں نے چاہا کہ ماں کی زندگی میں ہی رخصتی ہوجائے مگر چاہنے سے کیا ہوتا ہے، فیصلے تو اوپر والے کے اختیار میں ہیں، لڑکا بے روزگار تھا یہ ممکن نہ تھا اور بالآخر بیٹی کی رخصتی کا ارمان لئے ہوئے اگلے جہاں کو سدھار گئیں، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور ان سے درگزر کا معاملہ فرمائے۔ (آمین)

ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا "انسان با اختیار اور بے اختیار کیسے ہے؟" فرمایا "اپنی ایک پاؤں اوپر اٹھالو" اس شخص نے ایسا ہی کیا اور ایک پاؤں پر کھڑا رہ گیا، پھر فرمایا "اب دوسرا پاؤں بھی اوپر کرلو۔" اس نے لاچاری ظاہر کی، بس انسان کا اختیار بھی کچھ معاملات میں ہے، لیکن افسوس ہم پر کہ اس اختیار کی حقیقت ہم نہیں سمجھتے، اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ اور عمل عطا فرمائے۔ (آمین)

آزما کر دیکھئے

سیما صدیقی

اللہ تعالیٰ نے مختلف پھلوں، اناج اور سبزیوں کی صورت میں ہمارے لئے جو نعمتیں اتاری ہیں، ان میں ہمارے لئے غذائیت ہی نہیں مختلف بیماریوں کے لئے شفا بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ چند معمولی احتیاطی تدابیر بھی آپ کو مختلف بیماریوں سے بچاسکتی ہیں۔ ☆اگر آپ گردے کی پتھری سے بچنا چاہتے ہیں تو خوب پانی پیا کیجئے اور دل بھر کر "نارنگیاں" کھائیں۔ کیونکہ اس میں موجود "سائٹری ٹیس" پتھری کو بننے سے روکتے ہیں۔ پتھری بن چکی ہو تو نارنگی اسے توڑنے اور خارج کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔ ☆سرطان سے بچنا ہو تو روزانہ ایک ٹماٹر کھایئے جس میں Lycopene ہوتا ہے، جو سرطان کے امکانات کو کم کرتا ہے۔ سبز چائے بھی سرطان سے بچاتی ہے۔ ☆خون کے کینسر اور رسولی بننے کے عمل کو روکنا ہو، خون پتلا کرنا ہو تو انگور کھائیں۔ یورک ایسڈ بڑھ گیا ہو تو مولی پتوں سمیت کھائیں۔ ☆قبض کی شکایت رہتی ہو تو روزانہ رات کو ایک امردو یا خوبانی کھائیں۔ ☆خون کی کمی ہو یا نمکیات کی، جگر کمزور ہو یا آنتوں کی صفائی مقصود ہو تو خوب پالک کھایئے۔ ☆بلڈ پریشر پر قابو پانا ہو، خلیوں کی نشو ونما کرنی ہو، معدے کی تیزابیت دور کرنی ہو یا جسم کی توانائی کی کمی کو فوری دور کرنا ہو تو کیلا کھائیں۔ ☆خون بنانا ہو، وزن میں اضافہ کرنا ہو، بے خوابی دور کرنا ہو تو خوب آم کھائیں، یہ ایک مکمل ٹانک ہے۔ ☆بواسیر سے بچنا ہو تو قبض نہ ہونے دیں، اسپغول کی بھوسی کھائیں اور گندم کے آٹے کے ساتھ "جو" کے آٹے کو ملا کر کھائیں۔ ☆خونی بواسیر ہو تو نیم کی نمبولی کی گٹھلی پیس کر ایک چائے کی چمچ دن میں تین مرتبہ کھانے سے پہلے کھائیں۔ ☆السر کی شکایت رہتی ہو تو گھڑی دیکھ کر ہر آدھے گھنٹے بعد ایک بسکٹ، ایک کپ ٹھنڈا دودھ یا ایک مٹھی بھنے چنے کھائیں۔ بستر پر پاؤں اونچا رکھ کر ☆یرقان کے بعد مکمل بحالی کے لئے روزانہ ایک گلاس انار کا جوس پئیں۔ ☆بینائی کمزور ہو تو روزانہ ایک گلاس گاجر کا رس پی لیا کیجئے۔ گاجر سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کے لئے اس کے ساتھ تھوڑی سی چکنائی (دودھ، مکھن، بالائی وغیرہ) بھی کھائیں، کیونکہ گاجر میں موجود مفید (بیٹا کروٹین) روغنیاتی مادے کی غیر موجودگی میں جذب نہیں ہوتی۔ ☆شوگر کا مرض ہو تو کریلے دو ملی گرام یومیہ کھائیں یا پسی ہوئی میتھی (دانہ) ایک چٹکی یومیہ کھائیں۔ جامن خوب کھائیں، موسم نہ ہو تو اس کے بیج سکھا کر پیس لیں اور اس کا سفوف کھائیں۔ سدابہار کا ایک پھول روزانہ کھانا بھی مفید ☆وزن بڑھ گیا ہو تو پانچ گرام زیرہ کو ایک گلاس پانی میں ڈال کر ابال لیں اور صبح وشام کھانے سے پہلے پی لیا کریں یا کھیرے پر سفید زیرہ چھڑک کر کھایا کریں۔ روزانہ خوب پانی پیا کیجئے اور چالیس منٹ چہل قدمی کیا کیجئے۔ آلو، چاول سے زیادہ چکنائی اور میٹھے سے پرہیز ☆جگر خراب ہو تو لوکی کھایئے۔ ☆بلڈ پریشر ہو یا پیشاب کی تیزابیت، بواسیر ہو یا سوزش معدہ خوبانیاں کھایا ☆گیس سے بچنا چاہیں تو کھانے کے دوران گفتگو کی عادت کو ترک کردیں، منہ بند کر کے لقمہ چبایا ☆دل کے مریض بائی پاس سے بچنا چاہتے ہیں تو روزانہ چالیس منٹ واک ☆دماغی قوت بڑھانا چاہتے ہیں تو ہفتے میں تین مرتبہ مچھلی کھایئے۔

زیتون

آپ کی جِلد کا مُحافظ

رافعہ خورشید

زیتون وہ مبارک پھل ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ زیتون کو عربی میں "زیت" اور انگریزی، فرانسیسی میں آلیو (OLIVE) کہا جاتا ہے۔ یہ ایشیائی درخت ہے مگر بحیرہ روم اور نیم گرم خطوں میں بکثرت اُگتا ہے۔ اس کے تیل کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ عرصہ دراز تک خشک نہیں ہوتا اور نہ ہی بدبو دیتا ہے۔ زیتون کا تیل جلد، پیٹ، پٹھوں، جوڑوں اور سانس کے امراض کے لئے بے حد مفید ہے۔ شیر خوار بچوں کی اس کے تیل سے مالش کی جائے تو صحت بہت عمدہ رہتی ہے اور بدن خوب صورت ہونے کے ساتھ خوب بڑھتا ہے۔ خواتین اپنے چہرے کی رنگت اور جلد کے لئے بے شمار کریمیں اور لوشنیں استعمال کرتی ہیں جن کا نقصان بھی ہوتا ہے۔ زیتون کا تیل آپ کی جلد کے لئے قدرتی لوشن ہے۔ آدھی چمچی زیتون کا تیل لیجئے۔ اس میں دو چمچ چکوترے کا رس ڈالئے اور تھوڑی سی پسی ہوئی دارچینی شامل کر کے آمیزہ تیار کر لیجئے۔ اس آمیزے کو دس پندرہ منٹ تک چہرے پر لگائے رکھیں بعد میں تازہ پانی سے دھولیں۔ ہفتے میں دو بار ایسا کرتے رہنے سے آپ کی رنگت نکھر جائے گی۔ داغ دھبوں سے اکثر خواتین بہت پریشان رہتی ہیں، ایسی خواتین کو چاہئے کہ ایک چمچ مکئی کا آٹا، چوتھائی چمچ شہد اور آدھا چمچ زیتون کا تیل یکجا کر کے اچھی طرح ملالیں اور اس میں تھوڑا سا دودھ بھی شامل کر کے چہرے پر لگائیں۔ اس سے داغ دھبے دور ہوتے ہیں۔ زیتون کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں دل کے مریض زیتون کے تیل میں پکے کھانے استعمال کریں، کان میں میل جمع ہوجائے یا کان میں درد ہو تو زیتون کا تیل ڈالنا چاہئے۔ اس کے قطرے باقاعدگی سے ڈالنے سے کان بہنا بند ہوجاتے ہیں۔ زیتون گنج کو ختم کرتا اور بالوں کو لمبا اور خوش نما کرتا ہے۔ آنکھوں میں ڈالنے سے بینائی تیز ہوتی ہے، سرخی دور ہوتی ہے۔

مغرب کی اندھی تقلید

آج پوری دنیا میں جو عریانی اور فحاشی کا سیلاب آرہا ہے اس کی رو میں بڑے بڑے لوگ بہہ رہے ہیں، مسلمان گھرانے جو بظاہر دینی فرائض اور نیکی کے کاموں میں پیش پیش نظر آتے ہیں لیکن اصل میں ان کی معاشرت میں، زبان و لباس، نشست و برخاست، تجارت و معیشت اور رسم ورواج میں شعوری اور غیر شعوری طور پر مغربی تہذیب کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ جیسے ہم لوگ شادی وغیرہ کے موقع پر کھانا کھڑے ہوکر کھاتے ہیں، فیملی اور گروپ فوٹو بنواتے ہیں، بچوں کی سالگرہ (Birthday) مناتے ہیں اس میں بڑا سا کیک جس پر (Happy birth day to you) لکھ کر بچے سے کٹواتے ہیں۔ کسی کو رخصت کرتے وقت السلام علیکم کی بجائے ''گڈ بائی'' کہتے ہیں، بچوں کو ''ٹاٹا'' کہنے کی عادت ڈلواتے ہیں، عورتیں ننگے سر رہتی ہیں، آدھی آستین والی قمیض پہنتیں ہیں، ساڑھی کے ساتھ چھوٹا بلاؤز جس سے پیٹ اور ناف کے نیچے کا حصہ نمایاں نظر آتا ہے......

یہ سب طور طریقے یہود و نصاریٰ والے ہیں۔

حضرت مولانا خالد محمود اظہر صاحب لکھتے ہیں کہ مسلمان یورپ کی تقلید میں اندھے راستوں پر بھاگا چلے جارہا ہے، یورپ سے اٹھنے والی ہر برائی کو آسمانی تحفہ سمجھ کر قبول کرلیا جاتا ہے۔ اب ہمارے ہاں بھی ''بڑے لوگ'' اپنی بہو بیٹیوں کو رقص وسرود کی باقاعدہ تعلیم دلواتے ہیں۔ مہمانوں کے سامنے اپنی بیٹیوں سے ڈانس کروایا جاتا ہے اور اس پر فخر کیا جاتا ہے کہ ماشاء اللہ اس چھوٹی سی عمر میں کتنا اچھا ڈانس کرتی ہے۔

یورپ کی اندھی تقلید پر ایک شاعر نے خوب تبصرہ کیا ہے۔

طاق دل میں چراغ انگریزی
جسم کا بال بال انگریزی
چال انگریزی ڈال انگریزی
منہ کے اندر زبان انگریزی
جسم پاکستانی میں جان انگریزی
سر کے اندر دماغ انگریزی
چھل رہا ہے تو گلا چھل جائے
پر لہجہ صاحب سے اپنا مل جائے

آج گانا بجانا بالکل عام ہوچکا ہے، یہاں تک کہ مساجد کے قرب وجواب میں گانے بجتے ہیں، پہلے دور میں گانا گانے والوں کو میراثی، ڈوم بھانڈ اور کنجر کہا جاتا تھا لیکن آج کل میراثیوں اور کنجروں کو فنکار اور گلوکار کہا جاتا ہے اور ان کی ایسی آؤ بھگت ہوتی ہے جو کسی بڑے سے بڑے عالم دین، محدث اور مفسر کی بھی نہیں ہوتی۔ ان کو دیکھتے ہی ہزاروں روپے پانی کی طرح بہادیے جاتے ہیں۔ ہمارے ملک سے اپنی شناخت کے لئے ثقافتی طائفے بیرون ملک بھیجے جاتے ہیں جن میں قوم کی بہو بیٹیاں شامل ہوتی ہیں اور یہ بہو بیٹیاں غیروں کے سامنے ڈانس کرکے ملتِ اسلامیہ کی غیرت کا جنازہ نکالتی ہیں۔ علامہ اقبال رحمہ اللہ مسلمانوں کی اس حالت زار پر تڑپ کر کہتے ہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

ہمارے اسکول وکالجز میں گانوں کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے، ہر فنکشن پر ہماری بیٹیاں عریانی و فحاشی کے علمبرداروں کے آگے بڑی خوشی اور نخرے سے ڈانس کرتی ہیں۔ پھر عزت وعصمت کے ڈاکو انہیں اپنے مبارک ہاتھوں سے اعزازات سے نوازتے ہیں، تعریفی کلمات کہے جاتے ہیں۔ مخلوط تعلیمی اداروں میں ہماری بچیاں اور بچے انجام سے بے خبر ہوکر کیا تعلیم پا رہے ہیں؟ ان ہی اداروں سے (Love Marriage) کی تمہیدات شروع ہوتی ہے، یہیں سے نکلنے والے پاگل خانوں کی زینت بنتے ہیں۔ ذہنی آلودگی اور آوارگی بھی یہیں سے پیدا ہوتی ہے۔ ان ہی اداروں میں ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں جو معاشرے کے چہرے پر بدنما داغ ہوتے ہیں جو دفاتر میں پہنچ کر رشوت اور سود کے ذریعے غریب عوام کا خون چوستے ہیں، ہمارے اکابر جدید تعلیم کے مخالف نہیں بلکہ ان کا نظریہ یہ ہے۔

تم شوق سے کالج جاؤ پھلو چرخ پہ پھولو
جائز ہے غباروں میں اڑو چرخ پہ جھولو
تاہم اتنا سخن بندہ عاجز کا رہے یاد
اللہ کو اور اپنی حقیقت کو نہ بھولو

اس کے ساتھ ساتھ لہو ولعب کا بازار گرم ہے۔ ہمارا نوجوان جو جہاد کی تیاری میں مشغول رہتا تھا، جس کی چال سے کفر لرزتا تھا، جس کی للکار سے کفر کانپتا تھا۔ آج اس نے اپنے ہاتھ میں کیا اٹھالیا ہے؟ جس نوجوان کی آنکھیں قرآن پر پڑتی تھیں، اس کا دماغ اس کے تفسیری نکات کو سوچتا تھا۔ آج اس کی آنکھوں اور دماغ میں کیا ہے......؟ کھیل کود، کرکٹ۔ کرکٹ نے ہمارے معاشرے کو تباہ کرکے رکھ دیا ہے۔ میڈیا کی بدولت عشق ومعشوقی کا بازار گرم ہے، سفید پوش والدین کو اپنی عزت بچانا مشکل ہوتی نظر آرہی ہے۔ یہ سب مغربی تہذیب کی کارستانیاں ہیں۔ آج ٹائی، پینٹ شرٹ، داڑھی پر استرا، مردوں نے عورتوں سے اور عورتوں نے مردوں سے مشابہت اختیار کررکھی ہے، کیا یہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں؟ میرے خیال میں یہ کام صرف وہ لوگ ہی کرسکتے ہیں جو اپنے آپ کو محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام کہنے کے بجائے مغرب ویورپ کا غلام کہلانے کے شائقین ہیں، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عاشق اور دین محمدی کا صحیح اور مکمل پیروکار بنادے۔

ا،ا،ج۔ ٹنڈو آدم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوشخبری

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا

جدید وعظ معاشرت کے چند آداب شائع ہوچکا ہے

جس میں حضرتِ والا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ معاشرت کے چند آداب یہ ہیں

1- سرکاری دفتر کے آداب
2- کھانے کے آداب
3- پینے کے آداب
4- مجلس کے آداب
5- بیٹھنے کے آداب
6- استنجاء کے آداب

ناشر: کتاب گھر ناظم آباد کراچی 75600

نوٹ: ضرب مؤمن کے تمام دفاتر سے بھی حاصل کرسکتے ہیں

آپ کی صحت

کان خراب ہیں:

ہ ڈاکٹر صاحبہ! میرے کان بچپن سے خراب ہیں۔ جب میں چھوٹی تھی تو کانوں سے خون بہتا تھا بہت سی دوائیں استعمال کرنے کے باوجود ٹھیک نہیں ہوئے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ کان میں سوراخ ہیں۔ میرے کان میں بہت درد ہوتا ہے، پیپ نکلتی ہے اور خارش بھی ہوتی ہے، مہربانی فرما کر علاج تجویز کر دیں مشکور ہوں گی۔

(قرۃ العین صدف۔ ملتان)

☆محترمہ قرۃ العین صاحبہ! آپ کانوں کے لئے Silicea 200 سلیشیا ہر پندرہ دن کے بعد ایک خوراک لیں۔ اس کے ساتھ روزانہ Hepar Salph 30 اس کو دن میں 4 مرتبہ 4-4 قطرے استعمال کریں۔ سوائے سلیشیا والے دن یہ کافی لمبے عرصہ تک یعنی 6 سے 8 ماہ تک استعمال کرنی ہوگی۔ اگر درد یا خارش ہو تو MullienOil کے 2-2 قطرے دن میں 2 مرتبہ کان میں ڈال لیا کریں۔ کوئی پن یا Ear bud وغیرہ کان میں نہ ڈالا کریں اور نہ ہی کانوں کو زیادہ کھجایا کریں۔

مستقل پیٹ درد:

ہ ڈاکٹر صاحبہ! میرا مسئلہ یہ ہے کہ پانچ چھ سال سے میرے پیٹ میں مستقل درد رہتا ہے، الٹرا ساؤنڈ، خون، پیشاب وغیرہ سب ٹیسٹ کروائے ہیں۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ کیلشیم کی کمی ہے۔ میرا بی پی لو رہتا ہے، ناف بھی ٹل جاتی ہے، جس سے موشن ہوتے ہیں۔ مہربانی فرما کر علاج تجویز کر دیں۔ (صائمہ ناز۔ کراچی)

☆محترمہ صائمہ ناز صاحبہ! آپ معدے کی تکلیف کے لئے دوا Lycopodium 30 (لائیکو پوڈیم) کے دن میں 4 مرتبہ 4-4 قطرے زبان پر ٹپکالیں، مرچ مصالحے بہت کم کردیں۔ کیلشیم کے لئے AboCal tab. بہت اچھی رہتی ہے۔ روزانہ ایک گولی لیا کریں، اس کو پروین صاحبہ بھی لے سکتی ہے۔ دودھ کا استعمال زیادہ کریں۔ پروین صاحبہ! Secal Corr 200 (سیکل کور) روزانہ 2 مرتبہ 4-4 قطرے ایک چمچ پانی میں لے لیا کریں۔ آپ دونوں مچھلی کا گوشت ہفتے میں کم از کم دو مرتبہ ضرور لیں، آج کل گاجر کا موسم ہے اس لئے گاجر کا جوس بھی پئیں۔

سر درد کی شکایت:

ہ میں بی اے کی طالبہ ہوں، میرے سر میں شدید درد رہتا ہے، ایکسرے کروانے سے پتہ چلا کہ جب دماغ کی رگیں پھولتی ہیں تو یہ درد ہوتا ہے۔ ایلو پیتھک علاج سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ آپ نے آدھے سر کے درد کے لئے ایک دوا لکھی تھی وہ میں نے بھی استعمال کی، جس سے کچھ فرق پڑا ہے۔ میری تعلیم اور نماز میں بڑا حرج ہوتا ہے۔ آپ کوئی بہتر دوا تجویز کر دیں۔ (ش۔ ک۔ خان پور۔ ضلع رحیم یار خان)

آپ اس دوا کی طاقت بڑھا کر استعمال کریں یعنی SANGUINARIA 200 اس کو دن میں ایک ایک مرتبہ لیں اور Belladonna 30 (بیلاڈونا) اس کو دن میں 3 مرتبہ 4-4 قطرے ایک چمچ پانی میں لیں تقریباً۔

ڈاکٹر ام محمد

لقوی کی شکایت:

ہ ڈاکٹر صاحبہ! ڈیڑھ سال پہلے مجھے لقوی کی شکایت ہوئی، جس کے لئے دوائیاں استعمال کیں جو بہت گرم تھیں۔ ان کی گرمی کی وجہ سے میرے معدے میں جلن رہنے لگی۔ دوسرا یہ کہ اس علاج سے مجھے خاص فرق نہیں پڑا۔ میرا دایاں کان اندر سے بالکل بند ہے اور جب میں بات کرتی ہوں تو صاف محسوس ہوتا ہے کہ میرا منہ ٹیڑھا ہے براہ کرم پریشانی کا حل بتائیں۔ (بنت حسین۔ پڑیال)

☆محترمہ بنت حسین صاحبہ! آپ کا مسئلہ پریشان کن ہے لاعلاج نہیں دوا کے استعمال سے ٹھیک ہوجائے گا۔ اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھا کریں۔ اللہ بہتری فرمائیں گے۔ دوا میں Baryta Carb 30 (برائٹا کارب) ہر دو گھنٹہ بعد 2-2 قطرے زبان پر ٹپکالیں۔ اپنے آرام کا خاص خیال رکھا کریں۔ ذہن کو بالکل بوجھل نہ ہونے دیں۔ دودھ زیادہ سے زیادہ پئیں۔ لطیف اور زود ہضم غذا استعمال کیا کریں۔

☆☆☆

☆بنت شیخ محمد یونس۔ مظفر گڑھ:

بی بی! سب سے پہلے تو میں آپ سے یہ کہوں گی کہ باوضو رہنے کی کوشش کریں۔ اپنے لئے صلوۃ الحاجت پڑھ کر دعا بھی کیا کریں، اس کے علاوہ اپنی معقول مصروفیت پیدا کریں فارغ بالکل نہیں رہیں، فارغ رہنے سے خیالات زیادہ آتے ہیں، جن سے نقصان ہوتا ہے۔ حضرت کے وعظ وہم کا علاج مسلسل زیر مطالعہ رکھیں اس کا بہترین علاج شادی ہی ہے دوا میں STANUM (اسٹانم) روزانہ صبح وشام 2 مرتبہ 2-2 قطرے لے لیا کریں، ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

☆☆☆

☆حافظ محمد احمد پکا کھوہ۔ عارف والا

محترم جناب! آپ کی والدہ کے لئے زیادہ مناسب یہ رہے گا کہ کسی دماغی سرجن یا فزیوتھراپسٹ سے ایک بار چیک ضرور کروالیں ویسے دوا میں Causticum IM (کاسٹیکم) اس کی ہفتے میں ایک خوراک 4-3 قطرے زبان پر ٹپکادیں اور اسی کاسٹیکم دوا کی 200 کی طاقت کو 2 مرتبہ صبح اور رات کے وقت 4-4 قطرے ایک چمچ پانی میں ملا کر دیں۔

☆☆☆

سائرہ عبدالرحمن۔ گجرات

محترمہ سائرہ صاحبہ! آپ نے خط ماشاءاللہ اس قدر تفصیل سے لکھا ہے کہ مجھے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ آپ کو دراصل مسئلہ کیا ہے۔ آپ کو اپنے خط کے ساتھ ایک خلاصہ بھی بھیجنا چاہئے تھا۔ خیر برا مت مانئے گا۔ آپ دوا (اولیم جیک) (Oleum Jec 30) اس کو روزانہ 4 مرتبہ 4-4 قطرے ایک چمچ پانی میں لیں۔ اس کے علاوہ Nux Vomica 200 (نکس وامیکا) رات میں سوتے وقت ایک خوراک لے لیا کریں ان شاءاللہ فائدہ ہوگا۔

☆☆☆

☆بنت حسین بخش آرے پور۔ میلسی۔ بنت راؤ اقبال، میر پور خاص

آپ دونوں کے خطوط میں آپریشن کے بعد رہ جانے والے نشانات کا مسئلہ ہے، اس کے لئے آپ اچھے میٹھے بادام بالکل باریک سل پر گھس لیں اور اگر ضرورت پڑے تو چند قطرے لینولین کے ملاسکتی ہیں۔ اس پیسٹ کو نشان زدہ حصے پر لگائیں اور اچھی طرح مساج کریں پھر تھوڑی دیر بعد یہ خود بخود خشک ہوکر جھڑنے لگے گا تو اس کو صاف سادے پانی سے دھولیں ان شاء اللہ تھوڑے عرصہ میں بہتری نظر آئے گی۔ دوا میں (آرنیکا) (ARNICA (30 روزانہ ایک خوراک 4 قطرے ایک چمچ پانی میں نہار منہ لے لیا کریں۔

☆☆☆

☆شازیہ۔ خانیوال

☆ محترمہ شازیہ صاحبہ! آپ لیکوریا کے لئے BioPlasgen No 13 کی 4-4 گولیاں دن میں 4 مرتبہ لیں، اس کے ساتھ Kerosote 30 کے بھی 4-4 قطرے دن میں 4 مرتبہ ایک چمچ پانی کے ساتھ لیں۔ کھانوں میں مرچ مصالحے اور چکنائی بہت کم کردیں۔

انوکھی مچھلیاں

24 مئی 1984ء کو پورٹ قاسم کے قریب بابا آئی لینڈ کے ساحل پر پکڑے جانے والی وہیل مچھلی 43 فٹ لمبی اور 260 من وزنی تھی۔ اس کے پر دس فٹ لمبے لمبے تھے۔ بحیرۂ احمر میں 56 اقسام کی شارک مچھلیاں پائی جاتی ہیں بعض مچھلیوں کو شکاری جانوروں سے بچانے کے لئے قدرت نے ان کی دم میں بجلی کی رو پیدا کرنے والے عضلات پیدا کر رکھے ہیں۔ وہ ان کے ذریعے دور سے ہی شکاری جانوروں کی آمد کا پتہ چلالیتی ہیں اور ان لہروں کے ذریعے آپس میں رابطہ برقرار رکھتی ہیں۔

(مرسلہ: ام حماد۔ صادق آباد)

تصحیح

شمارہ 96 میں مضمون ''کمالات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا'' کے ساتھ نام م۔ بنت بشیر احمد قریشی غلطی سے شائع ہوگیا ہے۔ مضمون نگار کا نام بنت مولانا سلیمان (ملتان) ہے۔

مزاحیات

......

این جی او مار کہ لڑکی نے ایک خاتون سے کہا:

محترمہ! ہم بوڑھی عورتوں کی فلاح کے لئے ایک سینٹر تعمیر کررہے ہیں آپ اس کے لئے کیا مدد کرسکتی ہیں؟

خاتون نے جواب دیا: آپ اس سینٹر کے لئے میری بوڑھی ساس کو لے جائیں۔

......

پہلا شخص (دوسرے سے): تمہیں معلوم ہے کہ میرا نام کیا ہے؟

دوسرا: نہیں جناب۔

پہلا شخص (جل کر): ارے نالائق، بے وقوف، احمق، گدھا ہے... دوسرا شخص فوراً کہتا ہے بس بس جناب اب مجھے معلوم ہوگیا ہے۔

......

کیلی فورینا کی ایک سڑک کے کنارے گاڑی آہستہ چلانے کی ہدایت درج تھی۔

''گاڑھی آہستہ چلائیں اور اس شہر کی خوبصورتی اپنی آنکھوں سے دیکھیں،

گاڑی تیز چلائیں اور اس شہر کی جیلیں دیکھیں۔

مش چندا بنت احمد

......

باپ (اپنے بیٹے سے) تم باقاعدہ اسکول جایا کرو ورنہ جمعدار کی طرح تمہیں بھی کوڑے کی ٹوکری اٹھانا پڑے گی۔ ایک دن اتفاق سے ان کے گھر جمعدار کوڑا اٹھانے نہیں آیا تو باپ نے کہا

''نہ جانے آج جمعدار کیوں نہیں آیا؟

بیٹا فوراً بولا: ابا جان وہ آج اسکول گیا ہوگا شاید اس نے آپ کی بات سن لی۔

......

بیوی: تمہارا دوست بدمزاج اور کنجوس عورت سے شادی کررہا ہے اسے روکو۔

شوہر: میں کیوں اُسے روکوں کیا اس نے مجھے تم سے شادی کرتے وقت روکا تھا؟

میٹھی رشوت

کہا جاتا ہے کہ دادا، دادی اور نانا، نانی اپنی اولاد سے زیادہ اولاد کی اولاد یعنی پوتوں پوتیوں اور نواسوں نواسیوں سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں، یہ پیار اپنی جگہ بجا لیکن حد اعتدال سے بڑھ جائے تو سخت نقصان دہ ہے.... رضوان میاں نے اپنے استاد کی زندگی کو اجیرن بنادیا تھا خاص طور پر پیر کے دن اس کی حالت بہت عجیب ہوتی، سارا دن بے چین رہتے، ایک منٹ کے لئے نچلے نہیں بیٹھتے تھے۔ توجہ سے بات سننا ان کے لئے محال تھا، غرض ان کی عجیب وغریب حرکتوں نے استاد کو بالکل پاگل کردیا تھا.... رضوان میاں پیر کو اسکول پہنچتے تو انہیں جسم میں چیونٹیاں رینگتی محسوس ہوتیں بالآخر جب چھان بین کی گئی کہ صرف پیر کے دن ایسی حالت کیوں ہوتی ہے تو پتہ چلا کہ صاحبزادے اتوار کا دن دادی یا نانی کے گھر گزارتے ہیں جہاں ان کی ہر فرمائش زبان سے ادا ہونے سے پہلے پوری کی جاتی ہے۔ مٹھائیاں، چاکلیٹ، ببل گم، آئس کریم، غرض ہر وہ چیز جس کی فرمائش کریں فوراً انہیں فراہم کی جاتی ہے اور جو ان کے پیٹ میں سما سکتا ہے وہ کھاتے ہیں۔ ایسے بزرگوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ محض اپنی محبت کی خاطر ان معصوم بچوں کو چاکلیٹ، ٹافیوں اور بوتلوں کی میٹھی رشوت نہ دیں، یہ میٹھی محبت بعض اوقات بچوں کی صحت پر بہت برا اثر چھوڑتی ہے۔ ایک عام آدمی بھی جانتا ہے کہ ان اشیاء کے استعمال سے بچوں کے دانت خراب ہوتے ہیں اور معدہ بگڑ جاتا ہے۔ (مرسلہ: بنت منظور احمد۔ پتوکی)

خواتین کا اسلام

شمارہ 100

امہات المؤمنین نمبر ہوگا

جس میں آپ پڑھ سکیں گی

امہات المؤمنین کی سیرت وسوانح، عبادت وبندگی رب، محبت رسول ﷺ، حسن معاشرت، طرز معاشرت، اخلاق وعادات، علمی اور عملی مقام، عالم نسواں پر گرانقدر احسانات!

کیا آپ ان میں سے کسی ایک موضوع پر لکھ سکتی ہیں......؟

اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو پھر کاغذ اٹھایئے...... قلم لیجئے اور لکھ بھیجئے

ایک پیارا سا، مختصر، جامع اور معلومات سے بھرپور مضمون

بے پردگی سے پردے کی طرف

بے پردگی اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا ہے

اسلام نے خواتین کو ہر طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچا کر گھر کی چار دیواری میں امن وتحفظ مہیا کیا ہے۔ مگر آج کی عورت ہے کہ اسے عزت راس نہیں آئی وہ خود اپنی عزت کو نیلام کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ سینکڑوں واقعات سننے کو ملتے ہیں جن میں عورتوں کو اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارتے اور عزت کو رسوا کرتے دیکھتے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو ان سب مسائل اور واقعات کا سبب بے پردگی کا عذاب ہے۔

میں بھی کالج لائف میں اسی بے پردگی کی بیماری کا شکار تھی۔ BA کے بعد میں نے گرلز گائیڈ میں جاب کر لی جہاں بے پردگی کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔ گائیڈ یونیفارم کے ساتھ دوپٹے کے نام پر ایک رسی سی سر اور دونوں کاندھوں پر ڈالی جاتی تھی اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہم بہت پردے دار اور خدا کے احکام پر عمل کرنے والے ہیں۔ کئی مواقع پر میں نے نوٹ کیا کہ ہم خواتین مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کے شوق میں اپنے چہروں پر پڑنے والی مردوں کی ان نظروں کو محسوس نہیں کرتیں جو ہر روز ہمارے چہروں پر دنیا میں بھی سیاہی مل رہی ہیں اور آخرت کے لئے جہنم کا ایندھن اکھٹا کر رہی ہیں۔

پھر میں نے غور کیا تو مجھے اپنی کم عقلی پر مزید حیرت ہوئی کہ میں اور میری اکثر ملنے والی جوان لڑکیاں جب اپنی بوڑھی ماؤں کے ساتھ باہر نکلتیں تو بوڑھی مائیں تو پردے میں ہوتیں اور جوان

اھلیہ بدر اختر

بیٹیاں بے پردہ جاتیں تو مجھے خیال آیا کہ شیطان بھی ہماری عقل پر ماتم کرتا ہوگا یا خوشیوں کے شادیانے بجاتا ہوگا۔ بہر حال میں نے بڑی چادر سے نقاب کرنا شروع کر دیا۔

پھر انہی دنوں ایک آنٹی کا بیان سن کر دین کا بنیادی علم خصوصاً قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر پڑھنے کا شوق پیدا ہوا جس کے لئے جاب چھوڑ کر میں نے اسلام آباد کے ایک مقامی مدرسے میں داخلہ لے لیا۔

شرعی پردے کے موضوع پر درس ہوا تو سب لڑکیوں اور خواتین کے دل میں شرعی پردہ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ ہماری استانی محترمہ نے آیات پردہ کا ترجمہ اور تفسیر بتائی تو ہم نے پوچھا کہ ہمارے خاندان میں رشتہ داروں کے درمیان رہتے ہوئے پردہ کرنا بہت مشکل ہے۔ کسی نے کہا کہ ہمارے خاندان میں کوئی بھی پردہ نہیں کرتا ہم کریں گے تو بہت باتیں بنیں گی وغیرہ وغیرہ۔

تو ہماری استانی محترمہ نے کہا کہ میرے والد نے مجھے کہا تھا کہ بیٹا یاد رکھو! جو کام جتنی مشکل سے کیا جائے گا اس کا اجر بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ اگر خاندان میں کوئی نہیں کر رہا تو جو سب سے پہلے نیک کام کی ابتداء کرے گا تو بعد میں کرنے والوں کے کرنے کا اجر اسے بھی ملے گا اور تیسری بات یہ کہ اکثریت کا کرنا کسی کام کا جواز نہیں بنتا بلکہ وہ کرو جو کوئی نہیں کر رہا یعنی حق پر عمل کرو خواہ کوئی عمل کرنے والا نہ ہو اور خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔

بس ان کی باتوں نے دل میں ایسا جذبہ ابھارا کہ سب خوف دور ہو گئے انہوں نے کہا تھا جب کسی کی بات پریشان کرے تو یہ سوچ لینا "لا طاعة لمخلوق فی معصیت الخالق" اور جب مشکل پیش آئے تو یہ سوچ لینا کہ جو کام جتنی مشکل سے کیا جائے گا اس کا اجر بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ ان دو جملوں نے میرے لئے ہر مشکل آسان کر دی اور میں نے اپنی شادی پر بھی الحمدللہ مکمل شرعی پردہ کیا اور کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب خواتین کو شرعی پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پوری امت مسلمہ کو فرقہ واریت اور غلط عقائد سے بچا کر حق راہ کو پہچاننے اور اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ہماری صفوں میں اتحاد پیدا کرے تاکہ ہم ڈٹ کر دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کر سکیں آمین۔

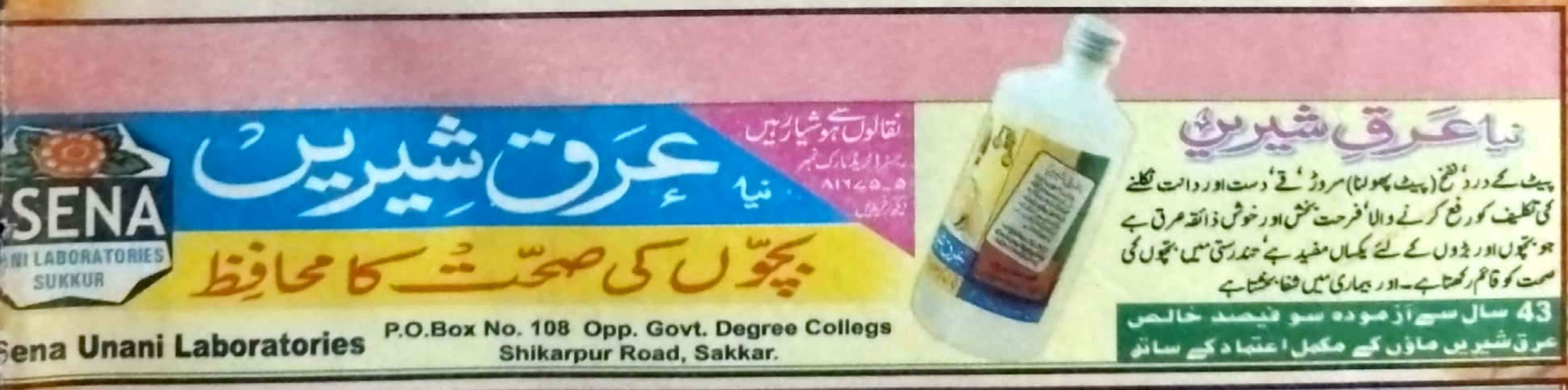

ہر بدھ کو روزنامہ اسلام کے ساتھ شائع ہوتا ہے

خواتین کا اسلام

روزنامہ اسلام

98

بدھ 19 جنوری 2005ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسِ قرآن و حدیث

بدنظری

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

عام طور پر غیر محرموں کی طرف تاک جھانک کو بدنظری کہا جاتا ہے، سورۂ نور میں مسلمان مردوں اور عورتوں دونوں کو الگ الگ حکم دیا گیا ہے کہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں، جو لوگ اپنی نظروں کی حفاظت نہیں کرتے اور سامنے آنے والے ہر منظر کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ نظر بازی دل پر انتہائی مہلک اثرات مرتب کرتی ہے، یہ نظر ہی ہے جو پہلے دل میں محبت اور پھر عشق کی آگ روشن کرتی ہے، یہ آگ انسان کا امن وسکون ہی نہیں، شرم وحیا کی متاع کو بھی جلا کر خاکستر کر دیتی ہے، جب حیا نہ رہے تو وہ رکاوٹ ختم ہو جاتی ہے جو انسان کو گناہوں اور بدکاریوں کی اندھی وادی میں کودنے سے روکتی ہے۔ قبل اس کے کہ ہم فیلسوفِ اسلام امام ابن قیم رحمہ اللہ کا قولِ زریں اپنے قارئین اور قاریات کے استفادہ کے لئے نقل کریں، یہ بتانا مناسب سمجھتے ہیں کہ انسان محبت کی پہلی سیڑھی سے لیکر آخری سیڑھی تک جن مراحل سے گزرتا ہے عربی زبان میں ان میں سے ہر مرحلہ کے لئے الگ لفظ وضع کیا گیا ہے یعنی علاقہ، صبابۃ، عزام، عشق، شغف اور تتیم کا معنی تعبد اور بندگی ہے۔ امام فرماتے ہیں کہ نظر محبت پیدا کرتی ہے، جوں جوں محبت کا جذبہ شدید ہوتا جاتا ہے، محبت ایک مرحلے کے بعد دوسرے مرحلہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ جو لوگ بدنظری اور وساوس کے ذریعہ اس جذبے کی پرورش کرتے رہتے ہیں وہ خود اور ان کا دل کسی بندے کی بندگی کرنے لگتے ہیں، وہ اس کے اشارے پر ناچتے اور تھرکتے ہیں، پہلے انکا دل بادشاہ اور آزاد تھا لیکن وہ اسے قیدی اور غلام بنا دیتے ہیں، پھر وہ وقت بھی آتا ہے جب ان کی بصیرت ختم ہو جاتی ہے اور باطنی نور بجھ جاتا ہے پھر وہ حق کو حق اور باطل کو باطل نہیں سمجھتے۔ یہ ایسی صورتحال ہوتی ہے جسے انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے کیونکہ دل آئینہ ہے اور باطل خواہشات کی طرح ہیں۔ جب یہ آئینہ زنگ سے پاک ہوگا تو اس میں حقائق کی تصویر بھی اپنی اصل شکل میں جلوہ گر ہوگی اور جب یہ زنگ آلود ہوگا تو اس میں معلومات کی صحیح صورتیں منقش ہوں گی، بلکہ ظلمت، نور محسوس ہوگی اور نور، ظلمت دکھائی دے گا۔ یہ عکس حقائق نتیجہ ہوتا ہے بدنظری کا، اس لئے مسلمان کو چاہئے کہ وہ یہ موقع آنے ہی نہ دے اور دل کی سرزمین میں برائی کو جڑ پکڑنے ہی نہ دے۔ ظاہر ہے غیر محرم مرد کو دیکھنے کی وجہ سے عورت کے دل میں اور عورت کو دیکھنے کی وجہ سے مرد کے دل میں وسوسہ پیدا ہو سکتا ہے اس لئے جیسے مردوں کو عورتوں کے دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح عورتوں کو مردوں کی طرف تاک جھانک کرنے سے منع کیا گیا ہے، ابوداؤد میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور میمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں، اسی دوران ابن ام مکتوم تشریف لے آئے، یہ اس وقت کی بات ہے جب پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں اس سے پردہ کرو، میں نے عرض کیا رسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں، نہ تو ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمیں پہچانتے ہیں، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھ سکتی ہو؟

چونکہ راہ چلتے ہوئے اچانک نظر پڑ سکتی ہے اس لئے پہلی نظر کی اجازت دی گئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا تھا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالنا، کیونکہ تمہیں پہلی نظر کی تو اجازت ہے مگر دوسری کی اجازت نہیں۔

نظر کو زہریلا تیر بھی قرار دیا گیا ہے جو براہِ راست جا کر دل پر لگتا ہے، جو شخص بدنظری کی بیماری میں مبتلا ہو جائے اسے اس بیماری سے نجات پانے کے لئے بڑا مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ بدنظری کے ایسے بیمار بھی دیکھنے اور سننے میں آئے ہیں، جن کے بال بڑھاپے سے سفید ہو جاتے ہیں، جسم میں رعشہ آجاتا ہے، کمر جھک جاتی ہے لیکن اس بیماری سے انہیں نجات نہیں ملتی، ایسے مریضوں کا عبادت میں دل نہیں لگتا اور نہ ہی حلاوت نصیب ہوتی ہے، ذکر و عبادت کے وقت وساوس کی یلغار ہوتی ہے، بظاہر وہ نماز اور تلاوت میں مصروف ہوتے ہیں لیکن ان کے دل کہیں اور ہوتے ہیں، ان کے برعکس جو لوگ نظر کی حفاظت کرتے ہیں ان کے نورِ بصیرت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور انہیں عبادت میں ایسی حلاوت عطا کی جاتی ہے جس کا مقابلہ کوئی حلاوت نہیں کر سکتی، بظاہر نظر کی حفاظت بڑا مشکل کام محسوس ہوتا ہے، لیکن اگر انسان ہمت سے کام لے تو اس کے لئے یہ مشکل آسان کر دی جاتی ہے، مسلمان کو ہر وقت یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ آنکھیں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں جو مفت اور بن مانگے مل گئی ہے، اللہ چاہتا تو ہمیں نابینا کر دیتا اور اب بھی ایسا کرنا اس کے لئے مشکل نہیں ہے، اس نعمت کے شکر کا تقاضا یہ ہے کہ اسے اللہ کی نافرمانی میں ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔

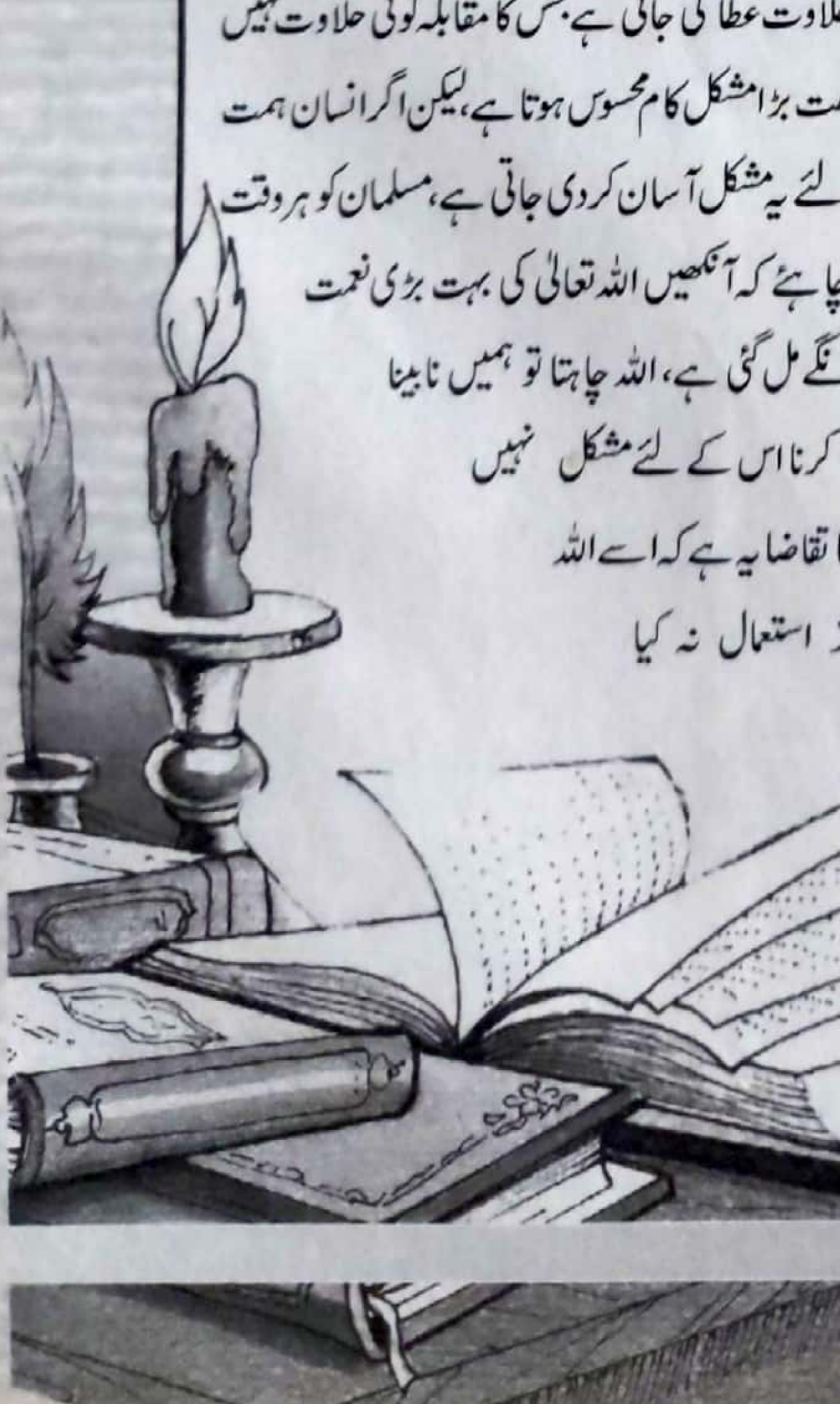

آئینہ دیکھئے تو پڑھئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّیٰ خَلْقِیْ وَ اَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَ زَانَ مِنِّیْ مَاشَانَ مِنْ غَیْرِیْ.

(مسند بزار)

ساری تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے میرے جسم کو موزوں بنایا اور مجھے اچھی شکل وصورت عطا فرمائی اور مجھے اس خوش نمائی سے نوازا جس سے دوسرے بہت سے دوسرے بندوں کو نہیں نوازا گیا۔

تعمیر فکر

”قربانی کا مقصد“

عیدالاضحیٰ اسلام کا دوسرا عظیم تہوار ہے اس عظیم موقع پر دنیا کے تمام فرزندن اسلام، اسوۂ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اس عظیم جذبہ قربانی کو خراج تحسین پیش کرتے اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال اور اولاد تک کو قربان کردینے کا جذبہ بیدار کرتے ہیں اور علامتی طور پر جانوروں کی قربانی دے کر اللہ کی وحدانیت اور اس کے عظیم تقاضوں کے تحت اپنی زندگی اور موت کا اعادہ کرتے ہیں۔ ہر مومن اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ آج ہم نے جانور کو اللہ کی راہ میں قربان کیا۔ اگر کسی وقت اسلام کو ہماری جان، مال اور اثاثے کی ضرورت پیش آئی تو ہم اس کو قربان کرنے میں دریغ نہیں کریں گے اور ہر مومن اس بات کا عملی ثبوت فراہم کرتا ہے کہ میری پوری زندگی ایثار وقربانی پر موقوف ہے۔

اب ہم ذرا اپنی قربانی پر غور کریں اور اپنی زندگی کا جائزہ لے کر دیکھیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ایک بکرے کی قربانی نے ہمیں تمام قربانیوں سے چھٹی دے دی ہو۔ اگر ہم اپنی زندگی کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ ہم قربانی کی اصل روح اور حقیقت سے بہت دور ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ گھروں اور خاندانوں سے لیکر جماعتوں، مکاتب، اداروں اور انجمنوں تک میں انتشار برپا ہے اور وہ اسلام جو سراسر ایثار وقربانی کی تعلیم دیتا ہے اس کا ایک ایک جوڑ ڈھیلا پڑ رہا ہے اور ہمارا ایمان کمزور ہوتا جارہا ہے۔ آج ہمیں نمازوں کے لئے وقت کی قربانی دینا مشکل محسوس ہورہی ہے، ہم جان کی قربانی کس طرح دے سکتے ہیں؟ ہمیں سب سے پہلے اپنی نفسانی خواہشات کو قربان کرنا ہوگا، ہمیں ہر کام کرتے وقت خدا کی مرضی کا خیال رکھنا ہوگا، اگر دل میں کسی برائی کا وسوسہ پیدا ہو تو آخرت کے خوف سے کانپ کر ہاتھ کھینچ لیں۔ کسی مسلمان کو ہمارے ہاتھ سے تکلیف نہ پہنچے، پڑوسی کا خیال رکھیں، زبان پر کنٹرول رکھیں، غرض روزمرہ کے تمام معاملات میں اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا کے سپرد کردیں۔ اس کے ہر حکم کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کردیں۔ یہ ہے قربانی کی حقیقت اور سنت ابراہیمی کی یادگار جس کا تقاضہ ہر سال ہوتا ہے۔

عیدالاضحیٰ یا عید قرباں صرف نئے کپڑوں کے پہننے اور گوشت کھانے کا دن نہیں ہے یہ روح کے اعتبار سے بندگی رب کی راہ کا روشن چراغ اور عقیدہ توحید کا روشن مینار ہے۔ جب تک انسان اپنے پورے وجود کو، اپنی مکمل شخصیت کو، اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو اپنی آرزوؤں اور تمناؤں کو، اپنی خواہشات اور دلچسپیوں کو، اپنی امنگوں کو، اپنے جذبات اور ارادوں کو رضائے رب کے تابع نہیں کردیتا تب تک بندگی رب اور عقیدہ توحید کے تقاضے پورے نہیں ہوسکتے۔ تقاضے تو اسی وقت پورے ہوسکتے ہیں جب انسان اپنے مکمل وجود کو اللہ وحدہٗ کی تابعداری اور بندگی میں دے دے، جیتی جاگتی، چلتی پھرتی ایسی تصویر بن جائے کہ جس معاشرے میں وہ رہتا ہواسے دیکھ کر اس معاشرے کے افراد یہ محسوس کرلیں کہ خدا کے مطیع وفرماں بردار بندے اپنے افکار و خیالات میں، اپنے سلوک اور معاملات میں، لینے اور دینے میں، جڑنے اور کٹنے میں، خوشی اور غم میں، انسانیت کی خیر خواہی اور بھلائی میں، دکھیوں کی غم گساری اور دلجوئی میں کیسے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو عیدالاضحیٰ کی حقیقت کو سمجھنے والا اور وقت آنے پر اپنی جان ومال کی بھی قربانی دینے والا بنائے آمین۔

آفتاب وماہتاب

آفتاب آئے ماہ تاب آئے
سب سے آخر میں آں جنابؐ آئے
حق یہی تھا نبی کی مسند پر
پوری امت کا انتخاب آئے
آئے صدیق پھر عمر آئے
آئے عثمان تو بوتراب آئے
پھر حسن اور معاویہ کو سلام
کیسے خوش بخت و کام یاب آئے
ان کے اعداء کے منہ میں خاک پڑے
ان پہ آنا ہے جو عذاب آئے

(حضرت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے کلام سے ام علی عثمان (ملتان) کا انتخاب)

خط وکتابت کا پتہ ”خواتین کا اسلام“ دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی
ای میل: islamforwomen@hotmail.com فیکس: 021-6622240 فون: 021-6683301
خواتین کا اسلام انٹر نیٹ پر
www.dailyislam.net.pk

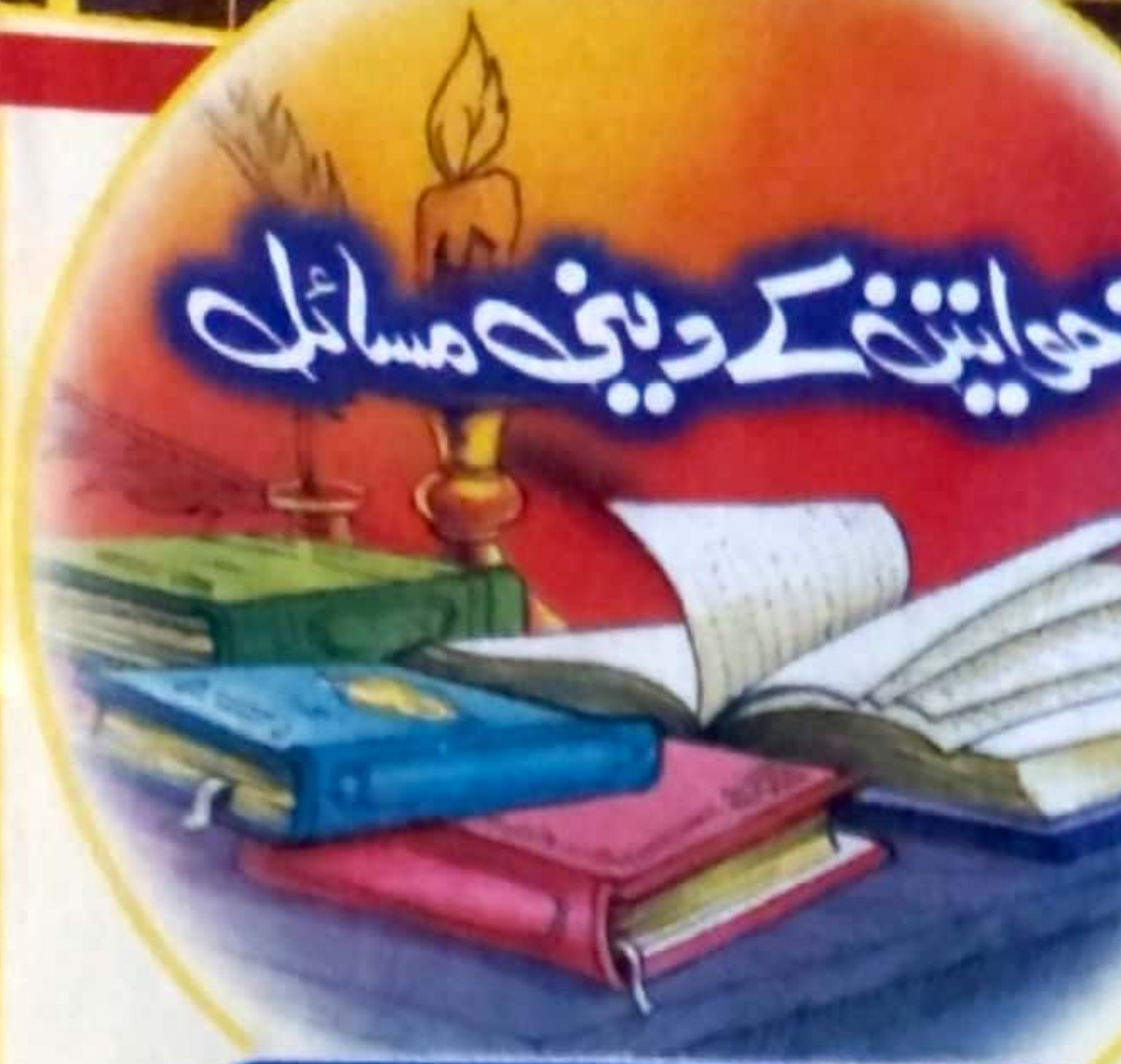

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

نماز میں قیام کی حیثیت:

سوال: نماز میں قیام کی کیا حیثیت ہے؟ کیا بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے؟ (ب۔ا۔اسماعیل)

جواب: فرض و واجب نمازوں میں اور فجر کی سنتوں میں قیام فرض ہے۔ لہٰذا بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے یہ نمازیں ادا نہ ہوں گی۔ فجر کے سوا بقیہ سنن مؤکدہ بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ نفل نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، لیکن بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے قیام کی بنسبت آدھا ثواب ملے گا کما جاء فی الحدیث۔

اگر وضو نہ ٹھہر سکے:

سوال: کسی بیمار آدمی کا وضو نہ ٹھہر سکے تو وہ کیا کرے؟ کیا بلا وضو نماز ہو جائے گی؟ (ایضاً)

جواب: بے وضو نماز پڑھنا جائز نہیں، ٹوٹنے پر ہر بار نیا وضو کرنا پڑے گا، البتہ کوئی معذور ہو یعنی اس کثرت سے اسے عارضہ لاحق ہو کہ اس کے بغیر اختصار سے فرض نماز بھی ادا نہ کر سکے تو اس کے لئے رعایت ہے کہ نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کرے، اس عارضہ کے سوا دوسرے کسی سبب سے وضو نہ ٹوٹے پورے وقت میں جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھ لے۔

س کی ادائیگی:

سوال: کیا یہ مسئلہ درست ہے کہ حرف ''س'' اس وقت تک ادا نہیں ہوتا جب تک اس کی آواز نہ آئے، مثلاً نستعین پڑھتے ہوئے سیٹی کی آواز نکالنا ضروری ہے ورنہ نماز صحیح نہ ہوگی۔ (ایضاً)

جواب: یہ مسئلہ درست نہیں۔ س یا کسی بھی حرف کا صحیح تلفظ کافی ہے آواز نکالنا یا سننا ضروری نہیں۔

مہر معجّل و مؤجل کا فرق:

سوال: مہر معجّل اور مؤجل میں کیا فرق ہے؟ ان کی ادائیگی کس وقت ضروری ہے؟ (عمران خان۔ پنڈی)

جواب: مہر معجّل وہ ہوتا ہے جس کا فوراً اداء کرنا طے پایا ہو، اس کا نقد ادا کرنا ضروری ہے۔ بیوی اگر چاہے تو اس مہر کی وصولی تک خاوند کو اپنے قریب بھی نہ آنے دے، شرعاً اسے اختیار ہے اور مہر مؤجل میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس کی کوئی میعاد طے ہوئی تھی کہ اتنے عرصہ بعد دینا ہوگا یا یہ کہ جب بیوی طلب کرے گی ادا کر دیا جائے گا تو میعاد گزرنے پر یا بیوی کے مطالبہ پر ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسی کوئی بات طے نہ ہوئی تو علاقہ کے عرف ورواج کو دیکھا جائے گا، اگر عرف یہ ہو کہ مہر مؤجل طلاق یا موت کے بعد طلب کیا جاتا ہو تو اس پر عمل کیا جائے۔

طلاق دینے پر جرمانہ رکھنا:

سوال: اگر اس خدشہ سے کہ لڑکا بعد میں طلاق نہ دیدے نکاح نامہ میں یہ لکھوالیا گیا کہ طلاق کی صورت میں خاوند کو ایک لاکھ روپے جرمانہ ادا کرنا پڑے گا تو اس کی کیا حیثیت ہے؟ کیا طلاق دینے پر یہ رقم ادا کرنا ہوگی؟ جبکہ حق مہر ۵۰۰ روپے تھا جو فوری ادا کر دیا گیا۔ (ایضاً)

جواب: اگر نکاح نامہ میں یہی الفاظ درج تھے کہ طلاق کی صورت میں ایک لاکھ روپے جرمانہ ادا کرنا پڑے گا تو اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں مہر وہی تھا جو ادا کر دیا گیا، طلاق کی صورت میں مزید کوئی چیز واجب نہیں۔

بیوی روٹھ کر میکے بیٹھ گئی:

سوال: بیوی اگر روٹھ کر میکے بیٹھ جائے اور خاوند کے بلانے پر نہ آئے تو خاوند دیئے گئے زیورات واپس لے سکتا ہے؟ اس صورت میں خاوند دوسری شادی کر سکتا ہے یا بیوی سے اجازت لینا ضروری ہے؟ (ایضاً)

جواب: بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر میکے چلی جائے یا اجازت سے جائے، لیکن خاوند کے بلانے پر واپس نہ ہو تو نافرمان اور سخت گنہگار ہے۔ تاہم جو زیورات بیوی کی ملک کر دیئے (مثلاً مہر میں دیدیئے یا ویسے ہی بخش دیئے) وہ واپس کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر زیورات ملک نہیں کئے ویسے ہی پہنا رکھے تھے تو جب چاہیں لے سکتے ہیں۔ جب تک خاوند کے گھر واپس نہ آجائے نفقہ کی حقدار نہیں۔

دوسری شادی جائز ہے۔ اس میں بیوی کی اجازت ضروری نہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ دونوں بیویوں کو ایک نگاہ سے دیکھے۔ ان میں عدل و مساوات قائم رکھے۔

لقطہ کا حکم:

سوال: ہم میاں بیوی عمرہ کرنے گئے تھے، واپسی کی سیٹ کے لئے امارات ایرلائن کے دفتر گئے تو وہاں کچھ رقم گری ہوئی ملی جو میں نے اٹھالی۔ دوسرے دن ہم پاکستان آگئے۔ ان ریالوں کو روپوں میں تبدیل کروایا اور اپنی رقم میں شامل کر کے قومی بچت بینک میں جمع کرادیئے۔ ایک سال بعد منافع حاصل کر کے پوری رقم سے ہم نے پلاٹ خرید لیا۔ اب ہمارا ارادہ ہے کہ جب یہ پلاٹ فروخت ہوا تو ہم ۱۵٪ منافع کی رقم منہا کر کے صدقہ کریں گے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ نیز ابھی ہمیں معلوم ہوا کہ بیت اللہ کے قریب گمشدہ اشیاء اور رقم کے لئے ایک مخصوص دفتر بنایا گیا ہے۔ ہمارا حج وعمرہ پر بھی جانے کا ارادہ ہے، کیا یہ رقم ہم وہاں لے کر جا کر جمع کروادیں؟ اس مسئلہ کا شرعی حل کیا ہے؟ (زوجہ محمد اشرف۔ لاہور)

جواب: اگر یہ ریال اس نیت سے اٹھائے تھے کہ مالک تلاش کر کے اس تک پہنچانے کی کوشش کریں گے تو اٹھانا جائز تھا۔ اس کے بعد ضروری تھا کہ کسی ذریعے سے مالک کو تلاش کیا جاتا۔ انہیں اپنی رقم میں شامل کرنا اور پلاٹ کی خریداری میں صرف کرنا جائز نہ تھا۔ اس گناہ پر توبہ و استغفار ضروری ہے۔ اب کل رقم کے منافع (جو درحقیقت سود ہے) بلانیت ثواب فوری صدقہ کر دیں اور لقطہ (اٹھائی گئی رقم) امانت سمجھ کر محفوظ رکھ لیں۔ حج وعمرہ کا انتظار کئے بغیر جس قدر جلد ممکن ہو مکہ مکرمہ گمشدہ اشیاء کے دفتر کسی ذریعے سے رابطہ کریں۔ ممکن ہے کہ مالک نے وہاں اپنا نام و پتہ درج کرا رکھا ہو۔ اگر اس کا سراغ مل جائے تو اتنے ریال جو اٹھائے تھے دفتر بھجوا دیں ورنہ یہ رقم ایسے مستحقین پر جو مصرفِ زکوٰۃ ہوں صدقہ کر دیں۔ اس حکم شرعی کی تعمیل میں جو تاخیر و غفلت ہوئی اس پر استغفار بھی کریں۔

قادیانیوں کے ساتھ کیا رویہ رکھا جائے؟

سوال: ہمارے پڑوس میں ایک قادیانی خاندان آباد ہے۔ ان کا سربراہ بینک ملازم ہے۔ وہ کبھی ہمارے گھر کھانا بھیج دیتے ہیں۔ اس کھانے کا نیز ان سے ہدیہ لینے دینے کا کیا حکم ہے؟ اگر وہ کبھی ہمارے ہاں آجائیں تو ہم کیا رویہ رکھیں؟ (ع۔ مظفر گڑھ)

جواب: قطع نظر اس سے کہ بینک ملازم کی آمدن حرام ہے، یہ مسئلہ سمجھ لیجئے کہ عام ذمی کافروں کا کھانا کھانا اور ان سے دنیوی معاملات جائز ہیں، لیکن قادیانی فرقہ مرتد اور زندیق ہے اس لئے اس سے کسی قسم کا تعلق اور لین دین جائز نہیں۔ لہٰذا آپ اس ہمسایہ خاندان پر واضح کر دیجئے کہ ہم مسلمان ہیں جبکہ آپ لوگ عقیدۂ ختم نبوت کے انکار کے سبب دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ آپ سے کسی قسم کا معاملہ حتی کہ سلام کلام تک ہمارے دین میں جائز نہیں، اس لئے آئندہ کوئی چیز ہمارے گھر نہ بھیجیں، نہ خود کبھی آنے کی زحمت کریں، اس وضاحت کے باوجود وہ کوئی چیز بھیجدیں یا ملنے کی کوشش کریں تو لچک مت دکھایئے بلکہ سختی سے آئی چیز واپس کر دیجئے اور ملنے سے بھی انکار کر دیجئے۔ ہاں ان کے کسی فرد سے قبول حق کی امید ہو تو تبلیغ و دعوت کی نیت سے مل سکتے ہیں، اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ خود دعوت دینے کی بجائے کسی عالم دین بلکہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ سے درخواست کیجئے کہ وہ اس کے شبہات دور کرے اور اسے دعوت دے۔

قربانی ہر صاحبِ استطاعت پر فرض ہے

قربانی ہر صاحب استطاعت مسلمان پر ایک نہایت متبرک اور اہم فریضہ ہے جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے خلیل حضرت سیدنا ابراہیم علیہ والسلام کو حکم دیا تھا اور آزمایا کہ اپنی سب سے پیاری چیز میری راہ میں قربان کرو۔ چنانچہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ایثار و بندگی کے عظیم کردار پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو قربانی کس قدر عزیز ہے۔ اصل قربانی یہ ہے کہ بندہ عیش وعشرت اور مال ودولت کو چھوڑ کر روحانی وقار کے مراتب حاصل کر سکے اور یہ رنج وغم کو سہتے ہوئے بلا خوف وخطر تزکیہ نفس اور راحت روح کے سامان مہیا کر لے۔ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی جگہ مینڈھے کی قربانی اس مقدس جذبہ وفاداری اور عظیم امتحان کی یادگار ہے۔ خدا کی راہ میں سب سے پہلے قربانی پیش کرنے والے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اور اس عمل کو سنت ابراہیمی کا نام دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ صالح بندوں سے دو ذرائع سے عبادت کا مطالبہ فرماتے ہیں، ایک بندوں کے اعضائے جسمانی کے ذریعے جس کو اصطلاح میں بدنی عبادت کہا جاتا ہے اور دوسرے بندوں کے پاس موجود مال وثروت کے ذریعے اس کو مالی عبادت کہا جاتا ہے۔

ایمان کے بعد بدنی عبادت یعنی نماز ہے اس کے بعد مالی عبادت کا درجہ ہے۔ اس کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ بدنی عبادت بجالانے کے لئے صرف صحت وتندرستی کی ضرورت پڑتی ہے کہ اگر کوئی مکلف شریعت صحت وتندرستی کی نعمت سے مالا مال ہے تو بدنی عبادت سے کوئی مفر نہیں ہے لیکن مالی عبادت میں یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ وہ ہر امیر وغریب پر لازم وضروری نہیں ہے مالی عبادتیں مثلاً زکوۃ اور حج بیت اللہ و غیرہ صرف صاحب ثروت واستطاعت اور صاحب نصاب پر ہی فرض ہیں۔ ان مالی عبادت کی ایک قسم قربانی بھی ہے جس کا مطالبہ ہر صاحب نصاب سے صرف سال میں ایک بار ہوتا ہے۔ یقیناً قربانی ایک عظیم عبادت ہے جس کے ذریعے بندے اپنے رب کا قرب حاصل کرتے ہیں اور سنت ابراہیمی کی تقلید وپیروی کرتے ہیں اور ایک عظیم باپ اور ایک عظیم بیٹے کی یاد ہر سال ماہ ذی الحجہ 12,11,10 تاریخ کو یاد تازہ کرتے ہیں اور تا قائم قیامت یہ سلسلہ ان شاء اللہ جاری وساری رہے گا۔ قربانی کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا ہے۔ سورہ کوثر کی آیت مبارکہ ہے جس کا ترجمہ ہے ”اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی دو۔“

اسی قربانی کی فضیلت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دن اللہ کی راہ میں جانور کا خون بہانے سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی عمل زیادہ محبوب مقبول نہیں ہے اور فرمایا کہ یہ قربانی اللہ کے حضور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل اللہ کے نزدیک قبولیت میں پہنچ جاتا ہے۔

حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا ”قربانی کے جانور کے پاس کھڑی رہو اس لئے کہ قربانی کے جانور کی گردن سے جب خون کا پہلا قطرہ نکلے گا تو اس کے عوض تمہارے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ ایک روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانیاں بطیب خاطر کیا کرو کیونکہ جو شخص اپنی قربانی (قربانی کا جانور مراد ہے) کو پکڑ کر اس کا رخ قبلہ کی طرف کرتا ہے تو قربانی کے بال اور اس کا خون اس کے لئے قیامت کے دن کے لئے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جو خون مٹی پر گرتا ہے وہ اللہ پاک کی نگرانی ونگہداشت میں رہتا ہے۔ تم تھوڑا خرچ کرو گے جب بھی تم کو اجر زیادہ دیا جائے گا۔ روایت ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہی مائل بڑے بڑے سینگوں والے دو دنبے طلب فرمائے پھر ایک کو لٹا کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بسمہ اللہ واللہ اکبر الٰہی یہ (دنبہ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے، پھر دوسرے کو لٹا کر آپ نے پڑھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور اس قربانی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اپنی امت کی طرف سے پیش کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک نے سیاہی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈوں کی قربانی کی اور ذبح کرتے وقت اس کی گردن پر اپنا پائے مبارک اس کے منہ کے رخ پر رکھا اور بسم اللہ پڑھی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم وصلعم نے فرمایا جب عشرہ ذی الحجہ آجائے اور تم میں سے اگر کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور کھال کو بالکل نہ چھوئے یعنی نہ بال مونڈے نہ کتروائے۔

عاصمہ ریشماں

سونے سا مٹکا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کے دو آدمیوں کا قصہ بیان فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے سے کچھ زمین خریدی، اس خریدار کو مٹی میں دبا ہوا ایک مٹکا ملا جو سونے سے بھرا ہوا تھا۔ وہ شخص زمین بیچنے والے کے پاس آیا اور کہا کہ بھئی اپنی امانت سنبھال لو میں نے آپ سے صرف زمین خریدی ہے اس میں گڑا ہوا سونا نہیں خریدا۔ (زمین بیچنے والا بھی سیر چشم اور آخرت پر یقین رکھنے والا تھا) اس نے کہا کہ جب میں نے زمین بیچ دی تو اس میں دبی ہوئی تمام چیزوں کے مالک بھی تم ہی ہو۔ جب کوئی بھی اپنی بات سے رجوع کے لئے تیار نہ ہوا تو وہ ایک شخص کے پاس تصفیہ کے لئے گئے اس نے دونوں کی بات سن کر ان سے پوچھا کہ تم دونوں کی اولاد کیا ہے؟ ایک نے کہا کہ میرا ایک بیٹا ہے، دوسرے نے کہا میری ایک بیٹی ہے، تو اس نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا کہ لڑکے اور لڑکی کا آپس میں نکاح کردو اور یہ مال ان پر خرچ کرو اور کچھ اس سے صدقہ کردو۔ (مرسلہ: بنت رشید احمد رشیدی)

عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت

مسز عابد، لاہور

اسلامی سال کے آخری مہینے کے یہ وہ مبارک دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کی آخری آیت نازل فرما کر دین حق کی تکمیل فرمائی۔ اپنی نعمتوں کو پورا کیا اور ہمارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا۔ اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا''۔ اور پھر یہ عشرۂ ایسے دن پر ختم ہوتا ہے جسے مسلمان اپنا مذہبی اور ملی تہوار سمجھ کر ہر سال عیدالاضحیٰ کے نام سے مناتے ہیں، جو خوشی و مسرت کا دن ہے۔ اس دن جذبہ ایثار اور حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ خصوصاً غرباء، یتامیٰ اور مساکین کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنا چاہئے، اللہ نے اپنے بندوں کے لئے کچھ ایسے اوقات اور گھڑیاں مقرر کر رکھی ہیں جن میں رحمتوں کی بارش ہوتی ہے اور بے حساب اجر اور قبولیت کے دروازے کھلتے ہیں۔ زندگی کا قافلہ بہت جلد قبر، وہاں کی چیخ و پکار اور شرم و ندامت سے دوچار ہونے والا ہے۔ لہٰذا ان ایام میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے چاہئیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

''قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی، اور جفت اور طاق کی''

مسند احمد اور تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ دس راتوں سے مراد ذی الحجہ کی پہلی راتیں ہیں، وتر سے مراد عرفہ کا دن اور شفع سے مراد قربانی کا دن ہے۔ ویسے تو انسان کو کسی بھی لمحہ اپنے مالک حقیقی کی یاد سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔ یہ عشرۂ چونکہ بہت ہی عظمت والا ہے اس لئے اس میں خصوصیت سے ذکر کا حکم دیا گیا ہے۔ ''اور یاد کرو اللہ کو گنتی کے چند دنوں میں'' (البقرہ)

تفسیر ابن کثیر کے مطابق ان گنتی کے دنوں سے ذی الحجہ کے دس دن سے مراد ہیں۔ رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''اس عشرۂ کے اعمال صالحہ کو جو مقبولیت حاصل ہے وہ کسی دوسرے عمل کو نہیں ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی بھی وہ فضیلت نہیں، فرمایا!۔ ہاں۔ سوائے اس مجاہد کے جو اللہ کی راہ میں اپنا سب کچھ لٹا دے'' (بخاری) ذی الحجہ کا چاند نظر آتے ہی چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، نمازوں سے قبل اور دیگر اوقات میں بھی تکبیرات عید پڑھتے رہنا چاہئے۔ ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں جب بازار کی طرف جاتے تو چلتے پھرتے تکبیریں کہتے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیریں کہتے'' (بخاری) ان دس دنوں میں عرفہ کا دن بھی ہے جس دن اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ اس دن کے روزے سے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، ایک گزشتہ سال کے اور ایک آئندہ سال کے۔ (مسلم) اور سنت یہ ہے کہ دو روزے رکھے جائیں یعنی 8 اور 9 ذی الحجہ کے عید کا چاند دیکھنے کے بعد بال اور ناخن نہ کٹوانا سنت ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ ''جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اور وہ قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے بال اور ناخن نہیں تراشنے چاہئیں'' (بلکہ قربانی کرنے کے بعد کٹوائے)

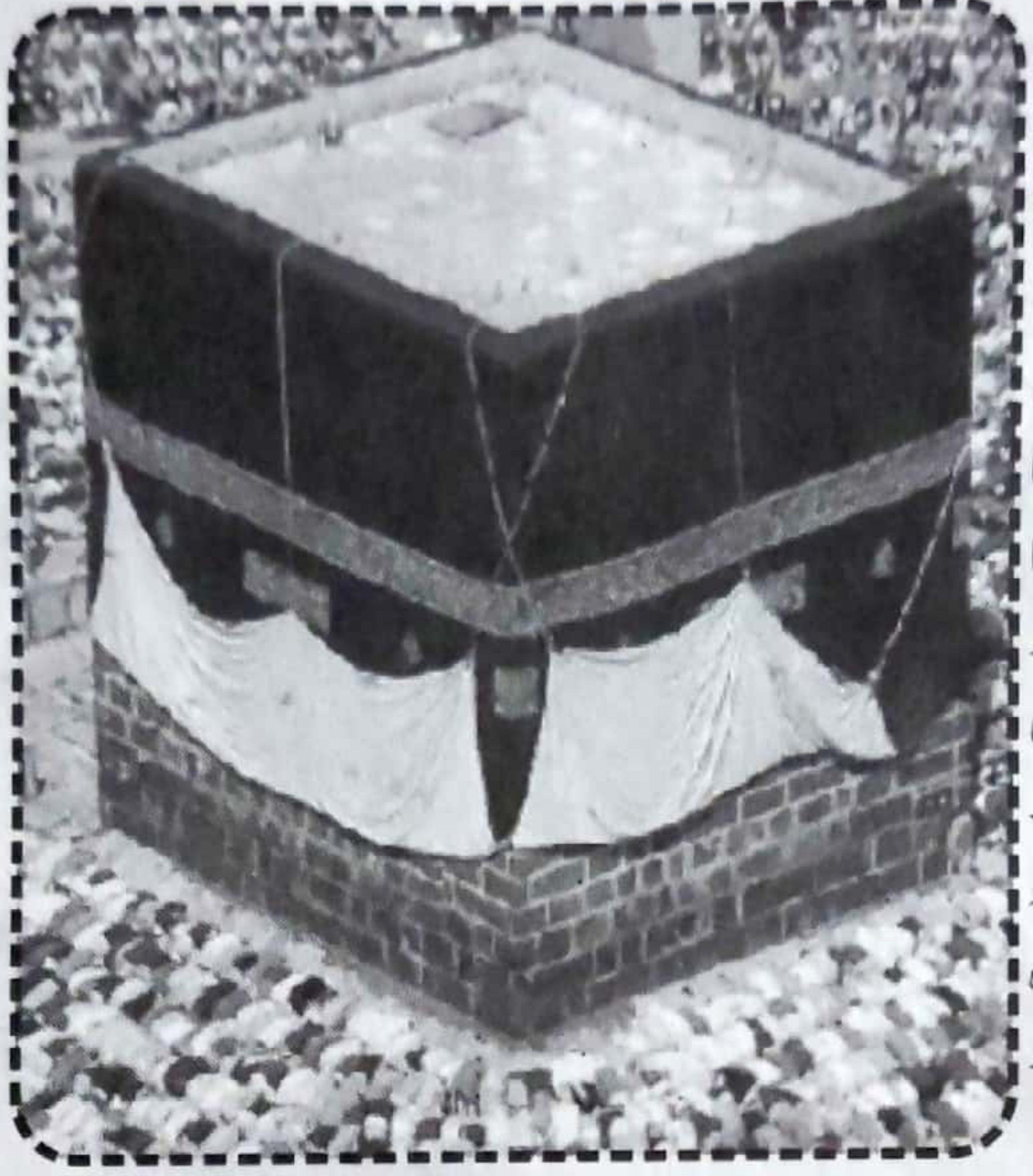

ذی الحجہ کے دس دن بڑی فضیلت و عظمت والے ہیں ہمیں چاہئے کہ ان میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں اور اسلام کا آخری مہینہ ہونے کی وجہ سے اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور گزرے ہوئے سال کا محاسبہ کریں ایسا نہ ہو کہ ہم نیکیوں کے اس موسم میں پیچھے رہ جائیں اور صرف تمناؤں اور خواہشات کی دنیا میں پھنس جائیں۔ صرف تمنائیں، آرزوئیں اور خواہشیں دلکش بادلوں اور سراب صحرا سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں کہ ان کے دھوکے میں پیاسا ہلاک ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ان دنوں کی خیر و برکت سے دامن بھرنے میں ذرا بھی کوتاہی نہ کریں کیا خبر کہ آئندہ یہ مبارک دن ہمیں میسر آتے ہیں یا ہم پیوند خاک ہو جاتے ہیں۔

یہ تھیں ہماری مائیں

فخر النساء شہدہ بنت ابو نصر احمد عمر بغدادیہ

علم حدیث میں بہت کم خواتین نے اس قدر بلند مرتبہ حاصل کیا ہے ان کے پاس سند عالی تھی۔ اس لئے بڑے بڑے ائمہ و شیوخ ان کے درس میں شامل ہوتے تھے اور سند عالی حاصل کرتے تھے۔ اس دور کا شاید ہی کوئی محدث ایسا گزرا ہو جس نے شہدہ کی شاگردی اختیار نہ کی ہو۔ یہ عظیم خاتون ایران کے شہر دینور میں ۴۸۷ھ میں پیدا ہوئی تھیں۔ ان کے والد بڑے عالم تھے۔ انہوں نے اپنی بیٹی کو اچھی سے اچھی تعلیم دلوائی۔ انہوں نے مختلف علوم و فنون حاصل کیے۔ خط بھی نہایت خوبصورت تھا۔ انہوں نے شیخ ابوبکر محمد بن احمد الشاشی، حسین بن احمد نعمانی سے تحصیل علم کیا۔ ان کی شادی ایک معمولی شخص علی بن محمد سے کر دی گئی مگر انہوں نے حسن اخلاق سے زندگی بسر کی۔ ان کے درس کی شہرت جب زیادہ ہوئی تو خلیفہ مستضی باللہ عباسی نے انہیں ایک قطعہ اراضی بطور جاگیر عطا کیا تا کہ یہ یکسوئی کے ساتھ درس و تدریس میں مشغول رہ سکیں۔ شہدہ بغدادیہ نے ساحل دجلہ پر ایک مدرسہ تعمیر کرایا تھا اور جاگیر کی ساری آمدنی طلبہ پر خرچ کر دیتی تھیں۔ ۹۰ سال کی عمر میں بغداد میں انتقال ہوا۔ آخری وقت تک تدریس میں منہمک رہیں۔ امام ابن جوزی لکھتے ہیں ''وہ بڑی صالحہ عابدہ خاتون تھیں''۔

ظرف

بے مثال قیصرانی

گڑھے کے اندر پتھر پھینکیں تو اس کے پانی میں ہیجان پیدا ہو جائے گا لیکن سمندر میں پورا پہاڑ ڈال دیں تب بھی ویسے کا ویسا رہے گا، یہی حال آدمیوں کا ہے۔ چھوٹے ظرف والا آدمی چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے آپ سے باہر ہو جاتا ہے۔

خاموشی

روبینہ مسعود

ایک شہزادہ اچانک خاموش ہو گیا۔ تمام درباری حیران اور فکر مند تھے۔ ایک دن شہزادہ شکار کھیلنے گیا۔ دن بھر شکار کی تلاش میں رہا لیکن بے کار، شام ہونے کو تھی شہزادہ درخت کے سائے میں کھڑا تھا کہ اچانک پرندے کے بولنے کی آواز آئی شہزادے نے فوراً تیر چلایا دیکھتے ہی دیکھتے پرندہ ہلاک ہو گیا شہزادہ فوراً بول اٹھا۔ دیکھا جب تک پرندہ خاموش تھا سلامتی میں تھا جیسے بول پڑا اپنی ہلاکت کا باعث بنا۔ بالکل اسی طرح باتونی شخص جو خود بھی بولتا ہے اور دوسروں کو بھی بولنے پر مجبور کرتا ہے دونوں کی ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔

جناب صدر! خدا سے کچھ تو ڈریں

جناب صدر! میں جانتی ہوں کہ میری آواز آپ کے نقار خانے میں طوطی کی آواز ثابت ہوگی مگر مجھے اس کی پروا نہیں ہے بات دراصل یہ ہے کہ اپنے وطن کے بہتے آنسو (جو آپ کو نظر نہیں آرہے) اور درد میں ڈوبی ہوئی سسکیوں نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے، مجھے اپنے وطن سے بہت پیار ہے اور یہ پیار لفظی نہیں حقیقی ہے اس لئے میں اس کے پونچھنے کیلئے اس کے ''غم'' میں شریک ہوکر اس پر ہونے والے ظلم کے خلاف آواز ضرور اٹھاؤں گی چاہے میری آواز پتھر سے زیادہ سخت دلوں سے ٹکرا کر واپس ہی کیوں نہ آجائے۔

جناب صدر! آپ اس ملک کے پہلے یا آخری صدر نہیں ہیں اس سے پہلے بھی کتنے صدر اپنی صدارت سے ''مالی فائدہ'' اٹھا کر رخصت ہوگئے کچھ تو اس دنیا سے چلے گئے اور کچھ آپ کے سامنے ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے۔ اس پیارے (مظلوم) وطن کے ہونے والے ہر صدر نے حلف اٹھانے سے پہلے ان آیات کی ضرور تلاوت کی جن کا ترجمہ ہے کہ وہ مالک ہے ملک کا، وہ بادشاہت عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے، وہ جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے اور اسی کے ہاتھ میں سب بھلائی ہے''۔ کاش کہ ارباب اقتدار واقعی'' اس آیت کی گہرائیوں میں اتر کر غور و فکر کرتے ہوئے اپنی حکومت کی ابتدا کرتے تو اسلامی جمہوریہ پاکستان جو صرف اب پاکستان ہی رہ گیا ہے واقعی اسلامی ملک بن کر دنیا کے افق پر جگمگاتا لیکن افسوس کہ اس کو اسلامی اصولوں کا حق دینے کی بجائے اس کی دولت کو اپنی تجوریوں میں بھرنا شروع کر دیا۔ اصل مالک کو یکسر فراموش کر کے خود خدا بن بیٹھے اور اپنی حکومت سے ''بھرپور'' فائدہ اٹھانے لگے۔

ارم صبا بھٹی

جناب صدر! آپ کو اللہ نے یہ بادشاہت عطا کی نہ صرف بادشاہت بلکہ عزت، شہرت، لیاقت، عطا کر کے اس نے آپ سے صرف اور صرف ''اطاعت'' چاہی مگر افسوس کہ آپ اس کی اطاعت کی بجائے اس کی مخالفت پر ڈٹ گئے۔ آپ نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اسلام اور پاکستان کے خلاف اور اسلام کے بدترین دشمن امریکہ کے لئے وقف کر دیا۔

ہاں! یہ مت بھولئے کہ کوئی اس پر گرفت کرنے والا نہیں، ہر چیز پر قادر ذات ہر حرکت کو ''نوٹ بک'' میں نوٹ کر رہی ہے۔ جناب صدر جس امریکہ کے کہنے میں آکر آپ کتابوں سے آیات نکال رہے ہیں، جس امریکہ کے کہنے پر علماء کو دہشت گرد قرار دیکر دہشت گردی کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں، جس امریکہ کے کہنے میں آکر مسجدوں اور مدرسوں پر پابندی عائد کر رہے ہیں، پردہ، داڑھی اور جہاد کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ بتارہے ہیں تو سن لیں آپ بہت بڑا ظلم کر رہے ہیں جناب صدر! آپ جس امریکہ کی طاقت سے متاثر ہوکر اس وطن کی سرزمین پر امریکی حکم نامے جاری کر رہے ہیں اور اس کو خوش کرنے کیلئے آپ خدا کو ناراض کر رہے ہیں تو پھر سن لیں اللہ کی پکڑ میں دیر نہیں لگتی۔ وہ امریکہ جس کو بلند و بالا عمارات پر بڑا گھمنڈ ہے، جس کو اپنی ترقی پر بڑا تکبر ہے، جس کو سپر پاور ہونے پر بڑا غرور ہے اس خدا کی ذات کے ''کُن'' کے آگے بے بس اور مجبور ہے صرف اور صرف اس کے کُن کہنے کی دیر ہے۔ اس کا زلزلہ امریکہ کا غرور توڑ پھوڑ کر مٹی میں ملا دے گا، سپر پاور امریکہ مٹی کا ڈھیر بن کر رہ جائے گا، آپ کے پاس ابھی وقت ہے اس کی ڈھیل سے ناجائز فائدہ مت اٹھایئے، اس کے خوف کو دل میں بسا کر اس ملک کو اس کی اصل پہچان دے دیجئے تاکہ اس کو اسلامی کہتے ہوئے شرمندگی نہ ہو، پاکستان کا مطلب کیا'' لا الٰہ الا اللہ '' کی بنیاد کھوکھلی ہو رہی ہے اس کو مضبوط بنانے کی کوشش کرنے میں ہمہ تن مصروف ہوجائیں، اس خواب کو حقیقت بنا دیجئے، اللہ بھی راضی ہوجائے گا اور آپ کو دنیا میں بھی سرخرو کرے گا اور آخرت میں بھی وہ آپ کو سلامٌ قولاً من رب رحیم کہے گا مگر شرط ہے کہ اس کی عطا کردہ بادشاہت میں اس کی اطاعت کو مقدم رکھیں۔

میں اسی منہ سے کعبہ جاؤں گا

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم تو گنہگار ہیں ہم کہاں اس لائق ہیں کہ حج کو جائیں یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہوں، جی ہاں! یہ خیال بالکل غلط ہے، بلکہ یہ خیال تو بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی یہ کہے کہ میں پہلے پاک ہوجاؤں پھر نہر میں غوطہ لگاؤں گا، حالانکہ جس قدر بھی کوئی ناپاک ہو وہ اپنے آپ کو نہر کے اندر ڈال دے یہ بھی پاک ہوجائے گا اور نہر بھی پاک رہے گی........

دیکھئے حج بیت اللہ ہی تو گناہوں کو مٹاتا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری ہی تو بخشش کا سبب بنے گی۔ جو بھی حالت ہے وہاں حاضری کی کوششیں کریں........

آپ غالب کا یہ شعر نہ پڑھیں کہ

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

بلکہ آپ، حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ کا یہ کلام پڑھیں

میں اسی منہ سے کعبہ جاؤں گا
شرم کو خاک میں ملاؤں گا
ان کو رو رو کے میں مناؤں گا
اپنی بگڑی کو یوں بناؤں گا

بنت عبدالحفیظ حیدرآباد

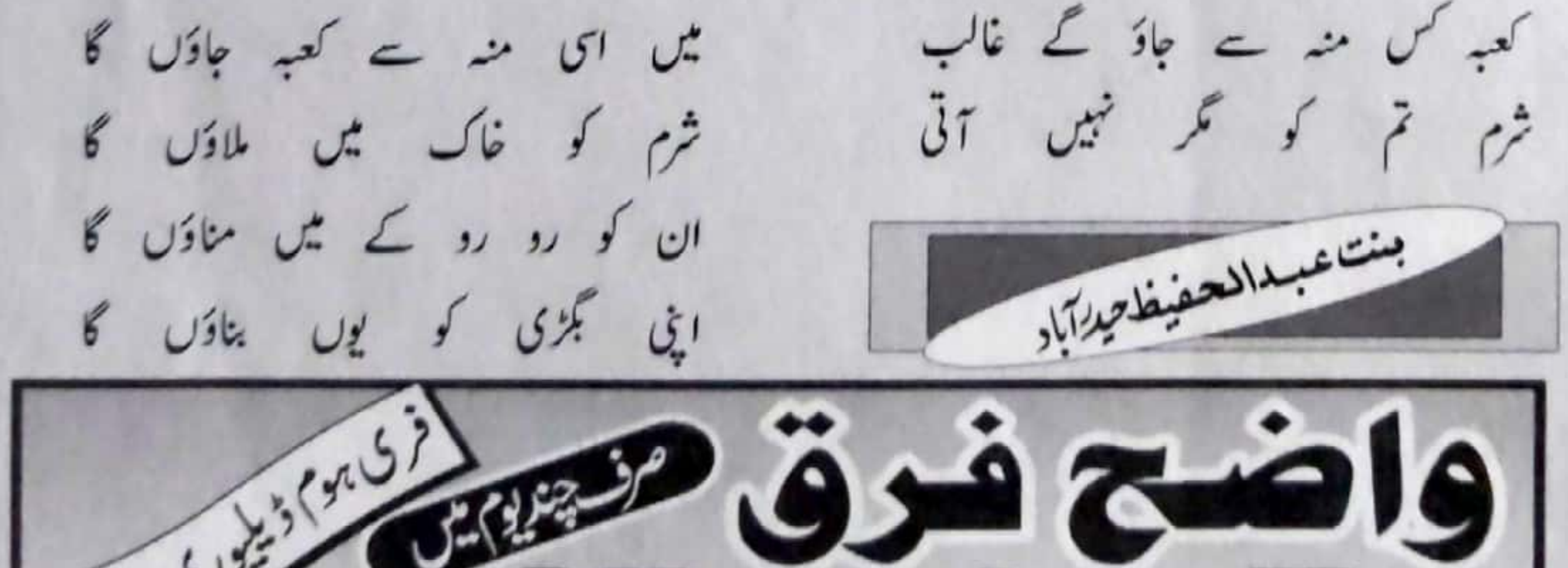

بکرا عید کے دن

ایک ہنستی مسکراتی تحریر

اُمِ اویس

عیدِ قربان ہو، ہر طرف چہل پہل ہو،

چاروں طرف گایوں بکروں کی بھیں بھیں اور بھاں بھاں کی آوازیں آرہی ہوں۔ تو ناممکن ہے کہ خالہ میزائل کی آواز نہ آئے۔ خالہ میزائل کا اصل نام تو معلوم نہیں کیا تھا۔ لیکن اپنی جارحانہ طبیعت اور ہمہ وقت جھگڑے کے لئے تیار ہونے کے سبب ان کا نام خالہ میزائل رکھ دیا گیا تھا۔ ان کے سامنے تو اس طرح پکارنا رستم کے بس کی بھی بات نہ تھی ہاں آپس کی گفتگو میں اس نام کو لینے سے پہلے مرد حضرات بھی پہلے آس پاس دیکھ لیتے تھے۔

خیر تذکرہ عید کے دن کا ہو رہا تھا۔ خالو مسکین سفید جوڑا پہنے سر پر دوپلی کی ٹوپی لگائے، ہاتھ میں رومال لیئے خراماں خراماں گھر کے صحن سے گزرتے ہوئے بیرونی دروازے کی سمت رواں دواں تھے کہ ایک زنائے دار آواز سے ان کے ہاتھ سے رومال نیچے گر گیا۔

"اے میاں! کہاں چلدیئے۔ ہاں ہاں گھر میں بوا موجود ہے تمام کام کرتی رہے گی تم تو خود کو سنوار کر نکل رہے ہو اور بکرا میں ذبح کروں گی؟ اے بتاؤ بھلا۔ کھانے کے وقت منہ اٹھائے آجائیں گے اور کام کے وقت غائب۔ تم کوئی بچے ہو کہ نئے کپڑے پہن کر گلی میں نکلنے جا رہے ہو قصائی کو لے کر نہ آؤ گے؟ ہاں! سنا بھی ہے کہ ان سنی کر کے چلدیئے۔"

خالو مسکین جو نہایت مسکینیت سے خالہ کی جانب دیکھ رہے تھے بولے "ارے بیگم دم تو لو۔ بولنے پر آتی ہو تو مانو میرٹھ کی قینچی بھی کند ہو جائے، پانی پت کے میدان کے کوے بھی سر پروں میں چھپالیں اور......" ابھی خالو یہاں تک ہی بولے تھے کہ خالہ میزائل کی جوابی کارروائی بغیر رکے شروع ہو گئی: "ہاں میاں! ہم تو بہت برے ہیں، بہت ہی برے ہیں، دن رات گھر اور تمہاری فکر میں گھلے جا رہے ہیں، اب میرٹھ کی قینچیاں اور پانی پت کے قصیدے بھی سنیں گے۔ ہائے ہائے میری تو قسمت ہی پھوٹ گئی اماں باوا نے بھی سینے پر دھری سل کی طرح اتار پھینکا، نہ دیکھا نہ بھالا کس کے پلے باندھ دیا۔ ہائے اب یہ دن بھی دیکھنا تھا کہ میاں چڑھ چڑھ کر بول رہے ہیں۔ میکہ نہ رہا ورنہ تو ایک لمحہ اس گھر میں نہ رہتی۔" اور پھنسی پھنسی آواز میں رونا شروع کر دیا۔

خالو اب دم بخود کھڑے ان کی جانب دیکھ رہے ہیں، سمجھ نہ آتی کہ کریں تو کیا کریں۔ آخر دھیرے دھیرے آگے بڑھے اور بولے "بیگم، ارے بیگم سنتی ہو، خوامخواہ ہی روئے چلے جا رہی ہو۔ عید کا دن ہے کیوں ناحق خود کو ہلکان کرتی ہو۔ اچھا بتاؤ کیا کروں، قصائی کو لاؤں۔"

"ہاں تو اور کیا کہہ رہی ہوں، ذرا کی ذرا میں دل دکھا دیتے ہو، بس اتنا سا کہا کہ قصائی لانا ہے اور برس پڑے مجھ پر، یہ کوئی زندگی ہے۔" (جملے پر غور کریں "اتنا سا کہا ہے")

اچھا اچھا سارے قصے پر مٹی ڈالو اور رونا بند کرو۔ میں قصائی کو لاتا ہوں۔" یہ کہہ کر خالو باہر نکل گئے۔

عیدالاضحیٰ کے دن قصائی جیسی نعمت قسمت والوں کو نصیب ہوتی ہے۔ خالو بھی کئی جگہوں سے ناکام واپس لوٹے، اپنی گلی میں داخل ہوئے تو حیران کن منظر دیکھا۔ تین قصائی سر جھکائے ہاتھ باندھے ان کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہیں اور باقی اہلِ محلہ ان کو بے بسی سے تک رہے ہیں۔

قریب پہنچنے پر معلوم ہوا کہ گھمسان کا رن پڑا ہوا ہے۔ جس میں فریقِ اول ان کی بیگم اور فریقِ مخالف قصائی بمعہ اہلِ محلہ تھے۔ لیکن کیا مجال کہ فریقِ مخالف کچھ کارروائی کر سکیں۔ بس سر جھکائے کھڑے تھے اور خالہ میزائل تابڑ توڑ میزائل برسا رہی تھیں۔

"بدتمیزو کیا اماں باوا نے تمہیں تمیز نہ سکھائی تھی۔ ایک دفعہ بلایا نہ آئے، دوسری دفعہ آواز دی نہ آئے، کیوں کیا تمہارا محلہ ہے۔ اب کرو یہاں کوئی قربانی، دیکھتی ہوں کس طرح کام کرتے ہو، کیا اتنا ہی دیوانہ سمجھ لیا ہے اور خبردار جو کسی محلے والے نے ان سے بکرا ذبح کروایا۔ اس کے دروازے پر پورے علاقے کی اوجھڑیاں ڈلوا دوں گی اور جمعداروں کو منع کر دوں گی صفائی نہ کرنا۔ ارے خدا کی مار پڑے ان نکھٹوؤں (قصائیوں) پر ایک دفعہ بھی نہ بولے کہ آپا جی ہم پہلے آپ کا بکرا ذبح کریں گے پھر کسی اور کی باری آئے گی۔ اور محلے والے...... یہ تو ہیں ہی سب چار سو بیس، ان کا تو بس نہیں چلتا مجھ بے چاری کو یہاں سے اٹھا کر کوہ قاف پھینک آئیں۔ اب آئیں ذرا میرے سامنے، ایک ایک کو سیدھا نہ کیا تو میرا نام بھی......" ابھی یہاں تک ہی کہہ پائیں تھیں کہ مجمع سے کسی ستم ظریف کی آواز آئی "خالہ میزائل نہیں"۔ ہائیں ہائیں کون بولا یہ کون ہے سامنے آئے ذرا۔"

لیکن وہ اتنا ستم ظریف بھی نہ تھا کہ سامنے آتا۔ عین اسی لمحے خالو بیچارے قسمت کے مارے خالہ کے سامنے آگئے۔

"ہنہ تو یہ تم ہو میں بھی کہوں کہ یہ کون رستم ہے، ہاں بھئی گھر کا بھیدی ہی لنکا ڈھاتا ہے۔ اب کھڑے منہ کیا تک رہے ہو۔ قصائی سے بات کرو۔ کیا ساری ہی باتیں میں عورت ذات کروں گی سمجھا کرو۔"

اچھا بیگم۔ بات کرتا ہوں یہ کہہ کر خالو نے قصائیوں سے پوچھا کہ کون ہمارا بکرا ذبح کرے گا بھئی۔ ایک قصائی جو نوجوان تھا بولا "کہاں ہے بکرا"۔ خالو نے بکرا دکھایا۔ آخر کار بات طے ہو ہی گئی اور باقی دونوں قصائیوں کو NOC (سرکاری اجازت) ملنے پر سارے محلے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

اب صورتحال یہ تھی کہ قصائی نے بکرے کی رسی تھامی ہوئی تھی خالو جھاڑو تھامے دروازے کے سامنے صفائی کر رہے تھے اور خالہ ہدایتکار کا کردار ادا کر رہی تھیں۔ اچھی طرح صفائی ہونے کے بعد بکرے کو انتہائی پیار سے لٹایا گیا۔ قصائی نے چھری سنبھالی ہی تھی کہ [illegible] کی گرجدار آواز گونجی۔ "ارے چھری تو دھوئی نہیں تیری ناپاک چھری سے تو قربانی ہی خراب ہو جائے گی۔ چل چھری دھو۔" قصائی نے انتہائی بے چارگی سے خالو کی طرف دیکھا۔ خالو نے مسکرا کر ہمت بڑھائی، چھری کو تین دفعہ دھویا گیا پھر جیسے ہی بکرے کو گرایا گیا اور چھری سنبھالی خالہ کی آواز آئی "اے دعا آتی ہے کہ نہیں آتی۔ بغیر دعا کے ذبح نہ کرنا۔" قصائی نے گھبراہٹ میں دعائے قنوت پڑھنی شروع کر دی۔ "بس بس مجھ پر رعب نہ

ڈال اور اپنا کام کر۔'' خالہ بولیں۔ اللہ اللہ کر کے یہ مشکل مرحلہ طے ہوا۔ خالہ نے سکون کی سانس لی اور گھر کے اندر مصالحہ بنانے چلی گئیں۔

قصائی نے موقع غنیمت جان کر خالو سے کہا ''بکرا ٹھنڈا ہونے تک سامنے چچا کی مدد کر آؤں بے چارے پسینہ پسینہ ہو رہے ہیں۔'' خالو بولے ''ہاں میاں چلے جاؤ، لیکن خیال رہے کہ بیگم کے جھانکنے سے پہلے ہی یہاں موجود ہو جانا ورنہ پسینہ پسینہ ہو جاؤ گے۔''

تھوڑی دیر بعد قصائی اپنی ٹوکری سنبھالتا ہوا پہنچ گیا۔ اور بکرے کو دروازے پر لٹکا کر کھال اتارنے لگا۔ ابھی ہاتھ لگایا ہی تھا کہ خالہ کی کڑک دار آواز سن کر اس کا ہاتھ کانپا ''صحیح صحیح کھال اتارنا، ورنہ بہت برا ہوگا اور میاں تم آنکھیں بند کئے بیٹھے ہو قصائی بکرے کی ریڑھ کی ہڈی تمہیں پکڑا کر چلا جائے گا اور گوشت ساتھ لے جائے گا۔ اسی طرح کرتے ہیں یہ حتائی۔''

قصائی نے خالو کی طرف دیکھا اور بولا ''خالو یقین کریں خالہ کی آواز اتنی دھما کہ خیز ہے ابھی تک دل دھڑ دھڑ کر رہا ہے۔''

خالو نے اپنے جیسا ایک اور ساتھی دیکھا تو خوشی سے اچھل پڑے ''ہیں ہیں سچ کہو کیا تمہیں بھی ایسا ہو رہا ہے۔ مجھے یہی تکلیف ہے اس طرح کے موقع پر بس بے اختیار زبان سے یہ شعر جاری ہو جاتا ہے......

اس غیرتِ ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا لپک جائے آواز تو دیکھو

کہو صحیح شعر کہا ہے۔

واہ واہ کیا شعر ہے قصائی نے بے ساختہ تعریف کی۔ کھال اتارنے کے بعد بکرے کو صحن میں لے جایا گیا اور قصائی گوشت بنانے لگا۔

وقتاً فوقتاً خالہ ہدایات جاری کرتی رہیں۔ آخر کار بکرا ''ذبح ہو ہی گیا''۔ قصائی نے اپنی اجرت طلب کی۔ خالہ نے چیل جیسی نظروں سے اسے گھورا۔ ''ہاں ہاں دے دیتے ہیں کہیں بھاگے تو نہیں جا رہے، پہلے یہ بتاؤ ہمارے بکرے کی دستیاں کہاں ہیں۔'' خالہ خود تو اپنے سامنے کٹوائی ہے یہ دیکھو یہ ڈھیری دستی کی ہے، یہ پٹھ، یہ ران، یہ گردن سب تو موجود ہیں''۔ ''اپنی ٹوکری دکھا۔'' قصائی نے ٹوکری پیچھے کی ''کیوں کیوں دکھاؤں اس میں چھری ہے بغدا ہے اور کیا ہے۔''

''ہاں ہاں دکھاؤ مجھے، ہمارے بکرے کا گوشت چرا کر لے جا رہے ہو'' خالہ بولیں۔

قصائی تو اچھل ہی پڑا ''خالہ بہتان لگا رہی ہیں گناہ گار ہوں گی۔''

اچھا اچھا تم جنت میں چلے جانا مجھے ٹوکری دکھا، ہاں تو یہ

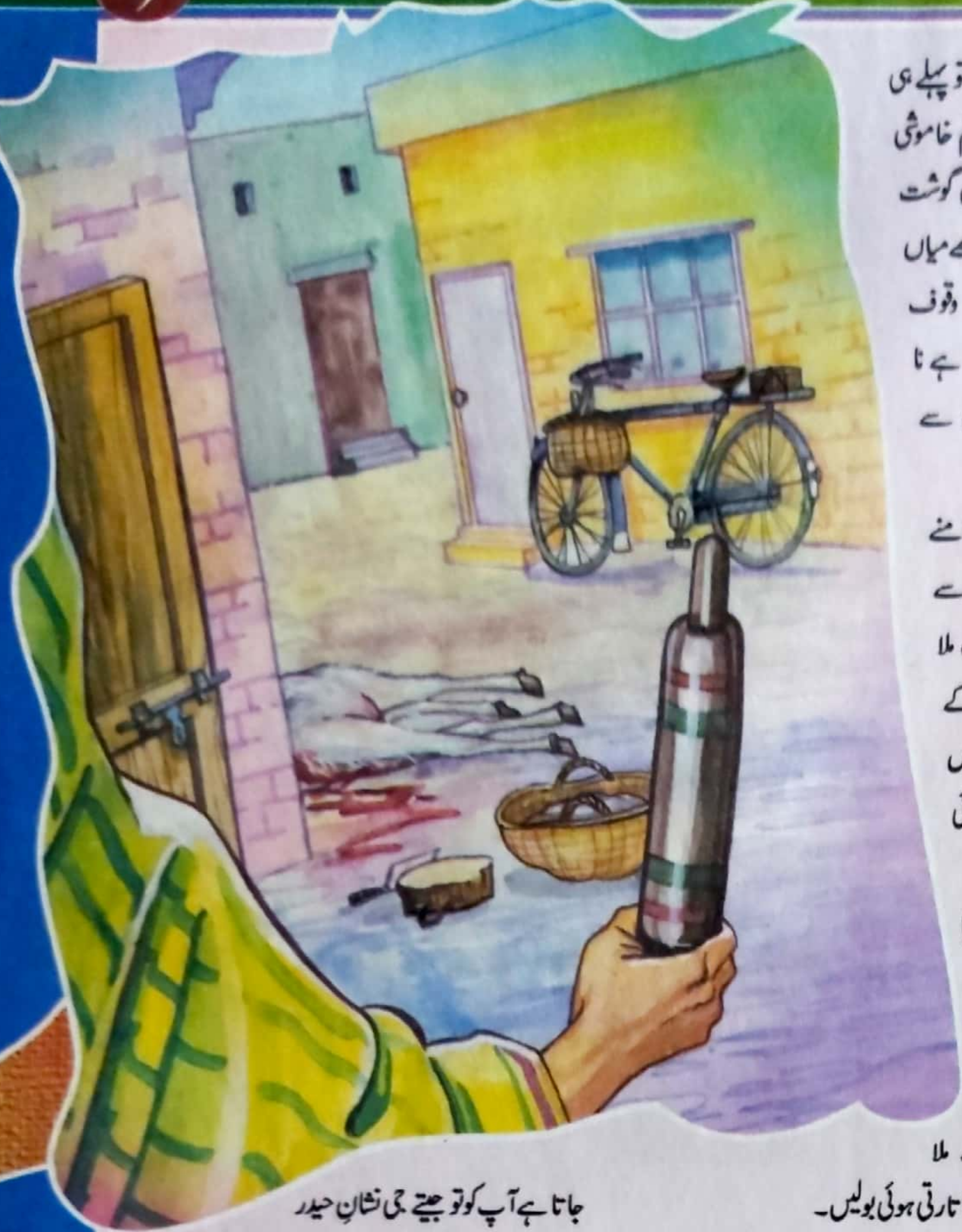

رہا گوشت میں تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ تم خاموشی سے ٹوکری میں گوشت چھپا رہے ہو مجھے میاں کی طرح بے وقوف سمجھ لیا تھا نکلا ہے نا گوشت، کہاں سے آیا ہے بول۔''

''خالہ یہ سامنے والوں کے ہاں سے بچھیا کا گوشت ملا ہے آپ کے بکرے کا نہیں ہے۔'' قصائی بولا۔

''کیوں کیا تمہارا سسرال ہے سامنے، سامنے والوں کے ہاں سے ملا ہے۔'' خالہ نقل اتارتی ہوئی بولیں۔

''رکھ دے ادھر سارا گوشت ورنہ پولیس کو فون کر دوں گی۔ کمبخت آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے۔'' قصائی نے بے چارگی سے ٹوکری الٹ دی۔ سارا گوشت ایک طرف گر پڑا ''اب پیسے دو کہ میں کہیں اور قربانی کے لئے جاؤں۔'' خالو جو گوشت کا معائنہ کر رہے تھے بولے ''بیگم بے چارہ سچ کہہ رہا ہے گوشت بچھیا کا ہے۔''

''تم تو چپکے رہو، تمہیں کیا سمجھ بات بے بات بول پڑتے ہو۔'' خالو چپ ہو گئے جیب سے پیسے نکال کر قصائی کو دیئے اور اسے دروازے تک چھوڑنے گئے۔ قصائی نے جاتے وقت خالو سے ہاتھ ملایا اور بولا ''خالو فوج میں تو کسی کارنامے میں شہادت کے بعد نشانِ حیدر دیا جاتا ہے آپ کو تو جیتے جی نشانِ حیدر ملنا چاہئے۔ اچھا اللہ کے حوالے۔''

اور خالو مسکین صرف مسکرا کر رہ گئے۔

جدائی میں متنجن کی......

علامہ حسین میر کاشمیری باغ و بہار شخصیت کے مالک زمانہ ماضی میں ہو گزرے ہیں ذیل میں ان کے مسکراتے اشعار سے انتخاب پیش کیا جا رہا ہے، امید ہے جن قاریات کو پرچے میں مزاح کی کمی محسوس ہوتی ہے ان کی شکایت دور ہو گی۔

قیامت ہے کہ زود اشتہا کم ہوتا جاتا ہے
نظام جسم کم کھانے سے برہم ہوتا جاتا ہے
جدائی میں متنجن کی یہ عالم ہوتا جاتا ہے
کہ روزِ عید بھی روزِ محرم ہوتا جاتا ہے

===☆☆===

تعریف اس خدا کی جس نے پلاؤ بنایا
کیسی بنائی بوٹی کیا کیا قورمہ بنایا
انگریز کے مقدر میں تو نے لکھے آلو
اور ہندیوں کا سالن کیا چٹپٹا بنایا

===☆☆===

آپ کو سوز، غیر کو لذت
یہ تماشا کباب میں دیکھا

دل کا سکون

فائزہ طارق

فرحان اور علی میٹرک کے امتحانات دے کر فارغ تھے ان کی نوک جھوک اور معصوم شرارتیں عالیہ اور سرفراز دونوں کو سرشار کر رہی تھیں ان دنوں عالیہ سرفراز نے چپکے سے یہ نوید اپنے مجازی خدا کو سنائی کہ قدرت ان کے لئے ایک اور معصوم پھول تخلیق کر رہی ہے۔

اس نوید کو پا کر عالیہ کا دل مالک حقیقی کے آگے شکر گزاری کے جذبوں سے سرشار ہو گیا بار ہا راتوں کی تاریکیوں میں اٹھ اٹھ کر بہائے گئے اشک ندامت مالک نے قبول فرمائے اور اسے ایک موقع اور دینے کا ارادہ کیا، فرحان اور علی کے چہروں پر پھیلی بیزاری کو عالیہ نے بار ہا محسوس کیا جب بھی عالیہ نے اپنے جگر گوشوں کو دین اسلام کی حقانیت سمجھانا چاہی، اخروی انجام سے ڈرانا چاہا تو دونوں بچوں کے چہرے خشیت الٰہی سے خوف زدہ نہ ہوئے بلکہ ہلکی ہلکی سی شرارتی مسکراہٹوں کو واضح طور پر عالیہ سرفراز نے محسوس کیا۔ کتنے ہی آنسو سرشاری سے بہاتے ہوئے اس کو ندامت کا احساس شدید سے شدید تر ہوتا گیا کہ ان نو عمر بچوں کو دنیا کے طور طریقے اسی نے سمجھائے تھے، اوائل عمری سے لے کر 16 سال کی عمر تک پہنچنے پر ان کی ہر ہر قدم پر راہنمائی کی تھی۔ نہیں سکھایا تھا تو یہ کہ مالک حقیقی کو راضی کیسے رکھنا ہے؟ ہر ہر قدم پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر کس طرح چلنا ہے؟ اتنی بڑی غلطی عالیہ سے ہو گئی تھی...... معصوم سے جڑاوں بچے اس کی گود میں آئے تھے صاف سلیٹ جیسا ذہن لے کر۔ انہوں نے اپنی معصوم حرکتوں سے اپنے والدین کو سرشار کیا تھا لیکن ان کے ذہنوں پر اللہ اور اس کے رسول کا نقش اس ابتدائی عمر میں بٹھا دیا جاتا تو شاید آج عالیہ کو اتنی محنت نہ کرنا پڑتی اور آج ان بچوں کے چہرے ماں باپ کے کہے بغیر سنت نبوی سے سجے ہوتے، ان کی روشن پیشانیوں پر سجدوں کے نشان ہوتے۔

گو کہ بچوں پر مادی دنیا کے اثرات پختہ ہو چکے تھے ان کو کھرچنا عالیہ کے لئے دشوار ترین کام تھا لیکن شب بیداری میں مانگی گئی دعائیں اور خلوص سے کی گئی کوششیں اپنا رنگ لا رہی تھیں، دعاؤں کے اثرات آہستہ آہستہ فرحان اور علی پر مرتب ہو رہے تھے۔ عالیہ سرفراز کو دین کی طرف لانے کا سبب اس کی بچپن کی دوست حرا ممتاز کی اچانک موت بنی تھی، حرا کی موت نے عالیہ کو اندر تک ہلا ڈالا تھا حرا کی اچانک جدائی نے اسے بہت تبدیل کر دیا تھا، دنیا کی بے ثباتی اس پر واضح ہو گئی تھی روح کی کثافتیں ڈھلنے لگی تھیں، ذکر الٰہی میں سکون آنے لگا، پھر نماز نے ایسا سرور دیا کہ مالک کی چوکھٹ نہ چھوڑنے کا عزم کر لیا تھا قرآن مجید کی تلاوت نے ایسی حلاوت دی کی سب سے کنارہ کش ہو کر اس کے معنی میں کھو گئی، دعاؤں کا سلسلہ دراز ہوتا گیا، عالیہ خلوتوں سے نکل کر جلوتوں میں آئی مگر اس کا مالک ہر پل اسکی رہنمائی کر رہا تھا بھی تو شیخ کامل کی محبت سے اللہ نے فیض یاب کر دیا بیعت ہونے کے بعد شیخ کی دعاؤں نے اسکے گرد حصار باندھ لیا۔ اپنے اہل کو جہنم کے شعلوں سے بچانے کی کوشش نے عالیہ کو بہت سرگرم، بہت پر جوش بنا دیا، طویل ریاضتوں کے بعد وہ مبارک دن عالیہ کی زندگی میں آیا جب چالیس سالہ سرفراز نے فجر کی نماز مسجد میں ادا کی اور اپنی زندگی کی پہلی نماز پہلا سجدہ بارگاہ ایزدی میں پیش کیا تھا، عالیہ کے آنسو موتیوں کی طرح یہ قطرہ قطرہ گر کر دل کو مسرور کر رہا تھا۔

صبر آزما دور کے بعد مالک نے شکر کی آزمائش میں عالیہ کو ڈالا تھا مالک کی عطا پر راضی اس کی بندی شکر ادا کرتے نہ تھکتی تھی۔ علی اور فرحان اور اب سرفراز محبت الٰہی میں کھو گئے تھے، ایسا روگ ان سب اہل خانہ کو لگ گیا جس کی مٹھاس سے ان کے دل روشن اور زندہ تھے ایسے میں ایک ننھے مہمان کی آمد نے ہر طرف بہار ہی کھلا دی۔ دین کا شعور ملنے سے پہلے عالیہ کو یہ خوش خبری ملتی تو پہلی فرصت میں چھٹکارے کا ارادہ ضرور کرتی، یہ خیال کتنا دل آویز تھا کہ آنے والے معصوم کو وہ اپنے دین سے روشناس کروائے گی، اس کے سادہ ذہن پر عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی داستان لکھے گی۔ خوبصورت سوچیں اس کو اور زیادہ دلفریب بنا رہی تھیں وہ تو اس وقت چونکی جب لوگوں نے منہ بھر بھر کر باتیں بنانا شروع کیں...... کہ بھلا اتنے بڑے بڑے بچے پھر سے ماں بننے کا شوق چرایا ہے، شرم و حیا نہیں ہے؟ ان طنزیہ کاٹ دار جملوں نے عالیہ کو دل گرفتہ ضرور کیا لیکن اس کے مطالعہ میں کوئی کمی نہ آئی، ان دنوں وہ ان مثالی ماؤں کے بارے میں پڑھ رہی تھی جو بچے کی آمد سے پہلے ہی اس کی تربیت شروع کر دیا کرتی تھیں، جن کے بچے بڑے بڑے اولیاء اللہ بنے، ان کو اس مقام تک پہنچانے میں ان کی مکمل راہ نمائی ان کی ماؤں نے کی تھی۔ عالیہ بھی ایسے ہی بچے کی متمنی تھی جو راہ حق پر ڈٹ جانے والا ہو، اس پر آشوب دور میں اللہ کے نام پر کٹ مرنے کا جذبہ رکھتا ہو۔ ایسی خصوصیات کا حامل بنانے کے لئے عالیہ کے لب تلاوت قرآن میں مصروف رہتے سنت نبوی پر عمل کرنے کی مکمل کوششیں کرتی رہی۔ لوگوں کی طعن آمیز باتیں اس کے دل کو کرب سے آشنا ضرور کرتیں مگر یہ سوچ کر وہ خاموش ہو جاتی کہ ان کو دین کی سمجھ نہیں ان کو یہ پتہ ہی نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امت کی کثرت پر فخر کریں گے ماں جو مشقت اٹھاتی ہے کتنے اجر وثواب کی مستحق ہو جاتی ہے۔ کم بچے پیدا کرنے کا واویلا کرنے والے دراصل یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں۔

پھر جب اللہ کے کرم سے روئی کے گالوں جیسا نرم و نازک پھول اس کی گود میں آیا تو اس کے دونوں ہاتھ سینے پر بندھے تھے گویا وہ حالت نماز میں ہو۔ پھر اس معصوم کے جوہر کھلتے چلے گئے فجر کی اذان سے کچھ دیر پہلے ابو بکر دودھ کے لئے روتا اپنی خوراک حاصل کر کے میٹھی نیند سو جاتا اور اپنی ماں کو گویا نماز کے لئے تیار کر دیتا، اس کے علاوہ بہت کم روتا اکثر مسکراتا رہتا دودھ پلاتے ہوئے آیات قرآنی عالیہ اونچے الفاظ میں دہراتی تو ابو بکر اپنی غذا چھوڑ دیتا اور بڑے غور سے سنتا، اس کی آمد سے قبل ماں نے جو سوچا جو عمل کیا جو الفاظ بولے ننھے بچے کے دماغ میں گویا کمپیوٹر کی طرح فیڈ ہو گئے تھے، عالیہ یہ ساری باتیں دیکھ رہی تھی ابو بکر کے ہر عمل اور ہر حرکت پر اس کی نظر تھی۔ ایک دن یونہی نماز پڑھتے ہوئے عالیہ نے سلام پھیر کر سوئے ہوئے ابو بکر پر نظر ڈالی تو حیران رہ گئی ابو بکر بیدار تھا اور ٹکٹکی باندھے ماں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عالیہ سوچتی رہ گئی کہ ابھی تو یہ صالح بیج ہے پھر پودا بنے گا اور پھر ایسا درخت جس کی شاخیں ہری بھری ہوں گی، سب سے محبت کرتی، سب کی تلخ و ترش سہتی اور سب کو اپنے سائے میں پناہ دیتی رہیں گی۔ ان شاء اللہ

ان سوچوں نے عالیہ کو دل کے سکون سے ہم کنار کر دیا۔ ممتا کے بے پناہ جذبے سے مغلوب ہو کر اس نے ابو بکر کے ماتھے پر مہر محبت ثبت کر دی۔

مزاحیات

☆ ایک دوست دوسرے دوست سے آپریشن کرتے وقت ڈاکٹر منہ پر پٹی کیوں باندھ لیتے ہیں۔ دوسرا دوست اس لئے کہ اگر آپریشن ناکام ہو جائے تو کسی کو پتہ نہ چلے کہ کس ڈاکٹر نے آپریشن کیا ہے۔

☆ مالک نوکر سے جلدی سے کوئی خالی رکشہ لے کر آؤ۔

نوکر: جناب کوئی رکشہ خالی نہیں ملتا ہر ایک میں ایک آدمی ضرور بیٹھا ہے۔

☆ باپ (بیٹے سے): اپنی لکھائی درست کرو۔

بیٹا: بھلا اس کی مجھے کیا ضرورت ہے، میں تو بڑا ہو کر ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں۔

☆ اخباری رپورٹر: آپ اس حادثے پر روشنی ڈالیں گے۔

آدمی: تم مجھے بیوقوف سمجھ رہے ہو اگر میرے پاس ٹارچ ہوتی تو میں مین ہول میں کیوں گرتا۔

☆ عامر (اشرف سے) مجھے حساب کے استاد بہت پسند ہیں۔

اشرف: ارے وہ کیوں؟

عامر: وہ مجھے بات بات پر کلاس سے نکال دیتے ہیں۔

ماں کا دودھ
ایک انمول تحفہ

ہمشیرہ قاری فیروز الزماں صدیقی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے انہی میں سے ایک ناگزیر نعمت نومولود بچوں کیلئے ماں کا دودھ بھی ہے ماں کا اپنے بچوں کو چھاتی سے دودھ پلانا فطرت کے عین مطابق اور مفید و مئوثر ہے۔ ماں کا دودھ شیر خوار بچوں کی غذائی ضرورتوں کو بھی پورا کرتا ہے۔ کسی بھی صورت میں یہ شیر خوار بچوں کیلئے بہترین غذا ہے۔ چار یا پانچ ماہ کی عمر پوری کئے بغیر کوئی بھی بچہ دودھ کے علاوہ کسی بھی دوسری غذا کا مطالبہ نہیں کرتا ہے۔

سائنس کی اس حیرتناک ترقی کے دور میں آج تک کوئی بھی ایسا فارمولہ پیش نہیں کیا جاسکا جو ماں کے دودھ کی مانند بچوں کی فطری ضرورتوں کو پورا کر سکے۔

ماں کے دودھ کے کچھ فوائد:

1- شیر خوار بچوں کیلئے، صحیح درجہ حرارت میں صاف محفوظ، صحت بخش اور سستی غذا دستیاب ہوتا ہے۔

2- یہ زندگی کے ابتدائی چند مہینوں میں شیر خوار بچوں کی مکمل طور پر غذائی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

3- یہ آسانی سے ہضم ہونے والا، نارمل اور قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کیلئے یکساں مفید اور قابل استعمال ہے۔

4- یہ ماں اور شیر خوار بچے کے درمیان رشتہ کو تقویت دیتا ہے جو دودھ پلانے کے دوران باہم دیگر عمل کی وجہ سے ہوتا ہے۔

5- چھاتی سے دودھ پینا بچے کیلئے بہت ہی مفید ہے کیونکہ یہ دانتوں اور جبڑوں کو نشو و نما میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔

6- یہ بچوں کو بہت زیادہ موٹا ہونے سے بچاتا ہے۔

7- یہ ناقص غذا کو روکتا ہے اور شیر خوار بچوں میں بیماریوں سے مدافعت کی قوت پیدا کرتا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ ماں کا دودھ اللہ کی جانب سے بچے کیلئے بہترین عطیہ ہے اور اس خدائی عطیے کے مقابلے میں کوئی بھی فارمولا ابھی تک سامنے نہیں آیا ہے اور نہ آئے گا۔ مذکورہ بالا حقائق کے علاوہ ماہرین نفسیات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انسان کی جذباتی اور نفسیاتی نشو و نما کیلئے یہ ضروری ہے کہ بچے کو جس قدر جلد ممکن ہو سکے ماں کا دودھ پلانا شروع کر دیا جائے۔ ماں اور بچے کے درمیان محبت کے جذباتی بندھن کو پیدا کرنے کیلئے، دونوں کے درمیان جسمانی قربت نہایت ضروری ہے۔ یہ شیر خوار بچوں کیلئے جذباتی اور جسمانی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ مغرب میں لوگوں کے درمیان قطع تعلق کے اسباب میں سے ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ وہاں مائیں اپنے نومولود بچوں کو ابتدائی ایام میں اپنا دودھ نہیں پلاتی۔

انسانوں کے خود ساختہ ضابطہ حیات جو مادیت پرستی پر مشتمل ہے اس بنا پر ماڈرن مائیں اپنے بچوں کو اپنی چھاتی سے دودھ پلانے سے احتراز کرتی ہیں وہ یہ سوچتی ہیں کہ دودھ پلانے کی وجہ سے ان کی خوبصورتی میں کمی واقع ہو جائے گی۔

یہ رسم جہیز کی کس نے ڈالی ہے؟

نسرین یٰسین

کتنی بہنیں اور بیٹیاں بیٹھ کر دہلیز پہ بابل کی
پوچھتی ہیں یہ رسم جہیز کی کس نے ڈالی ہے؟
حسن سیرت، حسن صورت سلیقہ و سگھڑ پن دیکھتا نہیں کوئی
سبھی دیکھتے ہیں لڑکی کے گھر کتنا مال و زر، کتنی خوشحالی ہے
کار، کوٹھی بنگلہ اور لاکھ دو لاکھ نقد بھی چاہئے
فہرست لڑکے والوں نے جہیز کی اب بڑھالی ہے
کلیجہ پیٹتی ماں بولی بیٹی سفید کفن میں ہی رخصت ہوگی تو گھر سے
سرخ جوڑے کی اس میں تو عمر ساری بیتالی ہے
شاید کچھ اپنا بھی غم غلط ہو نسرین
سوچ کے یہی ہم نے قلم سے دوستی بڑھالی ہے

دادی جان کی پٹاری سے

☆ اکثر سردیوں کے زمانے میں ہاتھ اور چہرے کی جلد پھٹ جاتی ہے اس لئے لیموں، گلسرین اور گلاب کا عرق تینوں کو ملا کر ملیں جلد شفاف اور نرم ہو جائے گی اور دل کش بھی معلوم ہوگی۔ ☆ صبح منہ دھونے کے بعد منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھپاکے ماریئے، اس سے ایک تو مہاسے اور دانے ختم ہو جائیں گے دوسرے چہرے پر شگفتگی پیدا ہو جائے گی۔ ☆ روزانہ رات کو ہونٹوں پر زعفران لگائیں اور 5 منٹ کے بعد دھو ڈالیں۔ چند دنوں تک ایسا کرنے سے آپ کے ہونٹوں پر قدرتی لالی آجائے گی اور آپ کو لپ اسٹک لگانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔ ☆ اکثر سردیوں میں ہونٹ پھٹ جاتے ہیں اور بدنما معلوم ہوتے ہیں اس کے لئے گائے کا کچا دودھ ہونٹوں پر لگایئے ہونٹ نہیں پھٹیں گے۔ ☆ بال دھونے سے پہلے بالوں میں تیل لگا لیا کریں تو بال ملائم ہو جائیں گے اور اس طرح ان کی جڑیں بھی مضبوط ہو جائیں گی۔

شازیہ، اکوڑہ خٹک

مضامین بھیجنے والی قاریات

ہمشیرہ مفتی فضل الرحمٰن، فیصل آباد۔ صبا لیاقت۔ اخت عبدالہادی، کراچی۔ ف، ف بلوچ، کراچی۔ بنت محمد احمد، لاہور کینٹ۔ ام قرۃ العین، ملیر۔ مسز لبین شوکت علی، کراچی۔ بنت فیاض حسین کورائی، دوڑ۔ سمیرا اشرف، لیہ۔ شازیہ بنت ملک نظام الدین، سکھر۔ رمزا، آمنہ، ربیعہ، عائشہ اور سارہ، فیصل آباد۔ آسیہ خاتون، گڈو بیراج۔ حافظہ ثناء عروج، خانپور سندھ۔ اخت محمد عبدالرحمٰن طارق، ملتان۔ حبیب الرحمٰن ثمر، لاہور۔ ہمشیرہ طفیل نور، ٹل شہر۔ بنت غلام محمد، کوٹ شیر۔ زوجہ مولانا رب نواز، احمد پور شرقیہ۔ شیر بانو فرید، مدرسہ بشریٰ سرگودھا۔ بنت محمد عاشقین، کراچی۔ اہلیہ خیل اللہ، علی پور۔ ثوبیہ سلیم، گوجرانوالہ۔ بنت جمیل، کراچی۔ س بنت الیاس، لاہور کینٹ۔ غزالہ یامین، کراچی۔ بنت سکندر پراچہ، کراچی۔ اسد الرحمٰن، اٹک۔ ظاہر شاہ، جنوبی وزیرستان۔ ن بنت عبدالشکور، کراچی۔ فوزیہ الطاف، کراچی۔ بنت حکیم محمد اشرف، راولپنڈی۔ ہمشیرہ حافظ ابوبکر صدیق، منڈی صادق گنج۔ ام عکاشہ عثمانی، کراچی۔ ع، ع، کراچی۔ بنت عبدالغفار، گوجرانوالہ۔ بنت محمد زبیر شائق۔ زوجہ مفتی محمد، لاہور۔ بنت شمس الدین، راولپنڈی۔ بنت مولانا ازہر، ملتان۔ بنت محمد یوسف لغاری بلوچ، کھپرو۔ صفیہ مجاہدہ، پشاور۔ آمنہ، مدرسہ مریم للبنات صادق آباد۔ بنت محمد تقی وطالبات جامعہ عائشہ صدیقہ، فیصل آباد۔

عید الاضحیٰ کے خاص پکوان

فرائی پارچے:

اشیاء: ایک کلو گوشت کا ٹکڑا۔ ادرک پسا ہوا ڈیڑھ کھانے کا چمچ۔ لہسن پسا ہوا ڈیڑھ کھانے کا چمچ۔ دہی ایک پاؤ۔ سوکھا دھنیہ پسا ہوا ایک کھانے کا چمچ۔ سفید زیرہ ایک کھانے کا چمچ۔ گرم مصالحہ ایک کھانے کا چمچ۔ خشخاش پسی ہوئی ایک کھانے کا چمچ۔ پپیتا یا چنا پاؤڈر دو کھانے کے چمچ۔ دو عدد لیموں کا رس۔ گھی/تیل تلنے کے لئے

ترکیب تیاری: گوشت کے ہاتھ کی ہتھیلی کے سائز جتنے بڑے اور آدھی ایک انچ تک موٹے پارچے بنالیں۔ تمام مصالحوں کو میدے کی طرح باریک پیس لیں۔ پارچوں کو چھری کانٹے کی مدد سے خوب کٹ لگالیں۔ سب مصالحوں کو دہی میں ڈال کر پھینٹ کراس آمیزے کو اور لیموں کے رس کو پارچوں پر ڈال کر اچھی طرح الٹتی پلٹتی رہیں۔ اب ان کو رات بھر کے لئے فریج میں رکھ دیں۔

اگلے دن توے پر درمیانی آنچ میں تل لیں اور رائتہ کے ساتھ ان کا لطف اٹھائیں۔

شاہی قورمہ:

اشیاء: گوشت ڈیڑھ کلو۔ پیاز بڑے تین عدد۔ ٹماٹر تین عدد۔ دہی ایک پاؤ۔ لہسن کٹا ہوا دس بارہ جوئے۔ ادرک پسی ہوئی ایک کھانے کا چمچ۔ اجینو موتو حلال ایک کھانے کا چمچ۔ لونگ آٹھ عدد۔ سفید الائچی پانچ عدد۔ سیاہ مرچ بارہ سے پندرہ عدد۔ دار چینی دو ٹکڑے۔ ادرک دو ایک انچ کا ٹکڑا، ماچس کے تنکوں جتنا باریک اور لمبا کٹا ہوا۔ ہری مرچ تین عدد گول کٹی ہوئی۔ دھنیہ آدھی گٹھی۔ گھی/تیل ایک کپ۔ سرخ مرچ و نمک حسب خواہش

ترکیب تیاری: گوشت میں پیاز، لہسن، ٹماٹر، دہی، پسی ادرک، اجینو موتو، دو الائچی، نمک و مرچ ڈال کر گلانے کے لئے حسب ضرورت پانی ڈالیں ساتھ ہی گھی بھی شامل کردیں۔ گوشت گل جائے اور گھی چھوڑ دے تو اتنا بھونیں کہ اس میں شامل پیاز لہسن وغیرہ حل ہوجائیں۔ اب لونگ، تین سفید الائچی، سیاہ مرچ، دار چینی، کٹی ہوئی ادرک اور مرچیں، لونگ اور ہرا دھنیہ کے پتے چھڑک کر ایک منٹ دم دیں پھر ایک یا دو پیالی پانی ڈال کر آنچ تیز کردیں۔ اُبال آنے پر آنچ دھیمی کر کے دو منٹ بعد چولہا بند کردیں۔ چولہا بند کرنے کے فوراً بعد سالن کا ڈھکن مت اتاریں پانچ منٹ بعد اتار کر لذیز قورمہ شاہی نان کے ساتھ تناول فرمائیں۔

نرگسی کباب

اشیاء: قیمہ آدھا کلو۔ انڈے چھ عدد۔ دو عدد لیموں کا رس۔ ادرک پسی ہوئی ایک کھانے کا چمچ۔ گرم مصالحہ ایک کھانے کا چمچ۔ سفید زیرہ پسا ہوا ایک کھانے کا چمچ۔ سوکھا دھنیہ ایک کھانے کا چمچ۔ ہلدی آدھا کھانے کا چمچ۔ سرخ مرچ ایک کھانے کا چمچ۔ نمک آدھا چمچ۔

ترکیب تیاری: پانچ انڈے ابال لیں۔ قیمہ بھی علیحدہ ابال کر اس میں سب مصالحے ملا کر پیس لیں۔ انڈا بھی پھینٹ کر ڈال لیں۔ انڈے چھیل کر ان کے اردگرد قیمہ کی تہہ

م بنت شبیر احمد قریشی کراچی۔ بنت فاروق، سرائے عالم گیر

لگائیں انڈے کو بالکل قیمے میں لپیٹ دیں۔ پھر کڑاہی میں ہلکا براؤن تل لیں۔ پیش کرتے وقت لیموں کا رس چھڑک دیں۔

بیف بالز

اشیاء: قیمہ ایک کلو۔ لہسن پسا ہوا ایک کھانے کا چمچ۔ ہری مرچ تین عدد باریک پسی ہوئی۔ سرخ مرچ ایک کھانے کا چمچ۔ نمک ایک کھانے کا چمچ۔ گرم مصالحہ ایک کھانے کا چمچ۔ پیاز پسا ہوا دو کھانے کے چمچ۔ انڈے دو عدد۔ کارن فلور یا بیسن ایک کھانے کا چمچ۔ گھی/تیل فرائی کے لئے

ترکیب تیاری: قیمہ میں پیاز، لہسن، ہری مرچ، گرم مصالحہ، کارن فلور یا بیسن اور نمک و مرچ شامل کر کے باریک پیس لیں۔ باریک نہ ہونے کی صورت میں بالز ٹوٹ جائیں گے۔ اب ان سب کے ایک انچ کے گول بالز (گیند) بنا کر انڈے میں بھگو بھگو کر رکھ لیں۔ پھر کڑاہی میں تلتی جائیں۔ آنچ درمیانی ہو۔ ہلکا براؤن ہونے پر نکالتی جائیں۔ پلیٹ کے اطراف میں سلاد کے پتے سجا کر ٹماٹر اور گول چپس سجائیں ان کے درمیان بیف بالز کو رکھ کر پیش کریں۔

بکرے کی فرائی چانپیں

اجزاء:

بکرے کی چانپیں 12 عدد، لیموں 3 عدد، دہی ایک کپ، نمک مرچ حسب ضرورت، گرم مصالحہ ایک چمچ مولی ایک عدد، سلاد کے پتے 3 عدد، لیموں ایک عدد

ترکیب: سب سے پہلے چانپیں ابال لیں ابلی ہوئی چانپوں کو لیموں اور لہسن لگا کر 5 منٹ کے لئے رکھ دیں۔ پھر دہی میں نمک، مرچ، گرم مصالحہ ڈال کر چانپیں دہی میں 20 منٹ کے لئے ڈبو دیں پھر ہلکی آگ پر فرائی کرلیں۔ سلاد اور چٹنی کے ساتھ گرما گرم پیش کریں۔

بیف بریانی

اجزاء: چاول ایک کلو، گائے کا گوشت ایک کلو، پیاز چار عدد، ٹماٹر چار عدد، ادرک لہسن 5 چمچ، دہی ایک کپ، تیل/گھی آدھا پاؤ، نمک مرچ حسب ضرورت، مٹر آدھا کلو، آلو ایک پاؤ، انڈے چار عدد، سبز دھنیا اور پودینہ تھوڑا سا، موٹی الائچی 3 عدد، دال چینی

ترکیب: 2 کپ پانی میں گوشت، پیاز، ٹماٹر ڈال کر گلالیں۔ پانی خشک ہوجائے تو تیل نمک مرچ، لہسن ادرک، دہی بھی ڈال دیں اس وقت تک بھونیں کہ تیل مصالحہ سے الگ ہونے لگے تو اتار دیں۔ علیحدہ سے پانی میں نمک، چاول اور مٹر ڈال کر ابال لیں ساتھ میں موٹی الائچی اور دال چینی بھی ڈال دیں جب تین چوتھائی چاول گل جائیں تو پانی نتھار لیں۔ آلو علیحدہ فرائی کریں اور انڈے سخت ابال لیں اور قتلوں کی صورت میں کاٹ لیں۔ چاولوں اور گوشت کی دو تہہ لگالیں۔ سب سے اوپر آلو اور انڈے کی تہہ لگائیں، ہرا دھنیا اور پودینہ بھی چھڑک دیں پھر ہلکی آگ پر دم لگا دیں۔ 5 منٹ کے بعد اتار دیں۔

بچی تتلاتی ہے:

ڈاکٹر صاحبہ! میری بیٹی جس کی عمر 18 سال ہے تتلاتی ہے، بچپن میں توجہ نہیں دی جا سکی۔ اب رشتے میں رکاوٹ ہونے لگی ہے تو مجھے ہوش آیا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہومیو پیتھک میں اس کا کوئی علاج ہو تو ضرور بتایئے اور یہ کہ کتنا عرصہ علاج کرنا ہوگا؟ (بنت نور ضلع مظفر گڑھ)

☆ محترمہ! آپ اپنی بیٹی کو STRAMONIUM C.M کے ہفتے میں ایک مرتبہ 4-5 قطرے زبان پر ٹپکا دیاں۔ اس کے علاوہ Amonia MUR 30 روزانہ 3 مرتبہ 4-4 قطرے ایک چچ پانی میں ملا کر دیا کریں۔ اس دوا کو کم از کم 6 مہینے مسلسل استعمال کروانا ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر کسی اسپیچ تھراپسٹ کو دکھالیں تو وہ آپ کو کچھ عملی مشقیں بھی بتا دیں گے۔

اولاد نہیں ہے:

ڈاکٹر صاحبہ! میری عمر تقریباً 20 سال ہے شادی کو پانچ چھ سال ہو گئے ہیں، ایک بچی مردہ پیدا ہوئی تھی اس کے بعد کوئی اولاد نہیں، میرا مسئلہ مینسز کا ہے جو پانچ چھ ماہ کے بعد آتے ہیں۔ میں نے حکیم، ڈاکٹر ہومیو پیتھک کا علاج کرایا ہے، لیکن میرا مسئلہ حل نہیں ہوا میں امید کرتی ہوں کہ آپ میرا مسئلہ حل کر دیں گی۔ (زوجہ محمد نذیر۔ چکوال) اسی سے ملتی جلتی تفصیل زوجہ منظور احمد پنوں عاقل۔

☆ زوجہ محمد نذیر صاحبہ! آپ دوا میں Vibumum Opulus 30 (وائبرنم اوپلس) اس کے روزانہ 4 مرتبہ 4-4 قطرے لیں اور اس کے ساتھ Aurum Met CM کی ہفتے میں ایک مرتبہ تقریباً 4-5 قطرے زبان پر ٹپکا لیا کریں۔ منظور احمد صاحب کی اہلیہ! Aurum Met کی جگہ Pulsatilla IM لے لیا کریں۔ ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

دماغی کمزوری:

میرا دماغ بہت کمزور ہے۔ اکثر سر میں درد رہتا ہے، کبھی نیند کے دوران ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے میرا سر مٹھی میں بھینچ لیا ہو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر دل زیادہ پریشان ہو جاتا ہے۔ میں ایم ایس سی کی اسٹوڈنٹ ہوں، امتحانات قریب ہیں کوئی اچھی سی دوائی تجویز کر دیں۔ (ایک طالبہ)

☆ محترمہ! میرے خیال میں آپ کا حافظہ اتنا بھی کمزور نہیں ہے آخر آپ M.S.C تک پہنچ گئی ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ آپ سوچتی زیادہ ہیں، انہی سوچوں میں آپ کا ذہن الجھ جاتا ہے اور جب پڑھنے بیٹھتی ہوں گی تو خیالات منتشر ہو جاتے ہیں۔ ذہنی یکسوئی نہیں ہو پاتی۔ آپ صبح فجر کی نماز کے بعد 10-15 منٹ کھلی ہوا میں چہل قدمی کیا کریں۔ آپ دوا میں AEThusa IM اس کی ہفتے میں ایک خوراک 4-5 قطرے ایک چچ پانی میں نہار منہ لیا کریں۔ اس کے علاوہ باقاعدگی سے روزانہ خمیرہ ہمدرد آدھا چائے کا چچ 2 مرتبہ لے لیا کریں نہار منہ بادام کھایا کریں۔ مزید یہ کہ اپنی نظر بھی ایک مرتبہ چیک کرالیں، کمزور نگاہ سے بھی ایسی کیفیات ہو جاتی ہیں۔

آپ کی صحت

شوگر ہے:

ڈاکٹر صاحبہ! مجھے شوگر کی بیماری ہے، جسے ایک سال ہو گیا ہے، اس کے علاوہ مجھے الرجی ہے، جسم پر سرخ رنگ کے نشان بن جاتے ہیں، اگر کیلشیم کا انجکشن لگواؤں تو کچھ فرق پڑتا ہے میرے لئے کوئی اچھا سا نسخہ تجویز کر دیں۔ (ام شعیب۔ خوشاب)

ڈاکٹر ام محمد

☆ ام شعیب صاحبہ! آپ SYZYGIUM JAMBOLANUM ∅ دن میں 4 مرتبہ 10-10 قطرے ایک گھونٹ پانی میں حل کر کے پیا کریں۔ اس کے ساتھ صبح ایک مرتبہ APIS 30 4-5 قطرے لے لیا کریں۔ اگر کیلشیم سے آرام محسوس ہوتا ہے تو Abocal tab ایک مرتبہ لے لیا کریں۔

دانتوں سے خون آتا ہے:

میرے دانتوں میں کیڑا لگا ہوا ہے، منہ سے بو بھی بہت آتی ہے، میرے حلق سے تھوک کے ساتھ خون بھی آرہا ہے۔ خاص کر وضو کے دوران بہت پریشانی ہوتی ہے۔ میرے دونوں مسئلوں کے لئے کوئی اچھی سی دوائی لکھ دیں۔ (بنت محمد رفیق ضلع مظفر گڑھ) اسی سے ملتا جلتا مسئلہ وجیہہ شفیق کا ای میل کے ذریعے پوچھا گیا۔

☆ بنت محمد رفیق مظفر گڑھ۔ وجیہہ شفیق

آپ دونوں بہنیں دانتوں کے لئے KEROSOTUM 30 اور Calc. FLUOR 30 دن میں 2 مرتبہ 4-4 قطرے لے لیا کریں۔ رات سونے سے پہلے مسواک یا برش کر کے سوئیں اگر سوراخ ہو گیا ہے تو کسی Dentist سے بھروا لیں۔ بنت محمد رفیق صاحبہ حلق کے مسئلے کے لئے کسی E.N.T کے اسپیشلسٹ سے ضرور رجوع کرلیں آپ کا مسئلہ تھوڑا سیریس لگ رہا ہے۔

ایام کا مسئلہ:

محترمہ ورشہ۔ ملتان! فی الحال آپ جو دوائیں استعمال کر رہی ہیں وہ ابھی روک دیں اور دوا Lycopodium 200 اس کی روزانہ 2 خوراکیں صبح و شام 4-4 قطرے ایک چچ پانی میں ملا کر پیا کریں۔ باقی جسم پر جو بالوں کا لکھا ہے وہ menses کی خرابی کی وجہ سے ہے۔ ان شاء اللہ اس کے Regular ہونے کے بعد یہ صاف ہو جائیں گے۔

===☆☆===

☆ بنت عبداللہ اور ش، م۔ راولپنڈی سے!

آپ دونوں ONOSmudium C.M (اونسموڈیم) استعمال کیا کریں۔ ہفتے میں 1 مرتبہ 4-5 قطرے ایک چچ پانی میں۔ بنت عبداللہ صاحبہ! آپ اپنے کھانے پینے کے شیڈول کو بہتر بنائیں۔ دودھ خوب پئیں۔ آج کل گاجر کا موسم ہے کش کر کے دودھ میں پکا کر کھائیں۔ آپ نے چھاتی کا مسئلہ بتایا ہے اس کے لئے پچھلے شمارے دیکھ لیں۔

===☆☆===

☆ امۃ الرحمٰن۔ سرگودھا

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ! جو ہو گیا سو ہو گیا۔ اب پرانی باتوں کو بھول کر زندگی کو پاک صاف اسلامی اصولوں پر گزاریں۔ روزانہ 2 رکعت نماز توبہ پڑھ کر اللہ سے اپنے حال پر رحم کی دعا کیا کریں۔ حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مواعظ کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔ دوا میں PLATINA 30 (پلاٹینا) دن میں 4 مرتبہ 4-4 قطرے ایک چچ پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔ خشک میوہ جات کا استعمال زیادہ کریں۔ رات کو نیم گرم دودھ میں شہد ڈال کر پی لیا کریں۔ آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔

تانیث

عربی الفاظ کی تانیث عموماً آخر میں ''ۃ'' بڑھانے سے بنتی ہے، جو اردو میں ''ہ'' پڑھی جاتی ہے جیسے سلطان سے سلطانہ، عاقل سے عاقلہ، سلیم سے سلیمہ، لیکن ہندی یا فارسی الفاظ کی تانیث میں یہ قاعدہ برتنا غلط ہے۔ جیسے خورشید سے ''خورشیدہ'' یا ہمشیر سے ''ہمشیرہ'' خورشید اور ہمشیر ہی صحیح لفظ ہیں۔ (ہمشیر دودھ شریک بھائی یا بہن کو کہتے ہیں یہ لفظ عموماً بہن کے لئے مستعمل ہے۔ اس کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ ایک ماں کا دودھ پیتے ہوئے) بعض لوگ بھاوج کو بھاوجہ کہتے ہیں حالاں کہ ''بھاوج'' خود مؤنث ہے۔ (مرسلہ: افشاں سلمان)

زیبی جیولرز
ZAIBI JEWELLERS
S.B. 7/70 Zaibunnisa Street, Saddar, Karachi-74400.
Voic: 5677786,5215455, Fax: + 92(21) 5675967
E-mail: nain888@hotmail.com
علماء کرام کے لئے خصوصی رعایت
نوٹ: زکوۃ کے حساب کیلئے فون پر رابطہ کر سکتے ہیں

مسلمانوں کے زوال کے دو اسباب ہیں (۱) قرآن کریم سے دوری (۲) فرقہ واریت (شیخ الہندؒ)
طالبات اور خواتین کیلئے خوشخبری
معلمہ بنئے اور تعلیم قرآن کے مکاتب گھر گھر کھولئے
قرآن کریم کو با تجوید پڑھانا سیکھنے کیلئے
تربیت گاہ معلمات
القرآن کورسز کے زیر اہتمام
کی ششماہی سرٹیفکیٹ کلاسز میں داخلہ لیجئے
افتتاح کلاسز
یکم فروری 2005 بروز منگل
اوقات صبح 9 تا 12 بجے
بمقام مفتی محمود رحمہ اللہ ہال، مدرسہ تعلیم القرآن للبنات بالمقابل نہری مسجد گلی نمبر 2 برنس روڈ کراچی
زیر نگرانی
محترمہ کلثوم الطاف موتی
فاضلہ جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد
داخلہ فارم و دیگر معلومات درج بالا پتہ سے حاصل کریں۔
القرآن کورسز نیٹ ورک پاکستان
رابطہ: 2631008, 0300-2167586

انجیر

شفا بخش قوت کی حامل

انجیر میں متعدد طبی خوبیاں پائی جاتی ہیں، طبی بیماری سے صحت یاب ہونے والوں کے لئے یہ ایک مفید پھل ہے۔ یہ ذہنی اور جسمانی تکان دور کر کے نئی توانائی اور قوت عطا کرتی ہے جن خواتین کے ہونٹ، زبان، منہ پھٹ جاتے ہیں ان کے لئے انجیر ایک عمدہ ٹانک ہے۔ بواسیر میں اس کا استعمال مفید ہے۔ رات کو خشک انجیر کے دو یا تین دانے ایک گلاس ٹھنڈے پانی میں بھگو دیں اور اگلی صبح انہیں کھا لیں بھگونے سے پہلے انجیر کو گرم پانی سے اچھی طرح دھو لیں اور انہیں کسی شیشے کے گلاس میں بھگوئیں۔ صبح کے وقت بھگوئی ہوئی انجیر شام کو استعمال کریں۔ انجیر کھانے سے پہلے خوب دھو لینی چاہئے۔ خشک انجیر بیرونی سطح سخت ہونے کی وجہ سے جلد ہضم نہیں ہوتی بھگوئی ہوئی انجیر جلد ہضم ہو جاتی ہے لیکن ضروری ہے کہ جس پانی میں انجیر بھگوئی گئی ہے انجیر کھانے کے بعد اسے بھی پی لیا جائے کیونکہ بہت سے غذائی اجزا پانی میں تحلیل ہو جاتے ہیں (مرسلہ بنت محمد رفیع، کراچی)

BSENA
UNANI LABORATORIES SUKKUR
نیا عرقِ شیریں
بچوں کی صحت کا محافظ
نقالوں سے ہوشیار رہیں
B-Sena Unani Laboratories P.O.Box No. 108 Opp. Govt. Degree Colleges Shikarpur Road, Sakkar.
نیا عرقِ شیریں
43 سال سے آزمودہ سو فیصد خالص عرق شیریں ماؤں کے مکمل اعتماد کے ساتھ

موسم سرما کی خصوصی سوغات: حلوہ گاجر، حلوہ سوہن، حلوہ پستہ
عصر شیریں™
گلشن اقبال
بلاک 13-A ممتاز منزل، مین یونیورسٹی روڈ، بالمقابل PIA پلانیٹیریم، کراچی پاکستان
TEL: 92-21-4981829
FAX: 92-21-4982518

ہر بدھ کو روزنامہ اسلام کے ساتھ شائع ہوتا ہے

روزنامہ اسلام

خواتین کا اسلام

99
بدھ 15 ذی الحجہ 1425ھ مطابق 26 جنوری 2005ء

ماں ہو تو ایسی

ماڈرن خواتین پردہ کیوں نہیں کرتیں

نماز میں یکسوئی کیسے حاصل ہو؟

فضول خرچی

درسِ قرآن و حدیث

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

قرآن کریم میں فضول خرچی کے لیے دو لفظ استعمال کیے گئے ہیں، اسراف اور تبذیر۔ سورہ اعراف میں ہے ''اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنے آپ کو مزین کیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو بے شک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا'' جبکہ سورۂ اسراء میں ''تبذیر والوں'' کی سخت مذمّت کی گئی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''قرابت دار کو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے دو اور فضول خرچی نہ کرو بے شک فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کی نعمتوں کا ناشکرا ہے''

تبذیر اور اسراف میں اہلِ علم نے فرق یہ کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ضرورت سے زائد خرچ کرے تو یہ اسراف ہوگا اگرچہ جائز مصرف ہی میں خرچ کرے جبکہ تبذیر کا اطلاق ناجائز محل میں خرچ کرنے پر ہوتا ہے۔ اسی لئے ''مسرفین'' کے بارے میں تو صرف یہ فرمایا گیا ہے کہ ''اللہ انہیں پسند نہیں کرتا'' جبکہ ''مبذّرین'' کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ شیطان کے بھائی ہیں۔'' اس فرق کی تائید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کے قول سے بھی ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحابِ محمد بیان کیا کرتے تھے کہ ناجائز مصرف میں خرچ کرنا ''تبذیر'' ہے، حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''اگر کوئی شخص اپنا سارا مال حق میں خرچ کردے تو اسے ''مبذر'' (فضول خرچ) نہیں کہا جائے گا اور اگر اس نے ناحق جگہ تھوڑا سا غلہ بھی خرچ کیا تو اسے ''مبذّر'' شمار کیا جائے گا''

''اسراف'' کا اصل معنی ہے حد سے تجاوز کرنا، اسی لئے گناہ کی زندگی بسر کرنے والوں کو بھی ''مسرفین'' کہا گیا ہے کیونکہ وہ حقیقت میں اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرتے ہیں، لوط علیہ السلام کی قوم کو بھی قرآن کریم میں ''مسرفین'' کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ وہ تقاضائے شہوت کی تکمیل میں حد سے بڑھ جاتے تھے، لیکن اب یہ لفظ عام طور پر فضول خرچی کرنے والوں میں استعمال ہوتا ہے۔

اسلام اعتدال کا دین ہے، زندگی کے ہر معاملے میں اسلام نے اعتدال کی تلقین کی ہے خواہ خورونوش کا معاملہ ہو یا اوڑھنے اور بچھونے کا، اہل وعیال پر خرچ کرنے کا مرحلہ ہو یا کسی بھی جائز محل میں صرف کرنے کا، اسلام نہ تو بخل کو پسند کرتا ہے اور نہ ہی فضول خرچی کو، سورۂ فرقان میں رحمٰن کے مخصوص بندوں کی جو مختلف صفات اور علامات بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے ''وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی بخل کرتے ہیں بلکہ اعتدال سے کام لیتے ہیں نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم''۔

جو لوگ بخل کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں وہ حقوقِ واجبہ بھی ادا نہیں کرتے والدین ہوں یا قریبی عزیز اور بھائی بہن، غرباء اور مساکین ہوں یا ان کے اپنے اہل وعیال، کسی پر بھی خرچ کرنے میں انہیں اپنی موت دکھائی دیتی ہے، ان کا ہاتھ تو بس لینے کے لئے کھلتا ہے، دینے کے لئے نہیں، وہ اپنے گردوپیش میں اپنے ہی جیسے انسانوں کو فقر وفاقہ کی وجہ سے بھوکے مرتے دیکھتے ہیں، ننگ دھڑنگ بچے لباس کی ایک ایک تار کے متلاشی ہوتے ہیں مگر بخیلوں کی انسانیت سوئی رہتی ہے، کفر کی یلغار ہو یا دفاعِ اسلام کی پکار، ان کی بلا سے، وہ مال و دولت کو بچا بچا کر رکھنا ہی اپنا کمال اور فرض سمجھتے ہیں، بخیلوں کے مقابلے میں مسرفین اور فضول خرچوں کا گروہ ہے، ان کی اپنی ہی نفسیات اور خصوصیات ہیں، نمود و نمائش کا جذبہ خون کی طرح ان کی رگوں میں دوڑ رہا ہوتا ہے۔ ان کے اندر اخلاص کا نام ونشاں نہیں ہوتا، موقع خوشی اور شادی کا ہو یا غمی اور ماتم کا، وہ دونوں ہاتھوں سے دولت لٹاتے ہیں، بھلا سوچئے جس کے سر سے ماں یا باپ کا سایہ اٹھ جائے، یا جو اپنے ہاتھوں سے اپنے کسی لختِ جگر یا نورِ چشم کا جسم مٹی کے حوالے کر رہا ہے یہ آخر کون سا موقع ہوتا ہے اپنی دولت وثروت کی نمائش کا، لیکن مسرف اور فضول خرچ اس ''زرّیں موقع'' کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا، یوں تو وہ بظاہر سب کچھ ''ایصالِ ثواب'' کے نام پر کرتا ہے، لیکن اصل مقصد ثروت وغنا کی نمائش ہوتا ہے، اگر واقعی ایصالِ ثواب پیشِ نظر ہوتا تو غرباء ومساکین اور مساجد و مدارس میں اس طرح خرچ کیا جاسکتا تھا کہ دائیں سے دیا جاتا مگر بائیں کو خبر نہ ہوتی۔ یہاں یہ جان لینا بھی مناسب ہے کہ لذیذ کھانا کھانے اور اچھا لباس پہننے کا نام فضول خرچی نہیں، اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مزاج اور طبائع مختلف بنائے ہیں، بعض لوگوں کا ذوق ایسا ہوتا ہے کہ وہ عمدہ غذا کھاتے اور اچھا لباس پہنتے ہیں، ویسے بھی اللہ نے دیا ہو تو اس کا اثر لباس اور رہن سہن میں نظر آنا چاہئے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص حد سے تجاوز کیے بغیر طعام اور لباس میں خوش ذوقی کا ثبوت دے تو اسے اسراف نہیں کہا جائے گا۔ نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کھاؤ اور صدقہ کرو اور پہنو مگر اسراف اور تکبر نہیں ہونا چاہئے'' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی ہمدرد مربّی اور معلّم تھے۔ آپ صحابہ کو کم کھانے کی تلقین کیا کرتے تھے اور بہت زیادہ کھانے کو اسراف بتاتے تھے، آپ فرماتے تھے کہ مومن پیٹو نہیں ہوسکتا وہ تو بس بقدرِ ضرورت ہی کھاتا ہے، ہر وقت کھانے پینے میں لگے رہنا اور حد سے زیادہ کھانا کافر کی عادت ہے، مسلمان کا شیوہ نہیں۔

وضو جو کہ نماز کی کنجی اور حصولِ طہارت کا ذریعہ ہے اس میں بھی آپ کم پانی استعمال کرنے پر زور دیتے تھے۔ تین بار سے زیادہ اعضاء دھونے والے کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ ''اس نے برا کیا، حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا''۔ اب ایک طرف اسلامی تعلیمات دیکھیں اور دوسری طرف اپنی قومی اور معاشرتی زندگی کا جائزہ لیں، وہ کونسا شعبہ اور کونسا موقع ہے جہاں اسراف نہیں پایا جاتا، آپ نے دیکھا ہوگا کئی نمازی وضو کرنے کے لئے نل کھول کر بیٹھ جاتے ہیں، پھر مزے مزے سے باتیں کرتے رہتے ہیں اور پانی ضائع ہوتا رہتا ہے، حالانکہ مساجد میں جو پانی ہوتا ہے وہ وقف کا ہوتا ہے، اس کا ضائع کرنا ویسے بھی جائز نہیں، کئی گھرانوں میں ٹنکی بھرنے کے بعد پانی بہتا رہتا ہے مگر وہ وال بند کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے حالانکہ ان کے بھائی بہن پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہوتے ہیں۔ شادی ہالوں میں اور ہر روز گھروں میں کتنا کھانا کچرے کے ڈھیر کی نذر ہوتا ہے، اس کا حساب کون دے گا جبکہ بے شمار مسلمان لقمے لقمے کے لئے تڑپ رہے ہوتے ہیں، پھر شادی بیاہ اور دوسری تقریبات میں اکثر خواتین شرکت کے لئے جو نئے نئے جوڑے سلواتی ہیں کیا یہ اسراف نہیں؟ خواتین ایسی نازک مزاج اور ''باذوق'' بلکہ بے ذوق بھی ہوتی ہیں جو پہلی تقریب میں پہنا گیا جوڑا دوسری تقریب میں پہننا اپنی توہین سمجھتی ہیں، اے قارئین وقاریات! بہت باریک بینی سے اپنی زندگی کا جائزہ لیجئے کہیں آپ بھی تو اسراف میں مبتلا نہیں اگر ایسا ہے تو پھر اپنی اصلاح کی کوشش کیجئے۔

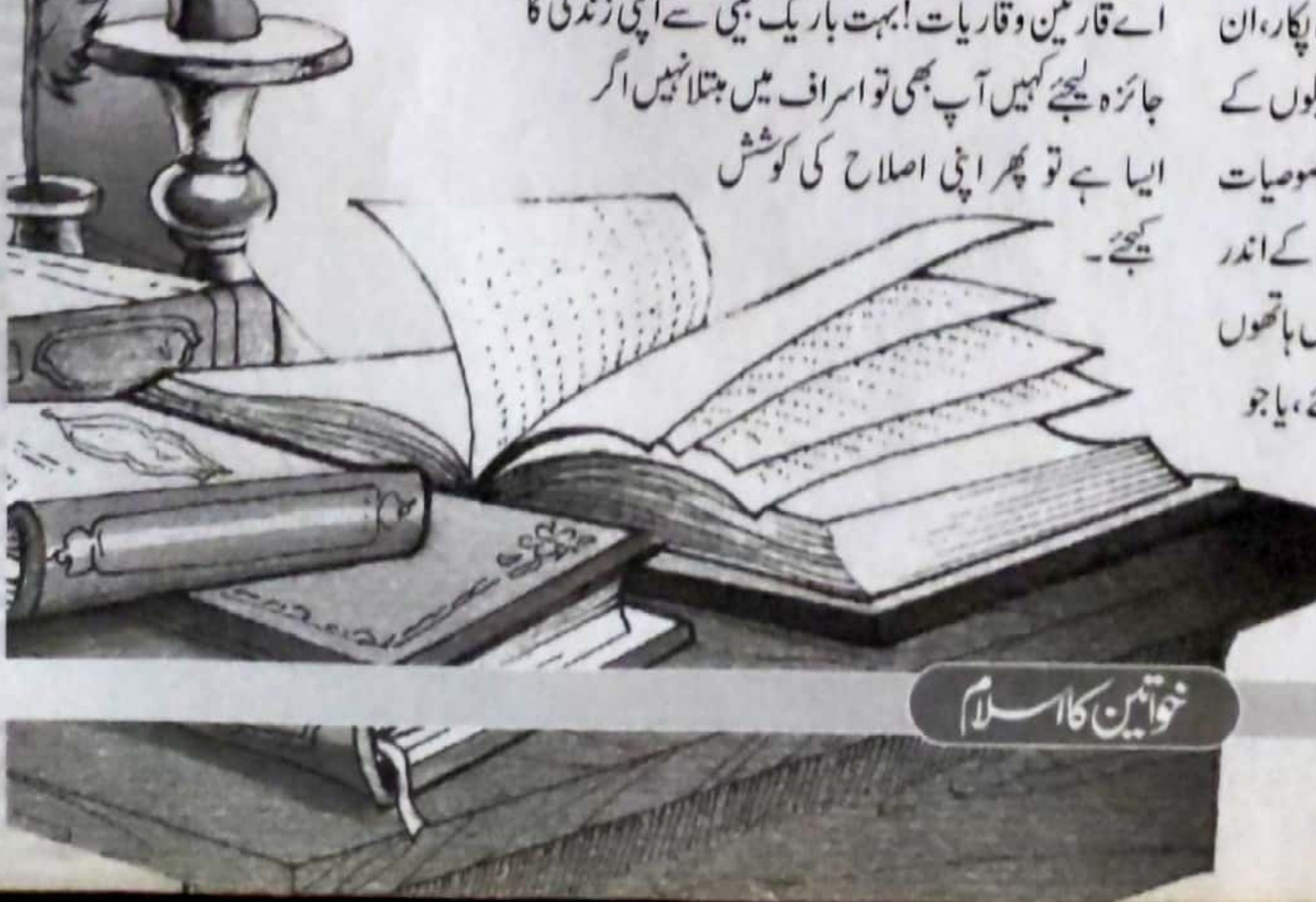

دعا

یا اللہ! مجھے اپنا خوف و خشیت عطا فرمادے

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ وَ اَسْئَلُکَ کَلِمَۃَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضَا وَ الْغَضَبِ وَ اَسْئَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَ الْغِنٰی. (سنن نسائی)

اے میرے اللہ! میں تجھ سے مانگتی ہوں تیرا خوف اور تیری خشیت خلوت اور جلوت میں اور مانگتی ہوں تجھ سے بے لاگ اور خدا لگتی مخلصانہ بات کرنے کی توفیق، رضامندی کی حالت میں اور سخت ناراضی کی حالت میں (یعنی مجھے توفیق دے کہ کسی کی رضامندی یا ناراضی کی وجہ سے حق و انصاف کے خلاف کوئی بات نہ کہوں)

تعمیر فکر

آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

ہفت روزہ ضرب مؤمن نے حال ہی میں ایک خصوصی رپورٹ جاری کی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ یورپ کے امیر ترین ملک سوئٹزرلینڈ جسے بینکوں کا ملک بھی کہا جاتا ہے، میں ایک خواتین تنظیم ''مسلم وومن پریچنگ فار اسلام آرگنائزیشن'' چند سال کے عرصے میں ۳۰۰۰۰ (تیس ہزار) غیر مسلم خواتین کو مسلمان کر چکی ہے۔ مذکورہ تنظیم کے مطابق اس نے پورے ملک میں غیر مسلم خواتین میں دعوتی پروگرام کیے، ان میں اسلامی کتابیں اور دعوتی لٹریچر تقسیم کیا، لٹریچر کے ساتھ ایک فارم بھی منسلک ہوتا تھا جس پر مطالعے کے دوران پیدا ہونے والے احساسات و کیفیات کو درج کیا جاتا تھا، اس طرح تنظیم کو آگاہی ہوتی رہتی تھی کہ دعوتی لٹریچر کا مطالعہ کرنے والی خواتین میں کس قسم کی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں، چناں چہ بعد ازاں ان خواتین کو قبول اسلام کی دعوت دی جاتی تھی۔ رپورٹ کے مطابق نومسلم خواتین میں زیادہ تعداد عیسائی عورتوں کی ہے جبکہ دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والی سینکڑوں خواتین بھی اسلام قبول کر چکی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ یورپ کا دوسرا ملک ہے جہاں سب سے زیادہ مسلمان آباد ہیں، یہاں غیر مسلموں میں اسلام سے رغبت بتدریج بڑھ رہی ہے۔

تھوڑا عرصہ پہلے ایک امریکی خاتون ''کیرول اینوے (Carol Anway)'' نے ایک کتاب (Daughters of another path) لکھی جس کا ترجمہ پاکستان میں ''امریکی بیٹیاں اسلام کی راہ پر'' کے نام سے دستیاب ہے۔ اس کتاب میں مصنفہ نے اپنی بیٹی جوڈی اینوے کے قبول اسلام پر تبصرہ کرتے ہوئے امریکی معاشرے پر تیزی سے بڑھتے ہوئے اسلامی اثرات اور امریکی خواتین کے قبول اسلام کا نہایت گہرائی کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔ کیرول اینوے نے نومسلم امریکی خواتین کے قبول اسلام کے پس منظر، تبدیلی مذہب کے اسباب، اسلام کے وہ آفاقی اصول جن کی دل کشی نے امریکی عورتوں کو قبول اسلام پر آمادہ کیا، اور یہ کہ ان عورتوں نے مغرب کے جدت پسند معاشرے کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو کیونکر اس طرز حیات پر ڈھالا جو اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہے، جیسے نکات پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ امریکا میں نائن الیون کے بعد سینکڑوں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ کیرول انیوے کی کتاب پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ امریکی معاشرہ کس قدر روحانی و جسمانی کرب سے گزر رہا ہے۔

ایک اور خبر جسے ''بی بی سی اردو'' نے اپنی ویب سائٹ پر نشر کیا ہے وہ یہ کہ پاکستان میں جہاں ایک حد تک مغربی فیشن اپنانے کا رجحان عام ہے وہیں خواتین اور نوجوان لڑکیوں میں دینی تعلیم حاصل کرنے کا رجحان اس سے کہیں زیادہ بڑھ رہا ہے۔ صرف **2004** میں وفاق المدارس العربیہ کے زیر انتظام **42485** (بیالیس ہزار چار سو پچاسی) طالبات نے امتحانات دیئے، جن کے لئے **393** مراکز قائم کئے گئے تھے۔ جبکہ وہ طالبات جو وفاق کے امتحانات میں شریک نہیں ہوئیں ان کی تعداد اس سے علیحدہ ہے۔ بی بی سی کے مطابق طالبات کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے اور داخلوں کی سالانہ شرح اضافہ پچیس فی صد سے بھی زیادہ ہے۔

راقم کو یہ بات کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی کہ اگر دنیا کو ۱۱/۹ (نائن الیون) کا جھٹکا نہ لگا ہوتا تو شاید مسلم و غیر مسلم معاشروں کی سوچیں بدستور بحر منجمد میں غرق رہتیں۔ نائن الیون کے واقعے نے دنیا کے ہر طبقے کو اپنی ذات اور اردگرد ماحول کے بارے میں سوچنے، اُسے پرکھنے اور سمجھنے پر مجبور کیا ہے۔ ایک طرف جہاں غیر مسلم معاشرے یہ بات سوچنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ ان کا مذہب کیا ہے اور ان کے عقائد کن بنیادوں پر استوار ہیں؟ وہیں مسلمان جو دینی معاشرت سے کوسوں دور مغربی تہذیب کے سراب میں بھٹک رہے تھے واپس پلٹ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مسلموں میں دین اسلام کو سمجھنے اور جاننے کی خواہش ابھری ہے وہیں مسلمان بھی قول و عمل کی دین اسلام سے مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کی زندہ مثال طالبات کے بڑھتے ہوئے دینی مدارس اور ہر سال طلبہ و طالبات کا اضافہ ہے۔

اسلام قبول کرنے والوں میں حیرت انگیز طور پر عیسائی تعداد زیادہ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ آج کی عیسائیت تضادات کی پوٹ کے سوا کچھ نہیں۔ ایک عقیدۂ تثلیث ہی (جس پر پوری عیسائیت کی عمارت کھڑی ہے) ایسا گنجلک اور لاینحل فلسفہ ہے جو ہر کس و ناکس کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ اس کے بعد دیگر عیسائی تعلیمات کا بھی یہی حال ہے۔ آپ ہی بتائیے کہ اگر آپ کا مذہب کہے کہ ''تم اپنی طبیعت کو اس طرف راغب کرو جو سب سے بدمزہ ہو، عزت و بلندی کی بجائے حقیر ترین اور قابل نفرین کی تمنا کرو، خود کو حقیر سمجھو اور تمنا کرو کہ دوسرے بھی تمہیں حقیر ہی سمجھیں، غارت گری کو پسند کرو نہ کہ تسلی و اطمینان کو'' تو بتائیے کہ آپ ایک لمحے کے لئے بھی اس مذہب سے وابستہ رہنا پسند کریں گی؟ ہرگز نہیں! یہی وجہ ہے عیسائی اقوام سب سے پہلے مذہبی تضادات سے پریشان ہو کر اپنے مذہب کا بندھن توڑتی ہیں اور مادر پدر آزادی کی دل دل میں کھو جاتی ہیں جہاں وحشت، دہشت اور شیطنت کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ انسانی طبیعت و مزاج اور فطرت مسخ ہو کر رہ جاتے ہیں، ہاں اگر ان پر کبھی ملکوتی صفات غالب آتی ہیں تو پھر ایک نئی سوچ ابھرتی ہے...... جب وہ انسان دیکھتا ہے کہ اس معاشرے میں صرف آزادی ہی نہیں مادر پدر آزادی بھی ہے، اس معاشرے میں زن و شو کے تعلقات کے علاوہ قانونی گرفت سے آزاد مرد و زن کے تعلقات بھی ہیں، یہاں غیر شادی شدہ مائیں بھی محترم سمجھی جاتی ہیں...... جب وہ انسان دیکھتا ہے کہ جنسی بے راہ روی کے لئے اس کے معاشرے نے بہت سی آسانیاں پیدا کر رکھی ہیں خواہ ان آسانیوں کے باعث ہزاروں نومولود اور نامولود بچے قتل ہی کیوں نہ کر دیئے جائیں...... تب اسے اپنے معاشرے سے گھن آنے لگتی ہے اور اس سے اپنی بیزاری کا اظہار کرنے لگتا ہے...... تب اس کی روح میں ایک پیاس...... دل میں ایک تڑپ اور خیالات میں ایک دھما کہ خیز کشمکش پیدا ہونے لگتی ہے...... ایسے میں سے کہیں جائے پناہ نظر آتی ہے تو وہ صرف دین اسلام میں!!!

ابھی تو ۱۱/۹ کے جھٹکے نے سوتوں کو جگایا، جاگتوں کو بیدار کیا، مدہوشوں کو ہوش کی زندگی میں پہنچایا اور غافلوں کو چاق و چوبند کیا تھا کہ ''سونامی'' نے ایک اور جھٹکا لگا دیا۔ یہ زلزلے...... یہ جھٹکے...... یہ سیلاب...... یہ کروٹیں...... بحر و بر کے نظام اور موسموں کی آمد و رفت میں تبدیلیاں بھی ایک خاص پیغام لے کر آ رہی ہیں...... عقل و شعور والے ان پیغامات کو سمجھ کر اپنی دنیا و عقبیٰ کو سنوار رہے ہیں اور جن کے دلوں پر مہریں لگ چکی ہیں وہ اللہ والوں، دین کے متوالوں کو ستانے، مٹانے اور مصائب و آلام کی چکیوں میں پیسنے کے لئے جتے ہوئے ہیں...... لیکن تابہ کے؟

ویمکرون و یمکر اللہ واللہ خیر الماکرین

تم اپنی مکاریوں میں مصروف رہو اور اللہ رب العزت اپنی حیلہ گریوں میں لگے ہوئے ہیں۔

جان لو!

کہ اللہ کا حیلہ ہی کامیاب و کامران ہوگا۔

لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے اور اللہ کا دین غالب آ کر رہے گا۔ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

ع آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

والسلام

محمد احمد حافظ

خط و کتابت کا پتہ ''خواتین کا اسلام'' دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی

ای میل islamforwomen@hotmail.com فیکس 021-6622240 فون 021-6683301

خواتین کا اسلام اب انٹر نیٹ پر بھی

www.dailyislam.net.pk

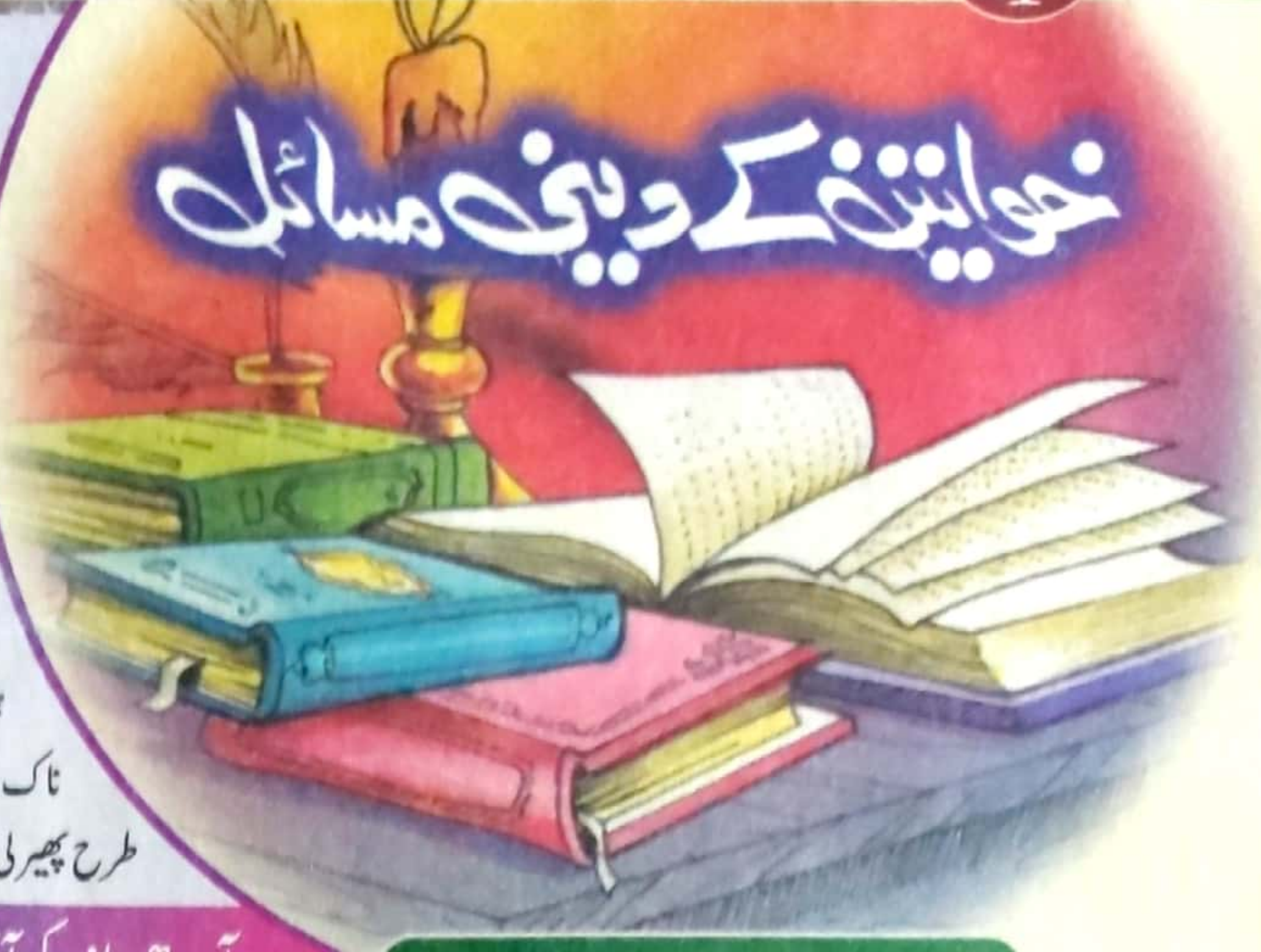

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

یہ رقم آپ کی ملک ہے:

سوال: میں ایک سرکاری اسکول میں ملازم ہوں۔ سسرال والے کہتے ہیں ہم نے ہی آپ کو ملازمت دلائی ہے لہٰذا تنخواہ وصول کرکے ہمارے حوالہ کرتی رہیں۔ حالانکہ محنت میں کرتی ہوں۔ خاوند بھی یہی کہتا ہے کہ تنخواہ میرے والد کو دیتی رہو۔ یہ شرعاً کس کا حق ہے؟ (ام حمزہ، ٹانک)

جواب: اگر بامر مجبوری یہ ملازمت اختیار کی ہے یعنی خاوند کمانے کے لائق نہیں گھر میں اور بھی کوئی ذریعۂ آمدن نہیں تو آپ کی ملازمت جائز ہے، لیکن پردہ کی مکمل پابندی کے ساتھ، تنخواہ کی رقم بہرصورت آپ کی ملک ہے۔ خوشی سے گھر میں دیں تو آپ کی مرضی، سسر یا شوہر کے لئے جبراً آپ سے رقم وصول کرنا جائز نہیں۔

زکوٰۃ میں تملیک ضروری ہے:

سوال: میں نے اپنے گھر میں بچیوں کو پڑھانے کا سلسلہ شروع کررکھا ہے۔ کیا اپنے زیورات کی زکوٰۃ ان بچیوں کی ضروریات میں صرف کرسکتی ہوں؟ مثلاً قرآن مجید رکھنے کے لئے الماری، پنکھا، بچھانے کی دری، آنے والے مہمانوں کا اکرام وغیرہ۔ (زوجہ ناصر۔ قائدآباد)

جواب: زکوٰۃ اور دیگر تمام صدقات واجبہ میں شخصی تملیک ضروری ہے۔ سوال میں مذکورہ صورتوں میں یہ شرط نہیں پائی جاتی اس لئے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ صحیح صورت یہ ہے کہ مستحق طالبات کو رقم دیدی جائے یا ضرورت کی اشیاء مثلاً قرآن مجید، کتب، قلم، کاغذ، لباس وغیرہ لے کران کی ملک میں دیدی جائیں۔

غسل کا مسئلہ:

سوال: دوران غسل ناک میں پانی ڈالنا میرے لئے انتہائی دشوار ہے۔ میرا سانس گھٹنے لگتا ہے۔ بعض مرتبہ فوری غسل خانہ کا دروازہ کھولنا پڑتا ہے، کیا یہ درست ہے کہ صرف انگلی تر کرکے ناک میں ڈال دوں؟ (ایضاً)

جواب: غسل میں ناک کی ہڈی تک یعنی پورے نرم حصہ میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ پانی ناک میں ڈالتے ہی فوری نکال دیا جائے تب بھی فرض ادا ہوجاتا ہے۔ اگر اس میں بھی دشواری ہو تو انگلی اچھی طرح تر کرکے ناک کے بانسے میں ہڈی تک اچھی طرح پھیرلی جائے، تین بار ایسا کیا جائے۔

آدھے بازو کی آستین کا استعمال:

سوال: گھر میں محرم افراد کے سامنے ہاف بازو پہننا یا بازو اوپر چڑھالینا جائز ہے یا نہیں؟ (بنت مختار)

جواب: گھر میں صرف محرم مردوں کی موجودگی میں آدھے بازو کی آستین استعمال کرنا یا آستین چڑھانا اگرچہ جائز ہے، مگر اس کی عادت بنانا اچھا نہیں، کام کے وقت بضرورت بازو اوپر کرلئے جائیں تو حرج نہیں۔

عورت کے لئے سیفٹی بلیڈ کا استعمال:

سوال: عورت مخصوص بالوں کی صفائی کے لئے سیفٹی یا بلیڈ استعمال کرسکتی ہے یا نہیں؟ آج کل صفائی کے لئے بہت سی کریمیں دستیاب ہیں مگر یہ اس قدر مہنگی ہیں کہ ان کا حصول ہر طبقہ کی دسترس میں نہیں۔ (ہمشیرہ حافظ امین۔ فیصل آباد)

جواب: مستحب تو یہ ہے کہ عورتیں یہ بال اکھاڑیں یا پاؤڈر کریم وغیرہ استعمال کریں۔ باقی سیفٹی بلیڈ کا استعمال بھی جائز ہے۔

جائے نماز کا حکم:

سوال: گھر میں جو کمرہ یا جگہ نماز کے لئے مخصوص ہو کیا اس کے احکام مسجد والے ہیں؟ (ف۔و۔احمد۔ مانسہرہ)

جواب: اس جگہ کے احکام مسجد والے نہیں، اس لئے اس میں بیٹھ کر دنیوی کام کرنا جائز ہے، لیکن عبادت کے لئے مخصوص ہونے کے سبب ضروری ہے کہ اس کو صاف ستھرا رکھا جائے: **وھو مکان فی البیت اعد للصلوٰۃ فانه لم یأخذ حکم المسجد۔** (البحر الرائق ۲/۳۶)

وقت عشاء:

سوال: غروب آفتاب کے کتنی دیر بعد عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے؟ جو عورتیں مسجد کی اذان سنتے ہی عشاء کی نماز پڑھ لیتی ہیں کیا ان کی نماز ہوجاتی ہے؟ (ایضاً)

جواب: گھنٹوں اور منٹوں سے اس وقت کی تحدید ممکن نہیں۔ زمان ومکان کے اختلاف سے یہ وقت گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ بہتر ہے کہ کسی مستند ماہر فن عالم دین کا مرتب کردہ نقشۂ اوقات سامنے رکھیں اور اس سے وقت دیکھ کر نماز ادا کریں۔ عشاء کی اذان سن کر نماز ادا کرنا درست ہے، لیکن بعض مساجد میں اذان وقت سے پہلے دیدی جاتی ہے اس لئے احتیاط ضروری ہے۔

پردہ کی عمر:

سوال: پردہ کتنی عمر سے شروع کیا جائے؟ میری عمر ۱۴ سال ہے، کیا مجھ پر پردہ فرض ہے؟ (سمیرا، بھکر)

جواب: جب لڑکی حد اشتہاء کو پہنچ جائے (اور ۸-۹ سال کی لڑکی عموماً اس عمر کو پہنچ جاتی ہے) تو اس پر پردہ ضروری ہوجاتا ہے۔ اس کے سرپرست کو چاہئے کہ اسے پردہ کرائے ورنہ عنداللہ جوابدہ ہوگا۔ آپ پر پردہ فرض ہے۔

سودی رقم کا حکم:

سوال: میرے والد ان پڑھ اور دینی مسائل سے نابلد ہیں، انہوں نے میرے سوتیلے بھائی کے کہنے پر عرصۂ دراز سے رقم بینک میں جمع کروا رکھی ہے، میں انہیں عذاب سے بچانا چاہتی ہوں مگر بے بس ہوں۔ آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں: (۱) اگر والد صاحب سود کا پیسہ کھائے بغیر فوت ہوجائیں تب بھی انہیں عذاب ہوگا؟ (۲) اگر ان کی وفات کے بعد یہ رقم ہم بہن بھائیوں میں تقسیم ہو تو اس پیسے کا کیا کریں؟ (۳) اگر والد صاحب زندگی میں یہ رقم بینک سے نکلوا کر کوئی زمین وغیرہ خریدلیں تو ان کی وفات کے بعد ہم اس کا کیا کریں؟ واضح رہے کہ اس رقم کی زکوٰۃ بھی نہیں نکلتی۔ ان تمام صورتوں کے تشفی بخش جواب دیجئے۔ (اخت صداقت)

جواب: (۱) بینک کے سودی کھاتہ میں رقم جمع کرانا ہی گناہ ہے۔ خواہ سود لیں یا نہ لیں۔ آپ کے والد اگر گناہ سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کی واحد صورت یہی ممکن ہے کہ جمع شدہ رقم فوری بینک سے نکلوالیں اور مزید اضافی رقم جو بینک والے دیتے ہیں وہ بھی وصول کرلیں۔ پھر اپنی اصل رقم رکھ کر بقیہ رقم (جو خالص سود ہے) بلانیت ثواب غرباء ومساکین پر صدقہ کردیں۔ گزشتہ گناہ پر صدق دل سے توبہ کریں اور آئندہ کے لئے عزم کریں کہ زندگی میں کبھی اس غلطی کا اعادہ نہ کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھیں کہ وہ معاف کردیں گے۔

(۲) اس کا جواب اوپر آگیا کہ اصل رقم باہم تقسیم کرلیں اور سودی رقم بلانیت ثواب مستحقین پر تقسیم کردیں۔

(۳) سود کی حرام رقم کے برابر صدقہ کردیں تو بقیہ زمین ورثاء کی ملک ہوگی، باقی زکوٰۃ ادا نہ کرنا گو کہ گناہ کبیرہ ہے مگر اس سے مال حرام نہیں ہوتا۔ اس گناہ کا مرتکب والد ہے۔ اس کے مرنے کے بعد اولاد کے ذمہ زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری نہیں۔

نوٹ:

☆ خواتین شرم وحیا والے مسائل کے جوابات کے لئے علیحدہ ڈاک لفافہ بھیجیں۔
☆ اختلافی مسائل کے لئے مقامی علماء سے رجوع کیا جائے۔
☆ ایک مرتبہ میں تین سے زائد سوالات نہ پوچھے جائیں۔

نماز میں یکسوئی کیسے حاصل ہو؟

ہر چیز کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک ظاہری اور دوسری باطنی۔ انسان بھی ظاہر اور باطن کا مجموعہ ہے۔ جسم انسان کا ظاہر اور روح باطن۔ نماز بھی یہ دونوں حالتیں رکھتی ہے۔ قیام، قعود، رکوع وسجود کا مجموعہ نماز کا ظاہر اور خشوع وخضوع اور حضورِ قلب نماز کا باطن یا اس کی روح ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس نماز کو مسلمانوں کے لئے فلاح وسعادت کا ذریعہ قرار دیا ہے وہ نماز باخشوع ہے، ارشادِ الٰہی ہے:

قد أفلح المؤمنون o الذين هم فى صلوٰتهم خاشعون O

''بے شک وہ مسلمان کامیاب ہیں جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔''

نماز دینی تربیت کا اہم ترین جز ہے اس لئے قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر نماز کی تاکید کی گئی ہے۔ دنیا میں جتنے بھی انبیاء آئے سب نے اپنی امتوں کو نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

حدیث شریف میں ہے ''قبر میں سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا:

''جو شخص پابندی کے ساتھ اچھی طرح نماز پڑھے گا قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور اور ایمان کی دلیل اور ذریعۂ نجات ہوگی اور جو شخص توجہ اور پابندی سے نماز نہیں پڑھے گا تو ایسی نماز نہ تو اس کے لئے نور کا باعث ہوگی اور نہ ہی قیامت کے روز خدا کے عذاب سے بچانے والی ہوگی۔''

ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو اس بات کی شکایت ہوتی ہے کہ نماز میں دل نہیں لگتا، طرح طرح کے وسوسے آتے ہیں، بھولی ہوئی باتیں یاد آنے لگتی ہیں، مختلف خیالات آتے ہیں اور اس دوران ساری نماز مکمل ہو جاتی ہے اگر ہم ان خیالات سے نجات چاہتے ہیں تو نماز کو پوری توجہ اور یکسوئی سے پڑھنا ہوگا۔ بعض نماز نہ پڑھنے والوں کی دلیل یہ ہوتی ہے کہ ایسی نماز جس میں اخلاص نہ ہو اس کے پڑھنے کا کیا فائدہ: لیکن ان کی یہ بات بھی درست نہیں، اپنے آپ کو نماز کا عادی بنانے کے لئے نماز پابندی سے پڑھنا ضروری ہے۔

بنت مشتاق احمد فیصل آباد

کیونکہ عمارت بناتے ہوئے اس کی آرائش پر توجہ نہیں دی جاتی پہلے تعمیر کا مرحلہ ہوتا ہے اور اس کے بعد آرائش کی باری آتی ہے۔

نماز میں خشوع وخضوع اور یکسوئی حاصل کرنے کی کئی صورتیں ہیں مثلاً:

☆ جس وقت نماز کے لئے وضو کریں، اسی وقت یہ تصور قائم کریں کہ ہم خدا کے حضور حاضری دینے جارہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حال یہ تھا کہ نماز کا وقت ہوتا تو ان کے چہرے کا رنگ بدل جاتا۔ خدا کے سامنے حاضری کا تصور جتنا مضبوط ہوگا اتنا ہی نماز میں دھیان زیادہ ہوگا۔

☆ نماز کے ترجمہ کو سمجھا جائے۔ اگر ہم نماز پڑھتے ہوئے اس کا ترجمہ ذہن میں رکھیں گے تو ان شاء اللہ ادھر ادھر کے خیالات نہیں آئیں گے اور توجہ نماز کے مطالب کی طرف ہوگی۔ نماز کیا ہے؟ خدا کے ساتھ بات چیت اور اس کے حضور عرض والتماس۔ لیکن کتنی عجیب بات ہے کہ ہم خدا سے جو عرض والتجا کرتے ہیں اسے سمجھنا ضروری خیال نہیں کرتے۔ ہم ہر رکعت میں اھدنا الصراط المستقیم کی دعا تو مانگتے ہیں مگر اس کا مطلب نہیں جانتے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو کہتے ہیں یعنی اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، لیکن جب ذرا مشکل پڑتی ہے یا ضرورت ہوتی ہے تو منتیں مانگنے پیروں، فقیروں کے درباروں پر چلے جاتے ہیں۔

☆ نماز کے تلفظ پر توجہ دی جائے تا کہ ادائیگی اچھے طریقے سے ہو۔

☆ نماز کے تمام ارکان وافعال اچھے طریقے سے ادا کئے جائیں یعنی قیام، رکوع وسجود انتہائی سکون اور اچھے طریقے سے ادا کیے جائیں۔ ایک حدیث مبارکہ میں اچھی طرح رکوع اور سجدہ نہ کرنے والے کو ''نماز کا چور'' کہا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر بزرگان دین کی نماز پڑھتے جو کیفیت ہوا کرتی تھی اس کا مطالعہ کرتے رہیں۔ ہر نماز یہ سمجھ کر پڑھیں کہ شاید یہ میری آخری نماز ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پابندی، خلوص اور یکسوئی سے نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

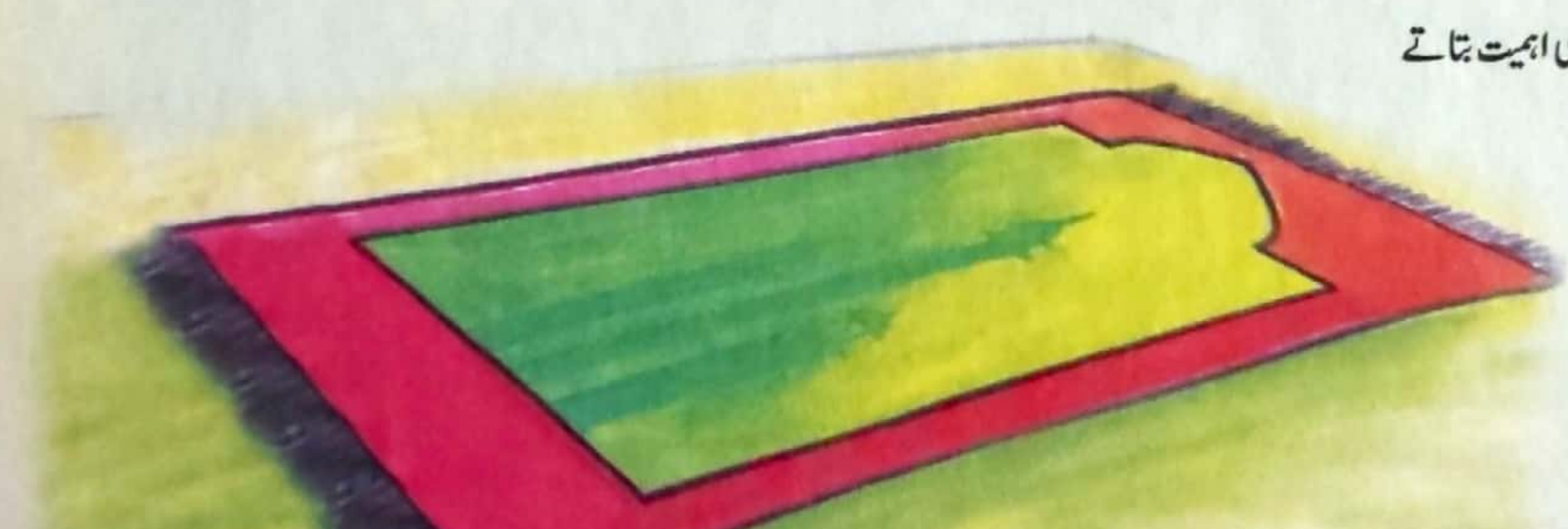

عورت مرد کے برابر ثواب کیسے حاصل کر سکتی ہے؟

ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا آئی اور عرض کرنے لگی کہ میں عورتوں کی طرف سے نمائندہ بن کر آئی ہوں اور آپ سے سوال پوچھنا چاہتی ہوں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال پوچھو، وہ کہنے لگی سوال میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ مرد لوگ نیکی میں ہم سے بہت آگے نکل گئے فرمایا، وہ کیسے کہنے لگی کہ مرد لوگ مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں انہیں اجر وثواب زیادہ ملتا ہے جہاد میں آپ کے ساتھ جاتے ہیں یہ قبرستان جا کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں مردے کے کفن دفن میں شریک ہوتے ہیں ہم گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں تو ہمیں یہ نیکیاں نہیں ملتیں۔ مرد ہم سے آگے نکل گئے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوچھنے والی نے بہت اچھا سوال پوچھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت گھر کے اندر نماز پڑھ لیتی ہے اس کو اس مرد کے برابر ثواب ملتا ہے جو مسجد میں جا کر نماز پڑھ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرض نماز مسجد میں جا کر ادا کرنے والے کے برابر ثواب عطا کر دیتے ہیں اور پھر یہ بھی فرمایا جو عورت اپنے بچے کی خاطر رات کو جاگتی ہے۔ بچہ دودھ کے لئے جاگا یا بچہ اپنی کسی قضائے حاجت کے لئے جاگا اور ماں کو جاگنا پڑا فرمایا: جو عورت اپنے بچوں کی وجہ سے رات کو جاگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس مجاہد کے برابر اجر عطا فرماتے ہیں جو سرحد پر کھڑا ہو کر ساری رات پہرہ دیتا ہے۔

بنت محمد اقبال

مہمان جانے کے آداب

مہمان کا اکرام کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے، مہمان نوازی سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔ مہمان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کہتے ہیں، مہمان کو بھی چاہئے کہ وہ اللہ کی رحمت ہی بن کر جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے ہاں اتنا ٹھہرے کہ اس کو پریشانی میں مبتلا کردے اور یہ بھی فرمایا مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ہاں اتنا ٹھہرے کہ اس کو گناہ گار کردے'' لوگوں نے کہا یارسول اللہ! گناہ گار کیسے کرے گا؟

فرمایا ''اس کے پاس اتنا ٹھہرے کہ میزبان کے پاس ضیافت کے لئے کچھ نہ رہے''

اس لئے تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہئے، سوائے مجبوری یا میزبان کا شدید اصرار ہو، ملاقات کے لئے جانے سے پہلے اطلاع کردینا زیادہ بہتر رہتا ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ (میزبان) کسی اور سلسلے میں مصروف ہوں یا موجود نہ ہو اور آپ کو پریشانی اٹھانی پڑے۔

کسی کے یہاں مہمان جائیں تو حیثیت کے مطابق میزبان کو تحفہ دینے سے محبت پیدا ہوتی ہے، میزبان سے طرح طرح کے مطالبے نہ کئے جائیں اور اگر کسی قسم کا پرہیز ہو تو انہیں پہلے اطلاع کردیں کہ آپ یہ چیز مثلاً مرچ، چینی یا تیز نمک وغیرہ استعمال نہیں کرتیں۔ اس لئے کہ جب میزبان آپ کے لئے محبت اور محنت سے کھانا تیار کرکے دسترخوان پر لائیں اور آپ کہہ دیں کہ میں یہ نہیں کھاتی اس سے میزبان کی دل شکنی ہوگی اور انہیں زیادہ نئے سرے سے انتظام کرنا پڑے گا جو ظاہر ہے کہ مشکل کام ہے۔

میزبان کے گھریلو معاملات میں ہرگز مداخلت نہ کریں جس جگہ یا جس کمرے میں میزبان بٹھادیں وہیں تک محدود رہیں، اگر بے تکلفی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ از خود سارے گھر میں پھرنا اور میزبان کی غیر موجودگی میں الماریوں وغیرہ کی تلاشی کسی طرح بھی مناسب نہیں، بچوں کو بھی اس بات کا پابند بنائیں کہ بغیر اجازت کسی چیز کو استعمال نہ کریں۔

سفر وغیرہ کی تھکن اتارنے کے بعد اہل خانہ کے ساتھ کام میں شریک ہوجایئے، کام کے سلسلے میں آپ کی تھوڑی بہت مدد کرنے مثلاً سو کر اٹھنے پر اپنا بستر وغیرہ ٹھیک کردینا، دسترخوان لگانے، اٹھانے اور برتن دھونے میں مدد کردینے سے میزبان کے دل میں برسوں آپ کی یاد رہے گی۔

اس انداز سے رہیں کہ آپ کے کسی طرز عمل یا گفتگو سے اہل خانہ کو کوئی پریشانی نہ ہو، میزبان کی مصروفیات کا بھی خیال رکھیں۔ یہ ہرگز مناسب نہیں کہ مہمان میزبان کے لئے وبال جان بن جائے۔ اگر میزبان کے مرد حضرات آپ کے لئے غیر محرم ہوں تو اس طرح رہیئے کہ بے پردگی نہ ہو۔

میزبان جو بھی کھلائیں ان کے بنائے ہوئے کھانے کی تعریف کریں اور انہیں دعا دیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ یہی طریقہ تھا۔ ایک صحابی نے آپ کی اور آپ کے صحابہ کی دعوت کی، جب لوگ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا ''اپنے بھائی کو صلہ دو''

صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ! کیا صلہ دیں؟

فرمایا ''جب آدمی اپنے بھائی کے ہاں جائے اور کچھ کھائے پیئے تو اس کے حق میں خیر و برکت کی دعا کرے'' یہ اس کا صلہ ہے۔

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے روٹی اور زیتون پیش کیا آپ نے تناول فرمایا اور یہ دعا فرمائی ''تمہارے یہاں روزے دار روزہ افطار کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے رحمت و مغفرت کی دعا کریں'' اس میں بھی چاہئے کہ میزبان کو اس طرح دعا نہ دیں نہ اس طرح کہیں کہ میں تمہارے ہاں سے چاول کھا کر گئی یا کوئی اور چیز اس کے بعد پورا ہفتہ بیمار رہی، صحت بیماری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس طرح کی باتیں ایک مسلمان مہمان کو زیب نہیں دیتیں۔

اہلیہ محبوب الرحمٰن

قیامت خیز طوفان کی تباہ کاریاں اور ہماری بے حسی

ابھی چند ہی روز قبل کی بات ہے کہ جزیرہ سماٹرا کے قریب سمندر میں ہولناک زلزلہ آیا۔ اس زلزلے کی وجہ سے بحر ہند میں ایک طوفان آگیا۔ یہ زلزلہ انڈونیشیا کے جزیرے سماٹرا میں صوبہ بندے آچے سے شروع ہوا اور سری لنکا، بھارت، تھائی لینڈ، ملائشیا، مالدیپ کے جزائر کو صفحہ ہستی سے مٹاتا ہوا صومالیہ تک جا پہنچا، لہروں نے 6 گھنٹے میں چار ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا، اس کی طاقت 9 ہزار ایٹم بموں سے زیادہ تھی، پہلے خبر آئی 1700 افراد لقمہ اجل بنے پھر پتہ چلا کہ 10 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ پھر 45 ہزار پھر یہ تعداد بڑھتے بڑھتے اب معلوم ہوا کہ تقریباً 2 لاکھ افراد موت کے منہ میں چلے گئے۔ کروڑوں لوگ گھر سے بے گھر ہوگئے۔ ہزاروں پانی میں گھرے بے بسی کے عالم میں امداد کے منتظر ہیں۔ کھانے، پانی اور لباس کے محتاج ہیں۔ ہر طرف لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ لاشیں اور گھریلو سامان کئی فٹ اونچے پانی میں تیرتے نظر آرہے ہیں۔ ہر طرف تباہی پھیلی ہوئی ہے امدادی کام بھی کرنا آسان نہیں ہے۔

اللہ کی شان پاکستان اور سعودی عرب کے ساحل اس کی زد میں آنے سے بچ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے مزید مہلت دے دی۔ اس ڈھیل کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ ہم اللہ کی طرف رجوع کرتے اس طوفانی بلا کے ٹل جانے پر اس کا شکر بجالاتے آئندہ بھی بلاؤں سے محفوظ رہنے کی دعائیں کرتے گناہوں سے توبہ کرتے لیکن ہماری حالت تو ذرا بھی نہ بدلی۔ ڈاکے لوٹ مار، قتل و غارت گری، زنا، فحاشی، عریانی، رشوت و سود خوری میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ سرعام اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا جانے لگا۔ داڑھی اور برقعے کو دقیانوسیت کہا گیا۔ ایک خبر کے مطابق صرف شہر کراچی میں سال نو کے جشن کے موقع پر 5 کروڑ روپے کی شراب فروخت ہوئی یہ سب پڑھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے اور یہ آیت شدت سے یاد آتی ہے کہ

''اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ''

''کیا وقت نہیں آیا ایمان والوں کو کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ کی یاد سے''۔

ایمان وہ ہے کہ دل نرم ہو نصیحت اور خدا کی یاد کا اثر جلد قبول کرلے۔ اللہ نہ کرے کہ خدا ہمیں بھی کسی ایسے ہی طوفان سے آشنا کردے ورنہ پھر ہم اپنا کوئی مددگار نہ پائیں۔

اُمِ احمر کراچی

واضح فرق
صرف چند یوم میں
فری ہوم ڈیلیوری سروس
Slimming Tea
ٹھنڈے ٹھنڈے موسم میں گرما گرم چائے
2 کپ روزانہ استعمال سے بڑھا ہوا پیٹ اور وزن کم کریں
• بغیر ڈائٹنگ • بغیر ورزش • بغیر سائیڈ ایفیکٹس
فیئر فٹنس
UAN 111-696-696
ڈی جی خان 0641-468866 رحیم یار خان 0731-78812
موبائل لاہور 0300-4577957 موبائل ملتان 0300-9638338
موبائل کراچی 0300-2184131

ماڈرن خواتین پردہ کیوں نہیں کرتیں؟

آ۔خ

سب سے پہلے تو یہ کہ وہ اس معاملے میں مغرب کی تقلید کا شکار ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ ان کا اپنا دین ان کو کس بات کی ترغیب دے رہا ہے۔ وہ اندھا دھند مغرب کے جال میں پھنستی جارہی ہیں۔ اللہ نے بنیادی طور پر عورت کے اندر حیا ڈال رکھی ہے لیکن شیطان یعنی مغرب کا کمال ہے کہ اس نے عورت کو اس کی حیا بھی بھلا دی اور اس کے دین کی تعلیمات بھی، سو مسلمان عورت بے پردہ و بے حیا ہو کر یہ محسوس کرنے لگی ہے کہ وہ بھی آخر کار ماڈرن بن ہی گئی۔ اس کی فطری حیا اس کو اس کے اندر کچوکے لگاتی ہے لیکن وہ جدیدیت کے خوشنما لباس کو اتارنا پسند نہیں کرتی، آخر کار اس کو بے حیائی جیسے گناہ میں لذت محسوس ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اسی لذت کے احساس کو پانے کے لئے وہ کپڑے پہن کے بھی برہنہ نظر آنے لگتی ہے، جب مردوں کی گندی اور غلیظ نظریں اس کے بے پردہ جسم پر پڑتی ہیں تو وہ لطف کی وادیوں کی سیر کرنے لگتی ہے اور سمجھتی ہے کہ وہ دنیا کی حسین ترین عورت ہے، حالانکہ بدنظر مردوں کا کام تو بدنظری ہے چاہے سامنے کالی بھجنگ عورت ہو یا کوئی اور! اور کچھ بدنظر تو بدنظری میں اس قدر مہارت حاصل کر لیتے ہیں کہ باپردہ خاتون کے پوشیدہ جسم سے بھی مزے لیتے رہتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ قربِ قیامت کی نشانی ہے۔ کسی کو ترغیب دی جائے تو کہنے لگتی ہیں کہ اصل پردہ تو دل کا ہوتا ہے۔ دل صاف ہونا چاہئے۔ اپنا اندر اچھا ہو تو مردوں کی بدنظری اور ہوس کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ یہ بہت احمقانہ، جاہلانہ اور بے وقوفانہ بات ہے۔ اگر دل ہی کو صاف رکھنا کافی ہوتا تو پردے کے بارے میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اتنے واضح احکام اور ان کی تشریح کیوں دیتے۔ پھر اُمہات المومنین کے دل نعوذ باللہ کیا پراگندہ تھے کہ ان کو جس کی وجہ سے، پردہ کرنا پڑا!!!!

میرے خیال میں تین ہی عورتیں ایسی بات کر سکتی ہیں ایک وہ جو بے پردگی میں لذت رکھتی ہو اور اسے چھپانے کے لئے اپنی نگاہ میں بڑے فلسفے پیش کر رہی ہو۔ دوسری وہ جو دین کے بارے میں شدید لاعلمی کا شکار اور تیسری وہ جو پردہ کرے، لیکن اپنے آپ کو دوسری جدیدیت کی ماری خواتین کے سامنے کمتر محسوس کرتی ہو، چنانچہ اس احساسِ کمتری کو چھپانے کے لئے ایسی احمقانہ باتیں کہتی ہو۔ یہ تیسری خاتون تو قابلِ حیرت ہے کہ اپنے دین پر عمل کر کے بھی احساسِ کمتری کا شکار ہے۔ کیا اس کو معلوم نہیں کہ خدائے عظیم نے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ کیا اس کو معلوم نہیں کہ مصلحِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کرنے کی کتنی تاکید کی ہے۔ کیا اس کو معلوم نہیں کہ اس کا مذہب اسلام کتنا بڑا اور سچا مذہب ہے۔ پھر وہ اپنے مذہب پر عمل کرنے سے کیوں کتراتی ہے! کیا اس لئے کہ لوگ اس کو پینڈو (وغیرہ) کہیں گے۔! تو ایسی عورت کو یہ جان لینا چاہئے کہ سچائی کو بولنے اور اس پر عمل کرنے میں عظمت ہے۔ اسلام مذہب صادق ہے تو اس پر عمل کرنے میں عظمت کیوں نہ ہوگی۔ جہاں تک جدیدیت اور جدیدیت کے دیئے ہوئے القابات کا سوال ہے تو آج کل کی اس جدیدیت کے اثرات اور ثمرات پر ذرا نظر ڈالیئے۔ اتنی گندی اور غلیظ جدیدیت تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے زمانے سے پہلے بھی ہوگی۔ یقیناً ہوگی تو آج کل کا زمانہ جاہلیت کا زمانہ ہے اور جس طرح سے زمانہ ء جاہلیت کے لوگ اسلام کی تعلیمات پر عمل کر کے انسانیت کی بلندیوں تک پہنچے اسی طرح ہم بھی اسلام ہی پر عمل کر کے عظمتوں کی منازل طے کر سکتے ہیں۔ اور یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ بے پردگی اور بے حیائی سے جدیدیت یا اصل جدیدیت قائم ہو بلکہ قدیمیت ہے انسان پستی میں اس قدر ڈوبا ہوا ہے کہ کیچڑ کو آسمان سمجھ رہا ہے۔

کچھ خواتین پردہ نہ کرنے کا یہ عذر پیش کرتی ہیں کہ انہیں اس معاملے میں رشتہ داروں کی حمایت حاصل نہیں۔ میری ایک بات سنیئے، اگر آپ کے رشتہ دار آپ کو روزِ قیامت جنت میں جانے سے روکیں گے تو آپ کا ردِعمل کیا ہوگا۔ یہی کہ آپ ضرور ضرور ضرور جنت میں جائیں گی اور ان کی نادان بات کو بالکل بھی نہیں سنیں گی۔ اسی طرح اس دنیا میں بھی آپ کے رشتہ دار آپ کو دین پر عمل کرنے سے روک رہے ہیں۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ دین اسلام ہی پر عمل کر کے آپ خدا کی رضا اور خوشی اور جنت الفردوس میں مقام پائیں گی۔ تو آپ کو ان سے ڈرنے اور جھکنے کی ضرورت نہیں۔ آپ سکون سے اپنے دین پر عملی قدم رکھیئے۔ باحیا اور باپردہ بنیئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی مشتاق رہیں۔ میں آپ کو گواہی دیتی ہوں کہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد ضرور کرے گا اگر آپ ہر قسم کے طعنوں کو پیچھے ہٹا کر باپردہ بن کر رہیں۔

کچھ خواتین موسمِ گرما میں دوپٹے اوڑھتی ہیں جبکہ موسمِ سرما میں موٹی چادریں۔ نام یہ ہوتا ہے کہ حجاب اوڑھ رہی ہیں۔ بس ذرا موسمِ گرما میں گرمی محسوس ہوتی ہے تو بڑا حجاب چھوڑ کے بے پردہ ہو جاتی ہیں۔ یعنی توہین حجاب کی جاری ہے۔ ایسی خواتین سے گزارش ہے کہ برائے کرم یہ روش چھوڑ دیجیئے۔ مسلمان خاتون کی یہ شان نہیں ہوا کرتی ہے اور پھر بے حیائی کی ٹھنڈک سے پردے کی گرمائش بہتر ہے۔

لڑکا نظر آتی ہے لڑکی نظر آتا ہے

اہلیہ آزاد بھٹی

صحن میں بیٹھی ہوئی خالہ کی نظر سامنے والے گھر کی چھت پر پڑی جہاں کوئی لڑکا پتنگ اڑا رہا تھا۔ خالہ رشیدہ 2,3 دن سے اس لڑکے کو گڈی اڑاتے دیکھ رہی تھیں مگر کچھ کہہ نہ سکی تھیں کیونکہ اس گھر میں نئے نئے کرایہ دار آئے تھے اس لئے خالہ محلہ میں نئے لوگوں کی وجہ سے خاموش تھیں۔ مگر۔۔۔ مگر آج انہیں یہ بات برداشت نہ ہو سکی اور وہ غصہ سے لال پیلی ہوتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئیں۔ بہت نبھالی ''میزبانی'' اب تو اس لڑکے کی ماں سے بات کرنا ہی پڑے گی۔ بھلا بتاؤ میری بچیاں بیچاری بے پردگی کی وجہ سے صحن میں بیٹھ کر دھوپ کا مزہ بھی نہیں لے سکتیں۔ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہوئی برقعہ اوڑھ کر سامنے والے گھر پہنچ گئیں۔ علیک سلیک کے بعد خالہ رشیدہ نے خاتون سے کہا بہن آپ برا نہ ماننا بات دراصل یہ ہے کہ آپ کا بیٹا سارا دن چھت پر چڑھ کر پتنگیں اڑاتا رہتا ہے۔ آپ کے چھت کی چار دیواری نہیں اور ہمارے صحن کی چار دیواری اتنی اونچی نہیں ہے کہ بے پردگی نہ ہو۔ کمیٹی کا انتظار ہے پھر ہم صحن کی دیواریں اونچی کروالیں گے آپ سے درخواست ہے کہ اس وقت تک اپنے بیٹے کو چھت پر چڑھنے سے روکے رکھیں تاکہ ہمارے گھر کی بے پردگی نہ ہو۔ خالہ رشیدہ نے بغیر توقف کے سارا مدعا کہہ ڈالا۔ خالہ رشیدہ خاموش ہوئی تو ''نئی نویلی خاتون'' نے حیران ہو کر کہا کہ آپ جس کو لڑکا سمجھ رہی ہیں وہ تو دراصل میری بیٹی ہے۔ بس کیا کروں آج کی اولاد ماں باپ سے کب ڈرتی ہے کتنی مرتبہ کہا ہے کہ لڑکیوں والے کپڑے پہنا کرو مگر مانتی نہیں۔ اتنے میں چھت سے آنے والے کو خالہ نے دیکھا تو حیرانگیوں کے سمندر میں ڈوبتی چلی گئیں۔ پینٹ شرٹ پہنے گلے میں مفلر بوائے کٹ بال۔ اُف...... کسی شاعر نے سچ ہی کہا ہے کہ۔

''لڑکا نظر آتی ہے لڑکی نظر آتا ہے''۔

اس سے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکیں۔ اور نہ جانے کس طرح لرزتے گرتے گھر پہنچیں۔

ماں ہو تو ایسی

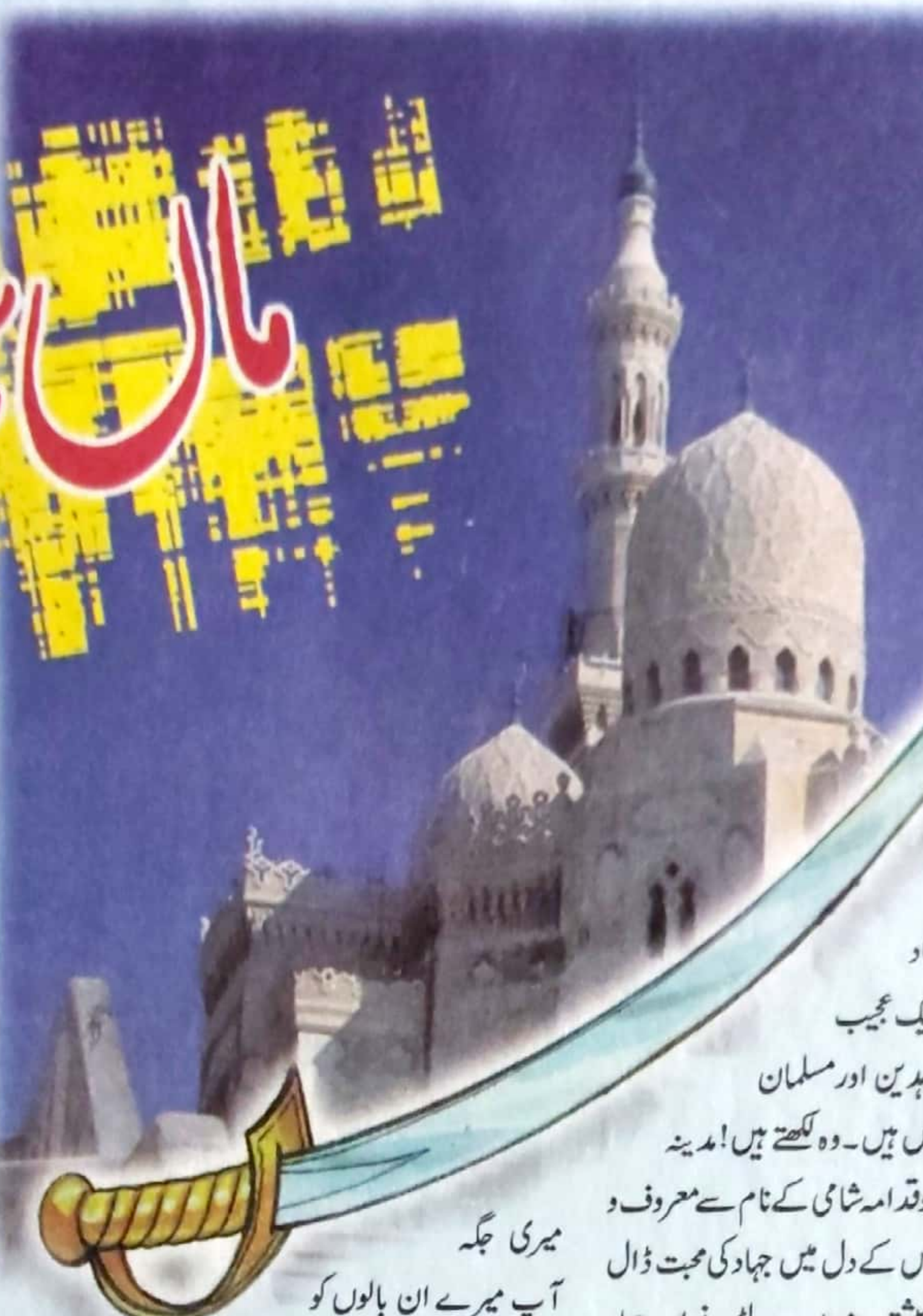

ابن جوزی دمشقی نے اپنی ایک کتاب میں ایک عورت کے جذبہ جہاد اور مالی و جانی قربانی کا ایک عجیب قصہ لکھا ہے جس میں مجاہدین اور مسلمان خواتین کے لئے بڑی عبرتیں ہیں۔ وہ لکھتے ہیں! مدینہ منورہ میں ایک شخص تھا جو ابو قدامہ شامی کے نام سے معروف و مشہور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں جہاد کی محبت ڈال دی تھی۔ چنانچہ وہ اکثر و بیشتر رومیوں سے لڑنے اور جہاد کرنے میں مصروف رہتا تھا۔ ایک دفعہ وہ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اور لوگوں سے گفتگو کر رہا تھا حاضرین مجلس میں سے کسی نے کہا کہ واقعات جہاد میں سے جو سب سے تعجب انگیز واقعہ آپ نے دیکھا ہو ہمیں سنائیے: شیخ ابو قدامہ نے کہا کہ، سنو! میں ایک دفعہ ''رقہ'' چلا گیا تا کہ کوئی اونٹ خریدوں جو ہمارے اسلحہ کے اٹھانے اور لے جانے کے کام آئے۔ چنانچہ میں ایک دن اس شہر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک عورت آئی اور اس نے مجھ سے کہا کہ اے ابو قدامہ میں نے آپ کے متعلق سنا ہے کہ آپ جہاد پر وعظ کہتے ہیں اور لوگوں کو جہاد کی ترغیب دیتے ہو، میں ایک ایسی عورت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے لمبے لمبے بالوں سے نوازا ہے میں نے اپنے اکھڑے ہوئے بالوں سے ایک رسی بٹ لی ہے اور اس پر میں نے مٹی مل لی ہے تا کہ بالوں کی بے پردگی نہ ہو آپ اس رسی کو لیجئے اور جب آپ دشمن کی سرزمین پر پہنچ جائیں اور گھمسان کی لڑائی شروع ہو جائے تلواریں ٹکرانے لگیں، تیر پھینکے جانے لگیں اور نیزے سانپوں کی طرح باہر نکل آئیں تو آپ اس رسی کو اپنے جہادی گھوڑے کے گلے میں ڈال دیں اور اس سے جہاد کریں۔ اگر آپ کو خود ضرورت نہ پڑے تو کسی ضرورت مند مجاہد کو دیجئے۔ میں اس عمل سے یہ چاہتی ہوں کہ میدانِ جہاد کا گرد و غبار میرے بالوں کو لگ جائے۔ میں ایک بیوہ عورت ہوں میرے شوہر اور میرا پورا کنبہ جہاد میں شہید ہو گیا ہے اگر مجھ پر جہاد فرض ہوتا تو میں خود چلی جاتی لہٰذا میری جگہ آپ میرے ان بالوں کو جہاد میں استعمال کریں۔ پھر اس عورت نے کہا اے ابو قدامہ یہ بات سن لو کہ جب میرا شوہر شہید ہوا تو اس نے اپنے پیچھے ایک خوبصورت لڑکا چھوڑا تھا۔ اس لڑکے نے قرآنِ کریم حفظ کر لیا ہے اور جہادی تربیت کر کے گھڑ سواری میں خوب مہارت حاصل کر لی ہے وہ تیر اندازی میں غضب کا ماہر ہے۔ وہ رات بھر تہجد پڑھتا ہے اور دن بھر روزہ رکھتا ہے اس وقت وہ خوب جوان ہے اور اس کی عمر پندرہ سال ہے۔ آج کل وہ اپنی زمینوں میں کام کے لئے گیا ہوا ہے۔ جب وہ واپس آ جائے گا اور آپ یہاں موجود ہوئے تو میں اس جوان سال بیٹے کو جہاد میں اللہ کی رضا کے لئے بطورِ ''قربانی'' پیش کروں گی۔ ''میں آپ کو دینِ اسلام کی عزت و عظمت کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے اس ثواب سے محروم نہ کریں۔''

میں نے اس عورت سے وہ بٹی ہوئی رسی لی تو دیکھا کہ وہ اس کے سر کے بالوں سے بنی ہوئی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ آپ میرے سامنے اس رسی کو اپنے سامان میں محفوظ کر کے رکھیں تا کہ مجھے تسلی ہو جائے۔ میں نے رسی کو محفوظ کر کے رکھا اور رقہ سے اپنے ساتھیوں سمیت نکلنے لگا۔ جب ہم مسلمہ بن عبدالملک کے قلعہ کے پاس پہنچے تو پیچھے سے ایک شہسوار کی چیخنے کی آواز آئی جو کہہ رہا تھا۔ اے ابو قدامہ خدا کے لئے ذرا رک جایئے! ہم رک گئے جب ہم نے دیکھا تو ایک شہسوار گھوڑے کو دوڑاتا ہوا آ رہا ہے۔ آتے ہی اس نے مجھ سے معانقہ کیا اور پھر کہنے لگا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے آپ کی رفاقت سے محروم نہیں کیا۔ میں نے ان سے کہا کہ پیارے بیٹے! آپ ذرا چہرے کو دکھا دیجئے تا کہ میں دیکھوں اگر آپ پر جہاد لازم و فرض ہو تو میں آپ کو اجازت دے دوں گا ورنہ میں آپ کو واپس کر دوں گا۔ جب اس نے چہرہ ظاہر کیا تو وہ چودھویں کے چاند کی طرح ایک خوبصورت ناز پروردہ نوعمر جوان تھا۔ میں نے کہا بیٹے! والد زندہ ہے؟ اس نے کہا نہیں شہید ہو چکے ہیں اور اسی کا بدلہ لینے کے لئے جا رہا ہوں۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت نصیب فرمائے میں نے کہا کیا آپ کی والدہ ہے؟ تو کہنے لگا والدہ حیات ہیں میں نے کہا جا کر اپنی والدہ سے اجازت لے لو اگر اس نے اجازت دے دی تو ٹھیک ہے ورنہ آپ ان کے پاس ہی رہو کیونکہ جنت ماں کے پاؤں تلے ہے اس نوجوان نے کہا اے ابو قدامہ! کیا آپ مجھے نہیں جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں کہنے لگا کہ میں تو اسی عورت کا بیٹا ہوں جس نے آپ کے پاس سر کے بال کی رسی رکھی ہے۔ آپ اتنی جلدی بھول گئے ہیں؟ ''میں ان شاء اللہ شہید ابن شہید بنوں گا'' میں اللہ تعالیٰ کے واسطہ سے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنے ساتھ جہاد میں جانے سے نہ روکیں ''میں کتاب اللہ کا حافظ ہوں اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم ہوں'' میں تیر اندازی اور گھڑ سواری کا اتنا ماہر ہوں کہ علاقے میں میرے جیسا کوئی نہیں لہٰذا آپ مجھے چھوٹا سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔ میری والدہ نے مجھے قسم کھلائی ہے کہ میں زندہ واپس نہ آؤں۔ والدہ نے چلتے وقت کہا تھا کہ اے میرے پیارے بیٹے! جب کفار سے مڈھ بھیڑ ہو تو پشت نہ دکھانا۔ اللہ کے راستے میں اپنی جان اللہ کے حوالے کر دینا اور جنت میں اللہ تعالیٰ کے پڑوس اور پھر اپنے والد کے پڑوس کی دعا مانگا کریں۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں شہادت نصیب کی تو پھر میری شفاعت بھی کرنا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ شہید اپنے خاندان کے 70 آدمیوں کی شفاعت کرے گا۔

یہ کہہ کر امی جان نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اس طرح دعا مانگی ''اے میرے مولا! اے میرے آقا! یہ میرا بیٹا ہے میرے دل کا پھل اور جسم کا پھول ہے میں نے اس کو تیری خدمت میں پیش کر دیا ہے اس کو قبول

فرما لیجئے''۔

شیخ ابوقدامہ فرماتے ہیں کہ میں جب اس لڑکے کی گفتگو سنی تو بہت رویا خاص کر اس وجہ سے کہ یہ نوعمر اور نہایت خوبصورت نوجوان تھا اور اس وجہ سے بھی کہ اس کی والدہ کے دل پر کیا گذرے گی اور اس کے صبر پر بھی رویا۔ اس لڑکے نے کہا۔ اے چچا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں اگر میری صغر سنی پر رو رہے ہیں تو یاد رکھیں مجھ سے چھوٹوں کو بھی اللہ تعالیٰ نافرمانی پر عذاب دیتا ہے۔ میں نے کہا تیری والدہ کی وجہ سے رونا آتا ہے وہ بیچاری تیرے بعد کیا کرے گی۔

خیر! ہم آگے بڑھتے گئے رات کو سفر مکمل ہوا اور صبح روشن ہو گئی لڑکا مسلسل اللہ کے ذکر میں لگا ہوا تھا میں نے جب غور سے دیکھا تو یہ لڑکا سب سے زیادہ گھڑ سواری میں ماہر تھا اور سب سے زیادہ خدمت گزار بھی تھا۔ جتنا ہم دشمن کے قریب ہوتے جاتے یہ لڑکا چست بنتا جاتا تھا دوسرے دن بھی سفر ہوا، اور غروب آفتاب کے وقت ہم دشمن کے علاقے میں پہنچ گئے ہم نے وہیں پڑاؤ ڈال دیا۔ ہم سب روزے سے تھے اس نوجوان لڑکے نے ہماری افطاری کا انتظام واہتمام کیا۔ وہ افطاری کی تیاری میں لگا ہوا تھا کہ نینداس پر غالب آئی اور وہ سو گیا سوتے میں ہم نے دیکھا کہ وہ نوجوان مسکرا رہا ہے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ بھائیو! ذرا دیکھو یہ نوجوان کیسے مسکرا رہا ہے۔ جب لڑکا نیند سے بیدار ہوا تو میں نے ان سے کہا کہ پیارے بیٹے! ہم نے آپ کو ابھی ابھی ہنستا ہوا دیکھا ذرا بتایئے، آپ نیند کی حالت میں کیوں ہنس رہے تھے۔ نوجوان نے کہا کہ میں ایک عجیب خواب دیکھ رہا تھا اس کی وجہ سے ہنسنے لگا تھا۔ خواب یہ کہ گویا میں ایک سرسبز و شاداب پر کشش باغیچہ میں ہوں میں اس میں گھوم رہا تھا اور لطف اٹھا رہا تھا کہ اچانک میں نے وہاں ایک عالیشان محل دیکھا جو چاندی جواہرات اور موتیوں سے بنا ہوا تھا اس کے دروازے سونے کے تھے اور اس پر سلیقے سے پردے آویزاں تھے۔ اچانک ان پردوں کو کچھ لڑکیوں نے ہٹایا وہ لڑکیاں چاند کی طرح چمک رہی تھیں۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو سب نے مجھے خوش آمدید کہا میں نے خواب میں ایک کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ کہنے لگی کہ جلدی نہ کیجئے۔ ابھی آپ کا وقت نہیں آیا میں نے سنا کہ وہ آپس میں کہہ رہی تھیں کہ یہ نوجوان ''مرضیہ'' کا شوہر ہے۔ پھر انہوں نے مجھے کہا کہ آپ پر اللہ رحم کرے ذرا آگے بڑھیئے میں کچھ آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس محل میں ایک کمرہ ہے جو سب سے بلندی پر ہے اور خالص سونے کا بنا ہوا ہے جس میں زبرجد کا بنا ہوا ایک سبز پلنگ بچھا ہوا ہے اس کے پائے سفید اور چمک دار چاندی کے بنے ہوئے ہیں اس پر ایک ایسی خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کا چہرہ آفتاب کی طرح چمک رہا تھا۔ اگر اللہ میری نگاہوں کی حفاظت نہ کرتا تو میرے نگاہیں چلی جاتیں اور میری عقل سلب ہو جاتی جب اس لڑکی نے مجھے دیکھا تو کہا۔ مرحبا! مرحبا! آیئے! آیئے! خوش آمدید! خوش آمدید! اے اللہ کے محبوب اب آپ میرے لئے ہیں اور میں آپ کے لئے ہوں میں اس کی طرف بڑھنے لگا تو وہ کہنے لگی کہ نہیں نہیں ابھی وقت نہیں آیا۔ ہاں کل ظہر کے وقت کا وعدہ ہے۔ مبارک ہو، مبارک ہو۔ شیخ ابوقدامہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس لڑکے سے کہا کہ آپ نے کیا ہی عمدہ اور اچھا خواب دیکھا ہے رات بھر ہم نوجوان کے خواب پر تعجب کر رہے تھے۔ جب صبح ہوئی تو ہم سب گھوڑوں پر سوار ہوئے اور میدانِ کارزار کے لئے تیار ہوئے۔ اتنے میں کسی پکارنے والے نے پکارا کہ۔

یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبِیْ وَفِی الْجَنَّۃِ ارْغَبِیْ، اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا.

اے اللہ تعالیٰ کے شہسوار و اور اس دین کے مددگار و! سوار ہو کر چلو اور جنت کی طرف بڑھو، تم ہلکے ہو یا بوجھل جلدی جلدی نکلو۔

جونہی یہ آواز ختم ہوئی تو لشکر کفار نمودار ہوا اللہ اس کو ذلیل کرے وہ تو ٹڈی دل لشکر تھا جو چاروں طرف پھیل چکا تھا۔ ہم میں سب سے پہلے اس نوجوان نے لشکر کفار پر ایسا حملہ کیا کہ ان میں اندر تک گھستا چلا گیا۔ اس نے کفار کے جمگھٹے کو تتر بتر کر دیا اور بیچ میں جا کر دشمن کے لشکر کو تہس نہس کر دیا کئی بہادروں کو اس نے موت کے گھاٹ اتار دیا اور کئی کفار کو زمین پر پچھاڑ دیا۔ میں نے جب اس لڑکے کے تابڑ توڑ حملوں کو

صائمہ شفیق الرحمٰن

دیکھا تو میں اس کے پاس گیا اور اس کے گھوڑے کی لگام کو پکڑ کر کہا کہ اے پیارے بیٹے! اب آپ واپس ہو جایئے۔ آپ نوعمر ہیں۔ جنگی چالوں کا زیادہ تجربہ بھی نہیں۔ اس نے کہا اے چچا جان! کیا آپ نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی؟

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْھُمُ الْاَدْبَارَ.

اے چچا جان کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ پیچھے مڑ کر جہنم کا مستحق بنوں؟ ہم اسی گفتگو میں تھے کہ اچانک کفار نے ہم پر یکبارگی حملہ کیا یہ حملہ اتنا سخت تھا کہ ہر آدمی اپنی اپنی فکر میں مشغول ہو گیا اس دوران لڑکے اور میرے درمیان بھی کفار حائل ہو گئے اور ہم ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اس حملے میں مسلمانوں کی بڑی تعداد شہید ہوئی۔ جب جنگ رک گئی تو نہ زخمیوں کا حساب لگایا جا سکتا تھا اور نہ شہیدوں کا کوئی حساب تھا میں اپنے گھوڑے سمیت شہداء کی لاشوں میں گھومنے لگا ہر طرف لاشیں ہی لاشیں تھیں اور سیلاب کی طرح خون بہہ رہا تھا۔ شہداء کے چہرے خون اور غبار کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے تھے۔ میں گھوم ہی رہا تھا کہ اچانک اس نوجوان کو زمین پر پڑا ہوا دیکھا جو گھوڑوں کے سموں کے نیچے کچلا پڑا تھا اور اس کے چہرے اور جسم پر گویا غبار اور مٹی کا ڈھیر لگا ہوا تھا اور وہ اپنی آخری سانس میں یہ کہہ رہا تھا۔ ''اے مسلمانوں خدا کے لئے میرے پاس میرے چچا! ابوقدامہ کو بھیجو۔'' میں نے جب اس کی آواز سنی تو اس کے قریب آیا۔ دیکھا تو وہ اپنے خون کے حوض میں الٹ پلٹ ہو رہا تھا۔ کثرتِ خون اور کثرتِ غبار اور گھوڑوں کے کچلے جانے کی وجہ سے میں اس کو نہیں پہچان سکا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ ہاں میں ابوقدامہ ہوں۔ اس پر لڑکے نے کہا کہ چچا جان! رب کعبہ کی قسم! خواب کی تعبیر سچ نکلی میں اس کے چہرے پر جھک گیا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور اس کے چہرے سے مٹی اور خون اپنی چادر سے صاف کرنے لگا اور کہا کہ اے پیارے بیٹے! مجھے اپنی شفاعت میں قیامت کے روز نہ بھولنا۔ نوجوان نے کہا آپ جیسے محسن کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ آپ اپنی چادر سے میرا خون کیوں پونچھتے ہیں ؟ میرا اپنا کپڑا زیادہ مناسب ہے کہ اس سے میرا خون پونچھا جائے۔ پھر اس نوجوان نے کہا کہ اے چچا جان! یہ خون چھوڑ دیجئے کہ میں اپنے رب کے ساتھ اسی خون سے ملاقات کروں۔ خواب میں جس حور کو میں نے دیکھا تھا وہ سامنے کھڑی ہے اور میری روح کے نکلنے کے انتظار میں ہے اور مجھے کہہ رہی ہے کہ میں مشتاق دیدار ہوں جلدی سے میرے پاس آ جایئے۔ اے چچا جان! میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحیح سالم لوٹا دیا۔ تو میرے یہ خون آلود کپڑے میری مسکین اور غمگین والدہ تک پہنچا دیں تا کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ میں نے ان کی وصیت کو پورا کر دیا ہے اور مشرکین کے مقابلے میں کسی بزدلی سے کام نہیں لیا۔ آپ ان کو میرا اسلام پہنچا دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانی کو قبول کر لیا۔ اے چچا جان! میری ایک چھوٹی سی بہن ہے۔ جس کی عمر دس سال ہے۔ میں جب بھی گھر سے باہر جاتا تو وہ مجھے رخصت کرتی اور جب بھی گھر پر آتا تو وہ سب سے پہلے مجھے ملتی اور سلام کرتی اس دفعہ جب میں آ رہا تھا تو اس نے مجھے رخصت کرتے وقت کہا کہ بھائی جان! جلدی واپس آئیں دیر نہ کریں میری اس بہن سے جب آپ کی ملاقات ہو تو اس سے میرا اسلام کہئے گا اور پھر یہ کہنا کہ آپ کا بھائی جان کہتا ہے کہ ''خدا حافظ جنت میں ملاقات ہوگی'' یہ کہہ کر اس نوجوان نے کلمہ شہادت پڑھا اور جان جان آفرین رب العالمین کے حوالے کر دی۔ ہم نے اس کو انہی کپڑوں میں دفنایا اور واپس ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے۔

جب ہم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس ''رقہ'' پہنچے تو میں اس نوجوان کے گھر گیا دیکھا تو اسی لڑکے کی طرح اس کی خوبصورت ننھی منی معصوم بچی دروازے پر کھڑی ہے اور جہاد سے واپس لٹنے والوں سے پوچھ رہی ہے کہ میرے بھائی کو آپ لوگوں نے نہیں دیکھا لوگ جواب دیتے ہیں کہ ہم اس کو نہیں جانتے ہیں۔ جب میں اس بچی کی طرف بڑھا تو وہ کہنے لگی کہ چچا جان آپ کہاں سے آئے ہیں، میں نے کہا میں جہاد سے لوٹ کر آیا ہو وہ کہنے لگی کہ میرا بھائی لوٹ کر نہیں آیا؟ یہ کہہ کر وہ چیخ اٹھی اور کہا کہ سب لوگ آ گئے ہیں۔ میرا پیارا بھائی کیوں نہیں آیا، میں نے اسے تسلی دی اور کہا کہ اپنی امی سے جا کر کہہ دو کہ ابوقدامہ آیا ہے، اس دوران میری گفتگو کو اس خاتون نے سن لیا، میں نے اس کو سلام کیا۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

ندامت کے آنسو

ارے اتنا بڑا بنگلہ، چار چار گاڑیاں اور "نوریا" تو اتنی حسین ہے جیسی چاند کا ٹکڑا، صائمہ بیگم نے سلمٰی کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا، چلیں اچھا ہوا آپ کو لڑکی پسند آ ہی گئی۔

ارے ہاں پسند کیوں نہ آتی ان لوگوں میں ناپسند والی کوئی بات ہی نہیں ہے، اس شہر کے سب سے بڑے بزنس مین ہیں، نوریا ان کی اکلوتی بیٹی ہے۔

چلو اچھا ہے لیکن باجی میں اب بھی یہی کہوں گی کہ فائزہ بہت اچھی لڑکی ہے اور پھر ہماری نند کی بیٹی ہے جب گھر میں لڑکی موجود ہے تو پھر آپ باہر لڑکیاں کیوں دیکھ رہی ہیں، سلمٰی نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

ارے ہے...... رہنے بھی دو...... میں اپنے انجینئر بیٹے کی شادی اس میٹرک پاس دقیانوسی لڑکی سے ہرگز نہیں کروں گی، صائمہ بیگم نے تنک کر کہا۔

لیکن باجی! آپ یہ بھی تو دیکھیں کہ وہ کتنی سگھڑ اور رکھ رکھاؤ والی لڑکی ہے، ارے رہنے دو رکھ رکھاؤ وہ نہ شادیوں میں آتی جاتی ہے نہ زیادہ باہر نکلتی ہے اور نہ ہی زیادہ پڑھی لکھی ہے، وہ کیا جانے رکھ رکھاؤ اور پھر اتنے پردے میں رہتی ہے جیسے کوئی حور پری ہو، صائمہ بیگم نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

جیسے آپ کی مرضی، سلمٰی بیگم یہ کہہ کر کچھ سوچتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں، ارے بیٹھو ناں، ابھی تو تم نے پوری بات بھی نہیں سنی۔

نہیں بہت دیر ہوگئی ہے، رات کا کھانا بھی پکانا ہے اور وہ بھی دفتر سے آنے والے ہوں گے، اچھا السلام علیکم، سلمٰی یہ کہتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئی۔

سلمٰی اور صائمہ دونوں سگی بہنیں تھیں، مگر دونوں کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق تھا، صائمہ بڑی لیکن انتہائی ضدی اور خود غرض قسم کی عورت تھی جبکہ سلمٰی چھوٹی لیکن انتہائی عقلمند اور سلجھی ہوئی تھی۔ دونوں بہنوں کی شادی ان کے تایا کے بیٹوں سے ہوئی تھی، سلمٰی کے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا عبدالصمد تھا جبکہ صائمہ کا ایک ہی بیٹا شبیر تھا جس کے لئے وہ لڑکیاں دیکھ رہی تھی، صائمہ چاہتی تھی کہ کسی بڑے گھر میں اپنے بیٹے کی شادی کرے اور لڑکی بہت سارا جہیز لے کر آئے اور شبیر کی خواہش تھی کہ لڑکی خوبصورت ہونی چاہئے اسی چکر میں وہ 35 لڑکیاں دیکھ چکی تھیں، لیکن کوئی لڑکی ابھی تک ان کے معیار پر پوری نہیں اتری تھی آخر ان کے ایک جاننے والے کے توسط سے وہ نوریا کے گھر جا پہنچی اور یہ رشتہ طے پا گیا۔ اُدھر سلمٰی نے اپنے بیٹے عبدالصمد کے لئے فائزہ کا رشتہ مانگ لیا۔ فائزہ کی شرط تھی کہ شادی انتہائی سادگی سے ہوگی اور کوئی تصویر اور مووی نہیں بنائی جائے گی، لہٰذا شادی بالکل شرعی طریقے سے انجام پائی۔ ویسے "تمہیں عبدالصمد کے لئے کوئی اور لڑکی نہیں ملی، کوئی امیر لڑکی دیکھتی عبدالصمد کو تو ایک سے ایک لڑکی مل جاتی، فائزہ تو کوئی جہیز بھی نہیں لائی، صائمہ نے چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔"

ارے نہیں باجی، اصل میں عبدالصمد کی خواہش تھی کہ لڑکی شرعی احکام کی پابند ہو اور میری بھی یہی خواہش تھی اور کیونکہ فائزہ دیکھی بھالی لڑکی تھی، اس لئے ہم نے سوچا اس سے بہتر کوئی رشتہ نہیں مل سکتا اور رہی جہیز کی بات، تو ہم نے

بنت محمد اقبال

خود ہی جہیز سے منع کیا تھا کیونکہ ہمارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے اور ویسے بھی دولت میں سکون کہاں ساری بات سیرت کی ہوتی ہے اور فائزہ، ماشاء اللہ بہت اچھی لڑکی ہے سلمٰی نے بڑے مان سے کہا۔

اچھا ہاں وہ میں کہہ رہی تھی کہ ایک مہینے بعد شبیر کی شادی ہے، اب اس کی شادی کی تیاریاں کرنی ہیں صائمہ نے جلدی سے بات کاٹ کر کہا، ہاں ہاں کیوں نہیں سلمٰی بولی۔

☆☆☆

شبیر کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھی اور فائزہ نے شادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس نے خود اپنے ہاتھوں سے شادی کے کپڑے سیئے اور ساری بری اس نے تیار کی، اس کے علاوہ شادی کا سارا انتظام اس نے بہت احسن طریقے سے سنبھالا، آخر شادی کا دن بھی آ پہنچا اور شبیر کی شادی انتہائی دھوم دھام سے ہوئی۔

جہیز اتنا آیا تھا کہ ان کا گھر چھوٹا پڑ گیا تھا اور صائمہ بیگم جہیز دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی اور خاص طور پر گاڑی دیکھ کر تو وہ پھولے نہ سماتی۔

☆☆☆

شادی کے دوسرے دن ہی نوریا گاڑی لے کر جانے لگی۔ صائمہ نے پوچھا کہاں جا رہی ہو، ممی پاپا کے پاس نوریا بولی۔

ارے کیا اکیلی جاؤ گی۔ نہیں تو کیا محلے والوں کو ساتھ لے کر جاؤں گی، نوریا اچھل کر بولی۔

اے بہو میرا یہ مطلب نہیں تھا، میں کہہ رہی تھی کہ شبیر کے ساتھ چلی جانا، مجھے خود گاڑی چلانا آتی ہے اور آپ مجھ پر پابندیاں لگانے والی کون ہوتی ہیں، نوریا یہ کہتی ہوئی گاڑی لے کر نکل گئی اور وہ سکتے کی حالت میں کھڑی رہ گئی۔

شادی کے بعد سے ان کے گھر کا سکون ختم ہو گیا تھا، نوریا انتہائی آزاد خیال لڑکی ثابت ہوئی تھی، وہ نہ کوئی کام کرتی اور نہ ہی گھر میں ٹکتی، گھر میں ہوتی تو اپنے دوستوں کو پارٹیاں دیتی رہتی ورنہ پھر گاڑی لے کر نکل جاتی اور منع کرنے پر گھر میں لڑائی جھگڑے ہوتے۔ شبیر سے بہو کی شکایت کرتیں تو وہ کہتا خود ہی لائی تھیں، بھگتیں غرض ان کا گھر جہنم بن کر رہ گیا تھا اور نوریا کے اخراجات بڑھتے جا رہے تھے اور اب اس کی نئی فرمائش تھی کہ وہ صائمہ بیگم کے ساتھ نہیں رہ سکتی، صائمہ بیگم بیمار رہنے لگی تھی۔

☆☆☆

کافی دنوں بعد وہ سلمٰی کے گھر گئیں تو سلمٰی انہیں دیکھ کر حیران رہ گئی۔ ارے باجی آپ اتنی کمزور ہو گئیں ہیں، اب وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھیں کیونکہ انہیں سب نے سمجھایا تھا کہ کوئی گھریلو لڑکی دیکھو، لیکن ان پر تو دولت کا بھوت سوار تھا۔

فائزہ کپڑے دھو رہی تھی، فوراً شربت کا گلاس لے کر آئی۔ ارے ممانی جان کیسی ہیں آپ؟ ٹھیک ہوں بیٹا انہوں نے تھکے تھکے لہجے میں کہا، وہ چپ چاپ بیٹھی فائزہ کو دیکھتی رہی جو کہ کپڑے مشین میں ڈال کر اب باورچی خانے میں دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی۔

اچھا اب میں چلوں صائمہ نے اٹھتے ہوئے کہا، ارے بیٹھو ناں سلمٰی بولی۔

نہیں ممانی جان آپ کھانا کھائے بغیر نہیں جائیں گی میں نے آلو قیمہ بنایا ہے، بس تیار ہے، سلمٰی نے فخریہ انداز میں بہو کو دیکھتے ہوئے کہا، ارے کیا بتاؤں اس نے تو مجھے چارپائی پر بٹھا دیا ہے، ذرا کام نہیں کرنے دیتی، اس نے گھر کو جنت بنا دیا ہے اور سارا انتظام خود ہی سنبھال لیتی ہے۔

ارے امی جان! یہ تو میرا فرض ہے، فائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور صائمہ بیگم اس کے معصوم چہرے کو دیکھتی رہ گئی، واقعی کتنا سکون ہے اس گھر میں، سکون دولت اور حسن میں نہیں بلکہ سیرت و کردار میں ہے، بہت مہنگا سودا کیا ہے، میں نے نادانی میں اتنے قیمتی ہیرے کو ٹھکرا کر بہت بڑی غلطی کی لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا، میں نے لالچ میں آ کر خود کو بھی اور اپنے بیٹے کو بھی پریشان کر دیا۔

وہ شرمندہ شرمندہ سر جھکائے بیٹھی تھیں اور ندامت کے آنسوان کے چہرے پر بہہ رہے تھے۔

بال دھونے کا دیسی طریقہ

اخت اقبال

پہلے زمانے میں ملتانی مٹی سے سر دھویا جاتا تھا، پھر سرسوں کی کھلی بھگو کر اس سے سر صاف کیا جانے لگا۔ اس سے کھوپڑی کی جلد ٹھیک رہتی تھی، میل کچیل صاف ہو جاتا تھا۔ سرسوں کی کھلی کا پانی موٹی ململ پر چھان لیا جاتا تھا اور اس پانی سے سر دھوتے تھے۔ دیہاتوں میں اب بھی تازہ اور گاڑھی چھاچھ سے سر دھویا جاتا ہے۔ چھاچھ (لسی) سے بال چمکیلے اور مضبوط ہوتے ہیں لیکن اس سے بالوں میں ناخوش گوار بو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے بعد میں شیمپو کر لینا چاہئے۔

بالوں کے لئے ایک اور ٹوٹکا ہے، آملہ اور سیکا کائی خرید لیں، ایک پاؤ آملہ اور ایک چھٹانک سیکا کائی کی پھلیاں کوٹ کر رکھ لیں، دو بڑے چمچے سفوف کے پانی میں بھگو دیں صبح اس پانی سے سر دھوئیں۔ بادام کی کھلی بازار سے لا کر رکھ لیں تھوڑے سے پانی میں بھگوئیں۔ اس سے سر دھونے سے بال نرم ہو جاتے ہیں۔ خشک بالوں کے لئے ایک کپ دہی میں دو بڑے چمچ سرسوں کا تیل ملا کر پھینٹ لیں، سر میں لگانے کے دس منٹ بعد شیمپو کر لیں۔ انڈا توڑ کر اس میں زیتون کا تیل ایک چمچ ملا کر سر میں لگائیں اور آدھے گھنٹے بعد سر دھو لیں بال خوب صورت اور گھنے ہوں گے بال لمبے، گھنے اور چمک دار کرنے کا ایک ٹوٹکہ ہے۔ ایک چقندر، ایک ٹکڑا روندا سہ، ایک ٹی اسپون چائے کی پتی کو چار پانچ گلاس پانی میں پکا کر ایک گلاس بنا لیں، اب اسے چھان کر اس میں ایک چمچ لیموں کا رس، دو چمچ سرسوں کا تیل اور حسب ضرورت مہندی گھول کر کچھ گھنٹے کے لئے رکھ دیں بال بھی چمک دار ہو جائیں گے۔

بالوں کی شادابی قائم رکھنے کے لئے بھی اقدامات ضروری ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو تفکرات اور پریشانیوں سے بچائیں۔ خوش رہنے کی کوشش کریں۔ چڑچڑے پن اور غصے سے دور رہیں۔ سر دھونے کے لئے کبھی تیز گرم پانی استعمال نہ کریں، گرمیوں میں عام پانی سے اور سردیوں میں ہلکے گرم پانی سے سر دھوئیں۔ نہانے سے پہلے تھوڑا تیل لگائیں اس سے بالوں میں مضبوطی آجاتی ہے، بازاری خوشبودار تیل لگانے کی بجائے ناریل یا سرسوں کا تیل بالوں میں لگائیں۔ مندرجہ بالا اقدامات سے انشاء اللہ آپ کے بال صحت مند رہیں گے۔

اگر سارے مرد چار چار شادیاں کرلیں؟

حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری نور اللہ مرقدہ کے پاس ایک خاتون آئیں اور ان سے مسئلہ پوچھا کہ حضرت! پھوپھی اور خالہ کی زندگی میں تو پھوپھا اور خالو کے سامنے آجانے میں تو کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے کیونکہ پردہ تو ان سے کرنا چاہئے جن سے نکاح جائز ہو!!

حضرت نے فرمایا:

''اچھا اگر سارے مرد چار چار نکاح کرلیں کہ ان کے ہوتے ہوئے پانچویں سے نکاح کرنا ناجائز ہے تو ان سب کے سامنے آنے لگو گی؟''

عرض کیا ''نا حضرت یہ کس ہوسکتا ہے؟''

فرمایا ''پھر اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ خالو اور پھوپھا کے سامنے آؤ۔''

مرسلہ: اُم ذیشان معاویہ لاہور

آنکھوں کی قدر کیجئے

بلقیس نواز

خوبصورت آنکھیں ہمیشہ اچھی لگتی ہیں آنکھوں کو مزید خوبصورت بنانے کے لئے کچھ مشورے پیش خدمت ہیں تاکہ آپ کی آنکھیں اور خوبصورت ہو جائیں۔

❖ ہمیشہ اچھی خوراک کھائیں اور وٹامن اے سے بھرپور غذا استعمال کریں۔

❖ آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھوتی رہیں اس سے آنکھوں کو سکون ملے گا۔

❖ رات کو سونے سے پہلے تین تین سلائی سرمہ لگانے سے بھی آنکھیں مضر اثرات سے بچ جاتی ہیں اور یہ ایک پیاری سنت بھی ہے۔

❖ سونے سے پہلے ہر قسم کا میک اپ دور کرلیں ورنہ اس کے برے اثرات آنکھوں میں پڑتے ہیں۔

❖ نیم گرم دودھ میں روئی کو بھگو کر پندرہ منٹ تک آنکھوں پر رکھیں اس سے تھکاوٹ دور ہوگی اور آنکھیں خوبصورت ہوں گی۔

❖ اگر آنکھوں پر سیاہ حلقے ہوں تو دودھ اردگرد لگایا کریں آہستہ آہستہ حلقے دور ہو جائیں گے۔

❖ گلاب کے عرق میں روئی کو بھگو کر آنکھوں پر رکھنے سے سیاہ حلقے بھی دور ہو جاتے ہیں اور تازگی بھی ملتی ہے۔

❖ سیاہ حلقوں کے علاج کے لئے اپنی آنکھوں پر کھیرے کی قاشیں رکھیں۔

❖ آنکھوں کے اردگرد آلو کو پیس کر لگانے سے بھی حلقے دور ہو جاتے ہیں۔

❖ چند قطرے عرق گلاب ڈالنے سے بھی آنکھوں کی صفائی ہوتی ہے۔

❖ لیزر اور کمپیوٹر کے سامنے کام کرنے والے اگر چند قطرے روزانہ عرق گلاب آنکھوں میں ڈالیں تو ان کی آنکھیں لیزر شعاعوں کے اثرات سے بچ سکتی ہیں۔

❖ آنکھیں قدرت کا ایک انمول تحفہ ہیں ہمیں ان کی سلامتی پر شکر ادا کرنا چاہئے۔

❖ آخری بات کہ آنکھیں بغیر میک اپ کے بھی خوبصورت لگ سکتی ہیں اگر ان میں شرم و حیا ہو، حرام امور کا ارتکاب نہ کرتی ہوں، اپنی آنکھوں کی حفاظت کیجئے۔

پُھلبھری، برص

LEUCODERMA-VITILIGO

سفید داغ قابل علاج مرض ہے

Steroids Free Most Progressive Treatment

(ماہر برص)

اجمل زیدی

ایوارڈ یافتہ

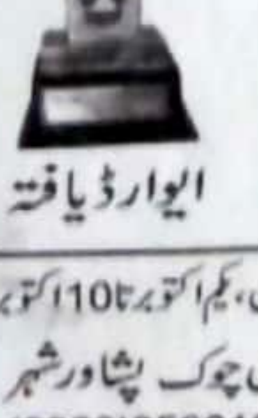

ایوارڈ یافتہ

کے دورۂ پاکستان کا مستقل پروگرام

کراچی قیام	13 مارچ تا 27 مارچ، 13 جولائی تا 27 جولائی، 13 نومبر تا 27 نومبر ہوٹل مہران، شاہراہ فیصل، کراچی۔ فون: 9-5660851(021) موبائل: 8566188(0300)
پشاور قیام	یکم فروری تا 10 فروری، یکم جون تا 10 جون، یکم اکتوبر تا 10 اکتوبر ہوٹل امین، جی ٹی روڈ ہشت نگری چوک پشاور شہر فون: 19-218215(091) موبائل: 8566188(0300)
ملتان قیام	28 مارچ تا 6 اپریل، 28 جولائی تا 6 اگست، 28 نومبر تا 7 دسمبر ہوٹل سلور سینڈ، ریلوے روڈ نزد چوک عزیز ہوٹل، ملتان۔ فون 518061-62/582803(061) موبائل 8566188(0300)
لاہور قیام	14 فروری تا 27 فروری، 14 جون تا 27 جون، 14 اکتوبر تا 27 اکتوبر عامر ہوٹل، لوئر مال نزد سیشن کورٹ، لاہور فون: 19-7115015(042) موبائل: 8566188(0300)
اسلام آباد مستقل پتہ	8 اپریل تا 30 مئی، 8 اگست تا 30 ستمبر، 9 دسمبر تا 30 جنوری مکان نمبر 62 سٹریٹ نمبر 20 سیکٹر G-8-1 تعلیمی چوک (سریا چوک) اسلام آباد فون: 2254595-2255880-(051) موبائل 8566188(0300)

E-mail:syedajmalzaidi@hotmail.com - syedajmalzaidi@yahoo.co.uk

آپ کا دسترخوان

شگفتہ فیصل، فیصل آباد
عائشہ اسد، ملتان

بہنوں کو بڑی عید مبارک ہو۔ میرا خیال ہے ابھی عید کا گوشت ختم نہیں ہوا ہوگا، فریزر زندہ باد، ابھی کچھ دنوں تک قربانی کا گوشت فریزر سے برآمد ہوتا رہے گا۔ اس لئے امید ہے میری بتائی ہوئی ترکیبیں بے محل معلوم نہیں ہوں گی۔

کناں گوشت بنانے کا طریقہ:

اشیاء: پیاز تین عدد۔ ایک کلو بکرے کا گوشت۔ ثابت گرم مصالحہ۔ سبز الائچی کے چند دانے۔ حسب ذائقہ نمک۔ سوکھا دھنیا ایک چمچ پسا ہوا۔ ہلدی اور سرخ مرچ حسب ذائقہ۔ ایک کھانے کا چمچ ادرک پسا ہوا۔ دہی ڈیڑھ پیالی چار چمچ آٹا۔ سجانے کے لئے تھوڑا سا سبز دھنیا۔ ایک پیالی تیل یا گھی۔

ترکیب: مٹی کی ہانڈی لیکر اس میں ایک پیالی تیل ڈال کر چولہے پر چڑھا دیں۔ تیل گرم ہو جائے تو اس میں گرم مصالحہ مثلاً سبز الائچی کے چند دانے، بڑی الائچی کے چند دانے، لونگ چار عدد، ایک چھوٹا سا ٹکڑا دارچینی، چھوٹا چائے کا چمچ زیرہ، سات عدد کالی مرچ یہ سب چیزیں تیل میں لائیٹ براؤن کرلیں۔ تو اس میں تین عدد پسے ہوئے پیاز ڈال دیں۔ پیاز ہلکا سا براؤن ہو جائے تو گوشت ڈال دیں۔ اب اس میں دھنیا، ہلدی، سرخ مرچ اور ادرک ڈال دیں۔ اب اس میں دہی بھی ملا دیں۔ ساری چیزیں ڈال کر گوشت کو اتنا بھونیں کہ تیل اوپر آجائے۔ پھر اس میں سات پیالی پانی ڈال کر آٹے کی لئی سے ڈھکن مضبوطی سے چاروں اطراف سے جوڑ لیں۔ آدھ گھنٹے تک پکنے کے لئے رکھ دیں۔ آدھے گھنٹے کے بعد احتیاط سے ڈھکن کو کھولیں اور اس میں چار چمچ آٹا، ایک پیالی نیم گرم پانی میں گول کر آہستہ آہستہ ڈالیں اور متواتر چمچ چلاتے رہیں۔ اسی طرح اس آٹے کو گوشت میں پندرہ منٹ تک پکنے دیں۔ اس دوران ڈھکن نہیں دینا۔ آپ آخر میں سبز دھنیا اور تھوڑا سا ادرک ڈال کر سجا دیں۔ مزیدار کناں گوشت تیار ہے۔ نان کے ساتھ کھائیں۔

سیخ کباب بنانے کا طریقہ:

اشیاء: قیمہ آدھ کلو۔ ناریل کدوکش کیا ہوا تین چمچ۔ بیسن دو چمچ کھانے والے ہلکا براؤن کیا ہوا۔ دو ڈبل روٹی کے پیس دودھ میں ڈبوئے ہوئے۔ لہسن۔ ادرک کا پیسٹ ایک چمچ کھانے والا۔ کالی مرچ چائے والا چمچ۔ نمک حسب ذائقہ۔ ہری اور سرخ مرچ حسب ذائقہ۔ ایک کپ تیل فرائی کرنے کے لئے۔

ترکیب: قیمے کو اچھی طرح دھولیں۔ اب اس میں ناریل بیسن براؤن کیا ہوا، ڈبل روٹی کے دو عدد پیس دودھ میں ڈوبے ہوئے، لہسن، ادرک، کالی مرچ، نمک حسب ذائقہ ہری اور سرخ مرچ ڈال کر یہ سب چیزیں اچھی طرح ہاتھوں کی مدد سے مکس کریں۔ مٹھی میں ان سب چیزوں کو لے کر کباب کی شکل دے دیں۔ اب فرائی پین میں آئل یا گھی ڈال کر فرائی کریں۔ اتنا فرائی کریں کہ براؤن ہو جائے تو کیچپ کے ساتھ کھائیں۔

روغنی نان بنانے کا طریقہ:

اشیاء: آدھ کلو میدہ۔ ایک چمچ کھانے کا میٹھا سوڈا۔ آدھا چمچ بیکنگ پاؤڈر۔ حسب ذائقہ نمک۔ ایک چمچ کلونجی۔ تین کھانے چمچ گھی یا آئل۔ آدھ پیالی دہی۔ آدھ پیالی دودھ نیم گرم۔ ایک عدد انڈا۔ ایک چمچ تل۔

ترکیب: میدہ گھوندنے سے پہلے اس میں میٹھا سوڈا، بیکنگ پاؤڈر، نمک، کلونجی، گھی یا آئل، دہی، دودھ، انڈا آٹے کی طرح گوندھ لیں۔ اگر پانی کی تھوڑی بہت اس میں ضرورت پڑے تو نیم گرم پانی استعمال کریں۔ پکانے سے پہلے تقریباً 6 گھنٹے پہلے گوندھ کر خمیرہ بنالیں۔ اس طرح بہت مزیدار نان بنیں گے۔ نان کے ایک طرف تھوڑے سے تل پھیلا دیں۔ عام توے پر بھی پکا سکتے ہیں۔

گوشت کا حلوہ:

اشیاء: آدھا کلو قیمہ۔ آدھا کلو چینی۔ 2 کلو دودھ۔ ایک پاؤ یا ایک پیالی کھویا کدوکش کیا ہوا۔ گھی ایک پیالی۔ الائچی دو سے تین دانے۔ کشمش۔ پستہ۔ کھویا۔ بادام وغیرہ۔

ترکیب: سب سے پہلے قیمے کو کافی سارے پانی میں ابال لیں۔ پھر اس کا تمام پانی قیمے سے الگ کرلیں۔ اب اس قیمے کو دودھ میں اچھی طرح ابال لیں۔ اس دودھ کو گوشت میں اچھی طرح خشک کرلیں۔ پھر اس دودھ میں خشک کیے ہوئے مکسچر کو بلینڈر میں ڈال کر اچھی طرح بلینڈ کرلیں۔ اب ایک برتن میں ایک پیالی گھی ڈال کر گرم کریں اور اس الائچی کے دو سے تین دانے ڈال لیں۔ جب گھی میں سے خوشبو آنے لگے تو اس میں بلینڈ کیا ہوا مکسچر ڈال کر اچھی طرح براؤن کرلیں پھر اس میں کھویا اور چینی ڈال کر خوب اچھی طرح پکائیں۔ اب اس میں تمام میوہ جات ڈال دیں 2 منٹ فرائی کرنے کے بعد اتار لیں۔ مزے دار گوشت کا حلوہ تیار ہے۔ سات سے آٹھ افراد کے لئے کافی ہے۔

کچن ٹپس

ثوبیہ سلیم

۱۔ پینٹ کے داغ:

گھر میں رنگ وروغن ہونے کے بعد کھڑکیوں کے شیشوں پر پینٹ کے داغ پڑ جاتے ہیں۔انہیں ہٹانے کے لئے ایک دیگچی میں پانی گرم کر کے اس میں چار چمچ سرکہ ملا دیں پھر کسی نرم کپڑے کو اس پانی میں بھگو کر شیشے صاف کر لیں۔

۲۔ ہاتھوں سے مرچ کی جلن دور کرنے کی ترکیب:

ا۔تھوڑے سے پانی میں چھوٹی سی گڑ کی ڈلی ملا کر ہاتھوں پر ملیں تو جلن کم ہو جائے گی۔۲۔اکثر مرچیں پیسنے یا ہری مرچ کاٹنے سے ہاتھوں میں جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ اس جلن کو دور کرنے کے لئے تھوڑا سا نیل پانی میں ملا کر ہاتھوں پر لگا دیجئے اور پانچ منٹ کے بعد ہاتھوں کو دھوڈالئے جلن دور ہو جائے گی۔

۳۔ مٹاپا دور کرنا:

موٹا پا دور کرنے کے لئے صبح نہار منہ ایک گلاس پانی میں لیموں کا رس ملا کر پی لیا کریں۔

۴۔ چینی کی حفاظت:

اگر چینی کے ڈبے میں دس عدد لونگ ڈال دیں تو چینی میں چیونٹیاں نہیں آتیں اور وہ زیادہ عرصے تک محفوظ رہتی ہے۔

۵۔ چھریاں تیز رکھیں:

ہر ہفتے نمک والے گرم پانی میں چھری کو خالی جلائیں اس طرح چھری کی دھار جلد خراب نہیں ہوگی۔

۶۔ پھلوں میں رس پیدا کرنا:

پھلوں میں سے زیادہ رس نکالنے کے لئے تھوڑی دیر پہلے انہیں گرم پانی میں بھگو دیں۔

۷۔ سوجی کو کیڑوں سے بچائیں:

سوجی کو چھان کر توے پر ہلکا سا بھون لیں اور ٹھنڈا کر کے پلاسٹک کے شاپر میں ڈال کر فریزر میں رکھ دیں۔سوجی میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔

۸۔ انڈوں کو زیادہ دیر محفوظ رکھنا:

انڈوں کو پسے ہوئے نمک میں دبا دیجئے۔اس طرح انڈے جلدی خراب نہیں ہوتے۔

زندگی

غ بنت عبد الباسط

زندگی بھی ایک ڈائری کی مانند ہے جس کے ہر صفحے پر دن، تاریخ، ماہ وسال چسپاں ہیں پہلے صفحہ سے لے کر آخر تک زندگی اس پر بے شمار تحریریں لکھتی ہے۔ اس تحریر کی نوعیت زندگی کے مزاج پر منحصر ہے۔ جب یہ خوش ہوتی ہے تو دھنک کے ساتوں رنگ ڈائری پر سجاتی ہے اور جب ناخوش ہوتی ہے تو مٹتے آثار دکھائی دیتی ہے۔اگر ہم شروع سے آخر تک اسے پڑھتے جائیں تو پتہ چلے گا کہ تاریخ کے ساتھ ساتھ تحریروں میں پختگی سوچ اور تجربہ دکھائی دینے لگتا ہے۔لیکن افسوس کہ جونہی ہم ان تجربوں اور پختگیوں سے فیض یاب ہونے لگتے ہیں ڈائری کے صفحات ختم ہو جاتے ہیں۔

(بقیہ :ماں ہو تو ایسی ہو)

اس نے سلام کا جواب دیا اور کہا۔اے ابو قدامہ! یہ بتا دیجئے کہ آپ خوشخبری لے کر آئے ہیں یا غم کی خبر لے کر آئے ہیں۔ میں نے کہا کہ خوشخبری اور غم کی خبر کی وضاحت کریں۔تو اس نے کہا کہ اگر میرا بیٹا صحیح سالم واپس آ گیا ہے تو یہ غم کی خبر ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو شہادت سے نوازا ہے تو یہ خوشی کی خبر ہوگی۔ میں نے کہا مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تیرے ہدیہ اور قربانی کو قبول کر لیا ہے اور تیرا بیٹا شہید ہو چکا ہے، کہنے لگی کیا اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کر لیا ہے؟ میں نے کہا ہاں قبول کر لیا۔ کہنے لگی شکر الحمد للہ! یہ میرا آخرت کا سرمایہ بن گیا۔

ماں ہو تو ایسی، بیٹا ہو تو ایسا۔

بنا کردند خوش رسمے بخون وخاک غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

پھر میں نے اس نوجوان کا پیغام اس کی بہن تک پہنچایا کہ سلامت رہو بہن! خدا حافظ جنت میں ملاقات ہوگی، لڑکی نے جب یہ پیغام سنا تو ایک چیخ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑی میں نے جب اس کو ہلایا تو وہ مر چکی تھی۔ میں نے لڑکے کے خون آلود کپڑے اس کی والدہ کے حوالے کر دیئے اور اداس دل لئے اس گھر سے لوٹ آیا مجھے اس عورت کے صبر پر اب تک تعجب ہو رہا ہے۔ سچ ہے کہ

خَلَقَ اللهُ لِلْحُرُوْبِ رِجالاً، وَرِجالاً لِقَصْعَةٍ وَّ ثَرِيْدٌ.

”اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو جنگوں کے لئے پیدا کیا، اور بعض کو قورمے اور ثرید کھانے کے لئے“

ماخوذ از: دعوت جہاد

(بقیہ :ڈھول چھٹنے کے بعد)

میرے شوہر اور میرے سسرال والے میری ضرورت لبوں پر آنے سے پہلے ہی پوری کر دیتے ہیں۔(یہ بات بھی اللہ تعالیٰ ہی ان کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں) شرعی پردے کی وجہ سے عبادات میں ایک خاص لطف وحلاوت کا واضح احساس ہو رہا ہے۔ میری نندیں اور بہنیں کہتی ہیں کہ تیرے چہرے پر ایک خاص چمک ہے، کیا کھاتی ہو؟ کیا لگاتی ہو؟ میرا جواب صرف یہی ہوتا ہے کہ یہ صرف شرعی پردہ کرنے اور بدنظری سے بچنے پر اللہ عزوجل شانہ کی طرف سے خاص کرم نوازی ہے۔ میرا دل ودماغ دینی علوم کے حصول کے لئے بے تاب رہتے ہیں اور اعمال صالحہ کے لئے دل میں جستجو رہتی ہے۔ پہلے میں کنجوس تھی اب اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ پہلے اولاد کی نعمت سے محروم تھی اب بفضل خدا تعالیٰ صاحب اولاد ہوں۔ پہلے گھر کا کمرہ قید خانہ لگتا، اب حد نظر وسیع وعریض گلستان لگتا ہے۔ بے پردگی اور بدنظری سے ایسے نفرت ہو گئی ہے جیسے کسی انتہائی ناپسندیدہ چیز کی طرف دیکھنے سے ہوتی ہے۔ مرد ڈاکٹر کے پاس جانے کے لئے خوف پیش نظر تھا، اللہ کا فضل ہے کہ شادی کے بعد سے شرعی پردہ کرتے ہی ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ عزت وتکریم میں بے حد اضافہ ہوا ہے، اس کے علاوہ بھی ان گنت انعامات کی بارش اللہ رب العزت کی طرف سے ہوتی رہتی ہے۔

آخر میں اپنی بہنوں سے التجا کروں گی کہ بے پردگی اور بدنظری سے اپنے آپ کو بچا کر محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر شرعی پردے کا مکمل اہتمام کریں اور دوسروں کو ترغیب دیں، پھر دیکھیں رب تعالیٰ اپنے بے شمار نعمتوں کی موسلا دھار بارش کیسے برساتا ہے اور آپ کے ہر طرح کے مسائل اور مشکلات کا حل اللہ جل وشانہ کی ذمہ داری ہے، آپ ایک قدم اس راہ میں آگے بڑھ کر تو دیکھیں اللہ جل شانہ کو ہر لمحہ اور ہر آن اپنا حامی وناصر پائیں گی۔

زیبی جیولرز
ZAIBI JEWELLERS
7/70 Zaibunnisa Street, Saddar, Karachi-74400.
Ofc: 5677786,5215455, Fax: + 92(21) 5675967
E-mail: nain888@hotmail.com
علماء کرام کے لئے خصوصی رعایت
نوٹ: زکوٰۃ کے حساب کیلئے فون پر رابطہ کرسکتے ہیں

ڈھول چھٹنے کے بعد

خدیجہ آصف ڈار

بے پردگی سے پردے کی طرف

شادی سے قبل ہمارے ہاں بے پردگی تو نہ تھی لیکن شرعی پردہ کیا ہوتا ہے اس کا تصور نہ تھا۔ اسی وجہ سے ہم بہنوں میں شرعی پردے کا اتنا خیال نہ رکھا جاتا، کزن اور دوسرے رشتہ دار حضرات کا گھر میں آنا جانا رہتا تھا۔ نہ ہی نگاہیں نیچی رکھنے کی کوئی خاص پابندی تھی لیکن میرے دل میں ایک بے سکونی کا احساس ضرور تھا، چونکہ گاؤں کا کلچر ہی ایسا تھا جہاں بے پردگی جیسے گناہ کو گناہ نہ سمجھا جاتا۔ کالج جانا ہو تو وہاں بھی حجاب کی کوئی پابندی نہ تھی۔ سلسلہ یونہی چلتا رہا، یہاں تک کہ پوسٹ گریجویشن کے لئے مخلوط تعلیم کے میدان میں بھی قدم رکھنا پڑا وہاں بہت زیادہ افراتفری نظر آئی۔ کلاس ٹیچر کی موجودگی میں تو طلبہ بڑے منظم رہتے لیکن استاد کے کلاس روم سے باہر جاتے ہی مرد وزن کی آپس میں آزادانہ بات چیت شروع ہو جاتی۔ میں بھی طوعاً کرھاً اس سسٹم کا حصہ بن چکی تھی، لیکن اکیڈمی جاکر بھی میں نے کبھی برقعہ نہیں اتارا تھا۔

بے پردگی کا بارِ گراں لئے چار سال اعلیٰ تعلیم میں صرف کئے تو معلوم ہوا، اعلیٰ تعلیم تو ہر مضمون کے چند مشہور سوال یاد کرکے امتحان پاس کرنے کا نام ہے۔ لیکن ان سالوں میں، میں نے زندگی اور جوانی کے قیمتی چار سال ضائع کردیئے، اپنا وقت، مال و جان اس راہ میں لگایا لیکن کچھ بھی ہاتھ نہ آیا۔ بے سکونی اور بے اطمینانی اپنی جگہ قائم و دائم رہی۔ بے پردگی کا گناہ علیحدہ ہوا اور احکام الٰہی بھی ٹوٹتے رہے، لیکن اس دوران میں اللہ تعالیٰ کے حضور یہی دعا مانگتی رہی کہ اے اللہ! مجھے میرا ہاتھ پکڑ کر صراطِ مستقیم پر چلادے اور میرا خاتمہ بالخیر کرنا۔ یا اللہ مجھے علم دین کی سمجھ و بوجھ کے ساتھ ساتھ اعمالِ صالحہ کی ہمت و توفیق دے تاکہ میں ناچیز بندی تیرے دینِ اسلام کی بقا اور سربلندی کے لئے کچھ نہ کچھ کرسکوں۔

آخر کار دعائیں رنگ لائیں اور اللہ تعالیٰ نے میرا خواب سچ کر دکھایا کہ میرا نکاح ایک ایسے شخص سے ہوگیا جو کہ عالم دین بھی ہے اور مفتی بھی۔ شادی کے بعد انہوں نے مجھے قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر مع گرامر پڑھایا۔ سب سے پہلے سورۂ نور کا سبق دیا، احادیث کی تعلیم دی۔ بہشتی زیور اور حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کی اصلاحی کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ آہستہ آہستہ انہوں نے مجھ پر لازم کردیا کہ مغرب کی نماز کے بعد اہل خانہ کو فضائل اعمال کی تعلیم دوں۔ پردے کے بارے میں گھر کی دوسری خواتین کو ترغیب دوں۔ یہ سب کام کرنے میں میرے شوہر نے میری ہر طرح سے مدد کی، علم وحکمت سے آگے بڑھنے اور پڑھنے کے لئے حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں، لیکن اس ضمن میں مجھے اپنے اہل خانہ اور عزیز واقارب کی طرف سے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، طرح طرح کی باتیں سننے کو ملیں، یہ ایک علیحدہ تفصیل ہے، لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا اللہ تعالیٰ میرے لئے آسانیاں پیدا فرماتے گئے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کا کرم ہے کہ جس نے مجھے استقامت نصیب فرمائی ورنہ ابتدائی دنوں میں ہر لمحہ یوں محسوس ہوتا اور وسوسہ دل میں آتا کہ شاید میں ہی غلط ہوں، لیکن خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جب بے دینی اور بے پردگی کی ڈھول چھٹی تو معلوم ہوا کہ یہی راستہ سکون وعافیت اور نجات والا ہے، میں یہاں ان تکلیفوں اور پریشانیوں کا ذکر نہیں کروں گی، جن کا مجھے سامنا کرنا پڑا کیونکہ یہ بھی ریاکاری ہے۔ اول انسان کا اپنا نفس ہی سب سے بڑی رکاوٹ ہے، لیکن یہاں میں ان آسائشوں، راحتوں، مسرتوں، سکون وعافیت اور اللہ تعالیٰ کی بے حد وحساب نعمتوں اور احسانوں کا ذکر ضرور کروں گی جو میرے رب تعالیٰ نے شرعی پردہ کرنے اور بدنظری سے نفرت کرنے اور دینی علوم کے حصول کی وجہ سے مجھ ناچیز پر کئے۔ شادی کے بعد آج تادمِ تحریر میں کبھی بازار نہیں گئی اور حیرت کی بات ہے میری تمام ضرورتیں اللہ پاک گھر بیٹھے باعزت طریقے سے وقت سے پہلے ہی پوری فرمادیتے ہیں، یعنی وہ چیز پہلے مل جاتی ہے اور ضرورت بعد میں پڑتی ہے۔ (باقی صفحہ ۱۴۲ پر)

SENA
UNANI LABORATORIES SUKKUR
نیا عرقِ شیریں
بچوّں کی صحتّ کا محافِظ
نقالوں سے ہوشیار رہیں
Sena Unani Laboratories P.O.Box No. 108 Opp. Govt. Degree Collegs Shikarpur Road, Sakkar.
نیا عرقِ شیریں
پیٹ کے درد نفخ (پیٹ پھولنا) مروڑ قے دست اور دانت نکلنے کی تکلیف کو رفع کرنے والا فرحت بخش اور خوش ذائقہ عرق ہے جو بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے تندرستی میں بچوں کی صحت کو قائم رکھتا ہے۔ اور بیماری میں شفا بخشتا ہے
43 سال سے آزمودہ سو فیصد خالص عرق شیریں ماؤں کے مکمل اعتماد کے ساتھ

موسمِ سرما کی خصوصی سوغات: حلوہ گاجر، حلوہ سوہن، حلوہ پستہ
عصرِ شیریں TM
Delifres
بلاک A-13 ممتاز منزل، مین یونیورسٹی روڈ، گلشن اقبال بالمقابل PIA پلانیٹیریم، کراچی پاکستان۔
TEL: 92-21-4981829
FAX: 92-21-4982518

ہر بدھ کو روزنامہ اسلام کے ساتھ شائع ہوتا ہے

روزنامہ اسلام

قیمت: اخبار کے ساتھ 10 روپے

خواتین کا اسلام

100

بدھ 22 ذی الحجہ 1425ھ مطابق 2 فروری 2005ء

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ

نبی کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں

طیّب و اطیب مطہر طاہر اطہر حضور
طیّبہ ہیں طاہرہ ہیں اُمہات المومنین

ذائقہ
نہیں تو چائے نہیں
اب لیجئے چائے کا اصل مزہ ذائقہ چائے میں
ذائقہ چائے کے 400 اور 200 گرام پیک میں
ہزاروں روپے فوری Cash
Ph: 051-4449158-4440616
Plot No.210, I-9, Industrial Area, Islamabad.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسِ قرآن و حدیث

ایلاء و تخییر

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

کوئی بڑے سے بڑا ریفارمر، مربّی، لیڈر اور راہنما کیوں نہ ہو اس کی زندگی دو حصوں میں تقسیم ہوتی ہے، آج کی اصطلاح میں اسے سوشل لائف اور پرسنل لائف کہا جاتا ہے۔ یعنی عوامی زندگی اور ذاتی زندگی، بعض اوقات عوامی اور ذاتی زندگی میں بُعد المشر قین ہوتا ہے، عین ممکن ہے کہ ایک لیڈر عوامی زندگی میں بڑا خدا ترس، رحمدل، انصاف پسند، دیانت دار اور زاہد و پارسا ہو مگر ذاتی زندگی میں وہ انتہائی سنگدل، خودغرض، ظالم، خائن اور فاسق و فاجر ہو، اسی لئے دنیاوی قائدین کی ذاتی زندگی پر اخفاء کے ایسے پردے پڑے رہتے ہیں جنہیں اٹھا کر جھانکنے کی کسی کو اجازت نہیں ہوتی اور بات صرف ریفارمروں اور رہنماؤں تک محدود نہیں، عام لوگ بھی اپنی نجی زندگی کے بارے میں بڑے حساس ہوتے ہیں اور اس کے بارے میں بات کرنے اور کھوج لگانے کی کسی کو اجازت نہیں دیتے مگر نبی کا معاملہ برعکس ہوتا ہے وہ اپنی امت کے لئے زندگی کا ایک خاص معیار اور نمونہ پیش کرتا ہے اس لئے اس کو پوری زندگی اہل ایمان کی میراث ہوتی ہے، ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا خاص طور پر اہتمام فرمایا کہ آپ کی حیات طیبہ کا کوئی گوشہ امت سے مخفی نہ رہے، کثرتِ ازواج میں علماء نے ایک حکمت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ آپ کی گھریلو زندگی بتمامہ (مکمل طور پر) امت کے سامنے لانا مقصود تھا، کاشانۂ نبوت میں جو واقعات پیش آئے ان میں سے ہر واقعہ اپنے دامن میں عبرت و نصیحت کا وافر سامان رکھتا ہے، آج کی نشست میں ہم ان واقعات میں سے صرف ''ایلاء و تخییر'' کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کر رہے ہیں۔

باشعور قارئین اور قاریات جانتے ہیں کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر و قناعت کی زندگی بسر فرمائی، آپ کا فقر اختیاری تھا، اضطراری نہیں تھا، آپ چاہتے تو خوشحالی کی زندگی بسر فرما سکتے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غریبوں کی دلداری اور اپنے طبعی مزاج کی وجہ سے سادہ اور غریبانہ طرز زندگی کو اختیار فرمایا، بعض اوقات دو دو ماہ گھر میں چولہا نہ جلتا اور صرف کھجور اور پانی پر گذر بسر ہوتی، جب فتوحات کی کثرت کی وجہ سے مالِ غنیمت کی فراوانی ہوگئی اور مدینہ کے کئی گھرانوں میں خوش عیشی کے آثار دکھائی دینے لگے تو ازواجِ مطہرات کے دل میں بھی خواہش پیدا ہوئی کہ ہمارے وظیفہ میں کچھ اضافہ کر دیا جائے، اپنا یہ مطالبہ انہوں نے اجتماعی صورت میں بارگاہِ نبوت میں پیش کیا، آپ کے قلبِ مبارک پر اس کا گہرا اثر ہوا اور آپ حزین و ملول ہوگئے، آپ نے جو طرز زندگی اپنے لئے پسند فرمایا تھا وہی اپنی ازواج کے لئے بھی پسند فرماتے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے ایک مہینہ کی علیحدگی اختیار فرماتے ہوئے مکان میں گوشہ نشینی اختیار فرمالی، ایک دن حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اجازت لے کر حاضرِ خدمت ہوئے تو انہوں نے آپ کو اسی حالت میں پایا کہ آپ کے اردگرد آپ کی ازواج بیٹھی ہوئی تھیں اور آپ اس وقت غمگین اور خاموش تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ صورت حال دیکھ کر اپنے دل میں کہا کہ اس وقت مجھے کوئی ایسی بات کہنی چاہئے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑیں چنانچہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کاش آپ نے وہ منظر دیکھا ہوتا کہ خارجہ کی بیٹی (یعنی میری بیوی) نے مجھ سے نان نفقہ میں اضافہ کا مطالبہ کیا تو میں نے اس کی گردن پر مار لگائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کچھ اس انداز سے کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے اور پھر فرمایا میری ازواج کو جو تم میرے اردگرد بیٹھا ہوا دیکھ رہے ہو یہ بھی مجھ سے وظیفہ میں اضافہ کا مطالبہ کر رہی ہیں یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما طیش میں آگئے اور ان دونوں نے اپنی بیٹیوں پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور انہیں تنبیہ فرمائی کہ تمہیں یہ جرأت ہی کیسے ہوئی کہ آپ سے ایسی چیز کا سوال کرتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے، حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں نے عہد کیا کہ آئندہ ہم آپ سے اس قسم کا مطالبہ نہیں کریں گی لیکن چونکہ قسم کھا چکے تھے کہ میں ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے قریب نہیں جاؤں گا (اس کو ایلاء کہا جاتا ہے) اس لئے ان دونوں کے قول و قرار کے باوجود آپ گوشہ نشیں ہی رہے پھر سورۂ احزاب کی وہ آیات نازل ہوگئیں جن میں سے دو آیتوں کا مفہوم درج ذیل ہے ''اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی خواستگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے پیغمبر اور آخرت کے گھر کی طلب گار ہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والی ہیں ان کے لئے اللہ نے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے'' (ان آیات کو ''آیات تخییر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ان میں امہات المؤمنین کو آپ کے حبالۂ عقد میں رہنے اور جدائی اختیار کرنے دونوں کا اختیار دیا گیا تھا) ان آیات کے نازل ہونے کے بعد آپ نے سب سے پہلے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رابطہ کیا جن کی دور اندیشی، معاملہ فہمی اور علمی بصیرت پر آپ کو ایک گونہ زیادہ اعتماد تھا لیکن پھر بھی قلبِ مبارک کے کسی گوشہ میں یہ بھی خیال تھا کہ ناز و نعم میں پلی ہوئی عائشہ کہیں کوئی جذباتی فیصلہ نہ کر بیٹھے اس لئے آپ نے تمہید کے طور پر فرمایا ''عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک بات پیش کرنا چاہتا ہوں، لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ تم اس کا جواب دینے میں جلدی نہ کرنا، بلکہ اس کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کر لینا'' جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشادِ ربانی سنا (جس میں انہیں اختیار دیا گیا تھا) تو بے ساختہ پکار اٹھیں یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے بارے میں والدین سے مشورہ کروں گی؟ (مجھے مشورہ کی کوئی ضرورت نہیں میں تنگی ترشی گوارا کر لوں گی لیکن آپ سے جدائی کسی صورت گوارا نہیں کر سکتی) محبت کا ایک انداز تو یہ تھا کہ ''تخییر'' کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کی بھی ضرورت محسوس نہیں فرمائی اور بہر صورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے قدموں میں زندگی بسر کرنے کا عزم فرمایا، گویا یہ آپ کا پہلے سے طے شدہ اور سوچا سمجھا فیصلہ تھا کہ گھر میں چولہا جلے یا نہ جلے، بہر حال رہنا حرم نبوت ہی میں ہے، محبت ہی کے اظہار کا دوسرا انداز یہ تھا کہ آپ نے اپنے بلکہ انسانیت کے سرتاج سے درخواست کی کہ میں نے ''تخییر'' کے جواب میں جو کچھ عرض کیا ہے اس کا ذکر اپنی کسی اور بیوی سے نہ کریں، یہ التجا آپ کی شدید محبت کی آئینہ دار تھی، آپ دیکھنا چاہتی تھیں کہ دوسری ازواج بھی اسی محبت اور وفا کا اظہار کرتی ہیں یا نہیں لیکن ظاہر ہے جو اللہ کی بندیاں رشکِ جنت حجروں میں زندگی کے چند ماہ و سال گذار چکی ہیں اور جنہیں فخرِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمدم و ہم نفس ہونے کا شرف حاصل ہو چکا تھا وہ اس شرف سے محرومی کہاں برداشت کر سکتی تھیں چنانچہ انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو سیدہ حمیرا نے دیا تھا اور یوں ثابت کر دیا کہ مہر و وفا میں ان میں سے کوئی بھی کسی سے کم نہ تھی۔

آخر میں ایک نکتہ کی طرف اشارہ مناسب سمجھتا ہوں، وہ یہ کہ چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امت کے لئے اسوہ تھے اس لئے ایسے امور اور معاملات جو منصبِ نبوت کے خلاف نہیں تھے وہ کسی نہ کسی انداز میں آپ کی عملی زندگی میں وقوع پذیر ہوگئے، ایلاء، تخییر اور طلاق بھی انہی امور میں سے ہیں چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے طلاقِ رجعی دی اور ایلاء و تخییر کا معاملہ تو ساری امہات المؤمنین کے ساتھ پیش آیا، بحمداللہ ان معاملات و واقعات کے مطالعہ سے بھی ایک سچے مومن کی قلبی محبت میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔

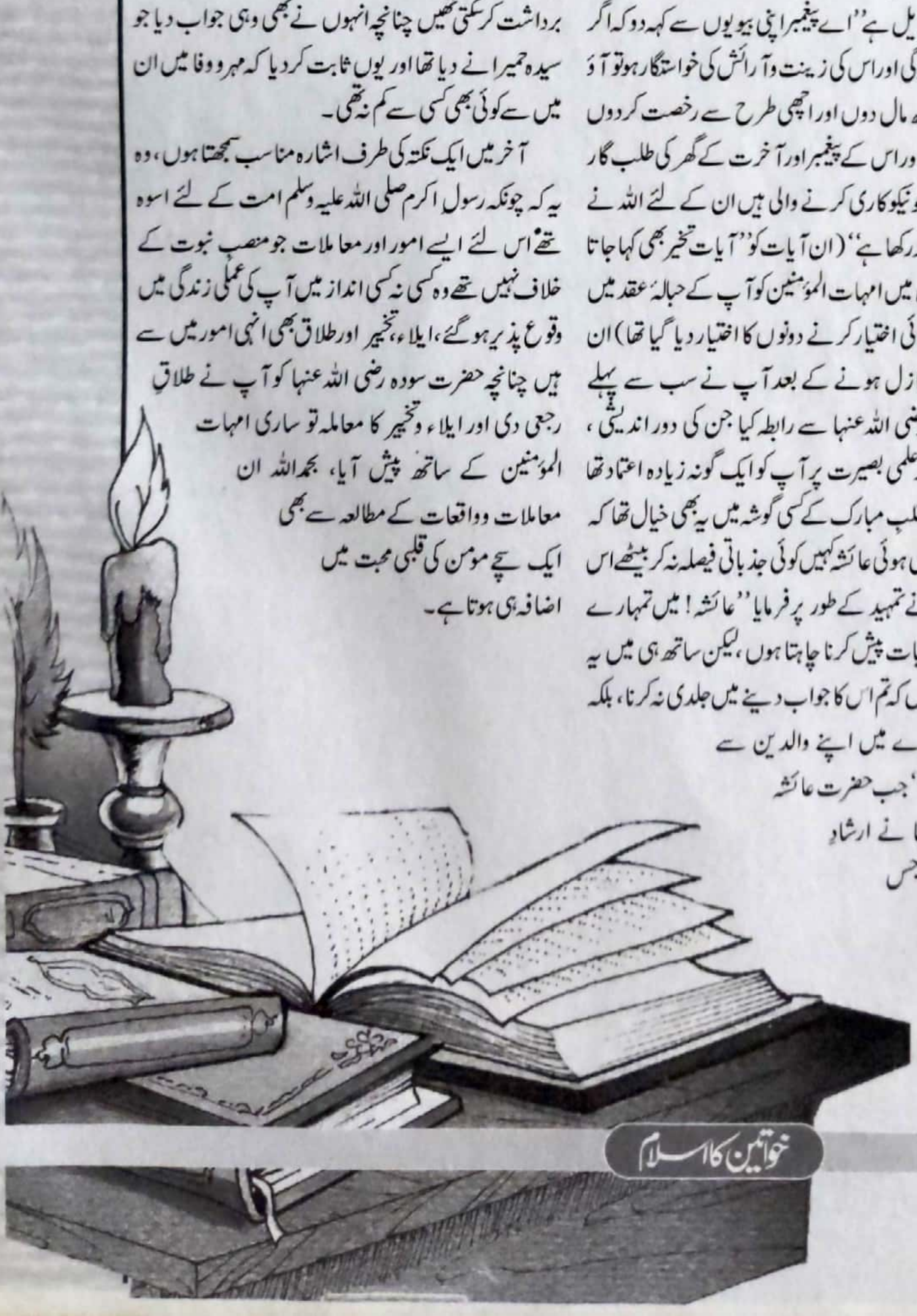

امہات المؤمنین کا مقام قرآن کی نظر میں

مومنین کی مائیں :

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ. (الاحزاب. ٦)

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اہل ایمان کے ساتھ ان کی جانوں سے زیادہ تعلق اور لگاؤ ہے اور ان کی بیویاں مؤمنین کی مائیں ہیں۔

عام عورتیں نہیں ہو :

یٰنِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ. (الاحزاب. ۳۲)

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

امہات المؤمنین کی حرمت :

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا تَنْكِحُوْا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا. (الاحزاب. ۵۳)

تمہارے لئے یہ ہرگز روا نہیں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی ایذاء پہنچاؤ اور یہ بھی جائز نہیں کہ کبھی بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرو، بلاشبہ یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی (خطرے کی) بات ہے۔

اپنی بات

سوواں شمارہ...... اور...... امہات المؤمنین نمبر...... پیش خدمت ہے...... ایک حقیری محنت...... معمولی سا ہدیہ...... احترام...... عقیدت...... اور...... محبت کے...... چند پھول...... جنہیں...... امت کی بیٹیوں نے...... امہات المؤمنین کی بارگاہ میں...... بطور نذرانہ...... پیش کیا ہے۔

کوشش کی گئی ہے کہ...... امہات المؤمنین کے...... فضائل وشمائل...... اخلاق وعادات...... عبادت و بندگئ رب...... عظمت وحرمت...... تقدس واحترام...... شوہر کی خدمت گذاری...... محبت رسول...... سادگی...... قناعت...... زہد وتقویٰ...... خوف وخشیت الٰہیہ کی جھلکیاں امت کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے سامنے پیش کی جائیں...... تاکہ...... ایمان والیاں...... اسلام کی نام لیوا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی...... امہات المؤمنین کی محبت کا دم بھرنے والی...... خوش قسمت خواتین...... مقدس ماؤں کی پاکیزہ زندگی...... کے صاف وشفاف آئینے میں...... اپنے علم وعمل کا...... عکس دیکھ سکیں...... ان کی حیات طیبہ...... اور...... اپنی زندگیوں کا موازنہ کرسکیں...... کہ...... جن ماؤں کی محبت کا ہم دم بھرتے ہیں...... انہوں نے ہمارے لئے جو میراث چھوڑی تھی...... اسے ہم نے کس قدر سنبھالا؟...... بلاشک وریب!...... امہات المؤمنین...... معیار اور مثال ہیں...... ان کی زندگی کا...... ایک ایک لمحہ...... جو رسول اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں گذرا...... ہمارے لئے...... مینارۂ نور...... مشعل راہ...... اور...... چراغ ہدایت ہے۔

ہاں!...... یہ تو آپ پڑھنے کے بعد ہی بتائیں گے کہ...... ہم اپنی حقیری کوشش میں کتنا کامیاب ہوسکے ہیں......

بہت سی خواتین کے مضامین ہمیں دیر سے موصول ہوئے...... ان میں بعض عمدہ مضامین بھی تھے لیکن نمبر کی تیاری آخری مراحل میں ہونے کی بناء پر ان مضامین کو شامل کرنا ممکن نہ ہوسکا...... ہماری کوشش ہوگی کہ وقتاً فوقتاً ان مضامین کو...... خواتین کا اسلام...... میں لگایا جاتا رہے۔

آخر میں ایک اہم اعلان...... کہ...... ادارے کے سرپرست اکابر نے...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا...... کی سیرت وسوانح کے حوالے سے علیحدہ نمبر شائع کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے...... ان شاء اللہ تاریخ اور شمارہ نمبر کا اعلان بعد میں کردیا جائے گا...... جو ان شاء اللہ اسی طرح پوری آب وتاب کے ساتھ شائع کیا جائے گا...... لیجئے...... آپ نمبر کا مطالعہ شروع کیجئے...... والسلام آپ سب کی دعاؤں کا بے حد محتاج...... محمد احمد حافظ

اُمہات المؤمنین

نورِ عینِ مصطفیٰ ہیں امہات المؤمنیں
پیکرِ صبر و رضا ہیں امہات المؤمنیں
ان سے کل عالم میں پھیلی ہے ہدایت کی کرن
واقعی شمس الہدیٰ ہیں امہات المؤمنیں
طیب و اطیب، مطہر طاہر اطہر، حضور
طیبہ ہیں طاہرہ ہیں امہات المؤمنیں
ان کو جو الزام دے خود ملزم و مجرم ہے وہ
پاکباز و پارسا ہیں امہات المؤمنیں
شافعِ روزِ جزا کی ہے رفاقت خود دلیل
فائز روزِ جزا ہیں امہات المؤمنیں
انکی برکت سے کھلے امت پہ اسرارِ رسول
رازدارِ مصطفیٰ ہیں امہات المؤمنیں
پاکباز اصحاب سے پردے کا ایسا اہتمام
جبکہ خود خیر النساء ہیں امہات المؤمنیں
ہیں غلامانِ نبی ماؤں کی عصمت پر نثار
حکمِ آقا پر فدا ہیں امہات المؤمنیں
ماؤں اور بہنوں پہ لازم ہے انہیں کی اقتدا
کیونکہ ان کی مقتدیٰ ہیں امہات المؤمنیں
کس طرح آزاد ہوں پھر مسلماتِ عامہ
جبکہ پابندِ ردا ہیں امہات المؤمنیں

اثرؔ جونپوری

خط وکتابت کا پتہ "خواتین کا اسلام" دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی
ای میل: islamforwomen@hotmail.com فیکس: 021-6622240 فون: 021-6683301
خواتین کا اسلام اب انٹر نیٹ پر بھی
www.dailyislam.net.pk

وہ بشر تھیں مگر...

یقیناً وہ بشر تھیں، فرشتہ نہ تھیں، بشری تقاضے اور عوارض ان کے ساتھ بھی لگے ہوئے تھے، ان میں سے کوئی یہودی کے گھر میں پیدا ہوئی اور اکثریت نے بت پرست والدین کے گھر میں آنکھ کھولی اور وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا جو زمانہ جاہلیت سے ہوتا چلا آرہا تھا، مکہ میں توحید کا نعرہ ان کے سامنے ہی لگایا گیا تھا، پھر عقیدہ توحید کی دعوت پر لبیک کہنے والوں کے ساتھ جو کچھ ہوا اس سے بھی وہ ناواقف نہ تھیں۔ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے ہی جام شہادت نوش کیا تھا، زنیرہ رضی اللہ عنہا اور ام عبیس رضی اللہ عنہا جیسی بے سہارا لونڈیوں کی دل ہلا دینے والی چیخیں بھی انہوں نے سنی ہوں گی، اگر سنی نہ بھی ہوں تو ان سے وہ باخبر ضرور تھیں، شاید انہوں نے کبھی سوچا بھی نہ ہوگا کہ ایک دن ہم بھی حریم نبوت میں شمار ہوں گی، جب وہ دامنِ نبوت سے وابستہ ہوگئیں تو رشکِ شمس و قمر بن گئیں۔ بلا شبہ انہوں نے وہ کچھ دیکھا جو کوئی دوسرا نہ دیکھ سکا، وہ کچھ سنا جو کوئی دوسرا نہ سن سکا، ان کے گوش و نگاہ کے بے مثل ہونے میں شک ہی کسے ہو سکتا ہے، انہیں بلا شرکتِ غیرے یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ جن و انس اور کون و مکان کے مالک نے ان سے براہِ راست خطاب فرمایا، ارشاد ہوا ''اے پیغمبر کی بیویو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو'' وہ پوری امت کی روحانی مائیں ہیں، ایسی مائیں جن کے قدموں پر لاکھوں حقیقی ماؤں کو قربان کیا جا سکتا ہے، ان میں سے اکثر لاولد تھیں شاید اس لئے کہ حکیم و خبیر مولیٰ نے انہیں جسمانی کی بجائے روحانی اولاد دینے کا فیصلہ کر لیا تھا، معلوم دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی اولاد موجود نہ ہو، امہات المؤمنین، انسانیت کے چہرے کا جھومر اور طبقۂ نسوانیت کے لئے سرمایۂ افتخار تھیں، وہ عورت جسے گھر کا اثاثہ، شیطان کی ایجنٹ، لعنتِ ابدی کی مستحق، باغِ انسانیت کا کانٹا، دل بہلانے کا سامان اور شہوانی تقاضوں کی تکمیل کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا، امت کی ماؤں نے اپنے کردار و عمل سے دیمک خوردہ ذہنوں سے پرانے تصورات کھرچ کر عورت کا نیا تصور ذہنوں میں اجاگر کیا، اس تصور کے مطابق عورت دنیا کی سب سے بہترین متاع ہے، ایمان کے نور میں مستور معلّمہ ہے، پتھر کو ہیرا بنانے والی مربیہ ہے، متلاشیانِ علم کی رہبری کرنے والی مفتیہ اور مرشدہ ہے، لشکرِ کفار کے سامنے کوہِ استقامت ثابت ہونے والی مجاہدہ ہے، طب اور جراحی میں نام پیدا کرنے والی طبیبہ ہے، تاریخ و ادب میں نام پیدا کرنے والی ادیبہ ہے، کتاب و سنت کے مخفی حقائق ظاہر کرنے والی مفسرہ اور محدثہ ہے، موقع نہیں کہ ان کا تفصیلی تذکرہ کیا جائے، آیئے! انکی زندگی پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالتے چلیں کہ ان کی سیرت کے مطالعہ سے ایمان تازہ ہوتا ہے اور جذبۂ خیر کو جلا ملتی ہے۔ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منصبِ نبوت پر فائز ہوئے تو سب سے پہلے انہوں نے ہی ایمان قبول کیا نہ

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

شک نہ تردد، نہ توقف نہ انتظار، صرف ایمان ہی قبول نہ کیا، دعوتِ ایمان کی اشاعت میں اپنی ساری دولت بھی وقف کر دی، شعب ابی طالب کی تین سالہ سخت ترین آزمائش میں وہ ساتھ رہیں، پائے استقامت میں ذرہ بھی لغزش نہ آئی، ابن ہشام نے بجا لکھا ہے کہ ''وہ اسلام کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی مشیر کار تھیں'' حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے لئے آسمانوں سے اللہ کا سلام لائے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دن بھر مشرکین کی جھڑکیاں اور گالیاں سن کر دل شکستہ گھر تشریف لاتے تو تسلی اور تشفی کا سامان وہی کرتی تھیں، ان کی وفات سے آپ کو اس قدر صدمہ ہوا کہ ان کی جدائی کے سال کا نام ہی ''عام الحزن'' (غم کا سال) رکھ دیا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھرپور جوانی انہی کے ساتھ گزاری اور جب تک وہ زندہ رہیں آپ نے کسی دوسری خاتون کو شرف زوجیت نہیں بخشا۔

یہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا ہیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد سب سے پہلے وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقدِ نکاح میں آئیں، ان کا نمایاں وصف اطاعت و فرمانبرداری تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ میرے بعد گھر میں بیٹھنا، چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس حکم پر شدت سے عمل کیا کہ کبھی حج کے لئے نہ نکلیں، فرماتی تھیں کہ میں حج اور عمرہ دونوں کر چکی ہوں اور اب خدا کے حکم کے مطابق گھر میں بیٹھوں گی، سخاوت اور فیاضی بھی ان کا ایک نمایاں وصف تھا۔

یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں، آپ اسلام کی ان برگزیدہ شخصیتوں میں ہیں جن کے کانوں نے کبھی کفر و شرک کی آواز نہیں سنی، ان کی ولادت سے قبل ہی ان کے گھر میں ایمان کا نور پرتو فگن ہو چکا تھا، جب منافقین نے ان کے دامنِ عصمت کو داغدار کرنا چاہا تو آپ کی صفائی اور برأت کا اعلان خود اللہ تعالیٰ نے کیا۔ قرآن، فرائض، حلال و حرام، فقہ، شاعری، طب، عرب کی تاریخ اور نسب کا عالم ان سے بڑا کوئی نہ تھا، صحابہ کو جب کوئی مشکل بات پیش آتی تو وہ آپ ہی کا دروازہ کھٹکھٹایا کرتے اور یہاں سے انہیں خالی ہاتھ لوٹنا نہیں پڑتا تھا، علوم و معارف نبوت امت تک پہنچانے میں ان کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

یہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی، صائم النہار اور قائم اللیل تھیں، انتقال کے وقت بھی روزے سے تھیں، دجال سے بہت ڈرتی تھیں، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت کرتی تھیں، باوفا اور محبت کرنے والی بیوی کی طرح ان کی بھی آرزو اور کوشش یہ ہوتی تھی کہ مجھے اپنے عظیم شوہر کی توجہ اور محبت حاصل رہے۔

یہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں، فقراء و مساکین کے ساتھ محبت اور انہیں کھانا کھلانے کی وجہ سے ام المساکین کی کنیت سے مشہور ہوگئی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو تین مہینے رہنے پائی تھیں کہ ان کا انتقال ہوگیا۔ یہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں، آغاز نبوت ہی میں ایمان لے آئی تھیں، کامل العقل اور صائب الرائے تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز پر قرآن پڑھ سکتی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد صحابہ میں انہی کے فتاویٰ زیادہ مشہور تھے، ان کے فتاویٰ کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ وہ عموماً متفق علیہ ہیں اور یہ ان کی دقیقہ رسی اور نکتہ سنجی کا کرشمہ ہے، بڑے بڑے صحابہ اور تابعین نے ان سے علم حدیث حاصل کیا، انہیں حدیث و فقہ کے علاوہ اسرار کا بھی علم تھا، ان کی زندگی نہایت زاہدانہ تھی ایک مرتبہ ایک ہار پہنا جس میں سونے کا کچھ حصہ شامل تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض کیا تو اس کو توڑ ڈالا۔

یہ حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ ان کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے یہ ہے ''میں نے کوئی عورت زینب سے زیادہ دیندار، زیادہ پرہیزگار، زیادہ راست گفتار، زیادہ فیاض، مخیر اور خدا کی رضا جوئی میں زیادہ سرگرم نہیں دیکھی فقط مزاج میں ذرا تیزی تھی جس پر ان کو بہت جلد ندامت بھی ہوتی تھی، نہایت قانع اور فیاض طبع تھیں، خود اپنے دست و بازو سے معاش پیدا کرتی تھیں اور اسے اللہ کی راہ میں لٹا دیتی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت زینب کا انتقال ہوا تو مدینہ کے فقراء اور مساکین میں سخت کھلبلی پیدا ہوگئی۔

یہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا ہیں، ان کی زندگی زہد و قناعت اور عبادت و ریاضت سے عبارت تھی، جب رب العالمین کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھتے تو ان پر ایک خاص کیف طاری ہو جاتا اور وہ گرد و پیش بلکہ اپنے آپ سے بھی بے نیاز ہو جاتیں، ایک دن صبح کو مسجد میں دعا کر رہی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور دیکھتے ہوئے چلے گئے، دوپہر کے قریب آئے تب بھی ان کو اسی حالت میں پایا۔

(باقی صفحہ ۳۱ پر)

اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

وہ مبارک خاتون کون ہیں جنہیں اتنی فضیلتیں حاصل ہیں کہ ان فضیلتوں کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا امت کی افضل ترین خاتون ہیں۔ ان میں سے ایک فضیلت تو یہ ہے کہ آپ وہ پہلی خاتون ہیں جنہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر تمام مردوں اور عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف حاصل ہے۔ یہی نہیں آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ محترمہ اور پہلی ام المؤمنین ہونے کا درجہ بھی حاصل ہے۔ آپ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنی ساری دولت بلکہ اپنا تن من دھن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا۔ آپ وہ خاتون ہیں جنہوں نے انتہائی دولت مندی اور آسائش میں زندگی گزارنے کے باوجود حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین سال کا عرصہ ایک گھاٹی میں انتہائی تکلیفوں اور شدید بھوک پیاس کے ساتھ نہایت صبر اور ہمت سے گزارا۔ آپ وہ خاتون ہیں جو مکہ میں اسلام سے قبل بھی اپنی پاکدامنی کی وجہ سے "طاہرہ" کے لقب سے مشہور تھیں۔ آپ وہ خاتون ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے اپنا سلام بھیجا۔ ان عظیم خاتون کا اسم گرامی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپ کو اب ایک ایسے شخص کی تلاش تھی جو دیانت داری سے ان کا سامان تجارت دوسرے ملکوں میں بیچ آیا کرے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جب پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور دیانت داری کا علم ہوا تو انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوایا اور درخواست کی کہ آپ میرا سامان تجارت دوسرے ملکوں میں فروخت کرنے کے لئے لے جایا کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ درخواست قبول فرمائی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت لے کر جب ملک شام جانے لگے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ایک غلام جس کا نام میسرہ تھا، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ کر دیا۔ روانگی سے قبل اس غلام کو ہدایت کی کہ سفر اور تجارتی لین دین کے دوران تم جو کچھ دیکھو وہ تفصیل سے مجھے آ کر بتانا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تجارتی سفر سے جب واپس تشریف لائے تو کافی منافع کی خوشخبری کے ساتھ ساتھ غلام نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین اخلاق اور دیانت داری کا حال بھی سنایا۔ حضرت خدیجہ کو تو پہلی ہی ملاقات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت کا اندازہ ہو گیا تھا۔ اب غلام کے بیان سے اس کی تصدیق بھی ہو گئی۔ لہٰذا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نکاح کا پیغام بھیجا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ پیغام قبول کر لیا اور اس طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کا نکاح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گیا۔ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۲۵ سال تھی اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ شادی کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باقی زندگی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی خدمت کرتے گزاری۔ آپ بہت مالدار خاتون تھیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کے بعد آپ نے کبھی مال و دولت پر فخر یا

ہمشیر عمر فاروق، کراچی

غرور نہیں کیا۔ آپ نے ساری دولت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دی تھی کہ اسے اللہ کی راہ میں جس طرح چاہیں خرچ فرمائیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بے حد عزیز تھیں۔ جب تک وہ زندہ رہیں، آپ نے دوسری شادی نہیں کی، حالانکہ اس زمانے میں عرب میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کا عام رواج تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا جب انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے حد غمگین ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر ان کا ذکر عزت اور محبت سے کرتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اکثر یاد کیا کرتے تھے۔ یہی روایت مسند ابن حنبل میں اس طرح ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تعریف شروع کی اور بہت دیر تک تعریف فرماتے رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے اس پر رشک آیا تو میں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی عورت کا جس کے ہونٹ لال تھے اور جس کو مرے ہوئے ایک زمانہ گذر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر سے اتنی تعریف فرما رہے ہیں آپ کو اس سے بہتر بیویاں خدا نے دی ہیں۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر فرمایا یہ میری وہ بیوی تھیں کہ جب لوگوں نے میرا انکار کیا تو وہ ایمان لائی اور جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو اس نے میری تصدیق کی اور جب لوگ مجھے اپنی امداد سے محروم کر رہے تھے تو اس نے اپنی دولت سے میری غم خواری کی اور اس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا کی جبکہ دوسری بیویوں سے اولاد سے مجھے محروم کیا۔ (مسند ابن حنبل جلد ۶ مسند عائشہ ص ۱۵،۱۱۸)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں گو زندہ نہ تھیں، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں ان کی یاد ہمیشہ زندہ رہی، آپ حضرت عائشہ سے ان کا ذکر خیر کیا کرتے تھے، وہ خود بیان کرتی ہیں کہ "جس قدر خدیجہ رضی اللہ عنہا پر مجھے رشک آتا ہے، کسی دوسری بیوی پر نہیں آتا تھا اور یہ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بہت یاد کیا کرتے تھے اور سال میں ایک مرتبہ ان کی طرف سے قربانی کرتے تھے اور ان کی تمام سہیلیوں کو تحفے بھیجتے تھے۔ لیکن بایں ہمہ ان کی فضیلت اور شرف سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو انکار نہ تھا، فرماتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی معرفت انہیں ایک بے غم و رنج بہشت کی بشارت دی تھی (صحیح بخاری فضائل خدیجہ رضی اللہ عنہا)۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وہ تمام کارنامے جو آغاز اسلام سے متعلق ہیں یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینا، مصائب میں مستقل رہنا اور مشکلات میں آپ کی دلداری کرنا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کے ذریعہ سے مروی ہے۔

محترم قاریات! ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی زندگیاں مسلمان عورتوں کے لئے ایک مثالی زندگیاں ہیں۔ جن پر عمل کر کے وہ دنیا اور آخرت کی تمام کامیابیاں حاصل کر سکتی ہیں۔

ام المؤمنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

بنت حکیم محمد اشرف راولپنڈی

عائشہ (رضی اللہ عنہا) نام تھا۔ صدیقہ اور حمیرا لقب، ام عبداللہ کنیت اگرچہ ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی تاہم اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا سے اپنی کنیت کرتی تھیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں والدہ کا نام زینب تھا اور ام رومان کنیت تھی قبیلہ غنم بن مالک سے تھیں۔ بعثت کے چار برس بعد ماہ شوال میں پیدا ہوئیں۔ 10 ء نبوی میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح ہوا اس وقت عمر چھ سال تھی۔ تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں یہ شرف صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہے کہ وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنواری بیوی تھیں۔ آپ کا مہر صرف 500 درہم مقرر کیا گیا یہ نکاح اسلام کی سادگی کی حقیقی تصویر تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میرا نکاح ہوا تو مجھے علم بھی نہ تھا جب والدہ نے گھر سے نکلنے پر روک ٹوک شروع کی تب معلوم ہوا کہ نکاح ہو چکا ہے پھر والدہ نے سمجھایا بھی۔

نکاح کے بعد مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام 3 سال تک رہا۔ 13 نبوی میں جب آپ نے ہجرت کی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ساتھ تھے۔ اہل و عیال کو دشمنوں کے نرغہ میں چھوڑ آئے تھے۔ جب مدینہ میں اطمینان ہوا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن اریقط کو بھیجا کہ ام رومان رضی اللہ عنہا اسماء رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو لے آئیں، مدینہ میں آکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سخت بخار میں مبتلا ہوئیں مرض کی شدت کی وجہ سے سر کے بال جھڑ گئے۔ صحت ہوئی تو ام رومان کو رخصتی کرنے کا خیال آیا اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک نو سال تھی۔ سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھیں کہ ام رومان نے آواز دی، ان کو اس واقعہ کی خبر تک نہ تھی ماں کے پاس آئیں انہوں نے منہ دھویا بال درست کیے گھر لے گئیں، انصار کی عورتیں انتظار میں تھیں یہ گھر میں داخل ہوئیں تو سب نے مبارک باد دی تھوڑی دیر کے بعد خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ 3 شوال میں نکاح ہوا اور شوال ہی میں یہ رسم ادا کی گئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہی نکاح سے عرب کے بعض بے ہودہ خیالات میں اصلاح ہوئی۔

1۔ عرب منہ بولے بھائی کی لڑکی سے شادی نہیں کرتے تھے۔

2۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی اور رخصتی دونوں شوال کے ہی مہینے میں ہوئی تھیں قدیم زمانے میں شوال کے مہینے میں طاعون آیا تھا۔ اس بنا پر اہل عرب اس مہینے کو شادی کی تقریب کیلئے مکروہ خیال کرتے تھے۔ اس خیال کو مٹانے کیلئے غالباً اس مہینے کا انتخاب کیا گیا تھا۔

غزوات میں سے صرف غزوۂ احد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شرکت کا پتہ چلتا ہے صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ مشک بھر بھر کر لاتی تھیں اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ غزوہ مصطلق میں کہ 5 ھ کا واقعہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے ساتھ تھیں واپسی میں ان کا ہار کہیں گر گیا پورے قافلہ کو اترنا پڑا نماز کا وقت آیا تو پانی نہ ملا تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی اور تیمم کی آیت نازل ہوئی اس اجازت سے تمام لوگ خوش ہوئے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا اے آل ابوبکر تم لوگوں کیلئے سرمایہ برکت ہو۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہونے لگی تو اس سے کچھ دیر پہلے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں سر مبارک رکھے ہوئے تھے یہ اعزاز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہی حاصل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے پہلے بھی یعنی آخری وقت میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جھوٹا کھایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسواک چبا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی تھی، تمام ازواج مطہرات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ میں ہی ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں کیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خوش رو اور صاحب جمال تھیں رنگ سرخ اور سفید تھا۔ علمی حیثیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہ صرف عورتوں اور دوسری امہات المومنین پر بلکہ خاص خاص صحابہ کے علاوہ تمام صحابہ پر فوقیت حاصل تھی جامع ترمذی میں ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے:

ہمیں کبھی ایسی مشکل بات پیش نہیں آئی جس کو ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ہو اور ان کے پاس اس کے متعلق کچھ معلومات نہ ملی ہوں۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قرآن پاک، فرائض، حلال و حرام، فقہ، شاعری، طب، عرب کی تاریخ اور انساب کا عالم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

امام زہری کی ایک شہادت ہے:

اگر تمام مردوں کا اور امہات المومنین کا علم ایک جگہ جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم وسیع تر ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتوی دیتی تھیں فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے بھی اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم میں ممتاز تھیں جنگ جمل میں انہوں نے جو تقریریں کی ہیں وہ جوش اور زور کے لحاظ سے اپنا جواب نہیں رکھتیں ایک تقریر میں فرماتی ہیں۔

لوگو! خاموش خاموش! تم پر میرا مادری حق ہے۔ مجھے نصیحت کی عزت حاصل ہے سوا اس شخص کے جو خدا کا فرمانبردار نہیں ہے، مجھے کوئی الزام نہیں دے سکتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر سر رکھے ہوئے وفات پائی ہے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین بیوی ہوں خدا نے مجھے دوسروں سے ہر طرح محفوظ رکھا ہے، میری ذات سے مومن و منافق میں تمیز ہوئی اور میرے ہی سبب سے تم پر اللہ تعالیٰ نے تیمم کا حکم نازل فرمایا۔ پھر میرا باپ دنیا میں تیسرا مسلمان ہے اور غار حرا میں دو کا دوسرا تھا اور پہلا شخص تھا جو صدیق کے لقب سے مخاطب ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے خوش ہو کر خلافت کی ذمہ داری سونپ کر وفات پائی، اس کے بعد جب دین اسلام کی رسی ہلنے لگی تو میرا ہی باپ تھا جس نے اس کے دونوں سرے تھام لئے، جس نے

نفاق کی باگ روک دی، جس نے ارتداد کا چشمہ خشک کر دیا، جس نے یہودیوں کی آتش افروزی سرد کی، تم لوگ اس وقت آنکھیں بند کئے غدر و فتنے کے منتظر تھے اور شور و غوغا پر گوش بر آواز تھے، اس نے شگاف کو برابر کیا، بیکار کو درست کیا، گرتوں کو سنبھالا، دلوں کی پوشیدہ بیماریوں کو دور کیا، جو پانی سے سیراب ہو چکے تھے ان کو تھان تک پہنچا دیا جو پیاسے تھے ان کو گھاٹ پر لے آیا اور جو ایک بار پانی پی چکے تھے انہیں دوبارہ پلایا جب وہ نفاق کا سر کچل چکا اور اہل شرک کے لئے آتش جنگ مشتعل کر چکا اور تمہارے سامان کی گٹھڑی کو ڈوری سے باندھ چکا تو خدا نے اسے اٹھا لیا۔ ہاں! میں سوال کا نشانہ بن گئی ہوں کہ کیوں فوج لیکر نکلی؟ میرا مقصد اس سے گناہ کی تلاش اور فتنہ کی جستجو نہیں ہے جس کو میں پامال کرنا چاہتی ہوں، جو کچھ کہہ رہی ہوں سچائی اور انصاف کے ساتھ تنبیہ اور اتمام حجت کیلئے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نہ صرف خود بہت سے علوم کی ماہر تھیں بلکہ دوسروں کو بھی ماہر بنا دیتی تھیں ان سے تربیت حاصل کرنے والوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے لیکن ان میں جن کو زیادہ قرب و اختصاص حاصل تھا وہ حسب ذیل ہیں۔

حضرت عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابو سلمہ بن عبدالرحمان، مسروق، عمرہ، صفیہ، بنت شیبہ، عائشہ بنت طلحہ، معاذہ عدویہ۔

اخلاقی حیثیت سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بلند مرتبہ رکھتی تھیں وہ نہایت قانع تھیں غیبت سے احتراز کرتی تھیں احسان کم قبول کرتیں، خود ستائی ناپسند تھی، نہایت خوددار تھیں شجاعت اور دلیری بھی ان کا خاص جوہر تھا۔

اکثر روزے رکھا کرتی تھیں، حج کی شدت سے پابند تھیں، ان کے آزاد کردہ غلاموں کی تعداد **67** ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نو برس تک زندگی بسر کی، نو سال کی عمر میں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تو ان کی عمر **18** سال کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تقریباً اڑتالیس سال تک زندہ رہیں **57** ھ میں وفات پائی، اس وقت ان کی عمر چھیاسٹھ سال کی تھی۔ وصیت کے مطابق جنۃ البقیع میں رات کے وقت دفن ہوئیں۔ قاسم بن محمد، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن ابی عتیق، عروہ بن زبیر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے قبر میں اتارا۔

پیاری پڑھنے سننے والی بہنو! امہات المومنین کی سیرت کے بارے میں باتیں شاید ہم لکھتے لکھتے تھک جائیں لیکن وہ ختم نہ ہوں۔

اُمہات المؤمنین کی فیاضی و سخاوت

بنت معاویہ

امہات المؤمنین کی حیات طیبہ کا ایک جلی عنوان انفاق فی سبیل اللہ بھی ہے، ہماری ان مقدس ماؤں نے نکاح کے بعد جہاں قدم رنجہ فرمایا وہ کاشانہ نبوت تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی فقر و استغناء اور زہد و تقویٰ سے عبارت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی ہے جس سے دنیائے انسانیت نے سخاوت و رحمدلی اور فقیری کا صحیح معنیٰ و مفہوم اخذ کیا...... جب سردار دو عالم کا یہ حال تھا تو ان کی ازواج کس طرح اپنے محبوب شوہر سے پیچھے رہ سکتی تھیں، ہماری ان ماؤں میں مال و منال کی ایک شمہ بھی محبت نہیں تھی، جمع کر کے رکھنے کا تو یہاں تصور تک نہ تھا۔ یہی ہمارے لئے بھی اسوہ وقدوہ ہے۔

ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا شمار مکہ کی رئیس خواتین میں ہوتا تھا، آپ کے تجارتی قافلے شام آتے جاتے تھے لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو اپنا سارا مال و دولت دعوت اسلام اور اشاعت اسلام میں خرچ کر دیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ تنگی و ترشی اور عسرت بھری زندگی گزارنے میں کبھی ایک لمحہ تامل نہیں کیا۔ ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اپنے دیگر اوصاف کے علاوہ سخاوت اور فیاضی میں بھی ممتاز تھیں، ایک مرتبہ امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے درہموں سے بھری ایک تھیلی آپ کی خدمت میں بھیجی، انہوں نے لانے والے سے پوچھا اس میں کیا ہے؟...... بولا: درہم ہیں، فرمایا: کھجور کی طرح درہم بھی تھیلی میں بھیجے جاتے ہیں؟ یہ کہہ کر اسی وقت تمام درہم تقسیم کر دیئے، ام المؤمنین طائف کی کھالیں بنواتی تھیں ان سے جو آمدن ہوتی نہایت آزادی کے ساتھ فقراء و مساکین اور نیک کاموں پر خرچ کرتی تھیں۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ تو بہت عجیب تھا، جود و سخا کا وصف اتنا بڑھا ہوا تھا کہ ایک مرتبہ بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر نے حد سے بڑھی ہوئی فیاضی کو دیکھ کر آپ کو روکنا چاہا، حضرت نے سنا تو سخت برہم ہوئیں اور قسم کھائی کہ ان سے بات نہ کریں گی، چناں چہ حضرت عبداللہ بن زبیر ایک مدت تک معتوب رہے۔ ایک مرتبہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو شام ہونے سے پہلے سب خیرات کر دیئے اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھا، اتفاق سے اس دن روزہ سے تھیں لونڈی نے عرض کیا کہ افطار کے لئے کچھ نہیں تو فرمایا: پہلے کیوں نہ یاد دلایا۔ ام المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ اس کثرت کے ساتھ فقراء و مساکین کی مدد اور خبر گیری کیا کرتی تھیں کہ ان کا نام ہی "اُم المساکین" مشہور ہو گیا تھا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نہ صرف خود فیاض تھیں بلکہ دوسروں کو بھی سخاوت اور انفاق فی سبیل اللہ کی طرف مائل کرتی رہتی تھیں، ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے پاس اب اس قدر مال جمع ہو گیا ہے کہ بربادی کا خوف ہے تو فرمایا: بیٹا خرچ کر دو

ایک مرتبہ چند فقراء جن میں عورتیں بھی تھیں۔ ان کے گھر آئے اور نہایت الحاح سے سوال کیا، ام الحسن بیٹھی تھیں انہوں نے ڈانٹا لیکن حضرت ام سلمہ نے کہا ہمیں اس بات کا حکم نہیں ہے۔ اس کے بعد لونڈی سے کہا کہ انہیں کچھ دے کر رخصت کر دو اور کچھ نہ ہو تو ایک ایک چھوہارا ہی ان کے ہاتھ پر رکھ دو۔

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد تھیں، ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں مجھ سے وہ جلد ملے گی جس کا ہاتھ لمبا ہوگا۔ ازواج مطہرات اپنے ہاتھ ناپا کرتیں کہ کس کا ہاتھ لمبا ہے لیکن جب حضرت زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو پتہ چلا کہ حضور کے فرمان کا مقصد فیاضی اور سخاوت میں ہاتھ کا کھلا پن تھا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو مدینہ کے فقراء و مساکین میں کھلبلی مچ گئی اور وہ گھبرا اٹھے تھے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا سالانہ نفقہ بھیجا تو انہوں نے اس پر ایک کپڑا ڈال دیا اور برزہ بنت رافع کو حکم دیا کہ میرے خاندانی رشتہ داروں اور یتیموں میں تقسیم کر دو۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو غلام آزاد کرنے کا بہت شوق تھا چناں چہ لونڈی اور غلاموں کو خرید کر آزاد فرما دیا کرتی تھیں۔

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نہایت سیر چشم واقع ہوئی تھیں جب وہ ام المؤمنین بن کر مدینہ آئیں تو ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میں اپنے سونے کے زیورات تقسیم فرما دیئے تھے۔

محترم قاریات! یہ تھیں ہماری امہات جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ تھا۔

اُمہاتِ المؤمنین کے خاندان و قبائل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹھ ازواج قبیلہ قریش سے تعلق رکھتی تھیں:

خدیجہ بنت خویلد، عائشہ بنت ابی بکر، سودہ بنت زمعہ، حفصہ بنت عمر، ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان، ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ۔ زینب بنت جحش، میمونہ بنت حارث،

دو ازواج عربی غیر قریشی تھیں:

زینب بنت خزیمہ، جویریہ بنت حارث

ایک غیر عربی غیر قریشی تھیں:

صفیہ بنت حیی، جو بنی اسرائیل سے تھیں۔

ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام خویلد بن اسد ابن عبدالعزیٰ بن قصی تھا ام المؤمنین کا سلسلہ نسب قُصی پر پہنچ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا جو لوی بن غالب کے دوسرے بیٹے عامر کی اولاد تھیں۔ حضرت خدیجہ کے والد خویلد قبیلۂ قریش کے نہایت معزز شخص تھے، ان کے ایک بھتیجا ورقہ بن نوفل تھے جو تورات و انجیل کے بہت بڑے عالم اور بعض روایات کے مطابق موحد تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی کا آغاز ہوا اور آپ نے کچھ وحشت محسوس فرمائی تو ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو انہی کے پاس لے گئی تھیں۔

ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب یوں ہے: سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ قبیلہ قریش تھا اور خاندان عامر بن لوئی تھا، حضرت سودہ کی والدہ مدینہ منورہ کے خاندان بنو نجار سے تھیں جو قبیلہ خزرج کی ایک شاخ ہے، مکہ میں بعثت نبوی کے بعد پہلی بیعت عقبہ میں بنو نجار کے دو فرد اسعد بن زرارہ اور عوف بن مالک بن رفاعہ شامل تھے۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا خاندان تو پورا بقعہ نور تھا، والد کا نام ابوبکر رضی اللہ عنہ جن کا لقب صدیق جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین رفیق سفر و حضر اور رفیق مزار بھی ہیں، سلسلہ نسب یوں ہے: عائشہ بنت عبداللہ (ابوبکر صدیق) بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ اور ماں کی طرف سے: عائشہ بنت ام رومان بنت عامر بن عویمر بن عبدشمس بن عتاب بن اذینہ بن سبیع بن وہمان بن حارث بن غنم بن کنانہ۔ ام المؤمنین باپ کی طرف سے قریشیہ تیمیہ ہیں اور ماں کی طرف سے کنانیہ ہیں، باپ کی طرف سے آٹھویں پشت پر اور ماں کی طرف سے گیارہویں پشت پر سیدہ کا سلسلہ نسب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ سہیل قبیلہ قریش کے معزز خاندان بنو مخزوم سے تھیں جبکہ والدہ بنو فراس سے تھیں، آپ کے والد مکہ کے مشہور مخیّر اور فیاض تھے۔ سفر میں جاتے تو تمام قافلے والوں کی کفالت کیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ وہ زادالراکب کے لقب سے معروف تھے۔

ام بریرہ

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا قبیلہ قریش کے خاندان اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ والدہ کا نام امیمہ تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کی بیٹی تھیں، اس بناء پر حضرت زینب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی پھوپھی زاد بہن تھیں۔

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حارث بن ابی ضرار تھا جو قبیلہ خزاعہ کے خاندان بنو مصطلق کے سردار تھے، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت کو جویریہ سے بڑھ کر اپنی قوم کے حق میں مبارک نہیں دیکھا، ان کے سبب سے بنو مصطلق کے سینکڑوں گھرانے آزاد ہوگئے۔

ام المؤمنین ام حبیبہ رملہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوسفیان حرب بن صخر کی بیٹی تھیں۔ والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص تھا جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن تھیں اس اعتبار سے حضرت عثمان حضرت ام حبیبہ کے ماموں ہوئے۔ بھائی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ چھٹے خلیفہ راشد تھے۔ خاندان بنو امیہ تھا جس کے سپرد قومی پرچم کی علمبرداری تھی۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حارث بن حزن بن بجیر تھا جبکہ والدہ ہند بنت عوف قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتی تھیں۔

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام زینب تھا والد کا نام حیی بن اخطب تھا جو بنو نضیر کا سردار تھا اور حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل میں شمار ہوتا تھا، ان کا پہلا شوہر سلام بن مشکم تھا، دوسرا شوہر بنو قریظہ کا نامور سردار کنانہ بن ابی الحقیق تھا جو غزوۂ خیبر میں مارا گیا تھا۔ ماں کا نام برّہ تھا جو سموال رئیس بنو قریظہ کی بیٹی تھیں بنو نضیر اور بنو قریظہ دونوں خاندان بنی اسرائیل کے ممتاز ترین خاندان سمجھے جاتے تھے۔

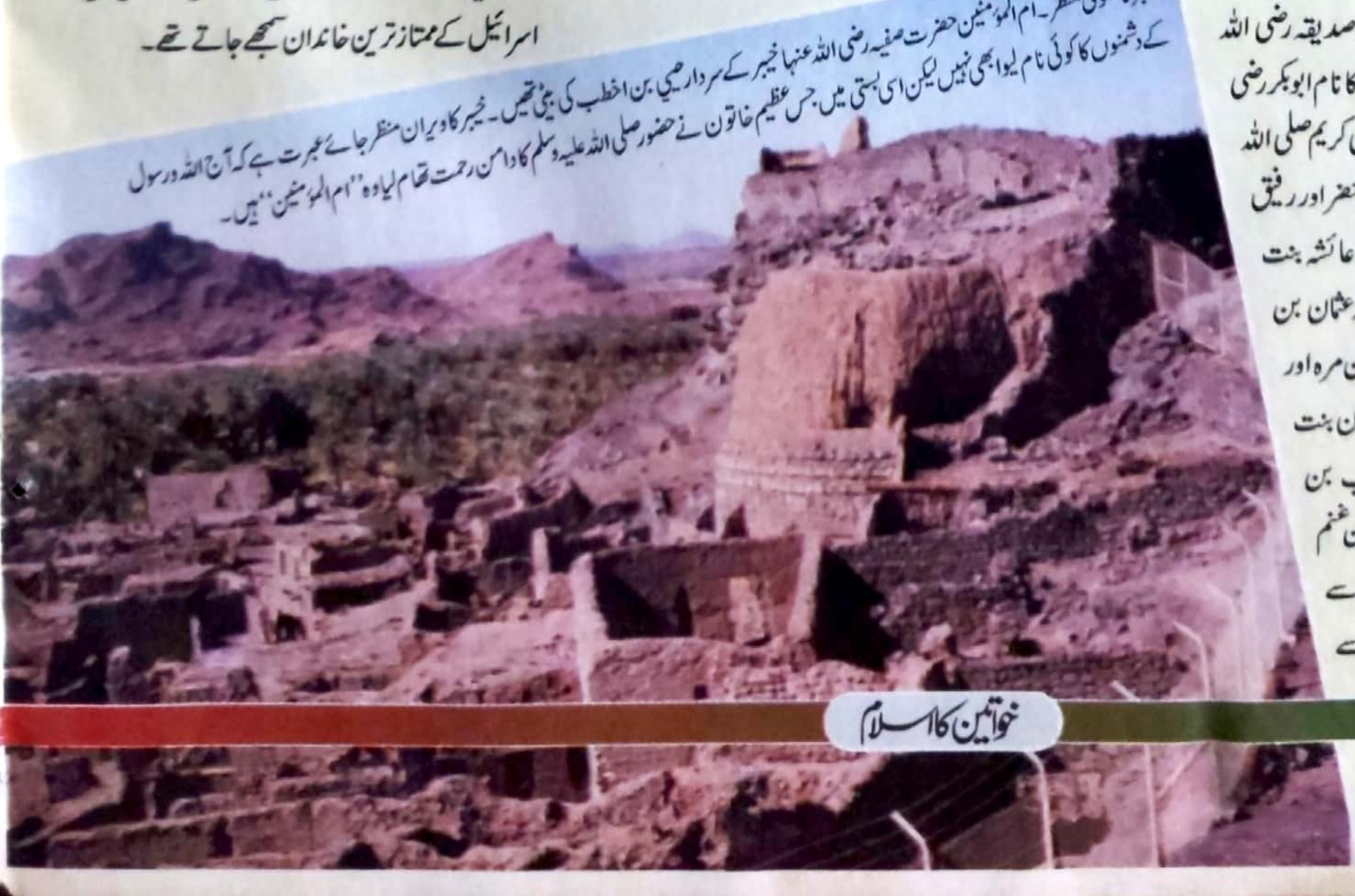

خیبر کا عمومی منظر۔ ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خیبر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ خیبر کا ویران منظر جائے عبرت ہے کہ آج اللہ و رسول کے دشمنوں کا کوئی نام لیوا بھی نہیں لیکن اسی بستی میں جس عظیم خاتون نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن رحمت تھام لیا وہ "ام المؤمنین" ہیں۔

اے میری بے مثال ماؤ!

امہات المؤمنین مجھے آپ یاد آتی ہیں
جو دیکھوں ان ماؤں کو کہ تربیت میں نسل کی
نہ لاسکیں تیری پرچھائیں
تشنگی سے نسل کو نہ بچاسکیں
جو خوشی و غم میں
اپنے اللہ بھول جانے لگیں
یہ مائیں کیوں ادھوری ہیں؟
یہ مائیں آپ جیسی کیوں نہیں؟
کیوں نہیں..........؟
☆☆☆
اے میری بے مثال ماؤ!
آج کچھ نادم بیٹیاں
بھٹکتی راہوں سے
پلٹنے کو آئی ہیں
آپ کی خو، آپ کی پاکیزگی اپنانے آئی ہیں
ہاں محترم ماؤ! ہم پلٹنے آئی ہیں

بنت عبدالسبحان

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا
اُمّ المؤمنین

ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام ''زمعہ بن قیس'' تھا اور والدہ کا نام ''شموس'' تھا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا تعلق قریش کے ذیلی قبیلے بنی عامر سے تھا اور والدہ مدینہ منورہ کے مشہور قبیلے بنی النجار سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح سکران رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عمرو سے ہوا تھا۔ دونوں میاں بیوی اولین مسلمانوں میں سے ہیں اس لئے ''السابقون الاولون'' کی فہرست میں شامل ہیں، سکران رضی اللہ عنہ بن عمرو سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے ایک بیٹے تھے جو فاروقی دورِ خلافت میں سترہ ہجری کو جنگ جلولاء میں شہید ہوئے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سکران رضی اللہ عنہ نے پہلی ہجرت حبشہ میں شرکت نہ کی لیکن جب کفار کے مظالم حد سے بڑھ گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حبشہ کی طرف بیٹے سمیت ہجرت کر گئے، کئی سال وہاں مقیم رہے پھر واپس مکہ مکرمہ آ گئے۔ روایات کے مطابق حبشہ سے واپسی کے کچھ روز بعد سکران رضی اللہ عنہ بن عمرو انتقال کر گئے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو کر تقریباً دو سال تک والد کے گھر رہیں۔ دس ہجری میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو ام المومنین کا بے مثال شرف عطا کیا اور وہ دلہن بن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم بن گئیں اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک پچاس سال تھی۔ بعثت کے تیرہ سال بعد حکم الٰہی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یثرب کی طرف ہجرت فرمائی اور مدینہ پہنچ کر زید بن حارث رضی اللہ عنہ کو مکہ سے گھر والوں کو لانے کے لئے بھیجا۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے بے حد پیار کرتیں تھیں ان دونوں کو لے کر زید بن حارث کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے دو ہجرتیں کیں ایک حبشہ اور دوسری مدینہ کی طرف اس لئے آپ کو صاحبۃ الہجرتین کہا جاتا ہے۔ چونکہ آپ کا نکاح رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۰ ہجری کو ہوا اس لئے آپ کے اور حضرت عائشہ کے نکاح کا زمانہ قریب قریب ہے۔ اس لئے مؤرخین میں اختلاف ہے کہ تقدم کس کو ہے لیکن مشہور مؤرخ ابن اسحاق کی روایت کے مطابق حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تقدم حاصل ہے جیسا کہ واقعات سے بھی ثابت ہے کہ جب حضرت عائشہ رخصت ہو کر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئیں تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بے حد پیار کرتیں ان کے ساتھ سوکنوں کی طرح نہیں بلکہ بہنوں کی طرح رہتی تھیں ان کی خوشی کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار رہتی تھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دس ہجری میں حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں چونکہ آپ رضی اللہ عنہا بھاری جسم اور لمبے قد کی مالک تھیں اس لئے تیزی سے چلنے میں دشواری ہوتی تھی۔ لہٰذا آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ وہ لوگوں کی روانگی سے قبل منیٰ چلی جائیں تاکہ رش کی وجہ سے تکلیف نہ ہو، لیکن اپنے سرتاج اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جہان فانی سے رحلت کے بعد پھر کبھی حج بیت اللہ کے لئے نہیں گئیں۔ بلکہ فرمایا کرتی تھیں کہ حج اور عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کر چکی ہوں اب اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق گھر کی چاردیواری میں بیٹھوں گی۔ آپ بڑی نیک دل اور غم خوار تھیں آپ طائف کی کھالیں بناتیں تھیں اور اس سے، جو آمدنی ہوتی وہ غریبوں اور محتاجوں میں بانٹتیں یا دوسرے نیک کاموں میں لگا دیتیں۔ آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بائیس ہجری کو وفات پائی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بنت عبدالحیٔ: ایوبیہ

ازواجِ مطہرات کا علمی مقام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے پورا قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ تفسیر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خاص کمال تھا، حدیث میں ازواجِ مطہرات عموماً اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا خصوصاً تمام صحابیات سے ممتاز تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات ۲۲۱۰ ہیں اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ۳۷۸ حدیثیں روایت کی ہیں۔ فقہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فتاوے اس قدر ہیں کہ متعدد ضخیم جلدیں تیار ہو سکتی ہیں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، جویریہ رضی اللہ عنہا، میمونہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فتاوے ایک مختصر رسالے میں جمع کئے جا سکتے ہیں۔

فرائض میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خاص مہارت تھی اور بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم ان سے فرائض، کے متعلق مسائل دریافت کرتے تھے۔ شاعری میں متعدد صحابیات کے ساتھ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نامور ہیں۔ لکھنا بہت سی صحابیات جانتی تھیں ان میں حضرت شفاء رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو شہرت حاصل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اگرچہ پڑھنا آتا تھا لیکن لکھنا نہیں آتا تھا۔

سمیہ فاطمہ گڈو بیراج

گھوڑے کے پَر

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فداھا ابی وامی نے سب سے زیادہ کریم، مہربان، اخلاقِ حسنہ کے مجسم اور افضل الخلق کے گھر میں نئی زندگی کا آغاز کیا چونکہ یہ تمام ازواج میں کم عمر تھیں اس لئے ان سے لطف و کرم کا سلوک زیادہ ہوتا...... ایک مرتبہ گھر کے دریچہ پر پردہ پڑا ہوا تھا جب ہوا چلی تو پردہ کا کونا کھل گیا جس سے ایک عجیب چیز نظر آئی دیکھا کہ ان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک گھوڑا ہے جس کے کاغذ یا کپڑے کے پر بھی ہیں...... ہنس کر پوچھا ''گھوڑے کے پر''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ کیا آپ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے متعلق نہیں سُنا (عوام میں مشہور ہے کہ پہلے گھوڑوں کے پر ہوتے تھے اسی بناء پر گھوڑوں کی دیکھ بھال میں ان کی نماز قضاء ہو گئی تھی پر کٹوا دیئے تھے اس وقت سے پر جاتے رہے نشان اب بھی باقی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس طرف اشارہ کیا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بے ساختہ پن جواب سے، بہت محظوظ ہوئے اور مسکرا دیئے......

بنت فرحت اللہ صفہ کراچی

ام المومنین

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

بنت شکیل احمد کراچی

عظیم خاتون حضرت اُمّ المؤمنین حفصہ بنت امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔ ان کے لئے فضیلت تمام اطراف سے جمع کر دی گئی اور شروع ہی سے برکت ان کے ساتھ رہی، ان کے والد کسی تعارف کے محتاج نہیں ان کی عظیم فضیلت کیلئے اتنا کافی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے وزیر اور اہل جنت کے چراغ ہیں اور بہت مہکنے والی خوشبو سے انہیں اتنا کافی ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ''جب تم چاہو کہ تمہاری مجلس مہکنے لگے تو مجلس میں حضرت عمر بن الخطاب کا تذکرہ کرو'' ان کی والدہ زینب بنت مظعون ہیں، ان کے بھائی عبداللہ بن عمر ہیں جن کے تقویٰ اور نیکی کی گواہی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔

پاکیزہ پرورش: جب مکہ نور اسلام سے چمکا تو ان کے والد بھی سابقین اولین کے قافلے میں شامل ہوگئے اور نور ایمان حاصل کرلیا ان کے اسلام لانے سے فرشتے تک خوش ہوئے ان کا اسلام قبول کرنا اسلام اور مسلمانوں کیلئے شہادتیں ادا کرنے کے ساتھ ہی برکت کا پیغام ثابت ہوا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی نشوونما معرفت کی بناء پر ہوئی اور یہ علم و ادب کے چشموں سے حسب استطاعت سیراب ہوئیں حتیٰ کہ قریش کی خواتین میں فصیح شمار کی جانے لگیں۔ جب یہ جوان ہوئیں تو ان کا نکاح خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے ہوگیا، یہ بھی سابقین اولین میں سے ہیں۔

صبر کرنے والی مہاجر خاتون: جب مسلمانوں پر قریش کے مظالم بڑھ گئے تو حضرت خنیس رضی اللہ عنہ بھی حبشہ ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ہجرت کر گئے، پھر مکہ لوٹے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ مدینے ہجرت کی۔ اس طرح حضرت خنیس رضی اللہ عنہ دو ہجرتوں والے صحابی ہیں، جب غزوہ بدر ہوا تو حضرت خنیس رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے اور یہ اللہ کا کلمہ بلند کرنے والے مجاہدین شہسواروں میں سے تھے اور بے جگری سے لڑے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح ونصرت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت خنیس رضی اللہ عنہ معرکہ بدر ہی میں زخمی ہوگئے جب مسلمان مدینہ منورہ لوٹے تو حضرت خنیس زخموں کی تاب نہ لا کر انتقال کر گئے۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر عین جوانی میں بیوہ ہوگئیں اور انہیں اپنے شوہر کی وفات کا شدید رنج ہوا جس کے آثار ان کے چہرے پر دیکھے جاسکتے تھے لیکن انہوں نے صبر اور ایمان کے ساتھ اس غم کو سہا، ان کے والد ان کے پاس آتے اور ان کے غم والم کو ہلکا کرنے کی کوشش کرتے۔

حضرت حفصہ بافضیلت عبادت گزار اور متقی خواتین میں سے تھیں اور ان یقین کرنے والی خواتین میں سے تھیں جنہوں نے عبادت کے میدان میں بلند مثالیں قائم کیں ان کے والد اپنی صاحبزادی میں یہ صفات دیکھ کر بہت خوش ہوتے مگر انہیں اپنی اس عبادت گزار بیٹی کا یہ حال دیکھ کر بہت دکھ ہوتا کہ وہ بچپنے کی عمر میں بیوہ ہوگئیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے تھے اس لئے 3 ھ میں غزوہ احد سے پہلے حضرت حفصہ سے نکاح کیا اور چار سو درہم مہر مقرر فرمایا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا علم اور فقہ: حضرت حفصہ علم فقہ اور تقویٰ سے معروف تھیں اور انہی صفات نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بڑے محترم مقام پر فائز کر دیا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت راشدہ کے دور میں کئی مرتبہ ان کی آراء اور احکام فقہیہ کو معتبر مانا گیا۔ حضرت حفصہ بیشمار صحابہ کیلئے حدیث کے معاملے میں مرکز و مرجع تھیں۔

قرآن کی محافظ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے قرآن کے جمع کیلئے چنا اس لئے کہ یہ قرآن کی حافظ تھیں اور شاید حضرت ابوبکر کا انہیں چننا ان کی صفات کی وجہ سے تھا جس میں انہوں نے تقویٰ، علم اور زہد و عبادت کو جمع کیا تھا اس کے علاوہ یہ اپنے وقت میں پڑھنے کی ماہر بھی تھیں۔ قیامت تک ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ احسان مسلمانوں پر ہے کہ جب بھی ہم کوئی آیت پڑھیں گے ہمیں ان کی قرآن پاک کی حفاظت کی فضیلت یاد آئے گی۔

ان کی خصوصیات میں ان کا قرآن کریم کا حفظ اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت اور جمع کرنا بھی شامل ہے، صحابہ کرام اور تابعین ان کے پاس موجود حدیث نبوی سننے کیلئے مشتاق رہتے تھے، انہوں نے (60) ساٹھ احادیث روایت کی ہیں۔

صوم وصلوٰۃ کی پابندی: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی زندگی میں تمام خیریں حاصل کرلی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ میں پروان چڑھیں حتیٰ کہ ایک عالمہ، عابدہ، متقی، پرہیزگار بن گئیں اور ان کا تقویٰ ایمان کی خوشبو سے مہرزدہ تھا اور جبریل علیہ السلام نے اس کی تصدیق پر مہر ثبت کی کہ یہ ''صوامہ، قوامہ'' بہت روزے رکھنے والی اور نماز پڑھنے والی خاتون ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روزے کی حالت میں فوت ہوئیں۔

ایک فصیح ادیبہ: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو اپنے اوپر لازم کرلیا تھا اور اپنا صبح وشام مشغلہ اسی کو بنالیا تھا اور پھر اسی مشغلہ کو ادب نبوت سے مزین کیا اور پھر ان دونوں مبارک منبع سے اپنے ادب، فصاحت اور علم کو سیراب کیا۔ یہ ایسی بلاغت کی مالک تھیں جو کلام کے پیشانی پر تمکن کا پتہ دیتی ہے۔

آخری لمحات: 45 ہجری میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ اور اپنے احبۃ سے جاملنے کے وقت کے قرب کو محسوس کرلیا اور شعبان کے ابتدائی دنوں میں اسی سال رفیق اعلیٰ سے جاملیں۔ مدینے کی گلیوں میں یہ خبر اڑ کر پہنچی کہ محافظ قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ دنیائے دار فانی سے رحلت کرگئیں۔ صحابہ کرام ان کے جنازہ کی تیاری کیلئے پہنچنا شروع ہوگئے۔ ان کی نماز جنازہ اس وقت کے والی مدینہ حضرت مروان بن الحکم نے پڑھائی اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ان کے انتقال کے وقت ان کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

جنت کی بشارت: ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا میں ایسی صفات جمع تھیں جنہوں نے ان کو اہل جنت میں سے بنادیا تھا اور انہیں جنت کی بشارت حاصل ہوئی۔ منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ایک طلاق دیدی تھی پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر رجوع کرنے کا حکم سنایا اور کہا ''حفصہ سے آپ رجوع کرلیں کیونکہ وہ بہت روزے رکھنے والی، نماز پڑھنے والی ہے اور جنت میں آپ کی زوجہ ہے''

اللہ تعالیٰ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے راضی ہو جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دار آخرت کو چاہا اور اللہ نے ان کے لئے اجر عظیم کا وعدہ کیا اور انہیں اس اعلیٰ مقام پر پہنچایا۔

آیاتِ تخییر اور اُمہات المؤمنین کا ردِّ عمل

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات دولت وثروت اور وجاہت وریاست کے اعتبار سے بلند مرتبہ خانوادوں کی چشم وچراغ تھیں اور ناز ونعم میں پلی ہوئی تھیں اگر ام المؤمنین حضرت عائشہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے مال دار تاجر کی نور دیدہ تھیں تو حضرت حفصہ فاروق اعظم کی نورِ نظر! حضرت ام حبیبہ رئیس اعظم قریش حضرت ابوسفیان کی صاحبزادی تھیں تو حضرت صفیہ رئیس اعظم خیبر کی لختِ جگر تھیں۔

جب نواحِ مدینہ میں یہود کی زمینوں اور ان کے دیار و اموال پر مسلمانوں کے قبضہ اور فتح خیبر وفدک سے مالی وسعت پیدا ہوگئی اور صحابہ آسودہ حال ہوگئے تو اس وقت ازواج مطہرات نے جواب تک نہایت عسرت وتنگ دستی سے زندگی بسر فرما رہی تھیں بلکہ فاقہ کشی میں مبتلا تھیں، بتقاجائے بشریت اپنے نان ونفقہ میں کچھ اضافہ کے متعلق عرض کیا۔ گو یہ مطالبہ شرعی واخلاقی نقطہ نظر سے ناروا نہیں تھا لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فطری سادگی، قناعت اور تکلف و تنعم سے طبعی نفرت کے باعث ناگوار خاطر گزرا اور قلب مبارک کو تکلیف ہوئی حتی کہ آپ نے مہینہ بھر تک گھر نہ آنے کی قسم کھالی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے متصل بالاخانہ میں فروکش ہوگئے جو اصلاً توشہ خانہ تھا۔ ادھر منافقین کو معلوم ہوا تو انہوں نے مشہور کردیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔ گھر گھر ایک ہنگامہ بپا ہوگیا، ازواج مطہرات رو رہی تھیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شدید پریشان تھے۔ مہینہ بھر بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خانگی معاملے میں اللہ رب العزت نے مداخلت فرمائی اور آیت تخییر نازل ہوئی جس میں واضح طور پر ازواج مطہرات کو فرمادیا گیا کہ دوصورتوں میں سے ایک کا انتخاب کرلو......

دنیا اور زینت دنیا لے لو...... یا...... اللہ اور اللہ کے رسول کو چن لو...... پہلی صورت میں دامن رحمت سے کٹ کر بیت رسول سے نکل جانا ہوگا اور دوسری صورت میں حضور کے پہلو بہ پہلو جنت الفردوس میں تمہارے لئے بستر لگے ہوئے ہیں۔ پوری آیت یہ ہے:

یاایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا O وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ فان اللہ اَعَدَّ للمحسنٰت منکن اجراً عظیماًO (سورۃ احزاب ۲۰)

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی ازواج سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں دنیوی زندگی اور اس کی زینت وآرائش کی ہوس ہے تو آؤ میں تمہیں رخصتی جوڑے دے کر رخصت کردوں اور اگر اللہ ورسول اور آخرت پسند ہے تو اللہ تعالیٰ نے تم ایسی نیک عورتوں کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

آیت تخییر کے نزول کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم

ابو محمد

تشریف لے آئے اور سب سے پہلے حضرت عائشہ سے فرمایا ”میں ایک بات کا ذکر کرتا ہوں تم جواب دینے میں جلدی نہ کرنا اور اپنے والدین سے مشورہ کرلینا“...... یہ ارشاد فرما کر آیت بالا تلاوت فرمائی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت سنتے ہی کہا کیا میں اس معاملے میں بھی والدین سے مشورہ کروں گی؟ بلاشبہ میں تو اللہ اور اللہ کے رسول اور آخرت کو ہی اختیار کرتی ہوں۔

دوسری ازواج مطہرات نے بھی حضرت عائشہ کی تقلید کی اور دنیا کے عیش وعشرت کا خیال تک دلوں سے نکال دیا، زینت دنیا و بہارِ حیات پر لات ماردی اور بہار کائنات کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا کہ ان کے بغیر دنیا کی رونق وبہار میں کوئی جذب وکشش نہیں

میں جن بہاروں سے مطمئن تھا، میں جن بہاروں کو چاہتا تھا
نہیں ہیں وہ تو نہیں بہاریں، میں ان بہاروں کو کیا کروں گا

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کی رفاقت وزوجیت کے لئے ان نفوس قدسیہ کا انتخاب یوں ہی تو نہیں فرمایا تھا پہلے ان کے پیمانۂ قلوب مقدسہ کو اپنے حبیب کی محبت وشیفتگی سے لبریز فرمایا پھر انہیں اپنے محبوب کے کاشانۂ رحمت کی زینت بنایا۔

درحقیقت یہ ازواج مطہرات کا بہت بڑا امتحان اور بہت کڑی آزمائش تھی جس میں وہ بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب ہوئیں۔ ایک طرف آنکھوں کو خیرہ کردینے والی دنیوی سج دھج تھی دوسری طرف اللہ ورسول اور فقر وفاقہ! امہات المؤمنین نے بغیر کسی تامل اللہ ورسول کو چن لیا اور بارگاہِ نبوت میں بزبان حال عرض کیا

نہ ہو جب تو ہی اے ساقی! بھلا پھر کیا کرے کوئی
ہوا کو، ابر کو، گل کو، چمن کو صحنِ گلستاں کو

اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے حضور کا تعلقِ خاطر

ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد ملنے کے لئے آئیں، حضرت ہالہ نے حرم اقدس میں داخل ہونے کے لئے باقاعدہ اجازت مانگی، ان کی آواز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ملتی تھی آواز سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آگئیں اور آپ جھجک اٹھے، فرمایا: ”ہالہ ہوں گی“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں انہیں نہایت رشک ہوا، بولیں: ”آپ کیا ایک بڑھیا کو یاد کرتے ہیں جو فوت ہوگئیں اور اللہ نے آپ کو ان سے اچھی بیویاں دیں“

صحیح بخاری میں روایت یہیں تک ہے مگر استیعاب میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہرگز نہیں جب لوگوں نے میری تکذیب کی تو انہوں نے تصدیق کی، جب لوگ کافر تھے تو وہ اسلام لائیں، جب میرا کوئی معین ومددگار نہ تھا تو انہوں نے میری مدد کی اور میری اولاد انہی سے ہوئی۔

جب تک حضرت خدیجہ حیات رہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا نکاح نہیں فرمایا ان کی وفات کے بعد معمول تھا کہ جب گھر میں کوئی جانور ذبح ہوتا تو آپ ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کی سہیلیوں کو گوشت بھجوایا کرتے تھے۔ (مرسلہ: رابعہ سلیم)

اُمہات المومنین کے اخلاق

آج ہر انسان خواہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا، مرد ہے یا عورت اس میں اخلاقِ حسنہ کی بہت زیادہ کمی ہے۔ لاکھ کوششوں کے باوجود اخلاق کی درستی نہیں ہو پاتی، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے پیارے پیغمبر امام الانبیاء خاتم الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جنت کی مستحق بننے والی امہات المؤمنین اور صحابیات رضی اللہ عنھن کے اخلاق حسنہ کو پس پشت ڈال دیا ہے جس کا خمیازہ ہمیں ہر جگہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ آج کے معاشرے میں اخلاق کو صرف مسکرانے کی حد تک محدود کر دیا گیا ہے حالانکہ ہنسنے مسکرانے کے علاوہ کسی کو دین کی دعوت دینا، کسی کی مدد کر دینا، کسی کی عیادت کرنا، کسی کو کھانا کھلانا، پانی پلانا، اچھا کپڑا پہنانا اور اچھی پرورش کرنا بھی اخلاق ہے۔ کسی کو اچھا مشورہ دینا اور کسی کو نیکی کی راہ پر لگانا بھی اخلاق ہے۔ آیئے ہم اپنی ماؤں کے اخلاقِ حسنہ کا مطالعہ کریں تاکہ ہماری رہنمائی ہو سکے اور ہم اس پر عمل کر کے اپنے اخلاق کو درست کر کے جنت کی مستحق بنیں۔ ان شاء اللہ۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دولت وثروت اور شریفانہ اخلاق نے تمام قریش کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ حضرت خدیجہ وہ مقدس اور باعظمت خاتون ہیں، جنہوں نے نبوت سے پہلے بت پرستی ترک کر دی تھی، مسند ابن حنبل میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: واللہ میں کبھی لات وعزیٰ کی پرستش نہ کروں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ لات کو جانے دیجئے، عزیٰ کو جانے دیجئے یعنی ان کا ذکر بھی نہ کیجئے۔

سیرت ابن ہشام میں ہے: ''وہ اسلام کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی مشیر کار تھیں''۔ ''آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کی تردید یا تکذیب سے جو کچھ صدمہ پہنچتا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر دور ہو جاتا تھا کیونکہ وہ آپ کی باتوں کی تصدیق کرتی تھیں اور مشرکین کے معاملہ کو آپ کے سامنے ہلکا کر کے پیش کرتی تھیں''۔ (طبقات)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرماتی ہیں: ''سودہ کے علاوہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھے یہ خیال نہیں ہوا کہ اس کے قالب میں میری روح ہوتی''۔ (طبقات)

اطاعت وفرمانبرداری میں وہ تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن سے ممتاز تھیں۔ سخاوت اور فیاضی بھی ان کا ایک نمایاں وصف تھا۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی خدمت میں ایک تھیلی بھیجی، لانے والے سے پوچھا: اس میں کیا ہے؟ بولا درہم۔ بولیں کھجور کی طرح تھیلی میں درہم بھیجے جاتے ہیں، یہ کہہ کر اسی وقت سب کو تقسیم کر دیا۔ (اصابہ) ایثار میں بھی وہ ممتاز حیثیت رکھتی تھیں، وہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آگے پیچھے نکاح میں آئی تھیں، لیکن چونکہ ان کی عمر زیادہ تھی اس لئے جب بوڑھی ہوگئیں تو ان کے خیال آیا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلاق دے دیں گے اور شرف صحبت سے محروم ہو جاؤں گی، اس وجہ سے انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور انہوں نے خوشی سے قبول کر لی۔ (صحیح بخاری ومسلم) اسی طرح آپ ظرافت پسند تھیں کہ ایک مرتبہ کہنے لگیں کہ کل رات کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تھی، آپ نے (اس قدر دیر تک) رکوع کیا کہ مجھے نکسیر پھوٹنے کا شبہ ہو گیا، اس لئے میں دیر تک ناک پکڑے رہی، آپ اس جملہ کو سن کر مسکرا گئے۔ (ابن سعد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بڑی قانع اور دلیر شخصیت کی مالک تھیں، آپ کا سب سے نمایاں وصف جود وسخا تھا، حضرت عبداللہ بن زبیر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ان سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو شام ہوتے ہوتے سب خیرات کر دیئے اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا، اتفاق سے اس دن روزہ رکھا تھا، لونڈی نے کہا کہ افطار کے لئے کچھ نہیں ہے، فرمایا پہلے سے کیوں نہ یاد دلایا۔ (مستدرک حاکم) نہایت خاشع، متضرع اور عبادت گزار تھیں، چاشت کی نماز پابندی سے پڑھتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راتوں کو اٹھ کو تہجد کی نماز ادا کرتی تھیں اور اس کی اس قدر پابند تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب کبھی یہ نماز قضا ہو جاتی تو نماز فجر سے پہلے اٹھ کر پڑھ لیتی تھیں۔ (شرح بلوغ المرام)

جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اتہام لگایا گیا اور اس اتہام میں خود حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بہن حمنہ بھی شریک تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اخلاقی حالت دریافت کی تو انہوں نے صاف لفظوں میں کہہ

اخت سعد الرحمٰن گوجرانوالہ

دیا: مجھ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھلائی کے سوا کسی چیز کا علم نہیں۔

ابن سعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اخلاق کے متعلق ہے: ''وہ (یعنی حفصہ) صائم النہار اور قائم اللیل ہیں''۔ (دن کو روزے رکھنے والی اور رات کو نفل پڑھنے والی) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اختلاف سے نفرت کرتی تھیں، جنگ صفین کے بعد جب تحکیم کا واقعہ پیش آیا تو ان کے بھائی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس کو فتنہ سمجھ کر خانہ نشین رہنا چاہتے تھے، لیکن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ گو اس شرکت میں تمہارا کوئی فائدہ نہیں، تاہم تمہیں شریک رہنا چاہئے، کیونکہ لوگوں کو تمہاری رائے کا انتظار ہوگا اور ممکن ہے کہ تمہاری عزلت گزینی ان میں اختلاف پیدا کر دے۔ (صحیح بخاری)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا فقراء ومساکین کو نہایت فیاضی کے ساتھ کھانا کھلایا کرتی تھیں، اس لئے ام المساکین کی کنیت سے مشہور ہوگئیں۔ (سیرۃ النبی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نہایت زاہدانہ زندگی بسر کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ ایک ہار پہنا جس میں سونے کا کچھ حصہ شامل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتراض کیا تو اس کو توڑ ڈالا۔ (مسند احمد) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی پابند تھیں۔ ایک دن ان کے بھتیجے نے دو رکعت نماز پڑھی چونکہ سجدہ گاہ غبار آلود تھی، وہ سجدہ کرتے وقت مٹی جھاڑتے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روکا کہ یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام نے کیا تھا تو آپ نے فرمایا: تیرا چہرہ اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو۔ (مسند احمد)

آپ فیاض تھیں اور دوسروں کو بھی فیاضی کی طرف مائل کرتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آ کر کہا: میرے پاس اس قدر مال جمع ہو گیا ہے کہ اب بربادی کا خوف ہے۔ آپ نے فرمایا: بیٹا اس کو خرچ کرو۔ (مسند احمد)

ایک مرتبہ چند فقراء جن میں عورتیں بھی تھیں ان کے گھر آئے اور نہایت الحاح سے سوال کیا ام الحسن بیٹھی تھیں، انہوں نے ڈانٹا لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہمیں اس کا حکم نہیں ہے اس کے بعد لونڈی سے کہا کہ ان کو کچھ دے کر رخصت کرو، کچھ نہ ہو تو ایک ایک چھوہارا ان کے ہاتھ پر رکھ دو۔ (استیعاب)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زینب (بنت جحش) نیک خو، روزہ دار ونماز گزار تھیں۔ (بحوالہ ابن سعد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کوئی عورت زینب سے زیادہ دیندار، زیادہ پرہیزگار اور راست گفتار، فیاض ومخیر اور اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی میں زیادہ سرگرم نہیں دیکھی۔ فقط مزاج میں ذرا تیزی تھی، جس پر ان کو بہت جلد ندامت بھی ہوتی تھی۔ (صحیح مسلم) ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین میں کچھ مال تقسیم کر رہے تھے۔ حضرت زینب اس معاملہ میں کچھ بول اٹھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ڈانٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان سے درگزر کرو یہ اوّاہ ہیں (یعنی خاشع ومتضرع ہیں)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو مدینہ کے فقراء اور مساکین میں سخت کھلبلی مچ گئی اور وہ گھبرا گئے۔ (بحوالہ ابن سعد) ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا سالانہ نفقہ بھیجا، انہوں نے اس پر ایک کپڑا ڈال دیا اور برزہ بنت رافع (لونڈی) کو حکم دیا کہ میرے خاندانی رشتہ داروں اور یتیموں کو تقسیم کر دو۔ (آخر میں) برزہ نے کہا: آخر ہمارا بھی کچھ حق ہے۔ انہوں نے کہا: کپڑے کے نیچے جو کچھ ہو وہ تمہارا ہے۔ دیکھا تو پچاسی درہم نکلے۔ جب تمام مال تقسیم ہو چکا تو دعا کی کہ اے اللہ! اس سال کے بعد عمر (رضی اللہ عنہ) کے تحفہ سے فائدہ نہ اٹھاؤں دعا قبول ہوئی اور اسی سال انتقال ہو گیا۔ (ابن سعد)

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا زاہدانہ زندگی بسر کرتی تھیں ایک دن صبح کو مسجد میں دعا کر رہی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور دیکھتے ہوئے چلے گئے۔ دوپہر کے قریب آئے، تب بھی ان کو اسی حالت میں پایا۔ (صحیح ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہمیں امہات المؤمنین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق وہمت عطا فرمائے اور قیامت کے دن ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

نام زینب،
کنیت ام الحکم، نسب نامہ

یہ ہے زینب بنت جحش بن ریاب بن یعمر بن صبرۃ بن مرہ بن کثیر بن غنم۔ ماں کا نام امیمۃ بنت عبدالمطلب بن ہاشم تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی تھیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "کانت زینب صالحۃً، صوامۃً قوّامۃً" (زینب رضی اللہ عنہا بہت روزے رکھنے والی۔ بہت قیام کرنے والی نیک خاتون تھیں۔)

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ نے ان کی وفات کے موقع پر فرمایا: ذھبت حمیدۃ فقیدۃ ففزع الیتامیٰ والارامل "پاکباز، بے مثل خاتون چلی گئیں اور یتیموں اور بیواؤں کو پریشان کر گئیں۔" (کیونکہ بہت سخی اور غریبوں مسکینوں کا دھیان رکھنے والی تھیں)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "زینب خوف خدا کی عادی طبعاً تواضع وانکساری اور عاجزی کی پیکر ہیں۔" ازواجِ مطہرات میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے والی یہ ساتویں خاتون تھیں۔ جن میں سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح سے پہلے فوت ہو چکیں تھیں۔

غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے سورۃ الاحزاب کا دوسرا تیسرا رکوع چھوڑ کر بقیہ ساری سورۃ سیدہ زینب بنت جحش اور ان کے بعد دیگر ازواج مطہرات کے گرد گھومتی ہے۔ اس کے بعد سورۃ تحریم کی آیات بھی سیدہ زینب کی تعظیم وتوقیر میں اضافہ فرماتی ہیں۔ سیدہ زینب سے گیارہ احادیث منقول ہیں۔ ان کے راویوں میں زینب بنت ابی سلمہ اور ام حبیبہ شامل ہیں۔

حسن و جمال، عقل و دانش اور فہم وفراست کے اعتبار سے قریشی خواتین میں قابل رشک تھیں۔ نہایت دیندار، پرہیزگار، حق گو اور مخیر تھیں، خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ان کے بارے میں فرمایا وہ "اوّاہ" ہیں یعنی خدا کے خوف سے خوب گریہ زاری کرنے والی۔

بے انتہا سخی، فیاض، غریبوں، یتیموں کی دادرسی کرنے والی تھیں حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسرعکنّ لحاقا بی اطولکن یدا" تم سب سے جلد مجھ سے ملنے والی وہ ہوگی جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ آپ کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے حضرت زینب ہی فوت ہوئیں۔ گو ظاہری طور پر قد اور جسامت چھوٹی تھی۔ ازواج مطہرات فرماتیں ہیں ہمیں بعد میں سمجھ آئی کہ یہ ہاتھوں کی لمبائی معنوی ہے یعنی مراد سخاوت وفیاضی ہے۔ اس طرح نبی اکرم کی زبان سے جنت کی بشارت کی مستحق ہوئیں۔ سیدہ زینب اس زمانے کے بعض فنون جانتی تھیں۔ مثلاً دباغت (کھالوں کو رنگنے اور محفوظ کر کے استعمال کے قابل بنانا) وغیرہ اور اپنی ذاتی کمائی ساری خیرات کر دیتی تھیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ کے بعد یہ وہ ام المومنین ہیں جن کے بارے میں قرآن مجید میں بہت ساری آیات نازل ہوئیں اور ان کی وجہ سے امت کے بہت سارے مسائل حل ہوئے اور بہت سارے مسائل معلوم ہوئے۔ واحد صحابی رسول حضرت "زید" جن کا نام قرآن مجید میں تا قیامت پڑھا جاتا رہے گا وہ انہی کے ضمن میں مذکور ہے۔

حضرت زینب وہ ام المومنین ہیں جن کو یہ شرف حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ زَوَّجْنٰکَھَا ہم نے ان سے آپ کا نکاح کر دیا۔

خود فرمایا کرتی تھیں زوجکن اھالیکن و زوجنی اللہ علی السماء "تمہارے نکاح تو تمہارے اہل خانہ نے کئے جبکہ میرا نکاح آسمانوں پر اللہ نے کیا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ میں سب سے قریبی تھیں۔ یعنی سگی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ اور یہ سارا خاندان جرنیل صحابی عبداللہ بن جحش، شاعر اسلام ابو احمد بن جحش، سیدہ حمنہ بنت جحش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانثار تھا۔ یہ السابقون الاولون میں سے تھے۔

ام عبدالرب، اسلام آباد

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ بولے بیٹے زید بن حارثہ کے لئے ان کو پیغام نکاح دیا وہ قریشی النسل تھیں، ان کے یا بھائی کے دل میں زید کی غلامی کا خیال آیا، ہچکچائے۔ آیت نازل ہوئی۔

ماکان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امراً ان یکون لھم الخیرۃ. (الاحزاب آیت نمبر ۳۶)

پس منظر تو خاص تھا لیکن قیامت تک کے لئے ایک ضابطہ الٰہی معلوم ہو گیا کہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلوں پر ہچکچاہٹ ایمان کے منافی ہے۔

جب یہ آیت سنی تو مان گئیں، نکاح ہو گیا، نبھاہ نہ ہو سکا اور نبھا ہوتا بھی کیونکر مشیت الٰہیہ ان کے ذریعے ہمیشہ کے لئے نکاح و طلاق، وراثت، نسب کے احکامات دینا اور لاگو کرنا چاہتی تھی۔

زید شکایت لے کر آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اَمسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ و اتقِ اللہَ (الاحزاب)

جو اللہ نے چاہا ہو گیا، طلاق ہو گئی اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح آسمان پر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی حیران و پریشان تھے۔ لوگوں کی باتوں اور طعنوں کا تصور فرما رہے تھے اور یہ باتیں دو وجہ سے تھیں۔

(۱) اس معاشرے میں منہ بولے رشتے حقیقی رشتوں سے بھی (بسا اوقات) بڑھ کر ہوتے تھے۔ طوفان بدتمیزی اٹھنے والا تھا کہ اپنی بہو سے نکاح.........

(۲) اس سے پہلے چار بیویاں تو پہلے آپ کے حرم میں تھیں۔ اب یہ طعنہ کہ عامۃ المسلمین کے لئے تو چار کی قید اور نبی کی ذات.........

نبی اکرم کو ایذا دینا اللہ کو ایذا دینا ہے اور اس کی سزا دنیا و آخرت کی لعنت اور عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرما دیا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں۔ لہٰذا منہ بولے بیٹے کا معاملہ ختم ہوا۔ فرمایا اور حضرت زینب کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گیا۔

ولیمہ ہوا تین صد آدمی شریک ہوئے دس دس کی ٹکڑیوں میں آتے اور کھانا کھا کر چلے جاتے۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نہایت راست گو اور پاکباز تھیں۔ واقعہ افک میں جب ان کی بہن تک پروپیگنڈے کی زد میں آ گئیں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تو فرمایا میں عائشہ رضی اللہ عنہا میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں پاتی۔

سوکناپے کے رشتے کے باوجود اللہ کا خوف وتقویٰ اس قدر دامن گیر تھا کہ کوئی غلط بات یا غلط حرکت نہ ہوتی۔ واقعہ افک میں سیدہ عائشہ کے بارے میں ان کا تبصرہ گزر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ والتفات چاہتی تھیں اور یہ ہر عورت کا حق ہے اور پھر شوہر بھی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو اس التفات کی تمنا و طلب میں حرص صرف حقِ زوجیت نہیں بلکہ ایمان کا بھی تقاضا تھا۔ سو اس ضمن میں جو بعض روایات وارد ہوئی ہیں، وہ اسی قبیل سے ہیں۔ نہ کہ سوکناپے کی جلن۔ عصر کے بعد جب آپ سب ازواج مطہرات کی خبر گیری کے لئے تشریف لاتے تو سیدہ زینب کے ہاں کافی دیر تشریف فرماتے۔ جس پر دوسری ازواجات مطہرات کو رشک آیا اور طویل حدیث ہے بخاری کی جس پر آیت تحریم نازل ہوئی: یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک. (التحریم)

سیدہ زینب نے اپنے حجرے کے ایک کونے میں مسجد بنا رکھی تھی جس میں کبھی کبھار اللہ کے نبی بھی نماز پڑھا کرتے تھے۔ اللہ پر اعتماد، توکل اور ایمان کی کیفیت یہ تھی کہ اللہ کے نبی کی طرف سے پیغام نکاح موصول ہوا تو فوراً استخارہ کرنے کھڑی ہو گئیں اور نماز پڑھنے لگیں۔

سیدہ زینب کا انتقال ۵۳ سال کی عمر میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا۔ نماز جنازہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، قریبی محارم نے لحد میں اتارا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یا اللہ! ہمیں ان پاکباز، صالح، محسن ماؤں کی محبت عطا فرما، ایسی محبت جو ان کی اولاد کو دنیا میں ان کے نقش قدم پر چلا دے اور قیامت والے دن جنت میں ان کی صحبت و دیدار کا حقدار بنا دے۔ آمین یارب العالمین۔

(حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا پر مضامین بھیجنے والی دوسری قاریات: بنت تقی اول فیصل آباد، قاریہ عائشہ، صائمہ اشفاق، لاہور، عائشہ ثناء، جلال پور)

اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

نام ونسب:
اصلی نام زینب تھا لیکن چونکہ وہ غزوۂ خیبر میں خاص آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آئی تھیں اور عرب میں غنیمت کے ایسے حصہ کو جو امام یا بادشاہ کے لئے مخصوص ہوتا تھا، صفیہ کہتے تھے اس لئے وہ بھی صفیہ کے نام سے مشہور ہوگئیں۔ والد کا نام حیی ابن اخطب تھا جو بنونضیر کے سردار تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل میں شمار ہوتے تھے۔ والدہ کا نام برہ تھا، جو سموال رئیس قریظہ کی بیٹی تھیں، اور یہ دونوں خاندان (قریظہ اور نضیر) بنواسرائیل کے ان تمام قبائل سے ممتاز سمجھے جاتے تھے جنہوں نے زمانہ دراز سے عرب کے شمالی حصوں میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

نکاح: حضرت صفیہ کی پہلی شادی سلام بن مشکم القرظی سے ہوئی تھی سلام نے طلاق دی تو کنانہ ابی الحقیق کے نکاح میں آئیں، کنانہ جنگ خیبر میں ہلاک ہوا۔ حضرت صفیہ کے باپ اور بھائی بھی اسی جنگ میں ہلاک ہوئے، اور حضرت صفیہ گرفتار ہوئیں، جب خیبر کے تمام قیدی جمع کئے گئے تو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک لونڈی کی درخواست کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتخاب کی اجازت دیدی، انہوں نے حضرت صفیہ کو منتخب کیا لیکن ایک صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے رئیسہ بنونضیر وقریظہ کو دحیہ کلبی کو دیدیا حالانکہ وہ تو صرف آپ کے لئے سزاوار ہے۔ مقصود یہ تھا کہ رئیسہ عرب کے ساتھ عام عورتوں کا سا برتاؤ مناسب نہیں چناں چہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو دوسری لونڈی دیدی گئی اور حضرت صفیہ کو آزاد کر کے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کرلیا۔ اور مقام صہبا میں دعوت ولیمہ فرمائی، وہاں سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خود اپنے اونٹ میں سوار کرلیا اور عبا سے ان پر پردہ کیا۔ یہ گویا اس بات کا اعلان تھا کہ وہ ازواج مطہرات میں داخل ہوگئی ہیں۔

عام حالات: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایام محاصرہ میں جو 35ھ میں ہوا تھا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے ان کی بے حد مدد کی تھی، جب حضرت عثمان پر ضروریات زندگی تنگ کر دی گئیں اور ان کے مکان پر پہرہ بیٹھا دیا گیا تھا تو وہ خود خچر پر سوار ہوکر ان کے مکان کی طرف چلیں غلام بھی ساتھ تھا، بدبخت مالک اشتر نخعی کی نظر پڑی تو اس نے آکر خچر کو مارنا شروع کر دیا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا، مجھ کو ذلیل نہ کرو میں واپس جاتی ہوں تم خچر کو چھوڑ دو، گھر واپس آئیں تو حضرت

اُمّ محمد انس

حسن رضی اللہ عنہ کو اس خدمت پر مامور کیا اور وہ ان کے مکان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا اور پانی لے جاتے رہے تھے۔

اخلاق: حلم وتحمل ان کے باب فضائل کا نہایت جلی عنوان ہے غزوہ خیبر میں جب وہ اپنی بہن کے ساتھ گرفتار ہوکر آرہی تھیں تو ان کی بہن یہودیوں کی لاشوں کو دیکھ کر چیخ اٹھتی تھیں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کی لاش سے قریب ہوکر گزریں لیکن اب بھی اسی طرح پیکر متانت تھیں اور ان کی جبینِ تحمل پر کسی قسم کی شکن نہیں آئی۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک کنیز تھی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جا کر ان کی شکایت کیا کرتی تھی، چناں چہ ایک دن کہا کہ ان میں یہودیت کا اثر آج تک باقی ہے وہ یوم السبت (ہفتے کے دن) کو اچھا سمجھتی ہیں اور یہودیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرتی ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کیلئے ایک شخص کو بھیجا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھے یوم السبت کو اچھا سمجھنے کی کوئی ضرورت نہیں، اس کے بدلے میں اللہ نے ہمیں جمعہ کا دن عنایت فرمایا ہے۔ البتہ میں یہود کے ساتھ صلہ رحمی کرتی ہوں اس لئے کہ وہ میرے عزیز واقارب ہیں، اس کے بعد کنیز کو بلا کر پوچھا کہ تو نے میری شکایت کی تھی؟ کنیز بولی مجھے شیطان نے بہکا دیا تھا حضرت صفیہ خاموش ہوگئیں اور اس لونڈی کو آزاد کر دیا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے قد و قامت کی نسبت چند جملے کہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم نے یہ ایسی بات کہی ہے کہ اگر یہ سمندر میں چھوڑ دی جائے تو اس میں مل جائے (یعنی سمندر کو بھی گدلا کر سکتی ہے)

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کے پاس تشریف لے گئے دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم ”تمام ازواج میں افضل ہیں ہم آپ کی زوجہ ہونے کے ساتھ ساتھ چچازاد بھی ہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ”ہارون علیہ السلام میرے باپ موسیٰ علیہ السلام میرے چچا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے شوہر بس اس لئے تم لوگ کیسے مجھ سے افضل ہو سکتی ہو“

سفر حج میں حضرت صفیہ کا اونٹ بیٹھ گیا تھا اور وہ سب سے پیچھے رہ گئی تھیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے تو دیکھا کہ زاروقطار رو رہی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اور دست مبارک سے ان کے آنسو پونچھے جاتے تھے اور وہ بے اختیار روتی جاتی تھیں۔ حضرت صفیہ بہت فیاض واقع ہوئیں تھیں چنانچہ جب وہ اُم المومنین بن کر مدینے میں آئیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ازواج مطہرات کو اپنی سونے کی بالیاں تقسیم کیں۔

وفات: حضرت صفیہ نے رمضان 50ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں اُس وقت ان کی عمر 40 سال تھی ایک لاکھ ترکہ چھوڑا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حضرت صفیہ کی خاطرداری

ام حماد نعمانی

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آئیں اور خیبر سے مدینہ پہنچیں تو حارثہ بن نعمان کے گھر ٹھہرائی گئیں۔ ان کے حُسن وجمال کو سن کر اللہ انصار کی عورتیں دیکھنے آئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نقاب اوڑھ کر آئیں مگر حضور نے انہیں پہچان لیا، جب واپس ہوئیں تو پوچھا کہ اے عائشہ کیا دیکھا؟...... انہوں نے کہا ہاں! ایک یہودیہ کو دیکھ آئی ہوں۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کہو، وہ اسلام لے آئی ہے اور اس کا اسلام نہایت اچھا اسلام ہے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، دیکھا کہ رو رہی ہیں، سبب دریافت فرمایا کہ کیوں روتی ہو؟ جواباً انہوں نے کہا کہ عائشہ اور حفصہ مجھے چھیڑتی ہیں کہ ہم حضور کی نظر میں زیادہ مکرم ومحترم ہیں، ہم آپ کے چچا کی بیٹیاں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ: تم مجھ سے بہتر کیسے ہوسکتی ہو؟ میرے باپ ہارون علیہ السلام اور چچا موسیٰ علیہ السلام اور میرے شوہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ سے کہا کہ آپ کو صفیہ سے اس قدر کافی ہے کہ وہ اتنی اور اتنی ہے یعنی چھوٹے قد والی ہے، آپ نے فرمایا تم نے ایسا کلمہ کہہ دیا ہے کہ اگر اس کو سمندر کے پانی میں ڈال دیا تو وہ سارے سمندر کو گدلا کر دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا یہ عالم تھا کہ سفر حج میں آپ کا اونٹ بیٹھ گیا تھا اور سب سے پیچھے رہ گئی تھیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو زاروقطار رو رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر اور اپنے دست مبارک سے آنسو پونچھے، آپ آنسو پونچھتے جاتے تھے اور وہ بے اختیار روتی جاتی تھیں۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ حضرت صفیہ کا اونٹ بیمار ہوگیا۔ حضرت زینب بنت جحش کے پاس اونٹ ضرورت سے زائد تھے، آپ نے فرمایا ”تم ایک اونٹ صفیہ کو دے دو تو بہتر ہے“۔ تو انہوں نے کہا ”میں دوں گی اس یہودیہ کو!“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ناگوار گزرا کہ دو یا تین مہینے تک ان کے پاس نہیں گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات میں تمام امہات آپ کے پاس جمع تھیں۔ حضرت صفیہ نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ! میری تمنا اور آرزو ہے کہ آپ کے بدلے میں مجھے یہ تکلیف مجھے ہو جائے۔ ازواج مطہرات نے غالباً شک بھرے انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دلوں میں اٹھنے والے وہم کو بھانپ گئے اور فرمایا

وَاللّٰهِ اِنَّهَا صَادِقَةٌ

اللہ کی قسم! وہ اپنی بات میں سچی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد نکاح کیوں فرمائے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے دو پہلو تھے ایک بیرونی زندگی اور ایک گھریلو زندگی، گھر سے باہر کی زندگی کو صحابہء کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین نے پورے اہتمام کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا گھریلو زندگی کے حالات کو امت تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے امہات المومنین کو سبب بنایا جن کے ذریعے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اندرون خانہ عبادات، تہجد، شب بیداری، فقیری و درویشی، گھریلو معاملات میں برتاؤ، بیویوں کے حقوق کی ادائیگی، خواتین سے متعلق بے شمار دینی مسائل، اہل قرابت کے ساتھ برتاؤ جیسے حالات روز روشن کی طرح واضح ہو کر دنیا کے سامنے آگئے۔ ایک بیوی اپنے شوہر کے رازوں سے جس قدر واقف ہو سکتی ہے کوئی دوسرا شخص نہیں ہو سکتا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد نکاح فرمائے تا کہ آپ کی گھریلو زندگی کے تمام حالات نہایت وثوق کے ساتھ دنیا کے سامنے آجائیں۔ غور کرنے کی بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے باقی تمام نکاح بیوگان یا مطلقہ خواتین سے فرمائے۔ یہاں حسن و جمال مقصود نہ عیش و عشرت۔ خوب جان لینا چاہئے کہ جس ذات کے گھر میں دو دو مہینے تو انہ چڑھتا ہو اور جن کا اور جن کی بیویوں کا پانی اور کھجور پر گزارہ ہو، جن کا دن مسجد میں اور رات مصلے پر اس طرح گزرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے کھڑے پاؤں پر ورم آجائے وہاں عیش و عشرت کا تصو ہی محال ہے۔

اُمّ بریرہ

عرب کا دستور تھا کو وہ رشتہ مصاہرت کا بڑا احترام کرتے تھے۔ ان کے نزدیک دامادی کا رشتہ مختلف قبائل کے درمیان قربت کا ایک اہم باب تھا اور داماد سے جنگ لڑنا اور محاذ آرائی کرنا بڑے شرم اور عار کی بات تھی۔ اس دستور کو سامنے رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند شادیاں اس مقصد سے کیں کہ مختلف افراد اور قبائل کی اسلام دشمنی کا زور توڑ دیں اور ان کے بغض و نفرت کی چنگاری بجھا دیں۔ چنانچہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا قبیلہء بنی مخزوم سے تعلق رکھتی تھیں جو ابو جہل اور خالد بن ولید کا قبیلہ تھا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کر لی تو خالد بن ولید میں وہ سختی نہ رہی جس کا مظاہرہ وہ اُحد میں کر چکے تھے، بلکہ تھوڑے ہی عرصہ بعد انہوں نے اپنی مرضی خوشی اور خواہش سے اسلام قبول کر لیا۔ اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی صاحبزادی حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کر لی تو پھر ابوسفیان آپ کے مدمقابل نہ آیا اور جب حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی زوجیت میں آگئیں تو قبیلہ بنی المصطلق اور قبیلہ بنی نضیر نے محاذ آرائی چھوڑ دی۔ حضور کے عقد میں ان دونوں بیویوں کے آنے کے بعد تاریخ میں ان کے قبیلوں کی کسی شورش اور جنگی تگ ودو کا سراغ نہیں ملتا، بلکہ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو اپنی قوم کیلئے ساری عورتوں سے زیادہ بابرکت ثابت ہوئیں، کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کر لی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کے ایک سو گھرانوں کو جو قید میں تھے آزاد کر دیا اور کہا کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی ہیں۔ ان کے دلوں پر اس احسان کا جو زبردست اثر ہوا ہو گا وہ ظاہر ہے۔

ان سب سے بڑی اور عظیم بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غیر مہذب قوم کو تربیت دینے، اس کو تزکیہ نفس کرنے اور تہذیب و تمدن سکھانے پر مامور تھے جو تہذیب و ثقافت سے، تمدن کے لوازمات کی پابندی سے اور معاشرے کی تشکیل و تعمیر میں حصہ لینے کی ذمہ داریوں سے بالکل نا آشنا تھی، اور اسلامی معاشرے کی تشکیل جن اصولوں کی بنیاد پر کرنی تھی ان میں مردوں اور عورتوں کے اختلاط کی گنجائش نہ تھی لہٰذا عدم اختلاط کے اس اصول کی پابندی کرتے ہوئے عورتوں کی براہ راست تربیت نہیں کی جا سکتی تھی حالانکہ ان کی تعلیم و تربیت کی ضرورت مردوں سے کچھ کم اہم اور ضروری نہ تھی، بلکہ کچھ زیادہ ہی ضروری تھی۔ اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف یہی ایک سبیل رہ گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر اور لیاقت کی اتنی عورتوں کو منتخب فرما لیں جو اس مقصد کے لئے کافی ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تعلیم و تربیت دیدیں، ان کا تزکیہ نفس فرما دیں، انہیں احکام شریعت سکھلا دیں اور اسلامی تہذیب و ثقافت سے اس طرح آراستہ کر دیں کہ وہ دیہاتی اور شہری، بوڑھی اور جوان ہر طرح کی عورتوں کی تربیت کر سکیں اور انہیں مسائل شریعت سکھا سکیں اور اس طرح عورتوں میں تبلیغ کی مہم کے لئے کافی ہو سکیں۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خانگی حالات کو امت تک پہنچانے کا سہرا زیادہ تر ان امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن ہی کے سر ہے، ان میں بھی بالخصوص وہ امہات المومنین جنھوں نے طویل عمر پائی مثال کے طور پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال خوب خوب روایت کئے ہیں۔

اُمہات المؤمنین کے مہر

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا............500 طلائی درھم

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا............400 درھم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا............500 درھم

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا............

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا............500 درھم

حضرت ام سلمہ ہند بنت عامر رضی اللہ عنہا............رقم کا ذکر نہیں ملا، سامان یہ تھا، دو چکیاں، گھڑا، چمڑے کا تکیہ

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا............400 درھم

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا............400 درھم

حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا............400 دینار

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا............مہر غلامی سے آزادی قرار پایا

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا............500 درھم

(مرسلہ: سمیہ بنت نذیر)

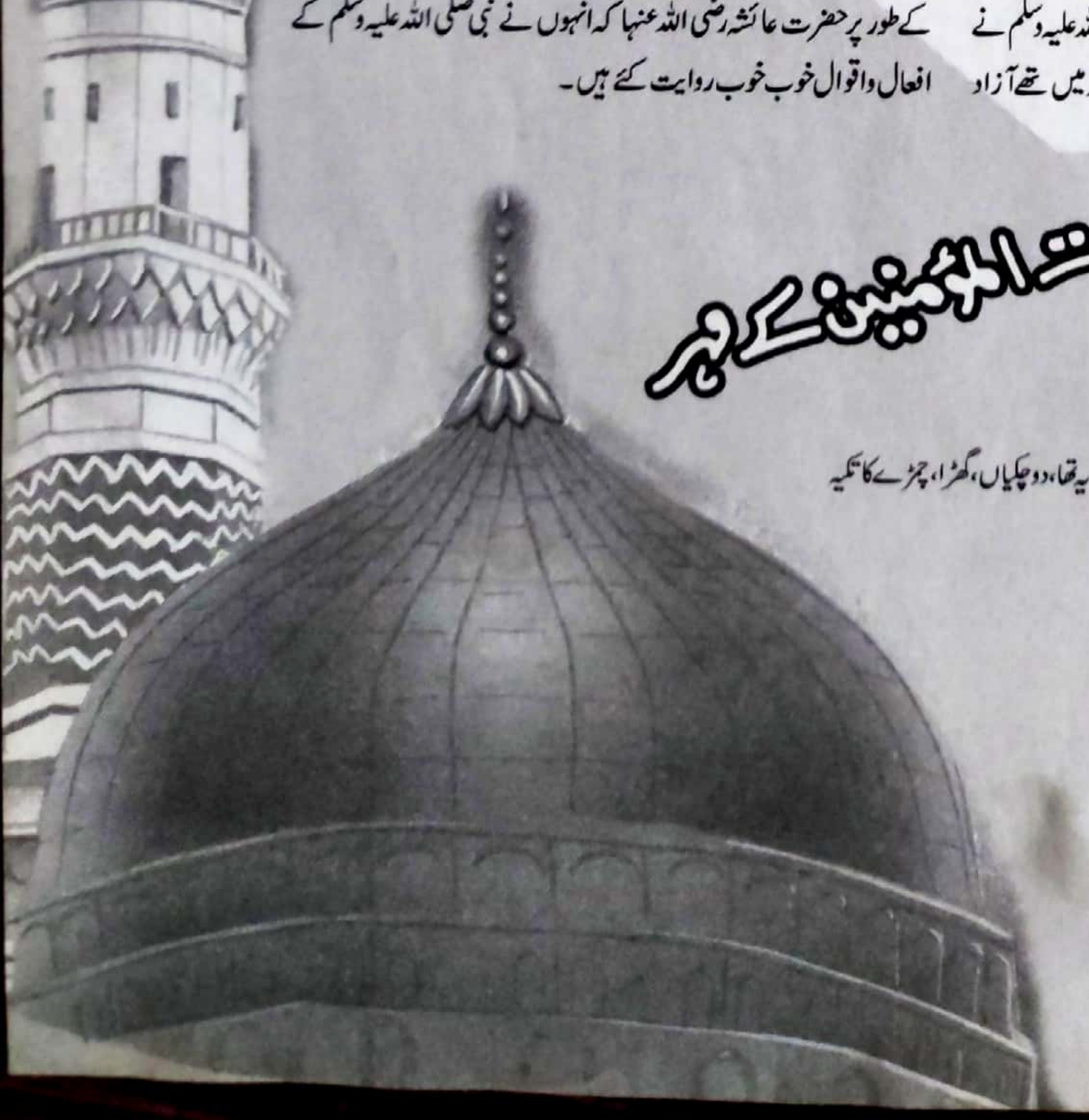

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

بنت یوسف فیصل آباد

ہند نام، ام سلمہ کنیت، قریش کے خاندان مخزوم سے ہیں۔

سلسلہ نسب یہ ہے: ہند بنت ابی امیہ سہیل بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ والدہ بنو فراس سے تھیں اور ان کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ بن مالک بن جذیمہ بن علقمہ بن جندل المطعان ابن فراس بن غنم بن مالک بن کنانہ۔

نکاح اول: عبداللہ بن عبدالاسد سے جو ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور ہیں اور جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے۔ نکاح ہوا۔

اسلام: آغاز نبوت میں اپنے شوہر کے ساتھ اسلام لائیں

ہجرت مدینہ: ہجرت کا واقعہ نہایت دردانگیز ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کرنا چاہتی تھیں (ان کا بچہ سلمہ بھی ساتھ تھا) لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قبیلہ نے مزاحمت کی تو حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ان کو چھوڑ کر مدینہ چلے گئے تھے۔ اور یہ اپنے گھر واپس آ گئیں۔ ادھر سلمہ رضی اللہ عنہا کو ابوسلمہ کے خاندان والے حضرت ام سلمہ سے چھین کر لے گئے اس لئے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اور بھی تکلیف پہنچی۔ چنانچہ روزانہ غم کی وجہ سے گھر سے نکل جاتیں اور ابطح میں بیٹھ کر رویا کرتی تھیں۔ ۷۔۸۔ دن تک یہ حالت رہی، ایک دن خاندان کا ایک شخص نکلا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو روتے ہوئے دیکھا تو اس کا دل بھر آیا، گھر آ کر لوگوں سے کہا کہ اس غریب پر ظلم کیوں کرتے ہو اس کو جانے دو اور اس کا بچہ اس کے حوالے کر دو۔ روانگی کی اجازت ملی تو بچے کو گود میں لے کر اونٹ پر سوار ہو گئیں اور مدینے کا راستہ لیا چونکہ وہ بالکل تنہا تھیں یعنی کوئی مرد ساتھ نہ تھا۔ تنعیم میں عثمان بن طلحہ کی نظر پڑی، بولے کدھر کا قصد ہے؟ کہا "مدینے کا"۔ پوچھا "کوئی ساتھ بھی ہے"۔ جواب میں بولیں "خدا اور یہ بچہ"، عثمان نے کہا یہ نہیں ہوسکتا تم تنہا کبھی نہیں جاسکتیں یہ کہہ کر اونٹ کی مہار پکڑی اور مدینہ کیطرف روانہ ہوئے راستے میں جب کہیں ٹھہرتے تو اونٹ کو بٹھا کر کسی درخت کے نیچے چلے جاتے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اتر پڑتیں۔ روانگی کا وقت آتا تو اونٹ پر کجاوا رکھ کر ہٹ جاتے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا شریف آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ قبا کی آبادی پر نظر پڑی تو بولے اب تم شوہر کے پاس چلی جاؤ وہ یہیں مقیم ہیں۔ کچھ زمانہ تک شوہر کے ساتھ رہیں۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ بڑے شہ سوار تھے۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے غزوہ احد میں چند زخم کھائے جن کے صدمہ سے جانبر نہ ہوسکے، جمادی الثانی ۴ھ میں ان کا زخم پھٹا اور اسی صدمہ سے وفات پائی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں اور وفات کی خبر سنائی اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے مکان میں تشریف لائے، گھر میں کہرام مچا ہوا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں ہائے غربت (پردیس) میں موت نے آلیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کرو ان کی مغفرت کی دعا مانگو اور یہ کہو کہ خداوندا ان سے بہتر جانشین عطا کرے۔ اس کے بعد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر تشریف لائے اور نماز جنازہ نہایت اہتمام سے پڑھی گئی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نو تکبیریں کہیں لوگوں نے نماز کے بعد پوچھا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپکو سہو تو نہیں ہوا۔ فرمایا یہ ہزار تکبیروں کے مستحق تھے۔

جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا لیکن حضرت ام سلمہ نے انکار کیا، ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لے کر پہنچے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے چند اعذار ہیں۔ (۱) میں سخت غیور عورت ہوں۔ (۲) صاحب عیال ہوں۔ (۳) میرا سن (عمر) زیادہ ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب باتوں کو گوارا فرمایا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اب عذر کیا ہوسکتا تھا۔ شوال ۴ھ کی اخیر تاریخوں میں نکاح کی یہ تقریب انجام پائی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دو چکیاں، گھڑا اور چمڑے کا تکیہ جس میں خرمے کی چھال تھی عنایت فرمایا۔

عام حالات: صلح حدیبیہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں، صلح کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ لوگ حدیبیہ میں قربانی کریں لیکن لوگ اس قدر دل شکستہ تھے کہ ایک شخص بھی نہ اٹھا یہاں تک کہ جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں ہے تین دفعہ کہنے پر بھی کوئی شخص آمادہ نہ ہوا چونکہ معاہدہ کی تمام شرطیں بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں اس لئے تمام لوگ رنجیدہ اور غصہ سے بیتاب تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لے گئے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی، انہوں نے کہا آپ کسی سے کچھ نہ فرمائیں بلکہ باہر نکل کر خود قربانی کریں اور احرام اتارنے کے لئے بال منڈوائیں۔ آپ نے باہر آ کر قربانی کی اور بال منڈوائے۔ اب لوگوں کو یقین ہوگیا کہ اس فیصلہ میں تبدیلی نہیں ہوسکتی تو سب نے قربانیاں کیں اور احرام اتارا ہجوم کا یہ حال تھا کہ ایک دوسرے پر ٹوٹا پڑتا تھا اور عجلت اس قدر تھی کہ ہر شخص حجامت بنانے کی خدمت انجام دے رہا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ خیال علم النفس کے ایک بڑے مسئلہ کو حل کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمہور کی فطرت شناسی میں ان کو کس درجہ کمال حاصل تھا۔ فضل وکمال اور علمی حیثیت اگرچہ تمام ازواج کی بلند تھی تاہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ان میں کوئی جواب نہ تھا چنانچہ محمود بن لبید کہتے ہیں۔

كَانَ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحفظن من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کثیراً اولا مثلاً لِعائشہ رضی اللہ عنہا و امِ

ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

گلناز عبدالغفار۔ فیصل آباد

زینب نام تھا۔ سلسلہ نسب یہ ہے زینب بنت خزیمہ۔ بن عبداللہ بن عمر بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ۔ چونکہ فقراء و مساکین کو نہایت فیاضی کے ساتھ کھانا کھلایا کرتی تھیں اس لئے ام المساکین کی کنیت کے ساتھ مشہور ہوگئیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عبداللہ ابن جحش رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد میں شہادت پائی اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سال ان سے نکاح کرلیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح ابتدائے رمضان ۳ ہجری میں ہوا اور بارہ اوقیہ زرمہر قرار پایا۔ نکاح کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف دو تین مہینے رہنے پائی تھیں کہ ان کا انتقال ہوگیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد صرف یہی ایک بی بی تھیں جنہوں نے وفات پائی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز جنازہ پڑھائی اور جنۃ البقیع میں دفن ہوئیں، وفات کے وقت ان کی عمر 30 سال کی تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (سیر الصحابیات)

سلمة رضی اللہ عنہا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج احادیث کا مخزن تھیں تاہم عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ان میں کوئی حریف نہ تھا۔ والی مدینہ مروان بن حکم ان سے مسائل دریافت کرتے اور اعلانیہ کہتے تھے:

"کیف نسئال احدا وفینا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم" آں حضرت کی ازواج کے ہوتے ہوئے ہم دوسروں سے کیوں پوچھیں۔ قرآن اچھا پڑھتی تھیں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز پر پڑھ سکتی تھیں۔ حدیث میں حضرت عائشہ کے سوا ان سے زیادہ روایت کرنے والی دوسری کوئی زوجہ نہ تھی ان سے ۳۷۸ روایتیں مروی ہیں اسی بناء پر وہ محدثین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے تیسرے طبقہ میں شامل ہیں، احادیث سننے کا بڑا شوق تھا ایک دن بال گوندوا رہی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے زبان مبارک سے ایھا الناس (اے لوگوں) کا لفظ نکلا تو فوراً اٹھ کر کھڑی ہوئیں اور کھڑے پورا خطبہ سنا۔

اخلاق وعادات: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نہایت زاہدانہ زندگی بسر کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ ایک ہار پہنا جس میں سونے کا کچھ حصہ شامل تھا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا تو فوراً توڑ ڈالا۔ ہر مہینے میں تین دن دوشنبہ جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھتی تھیں، ثواب کی متلاشی رہتیں، اچھے کاموں میں شریک ہوتی تھیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی پابند تھیں اور دوسروں کو بھی فیاضی کی طرف مائل کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ چند فقراء جن میں عورتیں بھی تھیں ان کے گھر آئے اور نہایت اصرار سے سوال کیا۔ ام الحسن بیٹھی تھیں انہوں نے ڈانٹا لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہمیں اس کا حکم نہیں ہے۔ اس کے بعد لونڈی سے کہا کہ ان کو کچھ دے کر رخصت کرو کچھ نہ ہو تو ایک ایک چھوہارا ہی ان کے ہاتھ پر رکھ دو۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو جو محبت تھی اس کا یہ اثر تھا کہ آپ کے موئے مبارک تبرکا رکھ چھوڑے تھے، جن کی وہ لوگوں کو زیارت کراتی تھیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے اس قدر محبت تھی کہ ایک مرتبہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کیا سبب ہے کہ ہمارا قرآن میں ذکر نہیں تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور یہ آیت پڑھی: انَّ المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات

حلیہ: اصابہ میں ہے: کانت ام سلمة موصوفة بالجمال البارع: یعنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نہایت حسین تھیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بال نہایت گھنے تھے۔

وفات: ٦٣ھ میں حرہ کا واقعہ پیش آیا، اسی سال انتقال فرمایا۔ آپ کی عمر ۸۴ برس تھی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں، ازواج مطہرات میں سب سے آخر میں انہی کی وفات ہوئی۔ رضی اللہ تعالی عنہا۔

(حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر مضامین بھیجنے والی دیگر قاریات: فرزانہ بنت کیپٹن مولا داد چکوال، غزالہ یاسمین کراچی، بنت عبدالحفیظ حیدر آباد۔)

سلمٰی اکرام

عرفانہ بنت کیپٹن مولا داد

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

نام ونسب: جویریہ نام، قبیلہ خزاعہ کے خاندان مصطلق سے ہیں، سلسلہ نسب یہ ہے، جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن جذیمہ (مصطلق) بن سعد بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن عمرو مزیقیاء۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد حارث بن ابی ضرار خاندان بنو مصطلق کے سردار تھے۔

نکاح: حضرت جویریہ کا پہلا نکاح اپنے ہی قبیلہ میں مسافع بن صفوان سے ہوا تھا۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا غزوہ مریسیع میں قید ہو کر آئی تھیں اور غنیمت میں ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس کے حصے میں آئیں۔ حضرت ثابت نے ان کو نو اوقیہ سونے پر مکاتب کر دیا۔ (مکاتب اس غلام یا باندی کو کہتے ہیں جس سے یہ مقرر کر لیا جائے کہ اتنے دام تم اگر دے دو تو تم آزاد ہو۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم تقریباً ساڑھے تین آنے کا)۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ: یارسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں اپنی قوم کے سردار حارث کی بیٹی ہوں جو مصیبت مجھ پر نازل ہوئی آپ کو معلوم ہے اب اتنی مقدار پر میں مکاتب ہوئی ہوں اور یہ مقدار میری طاقت سے باہر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس اُمید سے آئی ہوں،" حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ: تم کو اس سے بہتر چیز کی خواہش نہیں؟ انہوں نے کہا: وہ کیا چیز ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ: "تمہاری طرف سے میں روپیہ ادا کرتا ہوں اور تم سے نکاح کر لیتا ہوں"۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا باپ رئیس عرب تھا۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا جب گرفتار ہوئیں تو حارث آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میری بیٹی کنیز نہیں بن سکتی۔ میری شان اس سے بالاتر ہے۔ میں اپنے قبیلے کا سردار ہوں۔ آپ اس کو آزاد کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ خود جویریہ کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے۔ حارث نے جا کر حضرت جویریہ سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تیری مرضی پر رکھا ہے۔ دیکھنا مجھ کو رسوا نہ کرنا۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا پسند کرتی ہوں۔ چنانچہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کر لی۔ 5ھ مشہور قول کے موافق اور بعضوں نے 6ھ میں اس قصہ کو بتایا ہے، نکاح ہو گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنھم نے جب سنا کہ: بنو مصطلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سسرال بن گئے ہیں تو انہوں نے بھی اس رشتے کے اعزاز میں بنو مصطلق اپنے اپنے غلام آزاد کر دیئے اور کہا کہ جس خاندان میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شادی کر لی وہ غلام نہیں رہ سکتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی عورت کو اپنی قوم کے حق میں مبارک نہیں دیکھا کہ ان کے سبب بنو مصطلق کے سینکڑوں گھرانے آزاد کر دیئے گئے۔ (اسد الغابہ ج5 ص231)

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہ کا نام برہ تھا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر جویریہ رضی اللہ عنہا رکھا کیونکہ اس میں بدفالی تھی۔ (صحیح مسلم ج2 ص231)

حلیہ: حضرت جویریہ خوبصورت اور موزون اندام تھیں۔

وفات: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے ربیع الاوّل 50ھ میں وفات پائی اس وقت ان کا سن 65 برس تھا مروان نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ (اللہ تعالی کی ان پر ہزار ہار حمتیں نازل ہوں) آمین

نکاح سے پہلے بشارتیں

امہات المؤمنین میں سے اکثر کو خواب میں یا کسی اور ذریعے سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی بشارتیں ملی ہیں۔

O ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل تورات وانجیل کے زبردست عالم تھے ان کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق کافی کچھ جانتی تھیں۔ ایام جاہلیت میں ایک عید کے موقع پر مکہ کی عورتیں جمع تھیں، ان میں خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں، کیا دیکھتی ہیں کہ ایک شخص نمودار ہوا اور با آواز بلند یہ ندادی۔

اے عورتو! تمہارے شہر میں عن قریب ایک نبی ظاہر ہوگا جس کا نام احمد ہوگا۔ جو عورت تم میں سے اس کی بیوی بن سکے تو وہ ضرور یہ کام کر گزرے۔ تمام عورتوں نے اس ندا دینے والے کو سنگ ریزے مارے مگر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کوئی سنگ ریزہ نہیں مارا بلکہ سن کر خاموش ہی رہیں۔

حضرت خدیجہ کا دل پہلے ہی اس سعادت کے حصول کے لئے آرزؤں کی جولان گاہ بنا ہوا تھا اس آواز کو سن کر آتش شوق اور بھی بھڑک اٹھی

O ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ مختلف ہے کہ جب ان کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تو انہیں کچھ معلوم نہ تھا بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک فرشتے کے ذریعے آپ کی شبیہہ دکھائی گئی۔ چناں چہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہیں میں نے تین رات مسلسل خواب میں دیکھا، تم کو فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے میں لاتا اور مجھ سے کہتا یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا اور تمہیں پاتا، پھر میں اپنے دل میں کہتا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا کرے گا۔

O بعض روایات کے مطابق حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

ماریہ عبدالرشید

نے اپنے پہلے شوہر کی زندگی میں ایک خواب دیکھا تھا، اس کا ذکر اپنے شوہر سے کیا تو وہ بولے شاید میری موت کا زمانہ قریب ہے اور تمہارا نکاح رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگا، اور یہ تعبیر حرف بحرف سچ ثابت ہوئی

O ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو بہت غمگین ہوئیں فرماتی تھیں کہ ''ہائے غربت میں کیسی موت ہوئی'' آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تسلی ولاسے کے لئے تشریف لائے اور ایسا کہنے سے منع فرماتے ہوئے کہا: ''صبر کرو، ان کی مغفرت کی دعا مانگو اور یہ کہو کہ یا اللہ! ان سے بہتر ان کا جانشین عطا فرما''

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں یہ دعا کرتی تھی لیکن سوچتی تھی کہ ابوسلمہ سے بہتر جانشین کون ہوسکتا ہے؟ لیکن پھر ابوسلمہ کے جانشین حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے

O حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پہلے شوہر (عبیداللہ بن جحش) کے انتقال کے چند روز بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص ''یا ام المؤمنین کہہ کر پکار رہا ہے جس سے میں گھبرائی، عدت کا ختم ہونا تھا کہ یکا یک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نکاح آ گیا۔

O حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آئیں تو آپ نے حضرت صفیہ کی آنکھ کے قریب ایک سبز نشان دیکھا، فرمایا یہ کیسی سبزی ہے؟ حضرت صفیہ نے کہا کہ ایک روز میں اپنے شوہر کی گود میں سر رکھے سو رہی تھی کہ یہ خواب دیکھا کہ میری گود میں چاند آ گرا ہے، یہ خواب میں نے اپنے شوہر سے بیان کیا تو اس نے زور سے میرے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ تو یثرب کے بادشاہ کی تمنا کرتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

تیری پاکیزگی پر نطق فطرت نے شہادت دی
خدائے لم یزل کا بارہا تجھ پر سلام آیا
رسول اللہ نے خود رکھا ہے صدیقہ لقب تیرا
شرف تیرے دوپٹے نے جنگ بدر میں پایا
تیرا حجرہ امین خاص ہے ذات رسالت کا
اسی میں رحمۃ للعلمین رہتے تھے، رہتے ہیں
شفاعت کی تیرے رحمت کدہ سے ابتدا ہوگی
تجھے عظمت عطا کی عافیت بخشی فضیلت دی
مبارک ہوں وہ لب جن پر ادب سے تیرا نام آیا
فقط فرشی ہی نہیں عرشی بھی کرتے ہیں ادب تیرا
اسے پرچم بنا کر رحمت عالم نے لہرایا
بساط ارض پر ٹکڑا یہی ہے باغ جنت کا
تیرا حجرا ہے جسے ہم گنبدِ خضراء بھی کہتے ہیں
اور اسی پر امتوں کی مغفرت کی انتہا ہوگی

انتخاب: فاطمہ بنت مولانا عبدالودود

محافظِ قرآن

بعض روایات کے مطابق آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے کتابت شدہ اجزاء کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حفاظت کے لئے رکھوایا ہوا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کو کتابی شکل دینے کے بعد اس نسخہ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو لوٹا دیا تھا اور جب ناشر قرآن سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی مزید نقول تیار کیں تو حضرت حفصہ ہی سے وہ نسخہ منگوا کر بطور نمونہ سامنے رکھ کر اس کے مطابق کام کیا۔ یوں قرآن مجید کی ترتیب و تدوین اور اس کی حفاظت کا ثمرہ بھی ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے سر ہے۔

(مرسلہ: عفیفہ بنت اسلم)

ام المومنین حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ دونوں میاں بیوی ایک ساتھ مسلمان ہوئے اور حبشہ کی طرف ہجرت ایک ساتھ ہی کی۔ وہاں جا کر شوہر مرتد ہو گیا اور اسی حالت میں انتقال کر گیا۔ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیوگی کا زمانہ حبشہ میں گزارا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں حبشہ میں پیغام بھیجا اور حبشہ کے بادشاہ کی معرفت نکاح ہوا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حبشہ میں خواب دیکھا کہ میرے خاوند کی شکل بگڑ گئی ہے میں گھبرا گئی میں نے سوچا کہ اس کی حالت بدل گئی ہے چنانچہ وہ دوسرے دن مجھ سے کہنے لگا کہ مجھے عیسائی مذہب سے بہتر کوئی مذہب نہیں لگتا پھر اس نے عیسائیت اختیار کر لی۔ میں نے اس کو بہت سمجھایا اور اپنا خواب سنایا لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا آخر وہ اسی حالت میں ہی مر گیا۔

پھر میں نے حبشہ میں دوسرا خواب دیکھا کہ کسی نے مجھ سے کہا کہ اے ام المومنین! یہ سن کر میں گھبرا گئی پھر میں نے خود اس کی تعبیر سوچی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے شادی کریں گے، ابھی میری عدت ختم ہوئی ہی تھی کہ نجاشی بادشاہ کی باندی ابرھہ میرے پاس آئی اور آ کر کہا کہ بادشاہ کہہ رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھا ہے کہ میں آپ کی شادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دوں۔'' میں نے کہا اللہ تمہیں بھی خیر کی بشارت دے (یعنی میں راضی ہوں)۔

پھر اس نے کہا کہ بادشاہ آپ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ کسی کو وکیل مقرر کر دیں جو آپ کی شادی کر دے۔ میں نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو بلا کر اپنا وکیل مقرر کیا، میں نے اس باندی کو اپنے چاندی کے کنگن، پازیب اور چاندی کی وہ ساری انگوٹھیاں جو میرے پاؤں کی ہر انگلی میں تھی اتار کر دے دیں۔

شام کو حضرت نجاشی نے تمام مسلمانوں کو بلا کر میرا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چار سو دینار مہر مجھے عطا کیا، نکاح کا خطبہ حضرت نجاشی نے خود پڑھا تھا بعد میں تمام مسلمانوں کو بادشاہ نے کھانا کھلایا اور فرمایا کہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔

عصمت اختر مالاکنڈ

ام انس، بستی ملوک شاہ

میں نے نکاح کے بعد اس باندی کو بلایا پچاس مثقال (پونے انیس تولے) سونا دینا چاہا لیکن اس نے انکار کر دیا اور میری پہلی چیزیں بھی واپس کر دیں اور کہا کہ بادشاہ نے کہا ہے کہ ان سے کوئی چیز نہ لو۔ پھر اس نے کہا کہ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکی ہوں واپس جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا اسلام دے دینا اور بتانا کہ میں بھی آپ پر ایمان لا چکی ہوں بعد میں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نکاح کی ساری کارگزاری سنائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور حضرت ابرہہ کے سلام کے جواب میں فرمایا وعلیہا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

نکاح کے بعد جب حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ تشریف لائیں، صلح کے زمانے میں ان کے والد ابو سفیان ملاقات کے لئے مدینے آئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی مضبوطی کے لئے گفتگو کرنا تھی، بیٹی سے ملنے گئے، وہاں بستر بچھا ہوا تھا، اس پر بیٹھنے لگے تو ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ بستر الٹ دیا، والد نے پوچھا کہ یہ بستر میرے قابل نہیں تھا یا میں اس بستر کے قابل نہ تھا، ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے پاک اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے، اور تم مشرک ہو اور ناپاک ہو، اس لئے اس پر کیسے بٹھا سکتی ہوں۔ والد کو اس بات پر بہت رنج ہوا، اور کہا کہ تم مجھ سے جدا ہونے کے بعد بری عادتوں میں مبتلا ہو گئی ہو، مگر ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جو عظمت اور محبت تھی، اس کے لحاظ سے وہ یہ کب گوارا کر سکتی تھی کہ کوئی ناپاک، مشرک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھ جائے۔ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حد درجہ محبت اور عقیدت تھی۔

آسمانوں پر نکاح

ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے حضرت زید سے ہوا تھا، مگر مزاجوں میں موافقت نہ ہو سکی۔ اس لئے کہ حضرت زید بن حارثہ آزاد کردہ غلام تھے جبکہ حضرت زینب قریش سے تھیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اُمیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں، آزاد اور صاحب اقتدار خاندان سے تعلق ہونے کی بنا پر حضرت زینب کو زید سے نکاح پر ملال تھا اور اکثر دونوں میں جھگڑے کی کیفیت رہتی چنانچہ حضرت زید نے روز کے جھگڑوں سے چھٹکارے کے لئے حضرت زینب کو طلاق دے دی، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دل خواہی کی بنا پر خیال ہوا کہ حضرت زینب کو اپنے عقدِ نکاح میں لے لیں لیکن اس خیال کو اپنے دل میں مخفی رکھا کسی پر ظاہر نہیں فرمایا۔ ایک روایت یہ ہے کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو گئی تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ام فضل اللہ

حضرت زید بن حارثہ کو ہی اپنا پیغام بر بنا کر حضرت زینب کے پاس بھیجا، زید بن حارثہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اللہ کا پیغام نکاح لے کر گئے۔ حضرت زینب نے فی البدیہہ یہی جواب دیا کہ میں اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتی جب تک اپنے پروردگار اللہ عزوجل سے مشورہ نہ کر لوں چنانچہ اسی وقت اٹھیں اور نماز کے

امہات المومنین کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں گزرے لمحات

نمبر شمار	نام امہات المومنین	سن نکاح	ام المومنین کی عمر بوقت نکاح	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر بوقت نکاح	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے کی مدت	کل عمر	سن وفات	تدفین
۱	حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۲۵ میلادالنبی	۴۰ سال	۲۵ سال	تقریباً ۲۵ سال	۶۵ سال	۱۰ نبوت	مکۃ المکرمۃ
۲	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	۱۰ نبوت	۵۰ سال	۵۰ سال	۱۴ سال	۷۲ سال	۱۹ ہجرت	مدینۃ المنورہ
۳	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	نکاح ۱۱ نبوت رخصتی شوال ۱ ہجری	۹ سال	۵۴ سال	۹ سال	۶۳ سال	۱۷ رمضان ۵۷ ہجری	مدینۃ المنورہ
۴	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	شعبان ۳ ہجری	۲۲ سال	۵۵ سال	۸ سال	۵۹ سال	جمادی الاول ۴۱ ہجری	مدینۃ المنورہ
۵	حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	شعبان ۳ ہجری	تقریباً ۳۰ سال	۵۵ سال	۳ ماہ	۳۰ سال	۳۰ ہجری	مدینۃ المنورہ
۶	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۴ ہجری	۲۶ سال	۵۶ سال	۷ سال	۸۰ سال	۶۰ ہجری	مدینۃ المنورہ
۷	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۵ ہجری	۳۶ سال	۵۷ سال	۶ سال	۵۱ سال	۶۰ ہجری	مدینۃ المنورہ
۸	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا	شعبان ۵ ہجری	۲۰ سال	۵۷ سال	۶ سال	۷۱ سال	ربیع الاول ۵۶ ہجری	مدینۃ المنورہ
۹	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	۶ ہجری	۳۶ سال	۵۸ سال	۶ سال	۷۲ سال	۴۴ ہجری	مدینۃ المنورہ
۱۰	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	جمادی الآخرے ۷ ہجری	۱۷ سال	۵۹ سال	ساڑھے تین سال	۵۰ سال	رمضان المبارک ۵۰ ہجری	مدینۃ المنورہ
۱۱	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	ذیقعدہ ۷ ہجری	۳۶ سال	۵۹ سال	سوا چار سال	۸۰ سال	۵۱ ہجری	سرف قریب مکۃ المکرمہ

لئے مخصوص جگہ پر جا کر مشغول استخارہ ہوگئیں جب انہوں نے کسی مخلوق کی بجائے اللہ تعالیٰ سے مشورہ چاہا تو اللہ پاک نے اپنی خاص ولایت سے آسمان کے فرشتوں کی موجودگی میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت زینب سے فرما دیا اور زمین پر ان الفاظ میں اعلان فرمایا: فلما قضیٰ زید منھا وطراً زوجنا کھا (الاحزاب)

''پس جب زید زینب سے اپنی حاجت پوری کر چکے اور طلاق دے دی تو اے نبی کریم ہم نے زینب کا نکاح تم سے کر دیا''

جب یہ وحی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور حضرت زینب کو اس کی اطلاع ہوئی تو سجدہ شکر بجالائیں اس لئے کہ یہ نکاح رسمی نکاح سے بڑھ کر تھا۔ چناں چہ حضرت زینب باقی امہات المومنین کے درمیان بطور تحدیث بالنعمت کہا کرتی تھیں کہ تمہارے نکاح تمہارے اولیاء نے کئے اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر کیا۔ شعبی کی ایک روایت میں ہے حضرت زینب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتی تھیں کہ یارسول اللہ! میں آپ پر تین وجہ سے ناز کرتی ہوں میرے اور آپ کے جد امجد ایک ہی ہیں یعنی عبدالمطلب، ایک روایت میں ہے کہ میں آپ کی پھوپھی کی بیٹی ہوں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نکاح مجھ سے آسمان پر فرمایا جبریل امین اس سلسلے میں سرگرداں رہے۔

حضرت جبرائیل نے آپ کی شبیہ دکھائی

عابدہ طلعت

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی بیوی اور ان کے جانثار ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی لاڈلی بیٹی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے **6** سال کی عمر میں ہوا۔ آپ کا نکاح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔ ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر کوئی چیز آپ کو پیش کر رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فرشتے نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہے۔ کھول کر دیکھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اس کم سنی میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی زوجیت میں قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ لڑکپن ہی سے ان میں نشوونما، جودت ذہن اور نکتہ رسی کے آثار نمایاں تھے۔ دوسرا یہ کہ اس شادی کا مقصد نبوت اور خلافت میں تعلقات کو مضبوط بنانا تھا۔

(سیرت عائشہ)

امہات المؤمنین حضورؐ کے آخری لمحات میں

جب دعوت و تبلیغ کا کام پورا ہوگیا، اللہ کی توحید اور اس کے ماسوا کی مکمل نفی ہوگئی، جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی بنیاد ایک صالح اور دینی معاشرے کی تعمیر و تشکیل ہوگئی تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات و احساسات، احوال و ظروف اور گفتار و کردار سے ایسی علامات نمودار ہونا شروع ہوئیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ اب آپ اس دنیوی زندگی سے پردہ فرمانے والے ہیں، ۲۹ صفر ۱۱ھ دو شنبہ کے دن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں بقیع تشریف لے گئے، واپس پر راستے میں سر درد شروع ہوا اور جسم میں حرارت تیزی سے بڑھنے لگی، یہ آپ کے مرض الوفات کا آغاز تھا، یہ مرض تقریباً ۱۴ دن رہا، طبیعت دن بدن بوجھل ہوتی جارہی تھی۔ جب مرض الوفات کا آغاز ہوا تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تھا، اس دوران مرض شدت اختیار کرتا رہا اور ازواج کی خاطر داری کے لئے باری باری قیام فرماتے رہے مگر آپ ازواج مطہرات سے بار بار پوچھتے کہ میں کل کہاں رہوں گا؟ امہات المؤمنین آپ کی مزاج شناس تھیں، اس سوال کا منشاء بھانپ گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دے دی کہ جہاں چاہیں رہیں، اس کے بعد آپ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مطہرہ میں منتقل ہوگئے۔ منتقل ہوتے ہوئے حضرت فضل بن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہا کا سہارا لے کر چل رہے تھے، سر پر پٹی بندھی تھی اور پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے، اس کیفیت کے ساتھ آپ حضرت عائشہ کے مکان میں داخل ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معوذات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حفظ کی ہوئی دعائیں پڑھ کر آپ پر دم کرتی رہتی تھیں اور برکت کی امید میں آپ کا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات کے دوران حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا عیادت کے لئے حاضر ہوئیں تو حضور کی طبیعت کو دیکھ کر بے چین ہوگئیں، حسرت کے عالم میں کہا کہ: یارسول اللہ! کاش آپ کی بیماری مجھے ہوجاتی، دوسری ازواج نے ان کی طرف دیکھا (کہ واقعی سچ کہہ رہی ہیں)؟ تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ! وہ سچی ہے (یعنی ان کا اظہار عقیدت نمائشی نہیں) وفات سے پانچ دن پہلے بدھ کے دن جسم کی حرارت میں مزید شدت آگئی جس کی وجہ سے تکلیف بھی بڑھ گئی اور غشی طاری ہوگئی۔ آپ نے ازواج مطہرات سے فرمایا مجھ پر سات مختلف کنوؤں کے سات مشکیزے پانی کے بہاؤ، اس کی تکمیل کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک لگن میں بٹھا دیا گیا اور اتنا پانی ڈالا گیا کہ آپ "بس" "بس" فرمانے لگے۔ اس وقت آپ نے جسم کی حرارت میں کچھ تخفیف محسوس کی اور مسجد میں تشریف لے گئے، سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی، منبر پر فروکش ہوئے اور بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا، صحابہ پروانوں کی طرح اردگرد جمع تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت...... کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا"

ایک روایت میں ہے

"یہود و نصاریٰ پر اللہ کی مار...... کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد (سجدہ گاہ) بنالیا" یہ بھی فرمایا کہ: "تم لوگ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پوجا کی جائے"

ام سالم

وفات سے چار دن پہلے کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے وقت پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا کہ نہیں یارسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ اٹھنے کی کوشش کی لیکن ہر دفعہ غش آگیا۔ آخر حکم دیا کہ ابوبکر امامت کرائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے خیال ہوا کہ اگر اس مرض میں حضور کی وفات ہوگئی تو لوگ اس کو منحوس سمجھیں گے اس لئے عرض کی یارسول اللہ! ابوبکر بہت رقیق القلب ہیں، ان سے یہ کام نہیں ہو پائے گا۔ وہ رو دیں گے اس لئے کسی اور کو حکم دیں۔ لیکن آپ نے دوبارہ یہی ارشاد فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا تم عرض کرو، انہوں نے عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم سب یوسف والیاں ہو، کہہ دو کہ ابوبکر امامت کریں" چناں چہ انہوں نے ہی امامت کی۔

علالت سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اشرفیاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رکھوا کر بھول گئے تھے اس وقت یاد آئیں تو فرمایا کہ انہیں فی سبیل اللہ صرف کردو، چناں چہ اسی وقت صدقہ کردی گئیں۔ رات کو چراغ جلانے کے لئے گھر میں تیل نہیں تھا حضرت عائشہ نے اپنی ایک پڑوسن سے تیل ادھار لے کر چراغ جلایا۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا آخری دن تھا، لمحہ بہ لمحہ تکلیف بڑھتی جارہی تھی اور اس زہر کا اثر بھی ظاہر ہو رہا تھا جو آپ کو خیبر میں کھلایا گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ: اے عائشہ! خیبر میں جو کھانا میں نے کھالیا تھا اس کی تکلیف برابر محسوس کر رہا ہوں۔ اس وقت مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اس زہر کے زیر اثر میری رگ جاں کٹی جارہی ہے۔ اسی دوران نزع کی کیفیت طاری ہوگئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی ٹیک اپنے اوپر لگوادی، ام المومنین کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر آپ کے پاس عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کی طرف بار بار دیکھ رہے ہیں میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں، میں نے پوچھا کہ آپ کے لئے لے لوں؟ آپ نے سر کے اشارے سے فرمایا کہ ہاں! میں نے مسواک لے کر آپ کو دی تو آپ کو کڑوی محسوس ہوئی، میں نے کہا کہ آپ کے لئے نرم کردوں؟ آپ نے سر کے اشارے سے فرمایا ہاں! میں نے مسواک نرم کردی آپ نے نہایت اچھی طرح مسواک کی، آپ کے سامنے کٹورے میں پانی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی میں دونوں ہاتھ ڈال کر چہرہ پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے **لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ**

مسواک سے فارغ ہوکر آپ نے ہاتھ یا انگلی آسمان کی طرف اٹھائی، نگاہ چھت کی طرف بلند کی اور دونوں ہونٹوں پر خفیف حرکت محسوس ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کان لگایا تو آپ فرمارہے تھے۔

"ان انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ہمراہ جنہیں تو نے انعام سے نوازا، اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ میں پہنچادے، اے اللہ رفیق اعلیٰ! آخری فقرہ تین مرتبہ دہرایا اور آپ کا ہاتھ جھک گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفیق اعلیٰ سے جاملے۔ اس حادثہ دل فگار کی خبر فوراً پھیل گئی، اہل مدینہ پر کوہ غم ٹوٹ پڑا، آپ کی وفات پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرط غم سے فرمایا:

یا ابتاہ! اجاب رباً دعاہ، یا ابتاہ! من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ! الی جبریل ننعاہ.

ہائے ابا جان! جنہوں نے پروردگار کی پکار پر لبیک کہا، ہائے ابا جان جن کا ٹھکانہ جنۃ الفردوس ہے، ہائے ابا جان! ہم جبریل کو آپ کی موت کی خبر دیتے ہیں۔

آخری زوجہ محترمہ

ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

سفید چار دیواری میں ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آخری آرام گاہ۔ یہ جگہ ''سرف'' کے نام سے معروف ہے، جو مکہ سے ۱۰ میل کے فاصلے پر مدینہ منورہ کے راستے میں ہے، یہاں ام المؤمنین کی رخصتی ہوئی اور اسی جگہ وفات پا کر آپ کی تدفین ہوئی۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے جا رہے تھے، یہ ذوالقعدہ ۷ھ کی بات ہے۔ اسی مبارک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کا آخری نکاح فرمایا۔ وہ خوش قسمت خاتون جنہیں بیت نبوت میں آخری زوجہ محترمہ کی حیثیت سے شمولیت کا موقع میسر آیا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

ان کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے احرام ہی کی حالت میں ان سے نکاح فرمایا۔ یہ رشتہ کرانے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ پیش پیش تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے سے فارغ ہو کر مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ راستے میں سرف نامی مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ یہ جگہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جانے والے راستے پر مکہ معظمہ سے 10 میل کے فاصلے پر ہے۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی یہیں سرف کے مقام پر ہوئی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں لے کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زوجہ مطہرہ ہونے کی حیثیت سے امہات المؤمنین میں ایک خاص مقام رکھتی ہیں۔ ان کے خانہ اقدس میں آنے سے قبل کے حالات کی کوئی خاص تفصیل نہیں ملتی، البتہ سلسلہ نسب محفوظ ہے۔ ان کے والد حارث بن حزن قریش کے شریف لوگوں میں سے تھے اور والدہ ہند بنت عوف قبیلہ ''حمیر'' کی ایک پارسا خاتون تھیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی سے ہوا تھا، مگر بعد میں علیحدگی ہو گئی، پھر ابورہم بن عبدالعزیٰ کے نکاح میں آئیں۔ ۷ھ میں ابورہم کی وفات ہوئی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور بعض صحابہ کرام کی کوشش سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ ہو گیا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بہت عبادت گزار، متقی اور اللہ سے ڈرنے والی تھیں۔ قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کیا کرتی تھیں، نوافل کا بہت اہتمام فرماتی تھیں، غریبوں، مسکینوں، بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کیا کرتی تھیں، صلہ رحمی میں ان کی مثال کم یاب تھی۔

مولانا محمد اسماعیل ریحان

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں ''وہ اللہ سے بہت زیادہ ڈرنے والی اور بہت زیادہ صلہ رحمی کرنے والی تھیں اگرچہ کاشانہ نبوت میں عموماً فقر و فاقہ کی حالت رہا کرتی تھی مگر اس کے باوجود حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سخاوت کی انتہا کر دیا کرتی تھیں، جو کچھ آتا، راہ مولا میں خرچ کر دیتیں، یہی نہیں بلکہ بعض اوقات قرض لے کر بھی خیر کے کاموں میں صرف کر دیتیں۔ ایک بار زیادہ رقم قرض لے لی تو کسی نے حیرت سے پوچھا! ''آپ اتنا قرض کس طرح ادا کریں گی؟'' فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قرض (لیتے ہوئے) ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے، اللہ اس کا قرضہ ادا کروا دیتا ہے''۔ (مسند احمد)

انہیں لونڈی اور غلام آزاد کرنے سے بہت لطف حاصل ہوتا تھا، اس کا اخروی اجر عظیم انہیں اس نیک کام پر ابھارتا رہتا تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی اس نیک عادت پر خوش ہوا کرتے تھے۔

اگرچہ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صرف تین برس اور سوا تین ماہ ہی گزارنے کا موقع ملا اس کے باوجود وہ علوم دینیہ کی بڑی عالمہ فاضلہ بن گئی تھیں۔ احکام فقہ میں خاص طور پر مہارت حاصل تھی اور اس سلسلے میں بعض اوقات وہ فقہاء صحابہ کی بھی اصلاح فرما دیا کرتی تھیں۔ ایک بار اپنے بھانجے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا، مجھے تو ام عمار (میری بیوی) کنگھی کیا کرتی تھی' مطلب یہ تھا کہ ام عمار آج کل ایام مخصوصہ کی حالت میں ہیں، اس لئے میں ان سے یہ خدمت نہیں لے رہا۔ جب دن گزر جائیں گے تو وہ پھر کنگھی کرنے لگیں گی۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اشارے سے بات سمجھ گئیں اور اصلاح کے طور پر فرمایا ''بیٹا! ہم اسی حالت میں ہوا کرتے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گود میں سر رکھ کر لیٹ جایا کرتے تھے اور تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ اسی حالت میں ہم چٹائی اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مسجد میں تشریف فرما ہوتے تھے تھما دیا کرتے تھے۔ بیٹا! بھلا یہ (ناپاکی) ہاتھ میں کس طرح آسکتی ہے؟

ایک بار معلوم ہوا کہ ایک صحابی اپنی بیوی کے ایام ماہواری میں اپنا بستر ان سے دور کر لیتے ہیں۔ یہ سن کر فرمایا: ''ان سے جا کر کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے کیوں بے رخی کرتے ہیں؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (اس حالت میں بھی) برابر ہمارے ساتھ ہی بستر پر آرام فرمایا کرتے تھے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی فقاہت اور علمی کمال کے کئی نمونے سیرت اور احادیث میں ملتے ہیں۔ چوں کہ وہ احادیث بیان کرنے میں بہت احتیاط سے کام لیتی تھیں اس لئے ان کی روایت کردہ احادیث زیادہ نہیں ہیں۔ تاہم ان کے شاگردوں میں عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عطاء بن یسار رحمہ اللہ اور سلیمان ابن یسار رحمہ اللہ جیسے فقہاء و محدثین کے اسماء گرامی ان کی علمی بلندی کے ثبوت کے لئے کافی ہیں۔

۵۱ھ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات سرف کے مقام پر عین اسی جگہ ہوئی جہاں ان کی شادی ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جب لوگ جنازہ قبر کی طرف لے جانے لگے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پکار کر فرمایا: ''لوگو! ادب و احترام سے لے چلو، زیادہ حرکت نہ دو، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں''۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

اُمہات المؤمنین کا آپس میں مزاج

امہات المؤمنین آپس میں مزاح بھی کرلیا کرتی تھیں اور گھل مل کر رہتی تھیں۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ امہات المؤمنین کے گھرانے تقشّف اور خشک مزاجی کا شکار ہرگز نہیں تھے بلکہ حدود اللہ میں رہتے ہوئے زندہ دلی کے مظاہر بھی عام تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آٹا، دودھ یا گھی ملا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حریرہ پکایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھے تھے۔ میں نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ بھی کھالیں، انہوں نے انکار کیا میں نے کہا یا تو آپ کھالیں ورنہ میں آپ کے چہرے پر مل دوں گی۔ انہوں نے پھر انکار کیا تو میں نے حریرہ ہاتھ میں ڈال کر ان کے چہرے پر لیپ دیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ حریرہ میں ڈال کر کہا تم عائشہ کے چہرے پر مل دو۔ چنانچہ انہوں نے میرے چہرے پر مل دیا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی خاطر اپنا گھٹنا نیچے کردیا تاکہ وہ مجھ سے بدلہ لے سکیں چنانچہ انہوں نے حریرہ میرے چہرے پر مل دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ باندی حضرت رزینہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سودہ یمانیہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملنے آئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا خوب بناؤ سنگھار کرکے آئی تھیں۔ انہوں نے یمنی اوڑھنی اوڑھی ہوئی تھی۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اے ام المؤمنین! حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اور یہ ہمارے درمیان چمک رہی ہوں گی۔ میں تو ان کا بناؤ سنگھار ضرور خراب کروں گی۔ حضرت سودہ اونچا سنتی تھیں۔ انہوں

صالحہ راشد۔ لاہور
ماریہ نواز۔ گوجرہ

نے پوچھا تم دونوں کیا باتیں کررہی ہو۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا اے سودہ! کانا (دجّال) نکل آیا ہے وہ یہ سن کر بہت زیادہ گھبرا گئیں اور کانپنے لگیں پھر انہوں نے کہا میں کہاں چھپوں؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس خیمہ میں جاؤ وہاں کھجور کے پتوں کا بنا ہوا ایک خیمہ تھا یہ جا کر اس میں چھپ گئیں اس میں گرد و غبار اور مکڑی کے جالے بہت تھے۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دیکھا کہ یہ دونوں ہنس رہی تھیں اور ہنسی کے مارے ان دونوں سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ پوچھا اتنا کیوں ہنس رہی ہو؟ تو دونوں نے ہاتھ سے خیمے کی طرف اشارہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کانپ رہی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا اے سودہ! تمہیں کیا ہوا۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ! دجال نکل آیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ابھی نہیں نکلا لیکن نکلے گا ضرور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں باہر نکالا اور ان کے کپڑوں سے گرد و غبار اور مکڑی کے جالے صاف کیے۔

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت صفیہ رو رہی تھیں۔ رونے کی وجہ پوچھی گئی تو بتایا کہ عائشہ اور حفصہ کہتی ہیں کہ ہم تمام ازواج سے زیادہ افضل ہیں۔ ہم آپ کی زوجہ ہونے کے ساتھ آپ کی چچازاد بہنیں بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہارون علیہ السلام میرے باپ موسیٰ علیہ السلام میرے چچا اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم میرے شوہر ہیں۔ اس لئے تم کیوں کر مجھ سے افضل ہوسکتی ہو؟

حبیبہ حبیب رب العالمین کا گھر کیسا تھا؟

بنی نجار کے محلّے میں مسجد نبوی کے چاروں طرف چند چھوٹے چھوٹے حجرے تھے، انہی میں سے ایک حجرہ ام المؤمنین حبیبہ حبیب رب العالمین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مسکن تھا، یہ حجرہ مسجد کے مشرقی جانب واقع تھا، اس کا ایک دروازہ مسجد کے اندر مغرب کے رخ اس طرح واقع تھا کہ گویا مسجد نبوی اس کا صحن بن گئی ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی دروازے سے مسجد میں داخل ہوتے تھے، جب مسجد میں معتکف ہوتے تو سر مبارک حجرے کے اندر کردیتے اور ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بالوں میں کنگھا کردیتیں یا تیل لگادیتیں، کبھی کبھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے بیٹھے حجرے کے اندر ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز لے لیا کرتے تھے، اس حجرے کی وسعت چھ سات ہاتھ سے کچھ زیادہ تھی، دیواریں مٹی کی تھیں اور کھجور کی پتیوں اور ٹہنیوں کی چھت بنی ہوئی تھی، اوپر سے کمبل ڈال دیا گیا تھا تاکہ بارش کی زد سے محفوظ رہے، چھت صرف اتنی اونچی تھی کہ ہاتھ چھت تک پہنچ جاتا دروازے میں ایک پٹ کا کواڑ تھا لیکن وہ عمر بھر کبھی بند نہ ہوا پردہ کے طور پر ایک کمبل پڑا رہتا تھا، اسی حجرے سے متصل ایک بالا خانہ تھا جس کو مشربہ کہتے تھے ایلاء کے ایام میں آپ نے اسی بالا خانے پر ایک مہینہ قیام فرمایا تھا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی کل کائنات ایک چارپائی، ایک چٹائی، ایک بستر، ایک تکیہ، جس میں کھجور کی چھال بھری تھی، آٹا اور کھجور رکھنے کے ایک دو برتن، پانی کا ایک برتن اور پانی پینے کے ایک پیالے سے زیادہ نہ تھی کئی کئی راتیں گزر جاتی تھیں مگر گھر میں چراغ نہ جلتا تھا۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ کبھی تین دن متصل ایسے نہیں گزرے کہ خاندان نبوت نے سیر ہوکر کھایا ہو۔ فرماتی تھیں کہ مہینہ مہینہ بھر گھر میں آگ نہیں جلتی تھی بس چھوہارے اور پانی پر گذارہ ہوتا تھا۔

یہ تھا مادر مؤمناں حبیبہ حبیب ربّ العالمین کا گھر

مرسلہ: اخت نصر اللہ

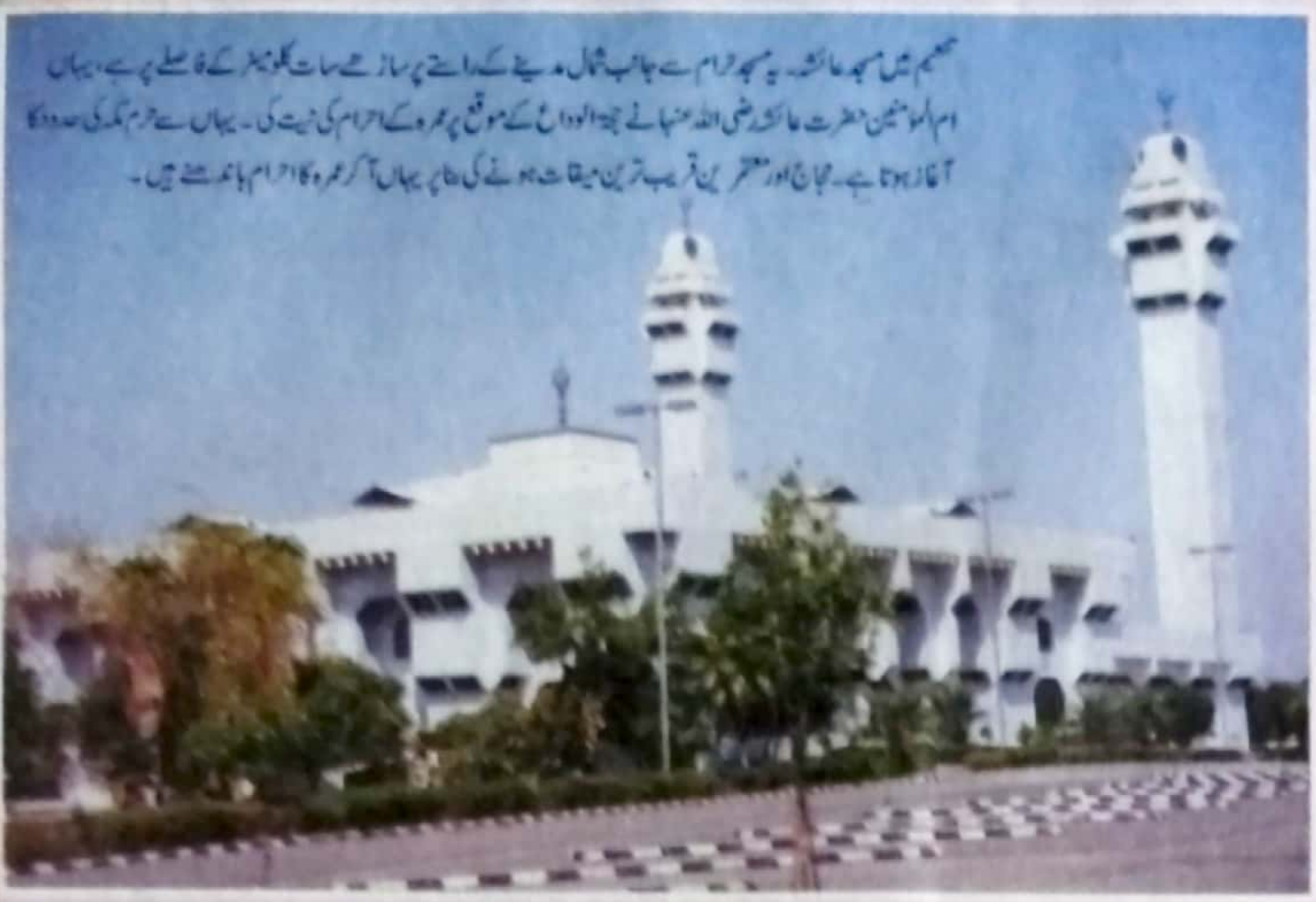

تنعیم میں مسجد عائشہ۔ یہ مسجد حرام سے جانب شمال مدینے کے راستے پر ساڑھے سات کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہاں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حجۃ الوداع کے موقع پر عمرہ کے احرام کی نیت کی۔ یہاں سے حرم مکہ کی حدود کا آغاز ہوتا ہے۔ حجاج اور معتمرین قریب ترین میقات ہونے کی بنا پر یہاں آکر عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔

اُمہاتُ المؤمنین کے کے شوہروں کے نام اور مختصر حالات

ماہ رخ مہر

(۱) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا نام ابو ہالہ ہند بن نباش تمیمی تھا ان سے دو بیٹے تھے ہالہ اور ہند۔ دوسرے شوہر کا نام عتیق بن عائذ مخزومی تھا ان سے ایک بیٹی ہند پیدا ہوئی، ان کا انتقال بھی جلد ہوگیا تو ان کے بعد حضرت خدیجہ کا نکاح اپنے چچازاد صیفی بن امیہ سے ہوا مگر یہ بھی جلد داغ مفارقت دے گئے۔

(۲) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح اپنے چچازاد حضرت سکران بن عمرو سے ہوا، دونوں نے قبول اسلام کے بعد حبشہ کی طرف ہجرت کی کچھ سال حبشہ رہنے کے بعد واپس مکہ آگئے یہیں ان کے شوہر حضرت سکران نے وفات پائی۔

(۳) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح خاندان بنو ہاشم کے ممتاز فرد حضرت خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے ہوا جو معرکہ احد میں شہید ہوئے۔

(۴) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھازاد بھائی حضرت عبداللہ بن جحش سے ہوا، جو غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

(۵) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ہند بنت عامر کا نکاح ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد سے ہوا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے۔ غزوۂ احد میں زخمی ہونے کے بعد صحت یاب نہ ہوسکے اور وفات پائی۔

(۶) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ہوا جنہوں نے نباہ نہ ہوسکنے کی بناء پر بعد میں حضرت زینب کو طلاق دے دی۔

(۷) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا قبیلہ خزاعہ اور خاندان بنومصطلق تھا، والد خاندان بنومصطلق کے سردار تھے، ان کا پہلا نکاح اپنے عم زاد مسافع بن صفوان ذی شغر سے ہوا تھا جو غزوہ مریسیع میں مارا گیا تھا۔

(۸) حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان کا پہلا نکاح عبیداللہ بن جحش بن رباب سے ہوا۔ اسلام کے ابتدائی دور میں دونوں اکٹھے مسلمان ہوئے، کفار کی سختیوں کی وجہ سے دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، جہاں ایک بیٹی حبیبہ پیدا ہوئی، عبیداللہ نے بعد میں ارتداد اختیار کیا اور اسلام چھوڑ کر عیسائی ہوگیا اور اسی حالت میں مرگیا۔

(۹) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح مشہور عرب شاعر اور سردار سلام بن مشکم قرظی سے ہوا۔ بعد میں اس نے آپ کو طلاق دے دی تو ان کے والد نے آپ کا نکاح بنو قریظہ کے نامور سردار کنانہ بن ابی حقیق سے کردیا جو خیبر کے رئیس کا بھتیجا اور قلعہ قموص کا سردار تھا، غزوہ خیبر میں جب قلعہ قموص فتح ہوا تو کنانہ اپنے قلعے میں ہی مارا گیا تھا۔

(۱۰) ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو بن عمر ثقفی سے ہوا تھا انہوں نے کسی وجہ سے طلاق دے دی تو پھر ابورہم بن عبدالعزیٰ سے نکاح ہوا، سن سات ہجری میں ان کی وفات ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا۔

ہماری آئیڈیل

اہلیہ مولانا محمد حنیف

آج مسلمانوں کے انحطاط کا تقریباً آدھا سبب عورت ہے اور دشمن بھی آئے دن اسلام کو مٹانے کے لئے اسی صنفِ نازک کو مضبوط ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ اگر بازار سے ہٹ کر گھریلو حالات پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو یہ نظر آئے گا کہ گھر کے گلشن جیسے ماحول کو تباہی ویرانی کے دہانے تک پہنچانے میں عورت کا وافر حصہ ہے۔ وہم پرستی، قبر پرستی، جاہلانہ رسومات، غم و شادی کے موقعوں پر بے جا اسراف اور جاہلیت کے دوسرے آثار عورتوں ہی کی مشغولیات بلکہ فضولیات ہیں۔ آج عورتوں کے ہاتھ میں بجائے اس کے مومنات صالحات کے حالات پر مبنی کتابیں ہوتیں، فحاشی اور عریانی پر مبنی ڈائجسٹ نظر آتے ہیں حالانکہ مومنات صالحات خصوصاً امہات المومنین کے حالات ہمارے لئے موجودہ تاریکیوں میں مشعل راہ ہیں۔ روشنی کے مینارے ہیں، رشد و ہدایت کی قندیلیں ہیں سسکتی بلکتی مادی زخموں سے چُور چُور انسانیت کیلئے مرہم وشفا ہیں۔

آج فیشن کی دلدادہ عورتوں نے اپنی آئیڈیل جسم فروش عورتوں کو بنالیا ہے۔ میری بہن تیرا آئیڈیل ازواج مطہرات ہیں اگر اپنے آپ کو نسیم اخلاق کی نکہت اور چہرۂ انسانیت کا غازہ بنانا چاہتی ہو تو پھر امہات المومنین کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ اگر کوئی بیوی ہے شوہر کی خدمت گزاری چاہتی ہے تو ازواج مطہرات کے حالات کا مطالعہ کرے۔ اگر کوئی ماں ہے اولاد کی نیک تربیت چاہتی ہے تو وہ حضرت خدیجہ الکبریٰ کی سوانح عمری کا بغور مطالعہ کرے جن کی گود سے تربیت لینے والی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ٹھہریں۔ اگر کسی کے آنگن میں پھول نہیں کھلا اور شکوے اور شکایات زبان زد ہیں تو وہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حیات طیبہ کا جائزہ لے جو لاولدی کے باوجود کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں اور صبر کی پیکر بنی رہیں۔ اگر کسی کو سوتن کا سامنا ہے تو بھی ازواج مطہرات کے دروازے پر جاؤ تو تمہیں حسن معاشرت کا درس مل جائے گا مگر افسوس صد افسوس تم ان کے دروازے پر جاتی ہو جو تمہیں کبھی مرد کے دامن تقدس کا داغ سمجھتے تھے گھر کا اثاثہ سمجھتے تھے لعنت ابدی کا مستحق قرار دیتے تھے۔ باغ انسانیت کا کانٹا تصور کرتے تھے۔ جو بازاروں میں کھڑی کر کے تمہاری بولیاں لگایا کرتے تھے۔ تم مانو یا نہ مانو میں سچ کہتی ہوں کہ میری پیاری بہنو۔ تم پھولوں کی بجائے خار چن رہی ہو۔

اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ کا نکاح

فاطمہ بنت احمد

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوسفیان کی بیٹی اور خلیفہ ششم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیر تھیں۔ ان کا پہلا نکاح عبیداللہ بن جحش سے ہوا تھا لیکن حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد وہاں شراب وکباب میں منہمک ہوکر مرتد ہوگیا اور کفر کی حالت میں مرگیا۔ اس کے چند روز بعد حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص انہیں ''یا ام المؤمنین'' کہہ کر پکار رہا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو ابن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک وفد شاہ حبشہ کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اگر ام حبیبہ مجھ سے نکاح کے لئے آمادہ ہوں تو تم میرے وکیل کی حیثیت سے نکاح پڑھوا کر اسے میرے پاس بھیج دو۔ یہ والا نامہ ملتے ہی اصحمہ نجاشی نے اپنی ایک باندی ابرہہ کو حضرت ام المؤمنین کے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مکتوب گرامی آیا ہے کہ اگر تم کو نبی علیہ السلام کے ساتھ نکاح منظور ہو تو پھر اپنی طرف سے کسی کو وکیل بنالو۔ چناں چہ سراپا سعادت و بشارت خواب کی تعبیر سامنے دیکھ کر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بہ دل و جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام نکاح کو قبول کرلیا اور حضرت خالد ابن سعید ابن العاص رضی اللہ عنہ کو خاندانی قرب کی بنا پر اپنا وکیل مقرر کرلیا۔ پیغام نکاح لانے والی باندی ابرہہ کو فرط مسرت میں اپنے ہاتھوں میں پہنے ہوئے چاندی کے کنگن، انگوٹھیاں اور پیروں کی پازیب وغیرہ اتار کردے دیئے۔ جب شام ہوئی تو اصحمہ نجاشی نے تمام مہاجرین صحابہ کو بلاکر تقریب نکاح منعقد کی، جس میں حضرت جعفر ابن ابی طالب بھی شامل تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اصحمہ نجاشی نے نکاح پڑھا اور مہر چار سو دینار باندھا۔ خطبۂ نکاح کے بعد حضرت خالد ابن سعید رضی اللہ عنہ نے مختصر تقریر فرمائی۔ مہر کی رقم فوری طور حضرت خالد ابن سعید رضی اللہ عنہ کے سپرد کردی گئی۔ نکاح کے بعد شاہ حبشہ کی طرف سے حاضرین کو کھانا بھی کھلایا گیا۔

حضرت خالد نے جب مہر کی رقم لاکر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کی تو سیدہ نے ''ام المؤمنین'' بننے کی بے پناہ عزت ومسرت حاصل ہونے پر نجاشی کی مومنہ باندی ابرہہ کو پہلے سے دیئے گئے انعام کے علاوہ مزید پچاس دینار بھی عنایت فرمادیئے۔ لیکن ابرہہ نے پہلے کا دیا ہوا زیور اور موجودہ رقم سب ملاکر ام المؤمنین کی خدمت میں واپس دے دیئے کہ بادشاہ نے مجھے تاکید کی ہے کہ آپ سے کچھ نہ لوں، آپ یقین کیجئے کہ میں مسلمان ہوچکی ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیرو بن چکی ہوں۔ آج بادشاہ نے اپنی تمام بیگمات کو حکم دیا ہے کہ ان کے پاس جو عطر اور خوشبو وغیرہ ہو اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ چناں چہ اگلے روز ابرہہ باندی بہت سا عود اور عنبر وغیرہ لے کر آپ کے پاس آئی۔

ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میں نے وہ تمام محفوظ کرلیا۔ اس کے بعد ابرہہ نے کہا کہ میری ایک درخواست ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام کہہ دینا اور یہ عرض کرنا کہ میں آپ کے دین کی پیرو ہوگئی ہوں۔ حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ جب تک میں وہاں رہی تب تک وہ برابر مجھے یہ کہتی رہی کہ دیکھنا میری درخواست بھول نہ جانا۔ چناں چہ جب میں حبشہ سے مدینہ پہنچی تو نجاشی کی بیگمات کا عطیہ عود اور عنبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیا اور وہاں کے تمام حالات و واقعات بیان کئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہے۔ آخر میں ابرہہ کا سلام پہنچایا تو آپ نے فرمایا وعلیھا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

☆☆☆

کافر باپ کو بستر پر نہیں بٹھایا!

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں، دونوں میاں بیوی ساتھ ہی مسلمان ہوئے اور حبشہ کی طرف ہجرت اکٹھے کی، وہاں جاکر خاوند مرتد ہوگیا اور اسی حالت میں انتقال کیا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ بیوگی کا زمانہ حبشہ میں ہی گزارا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں نکاح کا پیغام بھیجا اور حبشہ کے بادشاہ کی معرفت نکاح ہوا، نکاح کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائیں صلح کے زمانے میں ان کے باپ ابوسفیان مدینہ طیبہ آئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی مضبوطی کے سلسلہ میں گفت گو کرنا تھی، بیٹی سے ملنے گئے، وہاں بستر بچھا ہوا تھا، اس پر بیٹھنے لگے تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے وہ بستر اُلٹ دیا، باپ کو تعجب ہوا کہ بجائے بستر بچھانے کے اس بچھے ہوئے کو بھی اُلٹ دیا۔ پوچھا کیا میں اس بستر پر بیٹھنے کے قابل نہیں تھا؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ اللہ کے پاک اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے اور تم بوجہ مشرک ہونے کے ناپاک ہو اس پر کیسے بٹھا سکتی ہوں، باپ کو اس بات سے بہت رنج ہوا اور کہا ام حبیبہ (رضی اللہ عنہا) تم مجھ سے جدا ہونے کے بعد بری عادتوں میں مبتلا ہوگئی ہو مگر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جو عظمت تھی اس کے لحاظ سے وہ کب اس کو گوارہ کرسکتی تھیں کہ کوئی ناپاک مشرک خواہ باپ ہی کیوں نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک بستر پر بیٹھے۔

صفیہ مجاہدہ پشاور

سوکن کی گواہی

بنت مولانا محمد سلیمان جٹ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی شان میں فرماتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ کے انصاف اور صداقت کا پہلو اس وقت زیادہ نمایاں نظر آتا ہے جب وہ اپنی کسی سوتن کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا کرتی ہیں۔

ام المومنین زینب بنت جحش کی تعریف میں کہتی ہیں ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے وہ عورت مجھے جلد آکر ملے گی جو لمبے ہاتھ والی ہوگی یہ سن کر ازواج بڑھ چڑھ کر کام کرنے لگیں لیکن ہم میں سے سب سے زیادہ سخی زینب رضی اللہ عنہا ثابت ہوئیں کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں کی محنت سے کماتیں اور پھر اس کو راہ خدا میں صدقہ دیا کرتی تھیں۔

''میں نے کوئی عورت زینب سے دین میں بہتر نہیں دیکھی وہ اللہ کا زیادہ تقویٰ رکھنے والی بہت زیادہ سچ بولنے والی اقارب سے بہت بڑھ کر سلوک کرنے والی اور بہت عطا کرنے والی تھیں''۔

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی تعریف میں فرماتی ہیں: ''میں نے صفیہ جیسی کوئی عورت عمدہ کھانا بنانے والی نہیں دیکھی''

ام المومنین حضرت میمونہ کے بارے میں فرماتی ہیں۔ میمونہ ہم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والی اور صلہ رحمی کرنے والی تھیں۔

ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی تعریف میں فرماتی ہیں: سودہ میں ذرا تیزی تو تھی ورنہ کوئی ایسا نہیں جسے دیکھ کر مجھے خواہش ہوتی کہ اس کے جسم میں میری روح ہوتی سوائے سودہ کے۔

ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی صفت جمال بیان کرتی ہیں: جویریہ میں شیرینی و دلکشی پائی جاتی تھی کہ دیکھنے والے کے دل میں ان کی جگہ ہو جاتی تھی۔

سبحان اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا انصاف کہ سوکن کی تعریف فرمائیں آج کل کی عورتیں تو خوامخواہ سوکن سے لڑائی اور حسد کیا کرتی ہیں اور جان جان کر ایک دوسرے پر عیب لگاتی ہیں، بہنو! ہمیں بھی ایسا جذبہ اور انصاف اختیار کرنا چاہئے جیسا آپ کی اور ہم سب کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اختیار کیا۔

رواۃ ام المومنین کے شاگرد

صالحہ راشدی۔ کراچی

ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے صرف پانچ حدیثیں مروی ہیں اور آپ سے روایتیں نقل کرنے والے یہ حضرات ہیں: حضرت ابن عباس، عبداللہ بن زبیر اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دامن تربیت سے پرورش پانے والے دو سو کے قریب ہیں لیکن جن کو زیادہ قرب حاصل تھا ان میں عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، مسروق، عمرۃ، صفیہ بنت شیبہ، عائشہ بنت طلحہ شامل ہیں۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے عبداللہ بن عمر، حمزہ بن عبداللہ، صفیہ بنت ابوعبید، حارثہ بن وہب، مطلب بن ابی وداعہ، ام بشر انصاریہ، عبداللہ بن صفوان بن امیہ، عبدالرحمٰن بن حارث نے علم حاصل کیا۔

ان ازواج مطہرات کے بعد علمی حیثیت میں کمال کا مقام حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ملا، ان سے تقریباً 378 احادیث مروی ہیں، آپ کے شاگردوں میں اسامہ بن زید، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، عبداللہ بن رافع، عبدالرحمٰن بن حارث، عروہ بن زبیر، خیرہ والدہ حسن بصری، ابوسلمہ، ابوعثمان الہندی، سعید بن مسیّب، ہند بنت الحارث الفراسیہ، صفیہ بنت شیبہ، زینب بنت ام سلمہ، صفیہ بنت محصن، عکرمہ، ابوبکر اور سلیمان بن یسار شامل ہیں۔

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے حضرت ام حبیبہ، زینب بنت ابی سلمہ، محمد بن عبداللہ بن جحش (برادر زادہ) اور کلثوم بن طلق نے روایت کیا ہے۔

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے چند احادیث مروی ہیں، راویوں میں ابن عباس، جابر، ابن عمر، عبید بن اسباق، طفیل، ابوایوب مراغی، کلثوم ابن طلق، عبداللہ بن شداد اور کریب شامل ہیں۔

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے 65 روایتیں منقول ہیں راویوں میں حضرت حبیبہ (دختر) حضرت معاویہ، عقبہ، عبداللہ بن عتبہ، ابوسفیان بن سعید ثقفی (خواہرزادہ) سالم بن سوار، ابوالجراح، صفیہ بنت شیبہ، زینب بنت ابوسلمہ، عروہ بن زبیر، ابوصالح اسمان، شہر ابن خوشب شامل ہیں۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے 46 احادیث مروی ہیں ان سے حضرت ابن عباس، عبداللہ بن شداد، عبدالرحمٰن بن السائب، یزید بن رہم، عبیداللہ الخولانی، عطاء بن یسار، سلیمان بن یسار، ابراہیم بن عبداللہ، اور عالیہ بن بنت سبیع نے روایت کیا ہے۔

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے چند احادیث مروی ہیں جن کو حضرت زین العابدین، اسحاق بن عبداللہ، مسلم بن صفوان، کنانہ، اور مزید بن معتب نے روایت کیا ہے۔

شوہر کی خدمت گزاری

ازواجِ مطہرات کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر والہانہ محبت تھی، آپ جانتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک مالدار عورت تھیں مگر جب اُن کی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی ہوگئی تو انہوں نے اپنی کل دولت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار کردی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی درد وغم پیش آیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تڑپ اٹھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی محبت بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشہور ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ اپنی جان چھڑکتی تھیں حضرت عائشہ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ کا کپڑا خود اپنے ہاتھوں سے دھویا کرتیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو ملا کرتیں، آپ کی مسواک چھپا دیا کرتیں اس کو حفاظت سے اٹھا کر رکھتیں۔ حد یہ ہے کہ قربانی کے جانور کے لئے خود اپنے ہاتھ سے حضرت عائشہ قلادہ کے لئے رسی بٹتی تھیں۔ ایک دفعہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمبل اوڑھ کر مسجد میں تشریف لائے، صحابہ کرام کے توجہ دلانے سے معلوم ہوا کہ کمبل پر دھبہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار کر اندر بھیج دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود برتن میں پانی لے کر بیٹھ گئیں اور اپنے ہاتھوں سے اسے دھویا پھر خشک کر کے خدمتِ اقدس میں بھیجا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی ازواج سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔

ر، عبدالخالق، لاہور

امّ المؤمنین

سیدہ خدیجہ کے امتیازات

- ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پہلی خاتون ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا اقرار کیا۔
- پہلی خاتون جو ام المؤمنین کے لقب سے ملقب ہوئیں
- جنہوں نے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔
- جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی اولاد ہوئی۔
- جنہیں سب سے پہلے جنت کی بشارت ملی۔
- جنہیں سب سے پہلے اپنے رب کا سلام ملا۔
- جو ایمان والیوں میں پہلی عورت ہیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی۔
- پہلی خاتون ہیں جن سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔
- سب سے پہلے جن کی قبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے۔
- واحد خاتون ہیں جن کی زندگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔
- جن سے حضور کے تعلق خاطر کا یہ عالم تھا کہ وفات کے بعد بھی جب کوئی اچھی چیز گھر میں تیار ہوتی یا کہیں سے آتی تو کچھ حصہ ان کی سہیلیوں کو بھی بھجواتے۔
- جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل نساء اھل الجنة کہ وہ جنتی عورتوں میں افضل ترین ہیں۔

اُمہات المؤمنین کے گھروں کی تفصیل

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا گھر مکہ مکرمہ میں تھا، جہاں آپ نے اپنی مبارک زندگی کے مشکل ترین سال بسر کیے۔ ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ۲۵ سال کی عمر میں نکاح کیا اور ان کے ساتھ زندگی کے پچیس سال گزارے، اسی مکان میں آپ کے ہاں مشہور روایت کے مطابق دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ نبوت کے دسویں سال ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا، ان کے بعد ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا آپ کے حرم میں داخل ہوئیں اور ہجرت تک اسی گھر میں مقیم رہیں۔ بعد میں یہ مکان سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے خرید کر یہاں مسجد بنادی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے اور مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی تو مسجد کے مشرقی جانب دو حجرے تعمیر کئے، ایک حجرے میں ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے حضور کی صاحبزادیوں حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ قیام اختیار فرمایا۔ دوسرے حجرے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رخصتی کے بعد رہائش اختیار کی۔

عام مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ جوں جوں حرم محترم میں اضافہ ہوتا گیا مزید حجرے تعمیر ہوتے گئے، یہ حجرے مسجد کے مشرقی، شمالی اور جنوبی جانب تھے اور ان کی تعمیر میں کچی اینٹ اور کھجور کی شاخیں استعمال کی گئیں، ان حجروں کی کل تعداد نو تھی اور سب کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دونوں طرف حضرت سودہ اور حضرت حفصہ کے مقدس حجرے تھے۔ سیدہ زینب بنت خزیمہ، سیدہ ام سلمہ، سیدہ جویریہ، سیدہ زینب بنت جحش، سیدہ ام حبیبہ اور سیدہ میمونہ کے حجرے شامی جانب مسجد نبوی کے باب النساء تک پھیلے ہوئے تھے۔ سیدہ صفیہ کا حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی سمت تھوڑے سے فاصلے پر تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے اپنے دور میں مسجد نبوی میں توسیع فرمائی لیکن ازواج مطہرات کے حجرے اپنی حالت پر قائم رہے۔ امہات المؤمنین میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سب سے آخر ۶۳ھ میں وفات پائی۔ ۸۸ھ تک یہ حجرے اپنی حالت پر قائم رہے اور محض زیارت گاہ کا کام دیتے رہے۔ خلیفۃ المسلمین ولید بن عبدالملک نے گورنر مدینہ کو حکم دیا کہ تمام حجروں کو مسجد نبوی میں شامل کرلیا جائے۔ باشندگان مدینہ ان حجروں سے عقیدت کی بناء پر ان کے انہدام کو پسند نہیں کرتے تھے، لیکن چوں کہ اس کارروائی میں خیر وصلاح کا پہلو غالب تھا اس لئے کوئی مزاحم بھی نہیں ہوا۔ البتہ انہدامی کارروائی کے وقت اہل مدینہ دلی لگاؤ کی بناء پر اشک بار تھے کہ اب کے بعد ان مقدس گھروں کو دیکھنا نصیب نہ ہوگا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور امہات المؤمنین کی سادگی، قناعت، زہد وتقویٰ سے بھرپور زندگی کی یادگار مثال تھے۔

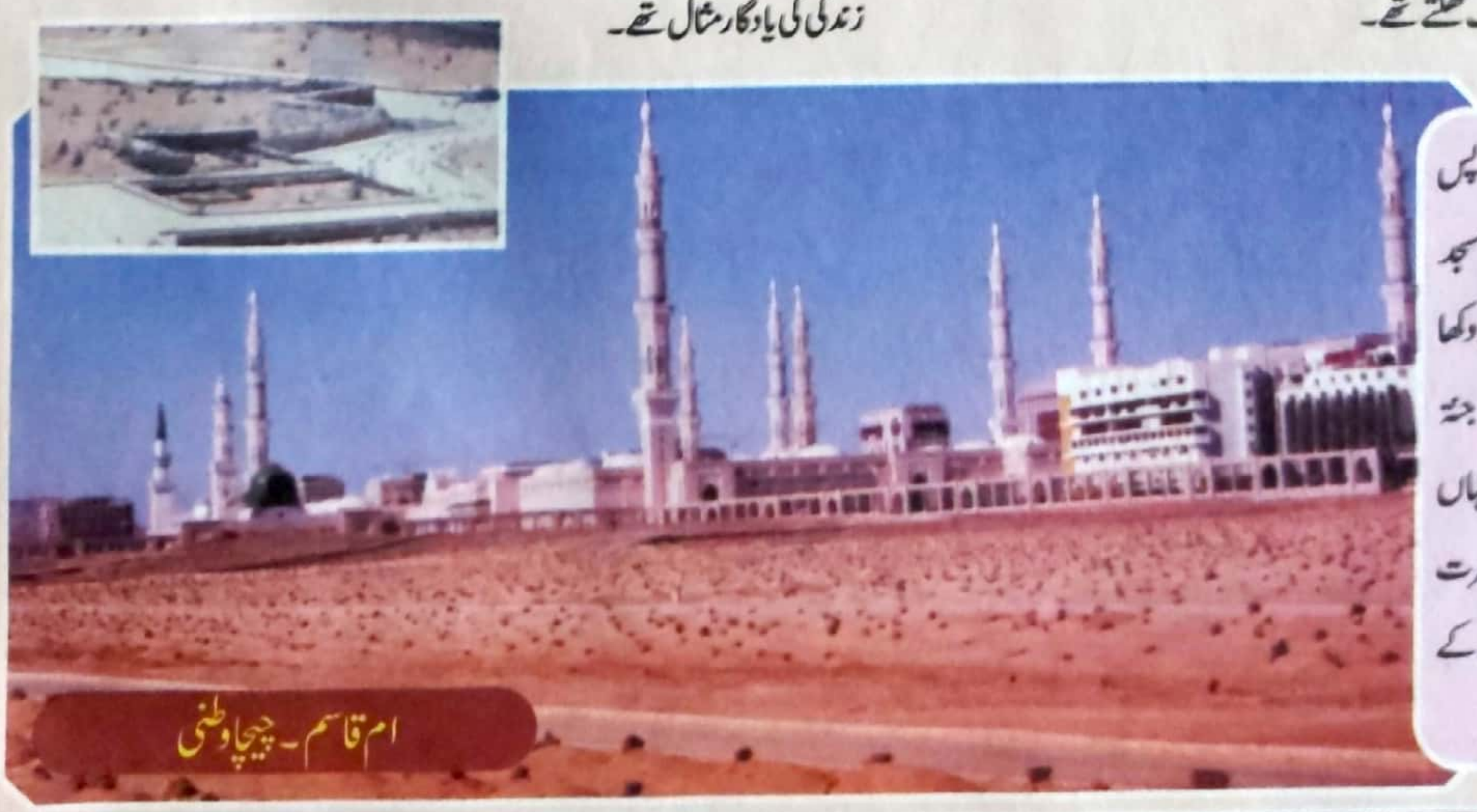

ام قاسم ۔ چیچاوطنی

جنۃ البقیع کا عمومی منظر، پس منظر میں گنبدِ خضراء اور مسجد نبوی کے مینارے بہار دکھا رہے ہیں باکس میں جنۃ البقیع کا ایک گوشہ جہاں امہات المؤمنین (حضرت خدیجہ اور حضرت میمونہ کے سوا) آرام فرما ہیں۔

ام سمیع الرحمن: بہاول پور

ازواج مطہرات کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنِ سلوک

حدیث میں ہے: خَیْرُ کُمْ خَیْرُ کُمْ بِاَھْلِہٖ وَاَنَاخَیْرُ کُمْ بِاَھْلِیْ ''تم سب لوگوں میں اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی (کنبہ) کے ساتھ اچھا ہے اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا ہوں۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک شوہر کے لئے ضروری بتایا کرتے تھے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش مذاق ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب گھر میں داخل ہوتے تو السلام علیکم خود فرمایا کرتے، رات کے وقت سلام ایسی آہستگی سے فرماتے کہ زوجہ محترمہ جاگتی ہو تو سن لیں اور سوگئی تو جاگ نہ پڑیں۔

بیویوں کی سہیلیوں کی عزت فرمایا کرتے اور ان کے عزیز واقارب کو حسن سلوک سے شادر کھتے، عصر کی نماز کے بعد ہر بیوی کے پاس روزانہ تشریف لے جاتے، سفر پر لے جانے کے لئے قرعہ اندازی فرماتے، بیویوں کا دل بہلانے کے لئے خوش طبعی فرماتے، دوڑ لگانا بھی ثابت ہے ہر زوجہ محترمہ کو زبان نبوت سے خوشخبریوں سے بھی نوزا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا کہ وہ مجھ پر ایسے وقت ایمان لائی جب اوروں نے کفر اختیار کیا، اس نے میری تصدیق کی جب اوروں نے جھٹلایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا کہ یہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی ہے کہ میں اس کے لحاف میں ہوتا ہوں تو اس وقت بھی وحی کا نزول ہوتا ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی تعریف اس انداز سے کی کہ مجھ سے جبریل علیہ السلام نے بیان کیا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی دلداری کے لئے تو خود قرآن میں سے ارشاد ربانی سنایا کہ میں نے زینب کا نکاح آپ سے کر دیا ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیم و تربیت کا نتیجہ تھا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن یقین کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھیں، لاکھوں درہم و دینار کو ایک ہی مجلس میں راہ خدا میں لٹا دینا ان ہی کا خاصہ تھا۔ اور اسی تعلیم کا نتیجہ ہی تھا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آپس میں سوکنوں کے ہوتے ہوئے ایک دوسرے کا احترام کرتی تھیں۔

ام علی عثمان، حیدر آباد

روایات ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن

نام ام المومنین	متفق علیہ روایات	صرف صحیح بخاری	صرف صحیح مسلم	ودیگر کتب سنن اربعہ	کل روایات
حضرت سودہ رضی اللہ عنہا		۱		۴	۵
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۱۷۴	۵۴	۶۷		۲۰۱۷
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	۴		۶	۵۰	۶۰
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۱۳	۳	۱۳	۳۴۹	۳۷۸
حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا		۲	۲	۳	۷
حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	۲		۱	۶۲	۶۵
حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	۱			۹	۱۰
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	۷	۱	۱	۶۷	۷۶

ماخوذ رحمۃ للعالمین: از قاضی محمد سلیمان

اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

حق تعالیٰ نے تیرا اعزاز کامل کردیا
امہات المؤمنین میں تجھ کو شامل کردیا

اہل بیت مصطفیٰ کی رکن سرکردہ ہے تو
کیوں نہ ہو آغوش فاروقی کی پروردہ ہے تو

حق نے بخشا تھا تجھے بیدار دل روشن دماغ
عالم نسواں میں تیری ذات ہے مثل چراغ

تیرے کاشانے میں الہامی ضیائیں کی گئیں
تجھ سے متعدد روایتیں بھی کی گئیں

عمر بھر تو پیکرِ صبر و رضا بن کر رہی
محرم قدسی رہی، ہم راز پیغمبر رہی

تیرے مداحوں میں شامل ہیں جناب جبرائیل
ہے یہی کافی تیری توقیر و عظمت کی دلیل

تیری قسمت کا ستارہ اتنا روشن ہوگیا
تیرا حجرہ خود تجلی گاہ ایمن بن گیا

معترف تیرے شرف کی امت مرحوم ہے
تجھ سے جو رکھتا ہے بغض ایمان سے محروم ہے

تو ہے ام المؤمنین فردوس تیرا ہے مقام
رحمتیں تیری لحد پر، تا ابد تجھ پہ سلام

صدرۃ بنت عبدالشکور جتوئی

موت سے پہلے سوکنوں سے معافی

مخدومہ سیدہ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بعثت نبوی سے تقریباً سترہ سال قبل پیدا ہوئی تھیں، حضور سے نکاح کے وقت آپ کی عمر 37 سال تھی اور وفات کے وقت 74 سال عمر تھی، حبیبہ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے وفات سے قبل مجھے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ "سوکنوں کے اندر آپس میں جو کچھ پیش آتا ہے وہ تم کو معلوم ہے لہذا جو کچھ ہوا ہو معاف کردینا اللہ تعالیٰ میری اور تمہاری مغفرت فرمائیں" میں نے کہا کہ "سب معاف ہے اللہ میری اور تمہاری مغفرت فرمائیں"

ام حبیبہ نے فرمایا:

"اے عائشہ تم نے مجھے خوش کیا اللہ تمہیں خوش رکھیں"

اس کے بعد انہوں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کو بلایا اور ان سے بھی یہی گفتگو کی۔

(مرسلہ بنت: بنت عمر۔ بہاول پوری)

پرچمِ اسلام

غزوۂ بدر میں حضرت موسیٰ بن عمیر رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہوکر گرے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ اللہ کے رسول اسلامی پرچم گم ہوگیا ہے اور علمبردار بھی زخمی ہوگیا ہے تو فرمایئے کس کپڑے کا اسلامی پرچم بنایا جائے، اور اس پرچم کو کون اٹھائے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمے میں تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا دوپٹہ (چادر اوڑھنی) لائے اور اس دوپٹے کا اسلامی پرچم بنا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں دے کر علم بردار بنایا اور یہ اعزاز بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دوپٹے کو حاصل ہوا شاید اسی نسبت سے وفات ۷ ارمضان المبارک کو ہوئی۔

اخت ماسٹر غلام عباس۔

پُھلبھری، برص

LEUCODERMA-VITILIGO

اجمل زیدی (ماہرِ برص)
ایوارڈ یافتہ

سفید داغ قابل علاج مرض ہے

Steroids Free Most Progressive Treatment

دورۂ پاکستان کے مستقل پروگرام کا

کراچی قیام	13 مارچ تا 27 مارچ، 13 جولائی تا 27 جولائی، 13 نومبر تا 27 نومبر ہوٹل مہران، شاہراہ فیصل، کراچی۔ فون: 9-5660851(021) موبائل: 8566188(0300)
پشاور قیام	یکم فروری تا 10 فروری، یکم جون تا 10 جون، یکم اکتوبر تا 10 اکتوبر ہوٹل امین، جی ٹی روڈ ہشت نگری چوک پشاور شہر فون: 19-218215(091) موبائل: 8566188(0300)
ملتان قیام	28 مارچ تا 6 اپریل، 28 جولائی تا 6 اگست، 28 نومبر تا 7 دسمبر ہوٹل سلور سینڈ، ریلوے روڈ نزد چوک عزیز ہوٹل، ملتان۔ فون 518061-62/582803(061) موبائل 8566188(0300)
لاہور قیام	14 فروری تا 27 فروری، 14 جون تا 27 جون، 14 اکتوبر تا 27 اکتوبر عامر ہوٹل، لوئر مال نزد سیشن کورٹ، لاہور فون: 19-7115015(042) موبائل: 8566188(0300)
اسلام آباد مستقل پتہ	8 اپریل تا 30 مئی، 8 اگست تا 30 ستمبر، 9 دسمبر تا 30 جنوری مکان نمبر 62 سٹریٹ نمبر 20 سیکٹر G-8-1 تعلیمی چوک (مریا چوک) اسلام آباد فون: 2255880-2854595-(051) موبائل 8566188(0300)

E-mail:syedajmalzaidi@hotmail.com - syedajmalzaidi@yahoo.co.uk

اعزاز میں پہل

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ:

☆ آپ کو مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں میں سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

☆ سب سے پہلے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔

☆ آپ پہلی خاتون ہیں جن پر عرش الٰہی سے سلام بھیجا گیا۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی اولاد آپ رضی اللہ عنہا ہی کے بطنِ مبارک سے ہوئی۔

☆ آپ ہمارے نبی کی سب سے پہلی زوجہ محترمہ بنیں۔

☆ آپ پہلی شخصیت ہیں جن کی قبر میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور انہیں دفن فرمایا۔

بنت مولانا محمد سلیمان

اُمہات المؤمنین کی اولادیں

حفصہ جاوید

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر ابو ہالہ سے دو لڑکے پیدا ہوئے جن کے نام ہالہ اور ہند تھے۔ دوسرے شوہر عتیق سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام بھی ہند تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں آنے کے بعد چھ اولادیں ہوئیں دو صاحب زادے حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ جو طیب اور طاہر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ یہ دونوں بچپن میں وفات پا گئے تھے، ان کے علاوہ حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن آپ کی صاحبزادیاں ہیں۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا پہلے شوہر حضرت سکران سے ایک بیٹا تھا جن کا نام عبدالرحمٰن تھا، انہوں نے جنگ جلولاء (ایران) میں شہادت پائی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر سے جو اولاد ہوئی اس کے نام یہ ہیں۔ سلمہ، عمر، دُرّہ، زینب۔

سلمہ حبشہ میں پیدا ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی امامہ سے کیا...... عمر: انہوں نے ہی اپنی والدہ کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھایا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فارس اور بحرین کے حاکم تھے...... دُرّہ: ان کا ذکر صحیح بخاری میں آتا ہے، زینب: ان کا نام پہلے برہ تھا لیکن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر زینب رکھ دیا تھا۔

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئے۔ بیٹے کا نام عبداللہ اور بیٹی کا نام حبیبہ تھا۔ اماں جان انہی کے نام کی کنیت سے مشہور ہوئیں جب حبشہ سے واپس تشریف لائیں تو حبیبہ کی عمر سات یا دس سال تھی۔ آغوش نبوت میں پرورش پائی اور داؤد بن عروہ بن مسعود کو منسوب ہوئیں جو قبیلہ ثقیف کے سردار تھے۔

جن کے مضامین شامل نہ ہوسکے

درج ذیل قاریات وقارئین کے امہات المؤمنین نمبر کے لئے بھیجے گئے مضامین تاخیر سے موصول ہونے کی وجہ سے شامل اشاعت نہیں ہوسکے۔ گلشن فاطمہ، مڈھ رانجا۔ کلثوم زیب کاظمی، اسلام آباد۔ ح بنت اقبال احمد، کراچی۔ فاکہہ عابد صدیقی، اٹک۔ م بنت شبیر احمد قریشی، کراچی۔ رخسانہ جمیل ملانہ، شجاع آباد۔ خولہ مسعود، پتوکی۔ سعدیہ فضل الرحمٰن، فیصل آباد۔ ڈاکٹر نشاط انجم سمنا، ڈھاڈر بولان۔ بنت وصی احمد صدیقی، کراچی۔ ام کلیم اللہ، سرگودھا۔ بلقیس نواز، ڈیرہ غازی خان۔ ام حافظ محمد صدیق، واہ کینٹ۔ سیدہ وحیدہ حسین شاہ، چنیوٹ۔ خدیجہ عمر، کراچی۔ اخت عادل ملک۔ اخت خرم۔ بنت ریاض الدین، ملتان۔ فوزیہ عمارہ، پھلروان۔ بے مثال، قیصرانی۔ ہمشیر سیف الرحمٰن اور ہمشیر شہید، نور پور۔ رقیہ کاشف، لاہور۔ بنت طالب حسین، کراچی۔ اہلیہ عبید الرحمٰن انور، تلہ گنگ۔ ازام حذیفہ، تلہ گنگ۔ عروج بنت عبدالجبار قریشی، لاڑکانہ۔ بنت محمد اسلم، سکھر۔ آسیہ خاتون، گڈو بیراج۔ ام محمد طیب سموانی، قصور۔ بنت مولانا اسلام الدین، محراب پور۔ رفعت ندیم میؤ، احمد پور سیال۔ ثمرہ عبدالغفار، ساہیوال۔ اہلیہ خالد مجاہد، پاک پتن۔ فرح زیبا، کراچی۔ زوجہ مولانا رب نواز، احمد پور شرقیہ۔ م اخت بنیامین حقانی، ڈیرہ اسماعیل خان۔ بنت یوسف، فیصل آباد۔ حافظ شاہ عبدالعزیز، زبیر ہاشمی، مانسہرہ۔ عبیدالرحمٰن انور، ملک وال۔

بقیہ : وہ بشر تھیں مگر

یہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہیں، ایمان کا ایسا جوش اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت تھی کہ جب ان کے والد ابوسفیان (حالتِ کفر میں) ان کے گھر آئے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے پر بیٹھنا چاہا تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بچھونا الٹ دیا اور فرمایا آپ مشرک ہیں اور اس بناء پر ناپاک ہیں اس لئے اس فرش پر نہیں بیٹھ سکتے۔ ابوسفیان نے کہا تو میرے پیچھے بہت بگڑ گئی ہے۔

یہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں، یہ عجیب اتفاق ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام سرف میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا، یہیں رخصتی ہوئی اور یہیں ان کا انتقال ہوا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کے بارے میں فرماتی ہیں کہ "ہم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے اور صلہ رحمی کرنے والی تھیں۔"

یہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں، نہایت عاقلہ، فاضلہ اور حلیم الطبع تھیں، سیر چشم اور فیاض واقع ہوئی تھیں، انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضور کو ان سے نہایت محبت تھی آپ ہر موقع پر ان کی دلجوئی فرماتے تھے، بعض صحابیات نے انہیں یہودی کی بیٹی ہونے کا طعنہ دیا وہ رونے لگیں، حضور نے دیکھا تو فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ "ہارون علیہ السلام میرے باپ، موسیٰ علیہ السلام میرے چچا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے شوہر ہیں تو مجھ سے افضل کون ہوسکتی ہے؟"

آپ نے اس اچٹتی نظر سے بھی محسوس کیا ہوگا کہ بلاشبہ وہ بشر تھیں، مگر دامنِ رسالت سے وابستہ ہونے کے بعد انہوں نے اپنے جذبات واحساسات کو اللہ اور رسول کی تعلیمات کے تابع کرلیا، وہ سر سے پاؤں تک "اسلام" تھیں، تسلیم و انقیاد اور دعوت و جہاد ان کی زندگی کا حصہ بن گیا تھا، قیامت تک آنے والے مرد و زن ان کے معنوی بیٹے اور بیٹیاں ہیں، وفادار اولاد اپنی ماؤں کا دل نہیں دکھایا کرتی، اسلام سے سچا تعلق کرنے سے ان کی روحیں خوش ہوں گی اور دوری اختیار کرنے سے ان کے دل دکھیں گے، آیئے! ہم عہد کریں کہ اپنی ماؤں کا دل کبھی نہیں دکھائیں گے۔

AL-NISAR JEWELLERS
SHOP # A-19 BAZAR-E-FAISAL KARIMABAD
FEDERAL 'B' AREA, KARACHI.
PHONE NO: 6322614 - 6328750
SHOP # 1 MOTIWALA ARCADE, TARIQ ROAD
KARACHI, OPP. MADINA MASJID.
PHONE NO. 4535860
علماء کرام کیلئے خصوصی رعایت

موسمِ سرما کی خصوصی سوغات : حلوہ گاجر، حلوہ سوہن، حلوہ پستہ
عصرِ شیریں TM
Dolfirris
بلاک A-13 ممتاز منزل، مین یونیورسٹی روڈ، گلشن اقبال بالمقابل PIA پلانیٹیریم، کراچی پاکستان۔
TEL: 92-21-4981829 FAX: 92-21-4982518

زیبی جیولرز

علماء کرام کے لئے خصوصی رعایت
نوٹ: زکوٰۃ کے حساب کیلئے فون پر رابطہ کر سکتے ہیں
ZAIBI JEWELLERS

S.B. 7/70 Zaibunnisa Street, Saddar, Karachi-74400.
Voic: 5677786,5215455, Fax: + 92(21) 5675967
E-mail: nain888@hotmail.com

اُمہات المومنین

پسندیدہ خدا کی ہو نبیؐ کی بیبیاں تم ہو
یہ کیا کم ہے کہ ختم المرسلینؐ کی رازداں تم ہو
تمہاری شان پر سایا خزاں کا کیسے ہو ممکن
گلستانِ نبی کی جب بہارِ جاوداں تم ہو
مہ و خورشید و انجم، کہکشاں تم سے ہوئے پیدا
خدا کو علم ہے، علم نبی کا آسمان تم ہو
تمہارا مرتبہ ہر مومنہ عورت سے بڑھ کر ہے
قیامت تک نہ پہنچے گی وہاں کوئی جہاں تم ہو
تمہاری شان مین قرآن کی آیات اتری ہیں
خدا ہے آپ جن کی عفتوں کا پاسباں، تم ہو
سبق امت کی ساری بیٹیوں نے ہے لیا تم سے
دبستانِ رسول اللہؐ کی استانیاں تم ہو
ملے گی تم کو جنت میں جگہ ان شاء اللہ سلمانؔ
کہ ازواجِ نبیؐ کے صدقِ دل سے مدح خواں تم ہو

نتیجۂ فکر: سید سلمان گیلانی

مرسلہ: سیدہ یمناء گیلانی

BSENA UNANI LABORATORIES SUKKUR
نیا عرقِ شیریں
بچوں کی صحت کا محافظ
نقالوں سے ہوشیار رہیں

نیا عرقِ شیریں
پیٹ کے درد، نفخ (پیٹ پھولنا) مروڑ، قے، دست اور دانت نکلنے کی تکلیف کو رفع کرنے والا فرحت بخش اور خوش ذائقہ عرق ہے جو بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ تندرستی میں بچوں کی صحت کو قائم رکھتا ہے۔ اور بیماری میں شفا بخشتا ہے
43 سال سے آزمودہ سو فیصد خالص عرقِ شیریں ماؤں کے مکمل اعتماد کے ساتھ
B-Sena Unani Laboratories P.O.Box No. 108 Opp. Govt. Degree Colleges Shikarpur Road, Sakkar.

حافظ ربڑی ھاؤس
HR SWEETS
موسمِ سرما کی گرما دینے والی سوغاتیں
روائتی زعفرانی حلوۂ گاجر اور اسپیشل شوگر فری گوار پاٹھا (گھیکوار) حلوہ
جیل روڈ ہیرآباد، حیدرآباد، پاکستان Jail Road, Hirabad, Hyderabad. Pakistan. Tel: (0221) 613759, Fax: (0221) 611657, E-mail: hafizrab@hyd.paknet.com.pk, Visit Our Website: www.hafizrabri.com

ہر بدھ کو روزنامہ اسلام کے ساتھ شائع ہوتا ہے

روزنامہ اسلام

خواتین کا اسلام

102

بدھ 6 محرم 1426ھ مطابق 16 فروری 2005ء

اسلام دشمنی قادیانیت کی روح ہے

شوقِ لباس میں شریعت کے تقاضے

جاندار چائے جاندار آفر

اب لیجیے چائے کا اصل مزہ
جاندار چائے میں

Ph: 051-4449158-4440616
Plot No.210, I-9, Industrial Area, Islamabad.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسِ قرآن و حدیث

اتباعِ ھویٰ

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

''اتباعِ ھویٰ'' کا معنی ہے نفس کی خواہشات کی اتباع، جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باغی ہو کر نفس کی خواہشات اور ترغیبات کے پیچھے لگ جاتا ہے اس کی نظروں میں ہر برا عمل مزین ہو جاتا ہے، خواہ ترکِ نماز ہو یا جھوٹ اور فراڈ، رشوت اور سود خوری ہو یا چوری چکاری اور ظلم و ستم، خواہشات کا غلام حقیقت میں اپنے نفس کا پجاری اور بندہ ہوتا ہے سورہ فرقان میں ہے ''کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو معبود بنائے ہوئے ہے'' (43/25) سورۂ فاطر میں ہے ''کیا وہ شخص جس کے لئے اس کا برا عمل مزیّن کر دیا گیا پس وہ اسے اچھا سمجھتا ہے پس اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے پس تو ان پر حسرت اور افسوس نہ کر''۔ (8/35)

جس انسان پر خواہشات مسلّط ہو جائیں وہ اندھا اور بہرا ہو جاتا ہے، بسا اوقات وہ حیوانوں کی صف میں جا کھڑا ہوتا ہے کیونکہ اس کی ہر سوچ کا محور لذت اور شہوت بن جاتی ہے اس کے اندر غیرت اور حیا کم ہو جاتی ہے اُسے فواحش اور برائیوں کے ارتکاب میں کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی، اسے اللہ کے نیک بندوں سے وحشت محسوس ہوتی ہے، اہل علم سے وہ نفرت کرتا ہے، جاہلوں اور بدکاروں سے محبت ہو جاتی ہے اور لذتوں کی محبت اسے کسبِ اموال پر آمادہ کرتی ہے خواہ حرام طریقے سے ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے لئے غصب و نہب دوسروں سے چھینا جھپٹی، خیانت اور بد دیانتی آسان ہو جاتی ہے اس لئے کہ شکم اور فرج (پیٹ اور شرم گاہ) کی ساری لذتیں مال و متاع کے بغیر پوری نہیں ہوتیں، تو جب خواہشات کے بندے کو جائز طریقے سے مال حاصل نہیں ہوتا تو وہ اس کے لئے ناجائز ہتھکنڈے اختیار کرنے پر کوئی قباحت محسوس نہیں کرتا، جس کی شہوت پرستی اس حد تک پہنچ جائے وہ ڈھور ڈنگر کے مشابہ ہو جاتا ہے، شریف لوگ اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں اور کمزور انسان اس کی خباثت اور شرارت سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ انسانوں کی گمراہی میں ''اتباعِ ھویٰ'' نے بنیادی کردار ادا کیا ہے، جو انسان اپنی خواہشات کو اللہ اور رسول کی مرضیات کے تابع کر دے، اس کے لئے روحانی بلندیوں اور ایمانی درجات کا راستہ کھل جاتا ہے لیکن جو کوئی ایسا نہ کر سکے بلکہ نفسانی لذتوں اور شیطانی بھول بھلیوں میں الجھا رہے اسے کبھی بھی رفعت اور ترقی حاصل نہیں ہو سکتی خواہ وہ کتنا بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو، بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا عالم تھا جس کا نام بلعم بن باعوراء بتایا گیا ہے اسے نفسانی خواہشوں نے اپنا غلام بنا لیا، نتیجہ یہ نکلا کے بدترین پستیوں میں جا گرا اور قرآن کریم میں اس کا تذکرہ انتہائی قابل نفرت انداز میں کیا گیا، سورہ اعراف میں ہے ''اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان آیتوں کی بدولت بلندی عطا کر دیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگ گیا سو اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی ہانپے یا اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے'' یہ صرف بلعم بن باعوراء کا معاملہ نہیں ہے بلکہ جو کوئی بھی نفس کی غلامی میں مبتلا ہو جائے گا اس پر یہ آیت کریمہ صادق آئے گی۔ نفسانی خواہشات میں سے بدترین خواہشات شکم اور فرج کی شہوات ہیں، مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ پیٹ اور شرمگاہ کے حوالے سے ہے، کیا نظر تھی ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی، آج پوری امت پر نظر ڈالیں تو ہم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے کہ یہ شکم اور فرج کی غلامی ہی ہے جس نے ہمیں صراطِ مستقیم سے دور ہٹا دیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑے درد اور پیار سے مسلمانوں کو سمجھایا کرتے تھے، فرماتے تھے ''لوگو! مجھے ڈر ہے کہ تم طولِ امل (لمبی زندگی کی امید) اور اتباعِ ھویٰ کی بیماری میں مبتلا ہو جاؤ گے، طولِ امل آخرت فراموشی کا سبب بنے گی اور اتباعِ ھویٰ حق کی پیروی سے محروم کر دے گی، سن لو دنیا تو پیٹھ پھیر کر جا رہی ہے اور آخرت آ رہی ہے دنیا اور آخرت دونوں کے بیٹے ہیں، تم آخرت کے بیٹے بنو، دنیا کے بیٹے نہ بنو، کیونکہ آج عمل ہے مگر حساب نہیں اور کل حساب ہو گا مگر عمل کی مہلت باقی نہیں رہے گی'' (فضائل الصحابہ امام احمد)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا حضرت کیا اہل قبلہ میں بھی شرک ہو سکتا ہے؟ فرمایا ہاں، منافق بھی مشرک ہوتے ہیں کیونکہ مشرکین اللہ کو چھوڑ کر شمس و قمر کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں جبکہ منافق اپنی خواہشات کی پرستش کرتے ہیں، پھر انہوں نے وہ آیت کریمہ پڑھی جس کا مفہوم یہ ہے ''کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو معبود بنائے ہوئے ہے''

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ''مخلوق پر چھ وجہ سے فساد آیا ہے (1) آخرت کے اعمال کے بارے میں نیت اور اعتقاد کی کمزوری (2) ان کے بدن ان کی خواہشات کی سواری بن گئے ہوں (3) چھوٹی سی عمر ہے مگر ان پر طول امل غالب آ گئی ہے (4) مخلوق کی رضا کو اللہ کی رضا پر ترجیح دیتے ہیں (5) اپنی خواہشات کی اتباع کرتے ہیں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو انہوں نے چھوڑ رکھا ہے (6) سلف کی لغزشوں کو اپنے لئے محبت بنا لیتے ہیں اور ان کے اکثر مناقب کو دفن کر دیتے ہیں''

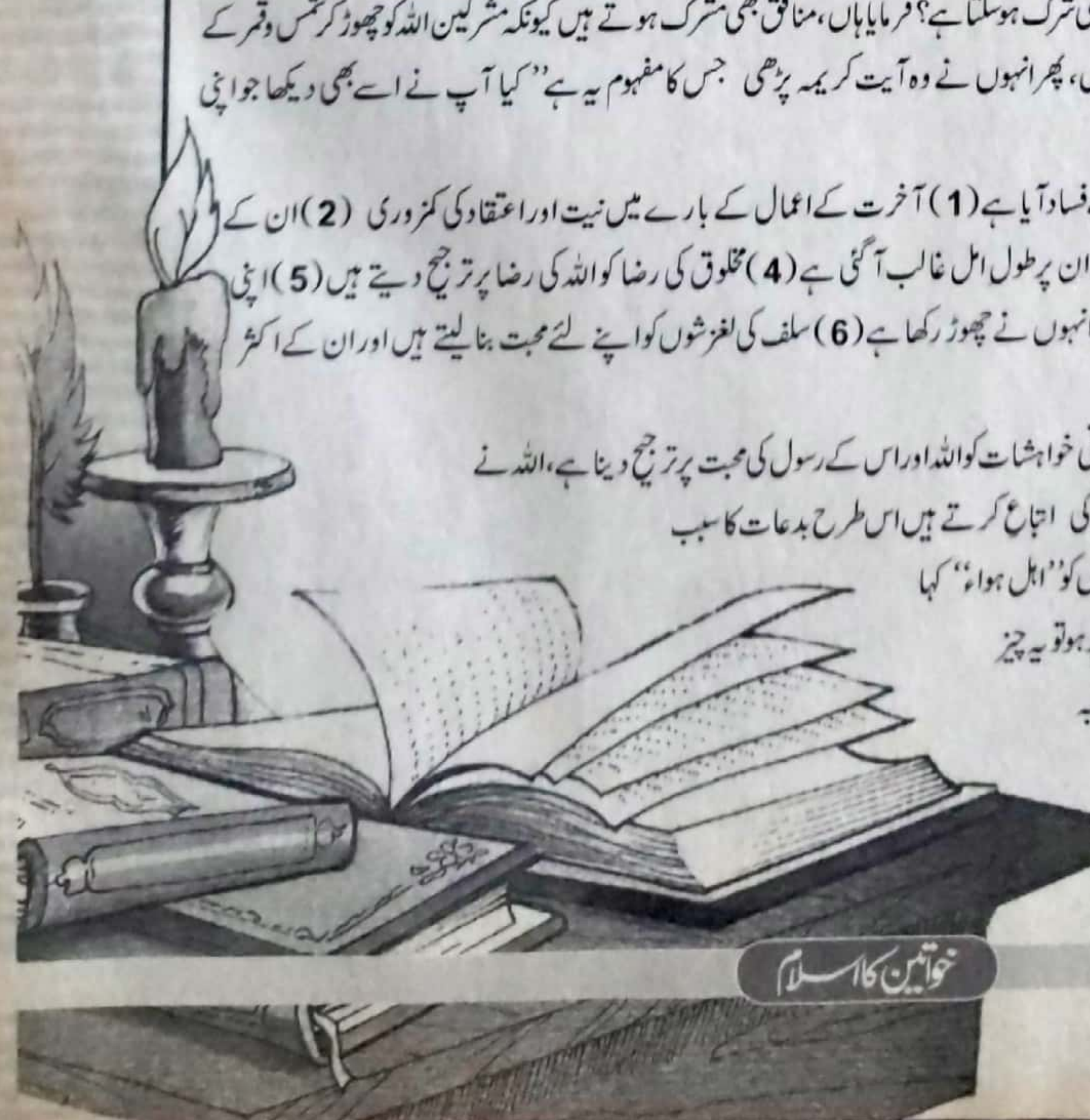

امام ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''سارے گناہوں کا سبب نفسانی خواہشات کو اللہ اور اس کے رسول کی محبت پر ترجیح دینا ہے، اللہ نے اپنی کتاب میں کئی جگہ مشرکوں کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ اپنی خواہشات کی اتباع کرتے ہیں اس طرح بدعات کا سبب بھی یہی ہے کہ خواہشات کو شریعت پر مقدم رکھا جاتا ہے اسی لئے بدعتیوں کو ''اہل ہواء'' کہا جاتا ہے، جس شخص کی محبت اور نفرت، عطاء اور منع، نفسانی خواہش کی بناء پر ہو تو یہ چیز اس کے ایمان میں نقص کا سبب ہے، اس پر لازم ہے کہ وہ اس سے توبہ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی طرف رجوع کرے اور نفسانی خواہشات سمیت ہر چیز پر اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور مرضیات کو مقدم رکھے''

یا اللہ! ہمارے دلوں کو جوڑ دے

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ عَلَی الْخَیْرِ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَ جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ. (ابو داؤد)

اے بارِالٰہ! ہمارے دلوں کو خیر اور بھلائی پر جوڑ دے اور ہمارے باہمی تعلقات کو درست کر دے اور ہمیں سلامتی کے راستوں پر چلا دے اور اندھیروں سے نکال کر روشنیوں میں پہنچا دے اور ظاہر و باطن کی تمام گندگیوں سے ہمیں دور کر دے۔

تعمیر فکر

چند گزارشات

آج کی نشست میں چند باتیں عرض کرنی ہیں...... عمومی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ خواتین کا اسلام اگر بدھ کے دن آتا ہے تو منگل کو پریس میں چھپتا ہوگا اور راتوں رات تیار ہو کر صبح ہمارے ہاتھوں میں ہوتا ہوگا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ جب ''امہات المؤمنین نمبر'' تیار ہو کر پریس میں چھپ رہا تھا تو نمبر سے متعلق دھڑا دھڑ مضامین ہمیں موصول ہونے لگے (فہرست علیحدہ دی جارہی ہے)۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ مثلاً آج کا جو شمارہ 102 آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کے لئے یہ تحریر 2 فروری کو لکھ رہا ہوں جبکہ آپ ابھی شمارہ 100 کی ورق گردانی سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ یوں اگر دیکھا جائے تو کسی بھی شمارے کی تیاری کے لئے ہمیں تین ہفتے درکار ہوتے ہیں، ایک ہفتہ مضامین کے اخذ و ترتیب، دوسرا ہفتہ کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے مراحل سے اور تیسرا ہفتہ پرنٹنگ اور ترسیل میں لگتا ہے۔ امہات المؤمنین نمبر کا اعلان تاریخ اشاعت سے تقریباً ڈیڑھ مہینہ پہلے کر دیا گیا تھا لیکن ہمیں اس وقت افسوس ہوا کہ بعض اچھے مضامین تب موصول ہوئے جب پرچہ پرنٹنگ کے مراحل میں تھا۔ مضمون نگار خواتین سے اس سلسلے کی پہلی گزارش یہ ہے کہ وہ کسی بھی خاص موقع کے حوالے سے یا خاص نمبر کے لئے کم از کم ایک مہینہ پہلے اپنی تحریر بھجوائیں تاکہ اس کی بروقت اشاعت ممکن ہو سکے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ بعض خواتین مضمون ارسال کرنے کے ساتھ مضمون کے قابل اشاعت یا ناقابل اشاعت ہونے کے بارے میں رائے بھی مانگتی ہیں، ایسا کرنے میں دو رکاوٹیں ہیں ایک وقت کی کمی، دوسرا یہ کہ ممکن ہے کسی ناقابل اشاعت مضمون کے بارے میں رائے دی جائے جس سے متعلقہ خاتون کو سبکی محسوس ہو اس لئے انتظار کیجئے اگر آپ کا مضمون شائع ہو گیا تو اس کا مطلب ہے کہ آپ آئندہ بھی مشق سخن جاری رکھ سکتی ہیں۔

تیسری گزارش یہ ہے کہ بہت سی خواتین مضمون ارسال کرتے وقت نام واضح طور پر لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی ہیں ایسا کرنے میں آپ کی طرف سے حق تلفی ہے نام واضح لکھیں۔

چوتھی گزارش یہ ہے کہ مضمون ہمیشہ کھلے لفظوں کے ساتھ کاغذ کے ایک طرف اور ایک سطر چھوڑ کر لکھا جائے۔ بہت باریک لکھائی یا ''گھچ مچ'' لکھا ہوا اچھا مضمون بھی اکثر ردی کی ٹوکری کی نذر ہو جاتا ہے۔ تحریر میں سلیقہ مندی آپ کی شخصیت کی آئینہ دار ہے۔ بھدے انداز کی تحریر آپ کی شخصیت کو گہنا دے گی۔

بہت سی خواتین اپنے گھریلو مسائل کے حوالے سے مشورہ طلب کرتی ہیں، یہ ان کی طرف سے اعتماد کا اظہار ہے مگر اس سلسلے میں بھی معذرت کے سوا چارہ نہیں کہ کسی بھی معاملے کا مکمل پس منظر جانے بغیر صحیح مشورہ دینا ممکن نہیں ہوتا۔

بعض اوقات ضرورتِ رشتہ کے خطوط بھی آتے ہیں، صحیح رشتے کی تلاش ہمارے معاشرے کا نہایت گمبھیر معاملہ بن چکا ہے۔ دھوکہ دہی کی اتنی شکایات ہیں کہ سرِ دست اس معاملے میں بھی معذرت ہی قبول فرمائیے۔

آخر میں چند مختصر باتیں کہ آپ نے جس سلسلے کے لئے خط لکھا ہے لفافے پر اس کا عنوان بھی تحریر کر دیا کریں مثلاً ''خواتین کے دینی مسائل''۔ ''آپ کی صحت''۔ ''کہانی''۔ ''آپ کا دسترخوان''۔ ''خط جو آپ نے لکھا''۔ اس سے ہمیں ڈاک کھولتے وقت پریشانی نہیں ہوگی۔ مثلاً ''آپ کی صحت'' کے سلسلے کی ڈاک ڈاکٹر صاحبہ خود دیکھتی ہیں۔ یہاں کسی کو اس سلسلے کی ڈاک کھولنے کی اجازت نہیں لیکن آپ نے احتیاطاً ''آپ کی صحت'' کا عنوان لفافے پر نہیں دیا ہوگا تو آپ کا نجی مسئلہ غیر متعلقہ لوگ پڑھ لیں گے لہٰذا ان باتوں کا خیال کیجئے۔ کوشش کیجئے کہ ایک وقت میں ایک ہی تحریر بھیجی جائے، بہت سارا پلندہ ہرگز نہ بھیجئے۔ اپنی تحریر پر محنت کرنا ہر اچھے لکھاری کا وصف ہوتا ہے۔ کسی موضوع پر آپ لکھنے بیٹھی ہیں تو اس کے متعلق پہلے جملہ معلومات اکٹھی کریں، پھر انہیں نہایت سلیقے کے ساتھ تحریر کی صورت میں لائیں۔ جملوں کی بناوٹ میں ندرت، تراکیب اور محاورے کا صحیح استعمال، عمدہ لکھائی، ادبی چاشنی...... یہ سب اچھی تحریر کا خاصہ ہوا کرتی ہیں۔ حتی الامکان نقلِ محض سے بچئے۔ کسی کتاب سے کوئی واقعہ نقل کر رہی ہیں۔ تو ہو بہو نقل کرنے کی بجائے اپنے الفاظ میں لکھنے کی کوشش کیجئے اور لکھنے کے بعد دو تین بار تنقیدی نگاہوں سے ضرور پڑھئے۔ کہیں کوئی کومہ، شوشہ، فل اسٹاپ، رہ گیا ہو یا غلط لفظ لکھا گیا ہو تو ٹھیک کر لیجئے۔ اس طرح آپ کے اندر بہتر سے بہتر لکھنے کا اعلیٰ وصف پروان چڑھے گا اور آپ کی تحریر مدیر کی میز پر پہنچتے ہی پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائے گی۔ امید ہے راقم کی یہ گزارشات آپ کو بھلی لگیں گی۔

والسلام

محمد احمد حافظ

خط و کتابت کا پتہ ''خواتین کا اسلام'' دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی
ای میل islamforwomen@hotmail.com فیکس 021-6622240 فون 021-6683301

خواتین کا اسلام انٹر نیٹ پر بھی
www.dailyislam.net.pk

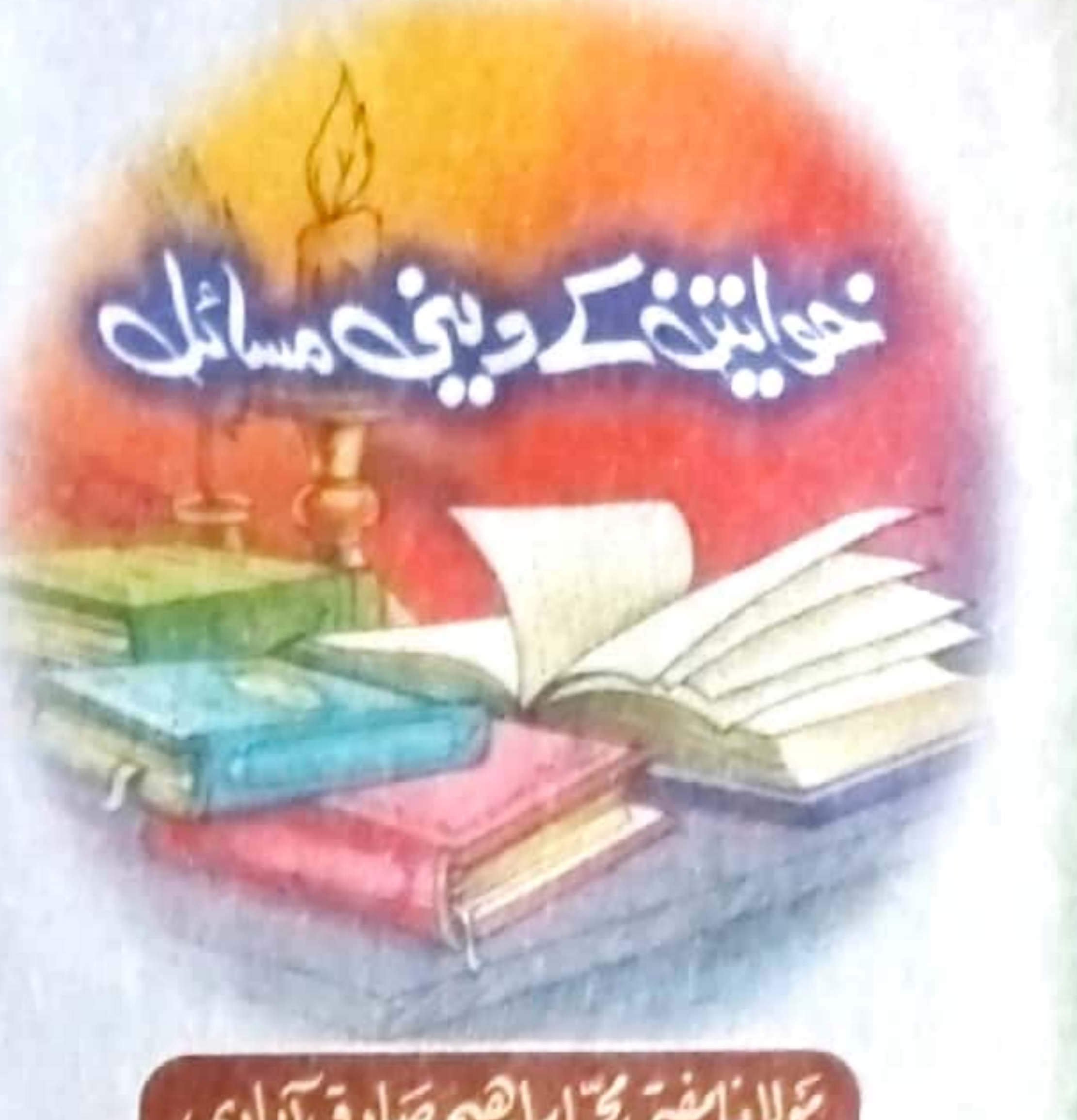

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

سر سے دوپٹہ اتارنا:

سوال: چند عورتیں اگر اکٹھی بیٹھی ہوں اور سروں سے دوپٹے اتار دیں خواہ کوئی مرد محرم یا نامحرم موجود ہو یا نہ ہو تو شرعاً اس کی گنجائش ہے یا نہیں؟ (اخت محمد یاسین۔غفار بانڈہ)

جواب: نامحرم کی موجودگی میں سر کھولنا تو سخت گناہ ہے۔ محرم مردوں یا عورتوں کے سامنے بھی سر کھل جائے یا گرمی وغیرہ کی مجبوری سے قصداً کھول لے تو حرج نہیں مگر اس کی عادت نہ ڈالے۔

ریڈیو سے تلاوت سننا:

سوال: میں ریڈیو سے قرآن مجید کی تلاوت اور ترجمہ سنتی ہوں جو نامحرم مرد کی آواز میں نشر ہوتا ہے۔ کیا یہ سننا جائز ہے؟ اور یہ کہ حالت حیض میں تلاوت و ترجمہ سننا کیسا ہے؟ (ایضاً)

جواب: ریڈیو سے نامحرم مرد کی آواز میں تلاوت و ترجمہ سننا جائز ہے۔ سننے والی خواہ پاکی کی حالت میں ہو یا ناپاکی کی حالت میں، بشرطیکہ قرآن کے پورے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے سنا جائے۔ معہذا خود قرآن کی تلاوت کرنا اس سے بدرجہا بڑھ کر نیکی ہے۔

گڑیا کھیلنا:

سوال: ہم کئی سہیلیاں مل کر گڑیا کھیلتی ہیں۔ یہ شرعاً جائز ہے؟ (شگفتہ بہادر چک ۱۹ اج)

جواب: انسان یا کسی بھی جاندار کی تصویر یا مورت بنانا بنوانا، پاس رکھنا، دیکھنا دکھانا سب ناجائز ہے۔ لہٰذا گڑیا کھیلنا یا رکھنا جائز نہیں، ہاں ان کے سر کاٹ دیئے جائیں یا کم از کم چہرے مٹا دیئے تو استعمال کی گنجائش ہے۔

باریک کپڑے کا حکم:

سوال: میرے باریک کریپ کے پانچ جوڑے ہیں جن پر کڑھائی سلائی کا بہت مہنگا کام ہوا ہے، کیا یہ جوڑے پہن سکتی ہوں؟ بصورت دیگر ان کا بیچنا جائز ہے؟ (رقیہ، ملتان)

جواب: ایسا باریک کپڑا جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہو پہننا حرام ہے۔ ہاں موٹے کپڑے کی شلوار پہن کر باریک قمیص کے نیچے شمیز پہن لیں تو درست ہے۔ موجودہ کپڑے تو اس طریقے سے استعمال کرلیں۔ آئندہ ایسے باریک کپڑے سلانے سے گریز کریں۔ کسی خاتون کے ہاتھ ان کو بیچنا چاہیں تو بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ یہ اطمینان ہو کہ وہ مذکورہ بالا طریقے سے انہیں استعمال کرے گی۔

نماز میں دل نہ لگنا:

سوال: نماز اور قرآن مجید کی تلاوت میں دل نہیں لگتا۔ خیالات آتے ہیں اور قیامت کے دن حساب کتاب کا خوف ہر وقت دل پر سوار رہتا ہے۔ (ایضاً)

جواب: دل لگے نہ لگے اپنے دینی معمولات پورے کرتی رہیں۔ معمولات کی پابندی مقصود ہے، کیفیت مقصود ہے نہ ہی اختیاری ہے۔ وساوس و خیالات کا بھی لانا برا ہے نہ کہ آنا، حساب کتاب اور قیامت کا خوف تو ایمان کی علامت اور مؤمن کا سرمایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ دولت ہر مسلمان کو عطا فرمادیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، اس میں پریشانی کی کون سی بات ہے؟

چہرے کا پردہ:

سوال: شرعی پردے کا کیا حکم ہے؟ اس میں چہرہ ڈھانپنا فرض ہے یا مستحب؟ اور شادی میں شرکت کے موقع پر بھی چہرہ ڈھانپنا ضروری ہے؟ (ایک بہن)

جواب: مسلمان عورت پر شرعی پردہ فرض ہے، بالکل ایسے ہی جیسے نماز، روزہ اور دیگر فرائض، شرعی پردے کا مطلب تمام نامحرم مردوں سے پورے جسم کو چھپانا ہے، صرف ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور دونوں قدم اس سے مستثنیٰ ہیں، لیکن اس فتنہ کے دور میں ان کو بھی اجنبی مردوں کی نگاہوں سے چھپانا ضروری ہے۔ پورے انسانی جسم میں حسن و جمال کا مرکز اور ہوسناک نگاہوں کا سب سے پہلا ہدف عورت کا چہرہ ہے۔ بدنگاہی، بدکاری کا سب سے پہلا زینہ ہے، اس لئے شریعت نے چہرے کے پردے پر بہت زور دیا ہے۔ یہ سمجھنا کہ چہرہ ڈھانپنا صرف مستحب کام ہے جہالت اور بے دینی ہے، چہرہ ڈھانپے بغیر شرعی پردے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، عورت جب بھی گھر سے نکلے چہرہ چھپانا اس پر فرض ہے، بالخصوص شادی، غمی یا اس قسم کے اجتماعی مواقع میں اس کی تاکید و اہمیت زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ ان میں اجتماع و اختلاط کے سبب گناہ اور بدنظری کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

جذبۂ اصلاح:

سوال: میں حفظ قرآن مجید کی طالبہ ہوں۔ اپنے گھر کو سدھارنا چاہتی ہوں لیکن گھر والے بات نہیں سنتے۔ ہماری شادیوں میں تمام رسمیں ہوتی ہیں، میں چاہتی ہوں شادیاں سنت کے مطابق ہوں۔ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ (م، انور۔ رحیم یار خان)

جواب: اگر گھر والے آپ کی بات نہیں سنتے تو آپ انہیں سدھارنے کی مکلف نہیں ہیں، بس ان کی ہدایت کے لئے دعا کرتی رہیں اور خود شریعت کی پابند رہیں ناجائز رسموں والی شادیوں میں شرکت سے گریز کریں۔ کبھی کبھی مناسب موقع پر ادب و احترام، محبت اور سلیقے سے ترغیب دیتی رہا کریں۔

ہاتھ کی تصویر بنانا:

سوال: مہندی کے ڈیزائن بنانے کے لئے کاغذ پر ہاتھ بنانا جائز ہے؟ (ایضاً)

جواب: کاغذ یا کسی بھی چیز پر ہاتھ کی تصویر بنانا جائز ہے۔

بیوی کی قبر پر جانا:

سوال: میاں کا اپنی بیوی کی قبر پر جانا کیسا ہے؟ وہ صبح و شام اس کی قبر پر جاکر تلاوت کرسکتا ہے؟ (ام فرقان۔ بگرام)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: قد کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا فانھا تذکرکم الاخرۃ (رواہ مسلم و اصحاب السنن) ''میں نے تمہیں قبروں پر جانے سے روکا تھا (لیکن اب اجازت دیتا ہوں) پس قبروں پر جاتے رہو کہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں'' قبروں پر جانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع تشریف لے جاتے تھے، وقتاً فوقتاً ہر مسلمان کو قبرستان جانا چاہئے اور جانے کا مقصد صرف یہی ہو جو حدیث میں بیان کیا گیا یعنی موت کی یاد اور آخرت کا استحضار۔ بیوی کی قبر پر جانا اور تلاوت و دعاء کرنا بھی جائز ہے لیکن یہ بھی ذہن میں رہے کہ قبر پر تلاوت کی الگ سے کوئی خاص فضیلت نہیں، اگر گھر بیٹھے تلاوت کی جائے اور کسی کو اس کا ایصال ثواب کیا جائے تو بھی اتنا ہی ثواب ہے جتنا قبر پر پڑھنے کا۔

اجتماعی قرآن خوانی:

سوال (۱): کیا یہ جائز ہے کہ ہر جمعہ محلے کے لوگوں کو جمع کرکے مرحوم میت کے لئے قرآن مجید پڑھوایا جائے اور خیرات سے آنے والوں کو کھلا دیا جائے؟

سوال (۲): میت کے لئے چالیس دن تک کھانے پر قرآن پڑھ کر دعاء کرکے کھلانا کیسا ہے؟ (ایضاً)

جواب (۱): یہ طریقہ درست نہیں، قرآن مجید پڑھنے یا صدقہ خیرات کرنے کے لئے کسی قسم کی تخصیص ثابت نہیں، ہر مسلمان جب چاہے، جہاں چاہے، جتنی مقدار میں چاہے، تلاوت کرکے یا صدقہ کرکے مردوں کے لئے ایصال ثواب کرسکتا ہے۔ اس کے لئے کسی مخصوص دن کی تعیین یا اجتماع و اہتمام ثابت نہیں بلکہ بدعت ہے۔ قرآن پڑھ کر کھانا کھلانا جیسا کہ ہر جگہ دستور ہے درحقیقت قرآن خوانی کی اجرت ہے، ایسی اجرت کی پڑھائی کا پڑھنے والوں کو بھی کوئی ثواب نہیں، آگے کسی دوسرے کو اس کا ثواب کیا پہنچائیں گے؟

جواب (۲): میت کے لئے صدقہ خیرات اور تلاوت و دعاء دو الگ الگ عبادتیں ہیں۔ ان کو جمع کرنا دین میں نئی اختراع ہے۔ کھانے کا ثواب کسی کو پہنچانا چاہیں تو ایصال ثواب کی نیت کرکے مستحقین کو پہنچادیں یا نقدی کی صورت میں دے دیں، بلکہ نقدی دینا زیادہ بہتر ہے، تاکہ وہ اپنی اہم ضرورت میں صرف کرسکیں۔ اگر مرحوم کے لئے قرآن پڑھنا چاہیں تو پڑھ کر ایصال ثواب کردیں۔ ختم (کھانا رکھ کر اس پر قرآن) پڑھنا بدعت ہے۔ پھر چالیس دن کا التزام بدعت پر بدعت ہے۔ قراءۃ الفاتحۃ والاخلاص والکافرون علی الطعام بدعۃ. (الجنہ ص ۱۵۵)

شوقِ لباس میں شریعت کے تقاضے

اُمِّ محمد عثمان

اس دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں ہمیں بہت سی نعمتیں عطا کی ہیں۔ وہاں لباس بھی ہمارے رب کی طرف سے ہمارے لئے ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں حضرت انسان پر لباس کی نعمت کے مقاصد بیان فرمائے، وہیں یہ ارشاد ہوا کہ

''لباس کو تمہارے تجمل اور آرائش کا ذریعہ بنایا'' الاعراف 26

سمجھنے اور سوچنے کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جہاں ہمارے لئے باعثِ احسان اور باعثِ راحت وخوشی ہیں وہاں پر ان کا غلط استعمال آخرت میں ہماری پکڑ، مواخذے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔

آج کل کا دور جبکہ دنیا بھر میں اشیائے تعیش کی بھرمار ہے۔ کپڑے، ملبوسات اور خصوصاً خواتین کے سیلے ان سلے کپڑوں کی دوکانیں، بوتیک، بازہ مارکیٹیں ہر طرف کھمبیوں کی طرف اُگتی چلی جارہی ہیں۔

ایسی خواتین جن کو اللہ تعالیٰ نے مال بھی عطا کیا (خواہ والد، بھائی، شوہر، بیٹے کے ذریعے ہی سہی) اور زندگی میں اور وسائل بھی ان کے پاس ہیں۔ ایسی خواتین کیلئے لباس وملبوسات میں شریعت کے حدِ اعتدال کو ملحوظِ خاطر رکھنے کی ضرورت ہے۔ زندگی کی ضروریات جس میں کھانا پینا، اوڑھنا پہننا شامل ہے اس میں چونکہ شریعت نے کوئی حد مقرر نہیں کی لیکن اس معاملے میں اچھے اچھے دیندار لوگ بھی افراط وتفریط کا شکار ہوجاتے ہیں۔ لیکن شریعت نے ان چیزوں کے اصول ضرور ذکر کئے ہیں

یہ اصول تو سب عمل کرنے والی یا عمل نہ کرنیوالی مسلمان خواتین کے علم میں ہے کہ مسلمان خاتون کو (1) لباس ایسا پہننا ہے جو جسم کو اچھی طرح چھپائے ایسا باریک لباس جس میں سے جسم کا رنگ جھلکے ناجائز ہے یا ایسا لباس جس میں ٹخنے، بازو، گردن، سینہ، کمر یا پیٹ کا کچھ حصہ کھلا رہے ناجائز ہے۔ (2) عورتوں کو مردوں کی طرح کا لباس پہننا منع ہے۔ (3) لباس چھوٹا نہ ہو، تنگ نہ ہو، باریک نہ ہوں۔ (4) دوسرے مذاہب سے مشابہت نہ ہوتی ہو

''گناہ کے دونوں پہلو مدِ نظر رہیں''

اب اس شوقِ لباس میں ہماری خواتین دو قسم کی بے اعتدالیوں کا شکار ہیں۔ ان میں ایک قسم کی بے اعتدالی تو وہ ہے، جس سے قرآن وحدیث میں واضح طور پر منع کیا گیا ہے، اور ان کا تعلق شریعت کے ان احکام سے ہے، جن کا تعلق ظاہری جسم سے ہے اور دوسری قسم ان بے اعتدالیوں کی ہے، جن کا تعلق روح کی بیماریوں سے ہے اور ان پر عموماً ہماری توجہ نہیں جاتی ''اور گناہ کے ظاہری پہلو کو بھی چھوڑ دو اور باطنی پہلو کو بھی''

ظاہری بے اعتدالیاں:

شوق کی خرابی جو دیکھنے میں آتی ہے وہ اسراف ہے کہ جس کے پاس پیسہ ہے، گاڑی ہے اور کپڑے کا شوق ہے وہ پرس ہاتھ میں اٹھا کر آئے دن بازار پہنچ جاتی ہیں اور نئے سے نیا مہنگے سے مہنگا کپڑا خرید کر، درزی سے راتوں رات بنوا کر پہن لیتی ہیں خواہ ان کی وارڈ روب (Wardrobe) پہلے ہی کپڑوں سے بھری ہوئی ہو اسی شوق کے باعث شادی کے مواقع پر خواتین اپنی بہو، بیٹیوں کے ہزاروں کے نہیں لاکھوں کے کپڑے بنوانے لگ گئی ہیں جو وہ بعد میں بہت کم پہنتی ہیں، اسی اسراف کے باعث معاشرے کے نادار، سفید پوش لوگوں میں اسی معیار کو حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ ہمیں ہر چیز کا آخرت میں جوابدہ ہونا ہے ہم اپنے بے شمار جوڑوں کا آخرت میں اللہ تعالیٰ کے پاس کیا جواب پیش کریں گے ''اور تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا'' (التکاثر)

اسی طرح شوق لباس میں ظاہری طور پر جو بے اعتدالی ہے اور جس سے بچنے کی بہت ضرورت ہے وہ بازاروں کے چکر ہیں جس کو کپڑے کا شوق ہوتا ہے اس کی عام طور پر اپنی پسند ہوتی ہے ایسا کم ہی ہوتا کہ کوئی دوسرا ان کے لئے خریداری کردے اور وہ اُسے پہن لیں، جتنا زیادہ لباس کا شوق ہوگا بازاروں کے اتنے ہی چکر ہوں گے کبھی کپڑا پسند کرنے کے لئے جانا کبھی اس کی ڈیزائینگ کے مطابق لیس، بٹن، کنگری کیلئے جانا کبھی دوپٹے، شمیضیں رنگوانے کا چکر، پھر درزی یا درزن کے چکر، سوٹ کی سلائی خراب ہونے کے بعد کے چکر اور بازاروں میں جانے سے جس قدر منع فرمایا گیا وہ کیا کسی کو بتانے کی ضرورت ہے ''فرمایا بازار شیطان کی بیٹھک ہیں'' جن خواتین کو کپڑوں کے شوق میں مبتلا دیکھا گیا ہے ان کو عموماً فیشن کا شکار بھی پایا گیا اور ایسا فیشن جو کہ شریعت کی نظر میں ناجائز ہو جب شلواروں کے گھیر کم ہوئے اور شلواریں ٹخنوں سے اونچی ہونے لگیں تو طرفہ تماشا عبایے پہنی ہوئی خواتین کے ٹخنے ننگے پائے جانے لگے۔ یا پھر عبایے کے نیچے پاجامہ میں کٹ لگ گئے، آستین کیا آدھی ہوئیں گرمی، سردی، شادی، بیاہ پر موقعے کے لباس کی آستین بھی آدھی ہوگئیں قمیضیں چھوٹی گھٹنے سے اوپر اور تنگ ہوگئیں شلواریں ٹخنوں سے اونچی بٹنوں والی ہوگئیں۔

ایسی خواتین اور بچیاں بھی مشاہدے میں بکثرت آرہی ہیں کہ حجاب اور عبایا تو استعمال کرنا شروع کردیا ہے لیکن اس طرح کے فیشن کی قیمض، شلواریں یا پھر عبایے کے ساتھ چپپ کا استعمال یا پھر سر کے سکارف کے ساتھ آدھی آستینوں کی قمیض کا استعمال عام ہوگیا ہے اس طرح کے مختصر لباس کے ساتھ اونچی ایڑھی کا فیشن بھی عام ہے، لڑکیوں کے پاؤں، اور ننگے ٹخنے کیا ایک دعوتِ نظارہ ہیں؟ عورت ساری کی ساری چھپانے کی چیز ہے نہ یہ کہ وہ اپنے جسم کے کچھ چیزوں کو چھپائے اور کچھ کو نمایاں کردے۔

آجکل کے عبایے:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسی موقع پر اگر آجکل کے عبایے کا بھی ذکر ہو جائے، عبایا کا مقصد عورت کو اپنے لباس، جسم، زیورات کی آرائش وزیبائش کو چھپانا ہے اگر عبایا اس مقصد کو پورا نہ کررہا ہو تو اس پر توجہ کی ضرورت ہے۔ آج کل عورتوں کیلئے خاص عبایا ڈیزائن ہو رہے ہیں اور کئی خواتین عبایا بنانے کے بزنس سے منسلک ہیں اب یہ مروجہ عبایے یا تو بعض دفعہ اتنے باریک کپڑے کے ہوتے ہیں کہ ان کے اندر سے سارے کپڑے نظر آتے ہیں بعض دفعہ یہ عبایا اتنے تنگ اور فٹ ہوتے ہیں یا اتنے فیشن کے مطابق سے ہوتے ہیں کہ بجائے جسم کو چھپانے کے اس کو اور واضح کردیتے ہیں۔ بعض عبایا دیکھ کر یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ یہ کوئی پردے کی چیز ہے بلکہ یہ انگریزی لباس میکسی یا Long Skirt قسم کی چیز محسوس ہوتی ہے۔

بعض عبایوں میں کڑھائی، کامدانی، کنگری، بٹن، ستارے وغیرہ لگائے جارہے ہیں جو خود توجہ کھینچتے ہیں۔ اور اچھی دیندار خواتین میں بھی یہ رجحان نظر آنے لگ گیا ہے کہ اگر تقریبات (شادیوں وغیرہ میں) میں ہم نے عبایا ہی سارا وقت پہن کر بیٹھنا ہے تو بجائے لباس کے اچھے سے دو، تین عبائے ہی بنوا لئے جائیں اور پھر اس زرق برق لباس کی جگہ Formal عبایوں نے لے لی شیطان نے شیطانی چالوں کو مزین کردیا اور ہر ایک کی راہ مار رہا ہے۔

ابتداء اسلام میں عورتوں کی مساجد میں حاضری کی شرائط میں سے ایک یہ شرط عائد کی گئی تھی ''عورتیں بناؤ سنگھار کے ساتھ نہ جائیں۔ برقعے میں جتنی سادگی ہو، جتنا ڈھیلا ہو، دیدہ زیب نہ ہو، اتنا ہی وہ اپنا مقصد پورا کرے گا۔ لیکن ہماری خرابی یہ ہے کہ ''رند کے رند بھی رہیں ہاتھ سے جنت بھی نہ جائے۔

نیا اِسلامی سال مُبارک ہو

نئے اسلامی سال 1426 ھجری کا آغاز ہو چکا، ہماری عمر سے ایک سال مزید کم ہوگیا، زندگی موت سے قریب ہوگئی، یوں سمجھئے کہ اللہ پاک سے ملاقات کا وقت مزید قریب آ گیا۔ نئے سال کا آغاز ہمیں درس دے رہا ہے کہ پہلے جیسے تیسے بے ربط، بے ضبط اور لا اُبالی زندگی گذر گئی سو گذر گئی لیکن اب فکر کر لیجئے۔ نیا سال آپ کے لئے بے انتہا کامیابیاں لاسکتا ہے۔ یہ ایک یادگار سال بن سکتا ہے مگر اس کا انحصار سب سے زیادہ خود آپ پر ہے۔ جی ہاں، اگر آپ چاہیں گی تو منظر بھی تبدیل اور منظر نامہ بھی .... بس یہ طے کر لیجئے کہ اس سال آپ کو ایمان و اعمال کا سفر کامیابی سے طے کرنا ہے مگر اس سے بھی پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کامیابی کیا ہے۔

ہم لفظ کامیابی کے بعض اوقات غلط معنی نکالتے ہیں۔ حالانکہ ہر شخص کے لئے الگ چیز کامیابی ہے لہٰذا پہلے وہ تین چیزیں سامنے رکھئے جو آپ کی خوشی کا باعث ہوں اور پھر دیکھئے کہ آپ انہیں کیسے حاصل کر سکتی ہیں۔

سب سے پہلے یہ دیکھئے کہ آپ کا دل کیا چاہتا ہے؟ پھر آپ اپنے لئے مقصد کا انتخاب کیجئے کہ راہ میں مشکلات کیا کیا ہیں اور آخر میں یہ طے کیجئے کہ آپ ان مشکلات سے کیسے نمٹ سکتی ہیں۔ کام سے لطف اندوز ہونا چاہئیں تو جب آپ اسے بوجھ سمجھنا چھوڑیں تو آپ کو اس میں لطف محسوس ہوگا۔ اس سے نہ صرف کام بہت اچھا ہوتا ہے بلکہ آپ کی مثبت سوچ آپ کو ذہنی دباؤ سے محفوظ رکھتی ہے۔

صاف بات کرنا سیکھیں قرآن مجید میں ''قول سدید'' کا

ام بریرہ

حکم دیا گیا ہے۔ اگر آپ کچھ نہیں کرنا چاہتیں تو صاف بتا دیں، اس سے آپ نہ صرف ذہنی دباؤ سے بچتی ہیں بلکہ تمام معاملات پر بہتر اثر بھی پڑتا ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ سب سے پہلے خود اپنی عزت کرنا سیکھیں۔ لباس ہمیشہ وہ پہنیں جس میں آپ خود کو آرام دہ اور پر اعتماد محسوس کریں۔ نئے اسلامی سال کے آغاز پر اپنے لئے اگلے سال کا ایک ایجنڈا تحریر کریں اور اپنے آپ سے یہ وعدہ کریں کہ آپ اس سال سے اس پر عمل کریں گی۔ اپنے نئے سال کے ایجنڈے کی لسٹ میں درج ذیل چیزوں کو ضرور شامل کریں۔

☆اگر غصہ آئے گا تو چپ رہ کر دل ہی دل میں دس تک اللہ اللہ پکاریں گی۔

☆صحت مند غذا استعمال کریں گی۔ خوب پانی پیئیں گی اور جس طرح ممکن ہو ورزش کو اپنی زندگی کا معمول بنائیں گی۔

☆اپنی سوچوں کو مثبت طرز فکر پر مرکوز رکھیں گی اور ذہن میں آنے والے ہر منفی خیال اور شیطانی وسوسوں کو اپنی قوت ارادی کے بل پر فوراً نکال باہر کریں گی۔

☆اپنے خاندان، گھر اور خود اپنے آپ پر بھر پور توجہ دیں گی۔ یاد رکھئے گزرے ہوئے لمحات دوبارہ نہیں آتے، اس لئے عقل مندی یہ ہے کہ آج کو اچھی طرح گزارا جائے۔

☆اپنے دل میں یہ طے کیجئے کہ اس سال کے آغاز سے ہی آپ ان تمام لوگوں سے اپنی ناراضگی ختم کر دیں گی جن سے سال گزشتہ میں آپ کی جنگ ہوئی تھی، صلح ومحبت کے اس سفر کا آغاز آپ کریں۔ کچھ ہی دیر میں آپ خود کو تنہا نہیں پائیں گی۔

☆شرعی پردے کا نہ صرف خود اہتمام کریں گی بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی اس پر تیار کریں گی۔

☆اپنے لئے تلاوت قرآن مجید، عبادات وتسبیحات کا ایک شیڈول بنائیں گی۔ جو نمازیں قضا رہ گئی ان کی ادائیگی کی کوشش کریں گی۔

☆ طے کرلیں کہ ہفتے میں کم از کم ایک روزہ ضرور رکھنا ہے۔ مسنون طریقے سے پیر یا جمعرات کا اور ایک روزے پر پختگی حاصل کر کے دوسرے کا آغاز کر دیجئے۔

☆صدقہ وخیرات کا اہتمام کرنا ہے۔ آپ اپنی آمدنی اور اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے جتنا ممکن ہو سکے دو، تین یا چار افراد کی ماہانہ کفالت کا انتظام کریں۔

یہ اعمال آپ کو ایک ان دیکھی مسرت سے مالا مال کر دیں گے اور آپ کو سکون واطمینان کی وادیوں کی سیر کرائیں گے۔

علاماتِ قیامت

ہمارا عقیدہ ہے کہ ایک دن قیامت ضرور آئے گی، لیکن کب آئے گی اس کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں البتہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی چند علامات ضرور بیان فرمائی ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ قیامت کے قریب علم اٹھ جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی۔

۲۔ زنا عام ہو جائے گا۔

۳۔ شراب نوشی کی کثرت ہوگی۔

۴۔ عورتوں کی تعداد مردوں سے بڑھ جائے گی۔

۵۔ صرف ان لوگوں سے سلام کیا جائے جن سے تعارف ہو۔

۶۔ جھوٹ کا رواج عام ہو جائے گا اور اسے معیوب وقابل نفرت سمجھنے کی بجائے ہوشیاری و دانش مندی اور ذہانت تصور کیا جائے گا۔

۷۔ ماں باپ کی نافرمانی اور بیوی کی اطاعت کی جائے گی۔

۸۔ باپ کی بجائے دوستوں یاروں کو قریب کیا جائے گا۔

۹۔ امانت و دیانت کا خاتمہ ہو جائے گا اور خیانت و بے ایمانی عام ہو جائے گی۔

۱۰۔ امانت کو لوٹ کا مال سمجھ کر دبا لیا جائے گا۔

۱۱۔ زکوٰۃ کو (عبادت اور دین کا حصہ سمجھنے کی بجائے) جرمانہ سمجھا جائے گا۔

۱۲۔ گانا بجانا اور موسیقی کا چرچا عام ہوگا۔

۱۳۔ احمق و نالائق حکمران ہوں گے۔

۱۴۔ رذیل اور فاسق لوگ اپنے قبیلے کے سردار بن جائیں گے۔

۱۵۔ ظلم وستم اور ناانصافی عام ہو جائے گی۔

۱۶۔ بھوکے اور مفلس راتوں رات رئیس و مالدار بن جائیں گے۔

(مرسلہ: عاصمہ ابراہیم)

علاماتِ کفر

داڑھی کا مذاق اڑانا اور اس سے نفرت کرنا علامت کفر ہے۔ آج کا مسلمان اسلام سے اتنا اجنبی اور اسلام خود مسلمانوں میں اتنا غیر ہو چکا ہے کہ لوگ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب سنت کا مذاق اڑاتے ہیں۔ جو مسلمان اپنے چہرے پر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجاتا ہے اسے مولوی صاحب' صوفی صاحب، ملاں وغیرہ کے القاب سے پکارا جاتا ہے، اس کی حوصلہ افزائی کی بجائے اس کی دل شکنی کی جاتی ہے اور داڑھی والوں کو بے وقوف اور کم عقل سمجھا جاتا ہے۔ ان سے نفرت کی جاتی ہے یہ اس بات کی واضح علامت ہے کہ عام طبقے کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نفرت ہے۔ ایک مسلمان محض دین پر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی وجہ سے مذاق اڑانا دراصل پورے دین کا مذاق اڑانا ہے، جو سراسر کفر ہے۔

ایسے منافقین کو اللہ تعالیٰ نے سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ ارشاد باری ہے: ''کیا تم اللہ اور اس کے احکامات اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مذاق کرتے تھے۔ عذر مت کرو۔ تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو'' (سورۃ التوبہ ۶۵،۶۶)

''بے شک مجرمین ایمان والوں سے مذاق کیا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارہ کیا کرتے تھے۔'' (سورۃ المطففین ۲۹۔۳۰)

سورۃ بقرہ میں ایسے لوگوں کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا:

''اور کافروں کے لئے دنیا کی زندگی خوشنما کر دی گئی ہے اور یہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔'' (سورۃ بقرہ ۲۱۲)

جو لوگ جان بوجھ کر رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے اتباع سے انکار کرتے ہیں، وہ دوسرے لفظوں میں اپنے اللہ کی محبت سے انکار کرتے ہیں۔ بعض لوگ تو صرف عوام کے مذاق اڑانے سے داڑھی منڈا رہے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کیا داڑھی منڈانے کے بعد تم عوام الناس میں محبوب بن گئے؟ اور لوگ تمہاری کسی اور چیز کا مذاق نہیں اڑاتے؟ مذاق اڑانے والے آج عورتوں کے پردے کا مذاق اڑاتے ہیں۔ تو کیا پردہ چھوڑ دیا جائے؟ بلکہ پورے دین اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں تو کیا ایسی صورت میں مسلمان اپنے دین ہی سے دستبردار ہو جائیں؟ اگر یہ سب ممکن نہیں ہے تو داڑھی پر ہی عتاب کیوں؟ صرف داڑھی منڈا کر کیا سب مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو شریعت میں اس کی چھوٹ دی جاتی جو کہ نہیں دی گئی۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے نہ کہ اس سے اعراض برتا جائے۔

زوجہ محمد عمران پاشا

نسوانی غیرت

حضرت شیخ ابن عربی نے اپنی تفسیر قرآن کریم ''احکام القرآن'' میں نسوانی غیرت پر ایک عجیب حکایت لکھی ہے کہ ایک خاتون اپنے راستے پر چلی جا رہی تھی کہ اچانک ایک نوجوان اس کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ خاتون اپنے دروازے پر پہنچ گئی۔ اب اس نے اس نوجوان سے پوچھا کہ تم یوں میرے پیچھے کیوں چلے آرہے ہو؟

نوجوان نے جواب دیا کہ تمہاری خوبصورت آنکھوں نے مجھے فتنے میں ڈال دیا ہے۔ یہ سن کر خاتون نے کہا کہ پھر تم ذرا یہیں ٹھہرے رہو۔

اس کے بعد خاتون اپنے گھر کے اندر داخل ہوئی، چھری لے کر دونوں آنکھیں نکالیں اور ایک برتن میں رکھ کر اس کے حوالے کرتے ہوئے کہنے لگی کہ میں کسی ایسی چیز کو اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی جو دوسروں کو فتنے میں ڈال دے۔ (مرسلہ: اخت حماد افضل)

زندگی بے بندگی شرمندگی

دیکھنے میں آیا ہے کہ آج کل لوگ بے مقصد زندگی گزار رہے ہیں کوئی اپنی حیثیت بنانے میں لگا ہوا ہے تو کوئی اپنی پوزیشن بنانے میں اور کوئی تعمیر وترقی میں کہ دوسروں سے برتر اور ممتاز نظر آؤں مگر افسوس کہ یہ نظریہ مشرکوں اور غیر مسلموں کا تھا جو اب مسلمانوں نے اپنا لیا ہے اور جس پر عمل کرنے میں ان کی پوری زندگی صرف ہو جاتی ہے جبکہ حدیث شریف ہے کہ ''دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے'' تو اب اس جنت کا حصول کس کی زندگی کا مقصد ہوا؟ مگر ہم تو مغرب کی تقلید میں اس حد تک اندھے ہو چکے ہیں کہ اپنا دین تک فراموش کر بیٹھے ہیں۔ (استغفر اللہ)

دوسری طرف ایک نیا فیشن یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ لوگ اپنے آپ کو بہت عالم فاضل اور دیندار ظاہر کرتے ہیں کتابیں لکھتے ہیں لیکن عملی میدان میں وہ بہت پیچھے نظر آتے ہیں عمل کرنا مشکل ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی ظاہری وضع کو قائم رکھنے کے لئے منافقت سے بھی باز نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر انسانی زندگی کا مقصد متعین فرما دیا ہے۔ ترجمہ: ''جس نے بنایا مرنا اور جینا تا کہ تم کو جانچے کون تم میں اچھا کرتا ہے کام'' (سورۃ الملک پارہ ۲۹)

گویا ہمارا ہر لمحہ اسی فکر میں گزرے کہ کہیں ہمارا کوئی عمل خلاف دین اور خلاف سنت تو نہیں ہے اگر ایسا ہے تو ہمیں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے اس لئے کہ کامیابی صرف اللہ کی بندگی اور اس کے احکام پر عمل میں ہی مضمر ہے ورنہ صرف پچھتاوا اور شرمندگی ہے جس کا نتیجہ موت کے بعد نکلے گا اور خسارے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اللہ پاک ہمیں آخرت کے عذاب اور شرمندگی سے بچائے اور اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اہلیہ خورشید خان کراچی

اِسلام دُشمنی قادیانیت کی رُوح ہے

سعودہ بیگم برطانیہ

''الحمدللہ، اللہ سبحانہٗ وتعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کے فضل سے میں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا۔

اپنی زندگی کے ابتدائی برس میں نے ایک پرجوش قادیانی کی حیثیت سے گزارے ہیں مگر اس کے ساتھ مجھے شدت سے احساس ہوتا تھا کہ میں تقریباً ایک غیر مذہبی ماحول میں رہ رہی ہوں۔ اس احساس نے جو خود میرے اپنے خاندان میں، جماعت احمدیہ میں اور میرے شوہر میں موجود تھا مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔ میری سوچ میں اس تبدیلی کا احساس قادیانی جماعت اور میرے شوہر کو ہوا۔ اس کا نتیجہ ایک ناکام گھریلو اور ازدواجی زندگی کے طور پر میرے سامنے آنا شروع ہوا۔ جو کہ جماعت احمدیہ کی روایات کے عین مطابق تھا۔

تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ تعالی نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھے یہ موقع ملا کہ میں صحیح طور پر اسلام کا مطالعہ کر سکوں، اس مطالعہ سے مجھ پر اسلام کی حقانیت اور قادیانیت کا فراڈ اور جھوٹ واضح ہو گیا۔ میں نے قادیانیت سے قطع تعلق کرنے اور اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ کچھ ہی عرصہ بعد خاکسارہ نے عملی قدم اٹھاتے ہوئے اسلام قبول کر لیا، جس کے نتیجے میں مجھے نہ صرف جماعت، اور رشتہ دار بلکہ اپنے قادیانی شوہر کو بھی خیر باد کہنا پڑا۔ لیکن اس کے بدلے میں میرے دل و دماغ سے ایک بوجھ ہٹ گیا کہ میں کفر میں بیٹھی ہوئی تھی اور میں نے اسکے بعد اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کیا۔ اب خاکسارہ نے ایک باعمل مسلمان سے شادی کر لی ہے۔ الحمدللہ اب میں بہت خوش ہوں۔

میرا سابقہ خاندان قادیانی ہے۔ جس کے تقریباً تمام بڑے لوگ قادیانی جماعت میں شامل ہیں لیکن الحمدللہ میرے اسلام قبول کرنے کے بعد میرے والدین اور بہن بھائیوں میں سے آدھے لوگ مسلمان ہو چکے ہیں جن میں میری والدہ بہنیں اور ایک بھائی شامل ہیں۔ میری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ باقی افراد کو بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ حال ہی میں مجھے مولانا سہیل باوا صاحب نے کہا کہ میں اپنی اس وقت کی زندگی کے بارے کچھ لکھوں جب میں قادیانی تھی اور اسلام کا مطالعہ کر رہی تھی۔ میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ اس وقت مجھے ہمیشہ قادیانی جماعت کی طرف سے یہ باور کرایا گیا کہ میں ایک ایسی جماعت کی ممبر ہوں جو اللہ کی پسندیدہ جماعت ہے اور فخر کرنا چاہئے کہ میں نے آج کے دور میں اس جماعت کو پایا اگرچہ اصل صورتحال یہ ہے کہ نہ صرف میں بلکہ پوری جماعت اس بات سے ذرہ برابر بھی واقف نہ تھی۔ حدیث وسنت کی اصل اہمیت کیا ہوتی ہے اسکے باوجود جماعتی احباب خود کو انتہائی دیندار سمجھتے تھے، مجھے خوب یاد ہے کہ جماعت کے ماہانہ جلسوں اور بیٹھکوں میں جو کہ نہایت باقاعدگی سے ہوا کرتی تھیں کبھی کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی کے بارے میں بات ہوتی، ورنہ عموماً ہر اجلاس میں دنیادار آدمی (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نمونہ بنا کر اس کے بارے میں گفتگو کی جاتی تھی یا ایسے شخص کی جس کی محض دنیاوی زندگی خوش باش نظر آتی ہو اور اس بات کا بھی احساس ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں قرآن وسنت کا شائبہ تک نظر نہیں آتا، ایک دنیادار قسم کے آدمی کو بطور نمونہ پیش کیا جا رہا ہے؟ میں اکثر اپنی والدہ سے پوچھا کرتی تھی کہ آخر کیا وجہ ہے اس طرح کے ماہانہ جلسوں میں شرکت کو ایک فرض سمجھا جاتا ہے؟ مگر مجھے کبھی کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ ملتا بھی تو کیسے؟ ہر میٹنگ میں ہمیں ایک حلفیہ بیان پڑھنا ہوتا تھا کہ ہم اپنا سب کچھ، ماں، باپ، بیوی، بچے، جان، مال و دولت، غرض سب کچھ، خلیفہ کے لئے، جماعت کیلئے قربان کرنے کیلئے تیار رہیں گے۔ اور میں اکثر سوچا کرتی تھی کہ سب کچھ قربان کرنے کا یہ حلف نامہ خلیفہ اور جماعت کیلئے کیوں لیا جاتا ہے۔ یہاں اسلام کا لفظ کیوں استعمال نہیں کیا جاتا، میرے لئے یہ سوال انتہائی اہم تھا۔ اس طرح کی میٹنگ میں عموماً موضوع گفتگو اسلام اور اسلامی زندگی کی بجائے مختلف جماعتی امور ہوا کرتے تھے اور بیشتر وقت ایک مقامی جماعت کی طرف سے دوسری مقامی جماعتوں پر مختلف قسم کے الزام اور جوابی الزام لگانے میں کٹتا تھا۔ غرض یہ کہ ان اجلاسوں میں اسلام، روحانیت، سنت کا حقیقتاً کوئی اثر تک نہیں ہوتا تھا جبکہ نام ''دینی جلسہ'' ہوتا تھا۔ یہ صورتحال اب بھی باقی ہے اور اکثر لوگ ابھی بھی اس بات سے واقف ہیں کہ وہ کس شیطانی چکر میں پھنسے ہوئے ہیں اللہ انہیں ہدایت دے، آمین۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں جو اجلاس ہوتے تھے ان میں قادیانیوں کو کسی حد تک مذہب کے بارے میں بتایا جاتا تھا۔ میں باوجود لاکھ کوششوں کے جماعت کے ان لیکچرز کو نہیں سمجھ سکتی تھی کیونکہ ان میں استعاروں، الٹی سیدھی تاویلوں، بے ڈھنگی مثالوں کی بھرمار ہوتی تھی جیسے ہر بات اصل صورت کے بجائے محض ''ظل'' اور ''بروز'' کے رنگ میں پیش کی جا رہی ہو۔ ایسی صورتحال میں نہ کسی بات کا سر سمجھ میں آتا تھا نہ پیر، سالانہ جلسہ کیا ہوتا تھا محض ایک ''میٹنگ پوائنٹ'' تھا یا یوں کہیے کہ شادی دفتر۔ جلسہ گاہ کے پیچھے نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنی کاروائیاں جاری رکھتے جبکہ جلسہ گاہ میں بزرگ حضرات محض پھٹی آنکھوں سے خلیفے کو دیکھتے رہتے، صورتحال اس حد تک بگڑی کہ خود خلیفہ کو سرعام ایسی حرکت پر سرزنش کرنی پڑی لیکن خلیفے کو یہ بات کون سمجھائے کہ جس ماحول اور جلسہ کا اسلام اور سنت سے کسی قسم کا واسطہ نہ ہو اس کا حشر ایسے ہی ہوا کرتا ہے۔

ہم میں سے اکثر لوگ محض اردو کلام سنتے اور واہ واہ کرتے تھے مرزا طاہر کی خاص خواہش ہوتی تھی کہ واہ واہ ضرور ہونی چاہئے۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

اللہ

سمیہ اشرف

سرسوں کے دانے کی بساط کیا ہے تم دیکھتے ہو کہ وہ زمین کے سخت پردے کو چیرتا ہوا نرم و نازک سبز پتی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے، شبنم کی بوندیں جن کو تم ذرا بھی قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتے اس نوزائیدہ نونہال کی پیاس بجھاتی اور سورج کی کرنیں جن کی روشنی تو تم روز پاؤں تلے کچلتے ہو اس کو اپنی تیز وگرم، مگر مہربان گود میں لے کر پرورش کرتی ہیں، ہوا کے جھونکے اس نازک ترین پودے کو جھولا جھلاتے ہیں، یہاں تک کہ یہ بچہ جوان ہو جاتا ہے تم نے دیکھا کہ ذرا سے پودے کی کس سلیقہ، ترتیب اور نظم وضبط کے ساتھ پرورش ہوئی۔ ان اسباب جن کو کسی طرح بھی اتفاق نہیں کہا جاسکتا اس کی نشوونما کے لیے جمع ہوئے، آخر اس ماحول کو پیدا کر کے اس کو سازگار اور ان سب اسباب کو جمع کرنے والی اس قوت کا نام ''اللہ'' ہے۔

یہ بھی تری شان تھی

بنتِ حافظ محمد سفیان

تاجر دیوالیہ ہوگیا' ہاتھ پلے کچھ نہ رہا، گھر کا سامان فروخت کر کے کھانا شروع کر دیا۔ چند دن بعد وہ سامان بھی ختم ہوگیا۔ پھر اس نے اپنے گھر کی باندی کو بلایا اور کہا میں تجھے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ باندی نے کہا کہ فروخت کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ بہر حال آپ مالک ہیں مگر میں یہ چاہتی ہوں کہ کسی دیندار کے ہاتھ فروخت ہوں تاکہ میرا دین ضائع نہ ہو۔ تاجر نے جواب دیا کہ اس زمانے میں سب سے بڑے دیندار حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمہ اللہ ہیں۔ میں ان کے ہاتھ فروخت کیے دیتا ہوں۔

باندی نے جواب دیا مجھے اعتماد نہیں جب تک میں خود نہ دیکھ لوں کہ حضرت نظام الدین دہلوی دیندار ہیں یا نہیں۔ اب تاجر حیران ہوا کہ اس لڑکی کی نگاہ میں حضرت خواجہ نظام الدین بھی دیندار ہیں یا انہیں بھی پرکھنے کی ضرورت ہے، تاجر خواجہ صاحب کی مجلس میں گیا، خواجہ صاحب نے حال احوال پوچھا۔ عرض کیا حضرت عجیب مصیبت میں گرفتار ہوں، میں باندی کو فروخت کرنا چاہتا ہوں، باندی کہتی ہے کہ دیندار کے ہاتھ فروخت کرنا، میں نے آپ کا نام لیا تو کہتی ہے مجھے کسی پر اعتماد نہیں، جب تک خود نہ دیکھ لوں کہ دیندار بھی ہیں یا نہیں۔ آپ کی دین داری میں بھی اس کو شبہ ہے۔ خواجہ صاحب نے کہا کوئی حرج نہیں اس کو میرے ہاں چھوڑ دو وہ میرے دین کو پرکھ لے۔ میں اگر واقعی دیندار ثابت ہوا تو یہاں چھوڑ دینا میں خرید لوں گا۔

اس نے باندی کو خواجہ صاحب کے ہاں چھوڑ دیا۔ تین دن بعد تاجر نے لڑکی سے پوچھا کہ تم نے خواجہ صاحب کو کیسا پایا؟ اس نے کہا کہ مجھے اس شخص کے دین پر شک ہے۔ میرے نزدیک یہ دیندار نہیں، تاجر حیران رہ گیا، جب خواجہ صاحب دیندار نہیں تو پھر اس دنیا میں کہاں سے دیندار آئیں گے۔ لڑکی سے پوچھا کہ کیا علامت تو نے دیکھی۔ جواب دیا کہ پہلی علامت یہ ہے کہ اس کو لقمہ حلال میسر نہیں، میں نے دیکھا ہے یہاں لنگر کا کھانا پکتا ہے یہ مسکینوں کا حق ہے خواجہ صاحب کا کوئی اپنا چولہا نہیں۔ کوئی الگ گھر نہیں۔ ظاہر بات ہے اسی سے وہ بھی کھاتے ہوں گے، خواجہ صاحب اس کے مستحق نہیں۔ جس شخص کی غذا ہی حلال نہیں وہ کیسے دیندار ہے، چہ جائیکہ اسے بزرگ مانا جائے۔ دوسری علامت یہ ہونی چاہئے کہ تین دن نہ گزرنے پائیں کوئی نہ کوئی مصیبت ان کے اوپر آجائے کہ حق تعالیٰ ان کی برائیوں کا کفارہ دنیا میں ہی ادا کرنا چاہتے ہیں تاکہ آخر میں پاک و صاف ہو جائیں۔ میں نے دیکھا ہے یہ ٹھیک ٹھاک ہیں، کوئی علامت نہیں ایسی۔ یہ کیسے بزرگ ہیں ان پر کوئی مصیبت نہیں آئی۔ تیسری علامت یہ ہے کہ دنیا میں اس کو برا کہنے والے زیادہ اور اچھے کہنے والے کم ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ امر بالمعروف کرے گا تو لوگوں کی طبعیت کے خلاف ہوگا، لوگ مدمقابل آجائیں گے، دوست کم دشمن زیادہ ہوں گے، لڑکی نے کہا میں نے دیکھا ہے صبح سے لے کر شام تک ان کو کوئی حضرت صاحب، کوئی حضور، کوئی خواجہ صاحب کہتا ہے۔ برا کہنے والا ابھی تک کوئی نہیں دیکھا۔ تاجر حیران رہ گیا کہ میں ایسا شخص کہاں سے لاؤں۔

خواجہ صاحب نے تاجر سے پوچھا لڑکی نے میرے بارے میں کیا رائے قائم کی؟ تاجر نے کہا کہ میں زبان سے کہہ ہی نہیں سکتا، اس کی نظر میں تو آپ دیندار ہی نہیں۔ فرمایا اس نے کیا کہا؟ تاجر نے تینوں باتیں کر دیں۔ ایک یہ کہ آپ کو لقمہ حلال میسر نہیں، دوسرا آپ پر مصائب نہیں آتے، مومن کی شان ہے کہ اس پر مصائب آئیں، تیسری بات یہ کہ تعریف کرنے والے زیادہ ہیں اور برائی کرنے والے کم۔ خواجہ صاحب نے فرمایا تین دن کے لئے اور چھوڑ دو۔ پھر جو رائے قائم کرلے اس پر تم عمل کرلینا۔ وہ تین دن کے لئے پھر آگئی خواجہ صاحب نے لڑکی کو بلایا اور اپنا حجرہ دکھلایا۔ حجرے میں دو تین گٹھے لکڑیوں کے پڑے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا ایک میں ہوں اور ایک میرا ساتھی ہے۔ میں دن میں وقت نکال کر جنگل میں لکڑیاں کاٹنے جاتا ہوں۔ میرا ساتھی بیچتا ہے۔ جو دو چار پیسے ملتے ہیں اس سے ہماری گزر اوقات ہوتی ہے۔ یہ چولہا پتھروں کا بنا ہوا ہے لنگر کا ایک دانہ بھی میرے اندر اللہ کے فضل سے نہیں گیا۔ میرا لنگر سے کوئی واسطہ نہیں۔ لڑکی نے کہا مجھے یقین ہوگیا، میری غلط فہمی دور ہوگئی۔ پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ 32 برس سے میری کمر میں ناسور ہے اور ہر وقت کی کیفیت یہ ہے کہ جیسے سینکڑوں بچھو ڈنگ مار رہے ہوں۔ تو کیا کہتی ہے کہ ایک دن گزرے تو مصیبت آئے، میرا تو ایک لمحہ بھی تکلیف سے خالی نہیں گزرتا۔ لڑکی نے کہا یہ بھی غلط فہمی دور ہوگئی آپ واقعی اس معاملے میں بھی دیندار ہیں۔ اس کے بعد فرمایا میرے ساتھ چل، لکڑیوں کا گٹھا سر پہ رکھا اور ایک غیر معروف بازار میں پہنچے۔ رات کا وقت ہے لوگوں نے آوازیں کسنی شروع کر دی کہ یہ اس دور کے ولی ہیں، لڑکیاں پیچھے پیچھے ہیں راتوں کو پیسے کماتے ہیں اور صبح پیر بن کر دنیا کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں یہ حال ولی لوگوں کا ہے یہ لوگ بھی مکار ہوگئے ہیں غرض ہر کسی نے بہت کچھ کہا۔ حضرت خواجہ صاحب نے ہنس کر کہا کہ سنتی جا، لڑکی نے کہا مجھے اس بارے میں بھی اطمینان ہوگیا۔

میری مسلمان بہنوں اس مضمون سے ہمیں کتنے پہلوؤں سے سبق ملتا ہے یہ بھی ایک مسلمان عورت تھی جس نے اتنے بڑے ولی اللہ کا امتحان لیا اور ہم آج مسلمان خواتین اپنے ماضی پر نظر دوڑائیں تو کتنا تابناک نظر آتا ہے اور اپنے حال پر جو نظر دوڑائیں تو کتنا دردناک لگتا ہے ہم نام کی مسلمان ہیں۔ دین کا نام تو ہم نے لے لیا مگر اس پر استقامت کا ہمیں کچھ پتہ نہیں۔ علم تو ہم نے پڑھ لیا لیکن اس پر عمل نام کا بھی نہیں۔ مسلمان خواتین کے کارنامے پڑھ لئے مگر اس کا نمونہ بننے کی کوشش کبھی نہیں کی۔ ہر مسلمان بہن پہلے اپنا جائزہ لے کہ مجھ میں کون کونسے گناہ اور کون کون سی روحانی بیماریاں ہیں ان کو شریعت کے مطابق دور کرے، ہر وقت توبہ استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ جو خواتین دین سے تعلق رکھتی ہیں ان سے استفادہ کرتے رہنا چاہئے۔ ایسی عورتوں سے محبت اور میل جول رکھنے سے بہت کچھ حاصل کرسکتیں ہیں، دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر عمل پیرا رکھے کہ ہمیں بھی دین کی چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی سمجھ آئیں۔ آمین

توازن

شائستہ جبیں

''منصور! آپ سے ایک بات کرنا تھی۔''

''ہوں ں ں!'' انہوں نے کتاب پڑھتے ہوئے قدرے بیزاری سے جواب دیا۔

''وہ...... صبا چھوٹی ہے، ندا اور حرا بھی اس قابل نہیں کہ میرا ہاتھ بٹا سکیں۔ آپ کی اجازت ہو تو میں ایک نوکرانی رکھ لوں...... کچھ عرصہ کی بات ہے جب صبا ذرا بڑی ہو گی تو ہٹا دوں گی۔'' عذرا نے جھجکتے ہوئے بات مکمل کی۔

''کوئی ضرورت نہیں، کیا تمہارے ہاتھ پاؤں ٹوٹے ہوئے ہیں جو خود کام نہیں کر سکتی ہو اور کیا میری ماں اور بہنیں اپنے کام خود نہیں کرتیں۔ تم ان سے انوکھی ہو، جیسی ماں کام چور ویسی بیٹی۔ کوئی کام تو ہوتا نہیں ہے تم سے، تین بیٹیاں پیدا کر کے سمجھتی ہو کہ کوئی تیر مار لیا ہے۔'' منصور نے غصے سے دھاڑتے ہوئے لمبی چوڑی تقریر کر ڈالی تو عذرا بیگم خاموشی سے دوسرے کمرے میں صبا کو سلانے چلی گئیں۔ ان کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں، تھکن اور غصے سے ان کا انگ انگ دکھ رہا تھا۔ انہوں نے سوچا کہ شاید رونا ان کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔

☆☆☆

منصور احمد تین بہنوں کے اکلوتے اور لاڈلے بھائی تھے، ان کے والد زمیندار تھے اور عورت کی عزت کرنا وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے۔ منصور احمد بھی ہو بہو اپنے والد پر گئے تھے، شکل وصورت میں بھی اور عادات میں بھی۔ ان کی والدہ ایک دیندار اور نیک خاتون تھیں، بڑی بیٹیوں کو بیاہنے کے بعد انہیں منصور احمد کے بیاہ کی فکر لاحق تھی۔ اب منصور احمد اپنے پاؤں پر کھڑے ہو چکے تھے اور انجینئر بن کر ایک اچھے عہدے پر فائز تھے۔ انہوں نے آخر کار اپنی بھتیجی عذرا کو بہو بنانے کا فیصلہ کیا۔ عذرا خوش شکل ہونے کے ساتھ ساتھ بہت خوش مزاج بھی تھی، بی اے کے امتحان سے فارغ ہو کر وہ گھر میں اپنی والدہ کا ہاتھ بٹاتی تھیں، پھوپھو بڑی چاہت سے عذرا بیگم کو لاہور سے بیاہ کر قصبۂ گجرات لے آئیں۔ یہ ایک چھوٹا شہر تھا، جہاں ابھی تک گیس کی فراہمی نہ ہوئی تھی، ان کے شوہر قریب کے شہر میں ملازمت کرتے اور چھٹی کے دن گھر آتے تھے، عذرا کو وہاں گزارا کرنا بہت مشکل لگتا تھا، لیکن وہ بہت ہی صبر وتحمل کے ساتھ گزارا کرتیں۔ ان کی شادی شدہ نندیں اپنے بچوں سمیت روزانہ صبح اپنے میکے آ جاتیں اور سارا دن اپنی والدہ کے ساتھ بیٹھی رہتیں۔ ان کے بچوں کو سنبھالنے کی ساری ذمہ داری عذرا پر ہوتی لیکن اس کے باوجود عذرا نے شوہر کے سامنے کبھی گلا نہ کیا، بلکہ وہ خاموش ہی رہتیں تھیں۔ وقت گزرنے لگا اور ان کے ہاں پہلی اولاد ندا کی پیدائش ہوئی، پھر ڈیڑھ سال بعد ان کے آنگن میں دوسرا پھول حرا کی شکل میں کھلا۔ حرا کی پیدائش پر اسے نندوں اور شوہر کی طرف سے طعنے سننے کو ملے اور دھمکی دی گئی کہ اگر اب کی بار بیٹی پیدا ہوئی تو طلاق سمجھنا۔ ان حالات میں وہ بہت پریشان رہنے لگی اور خدا سے ہر وقت دعا گو رہتی۔ ان کی چھوٹی نند جو نوکری کرتی تھی اس کی شادی بھی اس کے چچازاد سے انجام پائی اور وہ بھی مستقل طور پر میکے میں رہنے لگی۔ ٹھیک ایک سال بعد ان کی نند کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ عذرا کے ہاں تیسرے بچے کی آمد تھی اور وہ بہت پریشان تھی، مگر کارخانۂ قدرت میں دخل اندازی کا کسی بشر کو اختیار نہیں۔ سوا ان کے ہاں بیٹی صبا کی پیدائش ہوئی۔ اب گھر کے حالات بگڑنے لگے اور نوبت مار پیٹ تک پہنچ گئی۔ بات بے بات طعنے اور جھڑکیاں سننے سے ایک طرف عذرا ذہنی مریضہ بن گئی تو دوسری طرف ان کی ساس کو دل کا دورہ پڑ گیا، کچھ عرصہ بعد برین ہیمبرج کی وجہ سے عذرا کا انتقال ہو گیا اس وقت ان کی بیٹی ندا پانچویں جماعت کے امتحان دے رہی تھی۔ چھ ماہ بعد دادی اور پھر دادا ابھی بھی وفات پا گئے۔ ان کی وفات سے پہلے پھوپھو اپنے گھر منتقل ہو گئی، منصور احمد نے گھر کے حالات کو دیکھتے ہوئے بہنوں کے مشورے سے شبانہ بیگم سے شادی کر لی۔ شبانہ بیگم کا رویہ بچوں سے واجبی سا تھا، لیکن پھر بھی پھوپھیوں کی نسبت وہ بچیوں کا زیادہ خیال رکھتی تھیں۔ اب نندوں کی بھی میکے آمد ورفت کچھ کم ہو گئی اور منصور احمد نے نیا گھر بھی بنوا لیا تھا۔

☆☆☆

''منصور، مجھ سے تمہارے گھر کا کام نہیں ہوتا بس مجھے نوکرانی رکھ دو۔'' شبانہ بیگم نے ننھے عاصم کو گود میں چومتے ہوئے منصور سے کہا۔

''ہاں بھئی مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے رکھ لو اور عاصم تو ابھی چھوٹا ہے زیادہ کام مت کیا کرو ورنہ یہ بیمار ہو جائے گا۔'' قریب بیٹھی ہوئی ندا یہ بات سن کر حیران رہ گئی کہ اس کی ماں کے لئے اور تو امین تھے اور اب ان کے لئے کچھ اور، مگر یہ حقیقت اس پر واضح ہو چکی تھی کہ معاشرتی توازن قائم رکھنا مرد کے ہاتھ میں ہے اور وہ اپنی ماں کو یاد کر کے وہاں سے اٹھ گئی۔

دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

امی امی برائے مہربانی ...... سبزی کیا منگا رہی ہیں......؟ قربان جاؤں آج بیٹی کو یہ خیال کیسے آیا......؟ امی پلیز لہسن...... ادرک کھیرا...... ٹماٹر...... اور...... ارے فوزیہ اتنی سبزی کیا کرو گی......؟ کیا آج خدانخواستہ کھانا پکانے کا خیال ہے؟ اوہو...... امی ایک تو آپ پوچھ پڑتال بہت کرتی ہیں لائیں فہرست دکھائیں پھل بھی لکھوا دیں شارق کو...... اچھا!! یہ بتانا کرنا کیا ہے؟ اب بتانا ہی پڑے گا...... ہے ناں......؟ کھیرا سلاد تو دوپہر کو ڈائٹنگ کے لئے کھاؤں گی اور ادرک کا قہوہ ''سلم'' ہونے کے لئے رات کو پیوں گی...... اور...... ٹماٹر کا ماسک بنانا ہے چہرے کے لئے...... اور لہسن صبح نہار منہ چھیل کر کھانے ہیں...... اور لیموں...... ہاں بھول گئی لکھوانا...... !اس سے چہرے اور پاؤں کے داغ دور کرنے ہیں۔ ہیں...... !!!!!!

☆☆☆

سنئے جی...... آپ کتنے اچھے ہیں ناں...... ؟ اچھا مکھن کب سستا ہوا......؟ جی! آپ تو یونہی ہر بات میں شک کرتے ہیں بلاوجہ ہی...... وہ...... آپ ایسا کریں کہ اب ہم گوشت کم کھائیں گے سبزی اور دالیں کم کھاتے تھے زیادہ کر دیں گے...... بیگم ذرا باہر دیکھنا سورج مشرق سے ہی نکلا ہے ناں مغرب سے تو نہیں؟ یہ تم ہی ہو...... ہاں جو گوشت کے لئے بھر بھر کے طعنے دیتی ہو...... اف فوہ...... مصیبت ہے کوئی بات کرنا...... بھئی دیکھئے نا سبزی کچھ تو سستی پڑے گی گوشت تو توبہ ہی ہے...... اچھا...... اب آپ انکشاف کر ہی دیں کہ یہ سبزی کی فرمائش...... کس مصیبت کا پیش خیمہ ہے......؟ اوہ...... وہ ایک چینل سے بیوٹی ٹپس بتائی جاتی ہیں ''بیوٹی'' اور ''سلم'' ہونے کے لئے سبزیاں ہی استعمال کی جاتی ہیں حسن و آرائش میں سبزیاں ہی ہیں۔ جج...... جی......؟؟؟؟

......☆☆☆☆......

ش چندا بنت احمد

ارے...... فرح یہ تم نماز کب سے پڑھنے لگیں......؟ بھئی کافی دن ہو گئے...... اچھا جی خوش ہوا...... اب کبھی چھوڑنا مت......! نہیں اب تو پڑھتی ہی رہوں گی...... اچھا اللہ تمہیں استقامت دے...... ایسے ایسے درجات ہیں نمازیوں کے، میرا دل چاہتا ہے کہ کوئی بھی مسلمان نماز قضا نہ کرے۔ میرا دل کڑھتا ہے جس کسی کی نماز قضا ہو گھر میں...... اچھا...... اچھا...... یہ فوائد تو مجھے ابھی پتہ چلے اصل میں وضو کرنے سے چہرے پر چمک پیدا ہوتی ہے اور نماز سے بہتر کوئی ورزش نہیں، میں تو تسبیح بھی انگلیوں سے پڑھتی ہوں...... کک...... کیا...... کیا......؟ (یہ حقیقت پر مبنی ہے)

اُسے موجیں لے ڈوبیں

نازش اعظم عباسی

ارے کچھ سنا تم نے سلمیٰ نے خودکشی کر لی کیا، ارے او...... رابعہ کچھ سنا تم نے سلمیٰ نے خودکشی کر لی ہے۔ ہاں...... بہن کیا کہہ رہی ہو وہ تو بہت شریف لڑکی تھی اس نے کیسے یہ قدم اٹھالیا۔ یہ وہ جملے تھے جب میں اسکول سے واپس گھر آرہی تھی تو گاؤں کی عورتیں ایک دوسرے کو آوازیں دے کر پوچھ رہی تھی یہ سن کر میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی کافی دیر تک مجھ پر سکتے کی سی کیفیت طاری رہی بے اختیار میرے منہ سے دعائیں جاری ہونے لگیں کہ یا اللہ یہ خبر جھوٹی ہو بڑی مشکل سے میں گھر پہنچی تو امی کو روتے ہوئے پایا۔ انہوں نے بتایا کہ سلمیٰ نے واقعی خودکشی کر لی اور اس کی تصدیق بھی ہوگئی ہے سلمیٰ نے یہ قدم کیوں اُٹھایا؟ اسے زندگی کے ساتھ نفرت کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے اپنی زندگی کا چراغ کیوں گل کر دیا؟ آیئے اس کی رودادِ غم سے آپ کو بھی آگاہ کرتی ہوں (سچا واقعہ)

سلمیٰ کی شادی ہمارے ہی گاؤں میں ہوئی تھی، سلمیٰ ایک خوبصورت، سلیقہ شعار لڑکی تھی پورا گاؤں اس کا گرویدہ تھا بہت دھیمے لہجہ میں بات کرنے اور ہر چھوٹے بڑے کی عزت کرنے والی لڑکی تھی۔ شادی کے کچھ ہی دنوں کے بعد سلمیٰ کی ساس نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا، ہر وقت بات بے بات اسے ڈانٹنا، مہمانوں کے سامنے اس کی بے عزتی کرنا، غرض کہ وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتی لیکن آفرین ہے اس حوا کی بیٹی پر جس نے کبھی اف نہ کی۔ ساس جو کہتی وہ سن لیتی، ساس کا یہ رویہ اس کے ساتھ اس لئے تھا کہ پورا گاؤں سلمیٰ کا دم بھرتا تھا ساس کو یہ باتیں ناگوار گزرتی وہ محلے کی عورتوں کے ساتھ سلمیٰ کی برائیاں کرتی لیکن سب جانتے تھے۔ سلمیٰ ایسی نہیں ہے بلکہ ہر کوئی سلمیٰ کی ساس کو ہی کہتا کہ آپ خود بہت زیادتی کرتی ہیں کیونکہ حالات سب کے سامنے تھے۔ سلمیٰ کی شادی کو جب دوسرا سال شروع ہوگیا تو ساس نے اسے اولاد کے طعنے دینے شروع کر دیئے ہر وقت اسے کوستی، بر بھلا کہتی، دوسرا کام اس نے یہ شروع کر دیا کہ اپنے چھوٹے بیٹے کو سلمیٰ کی نگرانی پر لگادیا جہاں بھی سلمیٰ جاتی اس کا چھوٹا دیور اس کے ساتھ جاتا، پانی بھرنے کے لئے جاتی وہاں بھی وہ ساتھ ساتھ رہتا تا کہ وہ کسی سے کوئی بات نہ کر لے ایک دن سلمیٰ کا شوہر گھر آیا تو ساس نے اس کے خوب کان بھرے کہ سلمیٰ عورتوں کے ساتھ میری برائیاں کرتی ہے شوہر کو بہت غصہ آیا اس نے سلمیٰ کو کمرے میں بند کر کے خوب مارا، بعد میں سلمیٰ کی ساس کا اپنا بھی یہ کہنا تھا کہ میں نے بھی اسے مارا تھا۔ دوسرے دن سلمیٰ کا خاوند اپنے کام پر چلا گیا تو حسب معمول سلمیٰ صبح سویرے اٹھی گھر کا کام کاج کیا گھر کی ایک ایک چیز کو ترتیب سے رکھا اور اس گھر کو الوداع کہا۔ اس کی ساس نے جب دیکھا کہ سلمیٰ گھر میں نہیں ہے تو کچھ دیر تو خود اِدھر اُدھر دیکھتی رہی جب کچھ اس کا علم نہ ہوا تو رونے پیٹنے لگی کہ سلمیٰ کہیں چلی گئی ہے کچھ لوگ دریا کی طرف گئے راستے میں لوگوں سے سلمیٰ کے بارے میں پوچھتے گئے تو تقریباً پانچ سات عورتوں نے بتایا کہ ہم نے ایک لڑکی کو دیکھا تھا جو دوپٹے میں منہ چھپائے ہوئے ادھر سے گذری تھی اور یوں لگ رہا تھا کہ روتی جارہی ہے وہ لوگ دریا کے پاس پہنچے تو دریا کے کنارے پر کافی لوگ جمع تھے پوچھنے پر بتایا کہ ابھی ابھی ایک لڑکی نے یہاں سے دریا میں چھلانگ لگائی ہے۔ یوں ایک لڑکی کو موجیں لے ڈوبیں۔

اس کے بوڑھے ماں باپ غم کی وجہ سے بے حال اور نڈھال ہو چکے تھے بلکہ باپ ذہنی توازن بھی کھو بیٹھا۔ آخر آج کل کے معاشرے میں عورت ہی عورت سے جینے کا حق کیوں لے رہی ہے۔ دوسروں کے ساتھ زیادتی کرنے سے پہلے خود کیوں نہیں سوچتی کہ میں بھی ایک عورت ہوں۔ آج عورت عورت کو موجوں کے سپرد کرنی والی، آج عورت عورت کو آگ میں جلانے والی ہے آخر کب تک یہ چلتا رہے گا اے عورت! اسلام نے تجھے بہت بلند مقام دیا ہے اپنے مقام کو پہچان لے ورنہ تجھے بھی موجیں لے ڈوبیں گی، آگ جلا ڈالے گی، وقت کی تیز دھار تجھے بھی کاٹ کے رکھ دے گی۔

عورت اور پردہ

چہروں کو اپنے تم چھپاؤ اے بی بیو
بلا حجاب باہر نہ آؤ اے بی بیو
دیکھو تمہارے ہاتھ سے وہ چھوٹی جارہی ہے
جاتی ہوئی حیاء کو بچاؤ اے بی بیو
بازار ہیں بری جگہ، فرمایا رسول نے
بازار بلاضرورت نہ جاؤ اے بی بیو
دوزخ میں بی بیوں کو دیکھا رسول نے
اس بات پر بھی غور فرماؤ اے بی بیو
پردہ تمہاری عزت و عفت ہے محافظ
پردہ کو پہننے سے نہ شرماؤ اے بی بیو
ہر چیز قیمتی کو چھپاتے ہیں سبھی لوگ
نہ خود کو تم ارزاں بناؤ اے بی بیو
شرم و حیاء ہے گوہر نایاب ترے پاس
بازاروں میں اس کو نہ لٹاؤ بے بی بیو
ماں بہن بیوی بیٹی ہیں مقدس تیرے نام
اِن ناموں کی لاج نبھاؤ اے بی بیو
ہے یہ عبؔد کی دعا رہے قائم تمہارا پردہ
خوب پردے و تم بھی اپناؤ اے بی بیو

محمد اسلم عبؔد

بقیہ: اسلام دشمنی قادیانیت کی روح

ہمیں مرزا طاہر کے اکثر بیانات کبھی بھی سمجھ نہ آتے کیونکہ ان میں کوئی بھی بات براہ راست اسلامی تاریخ اور لٹریچر سے وابستہ نہیں ہوتی تھی مجھے مرزا طاہر کے وہ دعوے خوب یاد ہیں جو اس نے مباہلہ کے بارے میں کئے تھے ہمیں ہمیشہ یہی بتایا گیا کہ پوری اسلامی دنیا میں کوئی نہیں تھا جو مرزا طاہر کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرتا البتہ ہمیں یہ بات بہت دیر بعد معلوم ہوئی کہ مرزا طاہر جس کو مباہلہ کہتا تھا وہ مباہلہ تھا ہی نہیں۔ بہر حال میں نے جب ان معاملات کو مولانا عبدالرحمٰن باوا صاحب سے سمجھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں کو پڑھا تو مجھ پر حقیقت واضح ہوگئی کہ قادیانیت نہ صرف اسلام سے مختلف کوئی نام نہاد مذہبی ٹولہ ہے بلکہ اسلام دشمنی ہی قادیانیت کی روح ہے۔ بس اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی ہمت عطا فرمائی

اسلام قبول کرنے کے بعد مجھ پر مزید واضح ہوگیا کہ قادیانی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا قطعی مطالعہ نہیں کرتے۔ اگر یہ لوگ سمجھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کو پڑھ لیں تو مزید ایک دن بھی قادیانیت سے وابستہ نہ رہیں۔ اگر کوئی آدمی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں پڑھ کر بھی قادیانیت سے لاتعلقی کا اظہار نہ کرے تو اس کی محض ایک وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ کمیونٹی سے خوف زدہ ہو۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ کمیونٹی کی بجائے آخرت کا خوف کھائیں۔ قادیانی حضرات سے جب پوچھا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی محض ایک مجدد تھا اور یہ کہ مرزا نے کبھی بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا قادیانیوں کا یہ کہنا بعض کی لاعلمی پر مبنی اور بعض کی دھوکہ بازی ہے کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں نہ صرف مرزا کو مجدد اور محدث بتاتی ہیں بلکہ نبی، رسول، محمد، احمد، کرشنا، بدھا، عیسیٰ، موسیٰ، آدم، خدا کا بیٹا، خدا کی بیوی حتیٰ کہ خود خدا اقرار دیتی ہیں (العیاذ باللہ)۔ میرے اسلام لانے کے بعد میری دعوت پر میری والدہ، بہن اور بھائی نے مولانا عبدالرحمٰن باوا کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا۔ اسی طرح دوسرے تمام قادیانیوں سے میری انتہائی گزارش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں اور کمیونٹی کا خوف کھانے کی بجائے اللہ اور آخرت کا خوف کھائیں اور مرزا کی کتابوں کو خود سمجھ کر پڑھیں، وہ خود دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کس طرح اسلام کی روح اور بنیادی عقائد کو مسخ کیا ہے یہ جاننے کے بعد آپ پر مکمل واضح ہو جائے گا اور اللہ کی مدد سے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب پر سچائی اور حقیقت کو کھول کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح غلامی میں لائے، آمین۔

آپ کی صحت

گلے کی خراش:

س: ڈاکٹر صاحبہ! میری بڑی بہن کے ساتھ کچھ عرصے سے مسئلہ یہ ہے کہ گلے میں خراش ہو جاتی ہے گلا خشک ہو جاتا ہے اور بری طرح کھانسی ہوتی ہے، جس سے چھوٹا پیشاب ہو کر کپڑے خراب ہو جاتے ہیں۔ بلڈ پریشر ہائی رہتا ہے۔ مجھے بھی دس سال سے عجیب مسئلہ ہے کہ میرا جسم کانپنا شروع ہو جاتا ہے پھر محسوس ہوتا ہے کہ جسم میں جان ہی نہیں، براہ کرم کوئی دوا تجویز کردیں (ام عتیق۔ شاہدرہ، لاہور)

☆محترمہ ام عتیق صاحبہ! آپ اپنی بہن کو دوا **CAUSTICUM.30** (کاسٹیکم) دن میں 4 مرتبہ 4-4 قطرے استعمال کروائیں۔ مرض کے اصل سبب کو معلوم کرکے اس کو رفع کرنا چاہئے۔ اگر مریض کوئی ایسا کام کرتا ہے جس سے خراشدار اجزات یا ذرات اس کی ہوا کی نالیوں میں جا کر خراش پیدا کرتے ہیں تو اس کام کو فوراً ترک کر دینا چاہئے سردی سے محفوظ رہیں۔ کھانے میں چکنی اور تیل والی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔ جسم کی کپکپاہٹ جو آپ کو محسوس ہوتی ہے **CARBO ANAMILIS 30** (کاربو انیملیس) 4 مرتبہ دن میں 4-4 قطرے ایک چمچ پانی میں لیں۔

پسینہ بہت آتا ہے:

س: میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے پسینہ بہت آتا ہے، پانی بہت پینے کی کوشش کرتی ہوں حالانکہ پیاس کم لگتی ہے لیکن پھر بھی پورا جسم اور چہرہ پسینے سے تر رہتا ہے۔ میری شادی کو بھی تین سال ہو گئے ہیں ابھی اولاد نہیں ہے اس کے لئے دعا اور دوا دونوں کیجئے۔ (اہلیہ سید مجتبیٰ حسن ہمدانی۔ بہاول پور)

☆محترمہ اہلیہ سید مجتبیٰ صاحبہ آپ دوا **CAL.CARB 200** (کلکیریا کارب) روزانہ 2 مرتبہ 4-4 قطرے زبان پر ٹپکا لیا کریں۔ اگر لیموں آپ کو نقصان نہیں کرتا تو صبح نہار منہ ایک گلاس لیموں کا سکنجبین بنا کر پیا کریں۔ صبح کھلی فضا میں تھوڑی چہل قدمی کرلیا کریں دراصل آپ کی جلد کے مسام زیادہ کھلے ہوئے ہیں جب غدود سے پسینے کا اخراج ہوتا ہے تو وہ زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔ اولاد کے سلسلے میں آپ کے لئے دعا گو ہوں۔

وہم کا مسئلہ:

س: ڈاکٹر صاحبہ! میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے وہم کی بیماری ہے، مجھ میں خود اعتمادی نہیں، میری عمر 21 سال ہے۔ میرے رشتے کی بات کہیں چلتی ہے تو کانپنا شروع کر دیتی ہوں، میں قرآن مجید کی تفسیر پڑھنا چاہتی ہوں لیکن استانیوں کے سامنے بیٹھ نہیں سکتی کانپنے لگ جاتی ہوں اور پڑھ نہیں سکتی ہوں۔ پلیز اس بیماری کی دوا تجویز کیجئے۔ (رابعہ۔ مظفر گڑھ)

☆محترمہ رابعہ صاحبہ آپ کے لئے دوا **KALI PHOS 6x** (کالی فاس) مناسب رہے گی اس کی چار، چار گولیاں دن میں چار مرتبہ چوس لیں۔ دوا کے ساتھ میں آپ سے یہ کہوں گی کہ آپ یہ سوچنا چھوڑ دیں کہ آپ میں خود اعتمادی کی کمی ہے آپ سہیلیوں میں زیادہ سے زیادہ گھل مل کر رہیں

ڈاکٹر ام محمد

چاہے آپ کی طبیعت پر گراں گزرے۔ ان سے بات چیت کریں اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوں آہستہ آہستہ آپ کو اپنے اندر تبدیلی محسوس ہوگی۔ جیسا کہ آپ نے لکھا کہ آپ فارغ رہتی ہیں تو آپ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ اپنے دماغ کو گھر کے کاموں میں بٹا کر رکھیں۔

کینسر کا خدشہ:

س: ڈاکٹر صاحبہ! چند مہینوں سے میری طبیعت خراب ہے، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے، بازو چہرہ، آنکھیں سرخ ہوگئیں، منہ کا ذائقہ بھی کھٹا ہو گیا ہے، پٹھوں میں درد رہتا ہے۔ دل ڈوبنے لگتا ہے، لگتا ہے جسم بے جان ہو رہا ہے۔ مجھے وسوسہ ہو رہا ہے کہ کہیں کینسر تو نہیں ہو گیا؟ آپ مجھے مشورہ دیں کیا کروں (ام یوسف کامران۔ علی پور)

☆محترمہ ام یوسف صاحبہ! آپ دوا **CICUTA 200** روزانہ 2 مرتبہ 4-4 قطرے ایک چمچ پانی میں لے لیا کریں۔ جیسا کہ آپ نے کینسر کا خدشہ ظاہر کیا ہے ان شاء اللہ وہ تو نہیں مگر ایک مرتبہ **E.C.G** کروالیں اور بلڈ پریشر بھی چیک کرواتی رہا کریں خاص طور پر جب طبیعت خراب ہو۔ ایک ماہ دوا استعمال کرکے پھر بتائیے گا۔

دانت خراب ہیں:

محترمہ ڈاکٹر صاحبہ! تقریباً چار مہینے پہلے میرا ایک دانت اپنی جگہ سے اکھڑ گیا تھا لیکن اب تک ٹھیک نہیں ہوا، کھانا پینا مشکل ہو گیا ہے، خون بہت آتا ہے براہ کرم میری پریشانی کا حل بتائیے۔ (شمیم اختر۔ مولا پور، کبیر والا)

محترمہ شمیم اختر صاحبہ آپ دوا **ARNICA IM** (آرنیکا) ہفتے میں صرف ایک مرتبہ چار، پانچ قطرے زبان پر ٹپکا لیا کریں اس کے ساتھ **ARNICA 30** روزانہ 4 مرتبہ 4-4 قطرے ایک چمچ پانی میں لیں۔ کلی کرنے کے لئے **CALENDULA ∅** کے 10 قطرے آدھے کپ سادے پانی میں ملا کر دن میں 2 مرتبہ کلی کریں۔ ان شاء اللہ افاقہ ہوگا۔

بچے کے دانت پیلے ہیں:

س: میرا بیٹا پانچویں کلاس میں ہے اسے کم عمری میں سفید بالوں نے سایہ رحمت کر رکھا ہے۔ اسکول میں وہ شرمندہ رہتا ہے، دراصل یہ چیز نسل در نسل چلی آرہی ہے اسی طرح اس کے دانت بھی پیدائشی طور پر پیلے ہیں بہت دوائیاں اور ٹوتھ پیسٹ استعمال کئے لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ مہربانی فرما کر مفید مشورہ دیجئے۔ (ہاجرہ ام حق نواز۔ گڈو بیراج)

☆محترمہ ہاجرہ صاحبہ سفید بالوں کا مسئلہ آج کل بہت عام ہے یہ غیر صحت مند غذا اور آب و ہوا کی وجہ سے بڑھتا جا رہا ہے۔ آپ کا تو موروثی سبب ہے مگر دوسرے عوامل بھی ان میں شریک ہوتے ہیں۔ دوا میں **PHOSPHORIC ACID 200** روزانہ دن میں 2 مرتبہ لیں سر میں لگانے کے لئے انڈے کا تیل استعمال کرکے دیکھیں اور روزانہ ایک دانہ آملے کا مربہ نہار منہ کھلا دیا کریں بہت سے لوگوں کو اس سے فائدہ ہوجاتا ہے۔

آنکھوں کے سامنے لہریں:

ڈاکٹر صاحبہ! میری عمر 20 سال ہے۔ تقریباً سات آٹھ سال پہلے میرے ہاتھ پاؤں سن ہونے لگے تھے، جب ایسا ہوتا تو آنکھوں کے سامنے لہریں نظر آتی ہیں۔ جو کئی رنگوں کی ہوتی ہیں۔ شروع میں چھوٹی سی لہر ہوتی ہے پھر آہستہ آہستہ بڑی ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس وقت آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبہ نظر آتا ہے اور چیزیں دائروں کی شکل اختیار کرجاتی ہیں لفظ بھی ایک کی بجائے دو، دو نظر آنے لگتے ہیں۔ مہربانی فرما کر بہترین علاج تجویز کردیں آپ کی بہت مشکور ہوں گی۔ (رخسانہ جمیل۔ شہر ماتلی)

☆محترمہ رخسانہ جمیل صاحبہ آپ دوا **ABROTANUM 200** (ابروٹینم) دن میں 2 مرتبہ 4-4 قطرے ایک چمچ پانی میں لیں۔ اسی دوا سے ان شاء اللہ آپ کے جسم کے سن ہونے کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ آنکھوں کے لئے کوئی ڈراپس تو میں نہیں کہوں گی کیونکہ یہ لہریں صرف آپ کو محسوس ہوتی ہوں گی بظاہر کوئی بڑے سے بڑا ڈاکٹر بھی دیکھے نظر نہیں آئے گی اس لئے اوپر سے ڈالنے سے بہتر ہے کہ آپ دوا کھائیں اتنا ضرور کہوں گی کہ اگر آپ لینس استعمال کرتی ہیں تو کچھ عرصہ نہ استعمال کریں۔ لینس کو کسی ڈاکٹر سے دوبارہ چیک کروالیں۔

بوٹی کباب

اجزاء: بکرے کا نرم گوشت ½ کلو۔ دہی 1 پیالی۔ نمک حسب ضرورت۔ سرخ مرچ 1 چائے کا چچ۔ ہلدی ½ چائے کا چچ۔ کالی مرچ ½ چائے کا چچ۔ دھنیہ پسا ہوا 2 چائے کا چچ۔ پیاز 6 عدد (چار چار ٹکڑے کرلیں)۔ لیموں 4 عدد ٹکڑے کرلیں۔

ترکیب: دہی میں تمام مصالحوں کو ملالیں اور گوشت کو اس میں ڈال دیں۔ ½ گھنٹے تک دہی کو اس میں جذب ہونے دیں۔ سیخیں لے کر ایک ایک سیخ پر ایک پیاز اور ایک بوٹی کر کے پروئیں۔ کوئلوں کی آنچ پر بھون لیں۔ تیار ہونے پر لیموں کے ساتھ پیش کریں۔

چانپ فرائی

اجزاء: چانپ 1 کلو۔ گھی حسب ضرورت۔ نمک حسب ضرورت۔ سرخ مرچ 1 چائے کا چچ۔ ہری مرچ 3 عدد۔ پسا گرم مصالحہ 1 چائے کا چچ۔ انڈے 2 عدد۔

ترکیب: ایک برتن میں 4 کپ پانی ڈال دیں، چانپ اور نمک مرچ اس میں ڈال کر اتنا پکائے کہ گل جائیں۔ ایک فرائی پین میں گھی گرم کریں۔ انڈے پھینٹ کران میں نمک، مرچ، سبز مرچ اور گرم مصالحہ مکس کریں۔ اب ایک ایک چانپ کو انڈے کے آمیزے میں ڈبو کر گھی میں ہلکی آنچ پر فرائی کریں۔ تیار ہونے پر سلاد کے ساتھ پیش کریں۔

تنوری گوشت

اجزاء: گوشت 1 کلو۔ پیاز 3 عدد۔ ٹماٹر 6 عدد۔ دہی 1 پیالی۔ گھی ½ پیالی۔ نمک حسب ضرورت۔ سرخ مرچ 1½ چائے کا چچ۔ گرم مصالحہ پسا ہوا 1 چائے کا چچ۔

ترکیب: گوشت کے ساتھ تمام اجزاء کو بھاری پیندے کی دیگچی میں ڈال دیں۔ ڈھکن بند کر کے کناروں پر گندھا ہوا آٹا لگا دیں۔ آنچ بہت ہلکی رکھیں اور تقریباً ایک گھنٹے تک پکنے دیں۔ کھول کر دیکھیں اگر گوشت گل گیا ہے تو آنچ تیز کر کے بھون لیں۔ ہرے دھنیے، لیموں اور ادرک کے ساتھ پیش کریں۔

بادامی چاول

اشیاء: چاول باسمتی 2 کپ۔ گھی دو کھانے کے چچ۔ پیاز درمیانہ ایک عدد کٹا ہوا۔ کشمش چوتھائی کپ۔ بادام بھنے ہوئے 2 کھانے کے چچ۔ کری پاؤڈر 1 کھانے کا چچ۔ نمک حسب ذائقہ۔ سیاہ مرچ 1 چائے کا چچ۔ پودینہ تھوڑا سا باریک کٹا ہوا۔

ترکیب: چاول سادہ پانی میں اس طرح پکائیں کہ چچ نہ بنے۔ اب گہرے فرائی پین میں گھی ڈال کر پگھلالیں اور پیاز بھون لیں۔ جب پیاز نرم ہوجائے، تو پکے ہوئے چاولوں میں پیاز اور باقی تمام چیزیں شامل کر کے اچھی طرح مکس کرلیں اور چند منٹ دم پر رکھنے کے بعد چھڑک دیں۔ مزیدار بادامی چاول تیار ہیں۔

چینی تکے

اشیاء: گوشت ایک کلو۔ گھی ڈیڑھ پاؤ۔ لونگ 8 عدد۔ کالی مرچ دس عدد۔ الائچی چھوٹی 6 عدد۔ پیاز آدھی۔ ادرک ایک چھوٹا ٹکڑا۔ خشک دھنیا 3 چٹکی۔ لال مرچ (پسی ہوئی) آدھا چچ۔ نمک حسب ذائقہ۔ دہی حسب ضرورت۔

ترکیب: گوشت کے پتلے پارچے بنالیں۔ تھوڑا سا گھی دیگچی میں ڈال کر کڑکڑائیے اور پارچے ڈال کر لال کرلیں۔ پھر انہیں نکال کر ان پر ادرک کا پانی اور نمک لگائیے۔ اب پیاز کو باریک کریں۔ پھر اسے گرم گھی میں سرخ کرنے کے بعد دہی میں ملادیں اور اسے گوشت کے ساتھ دیگچی میں ڈال کر خوب بھونیں۔ پانی ڈالتی جائیں۔ جب پانی اور دہی خشک ہوجائے تو پارچے نکال کر گھی میں تل لیں اور سیخ پر سینک لیں باقی مصالحہ پیس کر اس پر ڈال دیجیے۔ زبردست چینی تکے تیار ہیں۔

کھانا کیسے پیش کیا جائے؟

گلشن فاطمہ

کھانا تیار کرنا اور اس کو پیش کرنا ایک آرٹ ہے، اچھا بنا ہوا کھانا اگر اچھے طریقے اور سلیقہ شعاری سے پیش نہ کیا جائے تو وہ مزہ نہیں آتا جو سادہ سے کھانے کو سلیقہ شعاری سے پیش کرنے میں آتا ہے، خوبصورت انداز میں پیش کرنے سے جہاں آپ کی ہنر مندی دکھائی دیتی ہے وہاں مہمانوں کی خوشگواری کا سبب بھی بنتی ہے، دسترخوان پر کھانا لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے دسترخوان پر پانی بھرا جگ اور گلاس طریقے سے رکھے جائیں پھر ٹشو پیپر کا ڈبہ، سلاد کی پلیٹیں، ٹوتھ پکس اور نمک دانیاں رکھیں اس کے بعد اگر چاول پکے ہوئے ہوں تو پہلے رائتہ پھر رائتہ ڈالنے والا چچ، چاولوں کی ڈش، ڈش چچ اور پلیٹیں اور سالن کا ڈونگہ، ڈونگہ چچ اور کٹوریاں یا پلیٹیں رکھیں سویٹ ڈش عام طور پر سب سے آخر میں دی جاتی ہے لہذا سویٹ ڈش کیلئے کٹوریاں اور چچ پہلے ہی سے رکھ دیں اور پھر مناسب وقت پر فریج سے ڈش نکال کر رکھ دیں اگر ہر چیز کو اس کے متعلقہ سامان کے ساتھ بالترتیب رکھا جائے تو کوئی چیز بھولتی نہیں بلکہ تمام چیزیں اپنے وقت پر موجود رہتی ہیں، اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب خواتین دسترخوان لگانے میں بے ترتیبی سے کام لیتی ہیں تو پھر کھانا کھانے کے درمیان میں ہی آواز لگاتی ہیں اے گڑیا...... ذرا دو چچ اور ایک چھوٹی پلیٹ تو لیتے آنا، اوہ نمک تو یاد نہیں رہا ارے پہلے جلدی سے نمک لے آ" وغیرہ وغیرہ اس طرح کی آوازوں سے مہمانوں کو بہت ناگواری محسوس ہوتی ہے برتن رکھتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ برتن کا رخ کس طرف ہے جگ اس طرح رکھیں کہ اس کا کنڈا مہمان کے دائیں طرف ہو جو کہ دائیں جانب سے پکڑنے کا احساس دلائے اسی طرح کپ وغیرہ کے کنڈے رکھیں اور پلیٹوں پر بنے ڈیزائن اور پھولوں کا رخ بھی مہمان کی طرف سیدھا رہے۔ کھانا برتنوں میں ڈالتے وقت مہمانوں کی تعداد کو سامنے رکھیں نہ تو اتنا کم ڈالیں کہ کنجوسی ظاہر ہو اور نہ اتنا زیادہ کہ سارا ٹھنڈا ہو جائے۔ گھر کے اندر بھی دسترخوان لگانے کا ایسے ہی اہتمام کریں تاکہ مہمانوں کے سامنے کسی قسم کی دقت محسوس نہ ہو۔ یہ یاد رکھیں کھانا پیش کرنا ہو یا امور خانہ داری میں کوئی بھی کام ہو اُس کو بھرپور سلیقے اور ہنر مندی سے دیں سلیقہ اور ہنر مندی آپ کو زندگی کی ہر موڑ پر خوشیوں اور کامیابیوں کا ایک عجیب احساس دلائے گا ایسا احساس، ایسا مزہ جس سے صرف سلیقہ شعاری آشنا ہوتا ہے۔

امہات المومنین نمبر کے لئے جن قاریات کے مضامین تاخیر سے موصول ہوئے

اخت محمد بلال رفیق، کراچی۔ اخت سردار احمد، بہاول پور۔ نائلہ کامران رعد، لندن۔ بنت عبدالعزیز، ٹنڈو آدم۔ زبیدہ عبدالقیوم، کہروڑپکا۔ اخت مفتی وقار احمد تنولی، ایبٹ آباد۔ بنت محمد دین، پاک پتن۔ ہمشیرہ ملا ہارانا۔ بنت افتخار، واہ کینٹ۔ زوجہ محمد نوید افضل گوندل۔ حمیدہ کنول اور ماجدہ کنول، بھمبر آزاد کشمیر۔ ذوبیہ عبدالقادر، راول پنڈی۔ اہلیہ عطاء اللہ۔ اخت محمد عاصم، بہاول نگر۔ بنت سلیمان حسن انصاری۔ زوجہ محمد ارشد، چنیوٹ۔ طاہرہ فضل منان، لانڈھی۔ بنت محمد سیف الرحمٰن، گوجرہ۔ بنت افتخار احمد، گدوال واہ کینٹ۔ بنت حاجی نور دین، پنجن کسانہ۔ ملک طیبہ منور، ہارون آباد۔ بنت رانا عبدالستار، ملتان۔ بنت مشتاق احمد، فیصل آباد۔ نازیہ عبدالخالق، لاڑکانہ۔ سمیرا لطیف، سمعیہ طارق، انیسہ ادریس، شیخ انعام الحق، لالہ موسیٰ۔ بنت شیخ سراج، کراچی۔ بنت لیاقت علی، بنت اللہ دتہ، پاک پتن۔ اہلیہ قاری حیدر علی، فیصل آباد۔ اہلیہ سید عبدالمجید حسینی، لاہور۔ امید افشاں صغیر، اسماء اکرم، سرگودھا۔ بنت محمد شریف حنفی، شورکوٹ۔ رابعہ سعید، عدیلہ سلیمان، دایا مراد، بھکر۔ جویریہ منیر الزمان، منڈی۔ جویریہ حمید، اٹک۔ شمع اسلم، جنڈانوالہ۔ آسیہ خالد، نواب شاہ۔ زوجہ محمد شعیب گنگوھی، ڈیرہ اسماعیل خان۔ ام حسیب، ڈیرہ اسماعیل خان۔ ثروت طاہر، سیالکوٹ۔ حافظ اسماء، گدو بیراج۔ اہلیہ عمر الیاس، ایبٹ آباد۔ اخت عدنان سفیر عباسی، آزاد کشمیر۔ جویریہ منیر، بہاول پور۔ اخت مولانا حامد عمیر ہاشمی، چنیوٹ۔ اخت اشفاق صدیقی، ریتڑہ۔ بنت عبدالعلیم، حیدر آباد۔ ام انس، راول پنڈی۔ شائستہ نصر اللہ، رحیم یار خان۔ ام ایمن اور ام رومان، مظفر گڑھ۔ ثوبیہ سلیم، گوجرانوالہ۔ ام عبدالرحمٰن، اسلام آباد۔ ام ذیشان وحسان۔ بنت مولانا یٰسین، تونسہ۔ عاصمہ اسلم، ہڑپہ۔ اہلیہ عبدالکریم شاکر، ملیر۔ ام سعد، اسلام آباد۔ حافظ حمیرا سرور، مجاہد آباد۔ رفعت زہرا، اسلام آباد۔ طالبات مدرسہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ملیر۔ محمد علی قریشی، راول پنڈی۔ ثاقب بشیر، کراچی۔ محمد عثمان صدیقی، پہاڑ پور۔ بنت نائلہ اور بنت حلیمہ۔ بنت مولانا عبدالمعبود، راول پنڈی۔ بنت ذوالفقار احمد، کراچی۔ اخت حافظ محمد عمیر حلیم، کھاریاں۔ فرح زیبا (ام ہمامہ)۔ زوجہ عبدالقادر علوی، گوجرانوالہ۔ بنت محمد صالح بستی عثمان والی۔ امۃ الصبور عائشہ، ڈیرہ غازی خان۔ اہلیہ مولانا محمد عاصم، گوجرہ۔ ام عفیرہ، ڈیرہ غازی خان۔ حافظ ماریہ مصطفیٰ، فقیر والی۔ بنت جمیل، نوشہرہ۔ بنت مفتی عبدالرؤف سکھروی۔ ش بنت جمیل احمد۔ س عبدالخالق، وادی سون۔ فائزہ بھانجی سعد حسن شہید رحمہ اللہ، رحیم یار خان۔ ایک بہن۔ مسز حافظ فیضان الحق، بہاول پور۔ ام سودہ، کراچی۔ اخت حاجی امام محمد، تلہ گنگ۔ ام طلحہ عتیق، کراچی۔ مریم خورشید، اوکاڑہ۔ فریدہ کوثر، راول پنڈی۔ طالبہ مدرسہ تہذیب النساء، گوجرہ۔ بنت خالد حسین۔ الماس عالم گیر خان، لانڈھی

مزاحیات

شوہر: بیگم! آج ہمیں کسی ہوٹل میں کھانا کھا لینا چاہئے۔

بیوی: آپ کیا سمجھتے ہیں کہ میں کھانا پکا پکا کر تھک گئی ہوں۔

شوہر: (شرماتے ہوئے) بات یہ نہیں ہے، دراصل میں برتن دھو دھو کر تھک گیا ہوں۔

===☆☆===

ایک شخص کی بینائی کمزور تھی، تیز ہوا کی وجہ سے اس کی ٹوپی گر گئی، وہ ٹوپی کے پیچھے بھاگنے لگا، دیر تک بھاگنے کے بعد ایک خاتون جوان کے پیچھے آرہی تھی۔ بولی ارے میاں کیا کر رہے ہو؟

وہ آدمی بولنے لگا، میری ٹوپی گر گئی ہے۔ ہوا میں ادھر اُدھر جا رہی ہے اس کے پیچھے بھاگ رہا ہوں۔

عورت بولی: میاں نمبر تبدیل کرا لو، جس چیز کے پیچھے تم بھاگ رہے ہو وہ آپ کی ٹوپی نہیں میری مرغی ہے۔ (مرسلہ: نائلہ سلطان، شازیہ سعید۔ ریڑھی)

===☆☆===

چڑیا گھر میں ایک شیر بہت زور سے ڈھارا۔ سب لوگ ادھر ادھر بھاگ گئے۔

لیکن ایک شخص پنجرے کے سامنے کھڑا رہا۔ چڑیا گھر کے ملازم نے اس سے پوچھا: ”کیا آپ کسی چڑیا گھر میں ملازم ہیں؟“ اس شخص نے جواب دیا ”جی نہیں میں شادی شدہ ہوں اور اس طرح کی دھاڑوں کا عادی ہوں۔“ (مرسلہ: نازنین میر جان علی۔ لاہور)

غیر ضروری سامان بطور آرائشی اشیاء

پرانی بیڈ شیٹوں سے مختلف ڈبوں کو خوبصورت بنا کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پلاسٹک کی خالی بوتلوں سے گلدان اور قمقمے بنائے جا سکتے ہیں نیز آئس کریم اسٹکس کی مدد سے بھی مختلف اشیاء مزین کی جا سکتی ہیں۔ شیشے کے وہ برتن اور ڈونگے جن میں دراڑ آ جاتی ہے۔ انہیں بھی پینٹ کر کے مختلف طریقوں سے سجایا جا سکتا ہے۔ نیز ان میں خشک پھول رکھ کر بھی طاق کی زینت بنایا جاتا ہے۔ آپ کسی بھی چیز کی سطح پر ربن کے ذریعے بھی خوبصورت ڈیزائننگ کر سکتے ہیں۔ ربن ورک ایک علیحدہ طریقہ ہے جو بے حد پسند کیا جا رہا ہے۔

گھر کی غیر ضروری بوریوں اور ٹاٹ سے دیدہ زیب بک کور، ٹیبل سیٹ، پائدان بنائے جا سکتے ہیں۔ ان پائدانوں پر اون کی مدد سے کڑھائی بھی ہو جاتی ہے۔ اس طرح کے پائدان اور دیگر آرائشی اشیاء آج کل فیشن بھی ہیں اور انہیں بے حد پسند بھی کیا جاتا ہے۔ تو کیوں نہ آپ اسے خود ہی بنا لیں۔

گھر کے باغ اور پودوں کی کانٹ چھانٹ کے وقت بہت سے پتے ٹہنیاں، بیج وغیرہ نکلتے ہیں۔ ان میں سے اکثر اشیاء ڈرائی فلاور ورک کے لئے استعمال ہو سکتی ہیں گو ان سب اشیاء کو سنبھالنا اور انہیں سکھا کر محفوظ کرنا بہت مشکل ہے لیکن جب یہ مشکلات حل ہو جاتی ہیں تو پھر ان چیزوں سے ایسی آرائشی اشیاء با آسانی بنائی جا سکتی ہیں جو آج کل بازاروں میں بہت مہنگے داموں فروخت ہو رہی ہیں۔

نیز غیر ضروری سامان کے استعمال کا بنیادی نقطہ اس امر حقیقی میں پوشیدہ ہے کہ دنیا کی کوئی بھی چیز ”فالتو“ اور ”بے کار“ نہیں۔ ہاں البتہ ایسا ضرور ہوتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے استعمال میں کمی آ جائے لیکن اگر آپ تھوڑی سی کوشش کریں تو ان ہی غیر ضروری اشیاء کو مختلف طریقوں سے استعمال کر کے کار آمد بنا سکتی ہیں۔ یہاں اس بات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ آپ ہر اس غیر ضروری شے کو اپنے لئے سنبھال کر نہ رکھیں کہ جس سے آرائشی شے بن سکتی ہے کیونکہ اس طرح تو آپ کا سارا گھر ہی ایسے سامان سے بھر جائے گا۔ اس کے برعکس آپ ان ہی اشیاء کو سنبھالیں کہ جس سے آپ آرائشی اشیاء بنا سکتی ہیں، اس طرح آپ کا گھر بھی سمٹا رہے گا اور آپ کی فنی صلاحیتوں کی تشفی بھی بہت کم لاگت میں ہو سکے گی۔

پُھلبھری، برص
LEUCODERMA-VITILIGO
سفید داغ قابل علاج مرض ہے
Steroids Free Most Progressive Treatment
(ماہرِ برص)
ایوارڈ یافتہ اجمل زیدی
ایوارڈ یافتہ
کے دورۂ پاکستان کا مستقل پروگرام

کراچی قیام	13 مارچ تا 27 مارچ، 13 جولائی تا 27 جولائی، 13 نومبر تا 27 نومبر ہوٹل مہران، شاہراہ فیصل، کراچی۔ فون: 9-(021)5660851 موبائل: (0300)8566188
ملتان قیام	28 مارچ تا 8 اپریل، 28 جولائی تا 8 اگست، 28 نومبر تا 7 دسمبر ہوٹل سلور سینڈ، ریلوے روڈ نزد چوک عزیز ہوٹل، ملتان۔ فون (061)518061-62/582803 موبائل (0300)8566188
پشاور قیام	یکم فروری تا 10 فروری، یکم جون تا 10 جون، یکم اکتوبر تا 10 اکتوبر ہوٹل امین، جی ٹی روڈ ہشت نگری چوک پشاور شہر فون: 19-(091)218215 موبائل: (0300)8566188
اسلام آباد مستقل پتہ	8 اپریل تا 30 مئی، 8 اگست تا 30 ستمبر، 9 دسمبر تا 30 جنوری مکان نمبر 62 سٹریٹ نمبر 20 سیکٹر G-8-1 تعلیمی چوک (سرایا چوک) اسلام آباد فون: (051)-2255880-2854595 موبائل (0300)8566188
لاہور قیام	14 فروری تا 27 فروری، 14 جون تا 27 جون، 14 اکتوبر تا 27 اکتوبر عامر ہوٹل، لوئر مال نزد سیشن کورٹ، لاہور فون: 19-(042)7115015 موبائل: (0300)8566188

E-mail:syedajmalzaidi@hotmail.com - syedajmalzaidi@yahoo.co.uk

زیبی جیولرز
ZAIBI JEWELLERS
S.B. 7/70 Zaibunnisa Street, Saddar, Karachi-74400.
Voic: 5677786,5215455, Fax: + 92(21) 5675967
E-mail: nain888@hotmail.com
علماء کرام کے لئے خصوصی رعایت
نوٹ: زکوۃ کے حساب کیلئے فون پر رابطہ کر سکتے ہیں

مشکلات کا حل

بے پردگی سے پردے کی طرف

بنت جمیل کراچی

میرا تعلق جس خاندان سے ہے وہاں کی عورتیں پردے پر خاص توجہ نہیں دیتیں اگر پردہ کر بھی لیا تو وہ بھی روایتی نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر کیا جائے۔ جب اللہ تعالیٰ راستہ دکھائے تو کوئی مشکل مشکل نہیں رہتی۔ میں بھی پہلے پردہ نہیں کرتی تھی۔ مگر یہ اللہ کی خاص مہربانی اور رحمت ہے کہ اللہ نے مجھے سیدھی راہ دکھائی یہ ان دنوں کی بات ہے جب میری بھتیجی کو قرآن پڑھانے کے لئے معلمہ کی ضرورت پیش آئی، اللہ نے ایسی آسانی پیدا کی کہ معلمہ ہمارے گھر کے قریب چند قدم کے فاصلے پر رہتی تھی۔ بھتیجی وہاں جانے لگی چونکہ میری قرآن مجید کی تجوید ٹھیک نہیں تھی سو میں بھی وہاں تجوید پڑھنے کے لئے جانے لگی۔ معلمہ نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ میں بھی درس میں باقاعدہ شریک ہوتی۔ شرعی پردے کا مجھے کچھ خاص علم نہ تھا۔ لیکن درس میں شرکت کی وجہ سے پردے کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔ برقعہ تو میں اوڑھتی تھی لیکن باہر جاتے وقت، اگر گھر میں کوئی غیر محرم آجائے تو ان سے پردہ نہیں کرتی تھی۔ لیکن جب پردے کی اہمیت کا اندازہ ہوا تو کچھ عجیب سی کیفیت محسوس ہوئی ایک انجانا سا خوف محسوس ہوا۔ لیکن آہستہ آہستہ میں نے خود کو اس طرف لانے کی کوشش کی۔ جب کوئی غیر مرد گھر میں آتا تو میں کسی دوسرے کمرے میں چلی جاتی اور بات بھی نہ کرتی۔ شروع شروع میں مشکل تو ضرور پیش آئی خاص کہ اگر کوئی شادی بیاہ کی محفل ہو تو اس موقع پر لیکن جب اللہ کی مدد ہو تو کوئی مشکل مشکل نہیں رہتی میں شادی بیاہ کی محفلوں میں اپنا برقع نہیں اتارتی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے شرعی پردہ کرنے میں مجھے کسی مخالفت کا سامنا نہیں کرنا پڑا نہ گھر والوں کی طرف سے اور نہ خاندان والوں کی طرف سے اگرچہ میں اپنے خاندان کی پہلی لڑکی تھی جس نے شرعی پردہ کی طرف قدم اٹھایا۔ ہمارے خاندان کی عورتیں اگرچہ پردہ نہیں کرتیں لیکن سب ہی نے میرے اس اقدام کو سراہا۔ اب اگر میں جہاں بھی جاتی ہوں تو میری دعا اور کوشش ہوتی ہے کہ میں اپنے خاندان کی عورتوں کو بھی اس طرف لاؤں کیونکہ بے چینی کی جو کیفیت آپ بے پردگی میں محسوس کریں گی وہ پردے میں نہیں، اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں جو سکون اور عزت ہے وہ کہیں اور نہیں۔ بے پردگی کی وجہ سے نہ ہی نماز پڑھنے میں کوئی دلچسپی تھی اور نہ قرآن پڑھنے میں۔ معلمہ کے پاس جانے سے پہلے مجھے صرف دس سورتیں یاد تھیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے عم سپارہ حفظ کرلیا۔ واقعی تقویٰ اختیار کرنے میں ہی دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔ میری تمام قاریات سے گزارش ہے کہ آپ بھی آج سے ہی پردہ شروع کریں پھر دیکھیں گی کہ اللہ کا قرب کس طرح حاصل ہوتا ہے آخر میں ان تمام قاریات کے لئے دعا گو ہوں جن کے حالات پڑھنے سے مجھے اللہ کا قرب حاصل ہوا۔ اللھم ثبت قلوبنا علی طاعتک

BSENA
UNANI LABORATORIES SUKKUR
نیا عرقِ شیریں
نقالوں سے ہوشیار رہیں
بچوں کی صحت کا محافظ
نیا عرقِ شیریں
43 سال سے آزمودہ سو فیصد خالص عرقِ شیریں ماؤں کے مکمل اعتماد کے ساتھ
B-Sena Unani Laboratories P.O.Box No. 108 Opp. Govt. Degree College Shikarpur Road, Sukkur.

موسم سرما کی خصوصی سوغات: حلوہ گاجر، حلوہ سوہن، حلوہ پستہ
عصرِ شیریں™
ISO
DeMarks
بلاک 13-A ممتاز منزل، مین یونیورسٹی روڈ، بالمقابل PIA پلانیٹیریم، کراچی پاکستان۔
گلشن اقبال
TEL: 92-21-4981829
FAX: 92-21-4982518

ہر بدھ کو روزنامہ اسلام کے ساتھ شائع ہوتا ہے

روزنامہ اسلام

خواتین کا اسلام

103

بدھ 13 محرم 1426ھ مطابق 23 فروری 2005ء

کرامت بن گئی شامت

پردہ کیوں ضروری ہے؟

عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی

اَب لیجیے چائے کا اَصل مزہ
جاندار چائے میں
جاندار چائے جاندار آفر
Ph: 051-4449158-4440616
Plot No.210, I-9, Industrial Area, Islamabad

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسِ قرآن و حدیث

بُخل

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

برے اخلاق میں سے ایک بدترین خلق بخل بھی ہے، یوں تو بخل کے کئی درجات ہیں لیکن بخل کا بدترین درجہ یہ ہے کہ انسان ضرورت کے باوجود اپنی ذات پر بھی خرچ نہ کرے، کتنے ہی بخیل ہوتے ہیں جو بیمار پڑ جاتے ہیں مگر روپیہ ہوتے ہوئے بھی علاج نہیں کرتے، ان کا لباس پھٹ جاتا ہے مگر نیا خریدنے کو ان کا دل نہیں چاہتا۔ ان کے اہل و عیال اور عزیز و اقارب ضرورت مند ہوتے ہیں مگر ان پر ایک پائی بھی خرچ نہیں کرتے، دین اسلام کی اشاعت کے لئے انہیں پکارا جاتا ہے مگر وہ کبھی لبیک نہیں کہتے، انہیں کمانے، جمع کرنے اور بچا بچا کر رکھنے کا فن تو آتا ہے مگر خرچ کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا، اندازہ کیجئے ان دو انسانوں کے درمیان کتنا تفاوت (فرق) ہے جن میں سے ایک کا حال یہ ہے کہ وہ ذاتی ضروریات دبا کر دوسروں پر خرچ کرنے میں سکون محسوس کرتا ہے، صحابہ کرام کے اندر یہی صفت پائی جاتی تھی، رب تعالیٰ سورۃ حشر میں ان کے ایثار کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں "وہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو کتنی ہی سخت حاجت ہو" اصحاب ایثار کے مقابلے میں بخیلوں کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی ہے، سورۃ آل عمران میں ہے "جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں بخل کو اپنے لئے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لئے نہایت بدتر ہے، عنقریب قیامت والے دن انہیں اپنے بخل کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے"

بعض ایسے سیاہ دل بھی ہوتے ہیں جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور اللہ نے انہیں اپنی جن نعمتوں سے نوازا ہوتا ہے انہیں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ لوگ انہیں فقیر اور غریب سمجھیں۔ سورۂ نساء میں ایسے سیاہ دلوں کے بارے میں کہا گیا "جو لوگ خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنے کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا فضل انہیں دے رکھا ہے اسے چھپا لیتے ہیں ہم نے ان کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

بخل چونکہ بدترین خلق ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے یہ دعا مانگتے ہوئے سنا "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر اور غم سے، عاجز آنے اور سستی سے، بخل اور بزدلی سے، قرض کے بوجھ اور انسانوں کے تسلط اور غلبے سے"

مسند احمد میں ایک بڑا پر لطف واقعہ مذکور ہے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ فلاں شخص کا میرے باغ میں ایک درخت ہے مجھے (اس کے بار بار آنے سے) تکلیف ہوتی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعلقہ شخص کو بلا کر فرمایا کہ فلاں کے باغ میں جو تمہارا درخت ہے وہ مجھے بیچ دو، اس نے انکار کر دیا آپ نے فرمایا چلو مجھے ہبہ کر دو، اس نے کہا ہبہ بھی نہیں کروں گا، آپ نے فرمایا جنت میں اس کے بدلے درخت لے لینا، اس نے اس پیشکش کو بھی منظور نہ کیا تو آپ نے فرمایا "میں نے تجھ سے بڑا بخیل کوئی نہیں دیکھا سوائے اس شخص کے جو سلام کرنے میں بھی بخل کرتا ہو"۔ سلام کا جواب نہ دینے والے کی طرح آپ نے اس شخص کو بھی بہت بڑا بخیل قرار دیا ہے جسے آپ پر درود شریف پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن گھر سے نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں انسانوں میں سے سب سے بڑے بخیل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں آپ نے فرمایا "جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو لیکن وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے تو یہ انسانوں میں سے سب سے بڑا بخیل ہے"

اس میں شک ہی کیا ہے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہی سچ ہے اس لئے کہ عالمِ انسانیت کے سب سے بڑے محسن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کے احسانات بے شمار ہیں، ان احسانات کا بدلہ اور تو ہم کیا دے سکتے ہیں کم از کم درود شریف تو پڑھ سکتے ہیں بالخصوص جب آپ کا نام نامی ہمارے سامنے ذکر کیا جائے تب تو ہدیہ درود آپ پر ضرور بھیجنا چاہئے۔ وہ شخص کتنا حرماں نصیب ہے جسے آپ کا اسمِ گرامی سن کر بھی زبان ہلانے کی توفیق نہیں ہوتی۔

جو شخص مالی استطاعت کے باوجود اپنے غریب رشتہ داروں پر خرچ نہیں کرتا، حدیث میں اسی کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے اور اسے وعید بھی سنائی گئی ہے، جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے کسی رشتہ دار کے پاس آئے اور اس سے اللہ کے عطا کردہ فضل کا سوال کرے مگر وہ بخل کرتے ہوئے انکار کر دے تو اللہ اس کے لئے قیامت کے دن دوزخ سے ایک (مخصوص قسم کا) سانپ نکالے گا جس کا نام "شجاع" ہوگا پھر یہ سانپ اس بخیل کے گلے میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا" اللہ کی نظر میں بخیل کتنا رذیل اور قابل نفرت ہے؟ اس کا اندازہ طبرانی کی اس روایت سے ہوتا ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس میں ایسی نعمتیں پیدا فرمائیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی کسی کے دل میں ان کے بارے میں گمان آیا، پھر جنت کو حکم دیا کہ کچھ بولو "جنت بولی" مومن کامیاب ہو گئے" پھر اللہ نے فرمایا میری عزت کی قسم! تیرے اندر کوئی بخیل داخل ہو کر میرا قرب حاصل نہیں کر سکے گا۔ بخل کے بارے میں چند صحابہ اور مشائخ کے اقوال بھی ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "بخل ذلت کی چادر ہے اور بسا اوقات سخی اپنی سخاوت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔"

حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے (اپنے ہی اعمال کی وجہ سے اس کے) ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے بدترین لوگوں کو ان پر مسلط فرما دیتے ہیں اور ان کا رزق بخیلوں کے ہاتھ میں رکھ دیتے ہیں" حضرت بشر بن حارثی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "بخیل کی طرف دیکھنا دل میں قساوت پیدا کر دیتا ہے اور بخیلوں کی ملاقات ایمان والوں کے لئے حزن و ملال کا سبب ہوتی ہے" آخر میں اجمالی طور پر بخل کے نقصانات پر نظر ڈال لیجئے۔

۱۔ بخل ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا۔
۲۔ بہت سارے برے اخلاق کی بنیاد بخل پر ہے۔
۳۔ بخیل اللہ کی نظر میں مبغوض اور انسانوں کی نظر میں بھی قابلِ نفرت ہوتا ہے۔
۴۔ بخل، اللہ کے بارے میں بدگمانی کی علامت ہے۔
۵۔ بخل قلتِ عقل اور بدتدبیری کی دلیل ہے۔
۶۔ بخل کی وجہ سے مالک اور سردار بھی ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے۔
۷۔ بخیل دنیا میں محروم اور پریشان رہتا ہے اور آخرت میں اس سے مؤاخذہ (گرفت) ہوگا۔

دعا

آندھی اور تیز و تند ہوا کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَاباً، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحاً وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحاً. (ابو داؤد)

''اے اللہ! یہ ہوا ہمارے حق میں رحمت اور سامان حیات ہو، عذاب اور سامان ہلاکت نہ ہو، یہ وہ نہ ہو جس کو قرآن نے ''ریح'' (عذاب والی ہوا) کہا ہے، وہ ہو جس کو ''ریاح'' (رحمت والی ہوا) کہا ہے۔'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی تیز ہوا چلتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زانوؤں کے بل اللہ تعالیٰ کے حضور میں جھک جاتے اور دعا کرتے: (مسند الشافعی والبیہقی)

تعمیر فکر

شکوہ جوابِ شکوہ

ملتان کی ایک قاریہ عشرت خان کا خط میرے سامنے ہے...... اس میں وہ سب کچھ ہے جو کسی رسالے کے ایڈیٹر کو ارسال کردہ خط میں لکھا جاتا ہے۔ مثلاً تعریف ہے...... دعائیں ہیں...... حوصلہ بڑھانے کی باتیں ہیں...... مگر ایک شکوہ بھی ہے...... یہ ایک ایسا شکوہ ہے جو صرف انہی کو نہیں اور بھی بہت سے لوگ شکوہ کناں ہیں...... راقم جب بھی اپنے والدین کی زیارت کے لئے وطن جاتا ہے تو اہل محبت ملاقات کے وقت یہ شکایت ضرور کرتے ہیں...... میں ٹپٹا کر رہ جاتا ہوں...... تب ''جائے رفتن نہ پائے ماندن'' والی کیفیت ہوتی ہے...... دل چاہتا ہے کہ بھاگ لوں مگر......! آپ سوچ رہے ہوں گے یہ آج شکوہ شکوہ لگا رکھی ہے...... آپ کو اس شکوے پر شکایت ہو رہی ہوگی...... قبل اس کے کہ آپ کا پیمانہ صبر لبریز ہونے لگے آپ کو بتاتا ہوں کہ شکوہ ہے کیا؟...... محترمہ عشرت خان نے لکھا ہے کہ...... ''جو رسالہ ہمیں ڈاک والا دے جاتا ہے اس پر کوئی پن نہیں لگی ہوتی، جب وہ گیٹ پر پھینک کر جاتا ہے اس کے ورق علیحدہ ہو جاتے ہیں، جتنی محنت سے آپ اس کو ترتیب دیتے ہیں اتنی محنت سے اسے ضائع بھی کرتے ہیں، ویسے میں نے ایک سوئی دھاگہ اپنے کمرے میں رکھا ہوا ہے جب بھی رسالہ ملتا ہے میں اسے سی لیتی ہوں۔ آپ اگر رسالے کے اوراق پر پن نہیں لگا سکتے تو دوسری بہنوں کے لئے لکھ دیجئے کہ سوئی دھاگہ لے کر وہ خود سی لیا کریں''...... یقین جانئے اس خط نے میرا ایک مسئلہ حل کر دیا ہے...... اب مجھے کسی کے سامنے لاجواب نہیں ہونا پڑے گا،...... میں ہی اتنا پھسڈی نکلا کہ اتنا آسان اور سادہ حل پن نہ لگنے کا شکوہ کرنے والوں کو نہیں بتا سکا...... چلئے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ ''پن'' کا نہ پایا جانا محض کسی ایک فرد کے لئے مسئلہ نہیں بین الاضلاعی بلکہ بین الصوبائی مسئلہ ہے...... تو محترم قارئین و قاریات! آپ کی شکایتیں سر آنکھوں پر...... آپ کے شکوے بجا...... آپ کے مخلصانہ مشورے ہمارے لئے سرمایہ...... میں اگر آپ کو پرنٹنگ اور ترسیل اور ان دونوں کے درمیان کے مراحل بتانے بیٹھوں تو پورا ایک مضمون درکار ہے...... مختصراً عرض ہے کہ آپ کی شکایات بارہا پریس والوں کو پہنچائی گئی ہیں...... لیکن ڈھاک کے وہی تین پات ہی رہے...... لہٰذا آج فیصلہ کیا کہ میں بھی آپ کے احتجاج میں شریک ہو جاؤں اور ان سطور کے ذریعے پریس والوں تک اپنا اور آپ سب کا احتجاج ریکارڈ کرواؤں...... (تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے)...... مگر اس کے ساتھ ساتھ آپ سے بھی ایک گذارش ہے کہ...... تھوڑی سی محنت آپ بھی کر لیا کریں...... میرا مطلب ہے کہ...... جہاں آپ لوگوں کو ہماری محنت کا احساس ہے وہیں آپ بھی معمولی سی کوشش کر کے ہماری محنت میں شامل ہو جایا کیجئے...... یہ ظاہر سی بات ہے کہ ہماری محنت پیٹ کے دھندے کی نہیں...... فیکٹری یا مل لگانے کی نہیں...... دین کی محنت ہے...... آپ کے پاس جب بھی ایسا پرچہ پہنچے جس پر پن نہ لگی ہو تو سوئی دھاگہ لے کر سی لیا کریں...... کیا خیال ہے؟...... ہاں اپنی طرف سے ہم لوگ اس بات کے ذمے دار ہیں کہ آپ کو میگزین مکمل حالت میں ارسال کریں...... اس کے لئے ان شاء اللہ پریس والوں کو مسلسل توجہ دلاتے رہیں گے۔ والسلام...... محمد احمد حافظ

سیلابِ معاصی میں نہ بہنا میری بہنا

ماحول کے ہر تیر کو سہنا مری بہنا
سیلابِ معاصی میں نہ بہنا مری بہنا
گو لاکھ ترقی کرے دنیا یہ بہرحال
ہر حال میں پردے ہی میں رہنا مری بہنا
گر چاہے کہ گہنائے نہیں مہر شرافت
کر زیب تن عفت کا ہی گہنا مری بہنا
کیوں شوق ہے زن بننے کا بھائی مرے بھائی
کیوں مرد بنی پھرتی ہے بہنا مری بہنا
کیونکر تو پہنتی ہے لباس ایسا کہ جس کو
اسلاف نے ہرگز نہیں پہنا مری بہنا
دنیا میں ترے بھائی اثرؔ نے کی نصیحت
محشر میں مداہن نہیں کہنا مری بہنا

اثر جونپوری

خط وکتابت کا پتہ ''خواتین کا اسلام'' دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی

ای میل islamforwomen@hotmail.com فیکس 021-6622240 فون 021-6683301

خواتین کا اسلام اب انٹر نیٹ پر بھی
www.dailyislam.net.pk

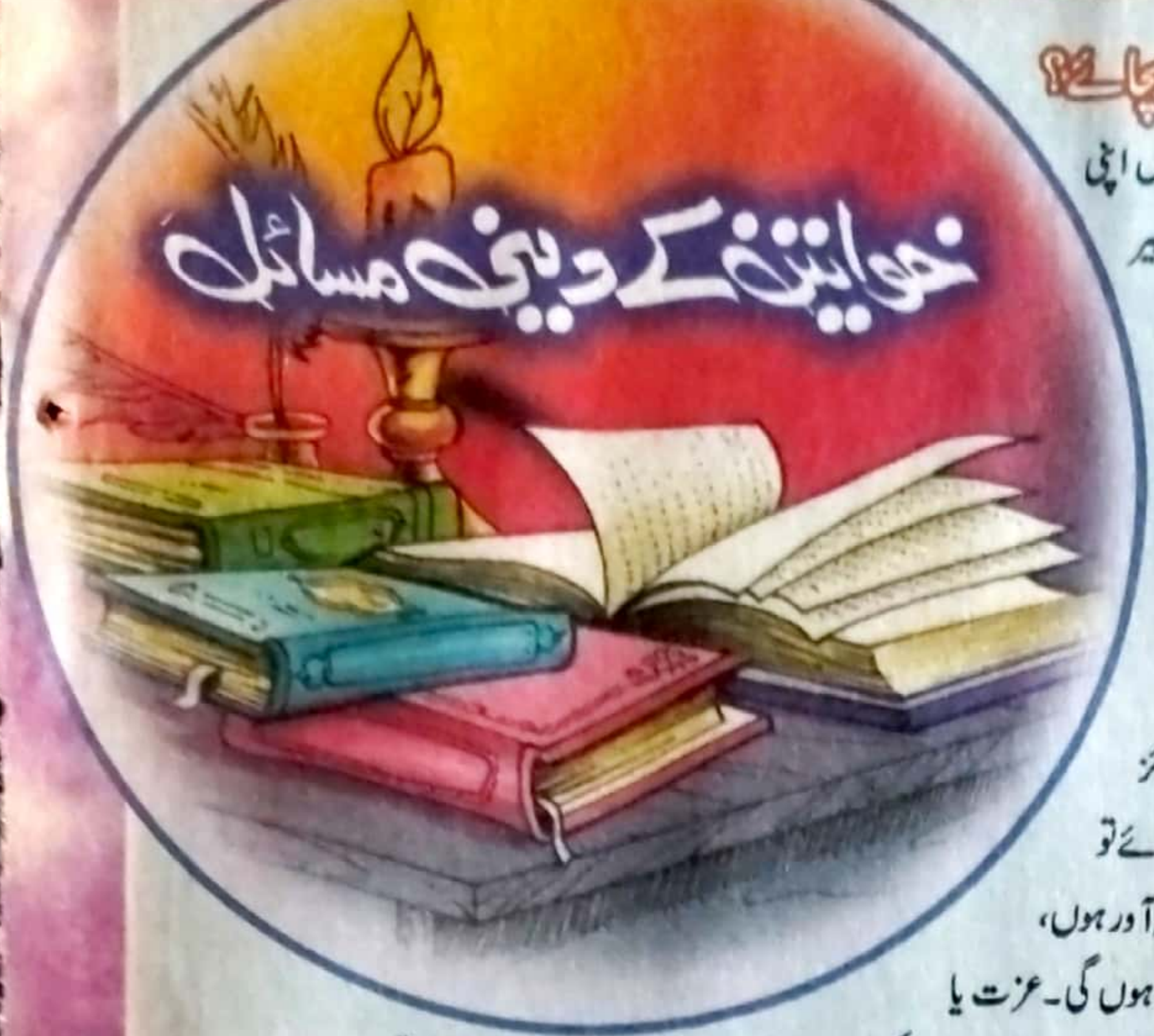

مبارک خواب:

سوال: مجھے چار دفعہ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ مختلف کیفیات میں دیکھا لیکن عجیب بات یہ کہ چہرۂ انور کا دیدار نہیں ہوتا، نہ معلوم اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کے بعد میں نے ٹی وی دیکھنا اور میوزک سننا بھی چھوڑ دیا ہے۔ اب میں کیا عمل کروں کہ مکمل دیدار ہو؟ (ایک بیٹی، گاؤں ڈھیر مونڈ)

جواب: خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سعادت عظمیٰ ہے، اس پر جتنا رشک کیا جائے کم ہے لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی ذہن نشین رہے کہ یہ ایک غیر اختیاری چیز ہے۔ مدارِ نجات اور قرب الٰہی کا واحد ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و حکم برداری ہے، جو مسلمان شریعت کا پابند اور صورت و سیرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو ہے وہ یقیناً کامیاب ہے، خواہ خواب میں عمر بھر کبھی اسے زیارت نصیب نہ ہو اور اتباع سنت سے محروم بے دین شخص سراسر ناکام ہے خواہ اسے خواب میں زیارت ہو بھی جائے، آپ نے بہت اچھا کیا کہ ٹی وی اور میوزک سے توبہ کر لی، دیگر احکام (شرعی پردہ وغیرہ) کی بھی پابندی کیجئے۔ یہی روح ہے زیارت نبوی کی۔ باقی چہرۂ انور کا دیدار نہ ہونا کوئی ایسی محرومی نہیں جس کے تدارک کی فکر کی جائے گو کہ اس کی آرزو ایک نیک اور پاکیزہ آرزو ہے۔ اتباع سنت کے ساتھ ساتھ درود شریف کی کثرت شاید اس سعادت کے حصول کا ذریعہ بن جائے۔

عالمہ بننے کا شوق:

سوال: میری بیٹی عالمہ بننا چاہتی ہے اور مندرجہ بالا مسئلہ جان کر اس کا شوق علم مزید بڑھ گیا ہے لیکن سنا ہے لڑکیوں کے مدرسہ میں داخلہ لینا جائز نہیں۔ اگر پردے کا مکمل انتظام ہو پھر بھی داخلہ لینا جائزہ نہیں؟ یہ جو آتا ہے کہ صحابیات زمانہ رسالت میں بدھ کے روز جمع ہو کر علم دین حاصل کرتی تھیں، اس حدیث کا کیا مطلب؟ (ایضاً)

جواب: عالمہ بننا جائز ہے اگر قریب میں کوئی مدرسۃ البنات موجود ہے جہاں باپردہ روزانہ آ جا سکتی ہوں تو داخلہ لے لیں اور ایسی سہولت میسر نہ ہو تو بچی کو باہر نہ بھیجیں، ایسی صورت میں عالمہ بننے کے بجائے اتنا ہی کافی ہے کہ بچی ناظرہ قرآن مجید تجوید سے پڑھ لے اور اردو اس قدر لکھ پڑھ لے کہ مطالعہ کر کے دینی کتابیں سمجھ سکے اور اپنی ضرورت کے مسائل معلوم کر سکے، بہشتی زیور میں ضرورت کے اکثر مسائل جمع کر دیئے گئے ہیں، اس کا اچھی طرح سمجھ کر مطالعہ ضرورت کے مسائل معلوم کرنے کے لئے بہت مفید اور ان شاء اللہ کافی ہے۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو بذریعہ خط یا فون کسی مستند عالم دین سے معلوم کی جا سکتی ہے باقی سوال میں مذکور روایت (کہ صحابیات زمانہ رسالت میں الخ) کی مجھے تحقیق نہیں، اگر ثابت ہو تو بھی اس سے مقصد ضرورت کے مسائل سیکھنا ہے نہ کہ اصطلاحی معنوں میں عالمہ بننا۔

عورت اپنی عزت کیسے بچائے؟

سوال: جنگی حالات میں عورتیں اپنی عزت بچانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کریں؟ خودکشی کرنا یا فدائی حملہ کرنا جائز ہوگا؟ (ایک بیٹی)

جواب: دشمن کو ختم کرنے یا اسے بڑے نقصان سے دوچار کرنے کی خاطر فدائی حملہ کرنا جائز ہے۔ خودکشی کسی صورت جائز نہیں، دشمن خدانخواستہ سر پر آ جائے تو خود سپردگی کی بجائے اس پر حملہ آور ہوں، غالب رہیں تو غازی ورنہ شہید ہوں گی۔ عزت یا جان یا مال بچاتے ہوئے جو مسلمان مارا جائے حدیث کی رو سے وہ شہید ہے۔

گھبراہٹ کا علاج:

سوال: مجلس میں حق بات کہتے ہوئے گھبراہٹ طاری ہوتی ہے، بعض اوقات بات بھول جاتی ہوں، بعد میں سوچتی ہوں جانے کیا ہو گیا تھا؟ ایسا طریقہ بتا دیجئے کہ اعتماد و مضبوطی سے اپنی بات کہہ سکوں (ایضاً)

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

جواب: بات شروع کرنے سے پہلے دل میں دعاء کر لیجئے اور ۳ بار یہ آیات پڑھ لیجئے۔

رب اشرح لی صدری ویسرلی امری. و احلل عقدة من لسانی ، یفقهوا قولی.

ٹیڑھی مانگ نکالنا:

سوال: بہت سے لوگ ٹیڑھی یا کیڑے نما مانگ نکالتے ہیں کہ یہ چہرے کی مناسبت سے اچھی لگتی ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟ (ایضاً)

جواب: یہ ناجائز اور دشمنان اسلام کی نقالی ہے، مانگ سیدھی نکالنی چاہئے۔ ٹیڑھی مانگ کو اچھا سمجھنا بھی بدذوقی کی علامت ہے۔

حصول علم کا طریقہ:

سوال: علم کے فضائل پڑھ کر دل میں حصول علم کی خواہش پیدا ہو گئی ہے۔ اس بارے میں رہنمائی کیجئے۔ (ایضاً)

جواب: یہ پاکیزہ خواہش مبارک ہو۔ علم ضرور حاصل کیجئے لیکن حصول علم کا طریقہ کیا ہو؟ اس کا تعین اپنے حالات کو مدنظر رکھ کر خود کیجئے۔ گھر میں رہ کر کسی خاتون یا محرم مرد سے تعلیم حاصل کر سکیں تو سب سے بہتر ہے۔ بصورت دیگر اگر قریب میں کوئی مدرسۃ البنات ہو جس میں پڑھ کر شام کو گھر لوٹ سکیں تو داخلہ لے لیں اور آتے جاتے پردے کی پابندی کریں۔ ورنہ گھر بیٹھے دینی کتابوں کا مطالعہ کرتی رہیں اور ضرورت کے مسائل بذریعہ فون یا خط و کتابت کسی مستند عالم دین سے پوچھتی رہیں۔

بلاتحقیق دین کی بات کرنا:

سوال: آج کل عوام بلکہ بہت سے خواص بھی دین کے نام پر ایسی غیر مستند اور بے سروپا باتیں بیان کرتے دکھائی دیتے ہیں جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، کیا ان سے باز پرس نہ ہوگی؟ (ایضاً)

جواب: دین کی کوئی سی بات بلاتحقیق کرنا جائز نہیں، اگر کسی کو غلط مسئلہ بتا دیا تو یہ متعدی گناہ ہے، آگے جہاں تک اس غلط مسئلہ کی اشاعت ہوگی، جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے، سب کا گناہ اس پر ہوگا اور قرآن و حدیث کے حوالہ سے کوئی بات کرنا تو حد درجہ نازک معاملہ ہے، اس میں جتنی احتیاط کی جائے کم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من قال فی القران برایه فاصاب فقد اخطأ (ترمذی ، احمد)

"جس نے قرآن مجید میں رائے زنی کی، چاہے درست ہی کہا تو بھی غلطی کی" اپنی رائے سے درست بات کہنے پر یہ وعید ہے تو غلط بات کہنے کا کتنا وبال ہوگا؟ اور حدیث کے باب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار (متفق علیه)

"جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے" عام مسلمانوں کو چاہئے کہ ہر باریش شخص کو عالم نہ سمجھ لیں۔ دین کے معاملے میں صرف ایسے شخص سے رجوع کریں جس کے متعلق کامل اطمینان ہو کہ یہ کسی مستند ادارے کا فارغ اور لائق اعتماد عالم دین ہے۔ اعتماد و استناد کی سب سے بڑی دلیل اہل حق کا اعتماد ہے، پس جس پر وقت کے علماء و مشائخ اور دیندار مسلمانوں کو اعتماد ہو اس پر اعتماد کیا جائے۔

عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن خدا کے پیغمبر اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں"

یہ آیت مبارکہ 5 ہجری کو نازل ہوئی جو اس بات کی بشارت تھی کہ حق تعالیٰ نے اتنا بڑا احسان فرمایا کہ ایسے عظیم الشان پیغمبر اور پیغمبروں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس امت کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رتبہ اور زمانے ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں اللہ جل شانہ نے عہد نبوت کے سب سے بڑے مجمع میں یہ اعلان فرمایا۔

"ترجمہ: آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کیا"۔

نبوت جس کا مقصد دین کی عمارت میں کسی نہ کسی اینٹ کا اضافہ تھا وہ آج تکمیل کو پہنچ گئی۔ اس عقیدہ کا منکر قطعاً کافر اور ملتِ اسلامیہ سے خارج ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، سید المرسلین، خاتم النبیین بنایا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے سردار اور سرتاج ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہمہ گیر اور عالم گیر دین عطا فرمایا جسے تمام ادیان پر غالب کر دیا۔ تاریخ آمنہ کے درِ یتیم کو انسانیت کا سب سے بڑا محسن قرار دیتی ہے۔ غیر مسلم دانشوروں نے بھی انسانیت کا وقار بلند کرنے والے عظیم قائد کو خراج عقیدت پیش کرنے میں بخل سے کام نہیں لیا لیکن اس کے برعکس مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے صرف دعویٰ نبوت ہی نہیں کیا بلکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی ناپاک جسارت بھی کی۔

مرزا قادیانی کی ایسی تمام تحریریں اس کی پراگندہ، کافرانہ اور مرتدانہ ذہنیت کا ثبوت ہیں قادیانیت کے جال میں پھنسنے والے اور قادیانیت سے متعلق نرم گوشہ رکھنے والے حضرات و خواتین ان تمام حوالہ جات کو پڑھیں اور خدارا اپنی آخرت و عاقبت کو درست کریں اور سوچیں کہ کیا کسی مذہب کا بانی اتنی غلیظ ذہنیت کا مظاہرہ کر سکتا ہے؟ اور کیا ان تحریرات کے بعد مرزا قادیانی سے لے کر مرزا طاہر تک دعویٰ اسلام درست ہے؟؟؟

صائمہ اشفاق عباسی

ناموسِ رسالت کا تحفظ اور عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی نہایت ہی عظیم الشان اور مبارک کام ہے۔ نبوت اور رسالت کی ابتداء سیدنا آدم علیہ السلام سے ہوئی اور اس کی تکمیل و خاتمیت تاجدار ختم نبوت سیدنا محمد رسول اللہ کی ذات گرامی پر ہوئی۔ آپ کے بعد اب قیامت تک کسی کو منصب نبوت و رسالت عطا نہیں کیا جائے گا۔

ختم نبوت کا عقیدہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چودہ سو سالہ متفقہ اجتماعی عقیدہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توحید کو پھیلانے، شرک و کفر کو مٹانے اور اسلام کی تبلیغ کے لئے جتنی لڑائیاں اور جنگیں ہوئیں ان سب میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد تقریباً دو سو انسٹھ کے لگ بھگ ہے جبکہ زمانۂ خلافت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے ہم خیال منکرین ختم نبوت کی سرکوبی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو جنگ لڑی گئی صرف اس ایک جنگ میں مرتبہ شہادت سے سرفراز ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد 1200 سے زیادہ ہے۔ جن میں سات سو شہداء حفاظ و قراء قرآن کریم تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کو پورے اسلام کے دفاع کے لئے اتنی قربانی نہیں دینی پڑی جتنی صرف عقیدۂ تحفظِ ختم نبوت کے لئے دینی پڑی۔

وہ لوگ اللہ جل شانہ کا شکر ادا کریں جن کو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس مبارک کام پر لگایا وہ قرآن پاک کی بشارت۔ "اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔" کا مصداق ہیں اور وہ دنیا میں بھی آں حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی عنایات والطافات کا مورد ہیں اور آخرت میں بھی ان شاء اللہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور اللہ جل شانہ کی رحمت و رضوان کی دولت سے مالامال ہوں گے۔

اگر حشر کی وحشت ناک گرمی میں کالی کملی والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر رحمت کا سائبان اور رحمت کے جھنڈے لواء الحمد کے نیچے سایہ حاصل کرنے کی آرزو اور جستجو ہے تو پھر ایک ہی راہ ہے کہ قادیانیوں سے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کرنے کا صدقِ دل سے آج ہی فیصلہ کر کے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی نگہبانی کا فریضہ سرانجام دیں اور تحفظِ ختم نبوت کے کام کو سنبھال کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو پچھاڑیے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور وفاداری کا ثبوت دیجئے۔

ضبط قرآن میں بے مثال مہارت

قرآن پاک کی سورۃ النساء کا دوسرا رکوع یوصیکم اللہ ہے۔ اس کی آیتوں میں متشابہات اور باہم ملتے جلتے الفاظ بکثرت پائے جاتے ہیں مثلاً ان کان لہ ولد۔ ان لم یکن لھن ولد۔ ان لم یکن لکم ولد۔ فان لم یکن لہ ولد۔ فان کان لھن ولد۔ فان کان لکم ولد۔ فلامہ السدس، یوصی بھا۔ فلامہ الثلث۔ یوصین بھا۔ توصون بھا۔ یوصیٰ بھا۔ یہ رکوع حفاظ میں خاصا مشکل شمار کیا جاتا ہے۔ پانی پت میں ایک عورت نے اعلان کیا کہ جو شخص مجھے یوصیکم اللہ والا رکوع اس طرح صحیح اور پختہ سنا دے کہ میں جو لفظ بولوں وہ اس سے آگے صاف صاف پڑھ دے تو میں اس آدمی سے نکاح کر لوں گی۔ اس اعلان پر کئی بڑے بڑے جید حفاظ آئے لیکن ناکام واپس ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ کافی دنوں کے بعد ایک شخص نے اسے یہ رکوع حسب منشاء سنا دیا اور اس خاتون نے اس حافظ شخص سے نکاح کر لیا۔ (بحوالہ فضائل حفاظ القرآن)

بنت مولانا محمد سلیمان جٹ

پردہ کیوں ضروری ہے؟

آ۔خ

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یقیناً پردہ کرنے کا حکم ہمارے خالق و مالک نے دیا ہے۔ فرض کیجئے ایک سائنسدان روبوٹ بناتا ہے تو اگر وہ روبوٹ اس کی خواہش کے مطابق کام نہیں کرتا تو یقیناً سائنسدان کو بہت غصہ آئے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں جب تخلیق کیا تو ہمارے لئے کیا یہ بات باعثِ شرم نہ ہوگی کہ ہم اس کے احکام ماننے کی بجائے شیطان کی بات مانیں۔ ہم اس طرح کر کے اس عظیم الشان ہستی کی ناراضگی اور غیض وغضب مول لیں گے۔ چاہے اس میں ہماری یا دنیا والوں کی رضا شامل ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ ہم پیدا ہی خدا کی عبادت کے لئے ہوئے ہیں، خدا کے احکام ماننا ہمارا فرض ہے۔ پردہ بھی اس کے احکام میں سے ایک حکم ہے۔ یہ پردہ عورتوں کے لئے بھی ہے مردوں کے لئے بھی لیکن یکساں نہیں۔ اس کے بعد یہ حکم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم ترین احکام میں سے ایک ہے۔ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہونے کے دعوے تو بہت کرتے ہیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح معنوں میں اطاعت نہیں کرتے۔ چیونٹیوں جیسی ننھی مخلوق کو دیکھئے کس طرح ایک ہی قطار میں دیوانہ وار اپنے سردار کے پیچھے دوڑتی چلی جاتی ہے۔ تو پھر انسان کون ہوتا ہے اپنے رہنمائے عظیم صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ پھیرنے والا! انسان کی یہ جرأت کیونکر ہوتی ہے کہ وہ اپنے خدا اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کرے۔ پردہ کرنا ہمارا فرض ہے۔ چاہے ہم اس فرض کو ادا کرنا چاہیں یا نہ چاہیں لیکن یہ نہ سمجھے کہ اس میں کوئی حکمت ومصلحت پوشیدہ نہیں۔ اللہ کا یہ حکم فطرت کے کس طرح عین مطابق ہے یہ عزیز الحق (مرحوم) کی نظم کے چند اشعار واضح کر رہے ہیں۔

دستِ قُدرت نے بتا کب حُسن کو عریاں کیا
ابر میں پانی، شرر کو سنگ میں پنہاں کیا!
چادرِ شب میں لپیٹا نازنینِ ماہ کو
خیمۂ افلاک میں سورج کو آویزاں کیا
مشک کو نافے میں رکھا اور بُو کو پھول میں
پھول کو کانٹوں میں رکھ کر حفظ کا ساماں کیا
در صدف میں، سیف وزر کو کان میں مخفی کیا
جب کبھی باہر نکالا دربدر حیراں کیا !!
صانعِ قدرت نے غافل خود بھی اپنے حُسن کو
برگ میں گل وشجر میں شاخ میں پنہاں کیا
دیدہ مخلوق سے مستور رکھا نورِ ذات
طالبِ دیدار کو بے ہوش و بے اوساں کیا
حُسن کی ہر اک ادا جب اس طرح مستور تھی
حُسنِ زن کو تو نے ظالم کس لئے عریاں کیا

سو جب اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیقات کو اتنے حسین طریقے سے مستور کیا ہے تو زن کو زمین پہ بے پردہ پھرنے کا حق کس نے دیا۔ بلحاظ عمل اور اخلاق ہمارا معاشرہ کس طرف جا رہا ہے؟ یہ کن کن تباہیوں اور بربادیوں کی طرف بڑھ رہا ہے! یہ ایک باشعور مسلمان بخوبی جان سکتا ہے۔ مسلمان سوئے پڑے ہیں، اپنے اپنے مفاد کی نیند کے مزے لے رہے ہیں۔ بہرحال! جہاں ہم نے زندگی کے بہت سے شعبوں میں مغربیت کی تقلید کر کے اپنے ملک کی بنیادوں کو ڈگرگوں کیا اور اپنے دین سے دور ہو کر عذاب الٰہی کو دعوت دی وہاں پردے کے معاملے میں بھی ہم اسلام سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ بے پردہ خواتین معاشرے میں کس کس طرح سے نقصانات کا باعث ہو رہی ہیں۔ یہ بہت سے حضرات بخوبی جانتے ہیں۔ اگر ایک بازار میں دس خواتین موجود ہیں تو ان میں سے سات یقیناً بے پردہ ہوں گی اور وہاں موجود دس مردوں میں سے آٹھ کے دلوں میں نفسانی خواہشات ان بے پردہ خواتین کو دیکھ کر ضرور جنم لیں گی۔ آج کا انسان اپنے نفس کا غلام ہے۔ سو! ان آٹھ میں سے پانچ تو یہ خواہشات ان شیطانی طریقوں سے پوری کرنی کی کوشش کریں گے (مثلاً بدنظری، بدعملی، اتنے قریب سے گزرنا کہ جسم کا کوئی نہ کوئی حصہ بے پردہ عورت سے چھو جائے وغیرہ وغیرہ) جیسا بارہا بازاروں میں نظر آتا رہتا ہے۔ جبکہ باقی تین میں سے ایک اپنے شیطانی منصوبوں میں ناکام ہوگا اور دو پہ شرافت کا عنصر غالب ہوگا۔ مشترکہ خاندانی نظام میں یہ بے پردگی کئی مسائل کو جنم دیتی ہے۔ اور اکثر واقعات بے آبروئی اور لڑائی جھگڑے جیسے واقعات بھی سامنے آتے ہیں۔ وہ مرد حضرات جو اپنے دوستوں کی دعوت وغیرہ کرنے کے بہت شوقین ہوتے ہیں، ان کی بے پردہ بیوی ان کے دوستوں کے دلوں میں ہیجان پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ یہ ہیجان بھی اکثر اوقات جھگڑوں اور قتل جیسے واقعات کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔ اکثر اوقات بازاروں اور بڑی مارکیٹوں میں بے ہودہ مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ درحقیقت جب ایک نوجوان خاتون بے پردہ چلتی پھرتی، مردوں کی نظر میں آتی ہے تو اس کی بے حیائی مرد کے دل کو بھی بے حیائی پر آمادہ کرتی ہے۔ یہ ایک فطری عمل ہے۔ کہنا یہ مقصود نہیں کہ ساری کی ساری غلطی عورت کی ہے کہ بہرحال! مرد بھی بے حیائی، بے پردگی اور بے ہودگی میں کمال رکھتے ہیں لیکن عورت باپردہ اور باحیا ہو تو جنس مخالف اتنی متوجہ نہیں ہوتی، اس کے دل میں اتنا ہیجان برپا نہیں ہوتا جتنا کہ بے پردہ و بے حیا خواتین کو دیکھ کر جنم لیا کرتا ہے۔

سو، خواتین کو چاہئے کہ وہ ماڈرن ازم کے جال میں اندھا دھند گرفتار ہونے سے بچیں کہ یہ جال خوشنما تو ہے لیکن بہرحال! اس میں پھنسنے کے بعد انجام بہت بھیانک ہے۔ خواتین نہ صرف بے پردہ ہو کے بہت سے معاشرتی مسائل کو جنم دے رہی ہیں بلکہ عذاب الٰہی کی مستحق ہونے کی بھی پوری کوشش کر رہی ہیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ اپنے اندر سوئی ہوئی شرم وحیا کو جگائیے، مومن خاتون کی شان یاد رکھئے تاکہ وہ آپ کو دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے چھٹکارا دے سکیں۔

یہ تھیں ہماری مائیں

حفصہ بنت سیرین

حفصہ بنت سیرین امام الرویاء والتعبیر حضرت محمد بن سیرین کی بہن تھیں۔ چودہ سال کی عمر میں انہوں نے قرآن مجید کو معانی ومطالب کے ساتھ حفظ کر لیا تھا۔ فن تجوید اور فن قراءت میں بھی کمال حاصل تھا، ہشام کا بیان ہے کہ جب کبھی ان کے بھائی امام محمد بن سیرین کو قراءت میں کسی مقام پر شبہ ہو جاتا تو اپنے شاگردوں سے کہتے ٹھہرو! میں حفصہ سے پوچھ کر آتا ہوں، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ فن قراءت میں انہیں کس قدر کمال حاصل تھا! قرآن مجید کے ساتھ تعلق اور شوق کا یہ عالم تھا کہ ہر رات کو تہجد میں نصف قرآن مجید ختم کر لیا کرتی تھیں۔

(مرسلہ: بنت احمد کراچی)

مسنون اعمال

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم مغرب کی نماز ختم کرو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار پڑھ لیا کرو، اس رات میں تم کو موت آ گئی تو دوزخ سے تمہارے بچاؤ کا فیصلہ کر دیا جائے (اور اسی طرح صبح)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام کو تین تین بار یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ''اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے'' ساتھ تین بار یہ بھی پڑھ لے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ''میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اور اس کی ہر مخلوق کے شر سے'' وہ دن رات میں ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ جب سلام پھیرتے تو تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہتے اور پھر کہتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ''اے اللہ! تو سلامتی ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو برکت والا ہے''

راہِ طلب میں جذبۂ کامل ہو جس کے ساتھ

گلشن فاطمہ مڈھ رانجھا

تاریخ گواہ ہے جنہوں نے وقتی شکستوں پر دل تھوڑا نہیں کیا اور جو تنزل کا شکار ہونے کے باوجود عروج کی سیڑھی پر قدم رکھتے رہے وہ عظیم کامیابی حاصل کر کے زمانے کو حیران کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے جسم کو تند و تیز باد مخالف کے سامنے بھی نحیف نہ سمجھا بلکہ جذبۂ کامل کے ساتھ وہ دشمنوں کو توڑنے والی بہت بڑی طاقت بنے زمانہ شاہد ہے جس کسی نے بھی مستقل مزاجی کو اپنایا ہے اس نے اپنی کھوئی ہوئی منزل کو ضرور پایا ہے۔ ظاہر ہے طالب صادق اپنی منزل کو پا ہی لیتا ہے کیونکہ وہ راہِ پرخار سے گھبراتا ہے نہ صدائے مخالف کی طرف کان دھرتا ہے۔

ایسی ہی دشوار راہوں کو ظرف وسیع سے پار کرنے والی میری شاگرد ریحانہ بھی ہے آج سے تقریباً تین سال پہلے وہ ایک دینی محفل میں مجھ سے ملی اس نے بتایا کہ بدقسمتی سے وہ دینی و دنیاوی کسی قسم کی کوئی بھی تعلیم نہ حاصل کر سکی اور اگر وہ پڑھی ہوتی تو اس وقت وہ بی اے کی طالبہ ہوتی، حیرت اس بات پر ہے کہ اس کی باقی بہنیں پڑھ رہی تھیں۔ اچانک اسے قرآن مجید پڑھنے کا خیال آیا اس نے اپنے بارے میں بتایا کہ اس سے پہلے بارہا اس نے قرآن پاک پڑھنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ نہیں پڑھ سکی۔ وہ بڑے درد سے مجھے کہہ رہی تھی کہ مجھے داخل کر لیں۔ ایک دفعہ تو میں ہچکچائی کہ یہ کیسے پڑھ سکے گی لیکن میں نے دیکھا وہ زار و قطار رو رہی تھی قرآن پاک پڑھنے کے لئے بہت بے چین تھی اس کے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے آنسوؤں کی اس برسات سے میرا دل پسیج گیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے اسے داخل کر لیا، میں نے بارگاہِ الٰہی میں التجا کی یا اللہ تو رحیم و کریم ہے یا اللہ اس کے درد کو قبول کر لے اور اسے قرآن پاک کی عظیم دولت سے معمور فرما (آمین)

اگلے دن ریحانہ نورانی قاعدہ لئے میرے سامنے تھی ایک ماہ میں اس نے قاعدہ مکمل کیا، وہ بار بار پوچھ کر بڑی محنت سے سبق یاد کرتی قرآن پاک شروع ہوا تو وہ ابتدا میں بہت تھوڑا تھوڑا سبق لیتی اس کا تلفظ بہت اچھا ہو گیا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کا سبق ایک صفحہ ہو گیا اور قرآن پاک مکمل ہونے تک اس کا سبق ایک صفحہ ہی رہا، کبھی اس کو میں زیادہ سبق یاد کرنے کو کہتی تو وہ معذرت کرتی کہتی میں ایک صفحہ سے زیادہ سبق بالکل یاد نہیں کر سکتی اس کی یہ بات سن کر میں بہت حیران ہوتی میں اسے اکثر کہتی کہ قرآن مجید کے دو تین پارے پڑھنے کے بعد اگلے پارے پڑھنے بہت آسان ہو جاتے ہیں بس تھوڑا رواں کرنے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن وہ کہتی کہ مجھے صرف ایک صفحہ بمشکل یاد ہوتا ہے۔

ایک دفعہ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ سبق کیسے یاد کرتی ہو؟ تو اس نے بتایا کہ میں ایک ایک لفظ کو تقریباً سو دفعہ کہتی ہوں تب مجھے یاد ہوتا ہے۔ گھر کے کاموں سے جب بھی فارغ ہوں تو قرآن پاک ہی پڑھتی ہوں اور اس کے علاوہ مجھے کوئی فکر نہیں۔ بس ایک ہی فکر ایک ہی تمنا ہے کہ میں قرآن مجید پڑھ سکوں، بہت کم ایسا ہوتا کہ ریحانہ کو سبق یاد نہ ہو، اگر کبھی ایسا ہوتا تو وہ بہت روتی اور سبق کو دوبارہ بہت پختہ یاد کرتی۔

تین سال بعد ایک صبح اس کے لئے نوید مسرت لے کر آئی جب مورخہ 16 دسمبر 2004ء کو وہ سورۃ الناس پڑھ رہی تھی۔ یہ اس کے لئے بہت زیادہ خوشیوں، مسرتوں کا دن تھا وہ بہت خوش تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایسا دن بھی اس کی زندگی میں طلوع ہوگا الحمدللہ آج ریحانہ کے پاس دو جہاں کی دولت ہے وہ ریحانہ جو بظاہر ان پڑھ ریحانہ تھی آج وہ اپنی چار بہنوں کی استاد ہے ان کو قرآن مجید تجوید کے ساتھ پڑھا رہی ہے۔ سچی طلب نے اس کا کام بنا دیا تھا یقیناً بہت سی لڑکیاں آج بھی ریحانہ جیسی ہوں گی جو زندگی کے نشیب و فراز کی گردش میں آئی ہوں گی اور کچھ نہ کر سکنے کے احساس کمتری کا شکار ہوں گی ان کو چاہئے کہ وہ اپنے حوصلے بلند کریں، ان کے پاس اللہ کی عطا کردہ صلاحیتیں ہیں وہ سب کچھ کر سکتی ہیں۔ اپنے جذبے کو کامل رکھیں۔ طالب صادق بن کر اپنے مشن کو بڑھاتی رہیں۔ ان شاءاللہ کامیابی ان کے قدم ضرور چومے گی۔ بقول شاعر

راہ طلب میں جذبہ کامل ہو جس کے ساتھ
خود ان کو ڈھونڈ لیتی ہے منزل کبھی کبھی

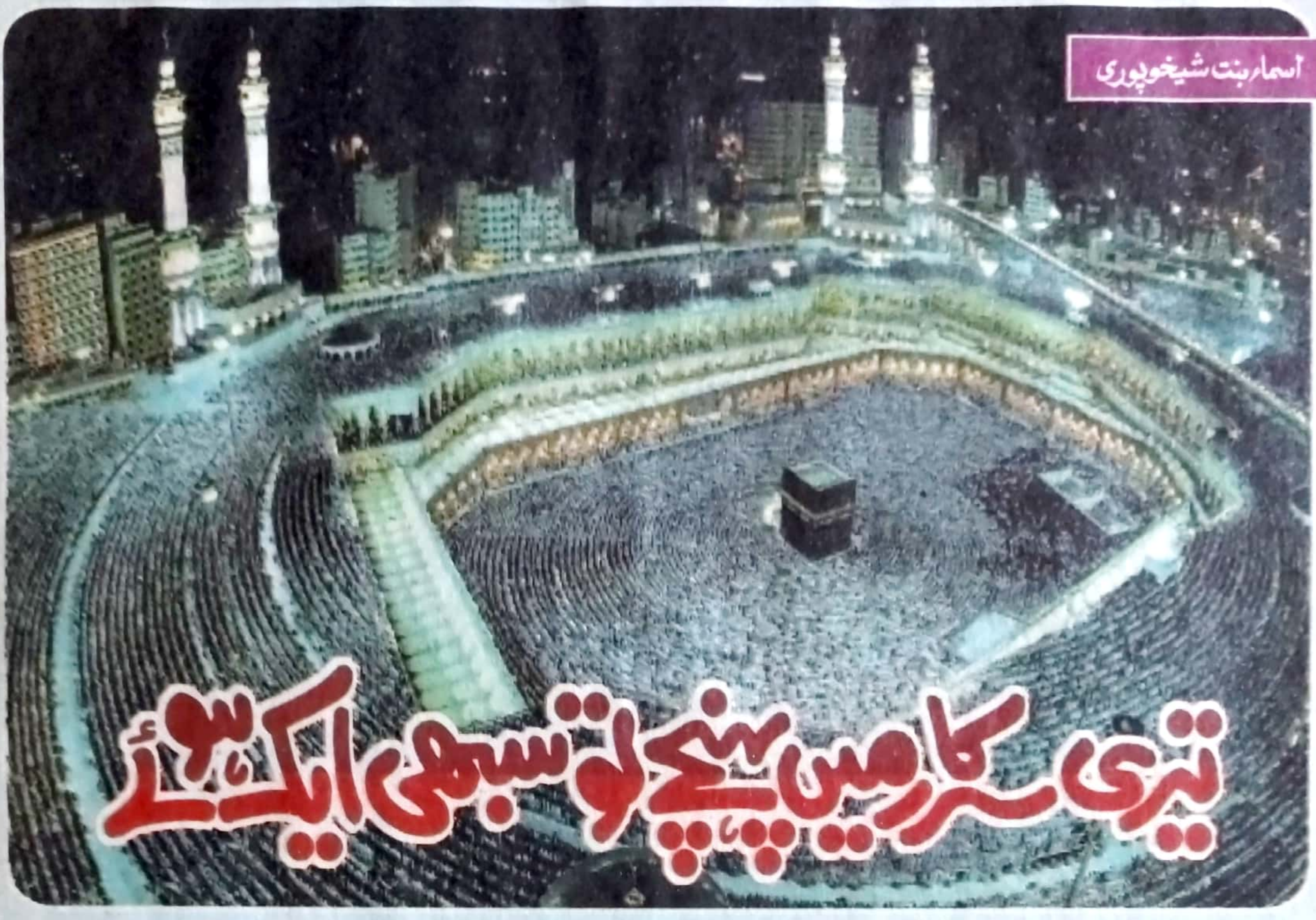

اسماء بنت شیخوپوری

تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

جیسے جیسے حج کا موسم قریب آ رہا تھا، بے تاب گناہگاروں کی دعائیں زور پکڑتی جا رہی تھیں، دلِ مسلم کی تمنائے زیارت بیت اللہ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اس کالے رنگ کے کوٹھے کے گرد چکر لگانے کو جی چاہتا تھا، جس کے مالک کو اگر سچے عاشقوں کی عاشقی پسند آ جائے تو دل کی کالک دھل جاتی ہے، اُشقیاء، اُتقیاء میں اور اشرار، ابرار میں تبدیل ہو جاتے ہیں، گنبد خضراء تلے اس جالی کو تکنے کو جی چاہتا تھا جس کے پیچھے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ آرام فرما رہے ہیں، اس کالے پتھر کو بوسہ دینے کو جی چاہتا تھا، جس کو میرے نبی نے بوسہ دیا، وہ گلیاں دیکھنے کو جی چاہتا تھا جو کبھی میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں سے آباد تھیں، اس شہر میں بس جانے کو جی چاہتا تھا جس میں میرے محسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم بسا کرتے تھے کہ شاید انہی کی برکات سے اللہ مجھ گناہگار کی زندگی بھی بدل دے۔

پھر آہستہ آہستہ قافلے روانہ ہونے لگے، پر کاتب تقدیر نے اس دفعہ بھی ان قافلے والوں میں میرا نام نہیں لکھا تھا...... لیکن کیا ہوا؟ کہ فراق میں بھی تو لذت ہوتی ہے، جا نہیں سکتے، لیکن جانے والوں کو تو دیکھ سکتے ہیں۔ ان نظروں کو تو دیکھ سکتے ہیں جو زیارت مقامات مقدسہ سے سیراب ہو کر لوٹیں گی۔ ان ہاتھوں کو تو دیکھ سکتے ہیں جنہوں نے ان مبارک مقامات کو چھوا ہو گا ان سے یہ گزارش تو کر سکتے ہیں کہ جب وہاں پہنچو تو بارگاہ نبوی میں سلام پیش کرنا اور بارگاہ الٰہی میں ہماری درخواست بھی پیش کر دینا کہ شاید ان ایام اور حجاج کی برکت سے ہماری دعا بھی قبولیت کا درجہ پا جائے، پھر کاتب تقدیر کے چنے ہوئے لوگ چلے گئے اور ہم یہیں رہ گئے، لیکن نہیں ہم بھی تو انہی کے ساتھ ہی تھے۔ کیا ہوا اگر جسم وہاں نہیں تھا، میں چشم تصور میں حجاج کو دیکھا کرتی تھی ان میں امیر بھی تھے اور غریب بھی، شاہ بھی تھے اور گدا بھی، کالے بھی تھے اور گورے بھی، لیکن یہ فرق اس کالے کوٹھے کی چار دیواری سے باہر تھا، اس گھر والے کے سامنے تو سب فقیر اور گدا تھے۔ سب برابر تھے وہاں تو سب بندے تھے اللہ کے بندے!

بقول اقبال مرحوم ع

تیری سرکار میں پہنچے تو سب ایک ہوئے

میرے اللہ کو وہ کتنے پیارے لگتے ہوں گے اللہ تعالیٰ کتنے فخر سے ملائکہ کو اپنے یہ بندے دکھاتے ہوں گے اور فرماتے ہوں گے: ”میرے بندوں کو دیکھو! یہ اپنا گھر بار، رشتہ دار، مال و دولت چھوڑ کر صرف میری خاطر آئے ہیں، کپڑے کے دو سفید ٹکڑوں میں اپنی خواہشات اور تعیشات سے بے نیاز میری سلطنت و بادشاہت اور وحدانیت کی گواہی دیتے ہوئے دیوانہ وار کبھی کعبہ کے گرد چکر لگاتے ہیں اور کبھی صفا و مروہ کے درمیان“ اور پھر اللہ ان کی معافی کا اعلان کرتا ہو گا۔

تمام حجاج نے حج کا فریضہ ادا کیا اور آہستہ آہستہ لوٹ کر آنے لگے جی چاہتا تھا ان دھلے دھلائے معصوم لوگوں کا دیدار کروں جو اپنے دل کی کالک آنسوؤں سے دھو کر آئے ہیں، ان کا استقبال کروں جو میرے نبی کے روضہ اور شہر کی زیارت کر کے آئی ہیں۔

تو اے زیارت مقامات مقدسہ سے فیضیاب ہونے والے خوش نصیبو! اے پاک ہو کر آنے والے حاجیو! میں آپ کو حج کی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ کاش کہ مسلمان دنیا کے ہر معاملے میں اتفاق و اتحاد کا وہی نمونہ پیش کریں جو حج کے دوران ہوتا ہے۔

چشم اور چشمہ کے پانی کی تاثیر

آنکھ کو فارسی میں چشم کہتے ہیں اور چشم سے آنسو نکلتے ہیں۔ ایک چشمہ بھی ہوتا ہے جو زمین کی آنکھ ہوتا ہے۔ اس میں سے بھی پانی ابلتا ہے۔ عربی زبان میں دونوں کو ”عین“ کہتے ہیں۔ انسان کی آنکھ سے بھی پانی نکلتا ہے اور زمین کی آنکھ سے بھی پانی نکلتا ہے۔ ☆ جس طرح چشمہ پانی کے بغیر بے کار ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کی آنکھ بھی آنسوؤں کے بغیر بے کار ہوتی ہے۔ ☆ چشمے کے پانی سے دنیا اور چشم کے پانی سے نیکیوں کا باغ سیراب ہوتا ہے۔ ☆ چشمے کے پانی سے پیدا ہونے والی فصل فانی ہوتی ہے مگر چشم کے آنسوؤں سے نکلنے والی فصل ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ ☆ چشمے سے نکلنے والا پانی انسان کی ظاہری نجاست کو دور کر دیتا ہے اور انسان کی چشم سے نکلنے والا آنسو انسان کی باطنی نجاست کو دھو دیا کرتا ہے۔ ☆ چشمے کا پانی اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی قدر و قیمت نہیں رکھتا کہ اسے تولا جائے مگر چشم سے نکلنے والا پانی اللہ کے ہاں اتنی قدر و قیمت رکھتا ہے کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی یاد میں یا گناہوں کو یاد کر کے رونے والے بندے کے آنسوؤں کو اس کے نامۂ اعمال میں تولیں گے اور ایک ایک آنسو زمین و آسمان سے بھی زیادہ بھاری ہو جائے گا۔

بنت محمد روشن

خالی ہاتھ

صائمہ بیٹا دیکھو ہم آپ کے لئے کیا لائے ہیں۔

اوہ بابا آپ بھیا لے آئے۔ جی بیٹا اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کی دعائیں سن لیں۔

جی بابا میں ابھی دادی اماں، عریشہ، حفصہ اور زینب کو جا کر بتاتی ہوں۔

دادی اماں، دادی اماں دیکھیں بابا ہمارے لئے کیا لائے ہیں؟

کیوں شور مچا رہی ہو بیٹا کیا ہوا ہے؟...... دادی اماں بابا بھیا لے آئے ہیں۔

شکر اللہ کا، بیٹی اللہ نے تم معصوموں کی دعائیں سن لیں۔

فرحان بیٹا آپ کو اور بہو کو، بہت مبارک ہو۔

جی اماں آپ کو بھی۔ بس سب کچھ آپ لوگوں کی دعاؤں کے طفیل ہی ہے۔

بابا ہم بھیا کا نام عمر رکھیں گے آپ کو پسند ہے ناں صائمہ نے کہا۔

جی بیٹا بس اب آپ لوگ اپنی امی اور بھیا کو آرام کرنے دیں۔

امی آپ کو بھائی زیادہ اچھا لگتا ہے یا میں؟ چھوٹی زینی نے پوچھا۔

آپ بھی اچھی لگتی ہیں اور آپ کے بھیا بھی۔ آسیہ بیگم نے جواب دیا۔

☆......☆......☆

امی بھائی کتنا پیارا ہے بالکل دادی اماں کے جیسا ہے، صائمہ نے کہا جو بہنوں میں سب سے بڑی تھی۔

دادی اماں جو 65 سال کی عمر کے باوجود بہت خوبصورت اور بارعب شخصیت کی مالک تھیں یکدم ہڑبڑا گئیں۔

اے لڑکی تم نے اپنے اتنے پیارے چاند سے بھائی کو مجھ سے ملا دیا۔

دادی اماں آپ بھی تو چاند کی طرح روشن ہیں حفصہ نے لقمہ دیا۔

دادی اماں کیا بھائی کے بغیر گھر مکمل نہیں ہوتا۔ عریشہ نے پوچھا۔

کیوں نہیں بیٹا، بیٹی اور بیٹا سب اللہ کی رحمت ہے وہ کچھ کو بیٹے دیتا ہے اور کچھ کو بیٹیاں دیتا ہے اور کچھ کو تو اولاد کی نعمت سے نوازتا ہی نہیں ہے۔ پھر بیٹی عریشہ گھر تو محبت، اتفاق اور خوشیوں سے مکمل ہوتے ہیں۔ اگر اولاد ہو اور نیک نہ ہو تو کیا فائدہ۔

لیکن دادی اماں پھر ہم نے بھائی کے آنے کے لئے کیوں اتنی دعائیں مانگیں۔ بس بیٹا آپ کے بابا کو سہارے کی ضرورت تھی۔

تو کیا جن کے بیٹے نہیں ہوتے ان کا کوئی سہارا نہیں ہوتا۔ صائمہ سے سوال کئے بغیر نہ رہا گیا۔

صائمہ بیٹی آپ لوگوں کے معصوم ذہنوں میں یہ سوال کہاں سے آگئے (بچوں کے سوالوں نے دادی جان کو پریشان ہی کردیا)۔ بیٹی اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بیٹے کی نعمت سے نہیں نوازا تھا اور پھر اصل سہارا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے مال اور بیٹے تو صرف دنیا کی زندگی کی زینت ہیں۔

یہ تو آپ کے بابا کی خواہش تھی جو اللہ تعالیٰ نے پوری کردی اور پھر آپ کو کھیلنے کے لئے کتنا پیارا کھلونا بھی تو مل گیا ہے۔

جی دادی اماں یہ بات تو سچ ہے صائمہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

☆......☆......☆

آسیہ بیگم میں نے سوچا ہے کہ بچیوں کو سرکاری اسکول میں داخل کرادوں۔ کیونکہ پرائیویٹ اسکولوں کے خرچے پورے کرنا میرے بس کی بات نہیں۔ جیسا آپ بہتر سمجھتے ہیں ویسا ہی کریں۔ لیکن اب تو عمر بیٹے کو بھی اسکول میں داخل کرانا ہے۔ چلیں بہنوں کے ساتھ ہی چلا جائے گا انہیں بھی آسرا ہوجائے گا۔ آسیہ بیگم نے کہا۔

بنت محمد عباسی

لیکن بیگم میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمر بیٹے کو شہر کے سب سے اچھے اسکول میں داخل کراؤں گا۔ آخر کو وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے اور پھر میرا بازو اور سہارا ہے۔ فرحان بیٹا تمہیں کیا ہوگیا ہے چاہے بیٹی ہو یا بیٹا اولاد میں برابری کرنی چاہئے اور پھر میں نے تو سوچا تھا کہ ہم عمر کو قرآن مجید حفظ کروائیں گے اور عالم بنائیں گے یہ تمہارے اباجی کا خواب بھی تھا۔ دادی اماں نے کہا۔

لیکن اماں میرا ایک ہی بیٹا ہے میں چاہتا ہوں یہ بڑا آدمی بنے اور جب تک آپ کے پاس دولت عہدہ اور کوئی بڑا مقام نہ ہو تو دنیا میں آپ کی عزت ہی نہیں ہے، میں نے تو ساری زندگی کلرکی کرتے گزار دی۔ نہ دولت ہے میرے پاس اور نہ ہی کوئی عہدہ ہے کم از کم میرے بیٹے میں یہ محرومی تو نہ آئے۔

فرحان بیٹا بچوں کی زندگی اور خیر کی دعا مانگو۔ زندگی ہو تو جو نصیب میں ہے وہ مل ہی جاتا ہے۔ پھر بیٹا سب سے بڑی دولت تو نیک اولاد ہوتی ہے۔ تم اپنی اولاد کو دینداری سکھاؤ گے تو دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

بس اماں آپ تو ہر وقت بحث کے لئے تیار رہتی ہیں۔

اچھا بیٹا! جیسے تمہاری خوشی تم اپنی اولاد کے بارے میں زیادہ بہتر سمجھ رکھتے ہو۔

☆......☆......☆

بابا بھائی کا رزلٹ آگیا اور انہوں نے بورڈ میں ٹاپ کیا ہے۔

عمر بیٹا اب آپ میڈیکل کے انٹری ٹیسٹ کی تیاری کرو۔

فرحان صاحب کی خوشی آج قابل دید تھی۔

''لیکن بابا میں نے تو کچھ اور سوچا تھا''

بیٹا اب سوچنے کا وقت نہیں ہے، بس آپ ٹیسٹ کی تیاری کرو۔

لیکن بابا میڈیکل کے اخراجات اور پھر بہنوں کی شادیاں بھی کرنی ہیں۔ عمر نے کہا

''وہ سب ہوجائے گا تم صرف اپنے مستقبل کی طرف توجہ دو۔''

جیسے آپ کی مرضی، بابا کی پرجوش آواز اور خوشی سے چمکتی آنکھوں کے سامنے گویا اس کی زبان کو تالا ہی لگ گیا اور وہ باوجود کوشش کے کچھ نہ کہہ سکا۔

☆......☆......☆

دادی جان! کیا ہمارے معاشرے میں عالم کی کوئی حیثیت اور مقام نہیں ہے (دادی اماں کی صحبت کی وجہ سے وہ عام بچوں سے بہت مختلف تھا) عمر نے کہا۔

کیوں نہیں بیٹا یہ لوگ تو ہمارا قیمتی سرمایہ ہیں۔

تو دادی اماں پھر سب لوگ اپنے ذہین اور لائق بچوں کو ڈاکٹر اور انجینئر ہی کیوں بنانا چاہتے ہیں۔

بس بیٹا اپنی اپنی سمجھ ہے دادی اماں نے کہا۔

پھر دادی جان آپ بابا سے کہہ دیں کہ میں ڈاکٹر نہیں بننا چاہتا۔ میں عالم بننا چاہتا ہوں۔

بیٹا اس سلسلے میں میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتی۔ کیونکہ یہ تمہارے بابا کا خواب ہے اور پھر اس کا یہ خیال ہے کہ دنیاوی عہدہ اور مال و دولت ہی پر کامیابی کا دارومدار ہے۔ دنیا کی ظاہری چمک دمک نے ہماری آنکھوں پر پٹی لگادی ہے آخرت کے انعامات تو نظر ہی نہیں آتے۔ بس مال و دولت کا یقین ہے بس بیٹا تم بحث مت کرو اور اپنے بابا کی بات مان لو۔

☆......☆......☆

''عمر بیٹا اب آپ Specialization اسپیشلائزیشن کے لئے ملک سے باہر جانے کی تیاری کریں''

فرحان صاحب نے کہا۔

لیکن بابا میں ڈاکٹر بن چکا ہوں اب آپ کا ہاتھ بٹاؤں گا میں نے سوچا ہے کہ کوئی چھوٹا موٹا کلینک کھول لیتا ہوں۔ صائمہ باجی کے فرض سے تو آپ کسی نہ کسی طرح سبکدوش ہوگئے ہیں لیکن ابھی عریشہ، حفصہ اور زینی کے مستقبل کے بارے میں بھی تو کچھ سوچنا ہے اور پھر بابا اسپیشلائزیشن پر اخراجات بھی بہت آتے ہیں عمر نے کہا۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

کرامت بن گئی شامت

دروازہ بجنے کی آواز پر ثریا پیروں میں چپل گھسیٹتی باہر کی سمت لپکی۔ دروازہ کھولنے پر اسے زینو آپا نظر آئیں۔ ''آیئے زینو آپا اندر آجایئے۔'' زینو آپا بھی شٹل کاک برقعہ سنبھالتی لپک جھپک اندر آگئیں۔

ثریا! ''بیٹھیے آپا! میں آپ کے لئے شربت بنالاؤں۔''

زینو آپا بلبلا کر بولیں ''صرف شربت پر ٹرخاؤ گی۔ کھانا نہیں کھلاؤ گی۔ دیکھو دوپہر ہو رہی ہے۔ تمہارے کام سے گئی تھی تھک کر چور ہو گئی ہوں۔ کیا گھر جا کر اکیلی جان پکاؤں گی کھاؤنگی۔'' آپا تو گویا تیروں پر تیر چلا رہی تھیں۔

ثریا! ''اے ہے آپا آپ بھی بس......! شربت تو اس لئے کہہ رہی ہوں کہ گرمی بہت ہے۔ کھانے بغیر تھوڑا ہی جانے دوں گی۔ میں نے تو آپ کے لئے بھنی مرغی اور آلو قیمہ بنایا ہے۔ آپ کو بہت پسند ہے نا......''

آپا زینو کچھ ٹھنڈی ہوئیں۔ ''اچھا اچھا میں سمجھی کھانا نہیں کھلاؤ گی۔ کیا کروں بیٹی بوڑھی ہڈیاں ہیں بس سے اتر کر آستانے تک جاتے جاتے مانو گھٹنے ہی ٹوٹ جاتے ہیں۔ پر تمہاری محبت میں مر رہی ہوں۔ سوچتی ہوں تمہیں جتنا سکھ دے سکوں دے دوں۔ کل کلاں مر جاؤں گی تو یاد کرو گی نا۔ ورنہ آج مرے کل دوسرا دن کون یاد کرتا ہے۔''

ارے آپا کیسی باتیں کرتی ہیں۔ اللہ آپ کو زندگی دے۔ آپ تو میرے لئے چھپر چھاؤں ہیں۔ ورنہ ماں باپ دوسرے شہر میں ہیں۔ نہ کوئی پوچھنے والا نہ سنبھالنے والا۔ سسرال والے تو مانیں دشمن بنے بیٹھے ہیں۔ ایک آپ کا دم ہے جو میرے ہر بلاوے پر آجاتی ہیں ورنہ میں کیا کرتی۔'' یہ کہہ کر ثریا رونے لگ گئی۔

''آئے ہائے بچی خود کو ہلکان نہ کرو۔ جب تک جیتی ہوں تمہیں اکیلا نہ چھوڑوں گی۔ اب خاموش ہو جاؤ۔ اور میرے لئے شربت بنا کر لے آؤ۔ دیکھنا پیر بھورے شاہ کے تعویذ سے تمہارے سارے بگڑے کام سنور جائیں گے۔ ان سے بہت کچھ لائی ہوں تمہارے واسطے۔ کھانے کے بعد بتاؤں گی۔'' یہ کہہ کر آپا ایک فخریہ ہنسی ہنسنے لگیں۔

''سچ آپا'' ثریا خوشی سے بولی۔ ''تو اور کیا جھوٹ بولوں گی۔ ایسے ایسے تعویذ لائی ہوں دشمنوں کے کلیجے جل جائیں گے۔'' آپا بولیں۔ ثریا یہ سن کر خوشی خوشی باورچی خانہ کی طرف چل پڑی۔

آپا زینو پچاس برس کے پیٹے میں تھیں۔ اکیلی تھیں اولاد تھی نہیں اور اپنے مزاج کی وجہ سے شوہر سے بنی نہ تھی۔ اس لئے اس نے طلاق دے دی تھی۔ اکیلا سارا دن کیا کرتیں۔ صبح ناشتہ کر کے فیروزی رنگ کا شٹل کاک برقعہ سر پر ڈال کر محلے میں پڑوس اور جاننے والیوں کے گھر نکل جاتیں۔ ایک گھر کی بات دوسرے اور دوسرے گھر کی تیسرے گھر تک پہنچانا ان کی فطرت تھی۔ تھوڑی سی بات کو بڑھا چڑھا کر اس طرح سے بیان کرتیں کہ سننے والا ان کو اپنا سب کچھ جان کر دل کی بات کر دیتا۔ اور پھر وہ دل کی بات مزید ''نکھر'' کر آگے بیان ہو جاتی۔ اندر ہی اندر آگ سلگتی رہتی پھر ایک دن بھڑک اٹھتی اور وہ فساد برپا ہوتا کہ اللہ کی پناہ!...... آپا جان ''بھس میں چنگی ڈال جمالو دور کھڑی'' کے مصداق تماشہ دیکھتیں۔

آج کل ان کی ثریا سے خوب نبھ رہی تھی۔ ثریا بھی آپا آپا کرتے نہ تھکتی تھی۔ آپ سوچیں گی کہ ثریا کون تھی۔ ثریا کی کہانی بھی ''مراۃ العروس'' کی اکبری سے ملتی جلتی تھی۔ بیاہ کر جب سسرال

اُمِّ اویس

آئیں تو آتے ہی ٹھان لی کہ میاں کو لے کر علیحدہ ہونا ہے۔ بات بے بات لڑائی، موقع بے موقع فساد، کبھی ساس سے ٹھنی ہے تو کبھی نندوں سے۔ سسر اور دیور تو اپنی عزت کی وجہ سے خاموش رہتے۔ لیکن میاں کو بھی تگنی کا ناچ نچا دیا۔ روز کی کل کل سے تنگ آ کر سسر نے فیصلہ کیا کہ اسے علیحدہ گھر لے کر دیا جائے اور یوں ثریا بانو اپنی مراد کو پہنچی۔ سسرال والوں نے ان کے گھر آنے سے انکار کر دیا۔ جواب میں ثریا نے بھی ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ اب ان کا آپس کا تعلق آپا زینو کے ذریعے رہ گیا۔ اور آپا زینو تو جلتی پر تیل ڈالنے کی ماہر۔ تو بہنو! حالات یہاں تک پہنچے کہ آپا زینو کے کہنے پر تعویذ منگوائے جانے لگے کہ میاں کا دل ماں باپ سے بالکل ہی پھر جائے اور اسے چہار سو ثریا ہی ثریا نظر آنے لگے۔ میاں سے چھپ کے آپا کو پیسے بھی دیئے جاتے اور خاطر مدارت بھی خوب کی جاتی۔ یوں ثریا کی نادانی کے صدقے آپا زینو کی پانچوں انگلیاں گھی میں اور سر کڑاہی میں تھا۔

''ہاں تو ثریا بیٹی یہ لال والا نقش تم نے عدنان میاں کے تکیے میں رکھنا ہے اور یہ پیلا والا اسے شربت میں گھول کر پلانا ہے اور یہ نیلا نقش کسی سفید کپڑے میں لپیٹ کر دروازے کی چوکھٹ میں لٹکا دینا کہ جس سے عدنان میاں کی آمد و رفت ہوتی ہو۔ سات دن تک یہ عمل کرنا اور پھر مجھے بتانا۔ دیکھنا تم ہی میاں کے دل پر راج کرو گی۔ پیر بھورے سائیں کی نظر کرم سے تمہارے ساس، سسر کا پتہ ہی کٹ جائے گا۔''

یہ سن کر ثریا کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد خالہ نے روانگی کی تیاری کی۔ ان کو دروازے تک چھوڑنے ثریا گئی تو گلی میں گزرتی قدسیہ پر نظر پڑی۔ ثریا نے اسے سلام کیا اور پھر گھر میں بلایا۔ قدسیہ گھر میں داخل ہوئی اور دونوں مل کر باتیں کرنے لگیں قدسیہ بولی ''ثریا تم کس طرح اکیلے گھر میں رہتی ہو۔ تمہارا دل نہیں گھبراتا۔ اکیلی جان، کوئی تکلیف ہو پریشانی ہو کوئی پوچھنے والا بھی نہ ہو۔'' ثریا ٹھنڈی سانس بھر کر بولی ''کیا کروں ساس نندیں خبر نہ لیں تو میں کیا زبردستی ان کے گلے پڑوں۔ علیحدہ گھر ہی تو لیا ہے کوئی جرم تو نہیں کیا۔'''' خیر تمہاری ساس اتنی بری بھی نہ تھیں کہ تم ایک سال کے اندر اندر ہی علیحدہ ہو گئیں۔ باتیں بھی ہوں گی گلے شکوے بھی ہوتے ہوں گے لیکن وہ بھی بیٹے کی ماں ہیں تمہارا برا تھوڑا ہی چاہیں گی۔ انسان کو چاہئے چھوٹی چھوٹی باتوں کو درگزر کر لے اور بڑی باتوں کو آپس میں بیٹھ کر سلجھا لے۔ اس کا یہ حل تھوڑا ہی ہے کہ بندہ خود بھی پریشان ہو اور دوسرے کو بھی پریشان کیا جائے۔ اب تمہارے میاں اس صورت حال سے خوش تھوڑا ہی ہوں گے کہ دو حصوں میں بٹ گئے۔ جبکہ شوہر کا درجہ اللہ نے اتنا بڑھایا ہے کہ اسے ناراض کرنا گناہ ہے اور شوہر کے لئے اس کے رشتہ داروں کی کڑوی کسیلی سننے اور برداشت کرنے پر اللہ تعالیٰ اجر دیتا ہے۔ وہی لوگ آخر کار اپنے بن جاتے ہیں اور اتنی محبت کرتے ہیں کہ اپنے سگے ماں باپ سے بھی بڑھ کر۔ شوہر بھی خوش اور اللہ بھی راضی۔ دیکھو میں بھی تو ہوں شروع میں سب کی سختیاں دیکھیں۔ اس کے باوجود نندوں کو بہنوں اور ساس کو ماں کی حیثیت دی۔ اب اللہ کا شکر ہے سب مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میاں کہتے ہیں کہ قدسیہ تم ایک نعمت ہو جو اللہ نے مجھے دی ہے۔ آج اللہ نے مجھے میرے صبر کا پھل دیا ہے۔ میری مانو تم بھی اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرو اور ابھی بھی وقت ہے دلوں میں زیادہ میل نہیں یہ نہ ہو کہ یہ وقت گزر جائے اور پھر تم ہاتھ ملو۔ اچھا اب میں چلتی ہوں میری باتوں پر غور کرنا۔

ثریا کو قدسیہ کی یہ تمام باتیں زہر لگ رہی تھیں۔ دل میں سوچا کہ ہائے اسے اندر کیوں بلا لیا۔ نصیحتوں کا پٹارا کھول کر بیٹھ گئی۔ ارے اتنا وقت گزر گیا ہے باتوں میں عدنان آنے والے ہوں گے پانی بھی بنانا ہے۔ آپا زینو نے کہا تھا مستقل مزاجی سے یہ عمل کرنا پھر دیکھنا کرامت۔ کتنا مزہ آئے گا کہ عدنان جی جان سے میرے ہوں گے۔ ثریا رنگین سوچوں میں گھری الماری سے تعویذ نکال لائی اور لال والا نقش پانی میں گھول کر شربت بنا لیا اور پیلے والا جو پینے والا نقش تھا وہ تکیے میں ڈال دیا اور خود خوشی خوشی سہانے خواب بننے لگی۔

عدنان شام کو گھر گھسا تو ثریا کو محو انتظار پایا۔ سلام دعا کے بعد کھانا مانگا۔ ثریا فوراً شربت کا گلاس لے آئی۔ عدنان! مجھے بھوک لگی ہے اور تم خالی پیٹ شربت پلا رہی ہو۔

ثریا! ارے گرمی ہے ٹھنڈا شربت پینے سے سکون آئے گا۔ میں کھانا لگاتی ہوں آپ شربت پئیں۔'' عدنان کو حیرت تو ہوئی کہ ثریا نے کبھی اس طرح توجہ سے کوئی کام کیا نہ تھا۔ لیکن پھر وہ شربت پینے لگ گیا۔ کھانا وغیرہ کھا کر عدنان نے اپنا کام کیا اور پھر سونے کے لئے کمرے میں آ گیا۔ اسے اپنی طبیعت گری گری لگ رہی تھی۔ ابھی بستر پر لیٹا ہی تھا کہ ابکائی آئی اور وہ غسل خانہ کی طرف بھاگا۔ پھر تو اسے ایسی الٹیاں لگیں کہ اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ ثریا کے ہاتھ پاؤں سے جان نکلی جا رہی تھی۔ رات کا وقت اور عدنان کی طبیعت کا بگڑے جانا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے۔ عدنان غشی کی حالت میں فرش پر لیٹا ہوا تھا۔ ثریا اٹھی اور بھاگ کر گئی اور قدسیہ کے گھر کا دروازہ کھٹکا دیا۔ قدسیہ اور اس کا میاں باہر نکلے اور عدنان کی ابتر حالت دیکھ کر گھبرا گئے۔ ''قدسیہ باجی جلدی چلیں، عدنان کی طبیعت

خراب ہے۔ وہ دونوں جب اس کے گھر داخل ہوئے۔ عدنان کی حالت خراب دیکھ کر قدسیہ کے میاں بولے۔ ''قدسیہ تم فوراً عدنان کے والدین کے گھر فون کر کے اس کی حالت کا بتادو اور میں اسے اکرم اسپتال لے جارہا ہوں۔ انہیں بتادینا۔'' یہ کہہ کر عدنان کو گھسیٹتے ہوئے باہر لے گئے اور بھائیوں کی مدد سے گاڑی میں ڈالا۔ اسپتال کی طرف گاڑی دوڑادی۔ قدسیہ نے عدنان کے والدین کے گھر فون کردیا۔ ثریا روتے ہوئے ساری صورتحال دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں عدنان کی ماں بہنیں آگئیں۔ ثریا نے ساس کو دیکھا تو ان کے گلے لگ کر رونے لگی۔ ساس بھی تمام پچھلی رنجشیں بھلا کر اسے تسلی دینے لگیں اور پھر اسے لے کر اسپتال روانہ ہوئیں۔ وہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ عدنان کو اندر تھیٹر میں لے گئے ہیں اور اس کا معدہ واش کیا جارہا ہے کہ ڈاکٹروں کو شبہ ہے کہ اس نے کوئی زہریلی چیز کھا یا پی لی ہے۔ ثریا کو اب پچھتاوا ہونے لگا۔ وہ سمجھ گئی کہ اس سے تعویذوں میں الٹ پلٹ ہوئی ہے۔ اس نے الف سے ی تک ساری بات اپنی ساس کو بتائی اور کہا ''امی آج ہی میں نے نقش والا پانی دیا اور آج ہی تماشہ دیکھ لیا۔ میری نیت میرے سامنے آئی۔ اللہ نے میرے دماغ کو پھیر دیا اور میں نے غلط تعویذ شربت میں گھول دیا۔ نہ میں آپا زینو کے مشورے پر عمل کرتی اور نہ یہ دن دیکھنا پڑتا۔ امی سچ بتاؤں میرے گھر علیحدہ کرنے کی بنیاد بھی آپا زینو کی باتیں ہیں۔ انہوں نے پتا نہیں کیا کیا باتیں مجھے بتائیں کہ میری عقل پر پردہ پڑ گیا۔ اور اب جب کہ میرے ہاتھ میں کچھ نہیں رہا مجھے سخت پشیمانی ہورہی ہے کہ آخر میں اتنی بدھو کیوں بنی۔'' یہ کہہ کر ثریا زور زور سے رونے لگ گئی۔ اس کی ساس نے اسے گلے لگایا کہا کہ اب دعا کرو اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں سننے والا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر نکلا اور خوشخبری سنائی کہ اب عدنان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ اس لئے آپ لوگ گھر جائیں اور ایک ہی فرد اس کے پاس رہے۔ ثریا اور اس کی ساس گھر آگئیں۔ اسپتال میں عدنان کا چھوٹا بھائی اس کے ساتھ رہ گیا۔

دو تین دن بعد ثریا کے گھر کا دروازہ بجا۔ اس نے دروازہ کھولا تو آپا زینو کو پایا۔ آپا زینو اندر آئیں تو دیکھا کہ سامان پھیلا ہوا ہے۔ جسے ثریا دھیرے دھیرے سمیٹ رہی تھی۔ ثریا نے آپا زینو کو جب کوئی توجہ نہ دی تو وہ خود بولیں ''اے بیٹا کیا حال ہے۔ مجھے میری بچی بہت یاد آئی تو سوچا کہ جا کر خیر خبر لوں اور بتاؤ عدنان میاں کیسے ہیں؟ نقش پلا رہی ہو، کیا اثر ہوا؟ تم دیکھنا ایسے میاں قابو آئیں گے۔ ادھر دیکھیں گے نہ ادھر۔ آپا زینو کو دعائیں دوگی۔ پیر بھورے سائیں کی کرامت سے بگڑے کام تک سنور جاتے ہیں۔ یہ مسئلہ تو کچھ بھی نہیں اور یہ بتاؤ کہ کیا پکایا ہے میں تو کڑاہی گوشت کھاؤں گی میرے لئے تو وہی پکانا۔'' آپا نان اسٹاپ بولتی ہوئیں اندر کمرے کی جانب بڑھتی چلی گئیں۔ ابھی دروازے تک پہنچی ہی تھیں کہ اندر سے ثریا کی ساس نمودار ہوئیں۔ آپا انہیں دیکھ کر ٹھٹھک گئیں اور چور نظروں سے ثریا کی طرف دیکھا۔ ثریا نے مسکراتے ہوئے انہیں اندر جانے کا اشارہ کیا۔ لیکن آپا زینو کے حواس خطا ہورہے تھے۔ سمجھ گئیں کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ ثریا کی ساس نے جب انہیں رکتے دیکھا۔ تو بولیں ''آؤ آؤ زینو! تمہارا اپنا گھر ہے۔ کڑاہی گوشت کیا تمہارے لئے تو میں سات پکوان تیار کرواتی ہوں۔ آج تک نہ سمجھ آئی کہ تم کیا چیز ہو۔ تمہارے پیر بھورے شاہ اس وقت کہاں مرگئے تھے جب تمہارے میاں نے تمہیں طلاق دی تھی۔ ان کو بھی نقش پلا کر قابو کرنا تھا نا۔ اپنے میاں تو قابو نہ آئے چلیں دوسروں کو گر سکھانے۔ عدنان میاں ہسپتال میں ہیں۔ تمہارے پیر صاحب کی دعا سے سیدھا موت کے منہ میں گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا کرم کیا اور اسے بچالیا۔ ورنہ ثریا بانو کو بھی معلوم ہو جاتا انیس بیس کا پھیر۔ ارے ماں باپ سے زیادہ بھی کوئی ہمدرد ہوتا ہے۔ تمہاری اس ہمدردی نے یہ دن دکھائے لیکن اچھا ہوا کہ ثریا کو بھی عقل آگئی۔ اب میری بہو میرے ساتھ مل کر میرے گھر پر رہے گی تاکہ تم جیسی چالباز عورتیں اپنا الو نہ سیدھا کر سکیں اور تمہیں تو میں پولیس کے حوالے کرتی ہوں تاکہ زہریلی سیندور سے نقش گھولنے کے جرم میں تم پر اور تمہارے بھورے سائیں پر کیس چلے۔ جیل کی روٹیاں کھاؤ گی تو معلوم ہوگا کہ سیدھی سادی بچیوں کو بہکانے کا کیا انجام ہوتا ہے۔ چلو ثریا فوراً تھانے فون ملاؤ۔'' یہ سنتے ہی آپا زینو نے ایک چھلانگ لگائی اور دوڑتی ہوئی گھر سے باہر نکل گئی۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر ثریا اور اس کی ساس کی ہنسی نکل گئی۔

میری بہنو! کیا آپ کے محلے پڑوس میں بھی کوئی آپا زینو ہیں؟ اگر ہیں تو ان سے بچنے کی کوشش کریں۔ کل کلاں آپ کے ساتھ بھی اگر کوئی بھورے شاہ کی کرامت کام دکھا گئی تو شکایت نہ کیجئے گا کہ خبردار نہیں کیا تھا۔ پھر نہ کہنا کہ ''خبر نہ ہوئی۔''

''پانی'' کتنا پیا جائے

پانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے، کہا جاتا ہے ایک عام انسان کو پینے کیلئے پانی کی کتنی ضرورت ہوتی ہے اس حوالے سے مختلف ماہرین کی مختلف آراء ہیں آیئے دیکھتے ہیں کہ اصل حقائق کیا ہیں......؟

بعض ماہرین کا کہنا ہے ہمیں دن بھر میں کم از کم آٹھ گلاس پانی ضرور پینا چاہئے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سے لوگ کثرت سے پانی پیتے ہیں اصل میں ہم کثرت سے چائے، کافی اور سوڈے وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ اس میں کافین کی خاصی مقدار ہوتی ہے جو ہمارے جسم سے پانی کم کردیتی ہے اور ہم پیاسے بدن کو اکثر پانی فراہم کرنے میں تساہل اور کوتاہی سے کام لیتے ہیں تو کیا ہمیں واقعی ہر وقت پانی کی چھاگل اپنے پاس رکھنی چاہئے؟ تو اس کا جواب ہے ہرگز نہیں۔ دن میں آٹھ گلاس پانی پینا ضروری ہے؟ یہ سوال خود ایک سوال ہے کہ یہ بات کہاں سے پھیلی ہے؟ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پانی آب حیات جیسی تاثیر رکھتا ہے۔ یہ جلد کیلئے ٹانک ہے، اس سے وزن گھٹایا جاسکتا ہے۔ گردے کے ماہرین عام طور پر زیادہ پانی پینے کا مشورہ دیتے ہیں بے شک ان حالات میں یہ ایک اچھا آئیڈیا ہے جسم میں پانی کی زیادہ مقدار ہے تو گردے عمدگی سے کام کرتے ہیں اور گردوں میں پتھری بننے کا امکان کم ہوجاتا ہے، عام طور پر عمر رسیدگی کے ساتھ لوگ پانی کا استعمال کم کردیتے ہیں وہ اتنا پانی نہیں پیتے جس قدر جسم کو ضرورت ہوتی ہے اور نہ ایسی اشیاء کھاتے ہیں جن میں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، یہ بات ذہن میں رہے اگر ہم رقیق اشیاء استعمال کرتے ہیں تو بھی یہ پانی کا بدل ثابت ہوسکتی ہیں۔ زیادہ تر ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ پانی پینے کا تعلق زیادہ تر ماحول اور موسم سے ہوتا ہے اس کے علاوہ اس کا اس غذا سے بھی گہرا تعلق ہے جو آپ استعمال کرتے ہیں۔ اگر آپ ایسی غذائیں یا سبزیاں جن میں پانی کی خاصی مقدار ہوتی ہے تو ضروری نہیں کہ آپ روزانہ آٹھ گلاس پانی ہی پئیں، ایک عام صحت مند شخص کیلئے ایک لیٹر ہی پانی کا استعمال کافی ہے۔

ایسے لوگ جو جسمانی طور پر زیادہ مشقت کرتے ہیں مثلاً مزدور، کھلاڑی قلی، باغبان وغیرہ انہیں زیادہ پانی کی ضرورت رہتی ہے یا ایسے افراد جو گرم علاقوں میں یا آگ کے قریب کام کرتے ہیں یا دھوپ میں زیادہ وقت گزارتے ہیں ایسے افراد کو عام آدمی کے مقابلے میں حقیقتاً زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک بات اور جاننی چاہئے اگر ہمارے جسم میں پانی کی کمی ہوتی ہے تو ہمارا جسم ہمیں فوری طور پر خبردار کرتا ہے ہمارے ہونٹ خشک ہوجاتے ہیں اور حلق بھی پانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ ایسی صورت میں پانی پینے میں غفلت یقیناً جسم کو بے حد تکلیف دینے کے مترادف ہے پانی پیجئے اور فوراً پیجئے لیکن اگر ہمارے جسم میں پانی کی ایک یا دو فیصد کمی بھی ہوجائے تو یہ ہمارے لئے نقصان کا باعث نہیں ہوتی بعض لوگ بغیر ضرورت کے اور زبردستی پانی پیتے ہیں اور پورا دن یہی حساب لگاتے رہتے ہیں کہ انہوں نے آج کتنا پانی پینا ہے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ پانی پینے سے بھوک کم ہوجاتی ہے یہ بات درست نہیں ایک مشہور ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ پیاس کو دور کرنے کیلئے فروٹ اور ترکاریاں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ تاہم ڈاکٹروں کا ایک وسیع حلقہ روزانہ آٹھ گلاس پانی پینے کے حق میں ہے یہ اگر انسان کیلئے ضروری نہیں تو کوئی ضرررساں بھی نہیں، اگر کوئی زیادہ پانی پی رہا ہے تو یہ ایک اچھی عادت ہے لیکن یہ سوچنا کہ اگر آج یہ مقدار پوری نہیں کی تو جسم کسی بڑے نقصان سے دوچار ہوجائیگا ایسا نہیں ہے اس کے علاوہ اگر پانی کے ساتھ ان اشیاء کا بھی استعمال کیا جائے جو اپنے اندر پانی رکھتی ہیں تو یہ بھی ایک مفید عادت ہے بلکہ شاید روزانہ آٹھ گلاس پانی پینے سے بھی زیادہ اچھی عادت ہوگی۔ یہ تو مختلف ماہرینِ صحت کی مختلف آرا ہیں اس سلسلے میں آپ کیا کہتی ہیں......؟؟؟

ا۔ا۔خ ٹنڈوآدم

ڈاکٹر ام محمد

آپ کی صحت

ضعفِ معدہ کی شکایت:

ڈاکٹر صاحبہ! مجھے چار پانچ سال سے ضعف معدہ کی شکایت ہے، خوراک صحیح طریقے سے ہضم نہیں ہوتی دودھ یا دوسری طاقت والی غذا بالکل نہیں لے سکتی حالانکہ قبض یا گیس وغیرہ بھی نہیں، میری صحت دن بدن گر رہی ہے (ہمشیرہ ارسلان احمد۔ اٹک) ڈاکٹر صاحبہ! میری عمر 17 سال ہے، میں مرچ والی یا تلی ہوئی کوئی چیز کھالوں تو منہ میں چھالے بن جاتے ہیں، سینے میں اکثر جلن رہتی ہے، کھانا کھانے کے بعد اکثر پیٹ میں درد رہتا ہے، مہربانی فرما کر کوئی اچھی سی دوائی بتائیں۔ (بنت یونس۔ سرگودھا)

☆ آپ دونوں معدے کے لئے **Carboveg 30** (کاربوویج) اور **Argentum Nit 30** (ارجنٹم نائٹریکم) دن میں تین مرتبہ دونوں دوا میں سے **4-3** قطرے ایک چمچ پانی میں ملا کر لیں۔ کھانوں میں زیادہ چکنائی اور مرچ استعمال نہ کریں۔ دن میں ایک مرتبہ بیسن کی روٹی ہلکی سی سینکی ہوئی کھالیا کریں، یہ معدے کو تقویت دیتی ہے۔

چہرے پر سفید دانے:

ڈاکٹر صاحبہ! میرے پورے چہرے پر سفیدی نما دانے ہیں جو بہت سخت ہیں۔ ان کی شکل بالکل گرمی دانوں جیسی ہے یہ گرمیوں میں زیادہ ہوجاتے ہیں انگریزی دوائیں کھا کر بہت تنگ آچکی ہوں بالکل بھی افاقہ نہیں ہورہا، مہربانی کرکے اچھی سی دوا بتائیں۔ (اخت عبدالقدیر۔ حبیب آباد طاہر والی) سفید دانوں سے پریشان دیگر بہت سی خواتین

☆ اخت عبدالقدیر اور بہت سی بہنیں جو اپنے دانوں کیل مہاسوں سے پریشان ہیں، ان کو چاہئے کہ علاج شروع کرنے سے پہلے (سلفر) **Sulphur 200** کی ایک خوراک **4** قطرے ایک چمچ پانی میں لیں، اس کے بعد ہر پندرہ دن بعد ایک خوراک لیتی رہیں۔ روزانہ (بربیرس ایکونیولیم) **berberis. Aq. ∅** اس کے 5–5 قطرے دن میں تین مرتبہ ایک گھونٹ پانی میں لیں۔ سبزیاں اور پھل زیادہ استعمال کریں۔ چٹپٹی چیزوں سے بالکل پرہیز کریں۔ اگر کسی کو ایام کی بھی خرابی ہے تو اس کو ضرور ٹھیک کریں، اس لئے کہ چہرے کے دانے اندرونی خرابی کی ہی وجہ سے ہوتے ہیں۔ تجویز کردہ دوائیں کسی بھی ہومیوپیتھک اسٹور سے مل جائیں گی۔

کھانے کے بعد قے آتی ہے:

ڈاکٹر صاحبہ! میں جب بھی کوئی چیز کھاتی ہوں تو تھوڑی دیر میں قے آجاتی ہے، قے نہ آئے تو پیٹ میں بڑی شدت کا درد ہوتا ہے، آجائے تو کم ہوتا ہے، کبھی کبھی کافی مقدار میں خون بھی آتا ہے۔ (میری بہن کا بھی مسئلہ ہے) (بنت ظفر اقبال۔ جھنگ)

محترمہ بنتِ ظفر اقبال صاحبہ! آپ نے اپنی باجی کی جو کیفیت لکھی ہے، اس کے لئے **Baccilinum IM** ہفتے میں ایک مرتبہ اور روزانہ **Hydratis ∅** (ہائڈراسٹس) کے 10–10 قطرے دن میں 2 مرتبہ زبان پر ٹپکالیں، اس کے علاوہ کیلنڈولا لوشن سے اس مقام کو دھوئیں، ان شاء اللہ افاقہ ہوگا۔ آپ اپنے لئے **Pulsatilla 3** دن میں **4** مرتبہ **5-4** قطرے لے لیا کریں۔

ناخن کھانے کی عادت:

میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے ناخن کھانے کی عادت ہے، اس عادت سے چھٹکارے کا سوچتی ہوں، لیکن بے سود، ایک دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے ناخن بڑھتے نہیں، بڑھ جائیں تو جلد ہی ٹوٹ جاتے ہیں یا پھر چھوٹے چھوٹے سے رہ جاتے ہیں، براہ کرم کوئی حل بتایئے۔ (ع۔ا۔ف، پی اے ایف رسالپور)

☆ محترمہ ع۔ا۔ف صاحبہ! آپ اپنے ناخن کے لئے دوا **Silicea 200** (سلیشیا) دن میں **2** مرتبہ **4-4** قطرے لیں، اس کے علاوہ ناخن پر لہسن چھلا ہوا رگڑا کریں، اس کے عرق سے ناخن مضبوط ہوتے ہیں، ناخن کھانے کی عادت دور کرنے کے لئے **Coculus. IM** (کوکولس انڈس) ہفتے میں صرف ایک مرتبہ **3-2** قطرے ایک چمچ پانی میں لے لیا کریں۔

بچے کا قد چھوٹا ہے:

میرے بیٹے کی عمر تقریباً **12** سال ہے، عمر کے لحاظ سے قد بہت چھوٹا ہے، کم بولتا ہے، کمزور بھی ہے، ہر وقت ست سا رہتا ہے۔ اس کے لئے کوئی اچھی سی دوائی تجویز فرمادیں، اللہ تعالیٰ آپ کے علم اور زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ (زوجہ عبدالمجید۔ ضلع خانیوال)

محترمہ! آپ اپنے بیٹے کو دوا **Calc. Phos6x** اور **Calc. Flour 6x** (کلکیریا فاس۔ کلکیریا فلور) دونوں کی **4-4** گولیاں دن میں **4** مرتبہ دیں، دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی اشیاء زیادہ استعمال کروایا کریں۔ ان شاء اللہ مسئلہ حل ہوجائے گا۔

لیکوریا کی شکایت:

ڈاکٹر صاحبہ میں ایف ایس سی کی طالبہ ہوں، آپ کا کالم بہت شوق سے پڑھتی ہوں، میں تقریباً ایک سال سے کمر کے درد میں مبتلا ہوں۔ صبح اٹھتی ہوں تو لگتا ہے جیسے میرے وجود کو کسی نے نچوڑ دیا ہو، اس کے علاوہ ایام بھی صحیح نہیں ہورہے۔ پلیز کوئی حل بتایئے آپ کو بہت دعائیں دوں گی۔ (آصفہ۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان)

☆ محترمہ آصفہ صاحبہ! آپ دراصل لیکوریا کی وجہ سے اپنے جسم میں درد محسوس کرتی ہیں، کیلشیم کی بھی کمی ہے۔ آپ دوا میں **Alumina 30** (الیومنا) دن میں **4** مرتبہ **5-4** قطرے زبان پر ٹپکا لیا کریں۔ اس کے علاوہ **Bio-Plasgen 13** **4-4** گولیاں دن میں **4** مرتبہ لیں، اس کے علاوہ دودھ زیادہ پئیں۔ صبح نہار منہ ایک گولی **Abocal** کی ایک گلاس پانی میں گھول کر پی لیں، اس نسخہ کو اور بھی بہنیں جو لیکوریا کے مسئلے سے دوچار ہیں استعمال کرسکتی ہیں۔

===☆☆===

پروین سرفراز۔ بہاولپور!

محترمہ پروین سرفراز صاحبہ! آپ دوا **Sabina ∅** (سبائنا) اس کے 5–5 قطرے دن میں 4 مرتبہ لیں۔ **Preg** کے شروع کے **4** مہینے بالکل بیڈ ریسٹ کریں اس دوا کو ابھی سے شروع کردیں، جب **Preg** ہوجائے تو پھر اس کو **4** خوراکوں سے بڑھا کر دن میں **6** مرتبہ لیں۔ اس کے علاوہ **Formance milk powder** دودھ میں ملا کر دن میں **2** مرتبہ لیا کریں پاؤڈر لینے کی مقدار ڈبے پر لکھی ہوگی وہاں سے دیکھ لیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کرم کریں گے۔

مزاحیات

ثوبیہ سلیم

بیٹا: ابو جان آپ کتنا پڑھے ہوئے ہیں۔

باپ: بی اے۔

بیٹا: صرف دو لفظ پڑھے اور وہ بھی اُلٹے۔

===☆☆===

بیوی: (شوہر سے) یہ دیکھیں میں آپ کے لئے رومال لائی ہوں۔

شوہر: اتنا لمبا رومال میں نے پہلی بار دیکھا ہے۔

بیوی: باقی کپڑے کی میں ساڑھی بنالوں گی۔

===☆☆===

دو دوست آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

پہلا دوست: میرے ابو دریا میں غوطہ لگاتے ہیں تو ایک گھنٹے بعد واپس آتے ہیں۔

دوسرا دوست: یہ تو کچھ بھی نہیں میرے ابو کو دریا میں غوطہ لگائے ہوئے ایک سال ہوگیا ہے ابھی تک واپس نہیں آئے۔

اُمّ وقاص ابراھیم

بچے کے کردار کو سمجھنا چاہیے

بچوں کے کردار کو سمجھنا آسان کام نہیں ہے اس کے لئے سمجھ بوجھ، بصیرت اور مشاہدے سے کام لینا چاہئے۔ درج ذیل نشانیاں اگر بچے میں موجود ہوں تو اس کا کردار اچھا اور صحیح ہوگا۔

۱۔ اپنے نصب العین اور مقاصد سے بخوبی آگاہ ہے اور انہیں حاصل کرنے میں مگن ہے۔ ۲۔ جذبات میں توازن رکھتا ہے۔ ۳۔ طنز ومزاح میں دلچسپی لیتا ہے۔ ۴۔ دوسروں کی مدد کرتا ہے اور وقت آنے پر دوسروں سے مدد طلب بھی کرتا ہے۔ ۵۔ دوست بناتا ہے اور دوسرے بچے بھی اس کے دوست بننا چاہتے ہیں۔ ۶۔ گفتگو خوب کرتا ہے۔ ۷۔ مشکل کاموں کو مہم اور چیلنج سمجھتا ہے۔ ۸۔ فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ۹۔ کام شوق سے کرتا ہے۔ ۱۰۔ دل میں کینہ نہیں رکھتا نہ ہی کڑھتا ہے۔ ۱۱۔ خود اعتمادی موجود ہے۔ ۱۲۔ اچھے اور صحت مند مشاغل رکھتا ہے۔ ۱۳۔ اچھے اور قابل عمل منصوبے بناتا ہے۔ ۱۴۔ دوسروں کے مشوروں کا صحیح جائزہ لے سکتا ہے۔ ۱۵۔ دوسروں میں دلچسپی لیتا ہے۔

لیکن اگر کچھ بچوں میں مندرجہ بالا باتیں ساری کی ساری موجود نہیں تو انہیں بچے کے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بچے کے غیر صحت مند کردار کی چند علامتیں

۱۔ توجہ حاصل کرنے کے لئے الٹی سیدھی حرکتیں کرتا ہے۔ ۲۔ جذباتی ہے غصہ کرتا ہے اور اکثر لڑتا جھگڑتا ہے۔ ۳۔ شیخی بگھارتا اور گپیں ہانکتا ہے۔ ۴۔ دوسرے بچے اسے دوستی کے قابل نہیں سمجھتے۔ اکثر تعاون نہیں کرتا۔ ۵۔ ضدی ہے اور فیصلہ بدل نہیں سکتا۔ ۶۔ دوسرے بچوں خصوصاً خود سے چھوٹے بچوں کو ڈراتا اور دھمکاتا اور ان پر رعب جھاڑتا ہے۔ ۸۔ چوریاں کرنے کا عادی ہے۔ ۹۔ بہانے بازی کرتا ہے۔ ۱۰۔ حاسد ہے۔

اگر بچے میں مندرجہ بالا نشانیوں میں سے چند زیادہ شدید نوعیت کی موجود ہوں اور کوشش کے باوجود ان میں کمی نہ آئے تو کسی نفسیاتی ماہر سے رابطہ کرنا چاہئے۔

بقیہ: پردے نے ہمارے جھگڑے ختم کردیئے

وہاں کا ماحول دیکھا اور بزرگوں کی باتوں کو سنا تو میں نے شرعی پردے کا عزم کر ہی لیا اس موقع پر میرے شوہر نے (بھرپور ساتھ دیا) اور کہا کہ پہلے میرے بھائیوں سے پردہ شروع کرو حالانکہ ہم سب ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔ خدا نے ہمت دی اور شوہر نے بھی ساتھ دیا اور میں نے شرعی پردہ شروع کر دیا۔ جب میرے پردے کا خاندان والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے بہت مخالفت کی اور سب نے کہا کہ ہم آپ کے گھر آنا جانا تک چھوڑ دیں گے لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری۔ اب الحمدللہ مجھے پردہ کرتے ہوئے چار سال ہو گئے ہیں۔ جس سے مجھے بہت سکون حاصل ہوا ہے جو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔ میں اپنے پورے خاندان میں اکیلی لڑکی ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے شرعی پردے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میں اپنی تمام مسلمان بہنوں سے پردہ کرنے کی درخواست کرتی ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام مسلمان بہنوں کو شرعی پردے کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین۔

بقیہ: خالی ہاتھ

"بیٹا تم بہنوں کی فکر نہ کرو اور تمہاری اسپیشلائزیشن کے اخراجات کا میں نے سوچ لیا ہے میں یہ گھر بیچ رہا ہوں۔"

لیکن بابا آپ نے پہلے ہی اپنی ساری متاع مجھ پر خرچ کر دی۔ اگر یہ گھر بھی بک گیا تو سب بے آسرا ہو جائیں گے۔ عمر نے کہا۔

کچھ نہیں ہوگا بیٹا تم اسپیشلائزیشن کر لوگے تو سب مسئلے حل ہو جائیں گے تمہیں یقیناً اچھی جاب مل جائے گی اور پھر سرمایہ ہو تو گھر بنانا کیا مشکل ہے۔

آخر کار وہ دن بھی آیا جب عمر اسپیشلائزیشن کر کے آ گیا لیکن اپنے پاؤں پر نہیں بلکہ اسٹریچر پر اسے بلڈ کینسر جیسا موذی مرض تھا۔

بابا میں آپ کا سہارا نہ بن سکا عمر اپنے آنسو ضبط کرنے کے باوجود نہ کر سکا۔

نہیں بیٹا ایسا نہیں کہتے فرحان صاحب کے آنسو بھی آج ختم نہیں ہو رہے تھے۔

بابا آپ نے اپنا وقت، مال و دولت سب کچھ مجھ پر لٹا دیا اور کچھ حاصل بھی نہ ہوا۔

عمر بیٹا ایسا نہیں سوچتے دادی اماں نے اسے سہارا دینے کی کوشش کی۔ نہیں دادی جان آج آپ مجھے بولنے دیں۔

بابا آپ کی تو دنیا برباد ہو گئی اور میری دنیا و آخرت دونوں لٹ گئی ہیں میں نے تو ساری زندگی سُراب کے پیچھے بھاگتے گزار دی۔

اور بابا میری آخرت کی کوئی تیاری نہیں مجھے تو اس کا وقت ہی نہ ملا اور بابا یہ ڈگری مجھے نہیں بچا سکے گی۔ میری مثال تو اس فاتح کی طرح ہے جو پوری دنیا فتح کرنے کے بعد بھی خالی ہاتھ ہے۔

آج فرحان صاحب کے آنسو ان کی بے بسی کا پتا دے رہے تھے وہ سب کچھ حاصل کرنے کے بعد بھی خالی ہاتھ تھے۔

اپنی کوئی ملک نہ املاک سمجھنا
ہونا ہے تمہیں خاک یہ سب خاک سمجھنا

پُھلبھری، برص
LEUCODERMA-VITILIGO
سفید داغ قابل علاج مرض ہے
Steroids Free Most Progressive Treatment
(ماہرِ برص)
ایوارڈ یافتہ اجمل زیدی
ایوارڈ یافتہ
کے دورۂ پاکستان کا مستقل پروگرام

کراچی قیام	13 مارچ تا 27 مارچ، 13 جولائی تا 27 جولائی، 13 نومبر تا 27 نومبر ہوٹل مہران، شاہراہ فیصل، کراچی۔ فون: 9-5660851(021) موبائل: 8566188(0300)
ملتان قیام	28 مارچ تا 6 اپریل، 28 جولائی تا 6 اگست، 28 نومبر تا 7 دسمبر ہوٹل سلور سینڈ، ریلوے روڈ نزد چوک عزیز ہوٹل، ملتان۔ فون 582803/62-518061(061) موبائل 8566188(0300)
پشاور قیام	یکم فروری تا 10 فروری، یکم جون تا 10 جون، یکم اکتوبر تا 10 اکتوبر ہوٹل امین، جی ٹی روڈ ہشت نگری چوک پشاور شہر فون: 19-218215(091) موبائل: 8566188(0300)
اسلام آباد مستقل پتہ	8 اپریل تا 30 مئی، 8 اگست تا 30 ستمبر، 9 دسمبر تا 30 جنوری مکان نمبر 62 سٹریٹ نمبر 20 سیکٹر G-8-1 تعلیمی چوک (سریا چوک) اسلام آباد فون: 2854595-2255880-(051) موبائل 8566188(0300)
لاہور قیام	14 فروری تا 27 فروری، 14 جون تا 27 جون، 14 اکتوبر تا 27 اکتوبر عامر ہوٹل، لوئر مال نزد سیشن کورٹ، لاہور فون: 19-7115015(042) موبائل: 8566188(0300)

E-mail:syedajmalzaidi@hotmail.com - syedajmalzaidi@yahoo.co.uk

زیبی جیولرز
ZAIBI JEWELLERS
S.B. 7/70 Zaibunnisa Street, Saddar, Karachi-74400.
Voic: 5677786,5215455, Fax: + 92(21) 5675967
E-mail: nain888@hotmail.com
علماء کرام کے لئے خصوصی رعایت
نوٹ: زکوٰۃ کے حساب کیلئے فون پر رابطہ کر سکتے ہیں

بے پردگی سے پردے کی طرف

پردے نے ہمارے جھگڑے ختم کردیئے

زوجہ شاہد مُراد

میں نے ایک ایسے خاندان میں پرورش پائی ہے جو آزاد خیال اور ماڈرن قسم کا ہے۔ جتنے بھی غیر شرعی کام ہیں سب ہمارے خاندان میں پائے جاتے ہیں۔ ٹی وی دیکھنا، گانے سننا یہ تو عام بات ہے اور اگر سچ کہا جائے تو ان کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتا۔ ایسے ماحول میں یہ بھی نہیں معلوم کہ کلمہ کس نے سکھایا ہے اور عام لوگوں کی طرح پردہ بھی صرف غیروں تک محدود ہے رشتہ داروں میں جو کہ نامحرم ہیں ان سے پردے کا تصور تک نہیں ہے۔

چھ، سات سال کی عمر میں مجھے اپنی ایک پھوپھی نے گود لے لیا تھا وہ چونکہ کافی امیر تھیں لہٰذا ان کے گھر میں ہمیں ہر قسم کی آزادی تھی اور کوئی پابندی نہ تھی۔ میری پھوپھی بذات خود بہت نیک، رحمدل اور نماز، روزہ کی پابند ہیں اور کئی حج، عمرے بھی کیے ہوئے ہیں لیکن شرعی پردہ وہ بھی نہیں کرتیں۔ جب میں نے میٹرک کیا تو میری شادی دوسری پھوپھی کے لڑکے سے ہوگئی جو ہمارے خاندان کا سب سے شریف لڑکا تھا۔ لیکن نماز کی پابندی اس میں نہ تھی کبھی پڑھتا کبھی نہیں۔ جب میری شادی ہوئی تو مکمل غیر شرعی طریقے سے ہوئی۔ جتنی بھی خرافات شادیوں میں ہوتی ہیں مثلاً ناچ گانا، ڈھول، مووی وغیرہ میری شادی میں بھی تھے۔ چونکہ یہ شادی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منشاء کے خلاف تھی لہٰذا اس کا اثر شادی کے بعد ظاہر ہونا شروع ہوا۔ ہوا یوں کہ ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہونے لگے اور معمولی سی بات پر گھر میں جھگڑے ہونے لگے جن کی وجہ سے میں اکثر میکے میں رہتی اور زندگی سے بہت تنگ آگئی اس دوران ہمارے درمیان ایک طلاق بھی ہوئی۔ شادی کے دو سال بعد اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی دیدی لیکن پھر بھی جھگڑے ختم نہیں ہوئے۔ آخری جھگڑے کے ایک ہفتہ بعد جب میں اپنے میکے گئی ہوئی تھی تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا شوہر تبلیغ والوں کے ساتھ چار ماہ کے لئے رائے ونڈ چلا گیا ہے ....وہ تو چلا گیا لیکن میں میکے میں رہتے رہتے بہت بور ہونے لگی لہٰذا میں نے وقت پاس کرنے کی خاطر ایک مقامی خواتین سینٹر میں سلائی وغیرہ سیکھنے کے لئے داخلہ لے لیا۔ اسی سینٹر میں ایک پیریڈ دینی تعلیم کا بھی ہوا کرتا تھا، میں تو چونکہ نئی تھی لہٰذا جو خاتون دینی لیکچر دیتی تھیں وہ عالمہ تھیں وہ مخاطب تو اور لڑکیوں سے تھیں لیکن زیادہ اثر دینی باتوں کا مجھ پر ہونے لگا اور میں بہت دھیان کے ساتھ ان کی باتوں کو سنتی رہی جن سے دل کو بہت اطمینان ہوا۔ میں نے اپنی کہانی ان کو سنائی انہوں نے مجھے تسلی دی اور یہ کہا کہ جلد از جلد اپنے شوہر سے رابطہ کروں تاکہ تمہارے درمیان دوری کو ختم کیا جائے میں نے جب اپنے گھر والوں سے بات کی تو کوئی بھی میری مدد کو تیار نہ تھا میں بہت پریشان ہوئی۔ پھر میرے ایک کزن نے میری مدد کی انہوں نے کسی طریقے سے میرے شوہر کو خط پہنچایا۔ جب میرے شوہر کو خط ملا تو چونکہ وہ اللہ کے راستے میں تھے اور دین کی باتیں سنی تھیں لہٰذا ان کا دل بھی نرم ہوگیا تھا چناں چہ نہوں نے طلاق سے رجوع کی حامی بھرلی۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ نے میرے شوہر کی دینی تربیت شروع کی اور دوسری طرف میری۔ جب میرا شوہر چار ماہ مکمل کرنے کے بعد واپس آرہا تھا تو میں ان کے آنے سے دو دن پہلے ان کے گھر چلی گئی۔ جب میرے میاں واپس آئے اور میں نے ان کو دیکھا تو خوشی کی انتہا نہ رہی وہ ایسے ہی دین دار شوہر تھے جس طرح کی مجھے آرزو تھی۔ سنت کے مطابق ڈاڑھی، شرعی لباس، زبان میں نرمی اور گھر میں ہر وقت دینی باتیں کرتے، پانچوں وقت نماز کی پابندی، قرآن شریف کی تلاوت ان کا مشغلہ بن گیا تھا۔ گھر میں دینی باتوں کی وجہ سے میرے دل پر اور اثر بڑھ گیا میرے میاں مجھے شرعی پردے کی تاکید کرتے رہے جس کی وجہ سے میرے دل میں شرعی پردے کی فکر شروع ہوئی۔ اسی دوران میرے شوہر مجھے پندرہ دن کے لئے اپنے ساتھ تبلیغ میں لے گئے۔

(باقی ۱۴۰ پر)

BSENA
UNANI LABORATORIES
SUKKUR
نیا عرقِ شیریں
نقالوں سے ہوشیار رہیں
بچوں کی صحت کا محافظ
Sena Unani Laboratories P.O.Box No. 108 Opp. Govt. Degree College Shikarpur Road, Sukkur.
نیا عرقِ شیریں
پیٹ کے درد، نفخ (پیٹ پھولنا) مروڑ، قے، دست اور دانت نکلنے کی تکلیف کو رفع کرنے والا، فرحت بخش اور خوش ذائقہ عرق ہے بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے، تندرستی میں بچوں کی صحت کو قائم رکھتا ہے۔ اور بیماری میں شفا بخشتا ہے
43 سال سے زائد مدت سے سو فیصد خالص عرق شیریں ماؤں کے مکمل اعتماد کے ساتھ

موسمِ سرما کی خصوصی سوغات: حلوہ گاجر، حلوہ سوہن، حلوہ پستہ
عصرِ شیریں TM
گلشن اقبال
بلاک 13-A، ممتاز منزل، مین یونیورسٹی روڈ، بالمقابل PIA پلانیٹیریم، کراچی پاکستان۔
TEL: 92-21-4981829
FAX: 92-21-4982518
Delifres

ہر بدھ کو روزنامہ اسلام کے ساتھ شائع ہوتا ہے

روزنامہ اسلام

خواتین کا اسلام

104

بدھ 20 محرم 1426ھ مطابق 2 مارچ 2005ء

Jandar Chai
اَب لیجئے چائے کا اصل مزہ
جاندار چائے میں
جاندار چائے جاندار آفر
Ph: 051-4449158-4440616
Plot No.210, I-9, Industrial Area, Islamabad.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسِ قرآن و حدیث

حرام روزی

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

حضرت ابوعبداللہ ناجی رحمہ اللہ کا انتہائی زریں اور عبرت آموز قول ہے، فرماتے ہیں ہیں کہ پانچ اوصاف کے پائے جانے سے عمل پورا ہوتا ہے، ''اللہ کی معرفت پر ایمان، حق کی معرفت، عمل کو خالص اللہ کے لئے کیا جائے، سنت کے مطابق عمل اور رزق حلال، اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو جائے تو عمل قبول نہیں ہوتا، اگر تمہیں اللہ کی معرفت حاصل ہو لیکن تم حق کی معرفت سے محروم ہو تو فائدہ نہیں ہوگا، اگر تم حق کی پہچان رکھتے ہو مگر معرفتِ باری تعالیٰ اور عمل میں اخلاص نہ ہو تو بھی فائدہ نہیں اور اگر یہ تینوں باتیں حاصل ہوں مگر عمل سنت کے مطابق نہ ہو تو بھی نافع نہیں اور اگر یہ چاروں شرائط پائی جائیں مگر انسان کی روزی حلال نہ ہو تو بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا''۔

ابن رجب رحمہ اللہ نے بھی اسی سے ملتی جلتی بات کہی ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو اور ان کی امتوں کو پاکیزہ اور حلال روزی کھانے اور عملِ صالح کا حکم دیا ہے، جب روزی حلال ہو تو عملِ صالح قبول ہوتا ہے اور اگر حلال روزی میسر نہ ہو تو عمل کیسے قبول ہوگا''۔

جیسے مختلف غذاؤں کے مادی اور حسی اثرات ہوتے ہیں، کوئی غذا جسم میں گرمی پیدا کرتی ہے اور کوئی سردی، کوئی رطوبت پیدا کرتی ہے اور کوئی خشکی، کوئی غذا طبعیت میں نشاط کا سبب بنتی ہے تو کوئی افسردگی کا سبب بنتی ہے، اسی طرح غذاؤں کے روحانی اور معنوی اثرات بھی ہوتے ہیں، قلب و دماغ، جذبات و خیالات اور اعمال و افعال سب ہی متاثر ہوتے ہیں یہاں تک کہ انسان کی اولاد بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اگر سامان خور و نوش اور ذریعۂ معاش حرام اور ناپاک ہوگا تو دل سیاہ ہو جائے گا، اس پر قساوت اور ظلمت چھا جائے گی، قبولِ ہدایت کی استعداد ختم ہو جائے گی، دماغ میں گندے خیالات پرورش پائیں گے، شیطانی وساوس اور شہوانی افکار کی یلغار ہوگی، اعمالِ خیر کی توفیق سلب ہو جائے گی، نیکی کا کرنا مشکل اور بدی کا کرنا آسان معلوم ہوگا، اولاد بغاوت اور سرکشی پر اتر آئے گی، لیکن اگر رزقِ حلال میسر ہو تو دل میں رقت و لطافت پیدا ہوتی ہے، نور و عرفان کی بارش ہوتی ہے، صبر و شکر اور عفت و عصمت کے جذبات پرورش پاتے ہیں، اعمالِ صالحہ کی توفیق ارزانی ہوتی ہے۔ ایک عجیب سا سکون اور کیف محسوس ہوتا ہے، شاعرِ مشرق نے صدقِ مقال اور اکل حلال (سچی بات اور حلال روزی) کو ''سرِ دین'' قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں

سرِ دین، صدقِ مقال اکلِ حلال۔ خلوت و جلوت تماشائے جمال
علم و حکمت زاید از نانِ حلال ۔ عشق و رقت آید از نانِ حلال

رزقِ حلال کی وجہ سے علم و حکمت میں اضافہ ہوتا ہے اور عشق و رقت جیسے پاکیزہ جذبات دل میں پرورش پاتے ہیں۔ قرآن کریم میں پاکیزہ چیزیں اور نیک عمل کرنے کا اکٹھے حکم دیا گیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے'' اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو''، بعض علماء نے ان دونوں کو اکٹھا ذکر کرنے میں یہ حکمت بیان کی ہے کہ پاک اور حلال روزی کے استعمال سے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے۔

سورۃ البقرہ میں ہے'' اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو ہم نے تم کو دی ہیں اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اس کے بندے ہو'' حلال روزی کے میسر آنے پر اس کا شکر تو ادا کرنا ہی چاہئے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ جو حلال پر قناعت کرتا ہے اسے شکر کی توفیق بھی خوب ہوتی ہے، اس کے مقابلے میں حرام کھانے والے کے پاس دولت کی کتنی ہی فراوانی کیوں نہ ہو لیکن اسے شکر کی توفیق نہیں ہوتی وہ ہمیشہ حالات کا شکوہ ہی کرتا رہتا ہے۔

یہودی علماء کے جو جرائم اور قباحتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر کی ہیں، ان میں سے ایک جرم یہ تھا کہ ان کی قوم حرام خوری میں مبتلا تھی مگر وہ اسے منع نہیں کرتے تھے۔

سورہ مائدہ میں ہے'' ان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی بات سے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے، بہت برا عمل ہے جو وہ کرتے ہیں''

آج ہم اپنی آنکھوں سے اس تغافل، چشم پوشی اور کتمانِ حق کی جھلک کہیں نہ کہیں بخوبی دیکھ سکتے ہیں، حرام کی کثرت ہو چکی ہے مگر روک ٹوک کرنے والے بہت کم ہیں، بلکہ بعض دلوں سے تو حلال حرام کی تمیز اور احساس ہی اٹھ گیا ہے وہ نہیں دیکھتے کہ جو کچھ وہ کما، یا کھا رہے ہیں وہ حلال ہے یا حرام ہے، اس کی پیشنگوئی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی تھی، صحیح بخاری میں ہے آپ نے فرمایا'' لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ آدمی پرواہ ہی نہیں کرے گا کہ وہ جو کچھ لے رہا ہے وہ حلال ہے یا حرام ہے''۔

بہت سے لوگوں کا شکوہ ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں حالانکہ وہ اس پر غور نہیں کرتے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم ان اوصاف اور شرائط سے محروم ہیں جن کی وجہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں، دعائیں قبول ہونے کی ایک اہم شرط، روزی کا حلال ہونا بھی ہے، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں ایک دفعہ درخواست کی تھی کہ یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوات کر دے، آپ نے فرمایا'' اپنا کھانا حلال اور پاک بنا دو، مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے''۔ جو شخص چالیس روز رزقِ حلال کھائے جس میں ذرہ بھر بھی حرام کی آمیزش نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو منور کر دیتا ہے اور اس کی زبان سے حکمت کے چشمے جاری کر دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ'' جس کا کھانا پینا، لباس اور غذا حرام ہو تو اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔''

اختصار کے ساتھ حرام روزی کے درج ذیل نقصانات بیان کئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ آدمی دعائیں قبول ہونے سے محروم ہو جاتا ہیں۔
۲۔ حرام کی طرف میلان، نفس کی کمینگی کی دلیل ہے۔
۳۔ حرام کھانے والا جبار کے غضب اور دوزخ کی آگ کا مستحق ہو جاتا ہے۔
۴۔ حرام مال، انسان کو اللہ سے دور کر دیتا ہے۔
۵۔ اکل حرام سے نیک اعمال کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔
۶۔ رزقِ حرام کے نقصانات سے جسم اور عقل بھی محفوظ نہیں رہتی۔
۷۔ حرام کی ہوس حقوق العباد کے ضائع کرنے کا سبب بنتی ہے۔

عذابِ قبر اور فتنۂ دجال سے پناہ کی دعا

اَللّٰھم اِنّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھم اِنّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ (بخاری ومسلم)

اے اللہ میں تیری پناہ لیتی ہوں قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے سارے فتنوں سے اور گناہ کے ہر کام سے اور قرضے کے ہر بوجھ سے

تعمیرِ فکر

ہے کوئی عبرت پکڑنے والا

آج مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ اپنی بات کا آغاز کس طرح کروں...... بہت دنوں کے بعد ایک بار پھر یہ خط میرے سامنے ہے...... اسے موصول ہوئے بہت دن ہوچکے ہیں...... پڑھا اور پڑھ کے دنگ رہ گیا...... حواس جامد ہوتے محسوس ہوئے...... اور...... میں نے چاہا کہ اس خط کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دوں...... مگر ایسا نہ کرسکا...... کیوں نہیں کرسکا؟ اس کا اندازہ خود مجھے بھی نہیں...... آج اپنی میز کی صفائی کے دوران ایک بار پر یہ خط میرے سامنے ہے...... اور...... زبان حال سے پکار کر کہہ رہا ہے کہ اب میرا بار بھی چکاہ دو لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ اس بار کو کیسے ہلکا کروں؟...... ردی کی ٹوکری میں پھینک کر...... یا میگزین کے صفحات میں جگہ دے کر؟...... اس لئے کہ خط میں جس برائی کا ذکر ہے وہ نہایت ہی قبیح اور گھناؤنا جرم ہے...... یہ ایسی برائی ہے جس کا اظہار بھی خود برائی کی دعوت ہے...... لیکن امید کی ایک کرن باقی ہے...... کہ شاید کوئی اللہ کا بندہ یا بندی عبرت پکڑ لے...... اور اپنا دامن شیطانی چالوں سے بچانے میں کامیاب ہوجائے...... یہ خط ایک لڑکی نے لکھا ہے، اس نے تحریر کیا ہے کہ:

''میں آپ کے سامنے اپنا ایک مسئلہ پیش کرنا چاہتی ہوں اور آپ سے مشورے کی طالب ہوں، دراصل میرا مسئلہ بہت پیچیدہ اور غلاظت وگناہوں کی آماجگاہ ہے۔ میں بچپن ہی سے شیطان کے شکنجے میں پھنس چکی تھی جس کی وجہ گندی انڈین فلمیں تھیں۔ ان فلموں میں پیش کئے جانے والے اخلاق سوز مناظر مجھے سب سے زیادہ دل چسپ اور مزے دار محسوس ہوتے تھے۔ میں اپنا شوق گلی محلے میں ہر وہ گھر جہاں ٹی وی، وی سی آر اور فلموں کی موجودگی کا یقین ہوتا وہاں پورا کرتی۔ اس عمر میں میں ایک ایسے گندے اور قبیح عمل کے نشے کی عادی ہوگئی جس نے آج مجھے نفسیاتی مریض بنا چھوڑا ہے، میں تقریباً بی اے تک تکیے کے ساتھ جنسی تسکین حاصل کرتی رہی۔ میرے گھر والوں کو جب میری فلم بینی کا پتہ چلا تو مجھے بہت مار پڑی مگر مجھے تو نشہ لگ چکا تھا گندے سین دیکھنے کا۔ مجھے بہت مار پڑی، اس قدر کہ جس دن مجھے مار نہ پڑتی بے قراری لگ جاتی۔ بچپن سے ہی دیکھے گئے گندے سین چھچھوندر کی طرح میرے دماغ سے چمٹ گئے تھے جن کی وجہ سے میں چھوٹی عمر میں ہی غیر مردوں میں دل چسپی لینے لگی اور تو اور میں اپنی گندی عادت کی تسکین کے لئے محلے کی دکانوں پر جانے لگی جہاں غیر مرد میرے ساتھ گندہ عمل کرتے (اللہ مجھے معاف کرے) یوں بچپن سے لے کر جوانی تک میری زندگی کا ایک ایک لمحہ گندگی اور گندے کاموں میں گزرا...... مگر آج کی ل،م (مخفف نام) اور ماضی کی ل،م میں زمین آسمان کا فرق ہے، اب میں اپنے خاندان کی سب سے زیادہ باعمل اور باپردہ لڑکی ہوں، میں پچھلے پانچ چھ سالوں سے اپنے مکروہ عمل سے سچے دل کے ساتھ توبہ کرچکی ہوں اور اتنے ہی سالوں سے میں راتوں کو ٹھیک طرح سے سوئی بھی نہیں، ماضی میں گزارے ہوئے ایک ایک لمحے کی اللہ سے مغفرت طلب کرتی ہوں اور میرا یہ زخم رمضان المبارک کی راتوں میں مزید ہرا ہوجاتا ہے جب میری آنکھوں کا ایک ایک آنسو اور میرے جسم کا ایک ایک رُواں اللہ کے حضور بخشش کا طلب گار ہوتا ہے۔ میں اللہ کی رحمت پر قربان جاؤں کہ جس نے آج تک میرے عیبوں کی پردہ پوشی کئے رکھی۔ اب تک میرے کئی رشتے آچکے ہیں مگر میں ہر بار انکار کردیتی ہوں کیونکہ اللہ تو رحمٰن اور غفور الرحیم ہے وہ یقیناً مجھے معاف کردے گا لیکن مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میری ازدواجی زندگی کامیاب نہیں ہوسکے گی اور میں خود کو بھی کسی شریف انسان کے قابل نہیں سمجھتی''

قارئین وقاریات! اس طویل خط کا ایک حصہ میں نے دل پر بہت ہی جبر کرکے نقل کیا ہے، میرا خیال ہے کہ فحاشیت و عریانیت کا اس طور پر تذکرہ خواہ مذمت میں ہو برائی کی ہی راہ کھولتا ہے بہت سے لذت پرست ذہنی مریض مذمت میں بھی ذہنی تسکین کی راہ نکال لیتے ہیں۔ لیکن اس خط کے آخری پیراگراف نے مجبور کیا کہ اسے آپ کے سامنے پیش کردوں۔ ''آئی ٹی'' کے اس ہنگامہ خیز دور میں جبکہ وی سی آر جیسی چیز بہت پیچھے رہ چکی ہے ڈش اور کیبل کے ذریعے گھر گھر ننگی فلموں کا چلن عام ہوچکا ہے کیا فلمیں، کیا ڈرامے، کیا مباحثے، ہر جگہ عریاں مناظر، فحش مکالموں، اور دعوت گناہ دینے والے کرداروں کی بھرمار ہے۔ ''معلومات'' حاصل کرنے کے شوق نے ہمارے دل و دماغ کو کچھ اس طرح جکڑا ہے کہ ہم حیاء وبے حیائی، غیرت اور بے غیرتی کی حدِ فاصل کو بھی فراموش کر بیٹھے ہیں۔ ہماری ''احتیاط'' صرف اس حد تک رہ گئی ہے کہ فیملی کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی پر فلم دیکھ رہے ہوں اور کوئی قابلِ اعتراض منظر آجائے تو ریموٹ کنٹرول کے ذریعے چینل تبدیل کردیتے ہیں۔ ہم نے اپنی نسلیں کیبل اور انٹرنیٹ کے سپرد کر رکھی ہیں قطع نظر اس بات کے کہ وہ فحاشی واوباشی کے نت نئے طریقے سیکھ رہے ہیں۔ یہ خط آپ کے سامنے پیش کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہمیں اندازہ ہوسکے کہ ٹی وی، وی سی آر، ڈش اور کیبل ہمیں کیا دے رہے ہیں اور ہم سے کتنی قیمتی متاع چھین رہے ہیں۔ شاید کسی دل میں ایمان وتقویٰ کی معمولی چنگاری بھی موجود ہو اور وہ ٹی وی، ڈش، کیبل اور انٹرنیٹ جیسی خرافات سے جان چھڑا کر اپنا اور اپنی اولاد کا دینی ودنیوی مستقبل محفوظ کرلے۔ موصوفہ سے بھی عرض ہے کہ آپ کی توبہ پر تو ہمیں شک آرہا ہے، کاش ہمارے آنسو بھی اپنے گناہوں پر اسی طرح ٹپ ٹپ گرنے لگیں اور دلوں کی آلودگیوں کو دور کردیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ: قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (الزمر) ''(اے محمد!) کہہ دیجئے! میرے بندو!! جنہوں نے اپنی جانوں پر (گناہوں کے ذریعے) ظلم کیا ہے ناامید مت ہوں اللہ کی رحمت سے''

بے شک اللہ تعالیٰ کی ذات غفار الذنوب ہے۔ آپ یقین رکھئے کہ اللہ آپ کو معاف کردیں گے۔ جہاں تک ازدواجی زندگی تعلق ہے تو اس سے ہرگز انکار نہ کیجئے بلکہ کسی مناسب رشتے کے لئے استخارہ کے بعد ہاں کردیجئے، بے نکاحی زندگی ممکن ہے آپ کو پھر کسی شیطانی جال میں پھنسا دے اور توبہ کی جو نعمت آپ کو حاصل ہوئی ہے چھن جائے۔

والسلام

محمد احمد حافظ

کالا کپڑا پہننا:

سوال: کالا کپڑا پہننا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مصیبت نازل ہوتی ہے اور بعض کہتے ہیں اس رنگ کی شلوار پہننا جائز نہیں۔ اس لئے کہ یہ غلاف کعبہ کا رنگ ہے۔ صحیح مسئلہ کیا ہے؟ (شاکرہ۔ گگومنڈی)

جواب: کالا کپڑا پہننا فی نفسہٖ جائز ہے۔ شریعت میں اس کی کہیں ممانعت نہیں، یہ سمجھنا کہ اس سے مصیبت نازل ہوتی ہے یا یہ کہ غلاف کعبہ کی نسبت سے اس رنگ کا استعمال (خواہ شلوار میں ہو یا کسی بھی دوسرے کپڑے میں) بے ادبی ہے جہالت کی بات ہے۔ اس پہلو سے تو دوسرے بہت سے رنگوں کا استعمال بھی بے ادبی اور گستاخی کے زمرے میں آئے گا۔ مثلاً صحیح احادیث کی رو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس سفید رنگ کا تھا۔ سیاہ اور زرد عمامہ کا استعمال بھی ثابت ہے۔ سرخ دھاری دار جوڑا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن فرمایا۔ سوء ادب کے اندیشہ سے چاہئے کہ ان رنگوں کا استعمال بھی ترک کر دیا جائے لیکن ایسا کوئی نہیں کہتا۔ بلکہ بنیت تبرک اگر یہ رنگ استعمال کئے جائیں تو ان کا استعمال مستحب ہے۔ سیاہ رنگ کا استعمال فی نفسہ جائز ہے لیکن سیاہ رنگ کا پورا لباس پہننا عقلاً اور طبعاً ناپسندیدہ ہے بالخصوص موجودہ دور میں یہ دشمنانِ صحابہ کا شعار بن گیا ہے۔ اس لئے اس سے احتراز کرنا چاہئے۔ مفتی اعظم ہند حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں:

اور ماتمی علامت اور نشان مقصود نہ ہو تو سیاہ رنگ مثل دوسرے رنگوں کے استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (کفایت المفتی ۹/۱۵۹)

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سیاہ رنگ کے جواز پر مستقل رسالہ لکھا ہے ثلج الفؤاد فی احادیث لبس السواد۔ (الحاوی للفتاوی)

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

رخصت کرتے وقت تحفہ دینا:

سوال: (۱) میرا ایک بھائی فوج میں ملازم ہے۔ جب کوئی فوجی ٹرانسفر ہوتا ہے تو اس کے دوست احباب اسے رخصت کرتے ہوئے تحائف دیتے ہیں، میرے بھائی جب گھر آئے تو والد صاحب نے پوچھا آپ کو کیا تحفہ ملا؟ بولے رقم جس کا ڈنر سیٹ لایا ہوں۔ اب معلوم نہیں یہ سیٹ انہوں نے خاص اسی رقم سے خریدا ہے یا اپنی تنخواہ سے؟ اس کا استعمال ہمارے لئے جائز ہے یا نہیں؟ ان تحائف کا کیا حکم ہے؟ (ایک بہن۔ میانوالی)

(۲) جب ہم عزیز و اقارب کے ہاں جاتی ہیں تو واپسی پر رشتہ دار خواتین کپڑوں کا جوڑا یا دوپٹہ دیتی ہیں۔ وہ ہمارے ہاں آئیں تو ہم بھی دیتی ہیں۔ عورتیں کسی کو خالی ہاتھ لوٹاتے شرماتی ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

جواب: (۱) اگر یہ مستقل رسم ہے کہ ہر رخصت ہونے والے فوجی کو اس کے دوست تحائف دیتے ہوں اور تحائف دیئے بغیر رخصت کرنے کو معیوب سمجھا جاتا ہو تو یہ رسم واجب الترک ہے۔ کسی دوسرے موقع پر چاہیں تو تحفہ دیدیں۔ مگر خاص اس موقع پر لینے دینے سے احتراز کریں اور اگر مستقل رسم نہیں ہے، جو دوست چاہتا ہے تحفہ دیدیتا ہے۔ کوئی نہ دے تو اسے برا نہیں منایا جاتا تو جائز ہے۔ اگر یہ ظن غالب ہو کہ دوست احباب نے دلی خوشی سے تحفہ دیا ہے، رسم سے مجبور ہو کر نہیں دیا ان برتنوں کا استعمال جائز ہے۔ ورنہ جن کے بارے میں ظن غالب ہو کہ انہوں نے مجبور ہو کر بغیر دلی رضامندی کے دیا ہے تو انہیں ان کی رقم لوٹانا، یہ ممکن نہ ہو تو اتنی رقم مساکین پر صدقہ کرنا لازم ہے۔ اس کے بعد برتنوں کا استعمال جائز ہوگا۔

۲۔ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو اوپر تحریر کی گئی کہ اگر یہ مستقل رسم ہے تو اسے توڑنا ضروری ہے اور اگر محبت میں دینے والی کے دل میں یہ نیت نہ ہو کہ میں کبھی ملنے گئی تو یہ مجھے بھی تحفہ دے گی۔ نیز کچھ دیئے بغیر رخصت کرنے کو معیوب نہ سمجھا جائے تو یہ لینا دینا جائز ہے۔

ناخن پھینکنا:

سوال: کٹے ہوئے ناخن پھینک دینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایک بہن۔ کراچی)

جواب: بہتر تو یہی ہے کہ دفن کر دیئے جائیں۔ اگر دفن کرنے کی بجائے کہیں پھینک دیں تو بھی جائز ہے، لیکن بیت الخلاء یا غسل خانہ میں ڈالنا مکروہ ہے: فاذا قلم اظفارہ او جز شعرہ ینبغی ان یدفن ذلک الظفر والشعر المجزوز فان رمیٰ بہ فلا بأس وان القاہ فی الکنیف او فی المغتسل یکرہ ذلک لان ذلک یورث داء کذا فی فتاوی قاضی خان۔ (عالمگیریہ ۵/۵۸)

رشوت خور کا مال:

سوال: ہم نے اپنے ایک رشتہ دار سے کوئی چیز لی جس کی انہوں نے قیمت نہیں لی، وہ رشوت اور سود بھی لیتے ہیں۔ ان کی چیز کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ واپس کرنا بھی مشکل ہے۔ (ایضاً)

جواب: جن لوگوں کا ذریعۂ آمدن صرف حرام کا ہو ان کی چیز استعمال کرنا جائز نہیں۔ اگر دیں تو لینا بھی جائز نہیں۔ لے لی اور واپس کرنا مشکل ہے تو بلا نیت ثواب صدقہ کر دیں اور آمدن میں حلال و حرام مخلوط ہے تو اگر غالب حرام ہے تو بھی یہی حکم ہے اگر غالب حلال ہے تو اس چیز کا استعمال جائز لیکن تقویٰ کے خلاف ہے۔

تارک جماعت کا حکم:

سوال: میرے والد کی عمر ۵۰ سال ہے۔ وہ نماز اول تو پڑھتے ہی نہیں۔ اگر پڑھتے ہیں تو گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔ کیا مرد کا گھر میں بلا عذر نماز پڑھنا درست ہے۔ (ام اسماء۔ مردان)

جواب: کسی مسلمان کا اس عمر میں بھی نماز نہ پڑھنا افسوس کا مقام ہے۔ اگر انہیں مرنے کا یقین ہے تو اس کا بھی یقین رکھیں کہ مرنے کے بعد نماز کے متعلق پوچھ ہوگی بلکہ سب سے پہلی پوچھ یہی ہوگی۔ قصداً نماز چھوڑنے کو حدیث میں کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ نیز حدیث ہے: لاسھم فی الاسلام لمن لا صلاۃ لہ۔ بے نماز کا دین اسلام میں کوئی حصہ نہیں" (رواہ البزار)

بلا عذر مرد کے لئے گھر میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ ترک جماعت پر احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود رحمۃ للعالمین ہونے کے یہ تمنا ظاہر فرمائی کہ ایسے شخص کے گھر کو آگ لگادوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص رات بھر نفل پڑھتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے، لیکن جمعہ اور جماعت کا تارک ہے۔ آپ نے فرمایا یہ شخص جہنمی ہے۔ (ترمذی)

جماعت کی نماز اکیلے آدمی کی نماز پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے۔ (بخاری)

حیرت کی بات ہے کہ ایک مسلمان اتنی بڑی فضیلت سے محرومی گوارا کرتے ہوئے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے اور چند قدم چل کر مسجد جانے کی زحمت نہیں کرتا۔

معاشرتی معاملات اور ہمارے اکابر

یاسمین احمد علی

ہمارے تمام اکابر کا اس بات پر اتفاق تھا کہ معاملات میں صفائی بہت ضروری ہے جو معاملات میں پورا نہیں اترتا اس کی دین داری کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہمارے اکابر نہ صرف دین داری میں مسلّم تھے بلکہ معاشرتی معاملات میں بھی کسی کو ان حضرات سے کوئی شکایت نہیں ہوئی اپنے ذاتی تجربوں کی بناء پر ہمارے اکابر نے اپنے مریدوں اور رشتے داروں کو خاص خاص موقعوں کے لئے خصوصی مشورے دیئے جن پر عمل کر کے ہم اپنی معاشرتی زندگی میں آسانیاں پیدا کر سکتے ہیں۔

معاشرتی معاملات عام طور پر شادی، غمی، قرض مشترکہ خاندانی نظام اور جائیداد و میراث وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔

قرض میں دو باتیں ہوتی ہیں ایک یہ کہ ہم سے کوئی قرض لے اور یہ کہ ہم کسی سے قرض لیں۔ قرض دینے کے سلسلے میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا اصول تھا کہ اگر کوئی قرض مانگے تو اس کی ضرورت کے مطابق نہ دیا جائے بلکہ اپنی حیثیت دیکھ کر دیا جائے اور اتنا دیا جائے کہ کبھی اس سے مانگنا نہ پڑے۔ یہ عام مشاہدہ ہے کہ اس وقت تو مروت میں دے دیا اور پھر جب واپسی وقت پر نہ ہوئی تو جھگڑے شروع ہو گئے اور بات ہاتھا پائی اور گالی گلوچ تک پہنچ گئی۔

اگر کبھی قرض لینے کی ضرورت پیش آجائے تو بس وقت کی واپسی کا وعدہ ہو اس پر واپس کیا جائے اس سلسلے میں ہمارے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ اپنی خودنوشت سوانح ''آپ بیتی'' میں یوں رقم طراز ہیں:

''مجھے جب قرض کی ضرورت ہوئی فوراً مل گیا کیونکہ جس سے میں نے جس تاریخ کی واپسی کے وعدے پر لیا اسی تاریخ پر واپس کیا اگر پہلے سے قرض لیا اور میرے پاس نہ ہوا تو دوسرے سے لے کر دے دیا، دوسرے کا قرض تیسرے سے لے کر دیا یوں سب میں میری شہرت ہوگئی کہ زکریا وعدے کا پابند ہے اور مجھے ہر جگہ سے باآسانی قرض مل جاتا''۔

کوشش یہ ہونی چاہئے کہ زیادہ قریب قریب بھی گھر نہ بنائیں۔ حضرت والا حکیم اختر صاحب مدظلہ اکثر اپنے مواعظ میں اپنی والدہ کی یہ بات دہراتے رہتے ہیں۔ پیسہ اپنے پاس کا رشتے داری دور کی۔

نقشبندی سلسلے کے بہت بڑے بزرگ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں رحمہ اللہ وٹے سٹے کی شادی کے بہت خلاف ہیں۔ ایک گھر تو کسی وجہ سے اجڑتا ہے اور دوسرا بلاوجہ ہی اجڑتا ہے۔ پھر دو گھروں کے حالات ایک جیسے تو ہو نہیں سکتے کسی کے پاس پیسہ زیادہ ہوگا، کسی کے کام زیادہ ہوگا، یوں ایک گھر والے جیسے رہیں گے وہی امید دوسرے گھر والوں سے رکھی جاتی ہے اور معاملہ بگڑ جاتا ہے۔

ہمارے اکابر مسافر پردیسی سے شادی کو بہت منع کرتے ہیں کہ تحقیق مشکل ہوتی ہے۔ دیوبند میں ایک استاد صاحب نے اپنی بیٹی کا رشتہ ایسے ہی ایک مسافر طالب علم سے طے کر دیا۔ صدر مدرس نے ان کو بہت روکا کہ آپ کو اس کے خاندان کا کیا پتہ۔ شادی کے کچھ عرصے کے بعد پردیسی طالب علم نے یہ کہہ کر طلاق دے دی کہ ایک دفعہ آپ کے گھر کا پردہ اٹھا تھا تو گھر میں گوری لڑکی نظر آئی تھی یہ تو کالی ہے۔ اب مسافر پردیسی تو ان معنوں میں نہیں ہیں البتہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ میں رہنے والے لڑکوں کو جو لوگ رشتہ دیں بہت سوچ سمجھ کر دیں۔ اکثر سنا گیا کہ لڑکا شادی شدہ بچوں کا باپ نکلا۔ یہاں ڈاکٹر انجینئر کہا وہ ڈرائیور نکلا۔ کبھی کردار بہت خراب نکلا اس طرح بہت ساری لڑکیاں ہمارے معاشرے میں طلاق یافتہ ہوگئی ہیں۔

گھر کی ہر چیز کا یہ تعین کرنا بہت ضروری ہے کہ کس کی ملکیت ہے، مرنے کے بعد بہت مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ کے کمرے میں اگر ایک قلم بھی ہوتا تھا تو سب کو معلوم ہوتا تھا کہ کس کا ہے۔ یہی حال حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ کا تھا کہ ہر چیز گھر میں سب کو بتا دیتے تھے کہ کس کی ملکیت ہے۔ خاص کر کے کبھی ایک بھائی نے پلاٹ خریدا دوسرے بھائیوں نے بنوا دیا۔ اب اولاد ذرا بڑی ہوئی اور الگ ہونا پڑا تو جھگڑے شروع ۔ بقول حضرت مفتی شفیع عثمانی رحمہ اللہ کے بنواتے وقت، خریدتے وقت، پیسہ لگاتے وقت تو نہیں پوچھتے جب سر پر مشکل آپڑی تو مفتی صاحب مسئلہ حل کریں۔ شروع سے ہی یہ ہونا چاہئے کہ ہر کام ہر بات باقاعدہ لکھ پڑھ کر اور حساب کتاب سے ہو بلکہ فی زمانہ ساجھے کے گھر، کاروبار اور دیگر امور جن میں ایک یا ایک سے زیادہ لوگ پیسہ لگائیں اس سے بچنا چاہئے۔

نذرانۂ عقیدت

اثر جو شافع محشر کے گن گایا نہیں کرتے
شفاعت وہ کبھی خوابوں میں بھی پایا نہیں کرتے
گریزاں ان سے جو ہوتے ہیں بے شک ہاتھ ملتے ہیں
جو ان پر جان دیتے ہیں وہ پچھتایا نہیں کرتے
اسے جانے دو طیبہ تم نہ اس کا رستہ روکو
یہ دیوانہ ہے دیوانوں کو سمجھایا نہیں کرتے

انتخاب: بنت سلیمان ہریانی

ہمارے حضرت تھانوی رحمہ اللہ دو باتوں کی بہت نصیحت کرتے تھے کہ ایک تو اپنی سکت سے زیادہ کام نہ لیں خاص کر کے خواتین کی عادت ہوتی ہے فوراً حامی بھر لیں گی اور پھر بعد میں بات پوری کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ دوسرے وہ کہتے تھے کہ پوری دنیا کو مطمئن کرنا مشکل ہے اس لئے ہمیشہ وہ کام کریں جس میں اپنی آسانی ہو۔ ایک شادی کے کھانے کو ہی لے لیں لاکھوں روپے خرچ کر کے انعام یہ ملا کہ کھانا تو کم پڑ گیا، اگر کسی نے بدنامی کے ڈر سے کچھ زیادہ پکوا لیا اور بچ گیا تو پھر یہ تبصرہ سننا پڑا کہ بچنا تو تھا ہی بہت بدمزہ کھانا تھا۔ مرچیں زیادہ تھیں کسی سے کھایا ہی نہیں گیا۔ یہ تو ایک مثال ہے ورنہ ہر معاملے میں یہ ہی ہوتا ہے کہ لوگوں کو راضی کرنے کی کوشش ہوتی ہے یہاں تک کہ لوگوں کی خاطر اللہ کے احکامات کے خلاف بھی عمل کر لیا جاتا ہے اور لوگ پھر ناراض کے ناراض۔

نام نہیں لکھا

لاتغضب
غُصّے مت ہو

حدیث شریف ہے (مفہوم)

طاقتور وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ پی جائے۔

''غصہ'' جو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور انسان اس شیطان کے تابع ہو کر وہ شر کر گزرتا ہے کہ انسانیت بھی کانپ کر رہ جاتی ہے ذرا سوچیے! اگر ہم زندگیوں سے غصہ کو نکال دیں تحمل، بردباری، نرم مزاجی، شگفتہ مزاجی اور شائستگی کا دامن پکڑ لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ معاشرہ امن و آتشی کا گہوارہ نہ بن جائے۔ غصّے میں مبتلا انسان دوسروں کو گالی گلوچ کر کے یا مار پیٹ کے اپنے غصّے کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا ہے اس حالت میں وہ گالی سے زبان ناپاک کرتا ہے اور اونچی آوازوں سے بداخلاقی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی تحمل و بردباری کا عملی نمونہ تھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے 10 سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی خدا کی قسم! اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بھی مجھے ڈانٹا یا جھڑکا نہیں۔

قربان جایئے آقا دو جہاں، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بردباری پر ''10 سال'' میں ایک بار بھی ایک ادنیٰ غلام کو کوئی سخت لفظ تک نہ کہا اس سے بڑی مثال امت مسلمہ کے لئے اور کیا ہوگی۔

حسن و حسین رضی اللہ عنہ سے لاڈ پیار فرما رہے ہوتے ہیں کہ ایک بدو آتا ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس محبت میں ڈوبا دیکھ کر بے ساختہ کہہ اٹھتا ہے یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے تو 10 بچے ہیں میں نے تو کبھی کسی سے لاڈ نہیں کیا۔ ارشاد ہوتا ہے

''اگر اللہ نے تمہارے دل سے محبت نکال لی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں''

طائف والوں کے ظلم و ستم کا یہ حال تھا کہ پتھر مار مار کر لہولہان کر دیتے ہیں مگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بردباری کا یہ حال کہ پھر بھی ان کے لئے ہدایت کی دعا کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ، اخلاق کا بگاڑ کرتا ہے چنانچہ اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ دیکھو بدخلقی نیکیوں کو اس طرح تباہ کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو بدمزہ کر دیتا ہے۔ مزید فرمایا (مفہوم) ''بدخلق انسان جہنم کی تہہ میں ڈالا جائے گا''۔ پھر مزید یہ بھی فرمایا: ''مومن نہ طعنہ زن ہوتا ہے نہ فحش گفتار نہ فضول گو''

اور یہ سب غصہ کی علامات ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کے بارے میں یہاں تک ارشاد فرمایا:

''لا تغضب، الحلم سید الاخلاق''.

''تو غصہ نہ کر'' بردباری بہترین اخلاق ہے۔

اس واضح حدیث کے بعد امت مسلمہ کے کسی بھی فرد کے لئے پھر ''غصہ'' جیسے شر میں مبتلا ہونے کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے؟ غصہ چاہے گھر تک محدود ہو یا باہر تک یہ شر ہے اور اسے ختم کرنا مومن کا اہم فرض ہے اور جہاں تک گھر کا تعلق ہے وہاں اس شر سے گھروں کا سکون تباہ ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے بہتر ہوں''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''غصہ'' کا بہترین علاج بیان فرمایا کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور جسے غصہ آ جائے وہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہو تو لیٹ جائے شیطان انشاء اللہ جاتا رہے گا اور پھر سب سے اہم بات ''عادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے''

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین اسلام پر پورا چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جو بیچتے تھے دوائے دِل

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حکیم سے کہا، مجھے گناہوں کا مرض ہے۔ اگر اس کی دوا بھی ہو تو عنایت کریں۔ یہاں یہ باتیں ہو رہی تھی اور سامنے میدان میں ایک شخص تنکے چننے میں مصروف تھا۔ اس نے سر اُٹھا کر کہا:

جو تجھ سے لو لگاتے ہیں، وہ تنکے چنتے ہیں

''شبلی! یہاں آؤ میں اس کی دوا بتاتا ہوں

حیا کے پھول، صبر و شکر کے پھل، عجز و نیاز کی جڑ، غم کی کونپل، سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال، حُسن اخلاق کے بیج، یہ سب لے کر ریاضت کے ہاون دستے میں کوٹنا شروع کر دو اور اشک کا عرق ان میں روز ملاتے رہو۔

ان سب کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ، جب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان لینا اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبت کی تیز آنچ دینا جس وقت تیار ہو کر اُترے تو اِس کو خوفِ خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا'' حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا وہ دیوانہ غائب ہو چکا تھا۔

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل
وہ دکان اپنی بڑھا گئے

مرسلہ: عائشہ بنت ازہر

وہی تو ہے دعاؤں کا قبول کرنے والا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا" بے شک دعاؤں کا قبول کرنے والا وہی ہے، جس کی ذات بے مثال ہے، دینے والا بھی وہی ہے، لینے والا بھی وہی ہے، ہر چیز کا مالک وہی ہے۔ اس دور میں ہر کوئی پریشان نظر آتا ہے۔ ہر کسی کے لبوں پر صرف شکوہ شکایت ہے کہ دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟ کیا کبھی ہم نے اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہے؟ کیا کبھی ہم نے خلوص دل سے، یقین سے، عاجزی وانکساری سے دعائیں مانگی ہیں؟ نہیں! بس جلدی جلدی ایک دو دعائیں مانگیں اور منہ پر ہاتھ پھیر کر اُٹھ گئے۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اللہ سے دعائیں کرو قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ واقعی غافل کی دعاء ہرگز قبول نہیں فرماتا۔"

اللہ تعالیٰ تو اتنا بڑا عطا کرنے والا ہے کہ صبح سے شام تک ہمیں خبر ہی نہیں ہوتی وہ اربوں، کھربوں نعمتیں عطا کرتا ہے ہم تو اس سے غافل رہتے ہیں لیکن وہ ہم سب کی خبر رکھتا ہے بلکہ وہ تو ہمارے دلوں کے راز بھی جانتا ہے لیکن پھر بھی ہم اتنے ناشکرے ہیں پھر بھی ہمیں شکوہ ہی رہتا ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہر مصیبت پر صبر کریں اور ہر حال میں اس کا شکر ادا کریں اور ہر مصیبت میں ہر مشکل میں ہر حالت میں صرف اور صرف اسی کا سہارا مانگیں کیوں کہ وہ بڑا کریم آقا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے لئے دعا کے دروازے کھول دیئے گئے اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی دُعا اس سے زیادہ محبوب نہیں مانگی گئی کہ انسان اس سے عافیت کا سوال کرے۔"

اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، ہر کام کرتے وقت سونے سے پہلے، سوکر اٹھنے کے بعد، ہر وقت ہر تکلیف میں اسی سے دعا مانگئے کیونکہ اس سے بہتر دینے والا کوئی بھی نہیں ہے سب ہی اس کے محتاج ہیں وہ بے نیاز ہے ہر کسی کو ہر وقت، ہر لمحے صرف عطا کیئے جا رہا ہے وہ خود کہتا ہے مانگو! میں تمہیں عطا کروں گا وہ تو انتظار میں رہتا ہے کہ کب میرا بندہ مجھ سے

صبا عبداللطیف

مانگے اور میں اس کو عطا کروں۔ مگر وہ سچے دل سے مانگے۔ خوب رو رو کر مانگے اور یقین سے مانگے، خلوص دل سے اور نیک نیتی سے مانگے کیونکہ اس کی مرضی کے بغیر انسان سانس بھی نہیں لے سکتا تو خود سوچئے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا کتنا محتاج ہے بلکہ اس دنیا کا ذرہ ذرہ اس کا محتاج ہے۔ یہ زمین، آسمان، چرند پرند، انسان، جانور، پھول، پتے، ہوا، بادل، پانی، سورج، چاند، ستارے، ایسی مخلوق جو کہ ہمیں نظر نہیں آتی سب کے سب اس کے محتاج ہیں۔

ہم ہر پل ہر لمحہ وقت کو ضائع کیئے جا رہے ہیں اور ہماری زندگی کی کتاب آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے۔ ہر وقت ہم گناہوں میں مبتلا ہیں اور مسلسل گناہ کیے جا رہے ہیں شیطان کی اطاعت کرنے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہمارا روز کا معمول ہے۔ کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جس میں ہم اللہ کا حکم توڑ کر اپنے لئے پریشانیاں پیدا نہ کر رہے ہوں۔ ہمیں تو چاہئے کہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہم اپنے اس قیمتی وقت کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرنے میں، اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے میں اور عبادت کرنے میں صرف کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص دل سے دُعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ ہماری نیک اور جائز دعاؤں کو قبول فرمائے۔ (آمین)

یہ تھیں ہماری مائیں

دُختر محمّد اِسحٰق دِہلوی

حضرت شاہ محمد اسحٰق دہلوی رحمہ اللہ کی بیٹی علوم دین کی فاضلہ تھیں، انہوں نے دینی علوم اپنے والد محترم سے حاصل کئے تھے۔ ان کی شادی مولانا عبدالقیوم سے ہوئی تھی جو امیر المؤمنین سیّد احمد شہید رحمہ اللہ کے خلیفہ مولانا عبدالحیٔ بڈھانوی کے فرزند تھے، بیگم بھوپال نے مولانا عبدالقیوم کو اپنے یہاں مفتی اعظم مقرر کر دیا تھا کہتے ہیں کہ جب کبھی ان کے سامنے کوئی ایسا مقدمہ آتا جس کا وہ فیصلہ نہ کر پاتے تھے تو اس کے لئے مشورہ کرنے گھر میں اپنی اہلیہ کے پاس چلے جاتے تھے، ان سے پوچھتے کہ اس بارے میں آپ کے علم میں کوئی بات ہے؟ اپنے والد سے سنی ہے؟...... وہاں سے معلوم کر کے باہر آتے اور فیصلہ سناتے تھے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شاہ محمد اسحٰق دہلوی رحمہ اللہ کی یہ بیٹی اتنی عالمہ فاضلہ تھی اور دینی علوم میں انہیں کس قدر استحضار تھا۔

(مرسلہ: بنت احمد۔ کراچی)

ازدواجی زندگی

پھول کی مانند ہے گویا ازدواجی زندگی
نِکہت و نُر کی شناسا ازدواجی زندگی
آسمانِ مسکراہٹ میں ہے فرحت کا سحاب
شاخِ نازک کا سراپا ازدواجی زندگی
جس محبت کو ملے تقدیس و عصمت سے خراج
اس محبت کا مسیحا ازدواجی زندگی
آنچل ظلمت میں جو بھٹکے ہوئے آہو سے ہیں
ان نڈھالوں کا سہارا ازدواجی زندگی
چہرۂ دل بزم غم پہ خندہ زن جلوہ فگن
صبر کی آنکھوں کا تارا ازدواجی زندگی
اعتمادِ باہمی کا شادیانہ تان کر
خندہ پیشانی سے جینا ازدواجی زندگی
جو جہاں دائم وفا کا ممتحن ہے دوستو
اس جہاں کا مسکرانا ازدواجی زندگی
گر شریعت کے حسین تر باغ میں ساکن رہے
راحت و تسکین کا دریا ازدواجی زندگی

مرسلہ: بنت جان محمد

دورِ حاضر کی صحافت کا فتنہ

بنت محمد زبیر شائق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر امت کے لئے کوئی نہ کوئی خاص فتنہ ہوتا ہے جبکہ میری امت کا فتنہ مال ہے۔'' دوسرے نمبر پر عورت کا فتنہ ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

''میرے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں ہوگا۔''

اس وقت پوری دنیا میں عریانی، فحاشی، ڈانس کلب، گندے گانے اور فوٹو گرافی کلب سارے کے سارے عورتوں کے فتنے کے اڈے ہیں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے کہ جوں جوں زمانہ قیامت کے نزدیک آئے گا فتنوں میں اضافہ ہوتا جائے گا دینی علم باقی نہ رہے گا، زلزلے آئیں گے، شراب نوشی عام ہوگی، قتل اور زنا جیسے جرائم بڑھ جائیں گے۔'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگو! نیک اعمال کر لو پہلے اس سے کہ فتنے تم پر رات کی تاریکی کی طرح چھا جائیں'' آج کل مروجہ صحافت بھی ایک فتنہ بن چکی ہے۔ کہنے کو تو یہ ایک مہذب پیشہ ہے مگر آج مغربی تمدن پرست باطل سازی، صورت پرستی اور نمائش پسندی کی لعنت میں گرفتار ہو کر اپنا یہ وصف کھو چکے ہیں۔

عشق و محبت کے جذبات کاغذ کے رنگین نقوش پر نچھاور کرنا ان کا شعار ہو گیا ہے۔ ایک دانشور کا قول ہے برا مضمون عمدہ عبارت میں ایسے ہی ہے جیسے کہ بے ثمر درخت گنجان پتوں میں یا بدکردار عورت زرین لباس میں۔

محترم قارئین و قاریات! جس طرح زبان ترجمان قلب ہے اسی طرح قلم بھی ہے۔ بلکہ قلم کی برائی زیادہ سخت ہے۔ کیونکہ زبان کی باتوں کا اثر وہاں تک پہنچتا ہے جہاں تک ہماری آوازی پہنچتی ہے۔ بخلاف قلم کے کہ اس کی آواز مشرق سے مغرب تک پہنچتی ہے جتنے لوگ اس برائی میں شریک ہوں گے اس کا ذمہ دار یہی شخص ہوگا یعنی قلمکار۔

آج کوئی بھی رسالہ جاذب نظر نہیں رہا جب تک وہ تصاویر اور خصوصاً عریاں تصویروں سے مزین نہ ہو۔ گویا کہ اب ادبی رسالوں کی جان اعلیٰ مضامین نہیں بلکہ عریاں تصویریں قرار پائی ہیں۔ آج عریاں تصویروں کو سامنے رکھ کر جذبات کو اس طرح مشتعل کیا جاتا ہے جس طرح کہ اصل صورت کے سامنے ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں فحش باتوں کی تشہیر کو سخت ناپسند کیا گیا ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''بے شک جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ بے حیائی ایمان والوں میں پھیل جائے ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے'' (سورۃ النور۔ آیۃ 19)

آج علم میں اتنی طاقت نہیں کہ لوگوں کی جیبوں سے پیسے کھینچ سکے مگر عریاں تصویریں یہ کشش ضرور رکھتی ہیں کہ تجارتوں کو فروغ دے سکیں، دکان کی رونق بڑھا سکیں اور لوگوں کا وقت اپنے اوراق کے لئے خرید سکیں۔

فحش مضامین اور عریاں تصویروں کی لعنت میں گرفتار ہو کر عصر حاضر کے کئی اخبارات حق سے ہماری نگاہ ہٹا کر باطل کی طرف لگا رہے ہیں تا کہ ہمارا لگاؤ باقی کے بجائے فانی سے ہو اور ہم روحانیت کے تمام لذیذ مشاغل سے بے پرواہ ہو کر مادیت کی کثافتوں میں دھنستے رہنے کو ہی مقصد زندگی بنالیں۔

بایں ہمہ ان اخبارات میں اچھے مضامین بھی شامل اشاعت ہوتے ہیں مگر جیسے کہ پانی کے پاک ڈرم میں دو قطرے پیشاب پڑ جائے تو سارے کا سارا پانی بے کار ہے اسی طرح بحیثیت مجموعی یہ اخبارات بے حیائی، فحاشی اور بداخلاقی کا ایکٹ ہیں، نت نئے فیشن متعارف کروانے کا ذریعہ بن چکے ہیں اور فیشن کیا ہے؟ یہ آپ اخبارات اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ فل شرٹ اور فل بلاؤز آؤٹ آف فیشن، آستینیں آؤٹ آف فیشن، دوپٹہ آؤٹ آف فیشن، عام شلوار آؤٹ آف فیشن اس کی جگہ اب چست ٹراؤزر یا اوپن ٹراؤزر فیشن کا حصہ ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہے کہ ہر وہ لباس جس سے لباس کا مقصد پورا ہو اب آؤٹ آف فیشن ہو چکا ہے، اب لباس بدن کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نہیں بلکہ محض فیشن کو پورا کرنے کا وسیلہ بن چکا ہے۔

ہمارا معاشرہ اس وقت جھوٹی خبروں میں گھرا ہوا ہے۔ بلا تحقیق خبروں کی اشاعت قوم کے لئے وبال جان بن چکی ہے۔

کسی بھی خبر کی صحت یا عدم صحت کے لئے حق تعالیٰ نے ایک قانون مقرر کیا ہے۔

ارشاد ہوا: ''اے ایمان والو! اگر فاسق آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو اس وجہ سے کہ کہیں تم نادانی میں کسی قوم کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور پھر اپنے کام پر پچھتانے لگو۔ (سورۃ الحجرات: آیت 6)

قارئین محترم! مسلمان جھوٹ کو گناہ سمجھتے ہیں مگر دوسروں کو سچائی کا درس دینے والی قوم نے آج جھوٹ کو روزی کمانے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ تہذیب جدید میں جھوٹ جب پروپیگنڈہ کے طور پر بولا جاتا ہے تو یہ پالیسی بن جاتا ہے۔ طاقتور میڈیا ماسٹرز کے ارشادات اور ان کی بدنیتی پر مبنی رائے عالمی فکری بدن میں سرایت ہو کر ایک نعرہ بن جاتی ہے۔ جھوٹ بولنے والے جب پروپیگنڈہ کا پھاٹک کھولتے ہیں تو اس کا شکار شخص خود اپنے وجود پر شک کرنے لگتا ہے اور اپنا دفاع کرتے کرتے اس کا دماغ تھک جاتا ہے۔ مگر وہ فرشتوں کو شیطان اور شیطانوں کو فرشتہ بنانے کو ایک فن کا درجہ دے چکے ہیں، ان کے ارشادات کائنات کے باطن میں جذب ہو کر ٹریڈ مارک کا روپ دھار لیتے ہیں۔

جب برائی کو برائی جانے بغیر، ذہنیت اور جذبات کو بے ثمر بناتے ہوئے قوم کی جڑوں کو اپنے ہاتھوں سے کھوکھلا کیا جا رہا ہو تو معاشرہ کیسے پاک رہ سکتا ہے......؟ اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمانوں کو یہ توفیق عطا فرمائیں کہ وہ اپنی زندگیوں میں پاکیزگی، خدا ترسی، دیانتداری، راست بازی جیسی اعلیٰ صفات کو رواج دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہ کان وہ آنکھیں اور وہ دل عطا فرمائیں جس سے ہم حقیقتوں کو سمجھ سکیں ورنہ ڈر ہے کہ سسکتی ہوئی اس پرہجوم دنیا میں ہماری داستان نہ گم ہو جائے۔

محبت اور نفرت کے بیج

اہلیہ عبداللہ

ماں باپ کے گھر جب بچی پیدا ہوتی ہے تو ماں باپ کا پیار ایک طرفہ ہوتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اولاد کے دل میں ماں باپ کی کوئی قدر و قیمت نہ ہو اور نہ ہی محبت ہو لیکن پھر بھی ماں باپ کے دل میں اولاد کی محبت ہوتی ہے یہ رشتے کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے لیکن جب بچی میکے سے سسرال جاتی ہے تو وہاں خونی رشتے کا پیار نہیں ہوتا، وہاں تو ون وے ٹریفک چلتا ہی نہیں، وہاں تو کچھ لو اور کچھ دو والی بات ہوتی ہے وفا کریں گے تو وفا کی امید رکھیں گے جفا کریں گے تو پھر وہاں سے وفا کی امید نہ رکھیں، یہاں جیتے ہوئے دل اور ہاری ہوئی نفرتیں محبت کی طشتری میں رکھ کر پیش کرنے کا رواج نہیں ہوتا، یہاں تو نفرتوں کو ہرانے اور دلوں کو جیتنے کے لئے کئی کئی جتن کرنے پڑتے ہیں۔

وفا کے بھیس میں کیا کیا جتن کرنے پڑے ہونگے
نہ پوچھو کس طرح میں نے کسی کا پیار جیتا ہے

ماں باپ کے گھر کا معاملہ یکسر مختلف ہے، ماں باپ پر تو اولاد یکسر جفا کرتی رہے پھر بھی ماں باپ کبھی جفا کا تصور بھی نہیں کر سکتے، بسا اوقات بیٹی کی صحیح ذہن سازی کرنے کے بجائے اکثر والدین رخصتی کے وقت سے دل میں نفرت کے بیج بو دیتے ہیں ان کی نصیحت ہوتی ہے کہ بیٹا تو پرائے گھر میں جارہی ہے، دیکھ تو سردار کی بیٹی ہے تیرے نام کے ساتھ تیرے مشہور و معروف باپ کا نام لگا ہے پھر سونے پر سہاگہ تیرے چار جوان بھائی موجود ہیں وہاں جاکر بھیگی بلی نہ بن جانا بلکہ سر اکڑ کر رکھنا، ہم مرے نہیں زندہ ہیں ظاہر ہے اس نصیحت کے بعد کیا گل کھلے گا اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں

نفرت کا زہر دل کی تہوں میں اتر گیا
ابھی گھر بنانہ تھا بننے سے پہلے اجڑ گیا

میکے اور سسرال کا معاملہ بلکہ مختلف ہوتا ہے والدین کی محبت یک طرفہ ہوتی ہے یعنی بیٹی اگر گھر میں کچھ بھی نہ کرے تو بھی ماں باپ اس پر گھر کے دروازے بند نہیں کرتے لیکن سسرال میں ایسا نہیں ہوتا۔ بعض دلہنیں اسی غلط فہمی کا شکار ہو جاتی ہیں اور اسی احساس میں وہ دولہا کو اس کے ماں باپ سے توڑ کر اپنا بنانے کی کوشش کرتی ہیں، دولہا کے کان غلط سلط باتوں سے بھرے جاتے ہیں اور جب دلہن والدین کے گھر واپس آتی ہے تو اپنے والدین کو سسرال کے ناکردہ گناہوں کی جھوٹی داستانیں سناتی ہے ''امی وہ لوگ سارے گھر کا کام مجھ سے کرواتی ہیں، برتن میں مانجھتی ہوں جھاڑو پونچھا میں کرتی ہوں میرے حیثیت تو وہاں خادمہ کی سی رہ گئی ہے'' اور ثبوت کے طور پر مگر مچھ کے آنسو پلکوں کے دریچوں سے جھانکنے لگتے ہیں تاکہ ابا حضور کو ہماری فرضی داستانِ الم پر یقین ہو جائے حالانکہ دلہن اتنی نکمی ہے سارا سارا دن سر درد کا بہانا بنا کر پڑی رہتی ہے اپنی چائے تک نہیں بنا سکتی، اب ابا حضور فرماتے ہیں کہ ان کی یہ مجال کہ میری بیٹی سے خادمہ کا سلوک کریں اب دوبارہ ان کے گھر جانے کی ضرورت نہیں ابھی تمہارا باپ زندہ ہے تمہیں کھلا سکتا ہے میں دیکھتا ہوں اب وہ تمہیں کیسے لینے آتے ہیں والدین کا فرض بنتا ہے کہ اولاد کی ہر بات پر بلا سوچے سمجھے یقین نہ کریں بلکہ انہیں نصیحت کریں انہیں سمجھائیں کہ بیٹا بڑوں کی خدمت تو اچھا کام ہے لیکن اس باپ نے بیٹی کے ہاں میں ہاں ملا کر اس کا گھر برباد کر دیا۔

پرانے وقتوں میں بڑے بوڑھے اپنی بیٹیوں کو رخصت کرتے وقت ایک جملہ کہا کرتے تھے جس میں بے حد خلوص، محبت اور گھریلو زندگی کے کامیابی کا ساتھ نبھانے کے راز چھپا ہوتا تھا بظاہر وہ ایک گھسا پٹا جملہ ہے وہ کہا کرتے تھے ''بیٹی! اب تمہارا اصل گھر سسرال کا گھر ہے ان کا دل جیتنا تمہاری ذمہ داری ہے اب وہی تیرے ماں باپ ہیں وہاں سے اب تیرا جنازہ نکلے، تو ں نہ نکلے'' وہ شرم حیا والی بیٹی اپنے بوڑھے باپ کے منہ سے نکلے ہوئے ان لفظوں کی لاج رکھتی تھی کہ اس پر چاہے رنج و الم کے پہاڑ توڑ دیئے جائیں وہ اف تک نہ کہتی بلکہ اگر ماں باپ ملنے بھی آئیں تو چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ لا کر بڑے سلیقے سے بتاتی ہے ''ابو میں یہاں بہت خوش ہوں'' میرے سسرال والے میرا بہت خیال رکھتے ہیں اگرچہ والدین کے چلے جانے کے بعد وہ تکیے میں منہ چھپا کر درج ذیل شعر کا مصداق بن کر خوب جی بھر کر روتی ہو۔

لبوں پہ جھوٹے تبسم کو تو سب نے دیکھ لیا
پڑی نہ زخمِ جگر پر نظر زمانے کی

اور اللہ تعالیٰ بھی انصاف کرنے والا ہے ان بیٹیوں کے صبر، خدمت، وفا شعاری، اطاعت گزاری، امانت، دیانت، اور صداقت کا ایسا صلہ دیتا ہے کہ تمام سسرال والوں کے دلوں میں بہو کی محبت بیٹھا دیتا ہے پھر اسی گھر جس گھر میں ساس کی اجازت کے بغیر آدھی چچی نمک اٹھانے کی اجازت نہ تھی آج اس گھر کی تجوریوں کی چابیاں بھی بہو کے پاس ہیں۔

سُرخرو ہوتا ہے انسان ٹھوکر کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر پر پس جانے کے بعد

☆☆☆

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذوقِ عبادت

مرسلہ: نازیہ بنت عبدالخالق

سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ سردیوں کی لمبی رات تھی، عشاء کی نماز پڑھ کر دو رکعت نفل کی نیت باندھ لی، تلاوت قرآن پاک میں ایسی حلاوت نصیب ہوئی کہ پڑھتی رہیں پڑھتی رہیں حتیٰ کہ جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ صبح کا وقت قریب ہونے کو ہے تو رونے بیٹھ گئیں اور یہ دعا کرنے لگیں کہ اے اللہ! تیری راتیں کتنی چھوٹی ہوگئیں کہ میں نے دو رکعت کی نیت باندھی اور تیری رات ختم ہوگئی۔

ایک وہ عورتیں تھیں جن کو راتوں کے چھوٹا ہونے کا شکوہ ہوا کرتا تھا ایک آج ہماری مائیں بہنیں ہیں جن میں سے قسمت والیوں کو پانچ وقت کی فرض نماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

انوکھا طریقہ واردات

بنت شبیر احمد قریشی

وہ گہری غنودگی میں تھی کہ مسلسل دروازے کی گھنٹی نے اسے آخر کار اٹھنے پر مجبور کر ہی دیا۔ بمشکل اٹھ کر وہ دروازے تک پہنچی، کون؟ دروازہ کھولیں جی۔ آپ ہیں کون؟ اللہ کی بندی ہوں جی۔ میرے ساتھ مسئلہ ہوگیا ہے۔ دراصل میں نے جلدی میں گھر سے الٹی قمیص پہن لی ہے۔ کپڑے بھی پھولدار پرنٹ کے ہیں اس لئے معلوم بھی نہیں ہوسکا۔ دیر ہورہی تھی اوپر سے مصیبت ماری لائٹ بھی نہیں تھی جو استری کرتے وقت معلوم ہوجاتا اب اتنی دور پہنچ کر احساس ہوا جی تو مجھے بہت شرمندگی ہورہی ہے۔ میں قمیص سیدھی کرنا چاہتی ہوں اتنی سی بات ہے جی۔ باہر سے نان اسٹاپ تقریر سن کر منزہ نے دروازہ کھول دیا اور مشکوک نظروں سے اس عورت کا جائزہ لیا۔ آپ کو مجھ پر شک ہے تو میں کہیں اور چلی جاتی ہوں جی۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ گلی سنسان تھی اور اہل محلّہ بھی گرمی کی تمازت سے بچنے کے لئے ایئر کنڈیشنر کمروں میں محوِ آرام ہوں گے۔ وہ خاتون تیس پینتیس سال تک کی لگ رہی تھی اور اس نے واقعی الٹی قمیص پہن رکھی تھی اور ہاتھ میں چھوٹا سا بٹوہ تھا۔ ارے نہیں آپ آجائیں اس سے قبل کہ وہ واپس پلٹ جائے منزہ نے مطمئن ہوکر اسے اندر داخل ہونے کا راستہ دے دیا اور باتھ روم تک رہنمائی کرنے کے بعد اس نے دروازے کو چٹخنی لگادی۔ بہت مہربانی جی آپ نے میری پریشانی دور کردی۔ کوئی بات نہیں، خاتون کے کہنے پر منزہ نے مسکرا کر کہا۔ واہ جی آپ کا گھر بہت خوبصورت ہے خاتون نے تعریفی انداز میں کہا۔ شکریہ کہہ کر منزہ نے ایک نظر گھر پر دوڑائی تو اسے گھر اتنا بھی خوبصورت نہیں لگا جتنا ''بہت'' کو خاتون نے کھینچا تھا۔ شاید زیادہ ہی غریب ہوں گی اس لئے وہ سوچ کر رہ گئی۔ اتنے بڑے گھر میں آپ اکیلی رہتی ہیں، کوئی بندہ بشر نظر نہیں آرہا جی، اس نے حیرت سے پوچھا۔ نہیں میری دو جٹھانیاں اور ساس سسر اور نندیں وغیرہ سب رہتے ہیں آج شادی میں گئے ہوئے ہیں۔ منزہ نے مختصر سا جواب دیا۔ تو آپ کیوں نہیں گئیں شادیوں میں تو بہت مزہ آتا ہے جی۔ بہت باتونی خاتون ہیں اب انہیں یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ تشریف لے جائیں وہ پھر سوچ کر رہ گئی اور بولی۔ مجھے ایک ہفتے سے بخار تھا جو کل اترا لیکن میں نقاہت محسوس کررہی تھی اس لئے نہیں گئی۔ اچھا بہت سخت پیاس لگی ہے ٹھنڈا سا گلاس پانی پلادیں جی۔ آپ وہاں تشریف رکھیں میں لاتی ہوں منزہ نے ہال نما برآمدے میں رکھی کرسیوں کی جانب اشارہ کیا۔ اتنا بولیں گی تو پیاس ہی لگے گی گرمی بھی بہت ہے کولڈ ڈرنک پلادیتی ہوں کیا یاد کریں گی کس سخی سے پالا پڑا ہے دوسرے ہی لمحے وہ اپنی سوچوں کی نفی کرتی کچن کی سمت بڑھ گئی۔

منزہ کے جانے کے بعد اس خاتون نے کمال مہارت سے بیرونی دروازے کی چٹخنی اس طرح گرادی کہ ذرا سی کھٹک کی آواز بھی نہیں آئی پھر وہ ٹہلنے کے انداز میں برآمدے میں جاکر ایسی کرسی پر براجمان ہوگئیں جہاں سے بیرونی دروازے پر بآسانی نگاہ رکھی جاسکے۔ بالفرض کوئی آتا بھی تو یہی سمجھا جاتا کہ منزہ چٹخنی لگانا بھول گئی ہے۔ چچ چچ......... آپ نے خواہ مخواہ تکلیف کی سادہ پانی پلادینا تھا جی۔ اس کے ڈرنک پیش کرنے پر خاتون نے ہمدردی جتاتے ہوئے کہا۔

تکلیف کی کیا بات ہے دو منٹ تو صرف ہوئے ہیں۔ منزہ نے ان کے عزائم سے بے خبر مسکراتے ہوئے کہا۔ چھوٹا سا گھونٹ بھر کر خاتون بولیں مجھے تو اکیلے میں بہت ڈر لگتا ہے آپ کو ڈر نہیں لگتا جی؟ ہمارا گھر محفوظ اور سینٹر میں ہے دن تو کیا رات کو بھی تنہا رہا جاسکتا ہے، ویسے میرے شوہر آنے ہی والے ہوں گے۔ ان کے آفس میں ضروری میٹنگ تھی وہ شادی میں نہیں گئے۔ انہوں نے ڈھائی تین بجے تک آنے کا کہا تھا۔ منزہ کے انکشاف پر خاتون کی نظریں مسلسل گھڑی اور دروازے کا طواف کرنے لگیں جیسے وہ کسی کی آمد کی شدت سے منتظر ہوں۔ وہ چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھر رہی تھیں شاید اس لئے کہ گلاس جلد ختم نہ ہوجائے۔ وہ گہری سوچ میں گم ہوگئی تھیں۔ منزہ نے شکر کیا کہ کچھ سکون ملا۔ لیکن اسے معلوم نہیں تھا کہ کبھی خاموشی طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ خاتون کو آئے ہوئے دس منٹ ہونے والے تھے۔ پھر.......... جیسے ہی ٹھیک دس منٹ ہوئے یکایک...... بیرونی دروازہ ہلکے سے جھٹکے سے کھلا اور دو خواتین ٹوپی والے برقعے پہنے اندر گھس آئیں۔ آتے ہیں انہوں نے پھرتی سے برقعے اتار پھینکے۔ منزہ ششدر ہی تو رہ گئی۔ برقعوں سے دو نوجوان لڑکیاں برآمد ہوئی تھیں اور وہ بھی اس کے لئے اجنبی۔ لڑکیوں کو دیکھ کر خاتون کے چہرے پر شناسائی کے تاثرات ابھرے تھے۔ ایک لڑکی نے ایک پل میں پستول اس کی کنپٹی سے لگادیا۔ اس کے تو وہم و گماں میں بھی نہیں تھا کہ الٹی قمیص......... باتوں میں الجھانا...... پیاس کا بہانہ...... یہ سب پلاننگ تھی۔

او...... میرے اللہ اب یہ مجھے قتل کر کے لوٹ مار کر کے فرار ہوجائیں گی اور کل یہ خبر اخبار کی زینت بنے گی۔ اس کا دماغ الٹی سیدھی سوچوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ اگر مرنا ہی مقدر ہے تو مرنے سے پہلے کلمہ تو پڑھ لوں۔ یہ سوچ کر اس کے لب تیزی سے حرکت کرنے لگے۔ اس دوران ایک لڑکی چٹخنی لگا چکی تھی۔ جبکہ دوسری نے اسے پستول کی زد پر رکھا ہوا تھا اور وہ خاتون اس کے قریب کھڑی ہوگئی تھی یکدم اس کے تیور ہی بدل گئے تھے۔ بی بی یہ تم کن دم، وظیفوں میں مصروف ہو۔ زیورات اور رقم کہاں ہے جلدی بتاؤ۔ اور یہ چین اور چوڑیاں بھی اتارو۔ زیورات میری ساس بکس میں رکھتی ہیں اور وہ بکس بڑے صندوق میں ہے دونوں لاک ہیں اور چابیاں ساس کے پاس ہوتی ہیں۔ منزہ نے صاف گوئی سے کہتے ہوئے چین اور اپنی چار سونے کی چوڑیاں ان کے حوالے کردیں جو ایک لڑکی نے جھپٹ کر پرس میں رکھ لیں۔ چالاکی دکھانے کی کوشش مت کرو۔ سچ بتاؤ یہ سائلنسر لگا پستول ہے صبح سے خوار ہورہے ہیں یہ ایک مطلب کا گھر ملا۔ وہاں سے بھی اتنا کم مال ہاتھ لگا۔ پستول والی لڑکی نے پست آواز میں غراتے ہوئے کہا۔ میں سچ کہہ رہی ہوں آپ تلاشی لے لیں۔ منزہ کے روہانسے ہوکر کہنے پر خاتون بیزاری سے بولیں۔ تلاشی کا ٹائم نہیں ہے ہم تمہیں باتھ روم میں بند کرکے جائیں گے میں پرس لے کر نکل جاؤں گی یہ دونوں تمہارا پہرہ دیں گی خاموشی رہی تو ٹھیک ورنہ...... یاد رکھنا یہ سائلنسر لگا پستول ہے، گویا اسے وارننگ دی گئی اسے باتھ روم میں بند کرکے عجلت میں لڑکیاں اور خاتون برقعے پہن کر باہر نکل گئیں انہیں قوی امید تھی کہ منزہ مزاحمت نہیں کرے گی اور اس نے بھی خاموش رہنے میں عافیت سمجھی تھی۔ وہ فرار ہوکر گلی کے پار دوسرے نکڑ پر پہلے سے کھڑی ویگن میں بیٹھ گئیں اور ویگن تیزی سے نامعلوم سمت بڑھ گئی۔

کس قدر بے پرواہ ہے یہ منزہ، زمانہ خراب ہے اور دروازہ کھلا چھوڑا ہوا ہے کوئی پرواہ ہی نہیں۔ پتا نہیں کس کونے میں گھسی ہوئی ہے یہ اس کی بڑی جٹھانی رقیہ کی آواز تھی۔ نظر ہی نہیں آرہی کہاں ہے یہ لڑکی۔ منزہ او منزہ اس کی ساس نے تشویش سے پکارا۔ اللہ خیر کرے بچی کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی اس کے سسر کو بھی فکر ہوئی وہ تو پہلے ہی کہہ رہے تھے کہ منزہ کے پاس کوئی رک جائے لیکن جنید نے انہیں یقین دلایا تھا کہ میں جلدی آجاؤں گا آپ سب بے فکر ہوکر چلے جائیں۔ دروازہ پیٹنے کی آواز پر وہ سب چونک اٹھے تھے

کیونکہ دروازہ پیٹنے کی آواز بیرونی دروازے کی ہرگز نہیں تھی، انجانے خدشہ کے تحت اس کی نند انجم نے بھاگ کر دروازہ کھولا تو سب ٹھٹک گئے منزہ کی رنگ اڑی ہوئی تھی اور وہ پسینے میں بھیگی ہوئی نظر آئی۔ اس کی نند نے اس کا ہاتھ پکڑا تو چیخ اٹھی امی بھابھی بخار میں تپ رہی ہیں۔ انجم اسے لے کر کمرے میں آئی تو سب کمرے میں آ گئے۔ انجم نے انعم کو بھیج کر پانی منگوایا۔ پانی پی کر اس کی طبیعت قدرے سنبھلی۔ بیٹا یہ سب کیا ہے کیا ہوا تھا اس کی ساس نے نرم لہجے میں پوچھا۔ ہائے اللہ تمہاری چوڑیاں کہاں ہیں انہیں تو تم نے کبھی نہیں اتارا اس کی چھوٹی جٹھانی اس کی خالی کلائی دیکھ کر پوچھے بنا نہ رہ سکیں۔ اس نے ساری دکھ بھری داستان بیان کر دی۔

دیکھ لیا اسی لئے کہتی تھی کہ زیادہ ہمدردیاں نہ جتایا کرو لیکن ہماری دیورانی صاحبہ کو نیک پروین بننے کا بہت شوق ہے۔ اس کی بڑی جٹھانی دل کی اچھی تھی لیکن ان کے انداز گفتگو میں ایک طنز ہوتا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ بچی کو نقصان نہیں پہنچا اس کے سسر کے کہنے پر ساس بھی اسے تسلی دینے لگیں بیٹا قسمت کا لکھا سمجھ کر صبر کرو اللہ نے چاہا تو اور مل جائے گا۔ بیٹا تم نے دوا لی معاً اس کی ساس کو خیال آیا۔ نن نہیں اس کے کہنے پر ساس نے انعم کو پانی لانے کا کہا۔ انجم بیٹا تم فون کر کے اپنے بھائی سے پوچھو کہ وہ ٹائم پر گھر کیوں نہیں آیا۔ جی اچھا کہہ کر دونوں کمرے سے نکل گئیں۔ انعم نے آ کر کہا امی جی بھائی کہہ رہے ہیں کہ میٹنگ تو تین بجے ختم ہو گئی تھی۔ پھر وہ نالائق وہاں کیا کر رہا ہے اس کے سسر نے غصے سے کہا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے سوچا کہ تھوڑا سا کام نبٹا.........! تو تھوڑا سا کام ابھی تک نہیں نبٹا ابو جی نے انعم کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ نہیں...... انعم نے بوکھلا کر کچھ کہنا چاہا لیکن ابو جی بولے کیا کہا نہیں۔ آپ بچی کو بات تو پوری کرنے دیں خود سے اندازے لگا رہے ہیں امی جی کو مداخلت کرنا پڑی۔ بھائی کہہ رہے تھے کہ جو تھوڑا کام نبٹانے بیٹھا تو سارا دھیان کام کی طرف ہو گیا اور مجھے بالکل یاد نہیں رہا کہ آپ سب شادی میں گئے ہوئے ہیں۔ اب میں آ رہا ہوں۔

منزہ تھوڑا پریشان ہو گئی کہ جنید کا کیا ردعمل ہوگا وہ کہیں میری بیوقوفی پر ناراض نہ ہو جائیں، لیکن نہیں وہ ایسے نہیں ہیں اور اس میں میرا کیا قصور؟ اگر مجھے علم ہوتا تو میں دروازہ کھولتی؟ انعم ہوتی یا امی جی ہوتیں تو بھی یقیناً دروازہ کھول دیتیں۔

بیٹا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں اس سے نبٹ لوں گا۔ ساری غلطی اسی کی ہے اسے جلدی آنا چاہئے تھا۔ اب اس کی سزا یہ ہوگی کہ ہماری بہو کو سب زیور بنا کر دے گا اس کے سسر نے اس کی پریشانی رفع کرتے ہوئے کہا تو ان کی مصنوعی خفگی کے انداز پر منزہ سمیت سب ہنسے بغیر نہ رہ سکے۔

چھوٹا چور۔ بڑا چور

بنت ع ق، تریٹنی اٹک

میں اپنے کمرے میں بیٹھ کر اپنی چھوٹی بہن زبیدہ کے ساتھ پڑھ رہی تھی کہ اچانک امی کچھ کہتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئیں

''توبہ توبہ کیا زمانہ آ گیا ہے، اس لڑکی میں تو شرم وحیا نام کی کوئی چیز نہیں۔ شکر ہے کہ ہم ان جیسے نہیں۔''

کیا ہوا امی! کس کی بات کر رہی ہیں؟ بس بیٹا کیا بتاؤں۔ وہ سامنے والوں کی نادیہ ابھی ابھی لاہور سے واپس آئی ہے۔ بال کٹے ہوئے، موبائل فون ہاتھ میں، فیشن کیا ہوا، غیر لڑکوں سے گھر تک دوستیاں اور دوپٹہ نام کا نہیں۔ میں سنی ان سنی کر کے باہر آ گئی۔ جبکہ امی اور زبیدہ نادیہ کا پوسٹ مارٹم کر رہی تھیں۔

اس واقعے کے ایک ہفتے بعد...... کلثوم کیا کر رہی ہو، زبیدہ کدھر ہے؟ امی کی آواز سنائی دی۔ امی چھت پر سے کپڑے جو سوکھ گئے ہیں زبیدہ اتارنے گئی ہے اور میں برتن دھو رہی ہوں۔ امی کچن میں داخل ہوئیں اور بولیں برتنوں کو چھوڑ کر جلدی تیار ہو جاؤ۔ ابھی جمیلہ کا فون آیا تھا، وہ کہہ رہی تھی ''میں عادل کو بھیج رہی ہوں تاکہ کلثوم کو ساتھ لے آئے۔ میری طبیعت درست نہیں، ذرا گھر کا کام سنبھال دے۔''

ابھی امی بول ہی رہی تھیں کہ عادل کے موٹر سائیکل کی آواز سنائی دی۔ عادل میری اکلوتی خالہ کا بڑا بیٹا ہے۔ وہ اندر آیا اور امی کو سلام کیا۔ میں اس کے اندر آنے سے قبل ہی اپنے کمرے میں آ گئی۔ جب امی میرے کمرے میں آئیں تو میں نے ان سے صاف کہا کہ میں عادل کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھ کر نہیں جا سکتی۔ امی یکدم غصہ ہو گئیں اور بولیں: پھر پردے کا دورہ پڑ گیا ہے کیا؟

ابھی میں نے امی کو سمجھانے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ زبیدہ جو ساری بات سن چکی تھی بولی! امی اس کو رہنے دیں۔ میں عادل کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔ امی اور زبیدہ دونوں باہر چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد امی میرے کمرے میں غصے سے تنتناتی ہوئی داخل ہوئیں اور بولیں: تمہاری اس سوچ سے میں بہت تنگ ہوں، عادل کوئی غیر نہیں، تمہارا کزن ہے۔

امی آپ سکون سے میری بات سنیں، پچھلے ہفتے میں نے آپ کو نادیہ کے بارے میں بات کرنے سے منع کیا تھا۔ آپ کے نزدیک صرف وہ برائی ہے، جبکہ میرے نزدیک کیا بلکہ اسلام کے نزدیک ایک وہ بھی برائی ہے اور یہ بھی برائی ہے۔ بلکہ ایک طرح سے یہ بڑی برائی ہے کہ جس گناہ کو گناہ نہ کہا جائے۔ وہ زیادہ مہلک ہوتا ہے اور یہ فرق صرف اوقات کا ہے اگر ہمارے پاس نادیہ جتنے وسائل اور پیسے ہوتے تو شاید ہم ان سے بڑھ کر کرپٹ ہوتے، پردہ کرنا تمام نامحرموں سے فرض ہے۔ بس ہماری مثال چھوٹے چور کی سی ہے اور ان کی بڑے چور کی سی۔ جو 100 روپے کی چوری کر سکتا ہے وہ موقع ملنے پر 1000 روپے کی بھی چوری کر سکتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم دین کے اعتبار سے اپنے سے اچھے اور متقی لوگوں کو دیکھ کر ان کی تقلید کریں، الٹا ہم صرف دوسروں کی خامیاں دیکھ کر تنقید ہی کر سکتے ہیں۔

امی نے میری باتیں تحمل سے سنیں اور بجائے مجھ سے کچھ بولنے کے فون کا ریسیور اٹھایا اور خالہ کا نمبر ڈائل کیا۔ رابطہ ہونے پر بولیں: ''جمیلہ! زبیدہ کو عادل کے ساتھ نہیں بھیجنا، میں خود اسے لینے آؤں گی۔ اتنا کہہ کر امی نے فون بند کر دیا اور بولیں: اب خوش ہو جا میری ASP صاحبہ!...... میں جواب میں فقط مسکرا دی۔

روشنی کا سفر

میں ایک بین الاقوامی اسٹوڈنٹس گروپ کے ساتھ میٹنگ کر رہی تھی جو انگلش زبان کی مشق کرنے کے مکالمے کے پروگرام کا حصہ تھی۔ میں نے جب ایک فلسطینی کو اس کی زندگی اس کے کنبے اور اس کے عقیدے کے بارے میں بات کرتے سنا تو براہ راست میرے دل کو لگی، میں اسلام کے بارے میں جتنا زیادہ جانتی گئی دلچسپی اتنی ہی بڑھتی گئی۔

بعد میں یہ گروپ ٹوٹ گیا لیکن میں نے ایک کلاس ''اسلام کا تعارف'' میں اپنا نام رجسٹر کروالیا، اس کلاس نے عیسائیت کے بارے میں میری جو بھی تشویش تھی وہ سب کچھ ظاہر کر دیا۔ اسلام کے بارے میں جو کچھ میں نے پوچھا اس نے میرے سوالوں کے جواب دیئے۔ اس کلاس میں تثلیث اور عیسائیت کی فطرت کے بارے میں تمام سوالوں کے جواب دیئے۔ خدا ایک مکمل اور غیر جانبدار منصف ہے جو ہمیں جزا یا سزا ہمارے عقیدے اور کردار کی بنیاد پر دے گا۔ مجھے اس کلاس میں ایسی تعلیم ملی جس نے ہر چیز کے مناسب مقام کا تعین کیا اور جس نے میرے قلب و ذہن کو متاثر کیا مجھے یہ باتیں بغیر کسی الجھاؤ کے فطری نظر آئیں۔ میں تلاش میں تھی اور یوں میرے عقیدے کو ایک منزل مل گئی...... سکون اور سلامتی کی منزل...... اسلام کی منزل!! (ایک عیسائی عورت کی قبول اسلام کی داستان سے)

مشورہ حاضر ہے

اُمِ محمد احمد

پیاری قاریات! السلام علیکم

آپ بہنوں کے کچھ خطوط میرے پاس پہنچے ہیں لہٰذا جواب حاضر ہے، کیسے پہنچے؟ مجھے خود بھی نہیں معلوم اگر آپ میں ہمت ہے تو عمل کر لیجیے گا۔ ویسے بھی کہتے ہیں کہ "ہمت نسواں مدد خدا" پہلا خط ہے ثمینہ کا کراچی سے لکھتی ہیں باجی میں جیسے ہی کھڑی ہوتی ہوں مجھے چکر سے آتے ہیں اور ٹانگوں میں کھنچاؤ سا ہوتا ہے اور دم گھٹنے لگتا ہے بتایئے میں کیا کروں۔

☆ ثمینہ بہن آپ فوراً سے پیشتر اپنے کپڑے ڈھیلے سلوائیں اور یہ آڑے ترچھے پاجامے پہننا چھوڑ دیں ان شاء اللہ افاقہ ہوگا۔

فرخندہ لکھتی ہیں ماڈل کالونی سے:

میرا مسئلہ کچن سے متعلق ہے وہ یہ کہ مجھ سے پہلی روٹی صحیح نہیں بنتی باوجود کوشش کے ہمیشہ خراب ہو جاتی ہے۔ بہن اس کا حل تو بہت آسان ہے وہ یہ کہ آپ پہلی روٹی نہ پکایا کریں ہمیشہ دوسری روٹی پکایا کریں۔

شہلا ناظم آباد سے لکھتی ہیں:

باجی ہمارے کچن میں لال بیگ بہت ہو گئے ہیں بہت سی کیڑے مار دوائیاں استعمال کر چکے ہیں مگر وقتی فائدہ ہوتا ہے براہ مہربانی حل بتائیں۔

☆ شہلا بہن مہربانی کی کیا بات ہے ہم تو آپ لوگوں کے لئے ہی بیٹھے ہیں۔ آپ دو تین چھپکلیاں اپنے کچن میں چھوڑ دیں یہ آپ کو پورے کراچی میں وافر مقدار میں مل جائیں گی اور اگر نہ ملیں تو مجھ سے دوبارہ رابطہ کیجیے گا۔ ابھی جو ہم نے مکان کرائے پر لیا ہے یہاں دستیاب ہیں تقریباً ہر سائز میں بس ایک یا دو لے لیں (پھر یہ خود ہی زیادہ ہو جائیں گی) لال بیگ ختم نہیں تو کم ضرور ہو جائیں گے اور چھپکلیاں.........

محمد آصف لکھتے ہیں لیاقت آباد سے

باجی خواتین کی اس محفل میں شرکت کرنے پر معذرت خواہ ہوں۔ دراصل مسئلہ ایک خاتون کا ہی ہے، اس لئے حاضر خدمت ہوا ہوں مسئلہ میری اہلیہ کا ہے۔ وہ یہ کہ صبح کے وقت روزانہ میری اہلیہ کی طبیعت بہت خراب ہوتی ہے۔ سر میں شدید درد ہوتا ہے چکر آتے ہیں صبح تقریباً گیارہ بجے تک بی پی (B.P) لو رہتا ہے۔ کبھی کبھی پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے اور بخار بھی ہو جاتا ہے، روزانہ صبح بچوں کو اسکول مجھے ہی بھیجنا پڑتا ہے ناشتہ پھر بچوں کی تیاری پھر اپنی تیاری اس چکر میں روزانہ دفتر سے "لیٹ" ہو جاتا ہوں براہ مہربانی کوئی دوائی وغیرہ تجویز کر دیں۔

☆ محترم آصف صاحب آپ کی دکھ بھری داستان پڑھ کر رونا آ رہا ہے۔ ہم نے اپنے شوہر صاحب کو بھی دکھایا کہ دیکھیں آپ سے بھی زیادہ مظلوم مرد اس دنیا میں موجود ہیں خیر لگتا ہے آپ کے یہاں جوائنٹ فیملی سسٹم نہیں اور آپ کے سسرال بھی قریب ہی ہیں جہاں سے "مفید مشورے" صبح شام پہنچتے ہیں، بہرحال آپ کی اہلیہ کو دوائی کی ضرورت نہیں ہاں ایک دو گھریلو ٹوٹکے پیش خدمت ہیں پہلا ٹوٹکہ آپ اپنی کسی بہن یا بھانجی یا بھتیجی جن کے پانچ چھ بچے ہوں، سب چھوٹے چھوٹے اور سحر خیز ہوں، جن کو ڈرائنگ روم میں نورا کشتی کرنے کی عادت ہو اور لاؤنج میں کرکٹ کھیلنے کی ان کو ایک ہفتہ کے لئے اپنے گھر لے آئیں۔ بس پھر آپ کرشمہ دیکھئے گا آپ کی بیگم صبح پانچ بجے اٹھ جائیں گی بی پی بھی ٹھیک بلکہ ہائی ہو جائے گا۔ بچوں کے "والیوم" اگر تیز ہوں تو کیا ہی کہنے صبح سے جو آپ کی بیگم کی "پریڈ" لگے گی (ڈرائنگ روم اور لاؤنج کا سامان بچانے کی فکر میں) تو رات تک جاری رہے گی رات کو جلدی سوئیں گی اور صبح جلدی اٹھیں گی۔ دوسرا ٹوٹکہ یہ ہے کہ آپ دوسرے مردوں کی طرح دوسری شادی کرنے کے بارے میں بیگم سے مشورہ کریں۔ ان شاء اللہ بات صرف مشورے تک ہی رہے گی اور آپ کی بیگم کی طبیعت ہری اوہ...... معاف کیجئے گا صحیح ہو جائے گی۔

اب آتے ہیں ان خطوط کی طرف جو ہمیں کراچی شہر سے باہر یعنی پیارے پاکستان کے دوسرے شہروں سے وصول ہوئے۔

مومنہ لکھتی ہیں لاہور سے:

میں جب بھی کھانا کھانے بیٹھتی ہوں میرے دانتوں میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ روٹی تو بالکل نہیں کھائی جاتی بہت پریشان ہوں بقر عید بھی آنے والی ہے۔

☆ مومنہ بہن آپ نے خط لکھنے میں دیر کر دی اب جواب جب تک آپ کو پہنچے گا عید قربان آ کر گزر چکی ہوگی۔ ہمیں بہت افسوس ہے نجانے گائے کس کے حصہ میں آئی ہوگی اور بکرے کس نے کھائے ہوں گے،

بہرحال آسان سا ٹوٹکہ بتا دیتے ہیں وہ یہ کہ آپ روٹی کھانا چھوڑ دیں اور اگر روٹی کھانا نہیں چھوڑ سکتیں تو پھر یہ کریں کہ روٹی اور سالن مکس کر کے گرینڈ کر لیں اور مزے سے کھائیں اور ہمیں دعا دیں۔

سرگودھا سے عزیز صاحبہ لکھتی ہیں:

مجھے کانوں سے بہت کم سنائی دینے لگا ہے حالانکہ میری عمر بھی اتنی زیادہ نہیں صرف 65 سال ہے۔ کمرے میں اگر کوئی باتیں کرتا ہے تو بہت مشکل سے سمجھ میں آتی ہے لیکن اگر دوسرے کمرے کی باتیں سننے کی کوشش کروں تو بالکل بھی سنائی نہیں دیتا۔

☆ عزیز صاحبہ! ہم آپ کا خط پڑھ کر اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ

"حسرت ہے ان غنچوں پہ جو بن کھلے مرجھا گئے"

پاکستان کی تقریباً آدھی نوجوان نسل اسی بیماری میں مبتلا ہے اور یہاں تک کہ ہمارے حکمراں بھی اسی بیماری کے زیر اثر ہیں آپ کو کچھ تو سنائی دیتا ہے لیکن وہاں تو.................

ام حفصہ لکھتی ہیں جھنگ سے

ہمارے شہر میں کھٹمل بہت ہو گئے ہیں۔ یقین جانئے ہم بہت پریشان ہیں ہم نے سنا ہے کہ "کھٹمل" رات ہونے پر نظر آتے ہیں لیکن یہاں پر دن دھاڑے بھی چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔

☆ بہن ام حفصہ! آپ کا تشویش نامہ پڑھا ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ بہرحال ہم نے اپنے بڑوں سے کہاوت سنی ہوئی ہے کہ "کھٹمل، جھٹ مل" آپ اس پر عمل کر کے دیکھیں، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ جھنگ کو ان "کھٹملوں" سے پاک کر دے۔ بہن یہ ہمارے پاکستان کی بدنصیبی ہے کہ یہاں پر موذی جانور اور حشرات الارض "مچھر"، "کھٹمل" اور "چوہے" کچھ زیادہ ہی ہیں۔ دوسرے ممالک میں ان چیزوں کو ختم کیا جاتا ہے، لیکن ہمارے ملک میں ان کی "افزائش" میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔

سنا ہے پچھلے دنوں پاسپورٹ آفس میں بھی ان تینوں میں سے کسی نے دھاوا بول دیا تھا اور تمام کے تمام پاسپورٹس میں سے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سے لفظ اسلامی جمہوریہ کتر گئے اور مذہب کے خانے کا خون چوس لیا اور اس بری طریقے سے یہ کام کیا گیا ہے کہ ہمارے حکمرانوں کو دوبارہ لکھنا ہی نہیں آ رہا۔

سب بہنوں سے التماس ہے کہ دعا کریں کوئی پڑھا لکھا شخص ہمارے ملک میں آ جائے اور سب کچھ دوبارہ لکھ دے۔

گھر بدلنا ایک کٹھن مرحلہ

ام سالم

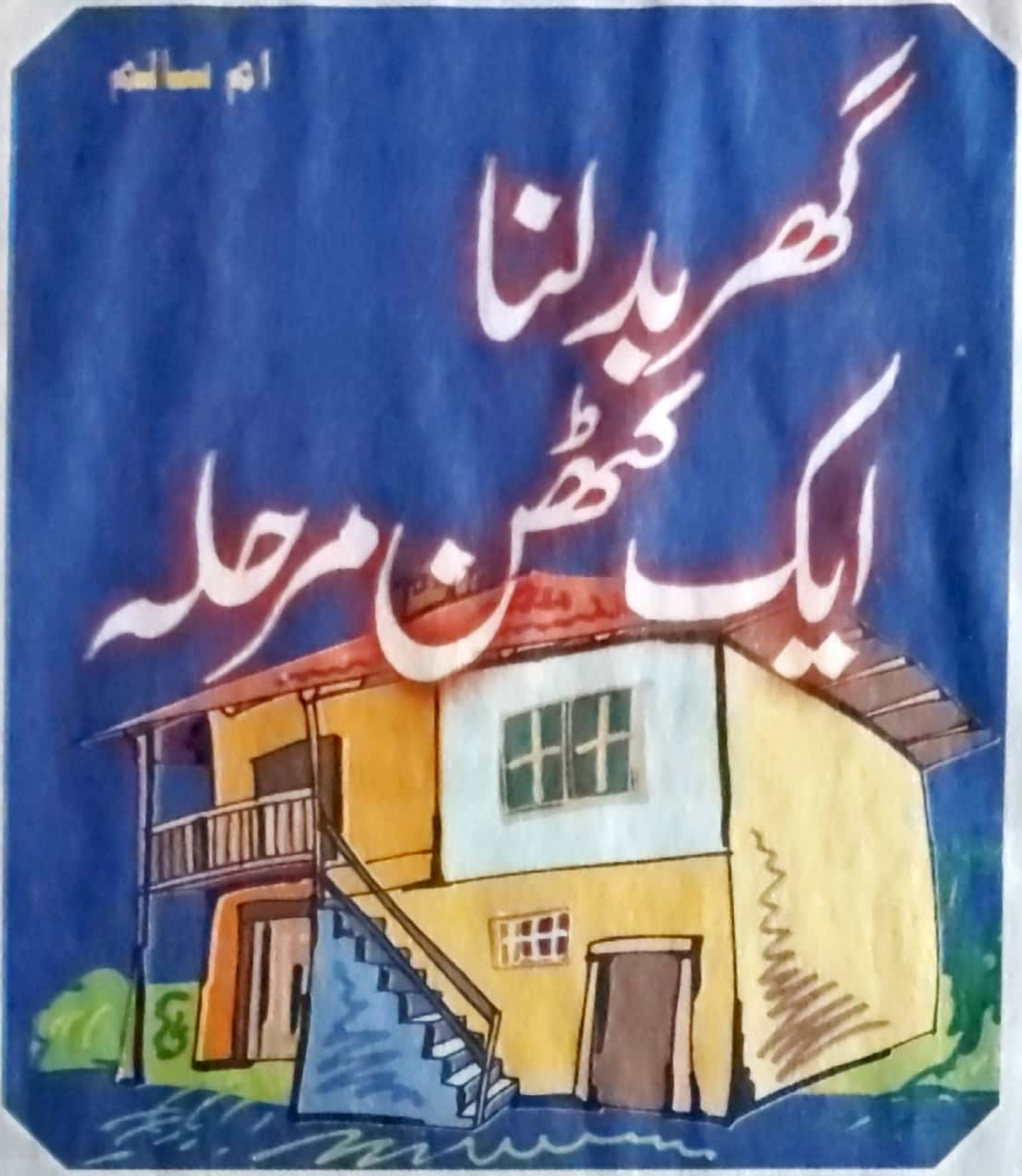

مسافرت یہ ایک ایسا لفظ اور ایسا تجربہ ہے جو ہم میں سے ہر ایک کے ساتھ پیش آسکتا ہے۔

ملازمت کے سلسلے میں، کاروبار کے سلسلے میں، شادی اور تعلیم وغیرہ کے سلسلے میں۔ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ملازمت کے سلسلے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

اس مضمون کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ بھی اگر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کے مرحلے میں ہوں تو مندرجہ ذیل باتوں کو دھیان میں رکھیں۔

نگرانی کے لئے موجود رہیں

بہت سے لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے سامان کی پیکنگ کا کام شاہانہ انداز سے مزدوروں کے سپرد کر کے ایک طرف ہو جاتے ہیں۔ آپ ہرگز ایسا نہ کیجئے۔

میرا مشورہ یہ ہے کہ گھر کا کم از کم ایک آدمی ایسا ضرور ہو جو سامان کے اتارنے اور چڑھانے کے وقت مزدوروں کے پاس رہے۔ ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے اور یہ بات ہمیں تجربے کے ذریعے معلوم ہو سکی ہے۔

میرے بیٹے کو ایک دوسرے شہر کے کالج میں لیکچررشپ کے انٹرویو کے لئے بلایا گیا تھا۔ یہ بہت شارٹ نوٹس تھا۔ ہمیں فوراً روانہ ہونا تھا۔ اس لئے جلدی جلدی سامان کی پیکنگ وغیرہ شروع ہوگئی۔

جلدی کی وجہ سے ہم نے لوڈنگ ان لوڈنگ (گاڑی پر چڑھانے اتارنے) کی ذمہ داری مزدوروں کے سپرد کر دی اور اس کا وہی انجام ہوا جو ہوا کرتا ہے۔ جب ہمارا سامان منزل پر اتارا گیا تو وہ تباہ ہو چکا تھا۔ نہ جانے کتنے قیمتی اور خوبصورت برتن ٹوٹ چکے تھے۔ خاص طور پر کھانے کی میز تو بالکل تباہ ہوگئی تھی۔ بس اس دن کے بعد سے ہمارا تجربہ ہے کہ سامان کے اتار چڑھاؤ کے وقت گھر کا کوئی فرد ضرور ساتھ ہونا چاہئے تاکہ وہ اپنی نگرانی میں یہ کام کروا سکے۔ مزدوروں کو آپ کے سامان سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟

سامان کی تقسیم:

سامان کی پیکنگ کرتے ہوئے یا اسے لوڈ ان لوڈ کرتے ہوئے آپ کو ان کی اہمیت اور فوری ضرورت کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے اور سامان اتارتے ہی سب سے پہلے انہیں فوری طور پر کھول لینا چاہئے۔

مثال کے طور پر رات سونے کے لئے بستر اور چادریں وغیرہ اور کھانا اور چائے وغیرہ پکانے اور بنانے کے سامان اور برتن۔

اس طرح ہر سامان کی ضرورت اور اہمیت کو اس کے پیش نظر رکھیں۔ یہ دیکھیں کہ کس چیز کی ضرورت آپ کو فوری طور پر ہو سکتی ہے اور کس چیز کی ضرورت دو چار دنوں کے بعد۔ یعنی اس کے بغیر بھی کام چل سکتا ہے۔ پیکنگ کرتے اور کھولتے وقت اس اہمیت اور ضرورت کو ضرور سامنے رکھیں۔

یہ بات تو طے ہے کہ آپ پورے گھر کو صرف ایک ہی دن میں سیٹ نہیں کر سکتیں۔ اس لئے آپ کو جلد بازی یا گھبراہٹ کی ضرورت نہیں ہے۔

جب آپ کچن کا سامان سمیٹنے لگیں تو یقیناً چھوٹے برتنوں کو بڑے برتنوں کے اندر رکھتی چلی جائیں گی۔ جب یہ مرحلہ ہو تو ہر برتن کے درمیان کاغذ یا کپڑے کا ٹکڑا ضرور رکھا کریں تاکہ برتنوں میں خراش نہ آئے۔

بوتلوں اور کراکری کو الگ ڈبوں میں بند کریں اور ان کو خوب مضبوطی سے پیک کریں، ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کے درمیان کپڑے خوب اچھی طرح ٹھونس دیں، پیکنگ کے ڈبے کی تہ میں کاغذ یا کپڑا ضرور بچھا دیں۔

یاد رکھیں کہ اگر آپ نے ڈبے کے اوپر "احتیاط سے کام لیں" بھی لکھ دیا تو بھی کوئی ضروری نہیں ہے کہ مزدوروں کو آپ کے اس لکھے سے کوئی دلچسپی ہو۔

کتابوں کی پیکنگ:

بہت سے لوگوں کے پاس ڈھیر سی کتابیں ہوا کرتی ہیں اور وہ جہاں جاتے ہیں کتابیں ان کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ اس لئے انہیں بھی یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کتابیں کس طرح خوش اسلوبی کے ساتھ پیک ہو سکتی ہے۔

بہتر یہی ہے کہ اس سلسلے میں بھی آپ کیٹیگری بناتے جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے کتابیں لکڑی یا لوہے وغیرہ کے شیلف میں رکھ کر اوپر سے مضبوط پیکنگ کر دی ہو۔ تو بھی اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ اس طرح آپ کی کتابیں محفوظ رہیں گی۔

گھر میں بچے ہیں جو کالج اور اسکول وغیرہ جاتے ہیں اپنی کتابوں کو ان کی کتابوں میں مکس نہ کریں بلکہ علیحدہ کارٹن میں پیک کر لیں۔ پھر کتابوں کو ان کی نوعیت کے لحاظ سے بھی پیک کریں۔ جیسے دینی کتابیں، جنرل کتابیں، ڈکشنری، کی کتابیں، میگزین وغیرہ۔ ان باتوں کا انحصار اس ڈبے کے سائز اور کتابوں کی تعداد پر ہوا کرتا ہے۔

کارٹن پر ہمیشہ موٹے مارکر سے لکھیں۔ جیسے اس ڈبے میں کون کون سی کتابیں ہیں۔ اور اس ڈبے میں کون سے موضوعات ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مزید آسانی کے لئے آپ ڈبے پر یہ بھی تحریر کر سکتی ہیں کہ یہ ڈبہ کس کمرے میں جائے گا۔

مثال کے طور پر ڈبے میں بچوں کی کتابیں ہیں۔ ان پر یہ لکھا جا سکتا ہے بچوں کا کمرہ یا اسٹڈی روم۔ یا جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ اس سے آسانی یہ ہوگی کہ اگر سامان اتارتے وقت آپ نہ بھی ہوں تو بھی سامان اتارنے والا ڈبے پڑھ پڑھ کر تحریر کردہ کمروں میں ڈبوں کو پہنچاتا رہے گا۔

اور اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ آپ غیر ضروری طور پر ڈبوں کو ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں لے جانے سے بچ جائیں گے۔

فرنیچرز:

فرنیچر کو منتقل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کپڑوں کی درازوں، کتابوں کے شیلف اور میز کی درازوں وغیرہ کو بالکل خالی کر لیں اور ان چیزوں کو بکسوں یا ڈبوں میں بند کر لیں۔

اس طرح آپ کا فرنیچر ہلکا ہوجائے گا اور اب جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں آسانی ہوگی۔ اگر آپ نے ان سب کو ایک ساتھ اسی طرح چھوڑ دیا تو پھر سب چیزیں ایک دوسرے سے خلط ملط ہوجائیں گی۔ اگر ممکن ہو تو میزوں وغیرہ سے شیشے اتار کر انہیں علیحدہ علیحدہ پیک کرلیں۔

ہر قسم کے فرنیچر کو خوب اچھی طرح کپڑوں یا اخباری کاغذ سے ڈھانک دیا کریں۔ اس طرح شفٹنگ کے وقت آپ کے فرنیچر زخراشوں سے محفوظ رہیں گے۔

درازوں وغیرہ کو خوب اچھی طرح باندھ دیں کیونکہ ہمارا تجربہ ہے کہ لمبے سفر کے دوران یہ درازیں وغیرہ کھل جایا کرتی ہیں۔ کشن اور پوشش والے فرنیچر کو کپڑوں سے ڈھانک کر باندھا کریں۔

قیمتی اور الیکٹرانک کے سامان:

قیمتی چیزوں کو سفر کے دوران ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔ جیسے جیولری وغیرہ۔ آپ نے الیکٹرانک کا سامان خریدا ہے تو یہ سامان جس ڈبے میں آتا ہے۔ اس میں ایک خاص انداز کی پیکنگ ہوتی ہے۔ اس کے اندر تھرموپول وغیرہ ہوتا ہے۔ آپ ان ڈبوں کو سنبھال کر رکھا کریں۔ پھر جب آپ ایک جگہ سے دوسری جگہ شفٹ ہوں گی تو پیکنگ میں آپ کو بے انتہا آسانی ہوجائے گی۔ ان کو ڈبوں میں اس طرح پیک کریں جس طرح وہ آئے تھے۔ ٹرک پر لوڈ کرتے وقت انہیں بہت احتیاط سے اس طرح رکھیں کہ یہ لڑھک نہ سکیں۔ اور رسی کے ساتھ مضبوطی سے بندھوالیں۔

چھوٹی چھوٹی ایسی بے شمار چیزیں ہوتی ہیں۔ جن کے لئے توجہ اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر آپ کی سلائی مشین اگر آپ نے پیکنگ کے وقت اس کی بیلٹ نہیں اتاری تو اس کا پہیہ چلتا رہے گا۔ اور اس کی سوئی ٹوٹ جائے گی۔

کارٹن کو بند کرنے کے لئے پیکنگ ٹیپ استعمال کریں۔ اگر ٹیپ کی بجائے آپ نے رسی استعمال کی تو پھر اس بات کا بھی دھیان رکھیں کہ انہیں اٹھانے والے رسیاں پکڑ کر نہ اٹھایا کریں بلکہ پورے ڈبے کو اٹھائیں۔

آپ بھی مسکرائیے!

کھانا بھی جو پکا تھا وہ بس بے مثال تھا
کسٹرڈ میں مرچ اتنی تھی کہ چکھنا محال تھا
میری ساس نے مجھ سے کہا یہ کیا، کیا
ڈائٹنگ پر آپ تھیں میرا یہ خیال تھا

نادیہ یمنیٰ عثمانی، ماڈل کالونی

مضامین بھیجنے والی قاریات

حمیرا طاہر، دین پور۔ خ عمر، گلشن اقبال کراچی۔ گلشن فاطمہ، منڈی رانجا۔ عابدہ طلعت بنت حافظ محمود قریشی، کراچی۔ نگینہ اقبال، سرگودھا۔ ام اسید، رحیم یار خان۔ حافظ امامہ، پھلروان۔ سعدیہ سلیم، گوجرانوالہ۔ بنت حافظ محمد سفیان، اٹک۔ بنت فضل الٰہی، خوشاب۔ رفعت بنت فیض اللہ۔ اخت عبدالشاہد، لاہور۔ بہن فیصل محمود، لاہور۔ بنت وکیل، کراچی۔ بنت طارق محمود، شیخوپورہ۔ ثوبیہ اقبال مغل، پسرور۔ نادیہ قاسم، کراچی۔ بنت غلام محمد، کوٹ شیرا۔ شبانہ جمیل، راشدہ فضل الٰہی، جامعہ فضیلہ پھلروان۔ بنت شکیل احمد۔ ناظمہ ملک۔ بنت مختیار احمد، لاڑکانہ۔ قدسیہ عائشہ، لاہور۔ ام عمار بنت قاری سلطان عمر، مانسہرہ۔ لبنیٰ کنول بنت فقیر محمد، محراب پور۔ طالبات جامعہ حفصہ للبنات، کوٹ عبدالمالک۔ لاعبہ، کینٹ جہلم۔ ع شاہوانی، حب چوکی۔ سلمیٰ اخت عبدالشکور، لانڈھی۔ سدرۃ المنتھیٰ، اوکاڑا۔ غزالہ بنت عبدالباسط۔ فرحت مقدر کشمیری۔ معلّمہ جامعہ خدیجۃ الکبریٰ، رحیم یار خان۔ زائدہ سعید، فیصل آباد۔ بنت محمد ریاض، ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ سعدیہ فضل الرحمٰن، فیصل آباد۔ بنت محمد صالح، بستی عثمان والی۔ اسماء اکرم، سرگودھا، معلّمہ مدرسہ جنت البنات کراچی، ہمشیرہ حاجی عبید اللہ طاہر، رحیم یار خان۔ ام حسیب قریشی، اٹک۔ بنت امین۔ سمیہ آصف، واہ کینٹ۔ ص بنت افتخار الانام، کراچی۔ ش اخت عثمان پہلوان، پہاڑپور۔ لیسین علی، کراچی۔ اخت سعد الرحمٰن، گوجرانوالہ۔ بنت مولانا عبدالغفور سلیمانی، وہاڑی۔ م بنت امین، وہاڑی۔ بنت واحد نور، ملیر۔ بنت مولانا غلام مجتبیٰ، بنت محمد حسن، وہاڑی۔ عمارہ فضل کریم، منڈی صادق گنج۔ ہمشیرہ محمد ضیاء۔ ہمشیرہ ضیاء اللہ مہر، صادق آباد۔ ام سجاد۔ بنت یوسف، فیصل آباد۔ شہلا عبدالجبار، لاڑکانہ۔ بنت گلزار احمد، کراچی۔ نازیہ عبدالخالق، لاڑکانہ۔ عائشہ ثمر، رتو ڈیرو۔ فرح فیاض حسین، کورائی۔ اخت حافظ محمد، حضرو۔ بنت خورشید احمد، اسلام آباد۔ آصفہ اختر، حافظ الطاف اختر، پھلروان۔ سائرہ ملک امان، کراچی۔ شگفتہ جمیل، بہاول نگر۔ بنت قاری محمد رفیق، اسلام آباد۔ نگینہ اقبال، حیات پور۔ طیبہ خالد، لاہور

واضح فرق
صرف چند یوم میں
فری ہوم ڈیلیوری سروس
Slimming Tea

ٹھنڈے ٹھنڈے موسم میں گرما گرم چائے
2 کپ روزانہ استعمال سے بڑھا ہوا پیٹ اور وزن کم کریں
• بغیر ڈائٹنگ • بغیر ورزش • بغیر سائیڈ ایفیکٹس
فیئر فٹنس
کراچی لاہور ملتان فیصل آباد گجرات گجرانوالہ منڈی بہاؤالدین UAN' 111-696-696
ڈی جی خان 0641-468866 رحیم یار خان 0731-78812
موبائل لاہور: 0300-4577957 موبائل ملتان: 0300-9638338
موبائل کراچی: 0300-2184131

پُھلبہری، برص
LEUCODERMA-VITILIGO
(ماہر برص)
اجمل زیدی
ایوارڈ یافتہ
سفید داغ قابل علاج مرض ہے
Steroids Free Most Progressive Treatment

ایوارڈ یافتہ
کے دورۂ پاکستان کا مستقل پروگرام

کراچی قیام	13 مارچ تا 27 مارچ، 13 جولائی تا 27 جولائی، 13 نومبر تا 27 نومبر ہوٹل مہران، شاہراہ فیصل، کراچی۔ فون: 9-5660851(021) موبائل: 8566188(0300)
پشاور قیام	یکم فروری تا 10 فروری، یکم جون تا 10 جون، یکم اکتوبر تا 10 اکتوبر ہوٹل امین، جی ٹی روڈ ہشت نگری چوک پشاور شہر فون: 19-218215(091) موبائل: 8566188(0300)
ملتان قیام	28 مارچ تا 6 اپریل، 28 جولائی تا 6 اگست، 28 نومبر تا 7 دسمبر ہوٹل سلور سینڈ، ریلوے روڈ نزد چوک عزیز ہوٹل، ملتان۔ فون: 518061-62/582803(061) موبائل 8566188(0300)
لاہور قیام	14 فروری تا 27 فروری، 14 جون تا 27 جون، 14 اکتوبر تا 27 اکتوبر عامر ہوٹل، لوئر مال نزد سیشن کورٹ، لاہور فون: 19-7115015(042) موبائل: 8566188(0300)
اسلام آباد مستقل پتہ	8 اپریل تا 30 مئی، 8 اگست تا 30 ستمبر، 9 دسمبر تا 30 جنوری مکان نمبر 62 سٹریٹ نمبر 20 سیکٹر G-8-1 تعلیمی چوک (مرکز پاک) اسلام آباد فون: 2255880-2854595-(051) موبائل 8566188(0300)

E-mail:syedajmalzaidi@hotmail.com - syedajmalzaidi@yahoo.co.uk

عورت کی سب سے بڑی خوبی

بے پردگی سے پردے کی طرف

چار بھائیوں کے بعد میری پیدائش ہوئی تو گھر میں کیا پورے خاندان میں گھی کے چراغ جل اٹھے، دور دور سے رشتہ دار مجھے دیکھنے کے لئے آئے بقول میری والدہ کے میرے پاس اچھی رقم اور کافی کپڑے جمع ہوگئے یہ رقم اور کپڑے مجھے بنانے اور سنوارنے میں خرچ ہونے لگے، آہستہ آہستہ مجھے اس کی عادت پڑ گئی، میں نت نئے کپڑے اور فیشن کے پیچھے بھاگنے لگی۔ محبت و پیار مجھے دوسروں بھائیوں کی نسبت زیادہ ملا جس کی وجہ سے میں لاڈلی اور خودسر ہوگئی، ہر شادی اور محفل میں بن سنور کر جانا میری عادت بن گئی، پیار و محبت، پیسہ دولت ہونے کے باوجود زندگی میں ایک بے چینی اور بے سکونی سی تھی، محسوس ہوتا تھا زندگی میں کچھ کمی سی ہے، سکون کی دعائیں مانگا کرتی تھی، قسمت نے یاوری کی خدا کی رحمت متوجہ ہوئی انسان جس چیز کیلئے کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اسباب بھی پیدا کردیتا ہے۔ ہوا یوں میری والدہ مجھے خیرالمدارس (ملتان) کے مدرسے تعلیم النساء کے سالانہ جلسے کی آخری نشست میں شرکت کیلئے لے گئیں وہاں ایک خاتون پوری سچائی، خلوص اور ایمانداری سے اپنی بات کہہ رہی تھیں وہ فرما رہی تھی کہ ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا فاطمہ! عورت کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر نے فرمایا: ''کہ وہ غیر محرم کو نہ دیکھے اور غیر محرم اس کو نہ دیکھے'' اور اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ علی میرا جنازہ رات کو اٹھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے کفن پر بھی غیر محرم کی نظر نہ پڑے وہ حیا کی اس حد کی پتلا تھیں، یہی باتیں میرے دل کے دریچے وا کر گئیں۔

اہلیہ سیف الرحمٰن

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ طرزِ عمل میرے لئے مشعل راہ ہے اکثر نیک لوگوں کی صحبت بہت بڑا سبق دے جاتی ہے اور انسان کا طرزِ زندگی بدل جاتا ہے۔ میری زندگی کا بیشتر حصہ بے پردگی میں گزرا، تعلیم النساء سے پردہ اپنے اوپر لاگو کیا ان شاء اللہ مرتے دم تک اس پر قائم رہوں گی۔

گلاب کس مٹی میں کھلتا ہے اس کے لئے کون سا موسم اور فضا درکار ہوتی ہے اس پر بہت گفتگو ہوسکتی ہے مگر اس کی خوشبو کا تعین ممکن نہیں، میں اس کا رنگ بتا سکتی ہوں خوشبو کو محسوس کرسکتی ہوں، مختلف تمثیلات و تشبیہات کے سہارے ممکن ہے آپ کو اپنے احساس میں شامل کرلوں مگر حقیقتاً خوشبو کی کیفیت اور ذائقے تک پہچانا میرے بس میں نہیں، کچھ اسی طرح مجھے اپنی من چاہی زندگی گزارنے میں ایک بے چینی و بے قراری سی رہتی تھی اب پردے میں آکر جو سکون محسوس ہوا وہ بھی قابل بیان نہیں۔ یہ اطمینان اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں میں ہے، یہ کیفیت وہی محسوس کرسکتا ہے جو اس کا پابند ہو۔ میں آئندہ اپنی زندگی کی تعمیر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے قول اور فعل کو سامنے رکھ کر کروں گی میں چاہتی ہوں میرا حشر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو اور میں اس کیلئے کوشش کرتی رہوں گی کیونکہ انسان جب خدا کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو خدا اپنے طرف آنے والے راستے کھولتا جاتا ہے، میں انہی کی محبت و عقیدت لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہتی ہوں بہنوں سے کہوں گی بے پردگی کا گناہ چھوڑ دیں کیونکہ گناہ اندھیرا اور نیکی روشنی ہے، میرے لئے دعا کریں اللہ مجھے استقامت عطا فرمائے۔ امین

326
خواتین کا اسلام
بدھ 16 جمادی الثانی 1430ھ مطابق 10 جون 2009ء
دسترخوان نمبر

visit our website: www.zaibyjewellers.com
ZAIBY JEWELLERS
New and Unique Jewellery Collection
S.B. 7/70, Zaibunnisa Street, Saddar, Karachi-74400,
Ph: 5677786-5215455, Fax: +9221-5675967 Cell: 0321-9215455

safaa
premium canola oil
چاہیے ہر کوئی صحت اور مزا
۱۰۰ فیصد پریمیئم کنولا آئل
وٹامن اے اور ڈی کے ساتھ
no cholesterol
AL RAEE
A product of Al Raee Group Saudi Arabia
AGRO

کھانے سے پہلے کی دعا

بسم اللہ و علی برکۃ اللہ

کھانے کے بعد کی دعا

الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین

تعمیرِ فکر

دسترخوان نمبر حاضر ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

کہتے ہیں انسان ایک پہلو سے فن کار بھی ہے...... اللہ نے ہر انسان کو ایک خاص صلاحیت عطا کی ہوتی ہے...... جس میں وہ اپنی جان کھپاتا ہے، وقت صرف کرتا ہے اور اپنی اس خاص صلاحیت کو پروان چڑھاتا، چمکاتا اور اجاگر کرتا ہے...... جیسے اچھا لکھنا ایک صلاحیت ہے۔ اچھا منتظم ہونا، اچھا مقرر ہونا۔ اچھا خطاط ہونا...... یہ مختلف صلاحیتیں ہیں...... کھانا بنانا بھی ایک خاص صلاحیت ہے...... یہ ہنر اور یہ فن اگرچہ صرف خواتین کے ساتھ خاص نہیں اس لیے کہ بہت سے مرد بھی اب پکوان تیار کرنے میں ماہر ہوتے ہیں لیکن پھر بھی پکوان خواتین کا خاص شعبہ ہے...... خاتون گھر کی ملکہ ہوتی ہے...... گھر کا اندرونی انتظام وانصرام اسی کے ذمے ہوتا ہے...... بچوں کی پرورش سے لے کر باورچی خانے میں "ہانڈی روٹی" کرنے تک سب اسی کی ذمہ داری ہے...... خاتونِ خانہ کی ہنرمندی اور فن کاری کا اظہار باورچی خانے میں ہی ہوتا ہے...... جس بہو کے پاس ایم اے، پی ایچ ڈی اور ازیں قبیل درجنوں ڈگریاں ہوں وہ پڑھی لکھی شمار کی جائے گی...... لیکن اس سب کے باوجود اگر وہ کھانا بنانے اور شوہر کے معدے سے ہو کر دل تک پہنچنے میں ماہر نہیں تو پھوہڑ ہی کہلائے گی...... یوں تو یہ بھی ایک مضحکہ خیز بات ہے کہ آج جب کوئی خاتون اپنے جوان بیٹے کا رشتہ ڈھونڈنے نکلتی ہے تو ہونے والی بہو میں حسن اور اعلیٰ تعلیم دیکھتی ہے...... مگر جب اسے بیاہ کر لاتی ہے تو اس کے ہاتھ میں ذائقہ تلاشتی ہے...... بہر حال! یہ باتیں تو یونہی نوکِ قلم پر آگئیں...... اصل میں تو آپ کو بتانا تھا کہ دسترخوان نمبر کہ جس کا بہت شور سن رہے تھے وہ منظر عام پر آچکا اور آپ کے ہاتھوں میں ہے...... یہ پورا شمارہ آپ ہی کی بھیجی ہوئی تراکیب سے سجا ہوا ہے...... ہم نے صرف اتنا کیا کہ انہیں موقع بموقع سجا دیا...... اب آپ ہی بتائیے گا پڑھنے کے بعد بلکہ کچن میں تجربات کے بعد کہ یہ کتنی مزے دار اور ذائقے دار ترکیبیں تھیں......

بہت سی بہنوں کی ارسال کردہ ترکیبیں اس خاص نمبر میں شامل ہونے سے رہ گئی ہیں۔ ایک وجہ تو اس کی یہ ہے کہ معیار پر پورا نہ اتر سکیں۔ دوسری وجہ یہ ہوئی کہ بعض خواتین کی ترکیبیں ہمیں دیر سے موصول ہوئیں اور تیسری وجہ یہ ہے کہ اگرچہ میگزین کے صفحات دگنے کر دیے گئے مگر پھر بھی تنگ دامنی کا احساس رہا...... اس لیے فیصلہ ہوا ہے کہ آیندہ شمارہ یعنی شمارہ 327 دسترخوان نمبر حصہ دوم کے طور پر شایع ہوگا۔ چناں چہ بہت سی بہنوں کی بھیجی ہوئی تراکیب آپ حصہ دوم میں پڑھ سکیں گی...... ان دونوں حصوں کو سنبھال کر رکھیے گا یہ آپ کے لیے یادگار نمبر ہوگا اور ان شاء اللہ بہت عرصے تک کام آئے گا۔

آخر میں محترمہ سیما انجم فرید صاحبہ کا بھی بہت شکریہ کہ انہوں نے "دسترخوان نمبر" کی تیاری میں تعاون کیا اور تمام تراکیب کو ایک نظر دیکھ کر ان کی نوک پلک بھی سنوار دی۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے آمین!

والسلام

محمد احمد حافظ

خط کتابت کا پتہ "خواتین کا اسلام" دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی فیکس: 021-6622240 فون: 021-6683301
خواتین کا اسلام انٹر نیٹ پر www.dailyislam.pk ای میل ایڈریس: KhawateenKaIslam@DailyIslam.pk

کھانے کے مسنون آداب

ام سفیان

(۱) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹ لیا کرتے تھے (کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے پہلے انگلیاں چاٹ لینا مستحب ہے)۔

(۲) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میز پر کھانا تناول نہیں فرمایا، یونس رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے قتادہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ پھر کس چیز پر رکھ کر تناول فرماتے تھے، انہوں نے جواب دیا کہ یہی چمڑے کے دستر خوان پر۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میز پر کھانا کھانا ہمیشہ سے متکبر لوگوں کی عادت رہی ہے، کوکب دُرّی میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانے میں چوں کہ اس میں نصاریٰ کے ساتھ تشبیہ بھی ہے اس لیے مکروہ تحریمی ہے، تشبیہ کا مسئلہ نہایت ہی اہم ہے احادیث میں بہت کثرت سے اس پر مختلف عنوانات سے تنبیہ کی گئی ہے کھانے میں، پینے میں، لباس میں حتیٰ کہ عبادات تک میں بھی اس سے روکا گیا ہے، مگر ہم لوگ اس میں خاص طور پر لاپرواہیں۔

(۴) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے سے فراغت کے بعد ہاتھ دھونا برکت کا سبب ہے، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مضمون عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا برکت کا سبب ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ کھانے سے پہلے برکت کا مطلب یہ ہے کہ کھانے میں زیادتی ہوتی ہے کھانے والوں کا شکم سیر ہو جاتا ہے، اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کا مطلب یہ ہے کہ جن فوائد ومقاصد کے لیے کھانا کھایا جاتا ہے وہ پورے ہوتے ہیں، بدن کا جز بنتا ہے، نشاط پیدا کرتا ہے، عبادات اور عمدہ اخلاق پر تقویت کا سبب بنتا ہے۔

(۵) حضرت عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ عنہ بنی کریم صلی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا رکھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ کہہ کر دائیں ہاتھ سے اپنے قریب سے کھانا شروع کرو۔

(۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھائے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کھانے کے درمیان جس وقت یاد آئے بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ کہہ لے۔

(۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ''تمام تعریفیں اس ذات پاک کے لیے ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔''

(۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب دستر خوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیۡہِ غَیۡرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسۡتَغۡنًی عَنۡہُ رَبَّنَا ''تمام تعریفیں حق تعالیٰ شانہ کے لیے مخصر ہے ایسی تعریف جس کی کوئی انتہا نہیں ہے، ایسی تعریف جو پاک ہے ریاء وغیرہ اوصاف رذیلہ سے جو مبارک ہے، ایسی حمد جو نہ چھوڑی جاسکتی ہے اور نہ اس سے استغنا کیا جاسکتا ہے، اے اللہ ہمارے شکر کو قبول فرما۔''

(۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھ آدمیوں کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک بدوی آیا اور اس نے دو لقموں میں سب کھانا نمٹا دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ بسم اللہ پڑھ کر کھاتا تو یہ کھانا سب کو کافی ہو جاتا۔

(۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ بندہ کی اس بات پر بہت ہی رضا مندی ظاہر فرماتے ہیں کہ ایک لقمہ کھانا کھائے یا ایک گھونٹ پانی پیے حق تعالیٰ شانہ کا اس پر شکر ادا کرے اَللّٰھُمَّ لَکَ الۡحَمۡدُ وَلَکَ الشُّکۡرُ لَا اُحۡصِیۡ ثَنَاءً عَلَیۡکَ

(۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اس طریقہ سے پینا زیادہ خوشگوار اور خوب سیراب کرنے والا ہے۔

پانی ایک سانس میں پینے کی ممانعت بھی آئی ہے علماء نے ایک دفعہ ہی پینے کی بہت سی مضرتیں بھی لکھی ہیں۔ بالخصوص ضعفِ اعصاب بتایا ہے نیز معدہ اور جگر کے لیے بھی مضرت کا سبب ہے۔

مہمان نوازی کی فضیلت

دینِ اسلام میں مہمان کا اکرام کرنا، اسے اچھا کھانا کھلانا، بھوکوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا صرف پسندیدہ ہی نہیں بلکہ مطلوب بھی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ......

ام بریرہ

''جو شخص اللہ جلّ شانہٗ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ مہمان کا جائزہ (مہمانی میں خوب اچھا اہتمام) ایک دن رات ہے اور مہمانی تین دن رات۔ اور مہمان کے لیے جائز نہیں کہ اتنا طویل قیام کرے جس سے میزبان مشقت میں پڑ جائے۔'' (مشکوٰۃ)

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ''جو شخص مہمانی نہ کرے اس میں کوئی خیر نہیں''

ایک شخص نے دیکھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں۔ اس نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ...... ''سات دن سے کوئی مہمان نہیں آیا، مجھے ڈر ہے کہ کہیں حق تعالیٰ نے میری اہانت کا ارادہ تو نہیں فرمالیا؟!''

ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے:

''مسلمان کے علاوہ کسی کے ساتھ مصاحبت اختیار نہ کر اور تیرا کھانا غیر متقی نہ کھائے۔''

امام غزالی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ متقیوں کو کھانا کھلانا طاعت اور نیکیوں پر اعانت ہے۔ اور فاسقوں کو کھلانا فسق وفجار پر اعانت ہے۔

عورت اگر کوئی اچھا کھانا وغیرہ بنائے اور اسے ہدیہ کے طور پر پڑوسیوں کو بھی کچھ بھیج دے یا فقیروں کو بھی کھلا دے تو اس پر بھی ثواب ہوگا۔ چناں چہ:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں ایسی طرح صدقہ کرے کہ (اسراف سے) اس کو خراب نہ کرے تو اس کو خرچ کرنے کا ثواب ہے۔ اور خاوند کو ثواب اس لیے ہے کہ اس نے کمایا تھا، اور کھانے کا انتظام کرنے والے کو (مرد ہو یا عورت یا لونڈی) ایسا ہی ثواب ہے، اور ان تینوں میں سے ایک کے ثواب کی وجہ سے دوسرے کے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔'' (مشکوٰۃ)

تیری زیست سہل ہو جائے

ہاجرہ کی نند سرگودھا میں رہتی تھی۔ ان کی بیٹی سمیہ بیاہ کر کراچی آگئی تھی۔ اس کی شادی کو تین چار ماہ گزر چکے تھے، اب کراچی میں ہاجرہ کا گھر ہی اس کا میکہ تھا۔ سمیہ نے ایک دو بار ماموں کے گھر کا چکر لگایا تھا۔ آج بھی سمیہ کے میاں نے اسے آفس جاتے وقت ہاجرہ کے گھر چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ سارا دن ماموں کے گھر گزار لے اور شام کو آفس سے واپس جاتے ہوئے وہ اسے لیتا جائے گا۔

ہاجرہ نے بڑی خوش دلی سے سمیہ کا استقبال کیا۔ اسے اپنی نند کی یہ بھولی بھالی سی لڑکی بہت پسند تھی۔ میکہ اس کا دور تھا اس لیے ہاجرہ اس سے بہت اپنائیت کے ساتھ ملتی تاکہ میکے سے دوری کا کچھ ازالہ ہو جائے۔

گرمی کی وجہ سے ہاجرہ نے سمیہ کی مہمان نوازی کیری کے شربت سے کی اور پھر اس سے ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگی۔ سمیہ نے کہا کہ ''ممانی! اب میں نے گھر کا کام شروع کر دیا ہے، ایک وقت کا کھانا میں بناتی ہوں اور ایک وقت کا کام میری جیٹھانی دیکھتی ہیں۔''

ہاجرہ اسے چھیڑتے ہوئے بولی: ''اچھا!! پہلے تو اپنی موہنی صورت سے میاں کو دیوانہ بنا لیا، اب کیا بے چارے کے معدے پر بھی قبضہ کرنا ہے؟'' سمیہ منہ بسورتے ہوئے بولی:

''ارے کہاں مامی؟ کوئی بھی چیز بناؤں، مزا ہی نہیں آتا، میکہ میں آلو گوشت پکاتی تھی تو اتنا اچھا بنتا تھا، اب یہاں بنایا تو اتنا پتلا شوربہ...... دال بنائی تو وہ گھلی ملی نہیں، پلاؤ بنایا تو یخنی زیادہ ہوگئی، فیرنی بنائی تو وہ لگ گئی...... سسرال میں ابھی کسی سے بے تکلفی نہیں ہے، کوئی بات پوچھوں تو شرم آتی ہے کہ ماں نے کیا سکھا کر بھیجا ہے؟ آج میں اس لیے بھی آپ کے پاس آئی ہوں تاکہ آپ سے کچھ کام کی باتیں سیکھ سکوں، مامی آپ مجھے کچھ ٹوٹکے بتائیں تاکہ میں بھی اچھا کھانا بنا سکوں۔''

ہاجرہ نے سمیہ کی بات پوری توجہ سے سنی پھر اس کو پیار سے تھپکتے ہوئے بولی: ''کیوں نہیں، میں اپنی بیٹی کو ضرور وہ باتیں بتاؤں گی جو میں نے اپنے تجربے سے سیکھیں۔ پہلی بات تو یہ کہ میکے میں تمہارے گھر کے افراد کم تھے اس لیے ہر چیز کا تناسب کم تھا۔ اب یہاں ماشاء اللہ سے تمہاری سسرال بڑی ہے تو چیز کا تناسب بھی اسی حساب سے زیادہ ہوگا۔ تم نے شوربہ پتلا ہونے کے بارے میں جو بتایا تو میکے میں آدھا کلو تک تم گوشت پکاتی ہوگی، اب یہاں تم نے ایک کلو گوشت پکایا ہوگا تو اس حساب سے مصالحے کی مقدار تیار کرنی تھی۔''

سمیہ بولی ''تو کیا پسا ہوا دھنیا زیادہ ڈالتی؟ اس طرح تو سالن کی رنگت خراب ہو جاتی!''

''پسا ہوا دھنیا تو بڑھانا ہے لیکن اس کے علاوہ تمہیں پیاز کی مقدار اور دہی یا ٹماٹر جو تمہیں ڈالنا ہے، اس کی مقدار بھی بڑھانا پڑے گی۔'' ہاجرہ نے رسانیت سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

سمیہ معصومیت سے بولی ''مگر مامی پیاز زیادہ ڈالنے سے سالن میٹھا نہیں ہو جاتا؟''

ہاجرہ مسکراتے ہوئے کہا ''نہیں بھئی، پیاز کو صحیح طریقہ سے فرائی کرو اور جیسے پیاز کی مقدار بڑھائی ہے، ایسے ہی دہی کی مقدار بھی بڑھا دو تو سالن میٹھا نہیں ہوگا۔ پکانے کے تناسب میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھو کہ جب تم آدھا کلو گوشت میں دو پیاز، آدھا کپ دہی اور ایک ٹیبل اسپون پسا ہوا دھنیا، شوربے والے سالن کے لیے استعمال کر رہی ہو تو جب ایک کلو گوشت پکاؤ تو دہی کی مقدار ڈبل ہو جائے گی اور تیل اور تمام مصالحوں کی مقدار بھی اسی حساب سے بڑھ جائے گی۔''

سمیہ اور ہاجرہ باتیں کرتے کرتے ساتھ ہی مٹر سے دانے بھی نکال رہی تھیں۔ سمیہ نے پوچھا:

''مامی! گوشت میں سب چیزیں ڈال بھی دو لیکن کئی دفعہ ذائقہ نہیں آتا۔ آپ نے دعوت میں گوشت کی جو بھی ڈش بنائی تھی، اچھی بنائی تھی، اس کا کیا راز ہے؟''

''راز کی کوئی بات نہیں، بس ڈش کے مطابق گوشت کا انتخاب تم صحیح کرو، مثلاً جب بھی تم پلاؤ یا نہاری کے لیے گوشت لو تو ہمیشہ ہڈی والا گوشت لو، گوشت سے زائد چکنائی نکال لو، پلاؤ کی یخنی ہلکی آنچ پر تیار کرو، جب ہڈیوں کا عرق اچھی طرح سے نکل جائے تو ہڈیاں الگ کر دو اور گوشت پلاؤ میں شامل کر لو، اسی طرح نہاری کے لیے نلی والی ہڈی استعمال کرو اور ہڈی کا عرق علیحدہ پتیلی میں خوب پانی بھر کر ہلکی آنچ پر نکال لو اور نہاری کے لیے جب بونگ کا گوشت بھون لو تو پھر ان ہڈیوں کا پانی نہاری میں شامل کر لو۔ مصالحہ تیز آنچ پر نہیں بھونو اور کوشش کرو ہر سالن میں پیاز کو فرائی ضرور کرو، چاہے ہلکا سا فرائی کرو، مگر کرو ضرور ورنہ کچی پیاز کی بو آخر تک سالن میں آتی ہے اور شوربے والے سالن میں پیاز کو پیس کر شامل کرو۔ بعض خواتین پیاز پیستی نہیں ہیں اور پیاز شوربے میں تیرتی رہتی ہے۔ یاد رکھو کہ ذائقے کے ساتھ ساتھ سالن کی صورت بھی اچھی ہونا ضروری ہے۔''

ہاجرہ نے ذرا سانس لیا پھر دوبارہ گویا ہوئی۔

''اور چندا!...... گوشت میں اگر سبزی ڈال رہی ہو تو جو سبزی ذرا دیر سے گلتی ہے تو گوشت کو پندرہ سے بیس منٹ تک گلا کر بعد میں اس میں سبزی ملا دو تاکہ سبزی بھی ساتھ گلتی رہے اور جو سبزیاں جلد گل جاتی ہیں، جیسے آلو، بھنڈی، لوکی وغیرہ تو ان کو اس وقت سالن میں شامل کرو، جب گوشت گلنے کے قریب ہو اور ہاں ایک میری سنہری نصیحت تو پلو سے باندھ لو۔''

''وہ کیا؟؟'' سمیہ اشتیاق سے پوچھنے لگی۔

''وہ یہ کہ ہمیشہ لہسن اور ادرک تازہ استعمال کرو۔''

سمیہ بولی ''مگر مامی! سبزی بنانے میں اتنا وقت لگ جاتا ہے، اب لہسن بھی روز چھیلتے رہو، ہمارے تو مارکیٹ سے پسا ہوا لہسن آجاتا ہے، وہ ادرک کے ساتھ پیس کر بوتل بھر کر فریج میں رکھ دیا جاتا ہے، وہی استعمال ہوتا ہے۔''

ہاجرہ مٹر کے چھلکے سمیٹ کر تھیلی میں ڈالتے ہوئے بولی: ''دیکھو سمیہ! چھلے ہوئے لہسن صحت کے لیے مضر ہیں، کیمیکل ملے پانی سے چھلکا اتارا جاتا ہے اور فریج میں رکھنے کے باوجود پسے ہوئے لہسن میں عجیب سی مہک آجاتی ہے تو چاہے روز لہسن نہ چھیلو، کسی دن فرصت سے ساس اور جیٹھانی سے بات چیت کرتے ہوئے ہفتے بھر کا لہسن اور ادرک چھیل لو اور اس کو اگر ایئر ٹائٹ ڈبے میں بند کر کے رکھ دو تو ذرا بھی خراب نہ ہوگا۔ مارکیٹ میں ماربل کے خوب صورت چھوٹے چھوٹے ہاون دستے

بالکل سونے جیسے سستے زیورات
مہنگائی کے دور میں سونے کا صحیح نعم البدل
زیورات گھر بیٹھے
بذریعہ وی پی منگوانے کی بھی سہولت ہے
ایک گرام سونے کے ساتھ
ایک تولہ کے زیور تیار کروائیں
دو سالہ گارنٹی
پانچ سالہ گارنٹی
لائف ٹائم گارنٹی
واپسی کی ضمانت
عوامی گولڈ لیکر لیبارٹری
فسٹ فلور صدیق سکوائر گلشن مارکیٹ نیو ملتان
061-6781785,0300-8391585

ملتے ہیں، کچن میں رکھے ہوئے بھی اچھے لگتے ہیں، بس جس وقت کھانا پکانا ہو، مقدار کے مطابق ڈبے سے نکالا اور پھر اسے کوٹ لیا...... بعض خواتین واقعی مصروف ہوتی ہیں کہ کوٹنے کا وقت بھی نہیں ملتا تو وہ لہسن کا پیسٹ اتنا بنائیں کہ صرف ہفتہ بھر کے لیے ہو، اس کو شیشے کی بوتل میں رکھیں اور تھوڑا سا آئل اور نمک ملا دیں، اس سے وہ تازہ رہے گا۔ اب آتے ہیں چاولوں کی طرف! عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ چاول ایک کپ تو پانی دو کپ تو یہ کلیہ ہر طرح کے چاول پر فٹ نہیں بیٹھتا۔ پرانے چاول زیادہ پانی لیتے ہیں اور نیا چاول کم پانی لیتا ہے، پرانے چاول پکانے میں زیادہ بہتر ہوتے ہیں، پندرہ سے بیس منٹ چاول ضرور بھگوؤ اور چاول میں جب پانی ڈالو تو دیکھو پانی تمہاری انگلی کی ایک پور تک آرہا ہو۔"

سمیہ شرارت سے بولی: "مامی گرم پانی میں ہاتھ ڈلوا رہی ہیں۔"

ہاجرہ پلاؤ کے لیے پیاز کاٹتے ہوئے بولی: "میری بھولی بیٹا! گرم پانی میں نہیں بلکہ چاولوں میں جیسے ہی پانی ڈالنا ہے، اسی وقت چیک کرنا ہے۔ طہاری بناؤ، پلاؤ بناؤ، بریانی، مٹر پلاؤ، قبولی ہو یا سبزیوں کی بریانی، سب میں تھوڑا سا سرکہ یا لیموں چھڑک دو تو چاول کھلا ہوا بنتا ہے۔ چاول میں پانی زیادہ لگے تو چولہا تیز آنچ پر رکھو یا خشک کپڑا ڈھکن پر لپیٹ دو اور اگر پانی چاولوں میں کم لگے تو گیلا کپڑا ڈھکن کے گرد دم کے وقت لپیٹ دو۔"

ہاجرہ مٹر پلاؤ کے لیے سونف اور ثابت دھنیا کا پانی ابالنے لگی تو سمیہ جو مٹر پلاؤ کے لیے پیاز فرائی کر رہی تھی، بولی:

"مامی اس پانی کا کیا کریں گی؟" ہاجرہ بولی "سونف اور دھنیے کا عرق جو نکلے گا، وہ مٹر میں خوشبو کے لیے استعمال کروں گی، مرغ پلاؤ میں بھی میں مرغی کی یخنی نہیں بناتی بلکہ مرغی فرائی کرتی ہوں اور سونف ثابت دھنیے کو الگ سے ابالتی ہوں، گوشت کے پلاؤ میں تو یخنی کے اندر سب چیزیں ڈال کر یخنی تیار کرتے ہیں، پھر چھان لیتے ہیں لیکن مرغ پلاؤ میں اگر مرغ گوشت کی طرح ابالو تو پھر مرغ ابلنے کے بعد مزہ نہیں دیتا۔"

ہاجرہ نے سمیہ کو چاول بھگونے کے لیے دیے اور خود دھلی ہوئی بھنڈی کاٹنے لگی۔ سمیہ چاول بھگو کر ہاجرہ کے قریب آگئی اور خود بھی بھنڈی کاٹنے کے لیے اس کے پاس بیٹھ گئی۔" مامی سبزیوں میں تو ہمیں بھنڈی اچھی لگتی ہے، اتنی جلدی سے پک جاتی ہے اور مزے کی بھی لگتی ہے۔"

"سبزیاں تو سب اچھی ہوتی ہیں، تم بس انہیں ان کے مزاج کے مطابق بناؤ تو سب اچھی بنیں گی۔"

سمیہ حیرت سے بولی: "سبزیوں کا مزاج؟ کیا شوہر کی طرح ان کا مزاج بھی سمجھوں؟"

ہاجرہ ہنستے ہوئے بولی "اور نہیں تو کیا؟ جو جلدی گل جانے والی سبزی ہے، تم اس میں پانی بھردو تو ذائقہ تو سبزی کا خراب ہوگا ناں! سبزی میں موجود نمکیات بھی ضایع ہوجائیں گے اور بعض سبزیاں ایسی ہیں جنہیں اگر آپ نے خشک بھجیا کی طرح پکانا ہے اور وہ پانی والی سبزیاں ہیں اور اس میں پانی ڈال دیا تو اس کا ذائقہ خراب ہوجائے گا جیسے بینگن، کریلے، لوکی، ٹینڈے، گاجر، بھنڈی، توری، پالک، ساگ وغیرہ یہ سب اپنے پانی میں گل جاتی ہیں۔ سبزیوں میں تھوڑی سی کلونجی ملا لیا کرو، حدیث کا مفہوم ہے کلونجی میں سوائے موت کے ہر مرض کی شفا ہے تو اس کو سنت سمجھ کر استعمال کر لیا کرو۔ اگر شوربے والی سبزی بنانی ہے تو اتنا پانی ڈالو کہ اس میں سبزی بھی گل جائے اور شوربے کے حساب سے پانی کی مقدار بھی مناسب رہے۔ سبزیوں کو زیادہ دیر نہ پکاؤ اس سے بھی ذائقہ متاثر ہوتا ہے۔

شوربے والے سالن میں گرم مصالحہ ثابت ڈالا کرو، سالن سرو کرتے وقت سالن سے بڑی الائچی اور دار چینی کے ٹکڑے وغیرہ نکال لیا کرو اور اگر پسا ہوا گرم مصالحہ استعمال کر رہی ہو تو کھانا تیار کر کے آخر میں ڈالو، کیوں کہ پسا ہوا گرم مصالحہ پکتے ہوئے ڈالو تو سالن کی رنگت خراب ہوتی ہے۔ کوشش کرو کہ مصالحے زیادہ تیز نہ ڈالو کیوں کہ تیز مصالحے سینے میں جلن پیدا کرتے ہیں اور سالن کا اپنا ذائقہ بھی متاثر ہوتا ہے۔"

مٹر پلاؤ میں ہاجرہ نے سمیہ سے پانی ڈلوایا اور خود بھنڈی فرائی کرنے لگی۔ مونگ کی دال اس نے سمیہ کے آنے سے پہلے بھگوئی تھی، اس کے لیے بھی مصالحہ بھونا اور دال کو پتیلی میں ڈال کر تھوڑی دیر پکایا اور پھر اسے دم پر رکھ دیا۔

"مامی! آپ نے دال میں اتنا کم پانی ڈالا ہے، کیا یہ اس میں گل جائے گی۔"

سیما انجم فرید

"چندا! مونگ کی دال میں نے کافی دیر پہلے بھگوئی تھی، اب اسے کم پانی کی ضرورت ہے۔ تم جب بھی کوئی بھنی ہوئی دال بناؤ، جیسے ماش، مونگ، چنے کی دال تو ان سب کو کم از کم ایک گھنٹہ پہلے نیم گرم پانی میں بھگو کر رکھ دو، اس سے یہ اچھی کھلی ہوئی بنتی ہے اور دال کو پکاتے وقت اگر ہو سکے تو لکڑی کا چمچ استعمال کرو اور بھئی مجھے تو دال کے لیے مٹی کی ہانڈی پسند ہے، تم بھی دال اس میں پکایا کرو۔ کبھی کبھی پانی کم ہوجاتا ہے، اگر مزید پانی ڈالنا ہو تو ٹھنڈا پانی نہ ڈالا کرو، پانی گرم کر کے ڈالا کرو، ٹھنڈا پانی ڈالنے سے دال بعض مرتبہ اکڑ بھی جاتی ہے۔ دال جب تیار ہوجائے تو ہرا دھنیا اور ہری مرچ کچر کچر ضرور ڈالا کرو اس سے دال کی رونق بڑھتی ہے۔ خوش ذائقہ کے ساتھ خوش نما کھانا بھوک کی طلب کو بڑھاتا ہے۔"

ہاجرہ نے مٹر پلاؤ دم پر رکھا اور کچن کے برتن سمیٹتے ہوئے بولی: "کھانا پکانا ایک ایسا فن ہے جو صرف دیکھنے سے نہیں آتا بلکہ اپنے ہاتھ سے کرنے سے آتا ہے ایک دفعہ اگر غلطی ہو تو دوسری دفعہ اس غلطی سے بچا جاتا ہے، سیکھنے کا عمل ساری زندگی چلتا رہتا ہے، میں بھی ابھی تک سیکھنے کے عمل سے گزر رہی ہوں۔ روز کوئی نہ کوئی ترکیب سننے کو مل جاتی ہے، لیکن ہر ترکیب پر ہم عمل نہیں کر سکتے، پاکستان بھر میں کوکنگ کے اتنے چینلز کھل چکے ہیں کہ پکانے کی ایک دوڑ لگ گئی ہے، ہمارے گھروں میں تو الحمدللہ یہ پروگرام نہیں دیکھے جاتے، لیکن جو بچیاں دیکھتی ہیں تو وہ بھی ان تراکیب پر عمل کریں جو ان کے گھر والوں کے ذائقے اور مزاج کے مطابق ہوں، ورنہ پیسے کے ساتھ وقت کا ضیاع بھی ہوتا ہے۔"

ہاجرہ نے کچن میں لگی گھڑی کی طرف دیکھا۔ دوپہر کا ایک بج گیا تھا۔ بچوں کے اسکول سے آنے کا وقت ہوگیا تھا۔ اس نے سمیہ سے کہا: "تم سوچ رہی ہوگی کہ مامی نے میرے لیے کیا سادہ سا کھانا بنایا ہے، ابھی تو سادہ ہے، رات کو تمہارے میاں کو کھانا کھلا کر بھیجوں گی تو سارا اہتمام ان شاء اللہ رات کو ہوگا۔"

سمیہ آگے بڑھ کر اپنی مامی کے گلے سے لپٹ کر بولی: "یہ جو سادہ سا کھانا میری مامی نے بہت خلوص سے میرے لیے بنایا ہے، مرغن غذاؤں سے بہت بڑھ کر ہے۔ اب نماز کا وقت ہو رہا ہے، ہم نماز پڑھ لیں، پھر بچوں کے ساتھ کھانا کھائیں گے اور آپ نے جو مجھے سنہری مشورے دیے ہیں، ان کو اب میں کھانا پکاتے وقت ضرور مدنظر رکھوں گی اور جیسے کہ آپ نے کہا کہ سیکھنے کا عمل ساری زندگی چلتا رہتا ہے تو آپ سے میں مشورے لیتی رہوں گی، عورت کا آدھا وقت دن میں کچن میں گزر جاتا ہے اور میں اس آدھے وقت کو آپ کی رہنمائی میں خوب صورت بنالوں گی۔ میرے لیے دعا کرتی رہیں کہ اللہ اس دنیا میں اور آخرت میں بھی ہر طرح کی آسانی عطا فرمائے۔"

"آمین" دعا پر آمین کہتے ہوئے ہاجرہ کی آنکھیں بھی سمیہ کی طرح پرنم ہوگئیں، پھر دونوں کچن سے نکل کر اپنے اللہ کے حضور حاضری دینے چل پڑیں۔

وفاق المدارس بنین / بنات کا شکریہ
آپ کی دعاؤں اور تجاویز کے ساتھ انتہائی کم قیمت میں نفحۃ اللحاق نئی ترتیب اور جدید اضافہ کے ساتھ چھپ چکی ہے۔
نفحۃ اللحاق فی حل سوالات الوفاق
عالمیہ (۱۶) عالیہ، خاصہ، عامہ بنات (۱۱) سالہ پرچہ جات کا حل
۱۴۱۴ھ تا ۱۴۲۹ھ
باموکل عملیات پر پہلی مستند کتاب
شرح حزب البحر مع ہوامع از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
قیمت: -/300
• تاریخ قدیم مدارس عربیہ • تاریخ علم نحو اور علماء نحو کے حالات
مؤلفہ علامہ عبدالبر محمد قاسم مہتمم جامعہ قاسم العلوم ملتان
مکتبہ قاسمیہ ملتان پاکستان نزد گھنٹہ گھر
061-4542085
0300-7300097

گوشت کے پکوان

دل تک پہنچنے کا راستہ

کھانا بنانا آتا ہے آپ کو؟ کون کون سی ڈشز بنالیتی ہیں؟'' سب سے اچھی کون سی بناتی ہیں؟

یہ وہ سوالات ہیں جو ہر لڑکی سے اس کی ہونے والی ساس اور نندیں ضرور کرتی ہیں، کیوں کہ کچن اور عورت کا تو چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جو لڑکیاں اس فن میں شادی سے پہلے ہی ماہر ہوتی ہیں، وہ سسرال اور اپنے میاں جی کا دل اپنے ہاتھ کے عمدہ اور لذیذ کھانوں کی بدولت بہت جلد جیت لیتی ہیں۔ وہ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ شوہر کے دل تک پہنچنے کا راستہ معدے سے ہوکر گزرتا ہے۔ شادی سے پہلے یہ مقولہ صرف سن رکھا تھا، لیکن اس کی صداقت پر یقین بعد میں آیا۔ الحمدللہ ابومحمد کو ہمارے ہاتھ کا کھانا بہت پسند ہے۔

ماں کے ہاتھ کے کھانوں کی لذت انسان عمر بھر نہیں بھولتا۔ بعض روایتی کھانے ایسے ہوتے ہیں جس کے لیے آپ کو اپنی ساس امی کی مدد درکار ہوتی ہے۔

''بھئی بیگم! آج تو کھانا بہت اچھا بنا ہے۔'' (بیگم خوشی سے پھولے نہیں سما رہی ہوتیں کہ میاں صاحب جوشِ جذبات میں اپنا جملہ مکمل کرتے ہیں) ''بالکل امی کے ہاتھ جیسا......''

خیر شادی کے شروع میں ہم نے پہلی بار کوفتے بنائے، بہت ہی مزیدار بنے۔ آیئے پہلے اس کی ترکیب شیئر کرلیں پھر بات مکمل کریں گے۔

کوفتے

اشیاء: گائے یا بکرے کا گوشت (صاف بوٹیاں ران کی ہوں تو اچھا ہے) آدھا کلو، پیاز درمیانے چار عدد، آلو بڑے چار عدد، دہی آدھی پیالی، سرخ مرچ ایک کھانے کا چمچ، ہلدی آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ضرورت، گرم مصالحہ (پسا ہوا) آدھا چائے کا چمچ، الائچی چھوٹی دو تین عدد، لہسن، ادرک ایک کھانے کا چمچ، ہری مرچیں پانچ چھ عدد، بھنے ہوئے چنے کا پاؤڈر ایک کھانے کا چمچ، خشخاش بھگو کر پسی ہوئی ایک کھانے کا چمچ، انڈے تین عدد ابلے ہوئے۔

بھئی یہاں تک لکھنے پر اندازہ ہوا کہ مصالحے کی مقدار یوں بتانا تو بہت مشکل کام ہے، ہم نے تو کبھی ناپ تول کر ڈالا نہیں ہمیشہ اندازے سے ڈالتے جاتے ہیں۔ اب جو بھی کمی ہے وہ آپ ترکیب سے پورا کرلیجیے گا۔

ترکیب:

سب سے پہلے پیاز لچھے دار کاٹ کر فرائی کرلیں، اتنی دیر میں گوشت کو چوپر میں ڈال دیں اس میں ایک چھوٹی پیاز، ہری مرچیں، پسا ہوا گرم مصالحہ ایک کھانے کا چمچ، سرخ مرچ ایک کھانے کا چمچ، بھنے چنے کا پاؤڈر ایک کھانے کا چمچ، دو چمچ دہی (پھینٹی ہوئی)، نمک حسب ضرورت ڈال کر اچھی طرح چلائیں کہ سب یک جان ہوکر باریک پس جائے۔ کوفتوں میں دہی ڈال دینے سے یہ بہت نرم بنتے ہیں۔ اب اس قیمہ کو ہاتھ کی مدد سے گول گول کوفتے بنالیں۔ پیاز اتنی دیر میں فرائی ہوچکے ہوگی، اسے نکال کر پیس لیں اور اس آئل میں کوفتوں کو ہلکا فرائی کر کے نکال لیں۔ اب ایک پیالے میں دہی لے کر اس میں نمک، مرچ، گرم مصالحہ، لہسن، ادرک، ہلدی، دھنیا ڈال کر پھینٹ لیں۔ اور پتیلی میں پہلے سے موجود آئل میں اچھی طرح فرائی کرلیں۔ جب مصالحہ گھی چھوڑ دے تو اس میں آلو (چھیلے ہوئے) ڈال دیں اور تھوڑی دیر دم دیں۔ پھر کوفتے ڈال دیں اور پسی ہوئی پیاز ڈال کر بغیر چمچ چلائے آئل اوپر آنے تک پکائیں۔ اور پھر ایک گلاس پانی ڈال کر آلو گلنے تک پکائیں۔ جتنا شوربا رکھنا ہو اتنا رکھ کر چولہا بند کردیں۔ ابلے ہوئے انڈے ہرا دھنیا ڈال کر گارنش کریں۔

جی جناب! کوفتے تو ہوگئے تیار...... اب ہماری کہانی سنیں، کوفتے بڑے مزیدار بنے تھے۔ اور جب کھانا آپ کے خیال میں اچھا بنے تو کھانا پیش کرتے وقت دل بہت خوش ہوتا ہے کہ ابھی یہ کھانا چکھیں گے اور پھر تعریفوں کے پل باندھیں گے۔ خیر جناب کھانا سلیقے سے دسترخوان پر لگایا۔ ''یہ'' ہاتھ دھو کر دسترخوان پر تشریف لائے تو پہلے تو کوفتے دیکھ کر بہت خوش ہوئے لیکن پھر اچانک دسترخوان پر کچھ اور تلاش کرنے لگے۔ ہائے! بھلا یہ کیا ڈھونڈ رہے ہیں؟ ہماری پریشانی انہوں نے فوراً ہی ان الفاظ میں دور کردی۔

''ارے وہ چٹنی نہیں بنائی؟''

ہیں؟؟...... ہم حیران' بھئی کہاں کوفتے کہاں چٹنی؟ بھلا کوفتے اور چٹنی کا کیا جوڑ؟

پھر ابومحمد نے بتایا کہ ہمارے گھر میں کوفتوں کے ساتھ ہمیشہ لیموں کی چٹنی بنائی جاتی ہے۔ تم امی سے معلوم کرلیتیں، ان کے نہ...... نہ کرنے کے باوجود ہم فوراً اٹھے اور امی (ساس) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے چٹنی بنانے کی ترکیب حاصل کرلی۔ آپ بھی نوٹ کرلیں۔ کوفتوں کے ساتھ یہ چٹنی کھا کر یقیناً آپ بھی داد دیے بغیر نہ رہ سکیں گی۔

دو عدد لیموں کا رس، چینی دو تین کھانے کے چمچ، سیاہ مرچ چوتھائی چائے کا چمچ، پیاز آدھی باریک کٹی ہوئی۔

شکر ہے فریج سے دو عدد لیموں دریافت کرنے میں ہم فوری طور پر کامیاب ہوگئے تھے اور جناب ابومحمد صاحب کو کوفتے بمع چٹنی بہت پسند آئی اور یوں ہماری محنت وصول ہوئی۔ (**منیبہ ارشد کمال**)

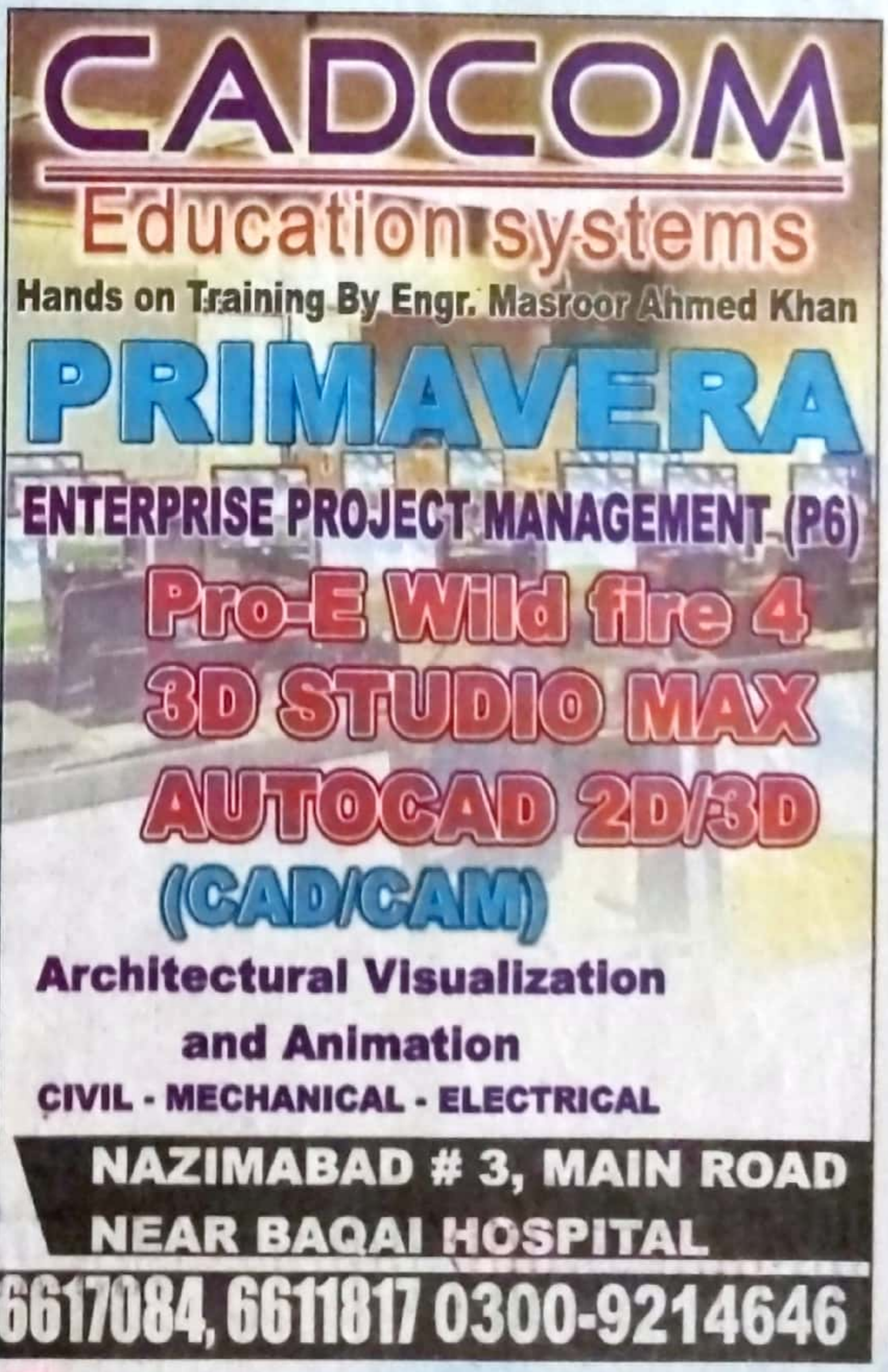

دم پخت

ہمارے ہاں بڑی عید پر سب سے پہلے کلیجی پکتی ہے جو کہ سب تھوڑی تھوڑی کھا لیتے ہیں۔ مرد حضرات جو کہ گوشت بنا رہے ہوتے ہیں ان کو وہیں پر کھلا دی جاتی ہے اس کے بعد جو ڈش بنتی ہے وہ ہے "دم پخت" جو بچوں اور بڑوں سب کو بے حد پسند ہے۔ دم پخت کی ترکیب حاضر خدمت ہے:

اشیاء: گوشت گائے یا بکرا کا تین کلو، دہی ایک کلو (ذرا کھٹا ہو تو اچھا ہے)، نمک حسب ذائقہ، لونگ سات عدد، لہسن پانچ چھ جوئے ثابت۔

ترکیب: گوشت کو دھو کر باقی تمام چیزیں ڈال کر گلالیں پانی مت ڈالیں، جب خشک ہوجائے تو اتار لیں، ٹماٹو ساس یا ہری چٹنی کے ساتھ کھائیں، چاہیں تو روٹی کے ساتھ کھالیں بہت ہی مزیدار ڈش ہے۔ ہمارے گھر میں تو دم پخت کے بغیر بڑی عید کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اسی طرح ایک اور بہت مزیدار سالن "اسٹو" ہے جو تندوری پراٹھوں کے ساتھ بہت مزہ دیتا ہے اور میں جب بھی امی کے گھر جاتی تھی (جب وہ گاؤں میں رہا کرتی تھیں اور انہوں نے گھر میں تندور بھی لگایا ہوا تھا) تو اسٹو پراٹھوں کی فرمائش ضرور کرتی تھی کیوں کہ مجھے اسٹو بہت پسند ہے اور پھر امی کے ہاتھ کا بنا ہوا ہو تو اس کی تو لذت ہی دوبالا ہوجاتی تھی۔ اسٹو کی ترکیب درج ذیل ہے:

اسٹو

اشیاء: مرغی، گائے یا بکرے کا گوشت ایک کلو، دہی آدھا کلو، ثابت سرخ مرچ سات آٹھ عدد (ہاتھ سے توڑلیں)، ثابت گرم مصالحہ دو چمچ زیرہ کے علاوہ، لہسن چار پانچ جوئے موٹا کوٹ لیں، ادرک ایک انچ کا ٹکڑا باریک کاٹ لیں، نمک حسب ذائقہ، ٹماٹر دو عدد، آئل دو کپ، پیاز پانچ عدد۔

ترکیب: گوشت کو دھو کر ککر میں ڈال دیں۔ دہی، مرچ، دھنیا، گرم مصالحہ، لہسن، ادرک، ٹماٹر اور نمک ڈال کر ککر بند کردیں۔ جب پریشر ککر چلنے لگے تو چولہا بند کردیں اور تھوڑی دیر پڑا رہنے دیں۔ پیاز لمبائی میں کاٹ لیں اب ککر کھولیں اور آنچ تیز کرکے آئل ڈال کر گوشت بھون لیں اور پیاز ڈال کر تھوڑا سا بھون لیں، پھر دم پر رکھ دیں، تقریباً پانچ منٹ دم دینے کے بعد چولہا بند کردیں۔ اسٹو تیار ہے۔ ہری مرچ اور ہرا دھنیا اوپر ڈال کر سرو کریں۔

تندوری پراٹھے بنانے کے لیے آپ پراٹھے والا پیڑا بنا کر تندور میں پکائیں۔ گرم گرم روٹی پر مکھن اور تھوڑا سا پانی کا چھینٹا مار کر روٹی کو دہرا کرکے رکھتی جائیں بہت مزیدار تندوری پراٹھے تیار ہوجائیں گے۔ اسٹو کے ساتھ کھائیں اور ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ام سیف وعبدالرحمن۔ بہاول نگر)

سیخ کباب

قیمے میں چوپ کی ہوئی پیاز، نمک، کٹی لال مرچ، سوکھا دھنیا، کچا پپیتا تھوڑا سا ڈال دیں۔ زیرہ، ہری مرچیں، ہرا دھنیا، بھنے ہوئے چنوں کو پیس کر اور دو چمچ کارن فلور ڈال کر سل پر باریک پیس لیں۔ (سب مکس کرکے) توے پہ کوکنگ آئل تھوڑا سا ڈال کر گرم کریں، ایک پینسل لے کر دھولیں پھر مٹھی میں قیمہ بھر کے پینسل کے اوپر سیخ کباب کی طرح چڑھائیں اور مٹھی سے دبا کر لمبا کرلیں کہ کباب کی شکل بن جائے اور آرام سے پینسل کے اوپر سے اتارلیں۔ اس طرح سارے بنا کر توے پر ڈال کر سب طرف سے گولڈن کرلیں ہلکی آنچ پہ، اب کوئلہ کا دھواں دیں اور ڈھک دیں کوئلہ نکال دیں۔ چٹنی کے ساتھ مزے سے کھائیں۔ **(صبا ملک۔ راولپنڈی)**

☆☆☆

گوشت کے پکوڑے

اشیاء: گوشت ایک کلو، بیسن آدھا پاؤ، خشک میتھی چار چمچ، نمک مرچ حسب ضرورت، میٹھا سوڈا ایک بڑی چٹکی، زیرہ آدھا چمچ، ہلدی تھوڑی سی، آئل حسب ضرورت۔

ترکیب: سب چیزیں بیسن میں ڈال کر اتنا پتلا مکس کریں کہ وہ گوشت پر لگ جائے۔ پہلے گوشت کو کالی مرچ اور نمک ڈال کر اچھی طرح گلالیں۔ اب بیسن میں بوٹیاں ڈبو کر گولڈن فرائی کریں۔ مزیدار پکوڑے تیار ہیں۔ یہ اتنی مزیدار ڈش ہے کہ ایک بار کھانے والا بار بار کھانے کی چاہت رکھتا ہے ان شاء اللہ!

ام حبیبہ۔ گوجرانوالہ

بہاری کباب

خواتین کا اسلام میں دسترخوان نمبر کی خوش خبری پڑھ کر منہ میں پانی بھر آیا۔ آہا!!...... بہنیں کیسی کیسی مزے دار ترکیبیں لکھ کر بھیجیں گی!...... پھر دل نے کہا کہ کیا تم صرف بہنوں کی بھیجی ہوئی تراکیب سے فائدہ اٹھاؤ گی؟ کبھی اپنے ہاں کی بھی کوئی مزے دار ڈش بہنوں کو بتلاؤ تاکہ بہنیں یہ نہ سمجھیں کہ بھئی یہ تو صرف کھاتی ہیں، کھلاتی نہیں ہیں۔ نہیں بھئی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ ہمیں مہمان داری بہت پسند ہے اس لیے کہ یہ سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ہماری خاندانی اور مذہبی روایت بھی ہے کہ مہمانوں کا اکرام اور ان کی اچھی خاطر تواضع کرکے بہت خوش ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں بہاری کباب بہت پسند کیا جاتا ہے۔ اور مجھ سے اس کی فرمائش کی جاتی ہے کہ بہاری کباب کھلائیں۔ "بہاری کباب" ہر خاندان اپنے مختلف طریقہ سے بناتا ہے اور میں نے جو اپنی والدہ مرحومہ سے سیکھا تھا وہ ذرا منفرد ترکیب تھی۔ خیر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے بہاری کباب بنانے کے لیے پہلے ایک پرچہ پر سامان کی فہرست بنائی اور اپنے مجازی خدا کو پکڑائی جو مندرجہ ذیل تھی۔

اشیاء: گائے کا گوشت تین کلو پسندے کی طرح

مولانا ارسلان بن اختر میمن کی نئی تالیفات (خصوصی رعایت پر)

تبرکات نبوی کا تصویری البم (4 کلر تصاویر)	450 Net
گناہوں سے بچنے کے انعامات	400
اللہ سے دوستی کے انعامات	275
لذت ترک گناہ	260
سیرت النبی کے انمول واقعات	330
تبلیغ کی محنت انعامات کی بارشیں (مولانا طارق جمیل)	200
اللہ کا تعارف (مولانا طارق جمیل)	290
مالی پریشانیوں کا نبوی حل	310
سکون دل کے نبوی راستے (دو جلد)	520
عذاب قبر کا تصویری البم (4 کلر تصاویر)	300 Net
خواتین کے مثالی واقعات	265
گناہوں کا خوفناک انجام (سائز 23x36)	265
رزق حلال کی برکتیں	255
واقعات کی دنیا (4 کلر اڈیشن بھی)	375
واقعات کا خزانہ (4 کلر اڈیشن بھی)	375
روٹھے رب کو منالو (سائز 23x36=16)	190
حفاظت نظر کے 50 انعامات (سائز 23x36=16)	220
شان محمد ﷺ کے مثالی واقعات	90
ندامت کے آنسو	82
نیکیوں کے پہاڑ سیکنڈوں میں	50
آپ کے پریشانیوں کا حل وظائف نبوی ﷺ کی روشنی میں	72
روٹھے رب کو منالو	82
نیک اعمال کی برکات	82

4 کلر پاکٹ سائز کتب (Net)

درود شریف کی برکات	82 Net
اللہ کو اپنا بنالو...... (طارق جمیل) Vol. 1	72 Net
اللہ سے دوستی کرلو (طارق جمیل) Vol. 2	72 Net
اللہ سے صلح کرلو (طارق جمیل) Vol. 3	72 Net

مولانا کی انمول پرانی تالیفات

بیت اللہ کا تصویری البم	280
مسجد نبوی ﷺ کا تصویری البم	320
نامور علماء کے مثالی واقعات	230
تاریخ کے سنہری واقعات	265
حضور ﷺ کا مثالی بچپن	250
نامور بچوں کے مثالی واقعات	240
بچی حیران کن کارگزاریاں	200
موت کے پراسرار واقعات	265
اللہ بندوں سے کتنی محبت کرتے ہیں	240
اللہ کے عاشقوں کی عاشقی کا منظر	225
علامات محبت	310
عبرت انگیز بیانات (مولانا طارق جمیل)	275
اللہ کے دیوانوں کے محبت بھرے واقعات	275
رب کریم کا گناہ گاروں سے پیار	275
اللہ والوں کی دنیا سے بے رغبتی	240

اب صرف ایک خط یا فون کال پر گھر بیٹھے کتب حاصل کریں۔ فون کیجیے۔

ادارۂ اشاعت الخیر ملتان 061-4514929, 0321-6355334 ادارہ نشر العلوم لاہور 042-6118634

ملنے کا پتہ: نفیس اکیڈمی اردو بازار 021-2722080 ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی فون: 4126779

لاہور: مکتبہ رحمانیہ اردو بازار 042-7224228 راولپنڈی: کتب خانہ رشیدیہ 051-5554798 پشاور: مکتبۃ القرآن 099-2331902

لمبے پتلے پارچے کٹوالیں، کچا پپیتا ایک پاؤ باریک پیس لیں، ادرک آدھ پاؤ باریک پیس لیں، سرخ مرچ ایک چھٹانک پسی ہوئی، کالی مرچ آدھی چھٹانک پسی ہوئی، دہی ایک پاؤ، تیل سرسوں ایک پاؤ، پیاز ایک پاؤ، نمک حسب ضرورت، کوئلے دو کلو، سیخ بارہ عدد، کباب سینکنے کا چولہا۔

جب ساری چیزیں مہیا کردی گئیں تو میں نے بسم اللہ پڑھ کر گوشت کو دھوکر (خشک کرکے) ایک بڑی کھلے منہ والی دیگچی میں ڈال کر اس میں پہلے پپیتا، ادرک، نمک سرسوں کا تیل (کچا) اور سارے مصالحے ملا کر ایک گھنٹہ کے لیے رکھ دیا۔

ایک گھنٹہ میں سارے مصالحے گوشت میں جذب ہو جاتے ہیں۔ پھر دو تین چھوٹی ثابت پیاز کو تھوڑے سے تیل میں ہلکی سنہری کرکے مصالحے والے گوشت میں ملا کر اپنے دونوں ہاتھوں سے خوب اچھی طرح گوشت کو ورزش کرائی۔ ساتھ اپنے ہاتھوں کی بھی ورزش ہوگئی۔ پھر سیخ لے کر گوشت کے پارچے کو اس میں پرو کر ساری سیخیں تیار کرلیں۔

اور پھر کباب سینکنے والے چولہے میں کوئلے سلگا کر اس پر سیخیں رکھ دیں۔ آنچ ذرا ہلکی رکھی تاکہ کباب دھیرے دھیرے سینک کر اچھی طرح گل جائیں۔ سیخوں کو الٹ پلٹ کرتے رہے کہ کہیں جل نہ جائیں۔

تقریباً ایک گھنٹہ میں سارے کباب تیار تھے۔ اور پورے گھر میں کباب کی مزیدار خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ جو گھر والوں کی اشتہا کو بڑھا رہی تھی۔ کباب کے ساتھ گرم گرم پراٹھے اور ساتھ میں کتری ہوئی پیاز لیموں نے دسترخوان کی رونق بڑھا دی تھی۔ کباب کی تیاری کے بعد اس کی خوشبو سے ہمارے دھڑکتے دل کو کچھ قرار آیا۔ جب یہ سنا کہ ماشاءاللہ بہت مزیدار کباب بنے ہیں تو اللہ کا شکر ادا کیا۔

(مسز مسعود جاوید۔ نارتھ کراچی)

☆☆☆

بیف رنگز

اشیاء: بیف پسندے آدھا کلو، انڈے دو عدد (ابلے ہوئے) کالی مرچ پاؤڈر ہاف ٹی اسپون، ثابت سوکھا دھنیا آدھا چائے کا چمچ، ہری مرچ دو عدد، ہرا دھنیا اور پودینہ آدھا کپ، نمک مرچ حسب ذائقہ۔

ترکیب: ابلے ہوئے انڈوں کو کانٹے سے میش کرلیں۔ پھر اس میں نمک، کالی مرچ، دھنیا، ہری مرچ، ہرا دھنیا، پودینہ ڈال کر مکس کرلیں۔ پسندوں کو بیلن کی مدد سے پریس کرلیں۔ اب انڈوں کے مکسچر کو تھوڑا سا درمیان میں رکھ کر رول بنالیں۔ اوپر سے دھاگہ لپیٹ دیں۔ اس طرح سارے پسندوں کے رول بنالیں۔

عام طریقے سے مصالحے بھونیں یعنی پیاز فرائی کریں۔ پھر اسے پیس لیں۔ اب اس آئل میں ادرک، لہسن کا پیسٹ، ہلدی، مرچ اور تھوڑا سا پسا ہوا دھنیا ڈال دیں۔ اب اس میں پانی ڈال کر پچاس منٹ تک ڈھکن بند کرکے رول گلالیں۔ جب رول گل جائیں تو انہیں پتیلی سے نکال کر ٹھنڈا کرلیں اور دھاگہ کھول کر تیز چھری سے گول رنگز کاٹ لیں بچے ہوئے مصالحے میں اگر پانی ہے تو خشک کرلیں پھر ٹماٹر اور دھنیا ڈال کر مصالحہ بھون لیں جب آئل اوپر آجائے تو مصالحہ تیار ہے ڈونگے میں شوربہ ڈالیں اور اوپر سے بیف رنگز سجادیں۔ مگر خیال رہے کہ چمچ سے زیادہ الٹا پلٹا نہ کریں، اس سے بیف رنگز ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے، اب اوپر سے دھنیا چھڑک دیں۔ یہ بیف رنگز دیکھنے میں بھی اچھے لگتے ہیں اور کھانے میں بھی بہترین ہوتے ہیں۔ اگر آپ کو ترکیب اچھی لگے اور ڈش بھی اچھی بن جائے تو میرے لیے اچھی سی دعا ضرور کیجیے گا۔ مجھے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ **(سیما انجم فرید)**

☆☆☆

دم کا قیمہ

اشیاء: مشین کا قیمہ ایک کلو، گرم مصالحہ پسا ہوا دو ٹی اسپون، کچا پپیتا (درمیانہ سائز) آدھا پیس لیں، سرخ مرچ حسب ذائقہ، نمک حسب ذائقہ، لہسن ادرک پسا ہوا ایک ایک ٹیبل اسپون، تیل آدھا کپ، بیسن دو ٹی اسپون (بھون لیں)، پیاز ایک پاؤ، دہی دو ٹیبل اسپون۔

ترکیب: قیمہ میں تمام مصالحہ علاوہ پیاز کے لگا کر رکھ دیں۔ تیل میں پیاز کو سرخ کرکے قیمہ ڈال دیں۔ تھوڑا سا بھون کر دم کی آگ پر پکنے کے لیے رکھ دیں۔ جب پک جائے تو ایک کوئلہ دہکا کر باسی روٹی میں رکھ کر دیگچی کے اندر رکھیں اور دو بوند تیل اس کوئلے کے اوپر ٹپکا کر فوراً ڈھکن بند کردیں۔ دو منٹ بعد کوئلہ نکال دیں اب قیمہ گرم گرم روٹی کے ساتھ کھانے کے لیے تیار ہے، اوپر سے لیموں نچوڑ لیں۔ **(ام سعد وصفی۔ منگھو پیر)**

فش قورمہ

اجزاء: مچھلی کے قتلے آدھا کلو، پیاز (سلائس کاٹ لیں) دو عدد، لہسن ادرک پیسٹ چائے کے دو چمچ، میتھی دانہ آدھا چمچ، ہرا دھنیا ایک چمچ، گرم مصالحہ پاؤڈر ایک چمچ، ہری مرچ (باریک کاٹ لیں) ایک عدد، لال مرچ ایک چمچ، ہلدی، دھنیا، قصوری میتھی ایک ایک چمچ، نمک حسب ذائقہ، دہی ایک پیالی، تیل آدھی پیالی۔

ترکیب: دیگچی میں تیل گرم کرکے اس میں پیاز کے سلائس ڈال کر فرائی کرلیں۔ سنہری مائل ہوجائے تو پیاز کو دہی کے ساتھ پیس لیں۔ پھر اس میں میتھی دانہ، لہسن، ادرک کا پیسٹ، نمک، لال مرچ، دھنیا، ہلدی ڈال کر بھونیں۔ مصالحہ بھون کر اس پر مچھلی کے قتلے رکھیں پھر اوپر سے دہی پھینٹ کر ڈال دیں۔ ڈھکن ڈھانپ کر ہلکی آنچ پر پکائیں، یہاں تک کہ گھی الگ ہوجائے تو قصوری میتھی، ہرا دھنیا، ہری مرچ اور گرم مصالحہ پاؤڈر چھڑک دیں۔ لیجیے مزیدار فش قورمہ تیار ہے، نان کے ساتھ سرو کریں۔

بنت علی احمد چوہان۔ سرگودھا

☆☆☆

کھری قیمہ

اشیاء: قیمہ آدھا کلو (روکھا)، پیاز دو عدد، ادرک ایک ٹکڑا، خشخاش دو چمچ، کھری پاؤڈر دو چمچ، پسا ہوا گرم مصالحہ ایک چمچ، تیل ایک پیالی، کھوپرا پسا ہوا دو چمچ، لال مرچ حسب ذائقہ، نمک حسب ذائقہ، ہرا مصالحہ (ہری مرچ، ہرا دھنیا، پیاز)

ترکیب: قیمہ میں تمام مصالحہ ملا کر قیمہ کو پیس لیں اب تیل میں پیاز کاٹ کر براؤن کرلیں اور اس میں قیمہ ڈال کر ڈھک کر رکھ دیں جب پانی خشک ہوجائے تو بھون کر دم پر رکھ دیں اور چاہیں تو دم پر رکھتے وقت ایک پیاز کے چھلکے میں کوئلہ دہکا کر قیمہ میں رکھ کر دم دیں پھر اوپر سے ہری مرچ، پیاز لچھوں کی صورت میں کٹی ہوئی، ہرا دھنیا اور ادرک کاٹ کر پیش کریں۔ سرو کرتے وقت قیمے میں لیموں چھڑک لیں، ایک عدد لیموں کافی رہے گا۔

(بنت اعجاز۔ لیاقت آباد کراچی)

ماہر امراض نسواں، ہومیو اسپیشلسٹ
ماہرانہ تشخیص
کم خرچ
شافی تجویزات ان شاءاللہ
محترمہ ڈاکٹر اُمّ محمد صاحبہ
خواتین اور چھوٹے بچوں کے جملہ امراض کے شافی علاج کے لیے تشریف لائیں
رابطہ: 0300-9213888
اوقات کار
صبح 9 تا 12 بجے
بس روٹ نیاز کوچ، سٹی کوچ، عمر کوچ، شمع کوچ
U-4, W-18, W-22, U-4
Sector.11-B
مکمل باپردہ پرسکون ماحول
دارالشفاء
ہومیو کیئر کلینک
نزد جامع مسجد باب الاسلام
سیکٹر 9 نارتھ کراچی

سیخ کباب دیگچی میں

اشیاء: قیمہ ڈیڑھ کلو، بڑی پیاز تین عدد، ہرا دھنیا ایک گڈی، لہسن بارہ جوے، ادرک دو ٹیبل اسپون، پپیتا ایک ٹیبل اسپون۔ ہری مرچ آٹھ عدد، نمک حسب ذائقہ، کٹی مرچ دو ٹیبل اسپون، پسا گرم مصالحہ ایک ٹیبل اسپون۔ گھی یا تیل حسب ضرورت، مکئی کا آٹا سو گرام۔ کباب بنانے کے لیے ایک عدد سیخ۔

[illegible]

ترکیب: پیاز بہت باریک یا کچلی ہوئی، ادرک، لہسن، ہری مرچ کٹی ہوئی، نمک، کُٹی مرچ، کچا پپیتا، گرم مصالحہ سب قیمے میں ملادیں۔ اچھی طرح مکس کر کے ہرا دھنیا بھی ملادیں اور بیس منٹ کے لیے رکھ دیں، اب مکئی کا آٹا بھی اچھی طرح مکس کر لیں ۔سیخ پر آئل لگا کر کباب بنائیں۔ایک کھلے منہ کی پتیلی چولہے پر رکھیں، ہلکا سا آئل لگادیں۔یا اس میں ایلومونیم فوائل بچھادیں اب اس پر کباب بنا بنا کر پھیلادیں، اور ڈھکن بند کر دیں۔ آنچ ہلکی رکھیں۔تھوڑی دیر بعد پتیلی ہلکے سے ہلا دیں، کباب پہلے پانی چھوڑیں گے۔ گھبرائیں نہیں...... پانی خشک ہو کر خوشبو سے پتہ چل جائے گا۔ اب یہ کباب نکال کر دوسرے بھگونے یا پتیلی میں رکھ دیں۔اور دوسرے اسی طرح بنا کر تیار کر لیں، جب سب تیار ہو جائیں تو کبابوں پر روٹی کا ٹکڑا رکھیں۔اس پر دہکتا ہوا کوئلہ رکھ دیں۔اب کوئلے پر ایک ٹی اسپون آئل ڈال کر جلدی سے ڈھکن بند کر دیں۔دس منٹ تک بند رکھیں، پھر بجھا ہوا کوئلہ اور روٹی کا ٹکڑا نکال دیں۔گول گول چھلے دار باریک پیاز اور پودینہ کی چٹنی اور رائتہ ساتھ میں رکھیں۔چپاتیاں یا پراٹھوں کے ساتھ پیش کریں۔ میٹھے میں حلوہ بنائیں۔

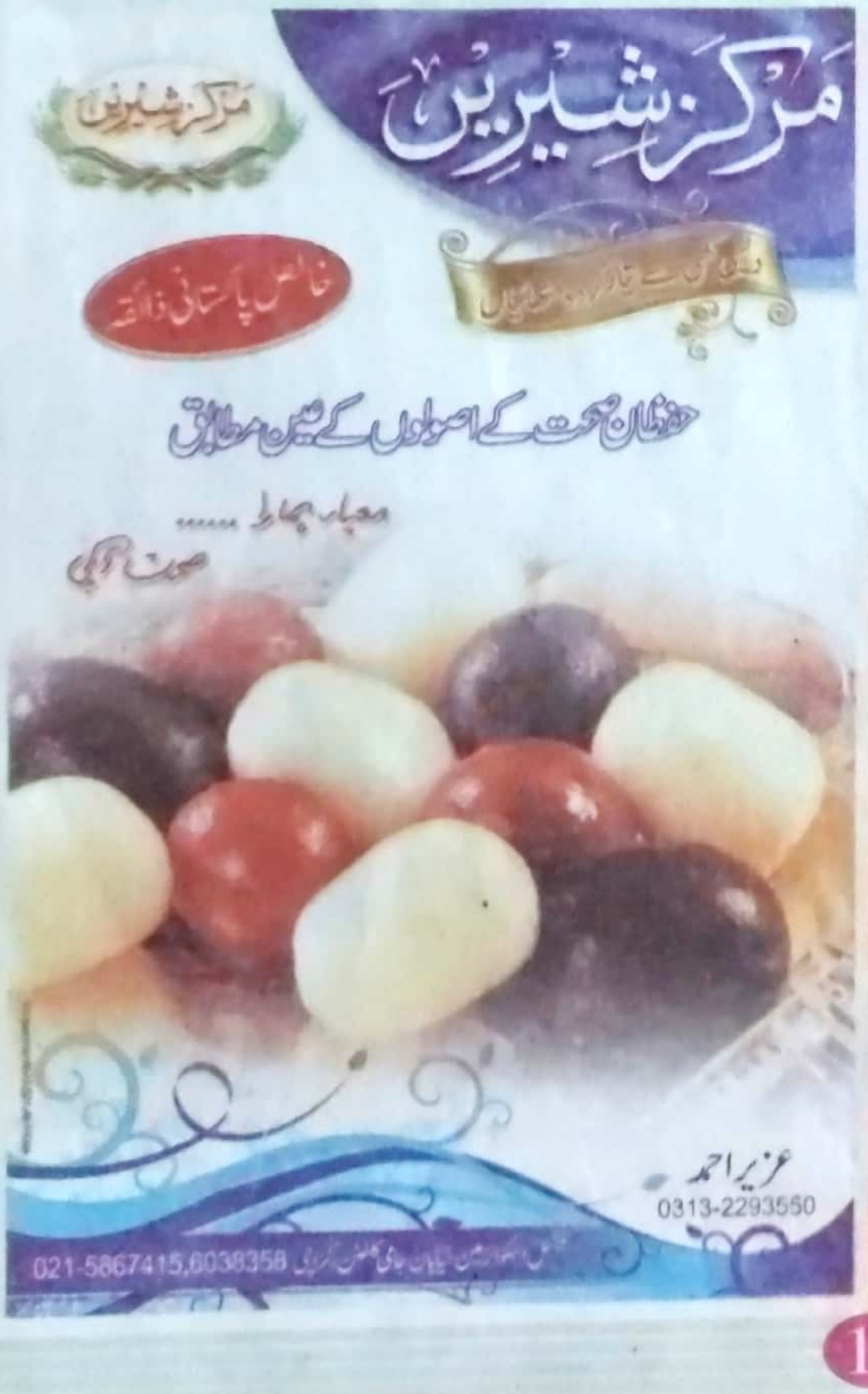

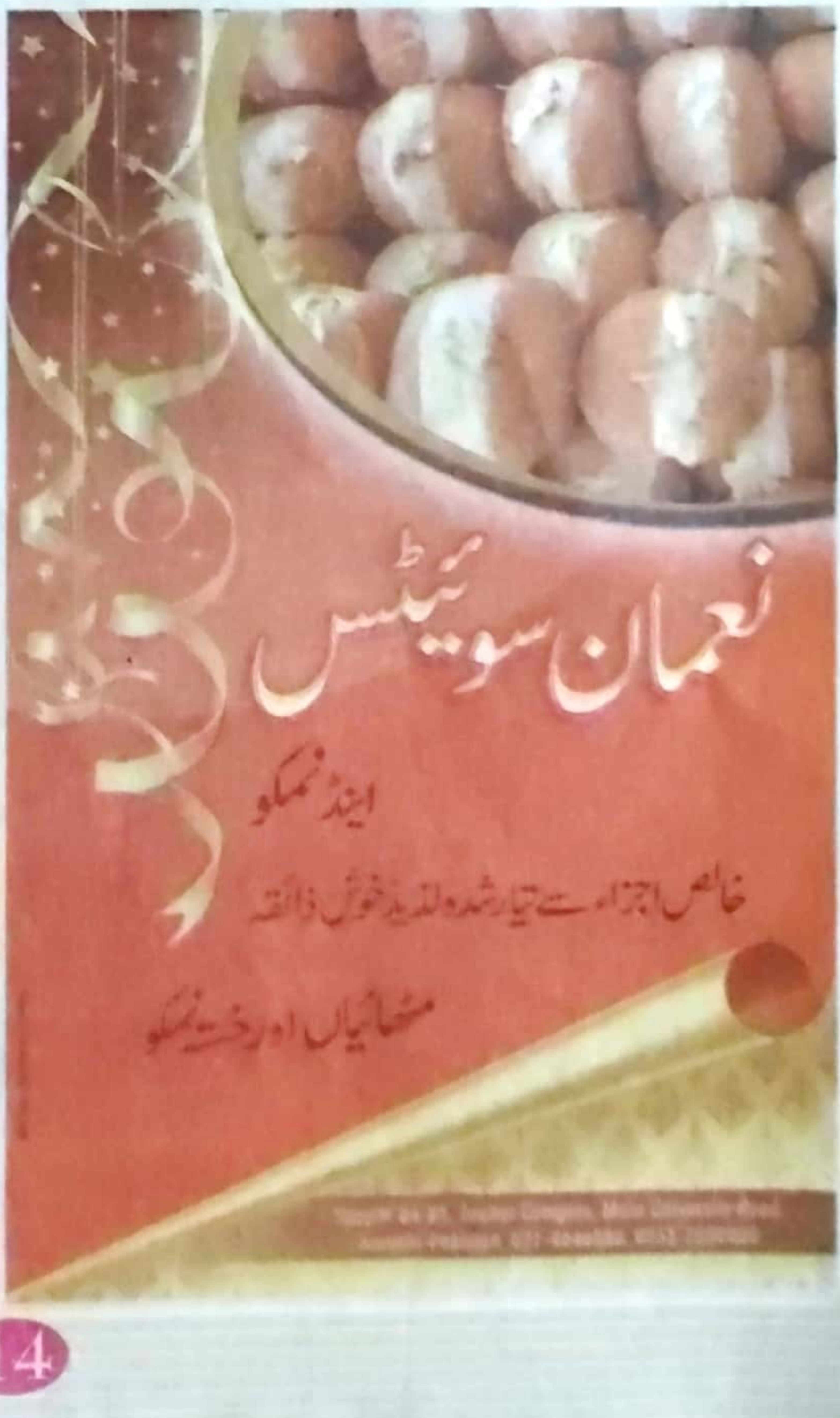

سبزیوں کے پکوان

سیما انجم فرید

اچھا لذیذ کھانا پکانا بھی اب فن بن چکا ہے جو خواتین کھانا پکانا جانتی ہیں ان کو اب ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے۔ ان کی ماہرانہ رائے سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ مارکیٹ میں کوکنگ بکس اور ماہانہ رسالوں کی بھرمار ہے۔ پبلشرز کی بھی خوب چاندی ہو رہی ہے۔ خواتین میں بھی ان کتابوں کے مطالعے کا بہت زیادہ رجحان پایا جاتا ہے۔

کچھ کھانا پکانے کی کتابیں میری نظر سے بھی گزری ہیں اگر ترکیب کے اجزاء مناسب ہوں تو ترکیب کچھ سمجھ میں آتی ہے بعض تراکیب میں اجزاء ایسے غیر متوازن ہوتے ہیں کہ کوئی اناڑی ان تراکیب پر عمل کرلے تو گھر والے انگلیاں چاٹنے کی بجائے ہاتھ کاٹنے پر تیار ہو جائیں گے، مہنگائی نے ویسے ہی مردوں کو پریشان کر رکھا ہے اور چیز کی بربادی دیکھ کر اکثر وہ ہمیں غصے سے کاٹ کھانے کو دوڑیں تو پھر ان کا کوئی قصور نہیں۔

نو آموز لڑکیوں کے لیے میری نصیحت ہے کہ کسی نئی ترکیب پر عمل کرنے سے پہلے کسی بڑے سے رائے ضرور لے لی جائے تاکہ نقصان کا اندیشہ نہ رہے۔ ہر کام ہر ہنر اور ہر چیز میں نکھار پیدا کرنے کے لیے لگن اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے دل چسپی سے کام کیا جائے تو اس میں نکھار آتا ہے۔

پکانے کا کام ہم بھی بڑی دل چسپی سے کرتے ہیں تعریف کے میٹھے بول بھی کوئی کان میں ٹپکا دیتا ہے لیکن دو افراد نے جس انداز سے میری تعریف کی تھی وہ ان سب پر بھاری ہے وہ مجھے کبھی نہیں بھولتی ایک میرے ابا جان اور دوسرے میرے سسر، اللہ ان دونوں کو جنت میں بلند درجہ عطا فرمائے (آمین) شادی سے پہلے میں نے ایک دن مغز بنایا جب ابا جان نے کھایا تو کہنے لگے کس نے بنایا ہے؟ چھوٹی بہن نے بتایا کہ اپیا نے بنایا ہے تو ابا جان کہنے لگے انجم کو کھانا بنانا آ گیا ہے۔ شادی کے بعد جب کھانا بنانا شروع کیا تو چاول سے لے کر چٹنی تک کی تعریف میرے سسر کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے دھنیے پودینے کی چٹنی بنائی، کھانے کے وقت انہوں نے اس کی تعریف کرنی شروع کر دی میری تعریف سن کر میری ساس صاحبہ نے پہلو بدلنا شروع کر دیا ایک تو شوہر بیوی کے سامنے کسی کی تعریف کرے اور وہ بھی بہو کی تو پھر ساس پر تو یہ بڑا ظلم ہوا سینے پر کون اتنا بھاری پتھر رکھنا برداشت کرتا ہے؟ میں نے اپنے سسر صاحب کو اشارے سے تعریف کرنے سے منع کیا تو بڑی معصومیت سے بولے انجم تم نمک بالکل صحیح انداز سے ڈالتی ہو اسی لیے چیز کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے! ایسی پرخلوص تعریف پھر سننے کو نہ ملی۔

میری دیورانی بشریٰ مارکیٹ سے سبزیوں کی ترکیب کی ایک کتاب خرید لائی بڑے فخریہ انداز میں میرے پاس آئی اور کہا بھابھی بڑی زبردست کتاب ہے پہلے آپ نظر ڈال لیں دیکھیں کیسی ہے؟ میں نے کتاب پر ایک نظر ڈالی کتاب کی بائنڈنگ زبردست جلد کور خوب صورت سوچا کہ تراکیب بھی ایسی خوب صورت ہوں گی تراکیب پر ایک ایک کر کے نظر ڈالتی گئی بشریٰ کے پیسے ضایع ہونے پر افسوس ہوا؟ اتراکیب زیادہ تر غیر متوازن نظر آئیں۔

کریلے پکانے کی ترکیب میں ایک ماہر خاتون نے کریلے کی کڑواہٹ دور کرنے کے جو ٹوٹکے بتائے تو کوئی

نو آموز اس ترکیب پر عمل کرلے تو وہ کریلوں کا بیڑا غرق کردے "ماہر خاتون" نے لکھا کہ کریلے کی کڑواہٹ بہت مشکل سے دور ہوتی ہے کریلے کو چھیل کر اس میں املی اور گڑ کا آمیزہ بھریں پھر انہیں ابالیں ابالنے کے بعد کریلے کے اندر بھرا ہوا آمیزہ پھینک دیں پھر کریلے پکاتے وقت دوبارہ املی ڈالیں اس سے کریلے کی کڑواہٹ دور ہوتی ہے۔ ترکیب کو پڑھ کر تو میرا منہ غصے سے کڑوا ہو گیا۔ اللہ کی بندی! کریلے جب ابالے جائیں گے تو وہ ویسے ہی بیڑا غرق ہو جائیں گے پھر املی وغیرہ ضایع کرو، جب میں نے یہ تراکیب پڑھیں تو سوچا بریانی، قورمہ کی تو بہت تراکیب آئیں گی میں آپ کو عام کھانے کی ترکیب بھیجتی ہوں۔ بعض خواتین کریلے پکاتے ہوئے بہت گھبراتی ہیں کہ کریلے ان سے کڑوے بنتے ہیں کریلے صحیح سے فرائی کریں کبھی کڑوے نہیں بنیں گے۔ میری ترکیب آزما کر دیکھیں ان شاء اللہ ایک دو دفعہ کی آزمائش کے بعد آپ اچھے کریلے بنانے میں ماہر ہو جائیں گی۔

کریلے گوشت

اشیاء: کریلے ایک کلو، گوشت/ قیمہ آدھا کلو، پیاز چار عدد بڑی، ٹماٹر آدھا کلو، لہسن، ادرک کا پیسٹ دو ٹیبل اسپون، کلونجی، میتھی دانہ، رائی، سونف ہاف ٹی اسپون، ہلدی ہاف ٹی اسپون، نمک، مرچ حسب ذائقہ، ہری مرچ چار عدد (کاٹ لیں)

ترکیب: کریلوں کو ہلکا سا کھرچ لیں ان کو گول گول کاٹ لیں اور دو سے تین گھنٹوں تک نمک لگا کر رکھ دیں پھر انہیں اچھی طرح مل مل کر دھو لیں اور ان کے بیج نکال کر پھینک دیں۔ کریلوں کو خوب مٹھی میں دبا دبا کر نچوڑ لیں۔ میں پہلے کریلے فرائی کرتی ہوں پھر اسی آئل میں پیاز اور گوشت بھون لیتی ہوں۔ اب کڑاہی میں آئل ڈال کر گرم کریں اور تھوڑے تھوڑے کریلے ڈال کر فرائی کرتی جائیں۔ کریلے کی جب سبز رنگت ختم ہو جائے یعنی ہلکے براؤن سے ہوں تو ان کو کڑاہی سے نکالتی جائیں اب جب تمام کریلے فرائی ہو جائیں تو آئل کو صاف کرلیں یعنی اس میں کوئی جلی ہوئی چیز نہ ہو۔ اب اس آئل میں کلونجی، میتھی دانہ، رائی، سونف ڈال دیں۔ ایک منٹ کے بعد اس میں پیاز ڈال کر فرائی کریں۔ پیاز گلابی ہو جائے تو تھوڑا ثابت گرم مصالحہ یعنی دو تین بڑی الائچی، چار پانچ لونگ، دار

چینی کا ایک بڑا ٹکڑا اور سفید زیرہ ڈال دیں اب گوشت اور نمک ڈال کر پانچ سے دس منٹ تک بھونیں اب لہسن، ادرک، ہلدی، مرچ وغیرہ ڈال کر بھونیں۔ ہلکا ہلکا پانی چھڑکتی جائیں۔ ٹماٹر بھی کاٹ کر ڈال دیں۔ اب گوشت کو بھون لیں جب تیل ذرا اوپر آجائے تو گوشت میں دو سے تین گلاس پانی ڈال کر اسے گلا لیں پھر جب دیکھیں کہ گوشت گلنے کے قریب ہے تو کریلے ڈال کر ہلکی آنچ پر دم پر رکھ دیں پانی بالکل خشک ہو جائے تو ہری مرچ پیاز اور ہرا دھنیا اوپر سے چھڑک دیں (پیاز فرائی کرنے کے بعد آدھی فرائی پیاز میں باہر نکال لیتی ہوں اور کریلوں کو دم پر رکھتے وقت اب باقی کی پیاز اوپر ڈال دیتی ہوں اس سے اسٹو کا سا مزہ بھی آجاتا ہے)

کریلے چنے کی دال

اشیاء: کریلے تین پاؤ، ٹماٹر ایک پاؤ سے ڈیڑھ پاؤ، چنے کی دال ایک پاؤ، پیاز ایک پاؤ، کلونجی ہاف ٹی اسپون، میتھی دانہ ہاف ٹی اسپون، سونف ہاف ٹی اسپون، رائی ہاف ٹی اسپون، لہسن ڈیڑھ ٹیبل اسپون، نمک، مرچ حسب ذائقہ، ہلدی ہاف ٹی اسپون، ادرک باریک کٹا ہوا، ہرا دھنیا ہری مرچ باریک کاٹ لیں۔

ترکیب: کریلے ہلکے سے کھرچ لیں اور گول گول کاٹ کر نمک لگا کر دو سے تین گھنٹوں کے لیے رکھ دیں پھر خوب مل مل کر دھو لیں۔ دال کو ایک گھنٹہ پہلے بھگو لیں اور پھر ہلکا نمک ڈال کر الگ سے ابال لیں اس کا پانی خشک کر لیں۔ اب کریلے فرائی کر لیں جب تمام کریلے فرائی ہو جائیں تو آئل کو ذرا ٹھنڈا ہونے دیں اب اس آئل میں کلونجی، میتھی دانہ، سونف، رائی وغیرہ ڈال دیں۔ اب ایک منٹ بعد پیاز ڈال کر فرائی کر لیں۔ پیاز فرائی ہو جائے تو تھوڑا سا ثابت گرم مصالحہ ڈال دیں اب اس کے بعد نمک، لہسن، ہلدی، مرچ، ٹماٹر وغیرہ ڈال کر مصالحہ بھون لیں۔ جب مصالحہ بھن جائے تو اس میں کریلے اور چنے کی دال ملا دیں ہلکا سا پانی چھڑکیں اور ان کو پندرہ سے بیس منٹ تک دم پر رکھیں آخر میں کٹا ہوا ادرک، ہری مرچ اور دھنیا چھڑک لیں۔

بالائی کوفتے

اگر آپ کے گھر میں اچانک ایسے مہمان آجائیں جن کی بہترین تواضع کرنا بھی ضروری ہو اور آپ کے پاس آلو کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ مرغی، گوشت کی جیب اجازت نہ دیتی ہو تو پھر آیئے ایک ہم آپ کو بتاتے ہیں جس سے آپ کا دسترخوان سج جائے گا۔

اشیاء: بالائی آدھا کپ، پسا ناریل ایک کپ، آلو ابلے ہوئے ایک کلو، پیاز دو عدد بڑی، دہی ایک کپ، پسا دھنیا چار ٹی اسپون، چاٹ مصالحہ دو چمچ، پسا گرم مصالحہ ایک چمچ، نمک، مرچ حسب ذائقہ،

ترکیب: ابلے ہوئے آلوؤں کو چھیل کر مسل لیں اب اس میں چاٹ مصالحہ اور پسا گرم مصالحہ شامل کر کے آدھا چمچ نمک شامل کر کے اس کو رکھ دیں۔ بالائی میں پسا ناریل مکس کر کے آلو کو ہتھیلی پر پھیلا لیں اب اس میں ایک چمچ ناریل کا مکسچر رکھ کر کوفتے بنا لیں۔ اب چار چمچ بیسن میں ایک انڈا اچھی طرح پھینٹ لیں اس میں کوفتے ڈپ کر کے تل تل کر رکھ لیں۔ اب سالن کا مصالحہ تیار کرنے کے لیے ایک کپ آئل میں باریک کٹی ہوئی پیاز تل کر نکال لیں اور پیس لیں۔ اب دہی نمک، مرچ ایک ایک چمچ لہسن ادرک کا پیسٹ دو چمچ شامل کر کے تلی پیاز کے ساتھ مصالحہ بھون لیں۔ درمیانہ شوربہ کر کے کوفتے ڈش میں سجائیں اوپر سے یہ سالن ڈال دیں۔ مزیدار سالن تیار ہے اگر پسند ہو تو ہرا دھنیا کاٹ کر سجا دیں۔ یہ سالن روٹی یا شیرمال کے ساتھ مزہ دے گا۔ **(اہلیہ محمد ابراہیم صدیقی)**

ترکیبوں سے ہٹ کر کچھ اہم باتیں

☆ کچن میں داخل ہو کر کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ضرور پڑھ لیں۔ اس سے ان شاء اللہ آپ کے کام میں آسانی ہوگی اور کھانے میں برکت بھی ہوگی۔

ثناء آغا

☆ کچن میں کوئی کام کرنے کے دوران زیرِ لب یا دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہیں۔

☆ کوئی بھی کھانا بناتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اتنا ہی کھانا بنائیں جو اس دن کے لیے کافی ہو، اگلے دن کے لیے نہ بچے۔

☆ اگر کھانا زیادہ بن جائے تو بجائے اس کے کہ آپ اسے کل کے لیے فریج میں رکھ دیں، زیادہ بہتر ہے کہ اپنے ہمسایوں کو بھجوا دیں بلکہ اعلیٰ بات تو یہ ہے کہ کھانا بچنے پر نہیں بلکہ پڑوس میں خصوصاً غریب پڑوس میں کھانا بھیجنے کی شروع ہی میں نیت کر لیں، اگر گنجائش نہ ہو تو از روئے حدیث تھوڑا پانی ڈال کر شوربہ زیادہ کر لیں۔ لیکن خیال رہے کہ ان کے کھانا کھانے سے پہلے بھجوانا بہت ضروری ہے ورنہ اس کی اہمیت اور افادیت کم ہو جائے گی۔

☆ اگر پڑوسیوں کی طرف سے کھانے کی کوئی چیز آپ کے پاس آئی ہوئی ہے اور ابھی تک آپ نے برتن واپس نہیں بھیجے تو خالی برتن بھیجنے کی بجائے کوئی اچھی سی ڈش بنائیں تو ضرور بھیجیں، ان شاء اللہ اس طرح آپس میں محبت بڑھے گی۔

☆ فریج کا استعمال کھانا محفوظ کرنے کے لیے کم سے کم کریں۔ بعض بہنوں کی عادت ہوتی ہے کہ دو تین دن کے لیے کھانا بنا کر فریج میں محفوظ کر لیتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ فریج میں جو سالن رکھا جائے گا، اگلے دن اس کی غذائیت اور ذائقہ میں اچھا خاصا فرق آچکا ہوگا۔

☆ ایک دن میں دو دو سالن (سوائے مجبوری کے) مت بنائیں۔ ایک تو یہ خلافِ سنت ہے اور دوسرے یہ کہ عموماً دو سالن اس دن ختم نہیں ہوتے اور اگلے دن کے لیے بچ جاتے ہیں۔

☆ نمک، مرچ، چینی، چکنائی اور مصالحوں کا استعمال کم سے کم کریں۔ یہ چیزیں صحت کے لیے انتہائی مضر ہیں۔ ویسے بھی کھانا کھاتے وقت ان کی کمی کو تو پورا کیا جا سکتا ہے لیکن ان کی زیادتی کی تلافی بہت مشکل ہے۔

☆ فضول خرچی سے اجتناب کریں۔ آج کل مہنگائی آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلانا چاہیے۔ زیستن برائے خوردن (کھانے کے لیے زندہ رہنا) کی بجائے خوردن برائے زیستن (زندہ رہنے کے لیے کھانا) کے زریں اصول پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

GMT Centre آلۂ سماعت کا مرکز
★ تمام قسم کے آلۂ سماعت کی سہولت
★ پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں سہولت
★ اسپیچ تھراپی کی سہولت
★ بیمار اور معذور حضرات کے لئے گھر بیٹھے سہولت

کان ٹیسٹ کی سہولت
Head Office: ISM Hospital, Near Anklesaria Hospital, Garden Road, Karachi. Ph : 021-2762491-2778837
0333-3426854
0300-2519499

☆☆☆

گولڈن پیز

لوکی، دال چنا یہ نہایت خوش ذائقہ غذائیت سے بھرپور ہے، ہر کوئی سہولت کے ساتھ بنا سکتا ہے ان شاء اللہ کہہ کر اللہ کی توفیق سے تھوڑا وقت نکال کر آپ کی خدمت میں ارسال کر رہی ہوں۔ پکائیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اشیاء: لوکی آدھا کلو، دال چنا ایک پاؤ، ٹماٹر دو عدد، پیاز دو عدد، ادرک، لہسن کا پیسٹ کھانے کے دو چمچ، سبز مرچ پیسٹ ایک چمچ، ہرا دھنیا آدھی گھٹی، گھی ایک کپ، کھٹائی پاؤڈر ایک چمچ، گرم مصالحہ پسا ہوا آدھا چمچ، نمک سرخ مرچ حسب ذائقہ، ہلدی ہاف اسپون۔

ترکیب: دال کو آدھا گھنٹہ پہلے سے بھگو دیں، لوکی کو بڑی شکل چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ لیں، گھی گرم کریں اس میں پیاز کو فرائی کریں اس کے بعد ادرک لہسن ڈال کر پانچ منٹ بھونیں، پھر باقی مصالحہ پیسٹ کیا ہوا ڈال کر پانچ منٹ بھونیں، نمک مرچ ڈال کر مزید بھونیں جب تک گھی مصالحہ نہ چھوڑ جائے، اب دال، لوکی ڈال کر دس منٹ تک بھونیں اور حسب ضرورت پانی ڈالیں جس میں سبزی گل جائے جب پانی خشک ہو جائے تو آخر میں دھنیا، کھٹائی پاؤڈر، گرم مصالحہ ڈال کر پانچ منٹ دم دیں، مزیدار لوکی دال چنا تیار ہے۔ خمیری روٹی یا سادہ روٹی کے ساتھ تناول فرمائیں۔ **(ام فہیم)**

☆☆☆

لوکی دال چنا

دباد با سا احتجاج تو کافی عرصے سے سننے میں آرہا تھا مگر میں نے بھی اسے در خور اعتنا نہ سمجھا تھا۔ اور اس کان سے سن کر دوسرے سے بڑی خوب صورتی سے اڑا دیا تھا۔ کبھی آواز آتی "امی آپ نے تو قلم ہی رکھ دیا ہے، کبھی تو کچھ لکھ لیا کریں" کبھی کوئی ملنے والی خاتون اس طرف توجہ دلاتیں کہ "اب آپ کی کوئی تحریر رسالے میں نہیں آتی۔ کیا بات ہے؟" مگر میں نے بھی ٹھان لی تھی کہ کسی بات پر کان نہیں دھرنا۔ مگر اب دستر خوان نمبر کا اعلان ہوا تو بچوں کے ساتھ ان کے والد صاحب بھی شامل ہو گئے۔ بچوں کے ابا نے میرے بنائے ہوئے کھانوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ تم بھی دستر خوان نمبر کے لیے ترکیبیں لکھ کر بھیج دو چناں چہ مان کر ہی بنی۔ لیجیے قاریات بہنو! اب مطلب کی بات ہوئے

اشیاء: آلو ایک عدد درمیانہ (کش کر لیں)، انڈے دو عدد، نمک، سرخ مرچ، ہرا دھنیا، ہری مرچ، خشک پودینہ حسب ذائقہ، آئل تلنے کے لیے۔

ام سعد وصفی۔ منگھو پیر کراچی

ترکیب: آلو میں تمام مصالحے ملا کر انڈے ڈال کر اچھی طرح پھینٹ لیں۔ فرائی پین یا توے پر آئل ڈال کر آدھا آمیزہ ڈال کر ایک طرف سے پکنے تک انتظار کریں۔ یاد رہے کہ توا خوب گرم اور آنچ ہلکی ہو۔ اب چمچ کی مدد سے ایک طرح سے پلٹ کر اوپر کی طرف موڑ دیں۔ پھر اسی طرح دوسری طرف سے موڑ دیں۔ پھر اسی طرح پورا آملیٹ موڑ کر دوسری طرف سے پکائیں اس طرح آملیٹ پرت دار بنتا ہے اور مزے کا معلوم ہوتا ہے۔ یہ آملیٹ ہمارے گھر آنے والے مہمانوں کو خاص طور پر پسند ہے۔ اور فرمائش کر کے بنوایا جاتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

اشیاء: آلو ایک پاؤ، مٹر ایک پاؤ، قیمہ (چکن یا چھوٹے گوشت کا) ایک پاؤ، بیسن ایک پاؤ، گھی دو کپ، زیرہ ایک ٹیبل سپون، خشک دھنیا (پسا ہوا) ایک ٹیبل سپون، نمک حسب منشاء، گرم مصالحہ (پسا ہوا) ایک ٹی اسپون، سیاہ مرچ (پسی ہوئی) ہاف ٹی اسپون، سبز مرچ (پسی ہوئی) ایک ٹیبل اسپون، ٹماٹر درمیانے قسم کے تین عدد، پیاز درمیانہ سائز دو عدد، سرخ مرچ (پسی ہوئی) تین ٹیبل اسپون یا حسب ذائقہ۔

ترکیب: پیاز اور ٹماٹر باریک کاٹ لیں۔ فرائینگ پین میں ایک بڑا چمچ گھی ڈالیں اور پیاز ٹماٹر کو اس حد تک فرائی کریں کہ خوشبو آنے لگے۔ آلو اور مٹر ابال کر رکھ لیں۔ قیمہ گلانے کے لیے صرف اتنا پانی ڈالیں کہ قیمہ گل جائے اور پانی خشک ہو جائے۔

اب کونڈی میں پیاز اور ٹماٹر سمیت تمام مصالحے (زیرے کے علاوہ) پیس کر یک جان کر لیں۔ اب اس میں سب سے پہلے ابلا ہوا قیمہ ڈال کر پیسیں۔ پھر اس میں ابلے آلو ڈال کر اتنا پیسیں کہ یہ تمام مصالحہ یک جان ہو جائے۔ اب اس میں ابلے مٹر مکس کریں (لیکن پیسیں نہیں)۔ اب اپنے ہاتھوں پر تھوڑا تھوڑا گھی لگا کر اس مصالحے کی گول گول ٹکیاں بنائیں (ایک انچ کی) اور کسی طشتری میں سجا کر اس کو چھ گھنٹے کے لیے فریزر میں رکھ دیں۔ ایک باؤل میں بیسن ڈالیں۔ اس میں زیرہ اور حسب منشا نمک بمع سرخ مرچ ڈال کر پانی سے اس کا پیسٹ تیار کریں۔ لگ بھگ چھ گھنٹے بعد فریزر میں سے ٹکیاں نکالیں (اگر اس دوران لوڈ شیڈنگ مہربان نہ ہوئی ہو) کڑاہی میں گھی گرم کریں۔ اب ٹکیوں کو بیسن کے آمیزے میں ڈپ کر کے کڑاہی میں ڈال کر درمیانی آنچ پر تلتی جائیں اور گولڈن براؤن ہونے پر نکال کر اخباری کاغذ پر رکھتی جائیں۔ لذیذ گولڈن پیسز تیار ہیں۔ دھنیے اور سبز مرچوں کی چٹنی کے ساتھ کھائیں اور ساتھ ساتھ مجھے داد اور دعا

اسلامی صحافت میں عظیم انقلاب — ماہنامہ دعوۃ اعمال صالحہ
حضور اقدس ﷺ اور بعض صحابہ کرامؓ کے زیر استعمال چند نایاب اشیاء کی تصاویر سے مزین اسلامی کیلنڈر بھی دستیاب ہے — ہدیہ 30 روپے
ہر شمارہ میں ایمان افروز واقعات مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ
فی شمارہ 15 روپے
سالانہ 180 روپے
بذریعہ 210VP روپے
ہر شہر میں ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں
رابطہ کیلئے: دفتر ماہنامہ دعوۃ اعمال صالحہ 195/1 رحمان ٹاؤن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد
0300-6679593
0301-7079940

خوشخبری — الیکٹرو ہومیو ڈاکٹر لیڈی ڈاکٹر حکیم بنیے
میٹرک پاس طلباء / طالبات کیلئے ایک سالہ / 6 ماہ طب نبوی والیکٹرو ہومیو پیتھی ڈپلومہ کورسز میں بذریعہ ڈاک / ریگولر داخلہ لیکر اپنا مستقبل روشن کریں۔
تجربہ کار حضرات ٹیسٹ انٹرویو دے کر رجسٹریشن حاصل کریں
پراسپکٹس کیلئے فون کریں یا خط لکھیں — دینی طلباء کیلئے فیس میں خصوصی رعایت
علامہ اقبال الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج (رجسٹرڈ) مدینہ ٹاؤن فیصل آباد
0300-6629693 - 0333-8395105

طبی دنیا میں عظیم انقلاب — ماہنامہ فروغ الیکٹرو ہومیو پیتھی
طب نبوی اور الیکٹرو ہومیو پیتھی کو آسان انداز میں سمجھنے کیلئے منفرد میگزین اب آپ ہر ماہ گھر بیٹھے صحت کے راز اور الیکٹرو ہومیو نسخہ جات سے مستفید ہوں
فی شمارہ 25 روپے
سالانہ 300 روپے
بذریعہ 330VP روپے
طب الیکٹرو ہومیو پیتھی سے علاج کیلئے فون پر بھی دوائی منگوائی جاسکتی ہے
دفتر ماہنامہ فروغ الیکٹرو ہومیو پیتھی مدینہ ٹاؤن فیصل آباد
0300-6679593

پیاز کریلے

رضوانہ بٹ

اشیاء: کریلے آدھا کلو، ٹماٹر چار عدد درمیانے، سبز مرچ درمیانے سائز کی دس، ادرک، لہسن کا پیسٹ ایک چمچ، سرخ مرچ ایک چائے کا چمچ، پیاز ایک پاؤ، گھی فرائی کرنے کے لیے، ہلدی چائے کا آدھا چمچ۔

ترکیب: سب سے پہلے کریلے دھو کر خشک کریں۔ اور ان کو درمیان سے کاٹ کر بیج نکال دیں۔ اور پیاز کی طرح کاٹ لیں۔ اور جس طرح پیاز عام طریقے سے گھی میں براؤن کی جاتی ہے۔ ویسے ہی کریلے کریں۔ (خاص دھیان رکھنا ہے کہ آنچ تیز نہ ہو، پیاز، ہری مرچ، ٹماٹر اور براؤن کیے ہوئے کریلے اکٹھے رکھیں) کریلوں کا گھی جس میں ہم نے براؤن کیا تھا۔ اسی میں لہسن، ادرک کا پیسٹ براؤن کریں۔ اور تھوڑا سا پانی ڈال کر، سرخ مرچ ہلدی ڈال دیں۔ جب گروی بن جائے تو براؤن کیے ہوئے کریلے، پیاز، ٹماٹر چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹا ہوا اور ہری مرچ ڈال دیں اور دم لگا دیں پانی بالکل نہیں ڈالنا آنچ مدھم رکھیں جب پیاز گل جائے سبز دھنیا چھڑک دیں۔ اور چولہے سے اتار کر تناول فرمائیں۔

دونوں چیزیں بیک وقت Send کرتی جائیں۔ یہ ڈش شام کی چائے کے ساتھ دو سے تین افراد کے لیے کافی ہے۔ **(ساجدہ بتول۔ ملتان)**

کریلوں کی دو آسان ترکیبیں

یہ ترکیب ان لوگوں کی خاص مدد کرے گی جو کریلے پکاتے ہوئے گھبراتے ہیں اور سارا دن کریلے پکانے میں گزار دیتے ہیں۔ ہمارے گھر میں یہ ڈش آدھے گھنٹے میں تیار ہو جاتی ہے۔ اور کھانے میں نہایت لذیذ ہوتی ہے۔ اس طریقے میں کریلے ذرا سے بھی کڑوے نہیں بنتے۔

قیمہ کریلے

اشیاء: کریلے آدھا کلو، ٹماٹر چار عدد درمیانے، قیمہ آدھا کلو، ہری مرچ پانچ یا چھ، ادرک، لہسن پیسٹ ایک چمچ، سرخ مرچ، ہلدی حسب منشاء، پیاز ایک درمیانے سائز کا، گھی تلنے کے لیے۔

ترکیب: سب سے پہلے کریلے دھو کر خشک کریں اور ان کو کاٹ لیں۔ گھی گرم کر کے پیاز کی طرح درمیانی آنچ پر گولڈن کریں۔ جب کریلے براؤن ہو جائیں تو نکال کر رکھ لیں۔ اسی گھی میں پیاز براؤن کریں۔ پھر لہسن، ادرک کا پیسٹ ڈالیں۔ اور سرخ مرچ، ہلدی ڈال دیں ساتھ ہی ٹماٹر، جب گروی بن جائیں تو قیمہ ڈال کر خوب بھونیں۔ جب قیمہ کی بو ختم ہو جائے تو کریلے ڈال دیں۔ اور تقریباً دس منٹ دم پر رہنے دیں۔ پانی بالکل نہیں ڈالنا۔ پھر ہری مرچ باریک کٹی ہوئی اور سبز دھنیا ڈال دیں۔ اور گرم گرم روٹی کے ساتھ نوش فرمائیں۔

☆☆☆

پالک کے کوفتے

خواتین کا رسالہ ہو اور خواتین کی اولین ڈیوٹی پکوان سے متعلق خاص نمبر نہ نکلے بڑی عجیب بات تھی لیکن شکر ہے اس کا خیال کر لیا گیا ہے۔ یہ بھی دو ہفتے یعنی کہانی نمبر کی طرح دو خاص نمبر ہو جائیں تو بہت زبردست کچن بچ جائے گا۔ اب ترکیب کی طرف آتی ہوں۔ سخت تاکید کی وجہ سے کافی عرصے بعد لکھ رہی ہوں۔ یہ ترکیب ”پالک کے کوفتے“ کی ہے۔ ہم جب پنڈی میں تھے تو میری پڑوسن اکثر رات کو سالن میرے سے لیتی تھیں کیوں کہ ان کے بچے چھوٹے تھے تو ایک دن رات کو ان کے میاں کے دوست آ گئے اور اس نے پوچھا باجی کوئی چیز بنی ہوئی ہے، میں نے یہ کوفتے بھیج دیئے۔ یقین کریں ان

تربوز کھائیے پھر سالن بنائیے

اشیاء: ایک عدد تربوز کے چھلکے، ان چھلکوں کا سفید گودا نکال کر پھینک دیں، ہرے چھلکوں کو باریک کاٹ لیں، پیاز درمیانے سائز کی پانچ عدد باریک کٹی ہوئی، سونف آدھا چائے کا چمچ، کلونجی آدھا چائے کا چمچ، ہلدی ایک چائے کا چمچ، پسی ہوئی لال مرچ ایک چائے کا چمچ، سوکھی کھٹائی ثابت چار عدد یا دو عدد لیموں اگر موسم کیری کا ہو تو ایک کیری باریک کٹی ہوئی، نمک حسب ذائقہ ایک عدد ہرا دھنیا باریک کٹا ہوا ہری مرچ دو عدد باریک کٹی ہوئی، پکوان تیل ایک کپ۔

ترکیب: سب سے پہلے ایک دیگچی میں چھلکوں کو بہت سارے پانی میں ابالنے کے لیے رکھ دیں تقریباً آدھا گھنٹہ بعد جب چھلکے اچھی طرح گل جائیں تو ان کا پانی چھان لیں۔ تھوڑے تھوڑے چھلکے ہاتھوں میں لے کر دبائیں اور سارا پانی بالکل خشک کر لیں، ایک دیگچی میں پکوان تیل ڈال کر پیاز کو براؤن کر لیں پھر ابلے ہوئے چھلکوں میں کھٹائی سمیت سارا مصالحہ اچھی طرح ملا کر براؤن کی ہوئی پیاز میں ڈالیں تھوڑا سا بھون کر ہلکی آنچ میں توے پر رکھ دیں اور پھر دس منٹ بعد اتار لیں ”پہلے تربوز کھائیں اور پھر چھلکے“۔

کھٹی میٹھی بھنڈیاں

اشیاء: بھنڈیاں تین پاؤ، پیاز چار عدد، ٹماٹر ایک دو، سبز مرچ سات آٹھ، نمک، سرخ مرچ، ہلدی، گرم مصالحہ، املی آٹھ دس دانے، چینی تین چائے کے چمچ، آئل۔

ترکیب: کٹے ہوئے پیازوں میں نمک اور آئل ڈال کر درمیانی آنچ پر گلنے کے لیے رکھ دیں جب پیاز نرم پڑ جائیں اور آپ کو محسوس ہو کہ اب یہ گھل جائیں گے تو تھوڑی دیر چمچ چلانے کے بعد ٹماٹر اور سبز مرچیں کاٹ لیں، آملیٹ کی طرح یا پیس کر ڈال دیں۔ ٹماٹر گھل جائیں تو بھنڈیاں ڈال دیں، آنچ تھوڑی تیز کر دیں کہ لیس نہ چھوڑیں، پک بھی جائیں کھڑی بھی رہیں اور رنگت بھی خراب نہ ہو اب سرخ مرچ، ہلدی اور گرم مصالحہ ڈال دیں۔ یہ چیزیں مکس کرنے کے بعد دو منٹ دم پر لگا دیں پھر بھگوئی ہوئی املی ڈال کر ساتھ ہی چینی ڈال دیں اور دم پر رکھ دیں ہلکا سا گھی چھوڑ دیں تو چولہا بند کر دیں۔ **(نام نہیں لکھا)**

سب کو بہت پسند آئے اور کہہ رہی تھیں کہ میں نے آج تک ایسے کوفتے نہیں کھائے اور راز کی بات یہ ہے کہ پتہ بھی نہ چلا کہ پالک کے تھے۔

اشیاء: آلو دو عدد کدوکش کر لیں، پالک ایک گٹھی صرف پتے والا حصہ باریک کاٹ لیں، بیسن ایک پاؤ، ٹماٹر تین عدد، نمک، مرچ ہلدی اور سوکھا دھنیا حسب ضرورت، دہی ایک کپ، آئل ڈیڑھ کپ، پیاز دو عدد، آملیٹ کی طرح باریک کاٹ لیں۔

ترکیب: بیسن میں نمک مرچ ایک ایک چمچ ڈال کر اور زیرہ آدھا چمچ ڈالیں اب پالک کو دھو کر چھلنی میں رکھ دیں تاکہ پانی بالکل خشک ہو جائے۔ پالک اور بیسن کو ہاتھ سے ملتی جائیں حتیٰ کہ وہ مالیدہ ہو جائے اب گول گول کوفتے بنا لیں اور ابلتے ہوئے پانی میں ان کو آٹھ منٹ ابال لیں۔ پھر پانی سے نکال کر رکھ دیں۔ اب کھلے منہ والی پتیلی میں آئل گرم کریں اور پیاز ڈال دیں، ہلکا براؤن ہو جائے تو مصالحے اور ٹماٹر ڈال دیں۔ جب مصالحہ بھن جائے تو کوفتے آرام سے رکھ دیں اور پھر تھوڑا سا ان کو بھون کر دہی ڈال دیں جب دہی خشک ہو جائے تو کدوکش کیے ہوئے آلو کڑاہی میں تل کر اوپر ڈال دیں اور اوپر سبز دھنیا ڈال دیں مزے دار کوفتے تیار ہیں نان کے ساتھ سنت طریقے سے کھائیں بہت مزہ آئے گا۔

نوٹ: پالک کو ملتے وقت پانی بالکل نہ ہو ورنہ یہ ٹوٹ جائیں گے۔ **(ام سعد قریشی۔ہری پور)**

☆☆☆

ٹنڈے کڑاہی

اشیاء: ٹنڈے تین پاؤ، پیاز تین عدد درمیانہ سائز کے یا چار کر لیں ٹماٹر دو تین، سبز مرچ پانچ یا چھ، سوکھا دھنیا پسا ہوا دو کھانے کے چمچ، گرم مصالحہ آدھی چائے کی چمچ، لہسن ڈالنا چاہیں تو ڈال لیں (ٹنڈے بادی ہوتے ہیں اثر کم ہو جاتا ہے) آئل تلنے کے لیے۔

ترکیب: ٹنڈے چھیل لیں اور (جو ٹنڈا بالکل صاف ہو اس کا چھلکا نہ اتاریں صرف اوپر نیچے کی گرہیں اتار لیں اکثر عورتیں اس کی چھیل آلو کی طرح اتارتی ہیں یہ ضائع کرنا ہی ہے صرف سفید گودہ پکاتی ہیں) دھو لیں اس کے بعد ٹنڈوں کو اس طرح کاٹیں کہ قاشیں پیندے سے جڑی رہیں چار، چھ، آٹھ جتنی آپ مناسب سمجھیں کر لیں اب لوہے کی کڑاہی میں اتنا تیل ڈالیں کہ تلنے کے بعد بچے نہ، کیوں کہ بچا ہوا تیل سنبھالنا مشکل ہوتا ہے، اب دو دو تین تین ٹنڈے ڈال کر درمیانی سے ذرا تیز آنچ پر تل لیں سکڑ جائیں مگر رنگت سبزی مائل ہی رہے، دوسری طرف لہسن پیاز میں پانی اور نمک ڈال کر گلنے کے لیے رکھ دیں آئل نہ ڈالیں کیوں کہ تلے ہوئے ٹنڈوں میں کافی تیل رچا ہوتا ہے، جب گل جائے تو اسی پانی میں جو تھوڑا سا ہو گا اچھی طرح چمچ چلائیں کہ بالکل ملائم ہو جائے پھر ٹماٹر اور پسی ہوئی سبز مرچ ڈال دیں ہلدی اور لال مرچ بھی ڈال دیں ٹماٹر بھی نرم پڑ جائیں تو تلے ہوئے ٹنڈے ڈال دیں۔ ایک دو چمچ چلانے پر آپ کو پتہ چل جائے گا کہ آئل کی ضرورت ہے یا نہیں اگر کم محسوس ہو تو ایک دو چمچ ڈال لیں ساتھ ہی گرم مصالحہ بھی ڈال دیں اور بھون لیں اس کے بعد ہلکی آنچ پر دم کے لیے رکھیں اور آخر میں سوکھا دھنیا ڈال دیں، سبز دھنیا کٹا ہوا رکھا ہے تو ایک چمچ وہ بھی ڈال لیں۔ جن گھروں میں روز گوشت پکتا ہے وہ دال سبزی اس طرح کی بنی ہوئی کھا لیتے ہیں۔ **(نام نہیں لکھا)**

چکن بھنڈیاں

اشیاء: بھنڈیاں تین پاؤ مرغی کے سینے کا گوشت بغیر ہڈی ڈیڑھ پاؤ، سفید سرکہ چار کھانے کے چمچ، سویا ساس چار کھانے کے چمچ، کالی مرچ پسی ہوئی ایک ڈیڑھ چائے کی چمچ زیادہ بھی ڈال سکتی ہیں، سبز مرچ پسی ہوئی چار

تلے ہوئے سیب

اجزاء: سیب بڑے تین عدد، انڈے تین عدد، میدہ آدھا پاؤ، چینی آدھی پاؤ، گھی تلنے کے لیے حسب ضرورت۔

ترکیب: سیب چھیل کر گول گول کاٹ لیں اور تیز چاقو کی نوک سے درمیان میں سے گٹھلی نکال لیں۔ انڈوں کی سفیدی اور زردی ایک گہری پلیٹ میں الگ الگ ڈال کر خوب پھینٹیں اتنا کہ سفیدی جھاگ ہو جائے پھر اس میں چینی اور میدہ ملا دیں اور خوب پھینٹیں۔ جب سب خوب اچھی طرح سے مل جائیں تو زردی بھی اس میں شامل کر لیں۔ اب سیب کا ایک ٹکڑا لے کر اس کو اس تیار شدہ انڈوں اور میدہ میں اچھی طرح ڈبوئیں اور فرائی پان میں گھی کڑکڑائیں اور اس میں تلتے جائیں۔ ایک ایک ٹکڑا کر کے آہستہ آہستہ ہلکی آنچ پر تلیں اور سرخ ہونے پر اتارتے جائیں۔ بہت مزے کی آسانی سے اور جلدی سے تیار ہونے والی سویٹ ڈش ہے۔

پانچ، سرخ مرچ ایک چائے کا چمچ نمک ایک چائے کا چمچ ضرورت پڑے تو اور ڈال دیں، آئل حسب ضرورت۔

ترکیب: بھنڈیوں کو دھولیں پھر خشک کرلیں اور کاٹ لیں۔ تھوڑے سے آئل میں اس طرح تلیں کہ جلنے کے داغ بھی نہ پڑیں اور رنگت بھی کالی نہ ہو۔ نمک صرف اتنا چھڑکیں کہ لیس نہ چھوڑیں اور ہلکی نمکین بھی ہو جائیں بس یہی حل ہے کہ پاس کھڑے ہو کر تلیں۔ گوشت کے اڑھائی انچ لمبے ٹکڑے کرلیں اور (چھوٹی چھوٹی بوٹیاں نہ بنائیں اچھی نہیں لگتیں) ان ٹکڑوں پر سفید سرکہ، سویا ساس، کالی مرچ، سبز مرچ پسی ہوئی لگا کر آدھ گھنٹہ پندرہ منٹ کے لیے رکھ دیں پھر کڑاہی میں آئل ڈالیں ساتھ ہی مصالحہ لگا گوشت ڈال دیں اور ڈھکن دے دیں اندازہ ہو جائے کہ بوٹیاں گل گئی ہیں تو سرخ مرچ ڈال دیں اور ساتھ ہی تلی ہوئی بھنڈیاں ملا دیں اور ہلکے دم پر رکھنے سے پہلے جو چیز کم لگے وہ ذائقے کے مطابق ڈال لیں زیادہ ہوں تو کم کرنے کا نسخہ سوچیں۔ ان شاءاللہ **(نام نہیں لکھا)**

☆☆☆

ثرید

تمام کھانوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثرید تھی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثرید تمام کھانوں کی سردار ہے۔

اجزاء: گھی۔ ڈیڑھ پیالی۔ پیاز پانچ عدد، لہسن ادرک پیسٹ۔ چار چمچ۔ سفید ابلے ہوئے چنے ڈیڑھ پیالی۔ ٹماٹر چھ عدد۔ چکن ایک کلو، روٹیاں سات عدد (یا حسب ضرورت)

ترکیب: گرم گھی میں پیاز گولڈن کرنے پر لہسن ادرک ڈال کر ساتھ ہی سرخ مرچ ڈالدیں، اب ٹماٹر ڈال کر بھون لیں، پانچ منٹ بعد گوشت اور ابلے ہوئے چنے ڈال کر دس منٹ تک بھونیں اب اتنا پانی ڈالیں کہ کھلا شوربہ بن جائے جب گوشت گل جائے تو ہانڈی نیچے اتار کر بوٹیوں کے ریشے بنالیں اور ہڈیاں پھینک دیں۔ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ روٹی معمول کے خلاف بچ جاتی ہے تو ایسے موقع پر روٹی شاپر میں ڈال کر فریز کرلیں جب ثرید بنانے کا ارادہ بنے تو کچھ گھنٹے پہلے نکال کر باہر رکھ دیں نرم ہونے پر پونے انچ کے پیس بنا کر اوون یا گھر میں گرم کرلیں جب خوب گرم ہو جائیں تو شوربہ میں ڈال کر دس منٹ کے لیے ہلکی آنچ پر دم دیں پھر گرم مصالحہ اور میتھی پاؤڈر چھڑک لیں اب ساتھ ہی رائتہ بنالیں کیونکہ رائتہ کے ساتھ ثرید زیادہ مزیدار لگتی ہے۔

اجزاء رائتہ: کھیرا ایک عدد۔ ٹماٹر تین عدد۔ آلو ابلے ہوئے تین عدد۔ دہی تین پاؤ۔ ہرا مصالحہ حسب ضرورت۔

ام لبیبہ خلیق ۔ جوہر آباد

ترکیب: آلو ابال لیں اب سبز مصالحے کی چٹنی بنا کر اس میں دہی ڈال کر پھینٹ لیں، پھر ٹماٹر، کھیرا اور آلو درمیانے سائز میں کاٹ کر اس دہی میں ڈال لیں۔ لیجیے مزے دار ثرید رائتے کے ساتھ پیش کر کے سنت کے مطابق تناول فرمائیں۔

نوٹ: اگر گوشت کی بجائے سبزی/ چنے/ دالوں میں ثرید بنانا چاہیں تو پھر اسی طریقے پر بنالیں۔ بچت بھی ہوگی اور روٹی ضائع ہونے سے بھی بچ جائے گی۔ اللہ بھی خوش اور لوگ بھی خوش۔

پنیر کے پکوان

جب کبھی گھر میں دودھ پھٹ جائے تو اس کو کسی کپڑے یا چھلنی سے چھان کر رکھ لیں باقی پانی پھینک دیں۔ اس سے آپ کئی طرح کے مزیدار سالن پکا سکتی ہیں جسے کھا کر یقیناً لوگ داد دیئے بغیر نہ رہیں گے۔ اور روز ایک کھانے کھا کر طبیعت اکتا جاتی ہے اس لیے کسی الگ کھانے کو دل چاہتا ہے۔ پنیر کھانا صحت بخش بھی ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے جب اس کو سنت کی نیت سے کھائیں گی تو سنت ادا کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔

پیاز پنیر

اشیاء: پنیر 200 گرام، تیل دو سے تین کھانے کے چمچے، پیاز دو سے تین، ٹماٹر دو عدد، ہری مرچیں دو سے تین، ہرا دھنیا کٹا ہوا دو چمچے، نمک حسب ذائقہ، لال مرچ پسی ہوئی ایک چائے کا چمچ۔

ترکیب: تیل گرم کر کے اس میں بگھار والی پیاز کاٹ کر ہلکی گلابی کرلیں۔ پھر اس میں ٹماٹر کاٹ کر ڈالدیں۔ ٹماٹر جب نرم ہو جائیں تو اس میں نمک، لال مرچ، ہری مرچیں کٹی ہوئی ڈال دیں ایک دو منٹ پکانے کے بعد اس میں پنیر ڈال دیں جب پانی خشک ہو جائے اور تیل چھوٹ جائے تو چولہا بند کر کے کٹا ہوا ہرا دھنیا ڈال کر سرو کریں۔ **(اہلیہ محمد الیاس)**

☆☆☆

اسکاچ ایگ

اشیاء: آلو ایک کلو (ابال کر مسل لیں)، انڈے چار عدد (ابال کر چار ٹکڑے کرلیں)، نمک حسب ذائقہ، چاٹ مصالحہ ایک کھانے کا چمچ،

چٹنی کے لیے: ہرا دھنیا ایک گڈی، ہری مرچیں چار عدد، لیموں کا رس ڈیڑھ کھانے کا چمچ، ناریل پسا ہوا دو کھانے کے چمچ، سفید تل حسب ضرورت، پکوان تیل حسب ضرورت۔

ترکیب: آلوؤں کو اچھی طرح مسل کر اس میں چاٹ مصالحہ، نمک اور مرچ ملا دیں چٹنی پیس کر اس میں لیموں کا رس ملائیں، انڈے کا ایک ٹکڑا لے کر اس میں چٹنی رکھیں۔ یعنی آلو کا بھرتہ لے کر ہاتھ میں رکھیں اور اس پر انڈا رکھیں۔ چٹنی کا حصہ نیچے رہے، پھر انڈے کی شکل دے کر اسے پھینٹتے ہوئے انڈے میں ڈبولیں اور سفید تلوں میں رول کر کے ڈیپ فرائی کرلیں تیار ہونے پر آدھا آدھا کاٹ کر سرو کریں۔

نوٹ: تلنے سے آدھا گھنٹہ پہلے ان کو گولے بنا کر فریز کرلیں۔ **(اہلیہ اظفر وحید کراچی)**

لوکی کے کڑاہی کباب

اشیاء: لمبی ہری لوکی ڈیڑھ کلو، چنے کی دال ایک پیالی، لال مرچ ثابت دس عدد، کالی مرچ ثابت چھ عدد، لونگ چار، عدد (پیاز دو ڈلی باریک کٹی ہوئی)، سفید زیرہ ایک چائے کا چمچ، سیاہ زیرہ ایک چائے کا چمچ، ثابت دھنیا

HAHNEMANN
HOMOEO PATHIC
CONSULTING CLINIC
& PHARMACY
HOMOEO PATHIC
Dr. Akhlaq Ahmed
M.S.C., D.H.M.S, R.H.M.P
HOMOEO PATHIC
Dr. Muhammad Tayyab
D.H.M.S, R.H.M.P
Al-Mubashir Appartment, Main University Road, Opp, Urdu Science Collage, Gulshan Iqbal Karachi. Ph: 021-4987559

آلو کے بھرے کباب

اشیاء: آلو ابلے ہوئے ایک کلو، بریڈ کرمز ایک کپ، کالی مرچ ایک چمچ پسی ہوئی، انڈہ ایک عدد، نمک ایک چمچ، کبابوں میں بھرنے کے لیے ہرا مصالحہ، ہرا پودینہ ایک گڈی، ہرا دھنیا ایک گڈی، ہری مرچ حسب منشاء، ہری پیاز آدھا کپ باریک کٹی ہوئی، لیموں کا رس دو چمچ، چاٹ مصالحہ ایک چمچ۔

ترکیب: آلوؤں کو میش کرلیں ان میں نمک اور کالی مرچ ملالیں اب ہرا دھنیا ہرا پودینہ پیاز اور ہری مرچ باریک کاٹ کر ملالیں ان میں لیموں کا رس، چاٹ مصالحہ اور نمک شامل کر کے ملائیں اب اس مصالحہ کو کبابوں کے اندر بھر کر بنالیں انڈہ پھینٹ کر لگائیں بریڈ کرمز لگا کر ڈیپ فرائی کرلیں۔

ام سیف و عبدالرحمٰن۔ بہاول نگر

ایک چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، ڈبل روٹی کے سلائس چار عدد، انڈا ایک عدد، ہرا دھنیا ایک گڈی باریک کٹا ہوا، لہسن کے جوے چھ عدد، ادرک ایک چھوٹا سا ٹکڑا، چکن کیوبز دو عدد، تیل/گھی حسب ضرورت، کورن فلور۔

ترکیب: سب سے پہلے لوکی چھیل کر باریک کدوکش کرلیں پھر لوکی کے اپنے پانی میں بھاپ دے کر لوکی کو خشک کرلیں، چنے کی دال میں سوائے ہرے مصالحے اور پیاز کے باقی سارے مصالحے ڈال کر ہلکی آنچ پر پکنے دیں پانی اتنا ڈالیں کہ دال زیادہ گل جائے اور بکھری بکھری رہے جب دال کا پانی خشک ہوجائے تو چاپر میں پیس لیں، بھاپ دی ہوئی لوکی کو چھلنی میں رکھ کر دبا دبا کر پانی خشک کرلیں پھر پسی ہوئی دال میں ملائیں۔ انڈا اور سلائس کے چاروں کنارے کاٹ کر درمیان کا حصہ باریک چورا کر کے ملائیں۔ ہرے مصالحے اور پیاز ملا کر گوندھ لیں۔ آدھے گھنٹے بعد لمبے شیپ (شکل) کے کباب بنا کر کڑاہی میں فرائی کرلیں۔ سارے کباب ایک ہاٹ پاٹ میں جمع کر کے ایک عدد کوئلہ کو چولہے پر سرخ کر کے کبابوں کے اوپر رکھ کر آدھے چائے کے چمچ میں تیل لے کر ٹپکائیں (کوئلہ پر) اور ڈھکن بند کردیں۔ ''تو جناب کڑاہی کباب تیار''

(اہلیہ اظفر وحید صدیقی)

☆☆☆

آلو اور بیسن کی ٹکیاں

اجزاء: آلو چھوٹے چھوٹے گول ایک پاؤ، سوڈا ایک چٹکی، نمک، سرخ مرچ حسب ذائقہ، سوکھی میتھی کے چند پتے، بیسن ایک پاؤ، ہری مرچ آٹھ یا دس۔

ترکیب: آلو چھلکے کے ساتھ ہی خوب دھو کر نمک ڈال لیں لیکن آدھے گلے ہونے چاہئیں، بیسن میں سوڈا اور سب مصالحے، میتھی ڈال کر اتنے پانی سے گھولیں کہ پھینٹے ہوئے انڈے کی طرح ہوجائے۔ اب کڑاہی میں تیل یا ڈالڈا ڈال کر اس میں آلو ڈبو ڈبو کر ڈالتے جائیں آلو اس طرح ڈالیں کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر گول کچوری کی شکل میں بنتے جائیں۔ جب یہ کچوری یا پوری نما آلوؤں کی ٹکیہ ایک طرف سے سرخ ہوجائے، تو دوسری طرف سے پلٹ دیں۔ اور سرخ کر کے نکالتے جائیں۔ بہت لذیذ ہوں گے اور اس کے ساتھ دھنیا، پودینہ اور ہری مرچ کی چٹنی پیش کریں۔

(بنت حبیب ولی۔ قصبہ کالونی کراچی)

☆☆☆

سوکھی خوبانی کی ڈش

اجزاء: دودھ ایک سیر، خوبانی آدھ سیر، چینی آدھی سیر، کسٹرڈ پاؤڈر چار بڑے چمچے، کریم تازہ آٹھ اونس۔

ترکیب: خوبانی پکانے سے ایک دن پہلے بھگو دیں، اگر صبح کو سویٹ ڈش تیار چاہیے تو رات کو بھگو دیں۔ اگر شام کو چاہیے تو صبح کو بھگو دیں۔ اب آدھی سیر خوبانی میں ایک سیر پانی کے ساتھ چولہے پر چڑھا دیں۔ اور پکنے دیں جب خوبانی گل جائے تو نیچے اتار کر گٹھلی نکال دیں۔ اور پھر سے چولہے پر رکھ دیں۔ اور اس میں ڈیڑھ پاؤ چینی ڈال کر چمچ چلانا شروع کردیں۔ اس وقت تک پکاتے جائیں جب تک وہ خوب گاڑھی فرنی کی طرح نہ ہوجائے اب اسے اتار دیں اور ٹھنڈا ہونے دیں۔

ایک دوسری دیگچی میں دودھ چڑھا کر اس میں کسٹرڈ پاؤڈر ملا کر کسٹرڈ تیار کریں۔ جب کسٹرڈ خوب گاڑھا ہوجائے تو اتار کر ٹھنڈا کریں، اب شیشے یا کسی بھی ڈش ڈونگے وغیرہ میں سویٹ ڈش پیش کرنا ہو اس میں ایک تہہ کسٹرڈ ڈالیں، پھر اس پر خوبانی تیار شدہ ڈالیں۔ پھر کسٹرڈ اور پھر خوبانی تہہ بہ تہہ ڈالتی جائیں لیکن آخری تہہ کسٹرڈ ڈال دیں۔ اور پھر فریج میں ٹھنڈا ہونے کے لیے رکھ دیں۔ جب ٹھنڈا ہوجائے تو تازہ کریم آٹھ اونس خوب پھینٹ کر اوپر ڈال دیں اور کھانے کے لیے پیش کردیں۔

(اختِ عارف ولی۔ قصبہ کالونی کراچی)

1987ء سے خدمت میں مصروف

پُھلبھری، برص

LEUCODERMA-VITILIGO

STEROIDS FREE
MOST PROGRESSIVE
TREATMENT

سفید داغ قابلِ علاج مرض ہے

ایوارڈز یافتہ

اجمل زیدی

(ماہرِ برص)

کے دورۂ پاکستان کا
مستقل پروگرام

کراچی قیام	13 مارچ تا 27 مارچ، 13 جولائی تا 27 جولائی، 13 نومبر تا 27 نومبر فاران سینٹر آفس نمبر 706 ساتویں منزل شارع فیصل نرسری بالمقابل K.F.C کراچی فون: 9-7012068 (021) موبائل: 8566188(0300)
ملتان قیام	28 مارچ تا 6 اپریل، 28 جولائی تا 6 اگست، 28 نومبر تا 7 دسمبر ہوٹل سلور سینڈ، ریلوے روڈ نزد چوک عزیز ہوٹل، ملتان۔ فون: 4518061-62/4582803(061) موبائل 8566188(0300)
پشاور قیام	یکم فروری تا 10 فروری، یکم جون تا 10 جون، یکم اکتوبر تا 10 اکتوبر ہوٹل امین، جی ٹی روڈ ہشت نگری چوک پشاور شہر فون: 19-2218215(091) موبائل: 8566188(0300)
اسلام آباد مستقل پتہ	8 اپریل تا 30 مئی، 8 اگست تا 30 ستمبر، 9 دسمبر تا 30 جنوری مکان نمبر 62 سٹریٹ نمبر 20 سیکٹر G-8-1 تعلیمی چوک (سریا چوک) اسلام آباد فون: 2255880-2854595-(051) موبائل 8566188(0300)
لاہور قیام	14 فروری تا 27 فروری، 14 جون تا 27 جون، 14 اکتوبر تا 27 اکتوبر عامر ہوٹل، لوئر مال نزد سیشن کورٹ، لاہور فون: 19-7115015(042) موبائل: 8566188(0300)

E-mail:syedajmalzaidi@hotmail.com - syedajmalzaidi@yahoo.co.uk

چکن ہی چکن

’’دستر خوان نمبر‘‘ کا پڑھ کر بے انتہا خوشی ہوئی۔ کیوں کہ ’’خواتین کا اسلام‘‘ میں یہ میرا پسندیدہ ترین موضوع ہے۔ مجھے شادی سے پہلے تو کھانا پکانے کا کوئی خاص شوق نہیں تھا‘ البتہ میری امی بہت اچھے کھانے پکاتی ہیں اور پورے خاندان میں ان کے کھانوں کی دھوم ہے اور اب شادی کے بعد تو مجھے بھی کھانا پکانا اچھا لگتا ہے اور میں شوق سے کھانا پکاتی ہوں۔

سسرال میں پہلی عید پر میں نے مرغ مسلّم پکایا تھا اور وہ کوئی خاص اچھا نہیں بنا تھا، لیکن سسرال والوں نے میری اتنی تعریف کی کہ میں بتا نہیں سکتی اور اسی حوصلہ افزائی اور قدر دانی نے مجھے اتنی ہمت دی کہ میں سب کچھ بڑے اعتماد سے پکانے لگی اور اب پورے سسرال میں اچھا کھانا پکانے میں مشہور ہوں الحمدللہ۔ آپ کی خدمت میں مرغ مسلّم کی ترکیب پیش ہے:

مرغ مسلّم (۱)

اشیاء: مرغ ثابت ایک عدد (درمیانہ سائز)، پیاز چار عدد، ٹماٹر دو عدد (پیس لیں)، لہسن ادرک پسا ہوا دو چائے کے چمچ، خشک دھنیا پاؤڈر ایک چمچ، دہی آدھا کلو، نمک، سرخ مرچ حسب ذائقہ، گرم مصالحہ پسا ہوا ایک چمچ، انڈے چار عدد (ابلے ہوئے)، بادام دس عدد (بھگو کر چھیل کاٹ لیں)، کشمش پندرہ بیس دانے، ہرا دھنیا اور ہری مرچ سجاوٹ کے لیے، آئل تلنے کے لیے۔

ترکیب: (مرغ کے اندر بھرنے کے لیے) آدھا کپ پیاز چوکور باریک کاٹ لیں، اب اس میں بادام، کشمش، تھوڑا سا ہرا دھنیا اور چٹکی بھر نمک ملائیں اور اس مصالحہ کو مرغ کے پیٹ میں بھر کر سوئی دھاگہ سے سی لیں۔ اب مرغ کو کانٹے سے گود لیں پیٹ پر چھری سے لمبائی میں کٹ لگائیں۔ دہی میں نمک مرچ اور دھنیا پاؤڈر ملا کر مرغ کو اچھی طرح لگا دیں اور آدھا گھنٹہ کے لیے رکھ دیں۔ اب کڑاہی میں تیل گرم کریں اور مرغ کو تل لیں گولڈن براؤن ہو جائے تو نکال لیں۔

گریوی: اب کڑاہی والے آئل سے تقریباً آدھا کپ آئل کسی کھلے منہ والے پتیلے میں ڈالیں اور بقیہ پیاز براؤن کر کے نکال کر پیس لیں اور پھر آئل میں ڈالیں اب آئل میں ادرک لہسن اور ٹماٹر ڈال کر بھون لیں، نمک اور سرخ مرچ بھی شامل کر دیں، جب آمیزہ اچھی طرح بھن جائے تو ایک کپ پانی ڈالیں۔ اب اس شوربے میں مرغ کو رکھ دیں اور آنچ دھیمی کر کے دم پر رکھ دیں۔ تھوڑی دیر بعد مرغ کو احتیاط سے پلٹ دیں، تقریباً پانچ چھ منٹ دم پر رکھیں۔ جب گل جائے تو چپاتی اور سلاد کے ساتھ پیش کریں۔

سجاوٹ: کسی گہری ڈش میں بڑی احتیاط کے ساتھ مرغ کو نکالیں اور مصالحہ بھی سائیڈ پر ڈالیں۔ اب انڈوں کو لمبائی میں یا گولائی میں کاٹ کر ڈش کے کناروں پر لگائیں۔ ہری مرچ لمبائی میں کاٹ کر مرغ پر ڈالیں اور ہرا دھنیا گرم مصالحہ چھڑک دیں۔ یہ کام جلدی جلدی کریں اور گرما گرم پیش کر کے داد سمیٹیں۔ پیش کرتے ہوئے چھری ساتھ ضرور رکھیں تاکہ کاٹنے میں آسانی رہے۔ **(ام سیف و عبدالرحمن، بہاول نگر)**

☆☆☆

مرغ مسلّم (۲)

یہ ترکیب انتہائی مزیدار اور منفرد ہے آزما کر دیکھیں پہلے اپنے گھر والوں کی دعوت کریں پھر مہمانوں کی۔

فلنگ کے لیے اجزاء: مرغ ثابت ایک عدد، پیاز درمیانے سائز کی باریک کٹی ہوئی ایک عدد، لہسن ادرک پسا ہوا دو چائے کے چمچ، مٹر ایک کپ، تیل ایک بڑا چمچ، انڈے

ابلے ہوئے دو عدد، بادام کشمش باریک کٹے ہوئے دس پندرہ عدد، ٹماٹر بڑا ایک عدد چوپ کرلیں، نمک مرچ ایک ایک چائے کا چمچ۔

ترکیب: تیل میں پیاز ڈال کر سنہری تل لیں اور نکال کر اسی تیل میں لہسن ادرک، نمک مرچ اور مٹر ڈال کر فرائی کریں۔ مٹر گل جائیں اور پانی بالکل خشک ہوجائے (پانی تھوڑا ڈالیں مٹر گلانے کے لیے) تو اس میں انڈے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے ٹماٹر، بادام، کشمش اور تلی ہوئی پیاز ڈال کر ہلکا سا فرائی کریں اور مرغ کے اندر بھردیں۔ مرغ کی رانوں پر بھی کٹ لگائیں اور فلنگ کریں بعد میں سوئی دھاگے سے اچھی طرح دھوکر سی دیں پھر اس کو بڑے پتیلے میں تیل ڈال کر ہلکا سا فرائی کریں۔

میرینیٹ کرنے کے لیے اجزاء: ادرک لہسن پسا ہوا دو چمچ، دہی ایک پاؤ، سرخ مرچ پسی ہوئی ایک چمچ، نمک حسب ذائقہ، کالی مرچ ایک چائے کا چمچ، سرکہ دو کھانے کے چمچ، پسا ہوا دھنیا ایک کھانے کا چمچ، گرم مصالحہ پسا ہوا ایک چائے کا چمچ، پیاز بڑی ایک عدد۔

ترکیب: دہی میں تمام مصالحے ملا کر مرغ میں لگادیں اور دو گھنٹے کے لیے فریج میں رکھ دیں۔ پھر دو بڑے چمچ تیل ڈال کر پیاز تل لیں اور نکال کر گرائینڈ کرلیں۔ اسی تیل میں مرغ ڈال کر احتیاط سے چمچ چلائیں اور تھوڑا سا پانی ڈال کر گرائینڈ کی ہوئی پیاز ڈال کر ہلکی آنچ پر پکنے دیں۔ دھیان رکھیں کہ پانی زیادہ نہ ہو اور مصالحہ بھی کم ہی ہوتا ہے۔ درمیان میں مرغ کو ہلاتی رہیں تاکہ ہر طرف سے پک جائے۔ دھیمی آنچ پر پکائیں جب گل جائے تو بڑی ڈش میں نکال کر مصالحہ چاروں طرف پھیلا دیں۔ آلو کے فنگر چپس تل کر چاروں طرف سجادیں اور گرما گرم روٹی کے ساتھ پیش کریں۔ مرغ بڑا ہو تو آٹھ دس افراد کھالیتے ہیں۔

(ماریہ عمیر صدیقی)

☆☆☆

''چکن 65''

یہ ڈش میں کئی بار بنا چکی ہوں۔ اپنے منفرد ذائقے کی وجہ سے سب کو بہت پسند آتی ہے۔

اجزا: چکن ایک کلو، نمک ایک چائے کا چمچ، سرخ مرچ ایک چائے کا چمچ، ہلدی آدھا چائے کا چمچ، دھنیا پاؤڈر آدھا کھانے کا چمچ، دہی ایک کپ، کیچپ دو کھانے کے چمچ، سویا ساس دو کھانے کے چمچ، ٹماٹر پیسٹ دو کھانے کے چمچ، اجینو موتو آدھا چائے کا چمچ، لہسن ادرک ایک کھانے کا چمچ، بگھار کے لیے دو درمیانی شملہ مرچ (کاٹ کر چھوٹے ٹکڑے کرلیں)۔

ترکیب: دہی میں تمام اجزا مکس کرکے اچھی طرح پھینٹ لیں اور چکن میں لگا کر تین چار گھنٹے کے لیے چھوڑ دیں۔ جب پکانا ہو تو چکن پتیلی میں ڈال کر تیز آنچ پر پانی خشک کرلیں، پھر کچھ دیر کے لیے دم پر لگادیں۔ اب فرائی پین میں تیل (حسب ضرورت) ڈالیں اور اس میں ثابت لال مرچ، شملہ مرچ اور کڑی پتے ڈالیں، شملہ مرچ جب کچھ نرم پڑ جائے تو چکن میں بگھار لگادیں۔

(بشریٰ کاظمی)

☆☆☆

چکن نگٹس

مائیں کو اکثر اپنے بچوں سے یہی شکایت ہوتی ہے کہ کچھ بھی بنالو مگر یہ کھاتے نہیں...... میں ان شاء اللہ آپ کو چکن کی ایسی تراکیب بتاتی ہوں جو وہ ایسے مزے لے لے کر کھائیں گے کہ آپ خوش ہوجائیں گی اور دیں گی مجھے دعائیں۔

اجزا: چکن بون لیس (بغیر ہڈیوں کی) ایک پاؤ، تازی ڈبل روٹی تین سلائس، ووسٹر شائر ساس دو چائے کے چمچ، اوریگانو آدھا چائے کا چمچ، کالی مرچ پسی ہوئی آدھا چائے کا چمچ، مسٹرڈ پاؤڈر چائے کا چوتھائی چمچ، نمک ایک چائے کا چمچ یا حسب ذائقہ، پیاز ایک درمیانی سائز کی۔ (اجزا پڑھ کر آپ بہنیں سوچ رہی ہوں گی کہ کتنے مشکل اجزا ہیں لیکن آپ لوگوں کو بتاؤں کہ اب یہ تمام اشیاء باآسانی بازار میں دستیاب ہیں)

تلنے کے لیے سامان: تھائم پاؤڈر ایک ٹی اسپون، انڈے دو سے تین عدد، تازہ ڈبل روٹی تین سلائس۔

ترکیب: پیاز کو تھوڑا موٹا موٹا کاٹ لیں اور فرائی پین میں ہلکا سا تیل ڈال کر گلابی (بہت زیادہ براؤن نہیں کرنا) کرلیں۔ اب دھلی ہوئی مرغی، تین سے چار تازہ ڈبل روٹی اور فرائی پیاز چوپر میں ڈال کر چوپ کرلیں اور پھر اس میں اچھی طرح سے باقی تمام مصالحے ملالیں۔ اب اس آمیزے کو ایک صاف پولی تھین میں ڈال کر بیلن سے آپ جتنا موٹا رکھنا چاہیں اتنا بیل لیں اور اس کو فریزر میں رکھ دیں۔ جب ہلکا سا جم جائے تو نکال کر تھیلی کاٹ

دیں اور چھری سے اپنے حساب سے پیس بنالیں۔ اب انڈے پھینٹ لیں اور تازی ڈبل روٹی کو بھی الگ چوپر میں پیس کر ایک پلیٹ میں نکالیں۔ اب ایک پیس نکالتی جائیں پہلے انڈے میں ڈبوئیں پھر تازی چوب کی ہوئی ڈبل روٹی میں کوٹ کریں اور دوبارہ فریزر میں جمادیں جب جم جائے تو نکال کر تھیلی میں رکھ دیں اور اپنی سہولت کے مطابق تھوڑے تیل میں گولڈن کر کے بچوں کو کھلائیں اور خود بھی کھائیں۔(**ماریہ خاتم اندرابی**)

ڈرم اسٹکس

اشیاء: مرغی کا گوشت ایک پاؤ، آلو ایک پاؤ، چائنیز نمک ایک کھانے کا چمچ، پسی ہوئی کالی مرچ ایک کھانے کا چمچ، عام نمک حسبِ ذائقہ، کٹی ہوئی لال مرچ ایک چائے

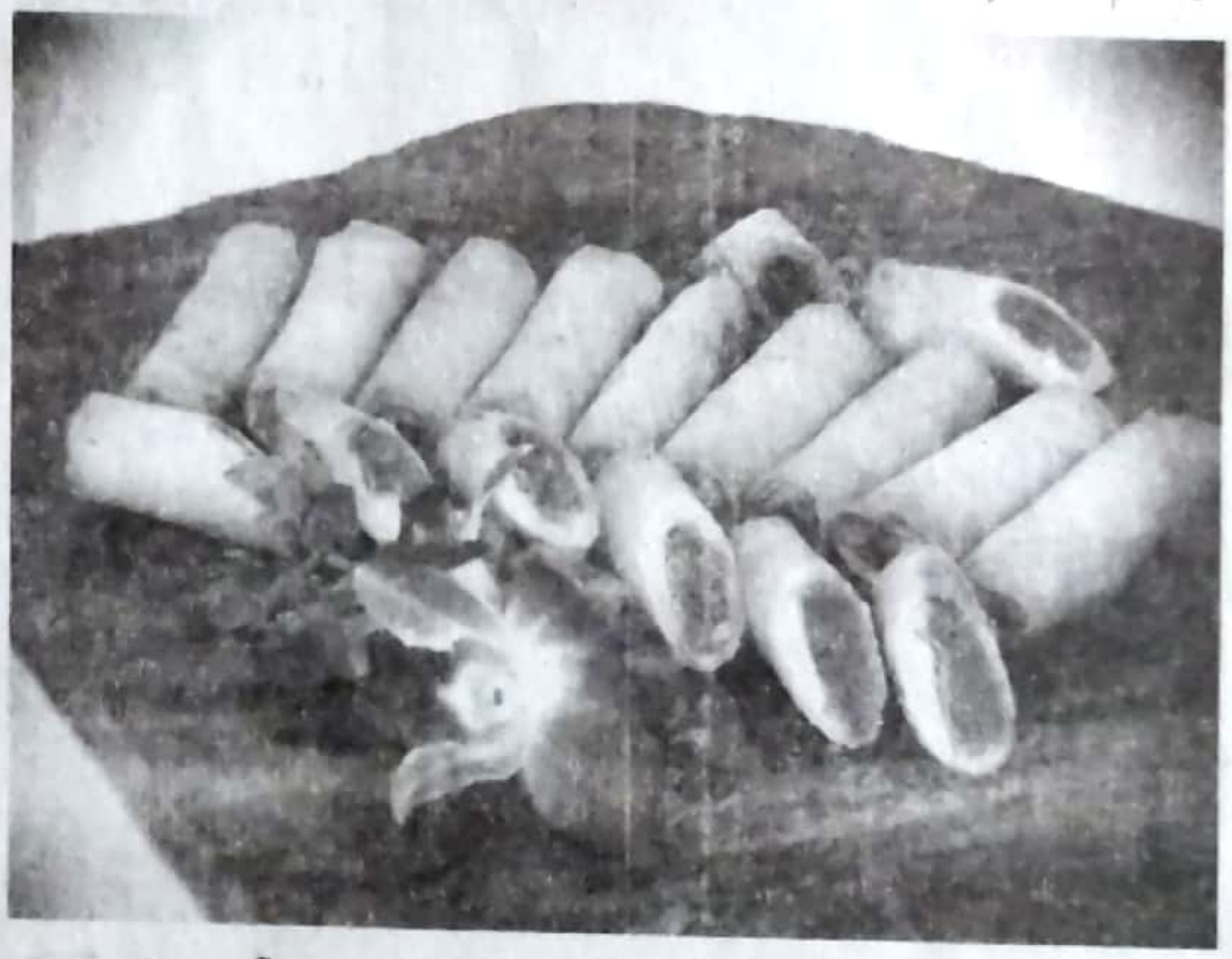

کا چمچ، مکھن ایک چھوٹی ٹکیہ، ہری مرچ (کٹی ہوئی) چھ عدد، انڈے (تلنے کے لیے) دو عدد، رس ایک پاؤ، آئس کریم اسٹکس (حسب ضرورت)۔

ترکیب: مرغی کا گوشت ابال کر ہڈیاں نکالنے کے بعد اسے ریشہ ریشہ کرلیں۔ آلو بھی ابال کر میش کر لینے کے بعد گوشت اور آلو کو مکس کرلیں۔ اب چائنیز نمک، کالی مرچ، عام نمک، مکھن، ہری مرچ، بھی ڈال دیں اور ان سب کو اچھی طرح مکس کرلیں۔ آئس کریم اسٹکس لیں اور آمیزے کی بال کی شکل دے کر اسٹک کے ساتھ مضبوطی سے ہاتھ کے ذریعے اچھی طرح جمادیں (تاکہ تلتے وقت ٹوٹے نہیں)۔ انڈہ پھینٹ کر بال کو اچھی طرح انڈے میں ڈبو کر اور ساتھ ہی رس کا چورا لگا کر تل لیں۔ سنہری ہونے پر نکال کر املی کی چٹنی، کیچپ یا دہی کی چٹنی کے ساتھ پیش کریں۔

نوٹ: آپ چاہیں تو اس آمیزے کو آلو والی ٹکیوں یا سادہ رول کی شکل دے کر بھی بنا سکتی ہیں۔ لیکن اس صورت میں یہ ڈرم اسٹکس نہیں رہیں گے بلکہ ٹکیاں یا رول کہلائیں گے۔ میں نے جب یہ بنا کر کھلائے تھے تو مجھے یہ جملہ سننے کو ملا کہ "لالی پوپ بہت مزیدار تھے"

رول یا سادہ ٹکیوں کی شکل میں بنا کر مزے سے کھائیے۔ دوسروں کو بھی کھلائیے اور دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے۔(**بنت قاری محمد فدا۔ اللہ۔ لاہوری**)

☆☆☆

لبنانی کباب

اجزاء: ایک کلو چکن، ایک چائے کا چمچ کالی مرچ اور آٹھ عدد ہری مرچ پسی ہوئی، نمک حسب ذائقہ، دو عدد آلو ابال کر میش کرلیں۔ دو عدد انڈے ابال کر باریک کاٹ لیں۔ ایک کپ نوڈلز (موٹی سویاں) ابلی ہوئی پانی سے نکال کر ہاتھوں سے مسل لیں، سویا ساس چار کھانے کے چمچ، چائنیز نمک ایک چائے کا چمچ، عام نمک حسب ذائقہ، پسی ہوئی لال مرچ حسب ذائقہ، ہرا دھنیا آدھی گڈی باریک کاٹ لیں۔ ہری مرچ باریک کٹی ہوئی، پسی ہوئی کالی مرچ آدھا چائے کا چمچ، دو عدد انڈے اور اوپر سے لگانے کے لیے تیل۔

ترکیب: چکن میں ہری مرچ اور پسی ہوئی کالی مرچ اور نمک ڈال کر اچھی طرح گلالیں اور پانی خشک کرلیں۔ ٹھنڈی ہونے پر چکن کے ریشے کرلیں۔ پھر ابلے ہوئے آلو، نوڈلز، انڈے اور تمام مصالحہ ڈال کر اچھی طرح مکس کرلیں۔ پھر لمبے شیپ کے کباب بنا کر آدھے گھنٹے کے لیے فریج میں رکھ دیں۔ اب کڑاہی میں تیل گرم کریں اور انڈا لگا کر کباب ہلکی آنچ پر تل لیں۔

یہ کباب بہت لذیذ بنتے ہیں، ہم نے جب بھی بنائے ہمیشہ ہی پسند کیے گئے۔ خاص طور سے مرد حضرات کو بہت پسند آتے ہیں اور بار بار اس کی فرمائش کرتے ہیں ہمارے ہاں جتنے بھی کباب بنالو، مرد حضرات کو کم ہی لگتے ہیں، آپ بھی ضرور بنائیں۔(**اہلیہ اظفر وحید صدیقی**)

☆☆☆

مرغ مکھن پالک

اشیاء: مرغی آدھا کلو، نمک حسب ذائقہ، لہسن پیسٹ چائے کا ڈیڑھ چمچ، ادرک کا پیسٹ چائے کا ایک چمچ، ٹماٹر پیسٹ کھانے کے چار چمچ، دہی آدھی پیالی، لیموں کا رس کھانے کا ایک چمچ، پالک (ابلی ہوئی) ایک پیالی، قصوری میتھی ایک چائے کا چمچ، فوڈ کلر چند قطرے، گرم مصالحہ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، مکھن چار کھانے کے چمچ، تیل آدھی پیالی، کریم دو کھانے کے چمچ، دودھ ایک چوتھائی پیالی، لال مرچ پاؤڈر آدھا کھانے کا چمچ، پیاز (درمیانی) ایک عدد باریک کاٹ لیں۔

ترکیب: گوشت کو صاف کرنے کے بعد اسے نمک، لہسن، ادرک، لیموں کا رس، دہی، گرم مصالحہ پاؤڈر، لال مرچ پاؤڈر اور ٹماٹر لگا کر میرنیٹ کریں۔

ساس پین میں تیل اور مکھن کو گرم کریں اور اس میں پیاز ڈال کر ہلکا گولڈن ہوجانے تک فرائی کریں۔ میرنیٹ کیا ہوا مرغی کا گوشت ڈال کر اس کے پک جانے تک درمیانی آنچ پر فرائی کریں۔

ابلی ہوئی پالک کا پیسٹ بنالیں اور اسے ساس پین میں ڈالیں اور اس کے ساتھ ہی کریم اور قصوری میتھی ڈال کر گوشت میں اچھی طرح ملالیں۔ ڈھکن ڈھانپ کر پانچ منٹ تک ہلکی آنچ پر پکائیں۔ مزیدار مرغ مکھن پالک تیار ہے گرم گرم پراٹھوں کے ساتھ سرو کریں۔

(**انعم ادریس۔ منڈی بہاؤالدین**)

☆☆☆

چکن رول

اشیاء: چکن آدھا کلو، آئل حسب ضرورت، انڈے دو عدد، آلو آدھا پاؤ، کالی مرچ (پسی ہوئی) حسب پسند، سرخ مرچ حسب پسند، ڈبل روٹی کا چورا حسب پسند، نمک حسب ذائقہ، ہرا دھنیا اور ہری مرچ حسب ضرورت

کاروان حنفی پاکستان ٹریول اینڈ ٹورز پرائیوٹ لمیٹڈ
K.H.P
4135
حجاج کرام، زائرینِ عمرہ کی خدمت اور ان کی دُعا ہمارے گروپ کا نصب العین ہے
عمرہ و حج
عمرہ رعایتی پیکیجز 15,20,30 دن میں حرم شریف سے قریب ایئر کنڈیشن رہائش ریٹرن کنفرم واپسی کے ساتھ تیز ترین ویزہ پروسیسنگ مکمل ایئر کنڈیشن ٹرانسپورٹ
سعودی گورنمنٹ سے منظور شدہ
ایجنٹ حضرات کیلئے خصوصی رعایت
الحمد للہ گروپس روانگی ہر 10 دن بعد
راجپوت گروپ آف ٹریولز ایجنسی
ہیڈ آفس 9-الپانامہ سینٹر گلشن اقبال بلاک 13-D/3 بالمقابل عیسیٰ نگری قبرستان
فون:021-4801828 فیکس:4813669 موبائل:0300-2657414-0345-6179325

ترکیب: گوشت کے ٹکڑے کو کانٹے سے گود کر اس میں نمک مرچ، کالی مرچ، ہرا دھنیا اچھی طرح گوشت پر لگا دیں۔ اس کے بعد آلوؤں کو ابال کر پیس لیں۔ ایک صاف کاغذ پر تیل لگا کر تمام مصالحہ لگا ہوا گوشت اس پر رکھ دیں اور پسے ہوئے آلوؤں میں نمک اور ہری مرچ ملا کر گوشت کے ٹکڑے کو لپیٹ لیں۔ اس طرح کہ وہ رول کی شکل اختیار کر لیں۔ رول کو کاغذ میں لپیٹ دیں، پھر انہیں فریج میں رکھ دیں، جب رول سخت ہو جائیں تو اسے نکال کر کاغذ احتیاط سے اتار لیں۔ آدھے انچ موٹے موٹے ٹکڑے تیز چھری سے کاٹ کر ڈبل روٹی کا چورا اور انڈا لگا کر ڈیپ فرائی کریں اور لائٹ براؤن ہونے پر اتار لیں (رمضان المبارک کے) لذیذ چکن رول تیار ہیں۔ ٹماٹر ساس یا انار دانہ کی چٹنی کے ساتھ نوش فرمائیں۔

(عمارہ کنول، جھنگ سٹی)

چکن ڈش

اشیاء: چکن آدھا کلو، پیاز دو عدد، ہری مرچ پانچ چھ عدد، لہسن آدھی پوتھی، ٹماٹر دو عدد درمیانے، چلی گارلک ساس چار چمچ، لیمن جوس چار چمچ، تھوڑا سا پسا ہوا سفید زیرہ، نمک حسب ذائقہ۔

ترکیب: پیاز، ہری مرچ، لہسن اور ٹماٹر کو گرائینڈ کریں۔ چکن کو گھی میں فرائی کر کے یہ ساری چیزیں ڈال دیں۔ اور خوب بھونیں، جب گھی چھوڑ دے تو چلی گارلک ساس، لیمن جوس، سفید زیرہ اور آدھا چائے کا چمچ کالی مرچ ڈال دیں۔ جب گوشت گل جائے تو دھنیا چھڑک کر اتار لیں۔ اور گرم گرم نان یا روٹی کے ساتھ تناول فرمائیں۔

(رضوانہ بٹ۔ لاہور)

چکن ملھنی

اس کو دو حصوں میں تیار کیا جاتا ہے پہلے چکن پھر ملھنی سوس، چکن کے لیے:

اشیاء: چکن (بغیر ہڈی) پانچ سو گرام، دہی ایک پیالی، ادرک لہسن پیسٹ دو چمچ، نمک لال مرچ حسب ذائقہ، گرم مصالحہ پاؤڈر آدھا چمچ، آئل ایک چمچ، چاٹ مصالحہ

ترکیب: تھوڑے سے دہی میں چکن کے (ذرا بڑے) پیس کر کے اس میں یہ ساری چیزیں شامل کر کے چار گھنٹے کے لیے فریج میں رکھ دیں، پھر اس کو اوون گرل کر لیں۔ اگر نہیں ہے تو آپ کسی دیگچی میں اس کی دہی کو اچھی طرح خشک کر لیں۔

ملھنی سوس

اشیاء: ٹماٹر چار عدد، کریم ایک پیکٹ، مکھن چار چمچ، ادرک درمیانہ ٹکڑا، کالی، لال مرچ حسب ذائقہ، ہلدی آدھا چمچ، دہی تھوڑی سی، ثابت کالی مرچ تین چار عدد، لونگ، دار چینی تین چار عدد، تیل دو چمچ، ہرا دھنیا آدھی گٹھی۔

ترکیب: تیل میں ادرک باریک کاٹ کر فرائی کریں اور پھر اس میں ثابت گرم مصالحہ شامل کریں۔ ٹماٹروں کو تھوڑے پانی میں اچھی طرح ابال کر اس کا چھلکا اتار کر پیس لیں پھر وہ اس تیل میں شامل کریں۔ اس میں نمک، کالی، لال مرچ شامل کریں جب گاڑھا پیسٹ ہو جائے تو اس میں مکھن شامل کر کے اچھی طرح مکس کر لیں پھر دہی کو اچھی طرح پھینٹ کر اس وقت شامل کریں جب مکھن نظر آنے لگے پھر دہی شامل کر کے آنچ کو تیز کریں تا کہ دہی اچھی طرح مکس ہو جائے پھر چکن شامل کریں (چکن کے بڑے پیس بنائے تو اس کو چھری سے چھوٹے سائز کے کر کے شامل کریں) پھر اس میں فریش کریم شامل کر دیں اور ڈھکن ڈھانپ دیں، دس منٹ کے بعد ڈھکن اتار کر تیز آنچ پر چمچ ہلائیں کہ مکھن نظر آنے لگے تھوڑا سا ہرا دھنیا شامل کر کے اتار لیں۔ نان کے ساتھ پیش کریں۔

رائے

اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ میں نے اسلام آباد سے ایک لیڈی ڈاکٹر کو کھانے کی دعوت دی اور اس کے لیے یہ ڈش تیار کی۔ واپسی پر جو دیگچی میں سالن تھا جاتے ہوئے وہ بھی چمچ سے کھا گئیں۔ اور ترکیب پوچھتے ہوئے واپس گئیں۔ پہلی بار مکھن سالن پر نظر نہیں آیا پھر دوبارہ پکایا تو بہت اچھا پکا دعوت کرنے کے لیے۔

(ام حنان۔ راولپنڈی)

چکن ڈونٹس

اشیاء: مرغی (بغیر ہڈی کے) ایک کلو، انڈے تین عدد، پودینہ ایک گڈی، میدہ ایک پیالی، ہری مرچ پانچ عدد، زیرہ (کٹا ہوا) ایک چمچ، بیسن ایک چمچ، سرخ مرچ ایک چمچ، نمک حسب ذائقہ، لہسن، ادرک کا پیسٹ دو چمچ، آئل حسب ضرورت۔

ترکیب: چکن میں پودینہ، ہری مرچ اور ادرک لہسن کا پیسٹ ڈال کر پیس لیں۔ پھر ایک برتن میں زیرہ کٹا ہوا نمک، بیسن، سرخ مرچ، ایک عدد انڈا ڈال کر اچھی طرح مکس کر لیں۔ پھر ڈونٹس بنا کر یعنی کباب بنا کر درمیان میں انگلی کو میدہ لگا کر سوراخ کر لیں۔ پھر پہلے میدہ میں ڈپ کریں پھر انڈے میں اور پھر بریڈ کرمز میں ڈپ کر کے فرائی کریں گولڈن براؤن ہونے پر اتار لیں۔ اور کیچپ کے ساتھ پیش کریں۔ نہایت آسان اور مزیدار ڈش ہے۔

(بنت علی احمد چوہان۔ سرگودھا)

چائنیز چکن چلز

اشیاء: چکن آدھا کلو، بند گوبھی اور گاجر ایک ایک پیالی، سبز مرچ بارہ عدد، سویا سوس دو بڑے چمچ، زیتون کا تیل حسب ضرورت، سیاہ مرچ، نمک حسب ذائقہ چکن سوپ دو پیالی پیاز ایک عدد (درمیانی سائز)۔

ترکیب: گاجر اور بند گوبھی کو باریک کاٹ لیں۔ سبز مرچ درمیان سے کٹ لگا لیں اور پیا کاٹ لیں۔ چکن کے پیس تیل میں تل لیں۔ گاجر اور بند گوبھی کو تل لیں۔ اب چکن کے ساتھ مرچیں، پیاز اور تمام اشیاء دو پیالی پانی میں ڈال کر پکائیں۔ پانچ منٹ بعد دو پیالی سوپ اور کارن فلور ملا دیں گوشت گل جائے تو اتار لیں دم دے کر سرو کریں۔ نہایت لذیذ چائنیز ڈش تیار ہے۔

(بنت علی احمد۔ چوہان)

چکن اسپرٹ

اشیاء: پانچ انڈوں کی سفیدی، ایک درمیانہ کپ تیل پکوان، چائے کی چوتھائی چمچ نمک، چوتھائی چمچ کالی مرچ پسی ہوئی، چوتھائی چمچ مسٹڈ پاؤڈر، چکن پانچ بوٹیاں۔

ترکیب: سب سے پہلے چکن بوائل کر کے باریک ریشے کر لیں، پھر سفیدی کو چوسر میں خوب اچھی طرح گرینڈ کریں جب تک جھاگ نہ بن جائے، پھر نمک، کالی مرچ اور مسٹڈ پاؤڈر کو ڈال کر ایک مرتبہ پھر سے گلینڈر کریں جب تک جھاگ نہ بنا جائے۔

پھر چلتی مشین میں تھوڑا سا ڈھکن کھول کر ایک دھار سے تیل ڈالتے جائیں جب وہ خوب گاڑھی ہو جائے تو مشین میں سے اس کو نکال کر چکن کے باریک ریشے اس میں ملا لیں اور جناب چکن اسپرٹ تیار ہے۔

(ام بور جان۔ کراچی)

چکن منچورین

اشیاء: بون لیس چکن چھوٹی چھوٹی بوٹیاں کی ہوئی ایک کلو، آئل ایک کپ، نمک، مرچ، ہلدی ایک چمچ، سرکہ چلی ساس، سویا ساس، لہسن، ادرک چار ٹی اسپون، کیچپ ایک چھوٹا سا شا، شملہ مرچ آدھا کلو، ٹماٹر ایک کلو، کم ڈالنا چاہیں تو کم بھی ڈال سکتی ہیں۔ ٹماٹر سے سالن زیادہ بنے گا اور زیادہ لوگ کھا سکیں گے۔ پیاز باریک کٹی ہوئی ایک پاؤ یا دو عدد بڑی سائز کی۔

ترکیب: چکن دھو کر ایک ایک انچ کے ٹکڑے کر لیں اب اس میں دو دو چمچ تمام اجزاء شامل کر کے رکھ دیں۔ اب آئل میں پیاز تل کر اس میں دو دو چمچ تمام اجزا شامل کر کے آدھے ٹماٹر باریک کاٹ کر ملا دیں اور مصالحہ اچھی طرح بھون لیں۔ اب باقی ٹماٹر اور شملہ مرچ چوکور شیپ میں کاٹ کر رکھ لیں۔ مصالحہ لگی چکن کو علیحدہ اچھی طرح بھون لیں پانی خشک ہو جائے تو چکن اور شملہ مرچ باقی ٹماٹر سب مصالحہ میں شامل کر کے مکس کر دیں اور دس منٹ کے لیے دم پر رکھ دیں شملہ مرچ زیادہ نہ گلیں۔ مزیدار سالن تیار ہے آزما کر دیکھ لیں۔

(اہلیہ محمد ابراہیم صدیقی)

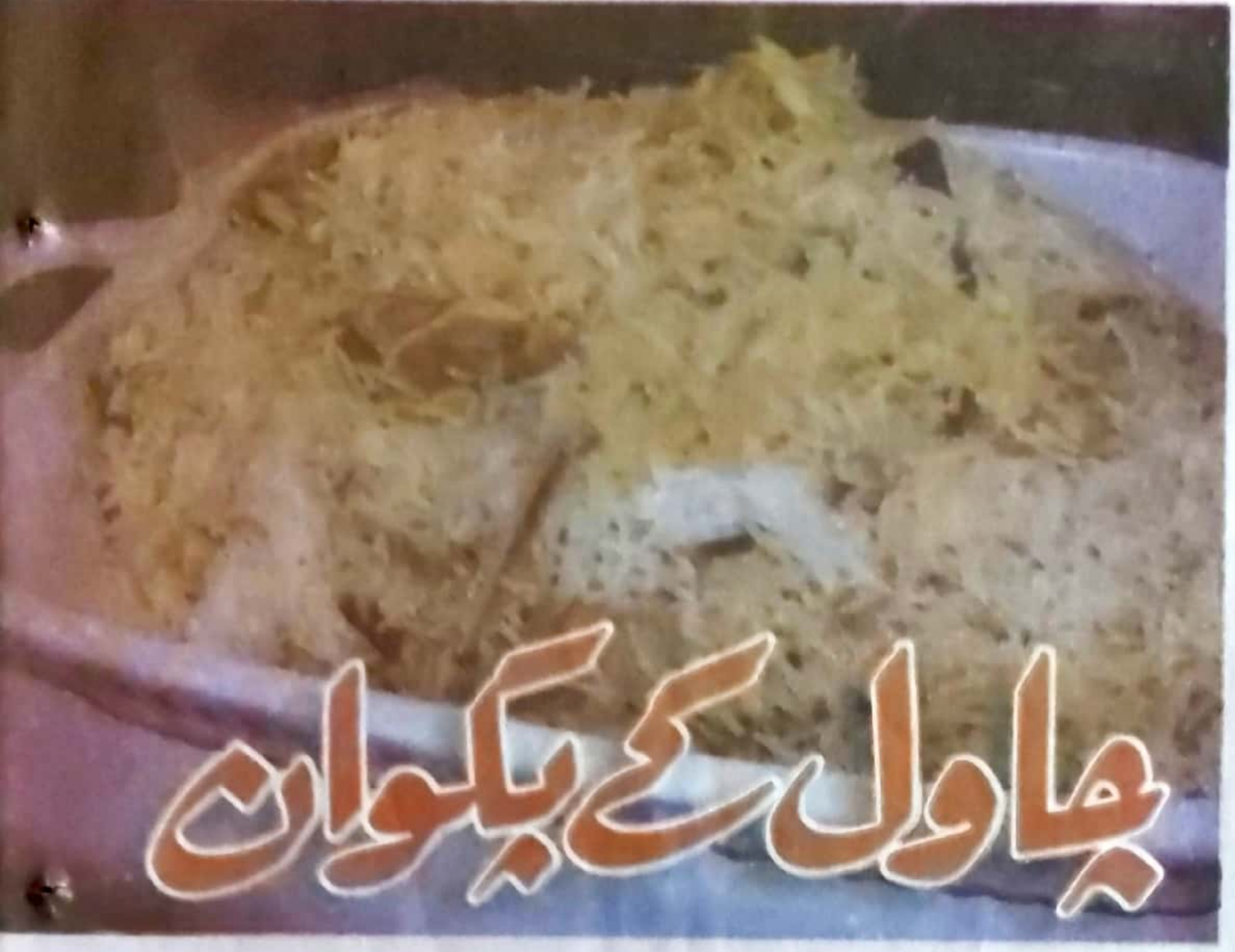

چاول کے پکوان

چین اور پاکستان میں ایسی مثالی دوستی ہے کہ اس دوستی کے اثرات پاکستان کے تقریباً ہر گھر میں نظر آتے ہیں۔ ہمارے کھانے، لباس بچوں کے استعمال کی اکثر مصنوعات، برتن، مشینری یہاں تک کہ سبزی وغیرہ تک چین کی استعمال ہو رہی ہے۔ چین کی ہر چیز، پاکستان میں داخل ہو چکی ہے، شکر ہے چینی زبان داخل نہیں ہوئی کہ اس زبان کو بولنا اور لکھنا بہت مشکل ہے۔

چینی کھانے بھی پاکستان میں بہت مقبول ہیں۔ چاول کی یہ ترکیب مدرسے کی ایک ساتھی سلمیٰ باجی نے مجھے بتائی تھی۔ وہ اس کو فرائی پلاؤ کا نام دے رہی تھیں۔ اس پلاؤ میں چینی اور پاکستانی طریقہ مکس ہے' اس لیے میں نے اس پلاؤ کو دوستی پلاؤ کا نام دیا ہے کیوں کہ یہ پلاؤ پاکستان اور چین کے تعاون سے بنا ہے۔

اب آپ اس پلاؤ کے اجزاء نوٹ کریں:

دوستی پلاؤ

اشیاء: چاول ایک کلو، نمک مرچ حسب ذائقہ، قیمہ آدھا کلو، ہلدی آدھا چائے کا چمچ، گاجر کدوکش کی ہوئی ایک کپ، ادرک لہسن کا پیسٹ دو ٹیبل اسپون، ہری پیاز آدھا پاؤ، تیل حسب ضرورت، ہری مرچ پانچ عدد، ہرا دھنیا آدھی گڈی، انڈے تین عدد (نمک کے ساتھ پھینٹ کر تل لیں اور ٹکڑے کر لیں)، سویا ساس تین ٹیبل اسپون، چائنیز نمک ایک ٹیبل اسپون، ٹماٹر ڈیڑھ پاؤ، گرم مصالحہ ایک ٹیبل اسپون۔

ترکیب: ایک پیاز کو فرائی کریں اور قیمے کو تھوڑا سا بھون لیں۔ اب اس میں ادرک لہسن کا پیسٹ، ہلدی، نمک اور مرچ ڈال کر بھونیں۔ کچھ دیر بھوننے کے بعد ٹماٹر کاٹ کر ڈال دیں، اب ہلکی آنچ کر کے قیمے کو ٹماٹر کے پانی میں پکنے دیں، پندرہ سے بیس منٹ میں قیمہ گل جائے گا، جب پانی خشک ہو جائے تو اس میں ہری پیاز، گاجر کو فرائی کر کے ملا دیں۔ ہری مرچ، ہرا دھنیا اور گرم مصالحہ ملا کر چولہا بند کر دیں۔ چاول کو آدھا گھنٹہ پہلے بھگو دیں، پھر نمک ملے پانی میں ابال لیں۔ ایک کنی جب رہ جائے تو پانی پھینک دیں اور چھلنی میں چاولوں کو تھوڑی دیر رہنے دیں تاکہ زائد پانی نکل جائے۔ اب ایک پتیلے میں تھوڑا سا آئل لگائیں پہلے چاول کی تہہ لگائیں پھر قیمے کی تہہ لگائیں انڈا بھی ساتھ شامل کر لیں۔ چائنیز نمک اور سویا ساس ساتھ ساتھ چھڑکتی جائیں۔ اس طرح تمام چاول اور قیمے کی تہہ لگائیں اب دس سے پندرہ منٹ کے لیے دم پر رکھ دیں۔

جب تیار ہو جائے تو ہری مرچ کا رائتہ تیار کریں۔ اس کی ترکیب بھی بتا دیتی ہوں، ایک پاؤ دہی میں دو ہری مرچ، نمک، چار پانچ جوئے لہسن اور ایک چائے کا چمچ بھنا ہوا زیرہ پیس کر ملا دیں۔

گرم گرم پلاؤ رائتے کے ساتھ چینی عوام کی پرخلوص مسکراہٹ کی طرح مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر سجا کر پہلے اپنے گھر والوں کو کھلائیں۔ گھر والوں سے جب داد کی تھپکی مل جائے تو اب مہمانوں کے آنے کا انتظار کریں اور گاجروں کا بھی کیوں کہ گاجروں کا موسم چلا گیا ہے۔ میگزین سنبھال کر رکھیں یہ اپنی خاص تراکیب کی وجہ سے ہمیشہ آپ کے کام آئے گا۔ ان شاء اللہ! **(سیما انجم فرید)**

☆☆☆

نورنگ پلاؤ

چند ایک چٹ پٹی یا اپر کلاس قسم کی چیزوں کے ہم ماہر ضرور تھے، مثلاً فروٹ چاٹ، دہی بڑے، فروٹ کیک، ٹرائفل، آئس کریم وغیرہ۔ سسرال میں انہی کی تیاری پر ہماری بڑی واہ واہ ہوئی اور ہانڈی بنانے کی ذمہ داری کئی سال تک گھر کے بڑوں کے سپرد رہی تو ہمیں کسی قسم کی شرمندگی اٹھانے کا کبھی موقع نہ ملا۔ البتہ دل میں چور ضرور تھا کہ بہو بننے کے بعد اب ہانڈی بنانا ایسا ہی ناگزیر ہے جیسا دال کے لیے ادرک لہسن کا تڑکا۔

کچھ طبعاً بھی خانہ داری کے شوقین واقع ہوئے تھے، تو عزیز و اقارب کے ہاں جو پکوان خوش ذائقہ اور خوش شکل سامنے آتا، اس کی ترکیب کورٹ لیا یا کچن میں جو سالن بنتے دیکھا، اس کو حفظ کر لیا۔ چند سال بعد پریکٹیکل کا بھی آغاز ہو گیا مگر تب تک ہم کافی سگھڑ ہو چکے تھے۔ آج الحمدللہ بے شمار کھانوں کی تراکیب کے ماہر ہیں۔ اور سسرال

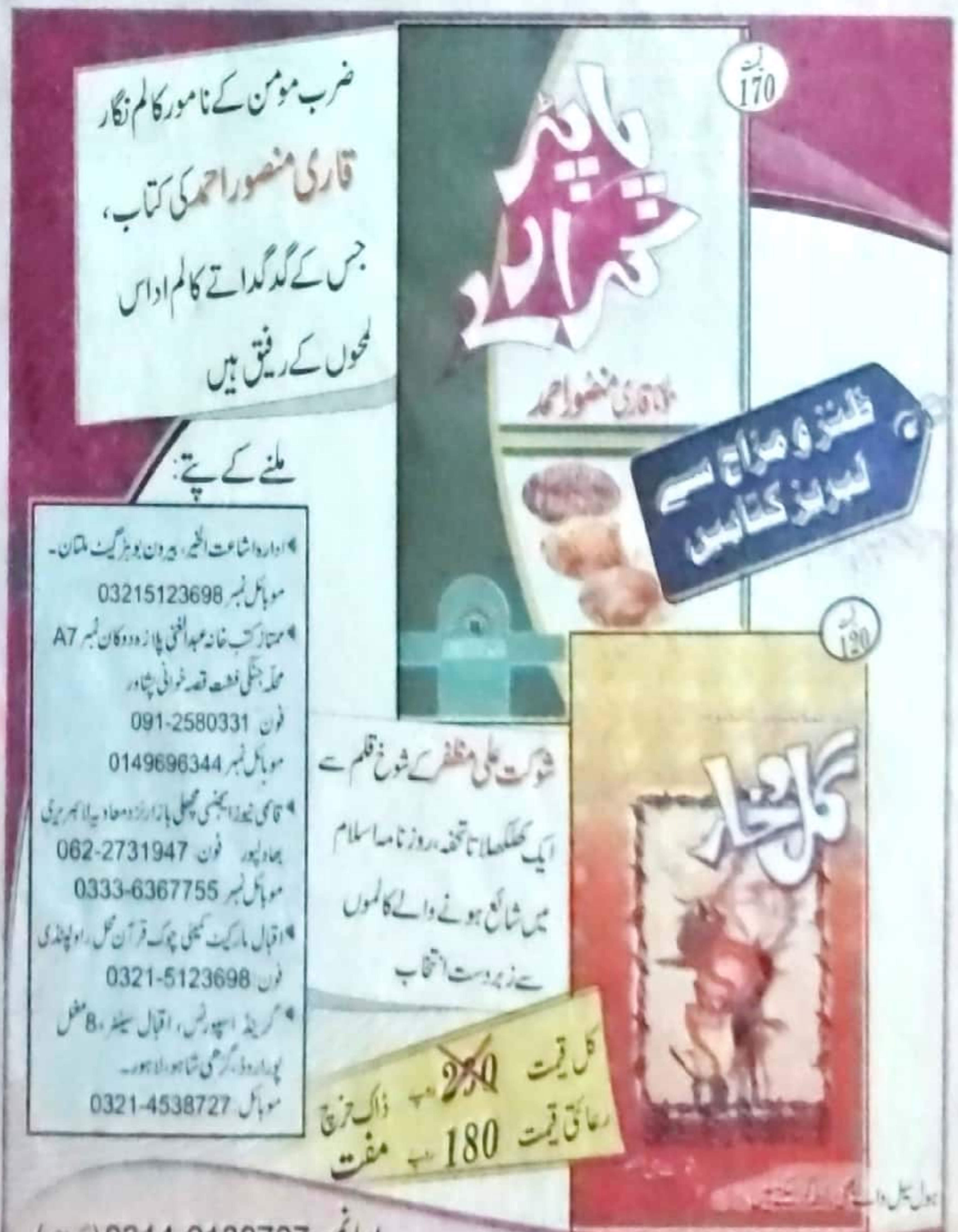

میں اس حوالے سے بڑی اچھی شہرت رکھتے ہیں۔
ذیل میں ایک ترکیب پیش کر رہی ہوں' آزمائیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اشیاء: چاول 1/2 کلو، مٹر (دانے) 1 پاؤ، پیاز 1 عدد، ادرک لہسن پیسٹ 1 چائے کا چمچ، ٹماٹر 2 عدد، دہی چوتھائی کپ، لیموں 1 عدد، ہری مرچیں 3-2 عدد، نمک حسب ذائقہ، اجینوموتو 1 چائے کا چمچ، ثابت گرم مصالحہ حسب ضرورت، کھانے کا رنگ (سرخ، سبز، زرد) ایک ایک چٹکی، بادام چھلے ہوئے حسب ضرورت، آئل 5-4 کھانے کے چمچ۔

ترکیب: مٹر کھلے پانی میں ابال لیں، ابلتے پانی میں 1/2 چائے کا چمچہ چینی شامل کر دیں تو مٹر کی قدرتی رنگت پھیکی نہیں پڑے گی۔

آئل میں پیاز سنہری کر کے نکال لیں۔ اس آئل میں ادرک لہسن پیسٹ ڈال کر بھونیں۔ پھینٹا ہوا دہی، کٹے ہوئے ٹماٹر، کٹا ہوا لیموں اور ہری مرچیں، نمک، اجینوموتو، گرم، مصالحہ ڈال کر بھونیں، اب 1/2 لٹر پانی اور ابلے مٹر شامل کر دیں۔ پانی ابلنے لگے تو بھیگے چاول شامل کر دیں۔ پانی خشک ہو جائے تو تینوں کھانے کے رنگ ایک ایک چمچ پانی میں گھول کر ڈال دیں۔ چاول پک جائیں تو سنہری کی ہوئی پیاز اور چھلے ہوئے بادام سے گارنش کریں۔

(اہلیہ اعجاز ربانی۔ ساہیوال)

سبزی پلاؤ

کہنے کو تو اسے چائنیز رائس یا فرائیڈ رائس کہا جاتا ہے، مگر جناب سوچنے کی بات ہے کہ چائنیز رائس تو جب کہیں ناں جب یہ کسی چائنیز نے بنا کر ہمیں پیش کیے ہوں یا جب ہم اسے چائنا میں بیٹھ کر کھا رہے ہوں اور جناب ہم تو ٹھہرے ''ٹھیٹھ پاکستانی'' سو یہ اصطلاح غلط ٹھہری، اس لیے میری ذاتی رائے میں اسے چائنیز رائس کی بجائے سبزی پلاؤ کہنا چاہیے۔ تو جناب حاضر ہے سبزی پلاؤ......

اجزاء: چاول ایک کلو سے سوا ایک کلو، مٹر آدھا کلو، گاجر آدھا کلو، آلو آدھا کلو، بند گوبھی ایک کلو، انڈے چار عدد، کالی مرچ تین چمچ، نمک حسب ضرورت، اجینوموتو آدھا چمچ، زردے کا رنگ ایک چٹکی (آملیٹ میں ڈالنے کے لیے)، پکانے کا تیل ایک پاؤ، مرغی کا گوشت آدھا کلو (چھوٹے ٹکڑے بنالیں)، ٹماٹر ڈیڑھ پاؤ، لیموں ایک عدد

ترکیب: آلو ابال کر چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ لیں۔ بند گوبھی باریک کاٹ لیں۔ آج کل چوں کہ مٹر جلدی نہیں گلتے' اس لیے اسے بھی ابال کر گلا لیں۔ گاجر کے لمبائی میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیں۔ ایک دیگچی میں تیل گرم کر کے گوشت کو سنہرا کر لیں۔ اب اس میں ترتیب سے گاجر، بند گوبھی، مٹر، آلو ڈالتے جائیں اور ساتھ میں ہلکا ہلکا پکاتے (فرائی) جائیں۔ ساتھ میں کالی مرچ، نمک اور اجینوموتو بھی ڈال لیں۔ ٹماٹر بھی کاٹ کر ڈال دیں، چار انڈوں کو دو دو کر کے دو جگہ پھینٹ لیں اور ایک جگہ چٹکی بھر زردے کا رنگ ڈال لیں۔ اب ان کے آملیٹ بنالیں چاولوں کو نمک ڈال کر ایک کنی ابال لیں، الگ پتیلے میں چاولوں اور بھنی ہوئی سبزی کی تہہ لگاتے جائیں اور آخر میں آملیٹ کو توڑ کر اوپر سے پھیلا لیں اور دم لگا دیں۔

لیموں کا عرق آخر میں ڈالیں، یہ غذائیت سے بھرپور غذا ہے۔ متوازن غذا صحت مند زندگی کے لیے ضروری ہے۔ تاکہ ہم اس صحت کو فی سبیل اللہ استعمال کریں۔ ساتھ میں رائتہ ضرور بنالیں اور آداب کے ساتھ تناول فرمائیں۔ **(اہلیہ محمد یوسف۔ بھینس کالونی کراچی)**

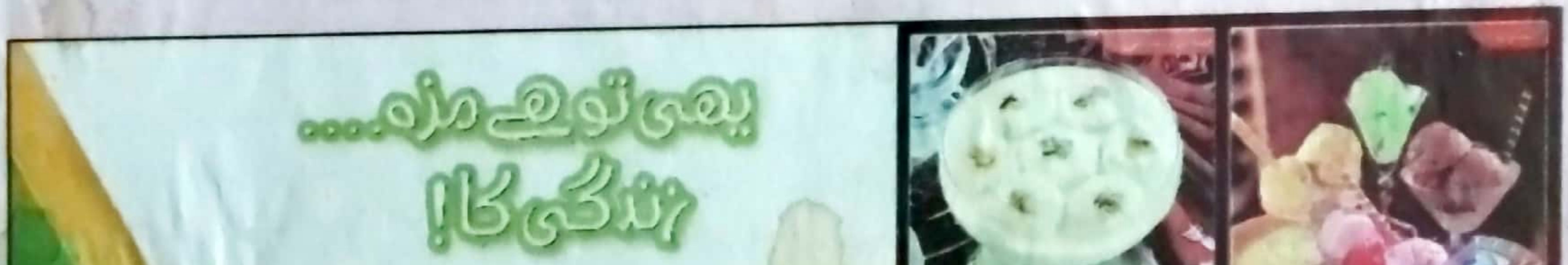

چائنیز رائس (۲)

اشیاء: چاول باسمتی ایک کلو، مٹر ایک پاؤ، گاجر آدھا پاؤ، شملہ مرچ آدھا پاؤ، بند گوبھی آدھا پھول، مرغی کا گوشت تین پاؤ، نمک حسب ضرورت، گھی/ آئل دو پیالی۔

ترکیب: ایک کھلے پتیلے میں چاول ایک کنی چھوڑ کر ابال لیں اور نتھار لیں تاکہ فاضل پانی نکل جائے۔ چاول ابالتے وقت پانی میں بڑی الائچی اور چند لونگ ڈال دیں، اس سے چاول خوشبو دار ہو جائیں گے۔ نمک بھی حسب ضرورت ڈال دیں۔ دوسرے چولہے پر مرغی، مٹر اور گاجر ابال لیں مگر پانی اتنا رکھیں کہ ان کے گلنے کے بعد وہ خشک ہو جائے۔ زیادہ پانی مت ڈالیں، اس کے بعد مرغی کی بوٹیاں علیحدہ کر کے ان کی ہڈیاں الگ کر دیں اور ریشے الگ کر لیں۔ پھر ایک پتیلی میں گھی/ آئل ڈالیں، جب گرم ہو جائے پہلے تو تھوڑی ہری پیاز ڈال کر فرائی کریں' پھر اس میں باریک کٹی ہوئی بند گوبھی اور شملہ مرچ ڈال دیں، جب وہ گل جائے تو مرغی، مٹر اور گاجر جو ابال لی تھیں وہ بھی شامل کر دیں۔ ٹماٹر اور نمک بھی ڈال دیں اور اوپر سے بند کر دیں تاکہ سب چیزیں اچھی طرح مکس ہو جائیں اور گل جائیں۔ پانچ سات منٹ بعد ایک بڑا خالی پتیلہ لیں۔ اس کی تہہ میں آئل لگا دیں تاکہ چاول چپکیں نہیں' ایک تہہ سبزی کی اور ایک چاول کی لگاتی جائیں۔ ایک لیموں کا عرق ڈالیں اور کیوڑے میں تھوڑا سا زردے کا رنگ ڈال کر چھڑک دیں۔ کچھ دیر بھاپ لگائیں، چولہے پر توا رکھ کر اس پر یہ پتیلہ چڑھا دیں، دس منٹ بعد دم اتار دیں۔ بالکل سادہ اور لذیذ ڈش تیار ہے جسے ان شاء اللہ آپ ایک بار بنائیں گے تو پھر بار بار فرمائش ہوگی۔

(اہلیہ محمد صادق۔ کراچی)

☆☆☆

چکن بریانی

حافظ بھائی نے بالکل ٹھیک کہا کہ ہر خاندان کی کوئی نہ کوئی روایتی ڈش ضرور ہوتی ہے۔ ہماری فیملی میں جو ڈش سب سے زیادہ بنائی جاتی ہے' وہ ہے ''چکن بریانی'' جو میری امی اتنا مزیدار بناتی ہیں کہ بس کچھ نہ پوچھیے۔

اشیاء: چکن ڈیڑھ کلو، پیاز آدھا کلو، چاول (عمدہ باسمتی کے) ایک کلو، ٹماٹر ایک کلو، سبز مرچیں چھ سات عدد، دہی ایک پاؤ، گرم مصالحہ آدھا کھانے کا چمچ، سفید زیرہ ایک کھانے کا چمچ، آلو بخارا (گرم پانی میں بھگو کر رکھ دیں) ایک چھٹانک، نمک حسب ضرورت، تیزپات تین سے چار عدد، سرخ مرچ پاؤڈر دو کھانے کے چمچ، دھنیا پاؤڈر آدھا کھانے کا چمچ، ہلدی پاؤڈر حسب ذائقہ، لہسن ادرک کا پیسٹ تین کھانے کے چمچ، جائفل، جلوتری (دو دو چھٹانک گرائنڈ کر لیں یا ہاون دستے میں باریک کوٹ لیں)، زردے کا رنگ آدھا کھانے کا چمچ، آدھی گٹھی ہرا دھنیا، آدھی گٹھی پودینہ، ایک عدد لیموں، سفید زیرہ ایک چھٹانک، (جائفل، جلوتری پاؤڈر اور سفید زیرہ کو مکس کر کے علیحدہ رکھ دیں)۔

ترکیب: چکن اچھی طرح دھو کر (نمک والے پانی میں) ایک کپڑے پر پھیلا کر خشک کر لیں۔ چاولوں کو تین گھنٹے پہلے بھگو دیں۔ پتیلے میں گھی ڈال کر پیاز گولڈن براؤن کر لیں' پھر پیاز، لہسن ادرک، ٹماٹر اور سبز مرچوں کو گرائنڈ کر لیں۔ پتیلے میں تمام گرائنڈ کی ہوئی چیزیں اور تمام مصالحے دہی سمیت ڈال دیں اور ساتھ ہی آلو بخارا بھی ڈال دیں اور اچھی طرح سے مصالحہ بھونیں۔ مصالحہ بھوننے کے بعد چکن ڈال کر بھونیں، اب چکن گلانے کے لیے دو کپ پانی ڈالیں، جب چکن کا پانی اچھی طرح خشک ہو جائے' چکن گھی چھوڑ دے اور مصالحہ اچھی طرح سے بھن جائے تو ہلکی آنچ پر رکھ دیں تاکہ ٹھنڈا نہ ہونے پائے۔ ایک کپ کٹا ہوا ہرا دھنیا اور پودینہ بھی ملا دیں۔

دوسرے پتیلے میں مناسب پانی ڈالیں۔ پانی کے اندر تھوڑا سا گھی نمک اور تیزپات ڈال دیں اور ایک کنی رکھ کر چاول ابال لیں۔ نمک بالکل ٹھیک رکھیں۔ چاول نچوڑ کر خشک کر لیں۔ پتیلے کو دھو کر سب سے نیچے تھوڑا سا گھی ڈال دیں پھر چاولوں کی تہہ' اس کے اوپر گوشت کی تہہ لگائیں۔ اوپر سے بریانی مصالحہ (جائفل جلوتری اور سفید زیرہ) چھڑک دیں۔ لیموں کا عرق بھی چھڑک دیں اور زردے کا رنگ ڈالیں لیکن خیال رہے کہ گوشت پتیلے کی سائیڈوں پر نہ لگے۔ اسی ترتیب سے تمام تہیں لگائیں اور دس منٹ کے لیے ہلکی آنچ پر رکھ دیں۔ لیجیے جناب! مزیدار بریانی تیار ہے۔ گرما گرم سرو کریں اور خوب داد سمیٹیں۔

ہرے مصالحے کا رائتہ

اشیاء: دہی آدھا کلو، ہرا دھنیا ایک گٹھی، پودینہ ایک گٹھی، ہری مرچیں چار عدد، کڑی پتے دو عدد، کوکونٹ پاؤڈر دو کھانے کے چمچ، لہسن چار جوئے، نمک حسب پسند، سفید زیرہ (بھنا ہوا) دو چائے کے چمچ، شکر آدھا چائے کا چمچ۔

ترکیب: تمام اجزاء کو اچھی طرح پیس لیں۔ پھینٹے ہوئے دہی میں ہرے مصالحے کی چٹنی ڈال کر مکس کریں۔ ہرے مصالحے کا ذائقہ دار رائتہ تیار ہے۔ **(صائمہ یعقوب انصاری۔ دریا خان بھکر)**

☆☆☆

چائنیز رائس

ایک دن ہم نے سوچا کیوں نہ آج چائنیز چاول بنائے جائیں۔ گوشت والے نہیں بلکہ سبزی والے...... تو ہمارے ابو جان کا آرڈر آ گیا کہ چاولوں کو ابال کر بنانا تاکہ ان کی پچ نکل جائے۔ اب ہم پریشان کہ ہم نے تو تمام چیزیں تیار کر لی ہیں۔ بہر حال ہم نے کہا' چلو آج نئے طریقے سے ہی سہی اور پھر ہم نے اس ترکیب کے تحت چاول بنائے اور اگر آپ اپنے منہ میاں مٹھو نہ سمجھیں تو بتاؤں کہ جس نے بھی کھائے انگلیاں ہی چاٹتا رہ گیا۔

اشیاء: چاول ایک کلو، گاجر آدھا کلو، ٹماٹر چار عدد، آلو آدھا پاؤ، مٹر ایک پاؤ، ہری مرچیں چھ عدد، گھی حسب ضرورت، چائنیز نمک حسب ضرورت، گرم مصالحہ، ہلدی، نمک، سرخ مرچ حسب ضرورت۔

ترکیب: آلو اور گاجریں ان دونوں چیزوں کو فنگر چپس کی طرح کاٹ لیں، ٹماٹر اور ہری مرچیں بھی لمبی کاٹ لیں اور مٹر نکال لیں۔ پہلے پیاز کو براؤن کریں جب وہ براؤن ہونے کے قریب ہو تو اس میں پسا ہوا ادرک، لہسن ڈال دیں۔ جب سب چیزیں براؤن ہو جائیں تو لمبی کٹی ہوئی سبز مرچیں اور ٹماٹر ڈال دیں، جب یہ دونوں چیزیں تھوڑی گل جائیں تو لمبے کٹے ہوئے آلو، گاجریں اور مٹر ڈال دیں' ساتھ ہی نمک، سرخ مرچ، گرم مصالحہ، ہلدی، چائنیز نمک ڈال کر بھون لیں، جب مصالحہ گھی چھوڑنے لگے تو تھوڑا سا پانی لگا کر آنچ ہلکی کر کے پکنے دیں۔ تھوڑی دیر بعد آلو اور گاجریں گل جائیں گی۔ اب

کریلہ پلس کیپسول
قیمت 255/=
عام ملنے والی نباتاتی سبزی کریلہ کے مخصوص اجزاء سے تیار کردہ حیرت انگیز فارمولہ لبلبہ (پنکریاز) کی کارکردگی کو بہتر بنانے خون اور پیشاب میں شوگر کے لیول کو کنٹرول کر کے مرض ذیابیطس کے مکمل خاتمہ کیلئے نایاب فارمولہ

ایل ٹی پلس (آئل)
قیمت 250/=
بندرگوں کو کھولے پٹھوں کو مضبوط بنائے

اینٹی نوزل (نیزل ڈراپس)
الرجی، چھینکیں، پرانا نزلہ، زکام، کیرا ناک کا بدگوشت و ہڈی کے مکمل خاتمہ کیلئے (اینٹی نوزل کا بروقت استعمال دمہ اور سانس کی تکالیف سے محفوظ بناتا ہے)

ہائپرنل کیپسول
غصہ کی زیادتی اعصابی تناؤ چڑچڑاپن نیند کی کمی اور ہائی بلڈ پریشر ہذیان کا مکمل خاتمہ کیلئے قیمتی جڑی بوٹیوں کا نایاب فارمولا
100% نایاب جڑی بوٹیوں کے 100% حیرت انگیز نتائج

مشورہ و معلومات کیلئے [illegible] لنکرز 0345-2907501,0332-3574260
خواجہ میڈیکل اسٹور صدر کراچی، کمری دواخانہ صدر کراچی، برھانی یونانی اسٹور نیپیا روڈ کراچی۔

چاول ابالنے کے لیے چولہے پر پانی چڑھا دیں اور حسب ذائقہ نمک ڈال دیں، جب پانی کو ابال آنے لگے تو چاول ڈال دیں۔ اب جب چاول میں دو کنی رہ جائے تو اتار لیں اور چاولوں کا پانی نکال دیں اس کے بعد ایک بڑے دیگچی میں پہلے چاولوں کی تہہ لگائیں اور پھر سالن کی تہہ لگا کر دم پر رکھ دیں۔ پانچ منٹ بعد اتار لیں لذیذ چاول تیار ہیں۔

(حبیبہ اقبال۔ للیانی)

☆☆☆

میکرونی بریانی

اجـــزاء: میکرونی دو کپ، چاول دو کپ، ٹماٹر دو عدد (بڑے ٹکڑے کاٹ لیں)، پودینہ آدھی گٹھی، گرم مصالحہ پاؤڈر (آدھا چائے کا چمچہ)، لیموں ایک عدد، تیل آدھا کپ، زرد رنگ (تھوڑا سا)، لہسن ادرک کا پیسٹ (ایک کھانے کا چمچ)، نمک حسب ذائقہ۔

ترکیب: میکرونی کو ابال کر ٹھنڈے پانی میں ڈال دیں۔ پتیلی میں تیل گرم کر کے اس میں پیاز ڈال دیں۔ گولڈن ہو جائے تو اس میں لہسن ادرک پیسٹ، گرم مصالحہ پاؤڈر اور تھوڑا سا پانی ڈال کر اچھی طرح بھونیں۔ اب اس میں ٹماٹر، پودینہ اور ہری مرچ ڈال دیں۔ نمک ڈال کر اتنا بھونیں کہ تیل اوپر آ جائے۔ اب اس میں میکرونی چھان کر ملا دیں اور سارا تیل ایک الگ پیالی میں نکال کر رکھ لیں۔ چاولوں کو نمک ملے پانی میں ایک کنی رہنے تک ابال کر نتھار لیں۔ ایک پتیلی کو ہلکا سا چکنا کر کے آدھے چاول اس میں ڈال دیں، اب میکرونی مصالحے کی تہہ لگائیں اور اس پر لیموں سلائس مین ڈال کر نکال لیں۔ اس کے بعد بقیہ چاول ڈال دیں، الگ کیے ہوئے تیل میں زرد رنگ ملا کر چاولوں پر چاروں طرف ڈال کر دم لگا دیں۔ دس منٹ کے بعد چاولوں کو احتیاط سے مکس کریں، مزید پانچ منٹ کے لیے دم لگا دیں۔ منفرد اور مزیدار میکرونی بریانی تیار ہے، رائتے کے ساتھ گرم گرم سرو کریں۔

اگر مصالحہ چٹ پٹے کرنا چاہیں تو ہر مصالحے کی آدھی مقدار اور بڑھا لیں اور چاہیں تو میکرونی ڈالنے کی بجائے ایک پین میں تھوڑا سا آئل ڈالیں اور اس میں لہسن ادرک پیسٹ ڈالیں اور ساتھ ہی ڈیڑھ پاؤ قیمہ ڈال کر فرائی کر لیں۔ گل جائے تو تیار شدہ مصالحے میں میکرونی کی بجائے قیمہ ڈال دیں اور چاہیں تو قیمے کے اخروٹ کے سائز کے کوفتے تیار کر کے وہ بھی ڈال سکتے ہیں۔ کوفتہ بریانی منفرد طریقے سے تیار ہو جائے گی۔ کوفتوں کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ آدھا کلو باریک قیمے میں پانچ عدد ہری مرچ، ایک عدد چھوٹی پیاز اور تھوڑا سا لہسن ادرک پیس لیں اور پھر نمک، تھوڑا سا سفید زیرہ، سرخ مرچ حسب ذائقہ، کٹا ہوا گرم مصالحہ حسب ذائقہ، چٹکی بھر ہلدی اور باریک کٹا ہوا ہرا دھنیا ڈال کر مکس کریں اور چھوٹے چھوٹے کوفتے تیار کر لیں۔ اب ایک کڑاہی میں دو تین ٹیبل اسپون آئل ڈال کر ان کوفتوں کو ڈال دیں اور ڈھانپ کر دم پہ رکھ دیں۔ جب کوفتوں کا چھوڑا ہوا پانی خشک ہو جائے تو کوفتے تیار ہیں۔ اس طرح سے کوفتے تیار کر کے آپ فریج میں محفوظ بھی کر سکتی ہیں اور اچانک مہمانوں کی آمد پر جھٹ پٹ یہ بریانی تیار کر کے داد وصول کر سکتی ہیں۔ اب ہماری اماں حضور ہمیں پکار رہی ہیں اس لیے اب ہم اپنی ڈیوٹی کی طرف چلتے ہیں، ان شاء اللہ پھر کبھی اچھی اور سستی ڈشز کے ساتھ حاضر ہوں گے۔

(فرح مبین۔ گوجرانوالہ)

ملباری بریانی

دستر خوان نمبر کا اعلان پڑھتے ہی ذہن میں مختلف کھانوں کے نام گونجنے لگے۔ ہم چوں کہ ''ملباری'' ہیں اس لیے کھانے بھی لازماً وہیں کے تھے۔ مثلاً ارچی، بتری، اڈلی، مصالحہ ڈوما، ایما، مچھلی کی ڈشز اور ''ملباری بریانی''......

کافی غور و خوض کے بعد بالآخر نظرِ انتخاب ملباری بریانی پر ٹھہر گئی۔ وجہ اس کا منفرد ذائقہ و منفرد باورچی ہے ...... میں نے اس بریانی کو جب بھی کھایا ہے، اس منفرد اور پیارے باورچی ''حامد بھیا'' کے ہاتھ کا ذائقہ، محبت اور حس مزاح تینوں کا لطف اٹھایا ہے۔ اس لیے میں نے یہ ترکیب لکھوائی بھی اپنے اکلوتے بھائی حامد سلیمان سے ہے۔

اشیــــاء: چاول ایک کلو، مرغی کا گوشت ایک کلو، انڈے ایک درجن ابلے ہوئے، ٹماٹر ایک پاؤ، لہسن ادرک کا پیسٹ دو چمچ، تھوڑا سا زردے کا رنگ، ہری مرچ پچاس گرام، دھنیا ایک گڈی، پودینہ آدھی گڈی، پیاز ایک پاؤ، دہی ایک پاؤ، تیل حسب ضرورت، لال مرچ دو چمچ، ہلدی ایک چمچ، نمک حسب ذائقہ، آلو بخارے آدھی چھٹانک، بادام پچیس گرام، کشمش پچیس گرام، گرم مصالحہ (اگر اپنا ہے تو ایک چمچ، اور اگر پڑوس سے لیا ہے تو دو چمچ، ایک چمچ آئندہ کام آئے گا)، اور اس سب کے ساتھ بہت سا خلوص......

ترکیب: گوشت کو اچھی طرح دھو لیں اور پھر دہی، لال مرچ اور ہلدی لگا کر آدھا گھنٹہ کے لیے رکھ دیں۔ تیل گرم کر کے بادام اور کشمش فرائی کر لیں۔ ابلے ہوئے انڈے اور آلو بھی تل لیں پھر اسی تیل میں پیاز لال کر کے نکال لیں۔ اب ہری مرچ، دھنیا اور پودینہ تینوں کو باریک کاٹ لیں، ان کو بھی بھون لیں۔ باریک کٹے ہوئے ٹماٹر، ادرک لہسن اور ثابت گرم مصالحہ بھی ڈال دیں۔ پھر ان سب کو ٹماٹر گلنے تک بھونیں۔ پھر اس پیسٹ میں مصالحہ لگا ہوا گوشت ملا کر اچھی طرح بھونیں۔ اب ایک لیموں کا رس ڈالیں، آلو بخارے بھی ڈال دیں اور ہلکی آنچ پر گوشت گلنے کے لیے رکھ دیں۔ (اگر حمیدہ پکار رہی ہے تو چپکے سے جا کر آنچ تیز کر دیں' کچھ دیر بعد مصالحہ جل جائے گا اور آپ کو بہو کو سنانے کا موقع مل جائے گا۔) گوشت تیار ہو جائے تو چاول کا پانی ابالنے کے لیے رکھ دیں۔ اس میں گرم مصالحہ، نمک، دھنیا اور پودینہ کی چند پتیاں اور سفید زیرہ ڈال دیں۔ پانی ابل جائے تو چاول ڈال کر ایک کنی ابال آنے پر اتار لیں۔

تہہ لگا کر دم پر رکھنے سے پہلے گوشت میں انڈے اور آلو مکس کر لیں۔ پھر ایک تہہ مصالحے کی' پھر چاول کی تہہ' پھر مصالحے کی پھر باقی چاول کی تہہ لگا کر اوپر سے تلی ہوئی پیاز، بادام، کشمش اور زردے کا رنگ ڈال دیں اور دم پر رکھ دیں۔ پہلے پانچ منٹ چولہا تیز رکھیں پھر ہلکا کر لیں۔ جب خوب دم لگ جائے تو چولہا بند کر دیں۔ رائتہ سلاد بھی اگر ساتھ میں رکھ دیں تو مزہ دوبالا ہو جائے گا۔ پیش کرتے ہوئے انڈے ڈش کی سائیڈوں میں رکھیں۔ دستر خوان پر بیٹھ کر مسنون طریقے سے کھائیں اور میرے بھائی کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاک اللہ۔

(خولہ بنت سلیمان)

گاجری چاول

اشیاء: چاول ایک کلو، گڑ تین پاؤ، گھی حسب ضرورت، گاجریں ایک کلو کدوکش کی ہوئیں، نمک ایک چٹکی، سبز الائچی تین عدد، خشک میوہ حسب پسند۔

ترکیب: پہلے چاول بھگو کر رکھ دیں۔ دو کلو پانی ماپ کر برتن میں ڈالیں اور اس میں گڑ ڈال کر چاشنی بننے کے لیے رکھ دیں۔ جب چاشنی تیار ہو جائے تو کسی دوسری دیگچی میں گھی ڈال کر اس کو گرم کر لیں اور اس میں الائچی ڈال دیں۔ پکی ہوئی چاشنی اس میں ڈال کر ساتھ ہی گاجریں ڈال دیں۔ جب تین چار ابال آ جائے تو اس میں چاول ڈال دیں۔ جب پانی خشک ہو جائے تو خشک میوہ جات ڈال کر دم دے دیں۔ لیجیے نہایت عمدہ خوشبو کے ساتھ لذیذ گاجری چاول تیار ہیں۔ **(بنت فضل الرحمن)**

بیکنگ

چند ضروری احتیاطیں

بسکٹ، کیک اور پیسٹری گھر پر بنانے میں نہ صرف کفایت ہوتی ہے بلکہ یہ چیزیں اگر خود بنائی جائیں تو مہمانوں کی خاطر کسی بھی وقت بآسانی ہوسکتی ہے کیوں کہ عام طور پر بیکنگ میں زیادہ وقت نہیں لگتا اور پھر یہ بھی سہولت ہوتی ہے کہ ایک ہی دفعہ زیادہ مقدار میں بنا کر رکھے جاسکتے ہیں۔ بیکنگ میں اعلیٰ نتائج حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ چند اصولوں پر سختی سے عمل کیا جائے وہ اصول یہ ہیں:

(۱) جس کسی بھی رسالہ کتاب میں سے آپ کوئی بھی چیز بیک کرنے کا طریقہ پڑھیں، سب سے پہلے اسے اچھی طرح سے سمجھیں اور پھر اس پر سختی سے عمل کریں خاص طور پر مقدار کا خیال ضرور رکھیں کوئی بھی چیز لکھی ہوئی مقدار سے کم یا زیادہ نہ ڈالیں۔

(۲) بیکری کی اشیا بنانے میں ہمیشہ پسی ہوئی چینی استعمال کریں۔ ثابت چینی مکھن یا گھی میں بے حد مشکل سے حل ہوتی ہے۔

(۳) میدہ، نمک اور بیکنگ پاؤڈر کو باریک چھلنی میں دو یا تین بار چھان کر استعمال کریں۔ گو نمک کی مقدار بہت کم استعمال ہوتی ہے لیکن اس کو ڈالنا ضروری ہے کیوں کہ اس کے بغیر بیکنگ پاؤڈر کا ردِعمل نہیں ہوتا۔

(۴) بیکنگ شروع کرنے سے پہلے کم از کم آدھا گھنٹہ پہلے اوون کو جلا دیں تاکی اچھی طرح سے گرم ہوجائے۔ ٹھنڈے اوون میں بیکنگ ٹھیک نہیں ہوتی۔

(۵) ایک دفعہ اوون میں کوئی چیز رکھ دیں تو اس کے بعد اوون کا دروازہ بار بار نہ کھولیں اس طرح کرنے سے اوون کی حرارت میں کمی آجاتی ہے اور ہوا لگنے کی وجہ سے خاص طور پر کیک اور پیسٹری پوری طرح سے پھولتے نہیں۔

(۶) اوون سے نکالنے کے فوراً بعد کبھی بھی سانچے سے نہ نکالیں کیوں کہ گرم ہونے کی وجہ سے یہ چیزیں بہت نرم ہوتی ہیں اور ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے اوون سے نکال کر

ان چیزوں کو ٹھنڈی ہوا میں پڑا رہنے دیں اور پھر سانچے میں سے نکال کر استعمال کریں۔

(اقراء رحمت گلشن اقبال ،رحیم یار خان)

پیزا

بات ہو دسترخوان کی اور ہماری حاضری نہ ہو، یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ مسئلہ ہو پکانے کا یا پھر کھانے کا ہم ہمیشہ سے حاضر...... آخر اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری نعمتیں اپنے بندوں کے لیے ہی تو اتاری ہیں۔ دنیا میں کھانے سے پہلے سو پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ آخر وہ سو پاپڑ بیلے کس نے تھے؟

جب ہم نے اوون لیا تو سب سے پہلے کیک بنانے کی کوشش کی۔ جب کیک تیار کر کے کھانے والوں کے سامنے رکھا تھا تو اس قسم کے جملے سننے کو ملے: اس کے ساتھ چھری کی بجائے ہتھوڑی رکھنی تھی۔ یہ کاٹنے کی بجائے توڑ کے کھانے کا ہے۔ لیکن یہ ہماری عزت کوکنگ کا سوال تھا، ہم نے بھی مسلسل ٹرائی جاری رکھی۔ جب تک ہاتھ جوڑ کے وہ کیک اپنی اصلی حالت میں نہیں بن گیا ہم نے بھی پیچھا نہیں چھوڑا۔ آج جو ترکیب میں آپ کو بتاؤں گی، وہ پیزا کی ہے۔ کیونکہ ہمارے گھر کی مشہور چیزوں میں سے ایک پیزا بھی ہے۔ پائے بنانے کی ترکیب تو پہلے کسی رسالے میں چھپ چکی ہے۔ پیزا کی ترکیب کئی لوگوں نے پوچھی جو کہ اب پڑھ لیں گے۔

اشیاء: میدہ آدھا کلو۔ انڈا ایک عدد۔ کوکنگ آئل 2 چمچ کھانے کے خمیر 2 کھانے کے چمچ، چینی ایک چھوٹا چمچ، نمک ایک چھوٹا چمچ۔

ترکیب روٹی بنانے کی: ایک گلاس گرم پانی لے کر اس میں خمیر، نمک اور چینی ڈال کر گھول کر رکھ دیں۔ 15 منٹ بعد اس میں جھاگ سا بن جائے گا...... اب میدہ پرات میں ڈالیں، اس میں انڈا اور کوکنگ آئل ڈال کر خمیر والے پانی سے گوندھ لیں۔ اگر ایک گلاس پانی کم ہو تو اور ڈال سکتے ہیں۔ آٹا درمیانہ نرم ہو۔ نہ بہت سخت اور نہ بہت نرم۔ اس گندھے آٹے کو کسی پلاسٹک کے بند ڈھکن کے ڈونگے میں 3 گھنٹے کے لیے رکھ دیں، کچن میں ہی۔ (فرج میں نہیں) تقریباً تین گھنٹے بعد وہ پھول کر ڈبل ہو جائے گا۔

اوپر کا مصالحہ: مرغی یا قیمہ ایک پاؤ۔ ٹماٹر، شملہ مرچ، پیاز، ہری مرچ، نمک، کالی مرچ حسب ضرورت۔ سویا سوس، چلی سوس، سرکہ، 2،2 چمچ سب لے لیں۔ مائیونیز، چیڈر چیز اور موزریلا چیز (پنیر)، کیچپ۔

مرغی کو ابال کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیں اور ہڈیاں الگ کر دیں۔ تھوڑے سے کوکنگ آئل میں ایک درمیانہ پیاز چوپ کر کے ڈالیں مرغی بھی ڈال دیں فرائی کرتے ہوئے اس میں سویا سوس، چلی سوس، سرکہ، نمک، کالی مرچ اور ہری مرچیں کاٹ کر ڈال دیں اور بھون لیں۔

بنانے کی ترکیب:

اوون کو ذرا پہلے سے 180 ڈگری پر گرم کر لیں۔ پھر پیزا ٹرے یا پھر سلور کی پتیلی کا سیدھا ڈھکن لے لیں، اسے ذرا سا آئل لگا کر چکنا کر لیں۔ اب پیزا کا آٹا جو گوندھ کے رکھا تھا۔ اس کا بڑا سا پیڑا بنا کر بیل لیں۔ روٹی بیلی ہوئی تقریباً ایک انچ موٹی ہو۔ اسے پیزا ٹرے میں رکھیں۔ اور کانٹا (جس سے کھاتے ہیں) لے کر روٹی کو گود لیں۔ جیسے تندور کی روٹی میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں۔ اب روٹی کے اوپر کیچپ ڈال کر پوری روٹی پر پھیلا دیں۔ چمچ سے کیچپ میں تھوڑا سا چلی ساس، لہسن اور آرگینو ملا دیں۔ اب اس کے اوپر چیڈر چیز کدوکش کر کے پھیلائیں تاکہ پوری روٹی اچھی طرح ڈھک جائے۔ اب اوپر مرغی کا مصالحہ ڈال کر پوری روٹی پر پھیلا دیں۔ اوپر، شملہ مرچ، ٹماٹر اور پیاز گول گول کاٹ کر سجا دیں اور ان کے اوپر مائیونیز تھوڑا تھوڑا ٹپکا دیں۔ اور سب سے اوپر موزریلا چیز کدوکش کر کے پھیلا دیں اتنا کہ تقریباً اوپر سے سارا ڈھک جائے۔

نوٹ: موزریلا چیز جب اوپر لگتا ہے تو ساری چیزوں کو کور کر لیتا ہے۔ اب ٹرے کو اوون میں رکھ دیں۔ 20،15 منٹ بعد چیک کر لیں۔ روٹی کا کنارہ جو سامنے نظر آ رہا ہو گا اس میں کوئی ٹوتھ سٹک یا ماچس کی تیلی اندر ڈال کر نکالیں۔ اگر اس کے ساتھ آٹا کچا لگ کر آئے تو کچا ہے اگر صاف آئے تو پک گیا ہے۔ اور اوپر سے بھی مائیونیز کا کلر بدل جاتا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ پک گیا ہے۔ نکال کر گرم گرم چھری سے ٹکڑے کر دیں اور پیش کریں۔ **(صبا ملک)**

☆☆☆

پاستا اور گارلک بریڈ

اجزاء: پاستا (ابالے ہوئے) 400 گرام، قیمہ آدھا کلو، مشروم حسب پسند (اگر آسانی سے مل جائے تو)۔ ٹماٹر (باریک کٹے ہوئے) چار عدد، ہری پیاز (چھوٹی، باریک کٹی ہوئی) ایک عدد، نمک حسب ذائقہ، مرچ حسب ذائقہ، تیل آدھا کپ، ہری مرچ (باریک کٹی ہوئی) دو عدد، پنیر آدھی پیالی (کدوکش کر لیں)، کیچپ ایک پیالی، گاجر 3 عدد (باریک کاٹ لیں)، بند گوبھی 1 عدد (باریک کاٹ لیں)۔

ترکیب: ایک پین میں تیل ڈالیں۔ ہری پیاز ڈال کر براؤن کر لیں، پھر اس میں قیمہ، ٹماٹر، ہری مرچ، نمک، مرچ شامل کر کے بھون لیں، جب گھی چھوڑ دے تو چاہیں تو مشروم فرائی کر کے ڈالیں ورنہ پاستا اور کیچپ شامل کر لیں اور اچھی طرح ملا لیں، اب گاجر اور بند گوبھی ملا کر اس کو ایک ڈش میں بٹر پیپر بچھا کر ڈال دیں اوپر کدوکش کیا ہوا پنیر ڈالیں اور پھر اوون میں 45 منٹ کے لیے بیک کریں اور اگر چاہیں تو جب پنیر تھوڑا پگھل جائے تو لال مرچ کٹی ہوئی چھڑک دیں۔

گارلک بریڈ

اجزاء: فش بن (ترچھے ترچھے کاٹ لیں) 2 عدد، ہرا دھنیا (باریک کٹا ہوا) چائے کا ڈیڑھ چمچ، پنیر 2 کھانے کے چمچ، مکھن 2 کھانے کے چمچ، لہسن 5 کلیاں (کدوکش کر لیں)۔

ترکیب: لہسن، پنیر، مکھن اور ہرا دھنیا ملا لیں پھر بریڈ کے ترچھے ٹکڑے کر کے اس کے دونوں طرف یہ آمیزہ چمچ کی مدد سے لگائیں پھر اسے اوون میں اتنا گریڈ کریں کہ یہ سرخی مائل ہو جائیں۔ اسی طرح دونوں طرف کریں پھر گرم گرم پاستا کے ساتھ سرو کریں۔ **(بنت بکالی۔ کراچی)**

اشیاء: میدہ سوا کلو، گھی 3 چھٹانک، چینی ڈھائی چھٹانک، دودھ 7 چھٹانک، نمک معمولی سا، انڈے 2 عدد، بیکنگ پاؤڈر سوا چمچ چائے کا۔

ترکیب: سب سے پہلے انڈے پھینٹ کر بیکنگ پاؤڈر اور نمک ملا کر اس میں میدہ شامل کر دیجیے۔ میدے اور بیکنگ پاؤڈر کو پہلے کئی بار چھاننا ضروری ہے۔ پھر اس میں نصف گھی ملا کر یکجان کر لیجیے۔ پھر اسے چینی میں مکس کیے ہوئے دودھ میں گوندھ لیجیے۔ بچا ہوا گھی پگھلا کر اس میں سوتی کپڑے کی چار تہیں لگا کر اس میں بھگو دیجیے۔ چھوٹا ٹکڑا ہو۔ اب گوندھے ہوئے میدے کے پیڑے بنا لیجیے۔ اور پھر اسے گرم شدہ تنور میں لگائیے۔ جب پک کر شیرمال تیار ہو جائیں تو ان شیرمالوں پر گھی کا کپڑا پھیر دیجیے۔ روغنی نان تیار ہیں۔ **(بنت مہابت خان)**

شیرینی ہی شیرینی

م کی مٹھائی ہے جو ہمارے
ی برادری میں بے حد پسند
عموماً سردیوں میں زیادہ شوق
پ کو بھی اس کی ترکیب بتاؤں
د وصول کریں۔
400 سو گرام (گلاس کی شکل والا
س کا آٹا 400 گرام، الائچی 6
رام 15 گرام، پستہ 15 گرام،
صاف کر کے سوکھی ہوئی)۔
ب سے پہلے آٹے کو ہلکی آنچ پر 15
ون لیں (یہاں تک کہ آٹے میں بھننے
ے) پھر چولہے سے اتار کر ٹھنڈا ہونے
ں اس کے بعد گُڑ کو باریک باریک کھرچ
ک پتیلی میں گھی گرم کر کے اس میں الائچی
پیس کر) اور گُڑ ڈال دیں۔ جب گُڑ گل جائے
نا ہوا آٹا (ٹھنڈا کیا ہوا) ڈال دیں (دھیان
میں ابال نہ آنے پائے) آٹے کے ساتھ ہی
موٹا موٹا پیس کر ڈال دیں اور پھر چمچ سے ملا کر
لیں اور دو تین دفعہ چمچ چلا کر چولہے سے اتار لیں
رہے کہ یک جان کرتے وقت چولہے کی آنچ بالکل
ں ورنہ مٹھائی کی جگہ پتھر نظر آئے گا) اور ایک بڑے
ں رکھ کر کسی وزنی برتن سے یا پیالی کی مدد سے اس کو
یں اوپر سے خشخاش بھی پھیلا دیں۔ اب چھری کی
ے چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا لیں اور سکھانے اور ٹھنڈا
، کے لیے رکھ دیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے تو نکال کر کسی
میں رکھ دیں۔ مہمانوں کو پیش کرنے کے لیے
یوں کی بہترین مٹھائی ہے۔ بنائیے داد وصول کیجیے اور
یں اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے۔

(اہلیہ داؤد۔ صدر کراچی)

☆☆☆

منفرد سرائی پڈنگ

اشیاء: انڈے چھ عدد، دودھ ڈیڑھ لیٹر، چینی حسب ضرورت، پستہ حسب ضرورت، ملائی تین سے چار پلیٹ (روزانہ گھروں میں جو دودھ کے اوپر کی ملائی کی تہہ ہوتی ہے۔ دو تین دن تک اس تہہ کو سیدھی پلیٹوں میں جمع کرتی جائیں) یہ پڈنگ اس ملائی کے بغیر بھی تیار کی جا سکتی ہے۔ لیکن ملائی کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔

ترکیب: سب سے پہلے دودھ کو ایک کھلے منہ کی پتیلی میں ابال کر ہلکی آنچ پر رکھ دیں۔ ایک انڈہ لیں اس کو احتیاط سے توڑیں اس کی زردی علیحدہ ایک برتن میں جمع کرتی جائیں۔ زردی کا ایک قطرہ بھی سفیدی میں شامل نہ ہونے پائے۔ ایک پیالے میں سفیدی لیں اور اس کو بیٹر (الیکٹرک ہو تو زیادہ آسانی رہے گی) کی مدد سے اتنا پھینٹیں کہ وہ جھاگ کی شکل اختیار کر لے۔ اب اس جھاگ کو ابلتے ہوئے دودھ پر پھیلا کر ڈالیں دودھ پر ڈالتے ہی یہ جھاگ دار تہہ کی شکل اختیار کر لے گا۔ پہلے سے جمع شدہ ملائی کو پھیلی ہوئی Serving dishs میں تہہ لگا لیں اور اس تہہ پر یہ انڈے کی سفیدی کی تہہ رکھیں۔ اب باقی تمام انڈوں کی سفیدی کو اسی طرح باری باری پھینٹ کر دودھ میں پکاتی جائیں اور ملائی کی تہہ پر رکھ دیں۔ جگہ بھر جائے تو اس سفیدی کی تہہ کے اوپر ایک اور ملائی کی تہہ لگائیں اور پھر دوبارہ سفیدی کی تہہ لگائیں۔ اب اس کے اوپر تہہ باریک کاٹ کر ڈال دیں۔ دیکھنے میں یہ بہت خوب صورت لگے گا۔ اب دودھ جس میں سفیدی پکائی تھی اس میں حسب ذائقہ چینی شامل کریں اور انڈے کی زردی جو ہم علیحدہ کرتے جا رہے تھے ان کو پھینٹ کر دودھ میں شامل کر دیں ذرا سا گاڑھا ہونے پر ایک پیالہ جس میں سروس کرنی ہو ڈال دیں اور اوپر تہہ کی پستہ کی ہوائیاں چھڑک دیں۔ ٹھنڈا کر کے پیش کریں۔ سفیدی کو چمچ کی مدد سے کھانے کے پیالے میں نکالیں اس کے اوپر دودھ سے تیار کردہ زردی مائل آمیزہ ڈال کر مزے سے کھائیں یہ منفرد اور بہت ہی مزیدار پڈنگ ہے ٹرائی ضرور کیجیے گا۔ نوٹ: اس سویٹ ڈش کو "آئس ایگ پڈنگ" بھی کہتے ہیں۔ **(منیبہ ارشد کمال)**

☆☆☆

آلو کے شاہی رس گلے

اجزاء: آلو آدھا کلو، چینی ڈیڑھ پاؤ، انڈے دو عدد، بادام کتری ہوئی بیس عدد، ناریل کا برادہ ایک کپ، نمک دو چٹکی، کھویا آدھا پاؤ، پستے کترے ہوئے پندرہ دانے، کیوڑہ چند قطرے، تلنے کے لیے گھی حسب منشاء، چینی پسی ہوئی چار سے پانچ چمچے۔

ترکیب: ڈیڑھ پاؤ چینی سے ایک تار کی چاشنی پہلے سے تیار کر کے رکھ دیں۔ آلو ابال، چھیل کر باریک پیس لیں اس میں انڈے، نمک، بادام، ناریل کا برادہ آدھا کپ، کیوڑہ اور پستے ڈال کر اچھی طرح سے ملائیں اب ایک پلیٹ میں کھویا اور پسی ہوئی چینی ڈال کر اچھی طرح ملائیں اور چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا لیں ہتھیلی میں آلو کا آمیزہ رکھ کر اس میں کھوئے کی گولی رکھیں اور اس کا رس گلہ بنا لیں اس طرح سارے آمیزے کے رس گلے بنا لیں۔ گھی گرم کریں اور اس میں رس گلے تلیں۔ چاشنی کو گرم کریں اور تمام رس گلے اس میں ڈال کر اچھی طرح ڈھک دیں چولہا بند کر دیں اور دس منٹ بعد تمام رس گلے نکال لیں اب ایک پلیٹ میں ناریل کا برادہ پھیلائیں اور رس گلے اس میں الٹ پلٹ کریں تاکہ برادہ اچھی طرح لگ جائے۔ بادام، پستے چھڑک کر گرم گرم پیش کریں۔ **(عمارہ کنول بنت جمیل احمد۔ جھنگ سٹی)**

☆☆☆

لبِ شیریں

اجزاء: حلیب یا کوئی بھی ڈبے والا دودھ ایک کلو۔ کارن فلور ایک ڈونگے کا چمچ (خوب بھرا ہوا) چینی حسب ذائقہ، بالائی کریم ایک پیکٹ، کیوڑہ دو کھانے کے چمچ، موٹی سویاں آدھا پیکٹ، بادام اور پستہ پندرہ یا

میدے کی لذیذ پوریاں یا میٹھے رول

اشیاء: میدہ ایک پاؤ، انڈے دو عدد، چینی حسب ضرورت، دودھ آدھا لیٹر

ترکیب: میدے میں انڈے اچھی طرح مکس کریں پھر چینی ڈال کر اسے بھی خوب ملا لیں۔

اس کے بعد دودھ کے ساتھ میدے کو اچھی طرح گوندھ لیں لیکن اسے آٹے کی طرح سخت نہیں گوندھنا بلکہ پتلا رکھنا ہے۔ پھر توے پر گھی ڈالیں اور کسی کپ کی مدد سے گھی میں یہ آمیزہ ڈالیں اور اسے پھیلا کر ڈالنا ہے۔ بلکہ یہ پتلا ہونے کی وجہ سے خود ہی پھیلتا چلا جائے گا آپ نے پوری پتلی رکھنی ہے۔ جب ایک طرف خوب براؤن ہو جائے پھر دوسری سائڈ پلٹ کر براؤن کریں۔

بہترین نتائج کے لیے میدے کو تیار کر کے آدھا گھنٹہ رکھ دیں۔ اور چاہیں تو سبز الائچی کے بیج کے چند دانے بھی آمیزہ میں پیس کر ڈال دیں ثابت نہ ڈالیں۔ اب اسے مسنون طریقہ سے تناول کیجیے اور اپنے گھر والوں سے داد سمیٹیں۔ آپ ان پوریوں سے رول بھی بنا سکتی ہیں، اس کے اندر پسا ہوا ناریل اور چینی ڈال کر انہیں لپیٹ دیں بچے بہت شوق سے کھاتے ہیں۔

اہلیہ محمد صادق

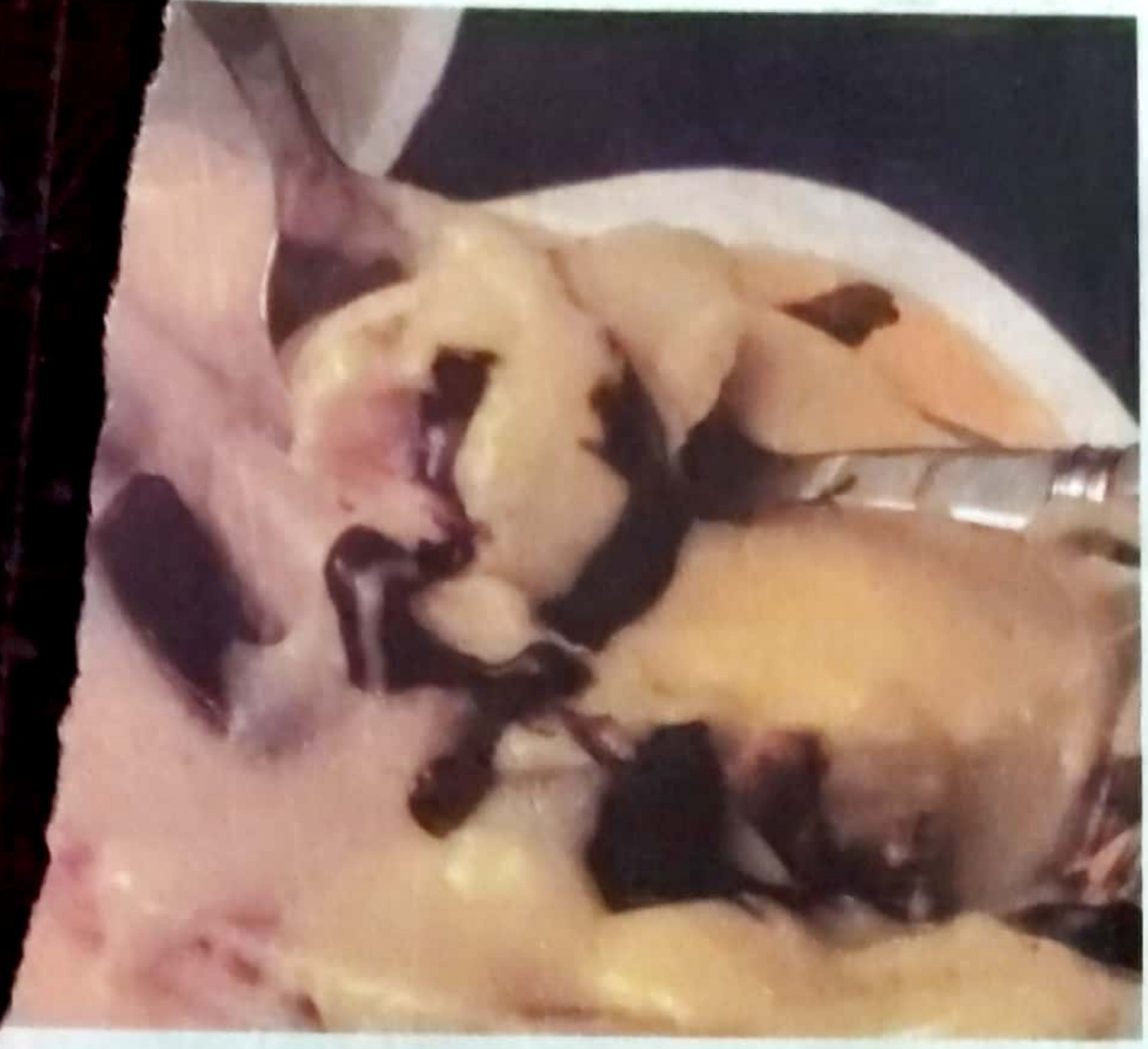

بیس عدد، کیلا چار عدد، سیب دو عدد درمیانی سائز۔

ترکیب: سب سے پہلے دودھ کو کسی بھی پتیلی میں ڈال کر اس میں کارن فلور خوب مکس کر لیں۔ اس کے بعد اس دودھ کو درمیانی آنچ پر چولہے پر رکھ دیں۔ چینی ڈال کر چمچ ہلاتے جائیں۔ جب گاڑھا ہو جائے تو چولہے سے اتار کر ٹھنڈا ہونے کے لیے رکھ دیں۔

اب ایک برتن میں سویاں ابال لیں۔ اور چھان لیں ایک اور برتن میں بادام میں تھوڑا سا پانی ڈال کر پانچ منٹ کے لیے گرم کریں تا کہ چھلکا آسانی سے اتر سکے۔ اب چھلکا اتار کر چھوٹا چھوٹا کاٹ لیں۔ پستہ بھی کاٹ لیں۔

اب اس ٹھنڈے دودھ میں سویاں، بادام، پستہ، کیوڑہ اور بالائی مکس کر لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے کے لیے فریج میں رکھ دیں۔ کیلا اور سیب چھیل کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ لیں۔ کوئی فروٹ جیلی بھی شامل کر لیں۔

جس وقت کھانا ہو اس وقت اس میں سیب اور کیلا مکس کر کے روٹی کے بعد نوش فرمائیں اور ہمیں ڈھیر ساری دعائیں دیں۔

نوٹ: یہ سویٹ ڈش میں ایک نہیں بہت مرتبہ بنا چکی ہوں اور جو بھی چکھتا ہے طریقہ پوچھے بغیر نہیں رہتا۔ آپ بھی اس کو آزمائیں بہت ہی لذیذ ڈش ہے۔

(یسریٰ حبیب۔ مردان)

فرنچ ٹوسٹ ودھ کسٹرڈ

اجزاء: بریڈ سلائسز چار عدد، دودھ ڈیڑھ پیالی، ونیلا کسٹرڈ دو چمچ، چینی چار چمچ، انڈے دو عدد، کافی ایک چمچ، گھی/ تیل فرائی کرنے کے لیے زردے کا رنگ چائے کا ایک چوتھائی چمچ۔

ترکیب: ایک پیالی دودھ میں کھانے کے دو چمچ چینی اور کسٹرڈ پاؤڈر ڈال کر پکا لیں۔ آدھ... بقیہ چینی، زردے کا رنگ اور انڈے ڈال... پھینٹ لیں۔ گھی گرم کریں اور بریڈ کے سلائس... میں ڈپ کر کے فرائی کریں کسی ٹرے میں سلیقے... رکھیں پھر کسٹرڈ اوپر ڈال دیں اور اس کے بعد... دیں۔ دیدہ زیب فرنچ ٹوسٹ کھانے کا لطف اٹھ...

(بنت علی احمد چوہان۔ سر...

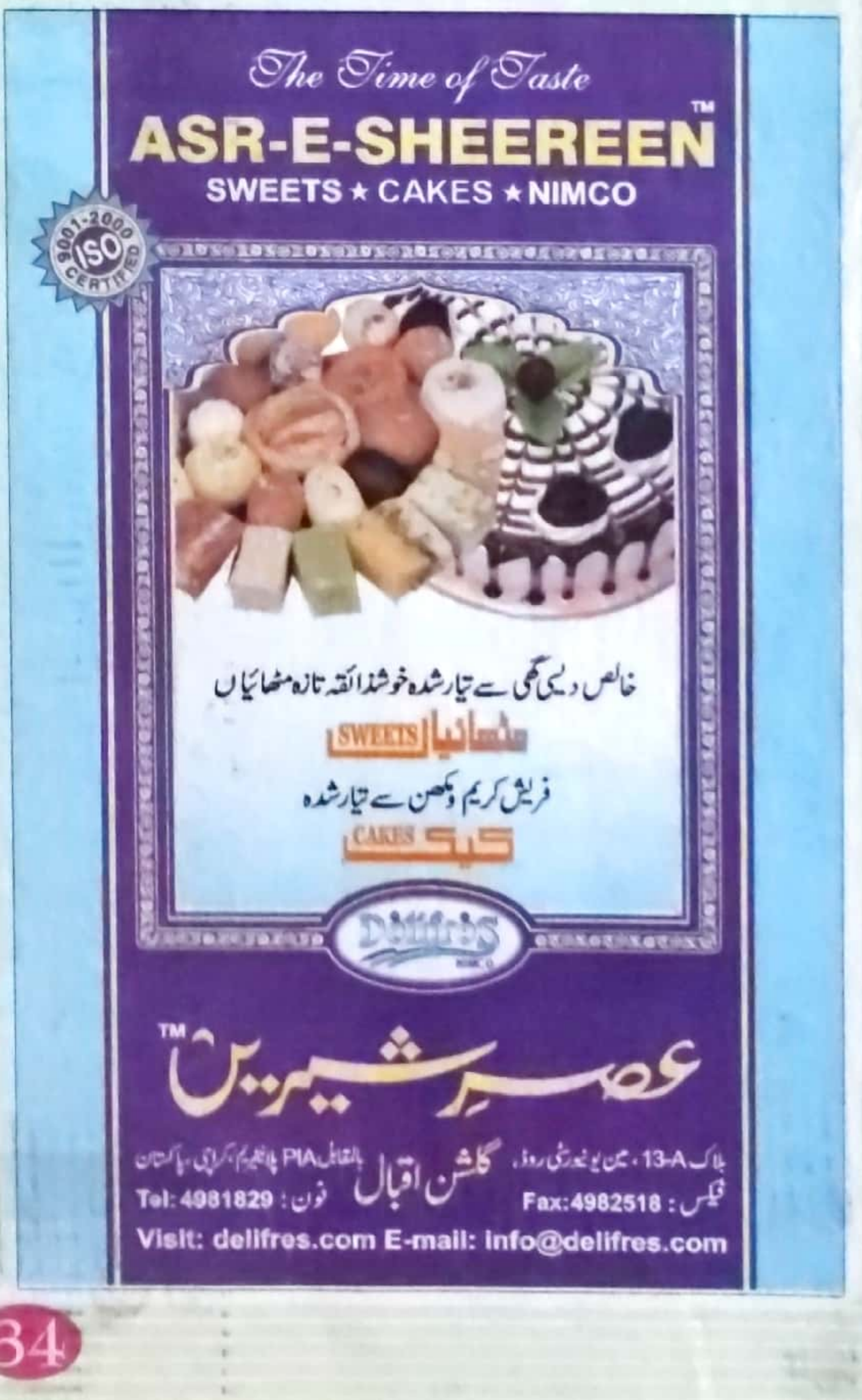

خواتین کا اسلام

328
بدھ 30 جمادی الثانی 1430ھ مطابق 24 جون 2009ء

www.zaibyjewellers.com
ZAIBY JEWELLERS
New and Unique Jewellery Collection
S.B. 7/70, Zaibunnisa Street, Saddar, Karachi-74400,
Ph: 5677786-5215455, Fax: +9221-5675967 Cell: 0321-9215455

بسم اللہ الرحمن الرحیم

القرآن

دُنیا کی محبت جہاد سے روکتی ہے

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

''بلاشبہ دنیا کی زندگی تو کھیل تماشا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیز گاری اختیار کرو تو تمہیں تمہارے اجر دے گا اور تم سے تمہارے مال نہیں مانگے گا''

(سورۂ محمد ۔ ۳۶)

معارف: یہ آیت سورۂ محمد کی ہے، سورۂ محمد میں جہاد و قتال سے متعلق مضامین بیان ہوئے ہیں، اسی لیے اس سورت کا دوسرا نام سورۃ القتال ہے۔ اس سورت کا مکمل ترجمہ وتفسیر پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے، اس لیے کہ اس سورت کو اگر کوئی خوب سمجھ کر پڑھ لے تو جہاد فی سبیل اللہ کی حقیقت کو آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔ اس سورت میں جہاں ایک طرف کفر کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے، وہیں دنیا کی ناپائیداری کو بھی خوب واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ آیت بالا میں بھی اسی حقیقت کا ذکر ہے۔ دراصل جہاد سے روکنے والی اصل چیز دنیا کی محبت ہی ہے، اس محبت میں جان کی محبت، مال کی محبت، اور اہل وعیال کی محبت سب شامل ہیں۔ اس لیے بتادیا کہ یہ سب چیزیں بہرحال ختم اور فنا ہوجانے والی ہیں اس لیے ان فانی اور عارضی چیزوں کی محبت میں آکر جہاد کے دائمی اجر وثواب سے محروم نہ ہونا چاہیے۔

امام ابوحیان رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اس آیت میں دنیا کی حقارت بیان فرمائی ہے کہ یہاں کے عیش وآرام کی خاطر جہاد میں سستی نہ کرو، کہ جہاد سے روکنے والی چیز انسان کے لیے دنیا کی محبت ہی ہوسکتی ہے جس میں اپنی جان کی محبت، اہل وعیال کی محبت، مال ودولت کی محبت سب داخل ہیں۔ اس لیے اس آیت میں بتادیا گیا کہ یہ سب چیزیں بہرحال ختم اور فنا ہونے والی ہیں، اس وقت ان کو بالفرض بچا بھی لیا تو پھر کیا؟ دوسرے وقت یہ چیزیں ہاتھ سے نکلیں گی۔ اسی لیے ان فانی اور ناپائیدار نعمتوں کی محبت غالب نہ آنے دو۔

الحدیث

نفلی روزے

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین روزے رکھتے تھے؟'' انہوں نے فرمایا: ''ہاں! آپ ہر مہینے تین روزے رکھتے تھے۔'' معاذہ نے پوچھا ''مہینے کے کس حصے میں رکھتے تھے؟''

ام المومنین نے فرمایا: ''اس کی کوئی فکر نہیں فرماتے تھے کہ مہینہ کے کس حصے میں رکھیں۔'' (صحیح مسلم)

تشریح: احادیث کی بہت سی روایات میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معمول کا ذکر ملتا ہے۔ نفل روزہ رکھنا عبادت ہے اور اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ رمضان کے روزے تو فرض ہیں ہی...... عام دنوں میں بھی وقتاً فوقتاً روزہ رکھنے کی فضیلت اور ترغیب آئی ہے۔ روزے کو روحانی تربیت اور تزکیۂ باطن میں خاص مقام حاصل ہے۔ اس سے نہ صرف تزکیۂ باطن ہوتا ہے، بلکہ تزکیۂ بدن بھی ہوجاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی زکوٰۃ ہے (جس کے نکالنے سے وہ پاک ہوجاتی ہے) اور جسم کی زکوٰۃ روزے ہیں۔ (ابن ماجہ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا معمول تھا۔ حضرت معاذہ چاہتی تھیں کہ انہیں معلوم ہوجائے کہ مہینے کے کن ایام میں یا مہینے کی کن تاریخوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے تاکہ انہی دنوں کا التزام کیا جائے۔ مگر قربان جایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی کے کہ آپ نے کوئی تاریخ یا دن متعین نہیں فرمائے تھے تاکہ امت پر اس کی پابندی کرنا بوجھ نہ بن جائے۔ بعض خاص ایام کے روزے مثلاً شوال کے چھ روزے، یوم عرفہ کا روزہ، نویں دسویں محرم کے دو روزے وغیرہ۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر نفلی روزوں کے لیے کوئی خاص التزام نہیں فرمایا۔ البتہ آپ صحابہ کرام کو ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵ اسلامی مہینہ) کے روزے رکھنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔

آثارِ صحابیات

صحابیات کی صلہ رحمی

ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا اپنے اعزہ واقرباء کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''میں نے زینب سے زیادہ دین دار، زیادہ پرہیز گار، زیادہ سچی اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والی عورت نہیں دیکھی۔''

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے ایک جائیداد وراثتاً پائی تھی اور ان کو ایک لاکھ کی رقم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دی تھی لیکن انہوں نے اس مال وجائیداد کو حضرت قاسم بن محمد اور حضرت ابن ابی عتیق پر جو ان کے قرابت دار تھے، ہبہ کردی۔

صحابیات کی صلۂ رحمی صرف مسلمان اعزہ کے ساتھ مخصوص نہ تھی بلکہ وہ کافر قرابت داروں کی قرابت کا بھی لحاظ کرتی تھیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہجرت کرکے مدینہ آئیں تو ان کی والدہ جو کافرہ تھیں، ان کے پاس آئیں اور مالی مدد مانگی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا وہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرسکتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!'' چناں چہ انہوں نے ان کی مدد کی۔

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک یہودی قرابت دار کے لیے ایک جائیداد کی وصیت کی تھی۔

ایسا ایمان دے جس کے بعد کوئی کفر نہ ہو

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَاناً وَّ یَقِیْناً لَیْسَ بَعْدَهٗ کُفْرٌ، وَرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ. (ترمذی)

اے میرے اللہ! میرے دل کو وہ ایمان ویقین عطا فرما جس کے بعد کسی درجہ کا بھی کفر نہ ہو (یعنی کوئی بات بھی مجھ سے ایمان کے خلاف سرزد نہ ہو) اور مجھے اپنی رحمت سے نواز دے جس کے طفیل دنیا اور آخرت میں مجھے عزت وشرف کا مقام حاصل ہو۔

تعمیر فکر

ایک دوسرے کا دکھ بانٹیے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

دل کے پھپھولے پھوڑنے ہوں تو آج اس کا بہت سامان ہے..... نگاہیں کبھی بوسنیا کے لٹے پٹے قافلوں کو تکتی تھیں تو کبھی چیچنیا کے مہاجروں پر دل بے بسی کے آنسو روتا تھا..... ابھی غزہ پر اسرائیلی دہشت گردی کے زخم مندمل نہیں ہوئے تھے..... کہ آج ہمیں اپنے ملک میں ھجرت کے مناظر دیکھنے کومل رہے ہیں..... مردان، صوابی اور دیگر جگہوں پر متاثرین جنگ کے کیمپوں میں ذرا جھانک کر دیکھیے..... وہاں زندگی کس قدر کٹھن، دردناک اور دل خراش ہے..... وہ خواتین جنہیں چشم فلک نے بھی کبھی آنکھ بھر کے نہ دیکھا ہوگا وہ قطاروں میں لگ کر مردوں سے راشن لینے پر مجبور ہیں.....

آج ہی صبح حضرت مفتی ابولبابہ صاحب کا کالم پڑھا..... دل کٹ کر رہ گیا..... انہوں نے ایک اسّی سالہ بڑھیا کی فریاد لکھی ہے..... یہ فریاد کیا ہے..... دل کے تندور سے نکلنے والی آتشیں آہ ہے..... اس خاتون نے خدوپل کی مسجد میں کھڑے ہو کر کہا تھا:

''پروردگار! آج تک تو تونے میرے ہاتھوں سے دوسروں کو دلوایا تھا..... آج تو مجھے دوسروں کے سپرد کر رہا ہے تو جانتا ہے کہ آج تک میں نے نامحرم سے کبھی بات تک نہیں کی..... آج میں نامحرموں کے سامنے اپنے بچوں کی ضرورتیں بیان کرنے پر مجبور ہو رہی ہوں''

کیا اس فریاد پر عرش کو جنبش نہ ہوئی ہوگی؟..... بے کسی کا شکار ایسی کتنی ہی خواتین ہوں گی جن کے قطرہ قطرہ گرتے آنسو غیرت الٰہی کو جوش دلا رہے ہوں گے..... آج جن لوگوں نے کفار سے ڈالر سمیٹنے کی خاطر لاکھوں ہم وطنوں کو بے گھر کیا ہے..... کیا وہ غضب الٰہی سے بچ پائیں گے؟

ہمارا مقتدر طبقہ کہاں کھڑا ہے؟ کس کے ساتھ کھڑا ہے..... اسے چھوڑیے آیئے ہم مل جل کر ایک دوسرے کا دکھ درد بانٹنے کی کوشش کریں..... فلاکت زدہ بہنوں بھائیوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کی کوشش کریں..... سسکتے بلکتے معصوم بچوں کے آنسو پونچھ لیں..... جن لوگوں نے اللہ کا قانون مانگا تھا..... شریعت چاہی تھی آج وہ کٹھن حالات کا شکار ہیں.....

آزمائش اور امتحان میں ہیں..... ہمارا بھی امتحان ہے کہ ہم کس طرح اپنے بھائیوں کی خدمت اور خبر گیری کرتے ہیں.....

آیئے آگے بڑھیے اور اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے اپنے بھائی بہنوں کا حق ادا کیجیے۔

جو خواتین وحضرات براہ راست رابطہ کرنا چاہیں ان کی سہولت کے لیے یہ نمبرز دیے جا رہے ہیں

0345-9364163

0321-2000775

0333-2318417

والسلام

محمد احمد حافظ

صدف صدف موتی

میرے بھائی! دنیا میں جو بھی وقت مل جائے وہ نہایت غنیمت ہے، اس کی قدر کرنی چاہیے، اور اس کو ضایع نہ ہونے دینا چاہیے، یہ زمانہ کھیتی کا ہے، اس کا ہر ہر سیکنڈ ہیرے اور زمرد سے زیادہ قیمتی ہے جس قدر بھی ہو اس کو ذکر الٰہی میں صرف کیجیے اتباع سنت کا ہمیشہ خیال رکھیے، یہی کمال ہے، یہی مطلوب ہے، یہی رضاءِ خداوندی کا موجب ہے۔

(شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ)

خط کتابت کا پتہ ''خواتین کا اسلام'' دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی فیکس: 021-6622240 فون: 021-6683301

خواتین کا اسلام انٹرنیٹ پر www.dailyislam.pk

چوری:

سوال: ایک شخص بجلی چور ہے، گھر میں بھی چوری کی بجلی، کھیت کا پانی بھی چوری کی بجلی سے حاصل کرتا ہے۔ ایسے شخص کے گھر کا کھانا کیسا ہے؟ (ایک بیٹی)

جواب: جس شخص کا مال حرام کا ہو یا ناجائز طریقے سے کمایا ہو، اس کے گھر کا کھانا جائز نہیں، لیکن بجلی چوری کے سبب پیداوار حرام نہیں ہوجاتی، کراہت و بے برکتی ضرور آجاتی ہے۔

خاوند سے گھر کا مطالبہ:

سوال: میرے میاں کراچی میں پڑھاتے ہیں۔ میرا ان کے ساتھ رہنا مشکل ہے، اس لیے کہ یہاں میری صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ سسرال والوں سے جھگڑا ہے، وہاں بھی نہیں جاسکتی۔ میاں سے کہتی ہوں، پنجاب میں مجھے گھر بنوادیں۔ آپ خود بھی یہیں آکر پڑھائیں، ورنہ میں اپنے میکے جاکر رہوں گی، کیا میرا مطالبہ جائز ہے؟ (ام طہٰ گوندل نیوملتان)

جواب: آپ کا یہ مطالبہ تو درست ہے کہ میاں الگ مکان مہیا کریں، یہ ان کی ذمہ داری ہے، لیکن یہ مطالبہ پورا کرنا ان پر ضروری نہیں کہ پنجاب ہی میں مکان بنوادیں۔ تاہم اگر کراچی کی آب و ہوا آپ کو موافق نہیں، صحت ٹھیک نہیں رہتی تو میاں کا اخلاقی فرض بنتا ہے کہ کراچی میں رہنے پر آپ کو مجبور نہ کریں، میکے رہنے کی اجازت دیدیں یا کسی دوسری جگہ رہائش رکھیں، جہاں کی آب و ہوا آپ کو موافق آجائے۔

بیوی میکے رہے تو خرچہ کس کے ذمہ ہے؟

سوال: اگر میاں کی اجازت سے بیوی میکے میں رہے تو خرچ کس کے ذمہ ہے؟ (ایضاً)

جواب: میاں کی اجازت سے میکے میں رہے تو خرچ میاں کے ذمہ ہے اور اگر میاں کی اجازت کے بغیر میکے میں رہے یا اجازت دینے کے بعد میاں واپس بلالے اور بیوی نہ آئے تو خرچ کی حقدار نہیں۔

اگر خاوند ظلم کرے:

سوال: بعض لڑکیاں کمزور اور نازک مزاج ہوتی ہیں اور ان کے خاوند بڑے ظالم اور جابر ہوتے ہیں۔ اس قدر ظلم کرتے ہیں کہ بسا اوقات بیچاری بیویاں جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں۔ اسی لیے بعض والدین اس ظلم کے خوف سے بچیوں کی شادیاں ہی نہیں کرتے۔ سوال یہ ہے کہ خاوند کے ظلم پر بیوی کو شکوہ شکایت یا احتجاج کا حق ہے یا نہیں؟ اور بیوی کے والدین اپنے داماد سے بازپرس کرسکتے ہیں یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب: والدین کی یہ سوچ تو غلط ہے کہ خاوندوں کے ظلم کا اندیشہ سے بچیوں کے رشتے ہی نہ کیے جائیں۔ جو ان بچیوں کو بٹھائے رکھنا بھی اپنی جگہ کوئی کم درجے کا ظلم نہیں۔ ایسی مایوس کن سوچ رکھنے کی بجائے والدین پر ضروری ہے کہ اپنی بچیوں کے لیے دیندار، نیک اور جوڑ کے رشتے تلاش کریں۔ اس گئے گزرے دور میں بھی نیک رشتے نایاب نہیں۔ باقی ظلم و زیادتی کسی بھی مخلوق پر ہو،

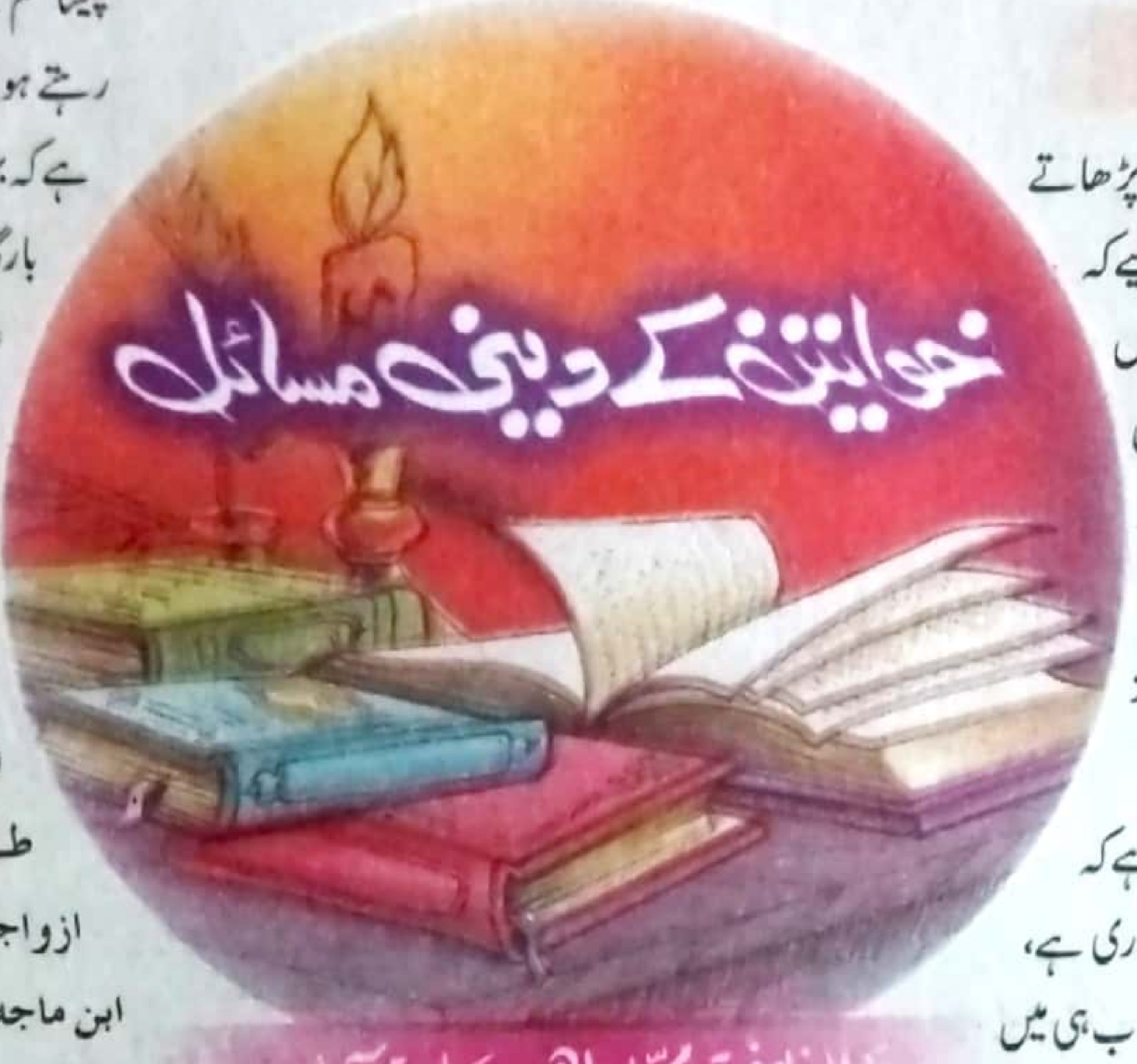

مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

بہت بڑا گناہ ہے اور بیوی کو حد سے زیادہ مار پیٹ کرنا، اس پر ظلم کرنا شرعاً جیسی قبیح حرکت ہے وہ تو ظاہر ہی ہے، اخلاق وانسانیت سے بھی گری ہوئی حرکت ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پر تنبیہ فرمائی، چنانچہ ارشاد فرمایا: **لا یجلد احد کم امرأته جلد العبد ثم یجامعها فی اخر الیوم الحدیث** (متفق علیہ)

''تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح (بے دردی سے) نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے، پھر (محتاج بن کر) دن کے آخری حصے میں اس سے صحبت بھی کرے۔''

ہاں اگر عورت نافرمان اور سرکش ہو اور اس کی اصلاح وتادیب کے لیے سختی ناگزیر ہو، تو مارنے کی گنجائش ہے، لیکن اعتدال کے ساتھ کہ خاوند چہرے پر نہ مارے، نہ اس قدر سختی سے مارے کہ جسم پر نشان پڑ جائیں اور یہ کہ یہ سزا مجبوری کے درجے میں ہو کہ جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ اسی لیے قرآن نے بھی اس کو آخری درجے میں رکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرما کر یہ ارشاد فرمایا: ''ولن یضرب خیارکم'' (اجازت کے باوجود تم میں سے پسندیدہ لوگ بیویوں کو ہرگز نہ ماریں گے) فقہاء نے تصریح کی ہے کہ مارنے کی سزا درج ذیل چار باتوں میں سے کسی ایک بات پر دی جاسکتی ہے۔

1) خاوند کی خواہش کے باوجود بیوی زینت و زیبائش اختیار نہ کرے۔
2) خاوند جماع کا خواہش مند ہو اور بیوی بلا عذر شرعی انکار کردے۔
3) بیوی غسل جنابت، نماز یا دیگر فرائض کی تارک ہو
4) بیوی خاوند کی اجازت اور مرضی کے بغیر گھر سے باہر نکل جائے۔

ہاں شرعی عذر مستثنیٰ ہے۔ مختصر یہ کہ بلاوجہ بیوی کو مارنا پیٹنا ظلم ہے۔ خاوند کے اس ظلم پر بیوی کو شرعی حدود میں رہتے ہوئے احتجاج کا حق ہے۔ چنانچہ حدیث میں تصریح ہے کہ بہت سی صحابیات اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرما کر ان کی شکایت کا ازالہ فرمایا کہ بیویوں کو مارنے والے لوگ تم میں پسندیدہ لوگ نہیں ہیں۔

فاطاف بال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نساء کثیر یشکون ازواجهن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لقد طاف بال محمد نساء کثیر یشکون ازواجهن لیس اولئک بخیار کم (ابوداؤد. ابن ماجه. دارمی)

میاں بیوی کے جھگڑوں کی بنیاد عموماً یہ ہوتی ہے کہ ہر ایک دوسرے سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرتا ہے، جبکہ شریعت کی تعلیم یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے اوپر عائد ہونے والے حقوق و فرائض کے لیے فکرمند ہو۔ اگر میاں بیوی بھی یہی اصول اپنالیں اور دونوں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی فکر میں لگ جائیں تو کبھی لڑائی جھگڑے بلکہ تلخ کلامی کی نوبت بھی نہ آئے۔

طلاق کی دھمکی دینا:

سوال: میاں بات بات پر بیوی کو طلاق کی دھمکیاں دیتا رہے، اس کی توہین و تذلیل کرتا رہے، کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **خیرکم خیرکم لاهله و انا خیرکم لاهلی الحدیث** (ترمذی وغیرہ) تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے حق میں بہترین ہے۔ اور میں اپنے اہل وعیال کے حق میں تم میں بہترین ہوں۔''

اس حدیث کے تناظر میں ہر شادی شدہ مسلمان اپنا جائزہ لے کہ اس میں کس قدر خیر و بھلائی ہے اور کس قدر شر وبرائی؟ طلاق حدیث کی رو سے مبغوض ترین چیز ہے۔ بیوی کی توہین کرنا، بے وجہ اسے طلاق کی دھمکیاں دینا، بدترین قسم کی ایذاء رسانی ہے۔ جس پر (باقی صفحہ نمبر 11 پر)

زندگی خواہشوں کا ایک دائرہ ہے

ابن ابی حاتم میں ہے کہ جب مسلمانوں نے ''غوطہ'' میں محلات اور باغات کی تعمیر اعلیٰ پیانے پر ضرورت سے زیادہ شروع کردی تو حضرت ابودرداءؓ نے مسجد میں کھڑے ہوکر فرمایا کہ اے دمشق کے رہنے والو! سنو! لوگ سب جمع ہوگئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا کہ ''تمہیں شرم نہیں آتی، تم خیال نہیں کرتے کہ تم نے وہ جمع کرنا شروع کردیا جسے تم نہیں کھاسکتے، تم نے وہ مکانات بنانے شروع کردیے، جو تمہارے رہنے سہنے کے کام نہیں آتے، تم نے وہ دور دراز کی آرزوئیں کرنی شروع کردیں جو پوری ہونی محال ہیں، کیا تم بھول گئے تم سے اگلے لوگوں نے بھی دولتیں جمع جتھا کرکے سنبھال کر رکھی تھیں۔ بڑے اونچے اونچے پختہ اور مضبوط محلات تعمیر کیے تھے، بڑی بڑی آرزوئیں باندھی تھیں، لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دھوکے میں رہ گئے، ان کی پونجی برباد ہوگئی، ان کے مکانات اور بستیاں اجڑ گئیں...... عاد کو دیکھو کہ عدن سے عمان تک ان کے گھوڑے اور اونٹ تھے لیکن آج وہ کہاں ہیں......؟ (تفسیر ابن کثیر)

اللہ سبحانہ وتعالےٰ فرماتے ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ''لوگ مال کو میرا فضل اور میری رضامندی کی دلیل جان کر مالداروں کے مثل بن جائیں تو میں کفار کو یہ دنیائے حقیر اتنی دیتا کہ ان کے گھر، ان کی چھتیں بلکہ ان کے کوٹھوں کی سیڑھیاں بھی چاندی کی ہوتیں، جن کے ذریعے یہ بالاخانوں پر پہنچتے اور ان کے دروازے ان کے بیٹھنے کے تخت ہی چاندی کے ہوتے اور سونے کے بھی،

میرے نزدیک دنیا کوئی قدر کی چیز نہیں، یہ فانی ہے، زائل ہونے والی ہے...... اور ساری مل جائے جب بھی آخرت کے مقابلے میں بہت ہی کم ہے...... ان (کافر) لوگوں کی اچھائیوں کے بدلے انہیں یہیں مل جاتے ہیں، کھانے پینے، رہنے سہنے، برتنے برتانے میں کچھ سہولتیں بہم پہنچ جاتی ہیں، آخرت میں تو محض خالی ہاتھ ہوں گے...... ایک نیکی باقی نہ ہوگی جو خداتعالیٰ سے کچھ حاصل کرسکیں۔

حدیث میں ہے کہ اگر دنیا کی قدر خداتعالیٰ کے یہاں ایک مچھر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو یہاں پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا، پھر فرمایا......

آخرت کی بھلائیاں صرف ان کے لیے ہیں جو دنیا میں پھونک پھونک کر قدم رکھتے رہے، ڈر ڈر کر زندگی گزارتے رہے، وہاں رب تعالیٰ کی خاص نعمتیں اور مخصوص رحمتیں جو انہیں ملیں گی ان میں کوئی اوران کا شریک نہ ہوگا۔

چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالا خانے میں گئے اور آپ نے اس وقت اپنی ازواج مطہرات سے ''ایلا'' کر رکھا تھا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی کے ٹکڑے پر لیٹے ہوئے ہیں جس کے نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر نمایاں ہیں۔ تو رو دیے اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیصر وکسریٰ کس آن بان اور کس شان وشوکت سے زندگی گزار رہے ہیں اور آپ خداتعالیٰ کے برگزیدہ، پیارے رسول ہوکر کس حال میں ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (یا تو لیٹے تھے) یا تکیہ لگائے بیٹھے تھا تو فوراً تکیہ چھوڑ دیا اور فرمانے لگے: ''اے ابن خطاب! کیا تو شک میں ہے؟ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں جلدی سے انہیں مل گئیں۔''

بنت مفتی عبدالرؤف سکھروی

ایک اور روایت میں ہے کہ ''کیا تو اس سے خوش نہیں کہ انہیں دنیا ملے اور ہمیں آخرت''

صحیحین وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''سونے چاندی کے برتنوں میں کھاؤ پیو نہیں یہ دنیا میں ان کے لیے ہیں اور آخرت میں ہمارے لیے ہیں'' اور دنیا میں یہ ان (کافروں) کے لیے اس لیے ہیں کہ دنیا رب تعالیٰ کے نزدیک ذلیل وخوار ہے۔

بعض آسمانی کتابوں میں ہے کہ اے ابن آدم! میں نے تجھے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے پس تو اس سے غفلت نہ کر، تیرے رزق کا ضامن میں ہوں تو اس میں بے جا تکلیف نہ کر، مجھے ڈھونڈ تاکہ مجھے پالے، جب تو نے مجھے پالیا تو یقین مان کہ تو نے سب کچھ پالیا۔ اور اگر میں تجھے نہ ملا تو سمجھ لے کہ تمام بھلائیاں تو کھو چکا۔ سن! تمام چیزوں سے زیادہ محبت تیرے دل میں میری ہونی چاہیے۔ (تفسیر ابن کثیر)

ایک بزرگ فرماتے ہیں میں ملک روم میں کافروں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوگیا تھا، ایک دن میں نے سنا کہ ہاتف غیبی ایک پہاڑ کی چوٹی سے بہ آواز بلند کہہ رہا ہے ''خدایا! اس پر بھی تعجب ہے جو تجھے پہچانتے ہوئے اپنی حاجتیں اور دوسروں کے پاس لے جاتا ہے، پھر ذرا ٹھہر کر ایک پرزور آواز لگائی اور کہا:

''پورا تعجب اس پر ہے کہ جو تجھے پہچانتے ہوئے دوسروں کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے وہ کام کرتا ہے جن سے تو ناراض ہوجائے۔ یہ سن کر میں نے بلند آواز

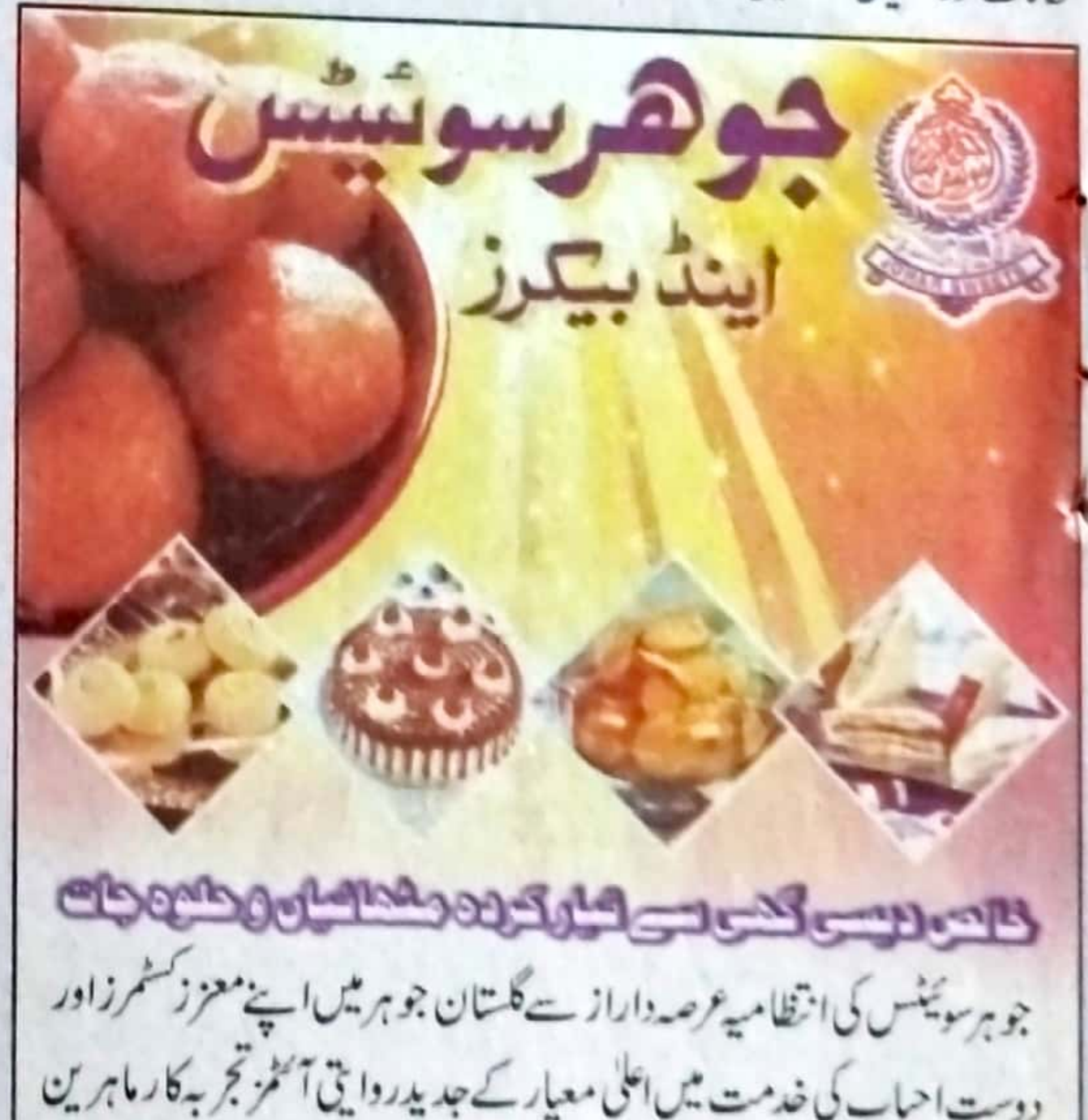

سے پوچھا کہ تو کوئی جن ہے یا انسان؟ جواب آیا کہ انسان ہوں تو ان کاموں سے اپنا دھیان ہٹا لے جو تجھے فائدہ نہ دیں اور ان کاموں میں مشغول ہو جا جو تیرے فائدے کے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے جس طرح تم میں روزیاں تقسیم فرمائیں ہیں اخلاق بھی تقسیم فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا تو اسے بھی دیتا ہے جس سے خوش ہو اور اسے بھی جس سے غضب ناک ہو، لیکن دین صرف انہی کو دیتا ہے جن سے اسے محبت ہے۔ پس جسے دین مل جائے، یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں۔ اس کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بندہ مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا دل مسلمان نہ ہو جائے اور اس کی زبان مسلمان نہ ہو جائے۔ اور بندہ ایمان دار نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے پڑوسی اس کی ایذاؤں سے بےفکر نہ ہو جائیں۔ لوگوں نے پوچھا ایذائیں کیا کیا ہیں؟ فرمایا دھوکہ اور ظلم۔ سنو! جو شخص مال حرام کمائے پھر اس میں سے خرچ کرے اللہ اسے برکت سے محروم رکھتا ہے۔ اگر وہ اس سے صدقہ کرے تو قبول نہیں ہوتا اور جتنا کچھ مال اپنے بعد باقی چھوڑ مرے وہ سب اس کے لیے دوزخ کی آگ کا توشہ بنتا ہے۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو بھلائی سے مٹاتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو یہ نصیحت فرمائی کہ لوگوں میں لگ کر اپنے آپ سے غافل نہ ہو جائے کیونکہ تم سے (تمہارے) اپنے بارے میں پوچھا جائے گا لوگوں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ ادھر ادھر پھر کر دن نہ گزار دیا کرو کیونکہ تم جو بھی عمل کرو گے وہ محفوظ کر لیا جائے گا۔ جب تم سے کوئی برا کام ہو جایا کرے تو اس کے بعد فوراً کوئی نیکی کا کام کر لیا کرو کیوں کہ جس طرح نئی نیکی پرانے گناہ کو بہت زیادہ تلاش کرتی ہے اور اسے جلدی سے پالیتی ہے اس طرح اس سے زیادہ تلاش کرنے والی میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ (بکھرے موتی)

آج! ہر انسان کا یہ حال ہے کہ وہ اپنی خواہشات کے حصول کے لیے دن رات ایک کر دیتا ہے۔ اگر خواہشات قبولیت کا لبادہ اوڑھ لیں تو زندگی مسرتوں سے ہمکنار ہونے لگتی ہے، لیکن اگر خواہشات حسرت کی صورت میں تبدیل ہو جائیں تو انسان کی زندگی دکھ اور کرب کی المناک تصویر بن جاتی ہے، آج ہم بھی...... خواہشات کے سمندر میں غوطہ زن ہو چکے ہیں۔ بیرونی ممالک کی تہذیب اور خوش رنگی ہمیں مارے ڈالتی ہے...... رہن سہن کی آسائشوں سے لیس ہونے کے لیے ہماری خواہش گھر کی سجاوٹ کے لیے ضروری ہر چیز کے لیے حسرت لیے ہوئے ہے...... اپنی ذات کے لیے فیشن اور میک اپ ہمیں ہمہ وقت متفکر رکھتا ہے...... ہم نے سادگی کو خود سے دور کر لیا ہے...... یہ ساری باتیں ہلاکت کی ہیں ترقی کی نہیں......

ذہن نشین رکھیں! سادگی میں آسانی اور خوبصورتی دونوں ہی مضمر ہیں...... سادگی زندگی کو سہل اور دلکش بناتی ہے، جس طرح ایک کنول اپنی حقیقت کو فراموش کرتے ہوئے کیچڑ میں جاذب و دلکش نظر آتا ہے اتنا حسین تو وہ کسی قیمتی گلدان میں بھی نظر نہیں آتا...... یہی فلسفہ انسانی زندگی پر بھی صادق ہے۔

پانچ سو اشرفیوں کی تھیلی

خذیمہ ایک شریف گھرانے کا فرد تھا۔ خوش حال زندگی بسر کرتا تھا۔ بڑے بڑے لوگوں سے اچھے اور گہرے تعلقات تھے۔ عزت اور دولت چلتی پھرتی دھوپ چھاؤں ہے۔ اس کا ستارہ گردش میں آیا اور آہستہ آہستہ اس کی مالی حالت اس قدر خراب ہوگئی کہ بدن پر کپڑے بھی سلامت نہ رہے کہ اپنے دوستوں کے پاس جا سکے۔ خذیمہ کی مفلسی اور پریشانی کا حال عکرمہ کو معلوم ہوا جو اس کا دوست اور صوبہ کا گورنر تھا۔ اس نے پانچ سو اشرفیوں کی تھیلی اپنی باندی کو دے کر رات کے وقت بھیجا کہ یہ تھیلی چپکے سے خذیمہ کے گھر میں ڈال آ۔ اس نے حکم کی تعمیل کی، جب صبح کو خذیمہ کی آنکھ کھلی اور چارپائی سے اٹھ کر صحن کی طرف آیا تو اس نے اشرفیوں کی تھیلی پائی۔ دل میں بہت خوش ہوا کہ یہ اللہ کی طرف سے مدد ہے، خواہ اس نے اس کا ذریعہ کچھ بھی بنایا ہو۔

پانچ سو اشرفیاں ملنے کے بعد اس نے اپنا ظاہر حال درست کیا اور سفر کر کے دارالخلافہ پہنچا۔ خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کا مہمان ہوا۔ جب خذیمہ دارالخلافہ میں خلیفہ کا مہمان تھا۔ عکرمہ گورنر کی شکایات خلیفہ تک پہنچیں۔ خلیفہ نے ان شکایتوں کو درست سمجھا اور خذیمہ سے کہا کہ میں عکرمہ کو معزول کر کے آپ کو گورنری پر مامور کرنا چاہتا ہوں۔ خذیمہ نے قبول کر لیا۔ جب پروانہ تقرری ملا تو اس کو لے کر خذیمہ عکرمہ کے پاس پہنچا اور عکرمہ سے گورنری سے چارج لے لیا۔ لیکن چارج دیتے وقت خزانہ عامرہ میں پانچ سو اشرفی کم تھیں۔ عکرمہ نے یہ کہا کہ یہ کمی پوری کرنے سے میں مجبور ہوں کیوں کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔

خذیمہ نے دربار خلافت کو حالات لکھے وہاں سے حکم ہوا کہ عکرمہ کو قید میں رکھا جائے جب تک سرکاری رقم داخل نہ ہو۔ اس نے حکم کے موافق عکرمہ کو جیل خانہ میں رکھا جب کچھ مدت گزر گئی اور رقم مطلوبہ نہ ملی تو دربار خلافت سے ڈبل سزا کا حکم صادر ہوا، اس کو دوہری بیڑیاں پہنائی گئیں۔ اور ان کی وجہ سے پاؤں میں زخم ہو گئے۔ عکرمہ کی لونڈی جیل خانہ میں اپنے آقا کو دیکھ کر روتی ہوئی واپس جا رہی تھی، کہ سامنے سے خذیمہ آ رہا تھا۔ اس نے رونے کا سبب پوچھا تو لونڈی نے کہا کہ عکرمہ کو نیکی کا اچھا بدلہ ملا ہے؟ وہ کبھی بھی اس جیل خانہ سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ خذیمہ نے کہا: ”کیوں اگر وہ آج واجب الادا رقم پانچ سو اشرفی ادا کرے تو ابھی چھوٹ سکتا ہے۔ لونڈی نے کہا: ”اس نے گورنری کے دور میں ایک پیسہ تنخواہ کے سوا نہیں لیا۔ مشکل سے گزر بسر ہوتی تھی۔ پانچ سو اشرفی میرے ہاتھ سے تمہارے گھر میں رات کے وقت پہنچوائی تھیں، پھر اسے اتنا موقع نہیں مل سکا کہ وہ خزانہ کی کمی پوری کر سکے۔ خذیمہ یہ سن کر سناٹے میں رہ گیا۔ اپنی گرہ سے پانچ سو اشرفیاں خزانہ میں داخل کر کے عکرمہ کو فوراً رہا کیا۔ دربار خلافت میں پہنچ کر سارا قصہ خلیفہ کو سنایا اور یہ درخواست کی کہ میں عکرمہ کے حق میں گورنری سے دستبردار ہوتا ہوں، اس بات میں ذرہ برابر شک نہیں کہ وہ مجھ سے بدرجہا بہتر ہے۔ خلیفہ نے عکرمہ کے لیے گورنری کا حکم صادر کر دیا۔ [بحوالہ: زرّیں کارنامے]

مرسلہ: طالبہ انیس بنتِ رفیق۔ رائیونڈ

کشکول

کفارہ مجلس کی دعا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی مجلس میں نامناسب باتیں ہو جائیں تو اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ [ترمذی ج ۲/۱۸۱]

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ.

﴿حافظ صائمہ حسن۔ چشتیاں﴾

عشق بلاخیز کا قافلۂ سخت جان:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”الاصابہ“ میں حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رومیوں سے جنگ کے دوران آپ چند مسلمانوں کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ شاہ روم نے کہا کہ آپ نصرانی بن جائیں تو میں آپ کو اپنی حکومت میں شامل کر لوں گا۔ لیکن حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے نصرانیت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کی وجہ سے شاہ روم نے انہیں تختۂ دار پر باندھ کر حکم دیا کہ ان پر تیر برسائے جائیں۔ لیکن جب دیکھا کہ آپ کے چہرے پر کسی قسم کے خوف کے آثار نہیں ہیں تو وہاں سے انہیں اتارا اور حکم دیا کہ دیگ میں پانی گرم کر کے کھولتے ہوئے پانی میں انہیں ڈال دیا جائے، اس میں ڈالنے کے لیے جب انہیں دیگ کے قریب لے جایا گیا تو رونے لگے۔ شاہ روم نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: ”رو اس لیے رہا ہوں کہ میری تمنا ہے کہ میرے لیے سو جانیں ہوں اور ہر جان قربانی کا اس طرح نذرانہ پیش کر کے اپنے رب کے حضور حاضر ہوں۔“

شاہ روم کو بڑی حیرت ہوئی، کہنے لگا ”تم میرے سر کو بوسہ دے دو تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔“ فرمانے لگے ”صرف مجھے نہیں، میرے ساتھیوں کو بھی“ شاہ روم نے کہا، ٹھیک ہے۔ چناں چہ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے اس کے سر کو بوسہ دیا اور شاہ روم نے حسب وعدہ تمام مسلمان قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آ کر حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے سر کو بوسہ دیا۔ [الاصابہ فی تمیز الصحابہ] ﴿ام عمار رضا۔ باب اقبال، کراچی﴾

جہاد فی سبیل اللہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی تعریف اس طرح فرمائی کہ......

”فرمایا! جہاد یہ ہے کہ تم بوقت مقابلہ کفار سے لڑو اور اس راستے میں خیانت نہ کرو اور نہ بزدلی دکھاؤ“ اور فرمایا: ”کافروں سے لڑنے کا نام جہاد ہے۔“ جہاد کے لغوی معنی محنت ومشقت کرنے کے ہیں اور شریعت میں کفار سے لڑنے میں اپنی پوری طاقت کو استعمال کرنے کا نام جہاد ہے۔ اس ضمن میں ایک ضروری بات سمجھنے کی یہ ہے کہ لفظ جہاد جہاں کہیں بھی سامنے آئے گا تو اس سے اصطلاح شریعت کے معنی ہی مراد ہوں گے۔ کیوں کہ اگر ہم اپنی مرضی سے لغوی معنی مراد لیں تو پھر کوئی بھی شخص ”صلوٰۃ“ کو کبھی اپنی مرضی سے لغوی معنی ”دعا“ کے معنی میں لے گا اور کبھی اصطلاحی معنی ”نماز“ کے معنی میں، اسی طرح زکوٰۃ کو اپنی مرضی سے کبھی ”پاکی“ کے معنی میں لے گا اور کبھی شریعت کی طرف سے مقرر کردہ زکوٰۃ مراد لے گا، اسی طرح حج کو کبھی اپنے گھر کے قصد کا معنی لے گا اور کبھی ”حج بیت اللہ“ مراد لے گا۔ لہٰذا...... آج جو جہاد کے معنی ہی پلٹ دیے گئے ہیں کہ...... مچھروں کے خلاف جہاد...... مہنگائی کے خلاف جہاد...... پولیو کے خلاف جہاد وغیرہ وغیرہ...... یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے اس کا شکار نہ بنئے۔ مغربی میڈیا اور پھر ہم خود بھی یہ اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔ افسوس! آج مسلمان دنیا کے دھندوں میں مشغول ہو کر ”جہاد فی سبیل اللہ“ کے اس مفہوم کو سرے سے بھول گئے یا جہاد کے معنی کو تبدیل کر کے اپنے معنی پہنا دیے، لہٰذا آج مسلمان ہر جگہ ظلم وستم کا شکار ہیں اور سارا کفر ایک ہو کر ان پر ٹوٹ پڑ رہا ہے......! ﴿ربنت ڈاکٹر خلیل﴾

چار چیزوں سے نفرت نہ کرو:

۱) زکام سے...... کہ وہ جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔
۲) پھوڑوں سے...... کہ وہ برص سے محفوظ رکھتے ہیں۔
۳) آشوب چشم سے...... کہ وہ اندھا ہونے سے بچاتا ہے۔
۴) کھانسی سے...... کہ وہ فالج سے بچاتی ہے۔

﴿ماخوذ۔ ق اہلیہ شاہ زیب﴾

زاہد حسین:

ہمارے ٹیچر مشتاق نامی لڑکے سے بہت بے زار تھے۔ مشتاق کا کمال یہ تھا کہ اسے جو بھی مضمون لکھنے کو کہتے، اس میں کہیں نہ کہیں سے ’میرا بہترین دوست‘ ضرور فٹ کر دیتا تھا، کیوں کہ یہ وہ واحد مضمون تھا جو اس کو فر فر یاد تھا، مثلاً اگر کہا جاتا کہ ’ریلوے اسٹیشن‘ پر مضمون لکھو تو وہ کچھ یوں لکھتا کہ ”میں اور میرے ماں باپ چچوں کی ملیاں جانے کے لیے ریلوے اسٹیشن گئے۔ وہاں گاڑی کھڑی تھی اور گاڑی میں میرا بہترین دوست زاہد حسین بیٹھا تھا۔ زاہد حسین میرا کلاس فیلو ہے اس کے تین بہن بھائی ہیں۔ اس کا باپ محکمۂ پولیس میں آفیسر ہے۔ زاہد حسین بہت اچھا لڑکا ہے وغیرہ وغیرہ۔“

اگر ہمارے ٹیچر ’استاد‘ پر مضمون لکھنے کو کہتے تو وہ لکھتا کہ ماسٹر افتخار میرے پسندیدہ استاد ہیں۔ ایک روز میں ان کے گھر گیا، وہاں میرا بہترین دوست زاہد حسین بیٹھا تھا۔ زاہد حسین میرا کلاس فیلو ہے، اس کے تین بہن بھائی ہیں، اس کا باپ محکمۂ پولیس میں آفیسر ہے۔ زاہد حسین بہت اچھا لڑکا ہے۔ غرض کسی بھی موضوع پر مثلاً کرکٹ کا میچ ہو یا پکنک‘ وہاں کوئی اور ہو یا نہ ہو زاہد حسین ضرور موجود ہوتا۔ تنگ آ کر ماسٹر صاحب نے ایک بار اسے کہا کہ دیکھو یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ہر جگہ تمہارا دوست زاہد حسین موجود ہو! اس لیے آج تم ہوائی جہاز پر مضمون لکھو اور یاد رکھو کہ ہوائی جہاز میں زاہد حسین موجود نہیں ہے۔ دوسرے دن مشتاق نے جو مضمون لکھا، وہ کچھ اس طرح سے تھا: ”میں اپنے ماں باپ کے ساتھ ائرپورٹ گیا وہاں جہاز کھڑا تھا۔ جہاز کے دو پر تھے، مگر جہاز میں زاہد حسین نہیں تھا، پھر جہاز اڑنے لگا، میں اور میرے ماں باپ جہاز میں بیٹھ گئے۔ میں نے کھڑکی سے نیچے جھانکا تو زمین پر میرا بہترین دوست زاہد حسین جا رہا تھا۔ زاہد حسین میرا کلاس فیلو ہے۔ اس کے تین بہن بھائی ہیں۔ اس کا باپ محکمۂ پولیس میں آفیسر ہے۔ زاہد حسین بہت اچھا لڑکا ہے۔“

ماسٹر صاحب نے مولا بخش اٹھا لیا اور مشتاق غریب کا جلوس نکال دیا۔ [کتاب گزارہ نہیں ہوتا سے اقتباس]

﴿مرسلہ: صائمہ خالد اعوان، میرا ہزار خان﴾

پوری راحت جنت میں ہوگی:

دنیا میں پوری راحت کی تو آدمی ہوس ہی نہ کرے پریشانی تو جنت ہی میں پہنچ کر ختم ہوگی۔ پورا آرام تو آخرت ہی میں ملے گا، اور جس مصیبت سے آخرت بنتی ہو وہ مصیبت نہیں...... البتہ دعاء ہمیشہ عافیت کی کرنی چاہیے کہ وہ نعمت ملے جس کا تحمل ہو سکے۔ [حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کے ملفوظات سے]

مندر سے مسجد تک

آمنہ انجو دیوی

میں پوری دنیا میں شرک و بت پرستی کے سب سے بڑے ملک کے سب سے بڑے شرک و بت پرستی کے مرکز میں پیدا ہوئی۔ رشی کیش میں چار بڑے آشرموں میں سے ایک بڑے آشرم کے ذمے دار میرے پتا جی (والد صاحب) ہیں، جو بہت مشہور ہیں اور ہندوستان کے بڑے پنڈت جانے جاتے ہیں۔ میں ۲۰ اپریل ۱۹۸۵ء کو رشی کیش میں پیدا ہوئی۔ میرا نام میرے گھر والوں نے انجو دیوی رکھا۔ میرے ایک بڑے بھائی اور بڑی بہن ہیں۔ ابتدائی تعلیم رشی کیش کے ایک انگلش میڈیم اسکول میں ہوئی، جسے ہمارے پتا جی کا ٹرسٹ چلاتا ہے۔ میں نے ہائی اسکول کے بعد سائنس میں انٹرمیڈیٹ، اس کے بعد بی ایس سی کیا اور اس سال ایم ایس سی کر رہی ہوں۔

میرے ربّ کریم نے جس کی شانِ ہدایت نے مجھے اپنی گود میں اٹھالیا ہے، یہ اسی کی شان ہے کہ وہ روز رات کے اندھیرے سے دن کو نکالتا ہے، ایسے ہی میری زندگی کو بھی بت پرستی کے اندھیرے سے اس ربّ کریم نے ایمان کے اجالے میں نکالا۔ اس کا سبب یوں بنا کہ ہمارے آشرم میں ایک گھناؤنا حادثہ پیش آیا۔ ایک ہندو بہن اپنی جوان بچی کے ساتھ پوجا کے لیے آئی۔ ایک سادھو جو چند مہینے پہلے ہی یہاں آیا تھا، اس نے ان کو کچھ دینے کے بہانے اپنے پاس بلا کر اپنے ساتھی کے ساتھ ان دونوں سے منہ کالا کیا، بعد میں یہ بات کھل گئی۔ پورے آشرم میں چرچا ہوا اور مجھے بھی معلوم ہوا۔ میں نے اپنے پتا جی (والد صاحب) سے کہا کہ ''اس آشرم کو ان تمام سادھوؤں کے ساتھ آگ لگا دینی چاہیے، بلکہ آپ کو اور ہم سب کو بھی سزا کے طور پر جل جانا چاہیے کہ آشرم کے ذمے دار آپ ہیں۔''

اس واقعہ کے بعد سے مجھے آشرم سے نفرت ہوگئی اور میں نے پوجا کے لیے جانا بند کر دیا۔ ایک رات میں سوئی تو خواب میں دیکھا کہ میں آشرم میں پوجا کے لیے گئی ہوں، اچانک میرے پیچھے دو سادھو لگ گئے، وہ مجھے پکڑ کر اپنے کمرے میں لے جانے لگے۔ میں کسی طرح چھڑا کر بھاگی، وہ بھی میرے پیچھے دوڑے۔ میں دوڑتی رہی، وہ بھی میرے پیچھے مجھے پکڑنے کے لیے دوڑتے رہے۔ ان میں سے ایک ہمارے آشرم کے وہ سادھو تھے جن کو ان کی بزرگی کی وجہ سے سب مہاراج کہتے ہیں، میں نے دیکھا کہ وہ پچاس سال کی عمر کے باوجود میرے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔ میں تھک کر ہلکان ہوگئی تھی اور خواب میں بھی مجھے یہ خیال آرہا تھا کہ بس اب میری ہمت جواب دے چکی ہے، یہ مجھے ضرور پکڑ لیں گے اور میری عزت لوٹ لی جائے گی۔ عین اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک چھوٹی سی مسجد کے دروازے پر ایک مولوی صاحب چشمہ اور ٹوپی لگائے کھڑے ہیں، وہ مجھے دیکھ کر بولے، ''بیٹا! رکو، ادھر آجاؤ، یہاں مسجد کے اندر آجاؤ۔''

میں جان بچا کر مسجد کے اندر داخل ہوگئی۔ انہوں نے فوراً دروازہ بند کرلیا اور بڑی محبت سے بولے: ''بیٹا! اب یہ تمہارا گھر ہے، یہاں تمہیں کوئی بری آنکھ سے بھی نہیں دیکھ سکتا۔'' پھر میری آنکھ کھل گئی، میری عجیب سی کیفیت تھی۔ رات کے تین بج رہے تھے۔ اس کے بعد صبح تک میری آنکھ نہیں لگی۔ مجھ پر اس خواب کا ایسا اثر تھا، جیسے یہ واقعہ میرے ساتھ جاگتے میں ہوا ہو۔ عجیب بے تابی سی مجھ پر سوار تھی۔

دن میں دس بجے میرے دل میں خیال آیا کہ ان پنڈتوں سے میری عزت بچنے والی نہیں۔ مجھے مولویوں کو تلاش کرنا چاہیے، شاید اسلام میں میری عزت بچ جائے۔ میں نے اپنے آپ کو سمجھایا کہ یہ سپنا (خواب) ہے، کوئی حقیقت تو نہیں، مگر جیسے اندر سے مجھے کوئی جھنجھوڑ رہا تھا کہ یہ خواب تو ہے، مگر سوسچائیوں سے بڑھ کر سچا ہے۔ اس کشمکش میں میرے دل میں ایک خیال آیا کہ میں اپنے موبائل سے ایسے ہی کسی انجانے فون نمبر پر کال ملاؤں۔ اگر وہ فون کسی مسلمان کے فون پر مل گیا تو میں سمجھوں گی کہ اسلام میں ہی میری عزت بچے گی، مجھے مسلمان ہو جانا چاہیے اور اگر فون کسی ہندو کا ملا تو میں سمجھوں گی کہ یہ صرف خواب تھا۔

میں نے من ہی من میں اپنے مالک سے پرارتھنا (دعا) کی کہ اے میرے مالک! میرے لیے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دے۔ یہ دعا کر کے میں نے فون ملایا۔ گھنٹی بجی اور دوسری طرف کسی آدمی نے فون اٹھایا تو میں نے پوچھا کہ آپ کون صاحب بول رہے ہیں؟ انہوں نے کہا، میں محمود بول رہا ہوں۔ میں نے کہا'' کہاں سے بول رہے ہیں؟''

انہوں نے کہا،

''مظفر نگر ضلع کے فلاں گاؤں سے بول رہا ہوں۔''

میں نے کہا۔'' مجھے مسلمان ہونا ہے۔'' وہ بولے، ''مسلمان کیوں ہونا چاہتی ہو؟''

میں نے کہا کہ اسلام سچا دھرم ہے اور اسلام ہی میں ایک لڑکی کی عزت بچ سکتی ہے۔ وہ کہنے لگے'' تم کہاں سے بول رہی ہو؟'' میں نے کہا، رشی کیش سے...... انہوں نے بتایا کہ مسلمان ہونے کے لیے آپ کو پھلت ہمارے حضرت کے پاس جانا ہوگا، ان کا نام مولوی محمد کلیم صدیقی ہے۔ پھلت ضلع مظفر نگر میں کھتولی کے پاس گاؤں ہے، میں ان کا فون نمبر آپ کو دے دیتا ہوں۔ میں نے کہا، ''ضرور دے دیجیے۔'' انہوں نے کہا کہ ابھی میرے پاس نہیں ہے۔ ایک گھنٹہ بعد تم فون کر لینا، میں تلاش کر لوں گا۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اگر اسلام قبول کروں گی تو میرے گھر والے تو مجھے نہیں رکھ سکتے، تو پھر میں کہاں رہوں گی؟

انہوں نے بڑی شفقت بھرے لہجے میں کہا، ''میرا ایک بڑا بیٹا تو ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گیا ہے، میرا ایک دوسرا لڑکا ہے، جس کی عمر ابھی پندرہ سال ہے، اگر تم مسلمان ہوگئی تو میں تمہاری اس سے شادی کر دوں گا اور تم میرے گھر میں رہنا۔''

میں نے کہا کہ وعدہ یاد رکھیے گا۔ انہوں نے کہا کہ یاد رہے گا۔ مجھے بے چینی تھی اور ایک گھنٹہ انتظار کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ پچاس منٹ کے بعد میں نے فون کیا، مگر ان مولوی صاحب کا فون نہ مل سکا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ان کو فون کرتی رہی اور معذرت کی کہ آپ کو پریشان کر رہی ہوں، مگر مجھ سے بغیر اسلام کے رہا نہیں جاتا۔ انہوں نے کہا: ''صبح کو میں خود تمہیں فون کروں گا۔''

بڑی مشکل سے صبح ہوئی، نو بجے تک میں انتظار کرتی رہی، نو بجے کے بعد میں نے فون کیا، فون نہ ملا، انہوں نے بتایا کہ میں نے آدمی بھیجا ہے بڈولی، وہ وہاں سے فون نمبر

لے کر آئے گا۔ ساڑھے گیارہ بجے فون ملا۔

میں نے فون نمبر لے کر مولوی کلیم صاحب کو فون کیا۔ فون کی گھنٹی بجی، مولوی صاحب نے فون اٹھاتے ہی کہا:

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!''

میں نے کہا: ''جی سلام، کیا آپ مولوی کلیم ہی بول رہے ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''جی کلیم بول رہا ہوں۔''

میں نے کہا کہ مجھے مسلمان ہونا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا، آپ کہاں سے بول رہی ہیں؟ میں نے کہا، رشی کیش سے...... مولوی صاحب نے کہا کہ آپ کیسے آئیں گی؟ میں نے کہا، اکیلے ہی آؤں گی۔ مولوی صاحب نے کہا، فون پر ہی آپ کلمہ پڑھ لیجیے۔ میں نے کہا کہ فون پر بھی مسلمان ہو سکتے ہیں؟ کہا کہ ہاں، کیوں نہیں ہو سکتے؟ بس اپنے مالک کے لیے جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے، اس کو حاضر و ناظر جان کے سچے دل سے کلمہ پڑھ لیجیے کہ اب میں مسلمان بن کر قرآن اور اس کے سچے نبی کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گزاروں گی۔

میں نے کہا، پڑھا دیجیے!...... مولوی صاحب نے کلمہ پڑھایا اور کہا کہ اب ہندی میں اس کا ارتھ (ترجمہ) بھی کہہ لیجیے، ابھی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ میرے فون میں پیسے ختم ہو گئے اور اچانک بات کٹ گئی۔ میں جلدی سے بازار گئی اور فون میں پیسے ڈلوائے، مگر اس کے بعد مولوی صاحب کا فون نہیں مل سکا۔ میں بہت تلملاتی رہی اور اپنے کو کوستی رہی کہ انجو! تیرے من میں ضرور کوئی کھوٹ ہے، تبھی تو تیرا ایمان ادھورا رہا۔ میں اپنے مالک سے دعا کرتی رہی کہ اے میرے سچے مالک! آپ نے شرک کے اندھیرے میں میرے لیے ایمان کا نور نکالا، میں تو گناہ گار ہوں، میں ایمان کے لائق کہاں ہوں، مگر آپ تو داتا ہیں، جس کو چاہیں بھیک دے سکتے ہیں۔

تیسرے روز میں نے خوب رو رو کر دعا کی اور فون ملایا تو فون مل گیا۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ میں نے کہا: ''مولوی صاحب! میری گناہ گار آتما (روح) کی وجہ سے میرا ایمان ادھورا رہ گیا تھا۔ فون میں پیسے ختم ہو گئے تھے۔ اس کے بعد لگاتار آپ کو فون کرتی رہی، مگر ملتا نہیں تھا۔''

مولوی صاحب نے بڑے پیار سے کہا: ''بیٹا! آپ کا ایمان بالکل پورا ہو گیا تھا۔ میں خود سوچ رہا تھا کہ میں ادھر سے فون ملاؤں، مگر میں اس وقت نوائیڈا میں ایک پروگرام میں جا رہا تھا، ہمارے ساتھی ایک ضروری بات کر رہے تھے، اس کی وجہ سے میں فون نہ کر سکا۔ پھر ایسی مصروفیت رہی کہ فون بس برائے نام کھولا۔''

میں نے کہا: ''پھر بھی آپ مجھے دوبارہ کلمہ پڑھا دیجیے۔'' بس یہ کہنا تھا کہ اچانک فون دوبارہ کٹ گیا۔ (جاری ہے)

ڈائری لکھنے کا مشغلہ

کبھی کبھی انسان اپنے اردگرد کے ماحول سے کٹ کر اپنے آپ میں گم ہو جانا چاہتا ہے۔ تب وہ چاہتا ہے کہ اسے کوئی ڈسٹرب نہ کرے...... کوئی اس کی تنہائی میں خلل انداز نہ ہو، جب کبھی یہ کیفیت مجھ پر طاری ہوتی ہے تو میں ہر طرف سے یکسو ہو کر اپنی ڈائری کا سہارا لیتی ہوں...... جی ہاں! تب میری ڈائری میری بہترین رفیق ہوتی ہے۔ گئے دنوں کی یادیں یکلخت میرے سامنے آ جاتی ہیں...... اچھی دوستوں کا تعلق، بیتے ہوئے واقعات جن میں کچھ کی یادیں بہت خوشگوار ہیں تو بہت سے ایسے بھی ہیں جنہیں یاد کر کے غم کے ناخن بھرنے لگتے ہیں...... اور کئی واقعات حسرت کی تصویر بنے نگاہوں کے سامنے آ کر گھورنے لگتے ہیں...... یوں کچھ وقت ان یادوں کے سہارے بتا کر جب تنہائی کے خول سے باہر نکلتی ہوں تو مجھے زیست گزارنے کے لیے ایک نیا ولولہ اور حوصلہ مل جاتا ہے۔

آج میری شادی کو دس برس گزر چکے ہیں...... ننھے منے بچے ہیں...... اللہ تعالیٰ کی یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ میں اس پالن ہار کا شکر ادا نہیں کر پاتی ہوں۔ یادوں کے ہیرے جواہر تلاشتی ہوں تو عجیب سی سرشاری طاری ہو جاتی ہے۔ آپ بھی ڈائری لکھ سکتی ہیں...... اس کے کئی فائدے ہیں...... مجھے تو اس کے لکھنے سے ایک طرف جہاں مضمون نویسی آ گئی وہیں کئی واقعات تاریخ اور وقت کی قید کے ساتھ یاد رکھنا آسان ہو گئے۔ مثلاً میرے سب سے چھوٹے منے نے جواب تین سال کا ہے جب خود سے چلنے کے لیے پہلا قدم اٹھایا تو تب جو کیفیت میری ہوئی میں نے ان خوش گوار جذباتی لمحات کو اپنے الفاظ میں قلم بند کر لیا تھا...... اب کبھی ڈائری کا وہ صفحہ کھول کر پڑھتی ہوں تو اس وقت کا ایک ایک لمحہ نگاہوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ ویسے ڈائری لکھنا بہت آسان کام ہے۔ بس روزمرہ کے احوال کو لفظوں کی لڑی میں پرونا ہے۔ لیکن ایک بات کہوں گی کہ تفصیلات میں نہیں جائیے گا۔ بس خاص خاص باتیں ہی تحریر کیجیے۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہے تو اسے بھی تحریر کر لینے میں حرج نہیں۔ اس سے آپ کو خود احتسابی کا موقع مل سکے گا۔

ایک مزے کی بات بتاؤں کہ یہ ڈائری لکھتے لکھتے میں اچھی خاصی مضمون نگار بن گئی ہوں...... اب آپ ہی بتائیے کہ یہ جو میں نے اپنے محبوب میگزین کے لیے مضمون لکھا ہے کیسا ہے؟...... سچ جانیے کہ مجھے خود کو تو بہت اچھا لگ رہا ہے۔

عذرا بشارت

فریب خوردہ

فرحت اعوان

آخری قسط

ہما کی محنت رنگ لا رہی تھی، خورشید غیر محسوس طور پر دین کی طرف رغبت محسوس کرنے لگی تھی۔ اس نے نماز کی پابندی شروع کر دی تھی۔ اس کے پرچے بھی اچھے ہو رہے تھے۔ ایک دو بار وہ ہما کے گھر بھی گئی تھی۔ اس کی والدہ اس سے بڑے پیار سے پیش آئی تھیں۔ ہما اپنی والدہ، بڑے بھائی اور دو بہنوں کے ساتھ رہتی تھی۔ ہما کے بھیا ڈاکٹر تھے۔ وہ بھی نمازی پرہیز گار آدمی تھے۔ ہما کی سہیلیوں کی موجودگی میں ڈرائنگ روم کے پاس بھی نہیں پھٹکتے تھے۔ ہما کی دو بہنیں دس اور بارہ سال کی تھیں۔ وہ بھی خورشید کے ساتھ بہت جلد گھل مل گئی تھیں۔ اس دوران فضل الٰہی اور سکینہ بھی ایک بار اپنے نواسے اور بیٹی کو دیکھنے آئے۔ حافظ ارشد نے اپنے سسر سے کئی ماہ قبل ان کی رقم چھینے جانے کے واقعے کی تفصیلات معلوم کیں اور انہیں بتایا کہ ان کی مسجد کے نمازیوں میں ایک ایس پی ہیں۔ وہ اُن کی وساطت سے ڈاکوؤں کا سراغ لگانے کی بھرپور کوشش کرے گا۔

............☆☆☆............

برقع میں ملبوس خورشید آخری پیپر دے کر امتحان ہال سے نکل رہی تھی۔ ہما نے ابھی تک پرچہ مکمل نہیں کیا تھا۔ خورشید اس کے انتظار میں کھڑی ہو گئی، اتنے دنوں میں وہ اور ہما ایک دوسرے سے بہت قریب آ گئے تھے، یہی وجہ تھی کہ خورشید نے بھی شرعی پردہ شروع کر دیا تھا اور آج اس کے شرعی پردے کا پہلا دن تھا۔

خورشید ہما سے الوداعی ملاقات میں اسے اکمل والے مسئلے کے متعلق سب کچھ بتا کر اس سے مشورہ لینا چاہتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ ہما اس کو خیر خواہانہ مشورہ دے گی۔

اسی دوران اسے اکمل اور مہ زیب آتے دکھائی دیے۔ مہ زیب کی نگاہیں کسی کو تلاش کر رہی تھی۔ خورشید نے ایک لمحے کے لیے سوچا کہ نقاب سرکائے اور اسے متوجہ کرے کہ وہ یقیناً اسے ہی ڈھونڈ رہی ہو گی، مگر اگلے ہی لمحے اس نے سوچا کہ مہ زیب تنہا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اکمل بھی ہے اور ایک بے پردہ لڑکی کا کسی پرائے مرد کے سامنے چہرہ کھولنا تو سمجھ میں آتا ہے مگر یہ کیسے مناسب ہوگا کہ میں پردہ دار ہو کر بھی ایک غیر مرد کو اپنی طرف متوجہ کروں...... جب تک میں بے پردہ تھی سو تھی، اب پردہ کر لیا ہے تو سب سے ہی پردہ ہوگا، اکمل اس کی سہیلی کا بھائی ہے تو کیا ہوا؟ آخر ہے تو غیر محرم ہی......!!"

اس فیصلے کے ساتھ ہی اسے یوں لگا جیسے اکمل کا باب اس کی زندگی میں ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکا ہے اور وہ ایک فیصلہ کن نتیجے پر پہنچ چکی ہے۔ اتنے دنوں سے وہ اکمل کے متعلق امید اور خوف کے ہنڈولے پر جھول رہی تھی لیکن اب اسے اکمل سے نہ کوئی امید رہی تھی، نہ کسی قسم کا خوف...... اسے خود بھی اپنے اندر کی اس جرأت مندانہ تبدیلی پر حیرت سی ہوئی، شاید یہ شرعی پردے کی برکت تھی کہ وہ سارے اندیشے جو اتنے دنوں سے اس کے اندر پل رہے تھے وہ بھاپ بن کر اڑ چکے تھے اور وہ خود کو بہت محفوظ تصور کر رہی تھی۔ اس کے اندر سے ایک آواز ابھری:

"خورشید! اکمل نے تم کو نہیں، ایک بے پردہ اور بے وقوف لڑکی کو اپنی ابلیسی محبت کے جال میں پھانسنے کی کوشش کی تھی۔"

ساتھ ہی خورشید نے اپنا فیصلہ اپنے دل کو سنا ڈالا کہ میں بھی کبھی کسی ایسے شخص کو قبول نہیں کروں گی، جو مجھے میرے دین اور ضمیر کے خلاف چلنے پر مجبور کرے۔

کچھ دیر بعد ہما آئی تو خورشید نے اس سے کوئی مشورہ نہیں مانگا کیوں کہ وہ تو فیصلہ کر ہی چکی تھی۔ وہ دوبارہ جلد ملنے کا وعدہ کر کے اس سے گرم جوشی کے ساتھ گلے مل کر رخصت ہو گئی۔ رات باجی کے پاس گزار کر صبح اسے گاؤں روانہ ہونا تھا۔ فضل الٰہی اسے لینے آ گیا تھا۔

............☆☆☆............

گاؤں پہنچ کر مدتوں بعد خورشید اپنے گھر میں سکون کی نیند سوئی تھی۔ سونے سے پہلے اس نے دو نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حماقتوں کی معافی مانگی تھی، اپنے باپ کی جمع پونجی لوٹنے والوں کے لیے عبرت ناک سزا کی بددعا کی تھی...... رات کے بارہ بج رہے تھے کہ گھر کے باہر کسی گاڑی کے رکنے کی آواز سن کر فضل الٰہی کی آنکھ کھل گئی۔ دروازے پر دستک ہوئی۔ جوں ہی اس نے دروازہ کھولا، تین مسلح نقاب پوشوں نے اسے پستولوں کی زد لے لیا۔ فضل الٰہی اور اس کی بیوی سکینہ کے منہ میں کپڑا ٹھونس کر انہیں رسیوں سے جکڑ دیا گیا۔ پھر وہ خورشید کے بستر کی طرف بڑھے، جو بے خبر سو رہی تھی، ابھی وہ اس کے قریب پہنچے ہی تھے کہ خورشید کی آنکھ کھل گئی۔ اپنے سامنے مسلح نقاب پوشوں کو دیکھ کر اس کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی جس نے فضا کو تھرا دیا۔

ایک نقاب پوش اس کے منہ میں کپڑا ٹھونسنے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا کہ پولیس کی گاڑیوں کے سائرن کی آواز سنائی دی۔

نقاب پوش گھبرا کر واپس پلٹے اور پوری رفتار سے کھلے دروازے سے باہر نکل گئے، ابھی وہ گلی میں پہنچ کر جیپ اسٹارٹ کرنے کی کوشش کر ہی رہے تھے کہ پولیس کے جوان دو اطراف سے رائفلیں تانے سامنے آ گئے۔

نقاب پوشوں نے مجبور ہو کر ہتھیار پھینک دیے۔

............☆☆☆............

اگلی صبح تھانے میں انسپکٹر عبدالرزاق، فضل الٰہی اور حافظ ارشد کو تفصیلات بتاتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

"جب سے ایس پی صاحب نے مجھے ازِ سرِ نو اس کیس کی تفتیش کا حکم دیا تھا میں برابر کوشش میں لگا ہوا تھا۔ خوش قسمتی سے چند دن پہلے افیون کے دھندے میں ملوث چند افراد پکڑے گئے۔ انہوں نے تفتیش کے دوران چند ماہ کے اندر اندر کئی دیگر جرائم کا اعتراف بھی کیا، انہوں نے ہی یہ انکشاف کیا کہ اکمل کے کہنے پر اس کی گاڑی پر حملے کا ڈرامہ رچایا گیا تھا اور انہوں نے ایک بوڑھے کی جمع پونجی لوٹ لی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اکمل خود افیون کا اسمگلر رہا ہے۔

ثبوت اکٹھے کرنے کے بعد میں نے وارنٹ حاصل کیے اور گزشتہ رات چودھری کی حویلی پر چھاپا مار کر اکمل کو گرفتار کرنے یہاں پہنچا۔ ابھی ہم گاؤں کی حدود میں داخل ہی ہوئے تھے کہ ایک نسوانی چیخ سنائی دی، اس پر پولیس پارٹی پہلے اس طرف متوجہ ہو گئی اس وقت اکمل خورشید کو اغوا کرنے کے ارادے سے آیا ہوا تھا مگر اللہ نے ہمیں بروقت

ضروری اعلان

بچوں کا اسلام اور خواتین کا اسلام بذریعہ ڈاک ہر ہفتے اندرون ملک اور بیرون ملک ارسال کیا جاتا ہے جس کا اندرون ملک سالانہ خرچہ بچوں کا اسلام =/600 روپے اور خواتین کا اسلام =/600 روپے بیرون ملک پاکستانی کرنسی میں بچوں کا اسلام =/3690 اور خواتین کا اسلام =/3690 روپے منی آرڈر بنام سرکولیشن منیجر روزنامہ اسلام ناظم آباد نمبر 4 کراچی کے پتہ پر ارسال کریں مزید معلومات کیلئے صبح 9 تا 5 بجے برائے نماز وقفہ 12:30 تا 2:00 بجے علاوہ اتوار 021-6688747,6609983,Ext:246-247

بھیج دیا اور اس کا وار خالی گیا۔“

”اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے...... مالک تو نے غریبوں کی عزت رکھ لی۔“ فضل الٰہی نے گلوگیر لہجے میں کہا۔

”بابا جی! آپ بے فکر ہو کر اپنے گھر جائیے، آپ کی چھینی ہوئی رقم بہت جلد وصول کر کے آپ کو پہنچا دی جائے گی۔“ انسپکٹر نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

☆☆☆

چند ماہ خاموشی اور سکون سے گزر گئے، اکمل جیل خانے پہنچ چکا تھا۔ چودھری اجمل کی کمر جھک گئی تھی۔ اپنے بیٹے کے کرتوتوں کی تلافی کے لیے اس نے مسجد کا کونا سنبھال لیا تھا اور نیکی کے کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا، اس نے مسجد کی نئے سرے سے تعمیر کے لیے کام کا آغاز کر دیا تھا۔ فضل الٰہی سمیت تمام مقروضوں کا قرضہ بھی اس نے معاف کر دیا تھا۔ سکینہ کو اب اپنی بیٹی کے لیے رشتے کی تلاش تھی مگر اس کے شرعی پردے کی پابندی دیکھ کر عزیزوں، رشتہ داروں میں سے کوئی بھی رشتے پر تیار نہیں ہو رہا تھا۔ سردی کا موسم اسی طرح گزر گیا حتیٰ کہ بہار کے رنگ فضا میں جھلکنے لگے، درختوں پر ہریالی چھا گئی، گندم کی فصل پک کر سرخ ہو گئی اور پرندوں کی چہکار کانوں میں رس گھولنے لگی۔

ایسی ہی ایک سہانی صبح خورشید گھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر تلاوت کر رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ہما کھڑی تھی وہ اکیلی نہیں تھی بلکہ اس کی والدہ بھی ساتھ تھیں۔ خورشید حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اپنی محسنہ سے ملی، سلام دعا اور تعارف کے بعد سکینہ نے خورشید کو مہمانوں کے لیے چائے تیار کرنے باورچی خانے میں بھیجا تو ہما بھی ساتھ چلی آئی۔

”معلوم ہے میں کیوں آئی ہوں؟“ وہ مسکرائی۔

”ہاں! مجھ سے ملنے اور کس لیے؟“

”صرف ملنے ہی نہیں اپنے ساتھ لے جانے کا وعدہ لینے......“

”کیا مطلب؟“ خورشید چونکی۔

”مطلب یہ جناب کہ میری والدہ تم سے ملنے کے بعد ہی تمہیں پسند کرنے لگی تھیں اور جب سے تمہارے پردے اور دینداری کا تذکرہ سنا ہے، ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے کہ مجھے تو ایسی ہی لڑکی کی تلاش تھی۔“

خورشید کے چہرے پر حیا کی سرخی پھیل رہی تھی اور ہما کہہ رہی تھی۔

”اصل میں تو یہ ہمارے ڈاکٹر بھیا کی ڈیمانڈ تھی کہ شرعی پردہ کرنے والی لڑکی ہی قبول کروں گا، خاندان کے اندر اور باہر کی درجنوں لڑکیاں وہ اس خوبی سے محرومی کی بنا پر رد کر چکے تھے، بس آپ کا سنا تو یوں سمجھیے قبولیت کے ڈونگرے برسا دیے۔“

ہما اپنی ترنگ میں کہے جا رہی تھی اور خورشید رب کائنات کے حضور شکر گزاری کے آنسو نچھاور کر رہی تھی۔

بالوں کے مسائل

خواتین اپنے بالوں کے معاملے میں بہت حساس ہوتی ہیں۔ سر کے لمبے بال خواتین کا حسن ہیں، لیکن جونہی یہ بال جھڑنے لگتے ہیں تو خواتین کو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ بالوں کے جھڑنے کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں، مثلاً سر میں خشکی، سردرد، ذہنی تناؤ، ہارمونز کا عدم توازن، غذائی کمی، بالوں کو مسلسل رنگتے رہنا وغیرہ غرض مختلف وجوہات ہوتی ہیں۔

سر میں اگر خشکی ہے اور اس وجہ سے بال گر رہے ہیں تو آپ بالوں کو ہلکے ہربل شیمپو سے دھوئیں۔ شیمپو استعمال کرنے کے بعد آدھا مگ پانی میں ایک لیموں کا رس ملا کر بالوں کو آخر میں دھوئیں۔

خشکی میں گرم تیل کی مالش کافی کارآمد ہوتی ہے۔ اصلی ناریل کے تیل، تل کے تیل، یا پھر زیتون کے تیل کو گرم کریں۔ روئی کی مدد سے اس تیل کو اپنے سر پر لگائیں، اور آہستہ آہستہ مالش کریں۔ اتنی دیر تک کہ تیل پوری طرح جذب ہو جائے۔ اس کے بعد تولیے کو گرم پانی میں بھگوئیں، پھر اسے نچوڑ کر اپنے سر پر ایک پگڑی کی طرح لپیٹ لیں۔ اسے پانچ منٹ تک یونہی چھوڑ دیں۔ گرم تولیے کو سر پر لپیٹنے کا عمل تین چار بار دہرائیں۔ اس عمل کو کرنے سے آپ کے بال تیل کو اچھی طرح جذب کر لیں گے۔ سر پر تیل کو رات بھر یونہی لگا رہنے دیں۔ اگلی صبح سر پر لیموں کا رس لگائیں اور آدھے گھنٹے کے بعد سر کے بالوں کو صاف پانی سے دھو لیں۔ متعدد بار ایسا کرنے سے آپ ان شاء اللہ واضح فرق محسوس کریں گی۔

ام سالم

تربوز

تربوز ایک سبز رنگ کا خوب صورت پھل ہے۔ عربی میں اس کو بطیخ کہتے تھے مگر آج کل اس کو حب کہا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تازہ پکی ہوئی کھجوروں کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کی گرمی کو اس کی ٹھنڈک مار دیتی ہے اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی مار دیتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پھلوں میں انگور اور تربوز بہت پسند تھے۔ تربوز کھانا بھی ہے اور مشروب بھی۔ اس میں کثرت سے آبی اجزاء کی موجودگی کی وجہ سے اسے شیریں اور سرد مزاج والا پھل تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے گودے میں ۸۵ فیصد پانی اور باقی ۱۵ فیصد حصے میں ہیموگلوبن، پوٹاشیم، سوڈیم، کیلشیم کے نمکیات، گلوکوز، نشاستہ دار گوشت بنانے والا اجزاء اور دوسرے روغنی اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ تربوز گردے سے مثانہ اور پتھری کو نکالتا ہے۔ معدے سے غلاظت نکال کر پیٹ کو صاف کرتا ہے۔ بخار کے مریضوں کو اسے سرکہ کی سکنجبین کے ساتھ دینا مفید رہتا ہے۔ سوء ہضم میں ادرک یا سونٹھ ملا کر دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ قدرت نے اسے وٹامن اے، بی اور ڈی سے وافر مقدار میں نوازا ہے۔ تربوز کا گودا حتیٰ کہ بیج کے اندر کا مغز تک غذائی اور شفائی اثرات سے پوری طرح مالا مال ہے۔ تربوز اپنے شیریں گودے اور خوش رنگی کی وجہ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اسے کھانے سے چہرے کا ورم اتر جاتا ہے اور رنگت صاف ہو جاتی ہے۔

ابو الغسانی رحمہ اللہ کی عادت تھی کہ وہ جب بھی تربوز کھانے لگتے تو کاٹنے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر لیتے اور تربوز ہمیشہ میٹھا نکلتا۔ سبحان اللہ!

ق اہلیہ شاہ زیب

بقیہ: خواتین کے دینی مسائل

احادیث میں وعیدیں آئی ہیں، اس گناہ سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے۔ ہاں اگر بیوی نافرمان اور خودسر ہے تو اس پر سختی کرنا اور طلاق کی دھمکی دینا جائز ہے۔ لیکن یہ طریقہ غلط ہے کہ بات بے بات خاوند دھمکی دیتا رہے اور اسے تکیۂ کلام بنا لے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ کا یہ حکیمانہ ارشاد میاں بیوی دونوں کے پیش نظر رہنا چاہیے کہ خاوند بیوی میں محض حاکم اور محکومیت ہی کا تعلق نہیں، بلکہ دو تعلق ہیں، ایک حکومت کا دوسرے محبوبیت کا، دونوں کے حقوق ادا کرنے کی ضرورت ہے، اگر کبھی ضرورت ہو تو دباؤ بھی، دھمکاؤ بھی، کوئی حرج نہیں کہ حاکم کو حاکم ہو کر رہنا چاہیے اور محکوم کو محکوم بن کر...... لیکن حدود کی رعایت رکھو اور ظلم تک نوبت نہ پہنچاؤ۔ لیکن جس طرح محکوم کے ذمہ حاکم کے حقوق ہیں اسی طرح حاکم کے ذمہ محکوم کے بھی حقوق ہیں، ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے برتاؤ کرنا چاہیے۔ ہر حال میں ہر شے کی حدود ہیں۔ عورتوں کو مجبور اور کمزور سمجھ کر ظالم تو نہ بننا چاہیے۔ بادشاہ اپنی رعیت پر حکومت کرے، یہ تو گوارا ہے مگر ظلم گوارا نہیں اور یہاں میاں بیوی میں تو صرف حاکم و محکومیت کا تعلق نہیں بلکہ دو تعلق ہیں، ایک حکومت کا دوسرے محبوبیت کا۔ دونوں کے حقوق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ (تحفۂ زوجین 38)

میک اپ میں سٹیرائڈز؟

میک اپ کا غیر معیاری سامان بدصورتی کا سبب بھی بن رہا ہے۔

میک اپ یا بناؤ سنگھاریوں تو خواتین حسن میں اضافے کے لئے استعمال کرتی ہیں مگر ایک حالیہ تحقیق سے سامنے آیا ہے کہ پاکستان میں میک اپ کی غیر معیاری اور زائد المیعاد اشیاء خواتین کے لیے بدصورتی کا سبب بن رہی ہیں۔

ڈاکٹروں کے مطابق بعض کاسمیٹکس کے سامان میں سٹیرائڈز استعمال ہو رہے ہیں جو کہ وقتی طور پر تو جلد کو بہتر بنا دیتے ہیں لیکن یہ جلد کے لئے انتہائی مضر ہیں اور ان کے مسلسل استعمال سے لاعلاج جلدی امراض جنم لیتے ہیں۔

آج کل مارکیٹ میں مختلف قسم کا میک اپ کا سامان بھرا پڑا ہے اور آئے دن نئے نئے برانڈز متعارف کروائے جا رہے ہیں۔ لوشن، فاؤنڈیشن، کریم، پاؤڈر، لپ اسٹک کے علاوہ طرح طرح کی اشیاء آرائش کی تشہیر کی جاتی ہے۔

زوجہ مظہر شہزاد شیخ ۔ لاہور

ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ بناؤ سنگھار کا سامان بعض خواتین کی جلد پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے، جن میں جلد کی الرجی نمایاں ہے۔ ماہر امراضِ جلد ڈاکٹر عرفان اللہ خان نے بتایا کہ غیر معیاری اور زائد المیعاد سامان سے مختلف جلدی امراض جنم لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ خواتین جو زیادہ بناؤ سنگھار کرتی ہیں ان میں جلد کی الرجی عام ہے۔ ڈاکٹر عرفان اللہ خان کا کہنا ہے کہ بعض اوقات حساس جلد کے لئے معیاری میک اپ کا سامان بھی الرجی کا باعث بنتا ہے۔

اس بارے میں ایک نو بیاہتا دلہن نے بتایا کہ انہوں نے شادی کے بعد بناؤ سنگھار کے لئے میک اپ کا سامان استعمال کیا، جس سے ان کے چہرے پر دانے نکل آئے، جن میں بعد میں پیپ پڑ گئی۔ یہ خاتون ماہر امراض جلد کے پاس علاج کی غرض سے آئی ہوئی تھیں۔ اب ڈاکٹروں نے ان کو میک اپ کرنے سے منع کر دیا ہے۔

ڈاکٹر عرفان اللہ خان نے مزید بتایا کہ میک اپ کی کچھ اشیاء میں سٹیرائڈز استعمال ہو رہے ہیں جو انتہائی خطرناک ہیں۔ سٹیرائڈز استعمال کرنے کا مقصد بظاہر میک اپ کی اشیاء کی کارکردگی بڑھانا ہوتا ہے تاکہ جلد از جلد کے اندر جذب ہو اور جلد اثر دکھائے، لیکن اس طرح کے سامان کے مسلسل استعمال سے انتہائی خطرناک بیماریاں جنم لیتی ہیں جن میں بعض لاعلاج امراض بھی شامل ہیں۔

اس لیے خواتین سے درخواست ہے کہ وہ بناؤ سنگھار تو ضرور کریں کہ یہ ان کا حق ہے، لیکن پہلے میک اپ کے سامان کے معیاری ہونے کی تصدیق کر لیں اور اس کی میعاد پر بھی نظر ڈالنا ضروری ہے ورنہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے اور بناؤ سنگھار خوبصورتی کے بجائے بدصورتی کا موجب بننے کا قوی اندیشہ ہے۔

خواتین کا اسلام کا مشہور سلسلہ منظر عام پر!!
ڈاک خرچ مفت
کل قیمت 400 روپے
رعائتی قیمت 240 روپے
مکمل دو حصے

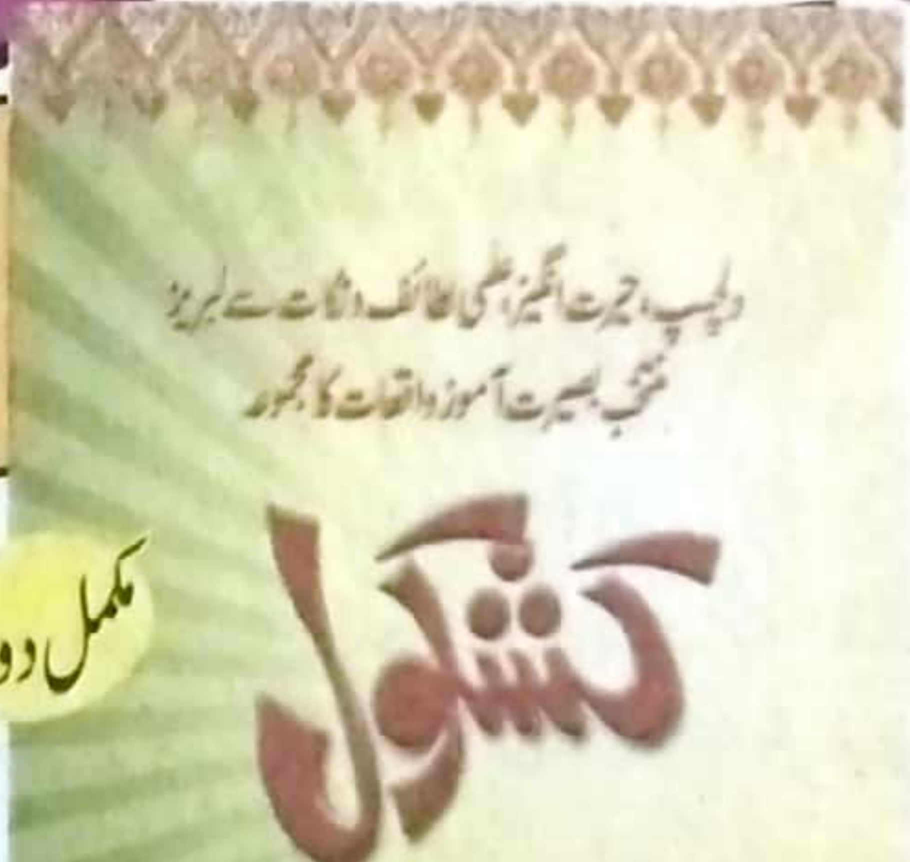

ادارہ اشاعت الخیر، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ موبائل نمبر 0300-7301239
ممتاز کتب خانہ عبدالغنی پلازہ دوکان نمبر A7 محلہ جنگی فشت قصہ خوانی پشاور فون 091-2580331 موبائل نمبر 0314-9696344
قاسمی نیوز ایجنسی مچھلی بازار نزد معاویہ لائبریری بہاولپور فون: 062-2731947 موبائل نمبر 0333-6367755
اقبال مارکیٹ کمیٹی چوک قرآن محل راولپنڈی فون: 0321-5123698
گرینڈ اسپورٹس، اقبال سینٹر، 8 مغل پورا روڈ، گڑھی شاہو، لاہور۔ موبائل: 0321-4538727

رابطہ نمبر 0314-2139797 (کراچی)
دوکان نمبر 8، امین مارکیٹ، نزد جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

آپ کی صحت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

● ڈاکٹر صاحبہ! میرا مسئلہ یہ ہے کہ جب میں صرف صابن سے سر دھوتی تھی تو میرے بال بہت گھنے اور لمبے تھے۔ ایک دوبار درمیان شیمپو استعمال کیا، پھر دوبارہ صابن سے سر دھویا تو بال خشک ہو کر چپک گئے اور دو تین بار شیمپو سے دھونے سے صاف ہوئے، مگر اس اثنا میں بہت سے بال ٹوٹ گئے۔ پھر آملہ، ریٹھے اور سکاکائی استعمال کیا' میتھی کے بیج ان چیزوں میں ملا کر استعمال کرنا شروع کیا تو بال مزید گرنا شروع ہوگئے۔ صاف تو ہو جاتے تھے، لیکن اب بالکل باریک چٹیا رہ گئی ہے۔ اس کے علاوہ چہرے اور جسم پر بھی بہت زیادہ بال ہیں۔ براہ کرم اس کا کوئی حل بتادیں۔ (الف، ج۔ جھنگ صدر)

☆ محترمہ الف، ج صاحبہ آپ کے بالوں کی جڑیں بے انتہا کمزور اور اتنی حساس ہوگئیں ہیں کہ کسی بھی چیز کو برداشت نہیں کرسکتیں۔ آپ صرف انڈے کی سفیدی سے سر دھوئیں۔ سر میں زیتون کا تیل کا مساج کیا کریں۔ چہرے کی خشکی دور کرنے کے لیے دن میں دو مرتبہ دہی کا مساج کیا کریں، پھر سادے پانی سے منہ دھولیں۔ غذا میں پھل اور سبزیاں زیادہ استعمال کریں۔

● محترمہ ڈاکٹر صاحبہ میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے آٹھ سال سے لیکوریا ہے او. میرے پورے جسم میں درد رہتا ہے، میرا وزن کم ہوتا جارہا ہے، میرا معدہ بھی خراب ہے، بھوک نہیں لگتی اور معدے میں درد اور جلن بھی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں، مہربانی فرما کر میرے لیے کوئی اچھی سی دوا تجویز فرمائیں۔

(بنت محمد یوسف زئی۔ شیر پاؤ کالونی کراچی)

☆ محترمہ بنت محمد یوسف زئی صاحبہ! لیکوریا کی وجہ سے آپ کی رنگت میں فرق ہورہا ہے۔ کمزوری بڑھ رہی ہے اور جلد خراب ہورہی ہے۔ اس کے لیے دوا 30 Cimicifuga کے دن میں چار مرتبہ 4-4 قطرے لیں۔ معدے کے لیے Argentum Nit30 کے بھی 4-4 قطرے دن میں چار مرتبہ لیں۔ تیز مرچ وغیرہ سے پرہیز کریں۔

● محترمہ ام محمد صاحبہ! مجھے مینسز کا مسئلہ ہے مینسز سے ایک ہفتہ پہلے لیکوریا شروع ہو جاتا ہے، عام دنوں میں بھی لیکوریا کی شکایت رہتی ہے۔ پیٹ کے نچلے حصے اور کمر میں بہت درد ہوتا ہے۔ تین چار دن کوئی کام بھی نہیں کرسکتی۔ پیٹ کا نچلا حصہ بڑھا ہوا ہے' جو بہت برا لگتا ہے۔ آپ کوئی اچھی دوا بتادیں اور یہ بھی کہ کتنے ماہ استعمال کرنی ہے؟ (ہمشیرہ جمیل)

☆ محترمہ ہمشیرہ جمیل صاحبہ! آپ دوا Alteris FarQ کے 5-5 قطرے دن میں تین مرتبہ لے لیا کریں۔ صفائی وغیرہ بالکل نہیں کروائیے گا۔ جب آپ کو مینسز میں درد ہو تو Mag phos 6x کی 4-4 گولیاں آدھے گھنٹے کے وقفے سے ایک چائے کے چمچ نیم گرم پانی میں حل کر کے پی لیا کریں۔ وزنی کام کرنے سے اجتناب کریں۔

● محترمہ ام محمد صاحبہ! میں نے آپ کی تجویز کردہ دوا بریسٹ ڈو خریدی مگر بوتل میں اس کا نام اس طرح لکھا ہوا ہے Chimaphila Umbellata آپ سے گزارش ہے کہ کیا یہ دوا صحیح ہے؟ اور میں اسے لگا سکتی ہوں؟ مہربانی فرما کر جواب جلدی دے دیجیے تو اچھا ہوگا۔ (نادیہ خان۔ ناظم آباد، گول مارکیٹ)

☆ محترمہ نادیہ خان صاحبہ! آپ نے جو دوا لی ہے وہ صحیح ہے اور یہ اس کا پورا نام ہے آپ اس کو استعمال کرسکتی ہیں۔

ڈاکٹر ام محمد

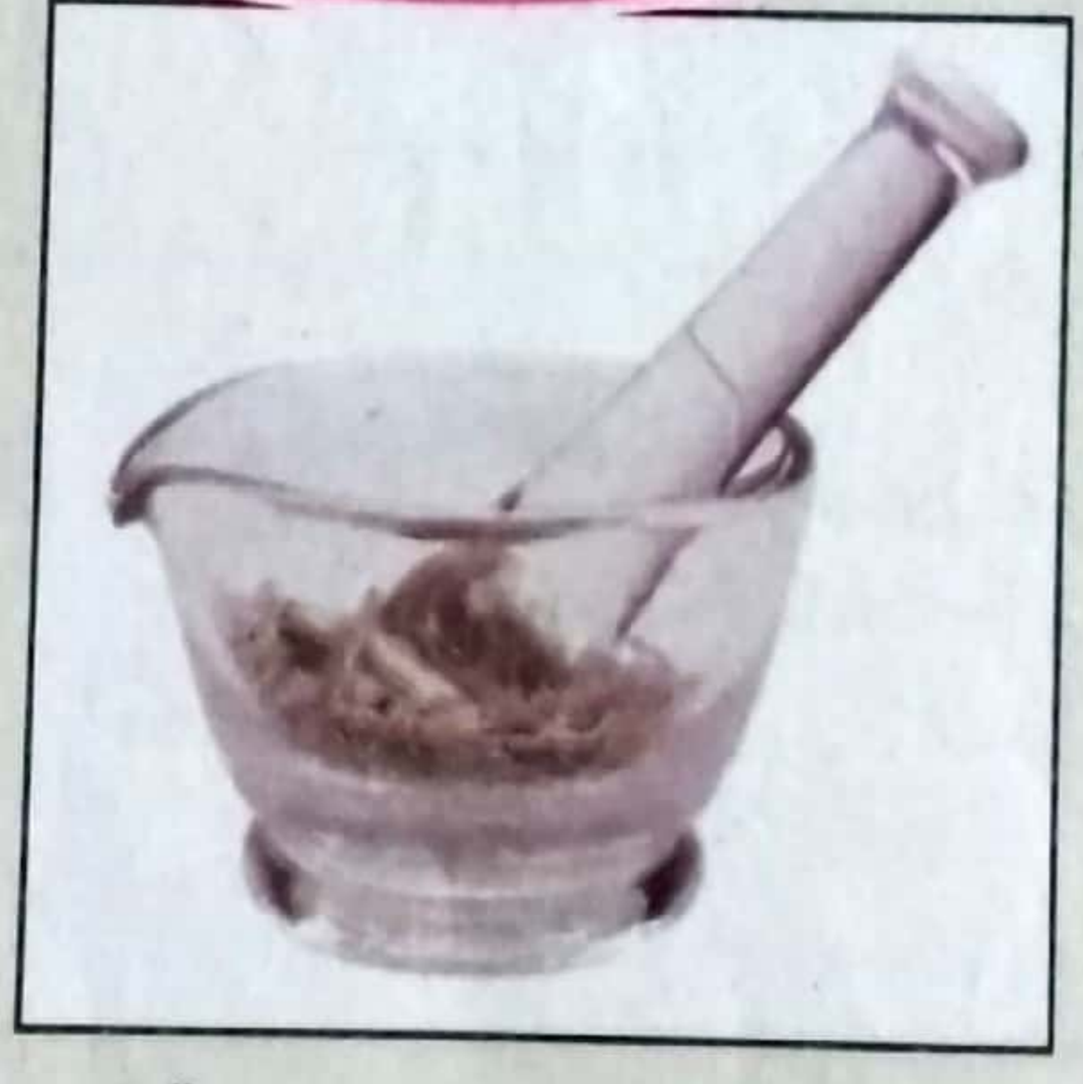

● باجی جان! الحمدللہ پہلے تو میں صحت مند تھی لیکن اب کمزور ہوگئی ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ تقریباً دو سال سے میرے بائیں بازو میں صرف رات کے وقت درد ہوتا ہے، حکیم سے دوائی لی ہے مگر فرق نہیں ہے۔ میری عمر 19 سال ہے اور اس کے علاوہ قبض اور گیس کی شکایت اکثر رہتی ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے سر میں بہت خشکی ہے، بال کچھ سفید ہیں اور گرتے بھی ہیں۔ چہرے اور جسم پر بھی بال ہیں، برائے مہربانی اچھی سی دوا تجویز فرمائیں۔ (ر،م،ص،ا)

☆ محترمہ ص، ب صاحبہ! آپ دوا Ledum pal200 کی روزانہ 5-4 قطرے رات میں سوتے وقت لے لیا کریں. اس کے علاوہ Calc Flour 30 کے 4-4 قطرے دن میں چار مرتبہ لے لیا کریں۔ بازو پر زیتون کے تیل کا مساج کرلیا کریں۔ بالوں کو سرسوں کی کھلی سے دھوئیں ان شاء اللہ خشکی ختم ہو جائے گی۔

● ڈاکٹر صاحبہ! میری عمر 17 سال ہے اور میں کئی مسائل کی شکار ہوں۔ ایک تو یہ کہ میرا رنگ سانولا ہے، میرے گھر میں سب کا رنگ بہت گورا ہے، جس کی وجہ سے میرا رنگ اور زیادہ نمایاں لگتا ہے اور میں احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہوں۔ میں ''Vitamax'' صابن استعمال کرتی ہوں اگر میں یہ استعمال کرنا چھوڑ دوں تو میرا رنگ گہرا سانولا ہو جاتا ہے۔ میری پشت اور گردن کا پچھلا حصہ نسبتاً زیادہ سانولا ہے۔ میں نے ایک ماہ گھر میں بنا ہوا ابٹن پورے جسم پر استعمال کیا تھا جس سے فرق پڑا تھا لیکن یہ محنت طلب کام ہے اس لیے میں نے یہ چھوڑ دیا ہے اور پھر وہی حال ہے۔ (کشش زوار۔ ڈیرہ غازی خان)

☆ محترمہ کشش زوار صاحبہ اگر آپ کا رنگ قدرتی طور پر سانولا ہے' تو آپ اس بات کو قبول کریں' کیوں کہ پیدائشی رنگت تبدیل نہیں ہوسکتی۔ ورنہ دنیا میں کوئی کالا یا سانولا نظر نہیں آتا اور سانولے رنگ میں کوئی برائی بھی نہیں۔ آپ اپنے نام کی طرح اپنے اندر کشش پیدا کریں۔ بہت اچھے اخلاق سے لوگوں سے ملنا' ان کے کام آنا یہ سب چیزیں دوسروں کو آپ کا گرویدہ بنا سکتی ہے۔ دوا سے آپ واضح طور پر سمجھ لیں کہ رنگت نہیں بدلتی' صرف نکھار یا جاذبیت پیدا ہو جاتی ہے، آپ دوا Iodum 1m کی ہفتے میں ایک خوراک لے لیا کریں۔

● امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ رب کریم کی ذات پر بھروسہ کے ساتھ آپ کے مخلصانہ مشورہ کی طلب گار ہوں۔ میرے لیے پریشانی کی بات یہ ہے کہ پانچ سال سے دوا کھا رہی ہوں لیکن افاقہ نہیں ہورہا۔ میری عمر اٹھارہ سال ہے۔ بہت کمزور ہوں اور رنگت پیلی زرد ہے۔

(طویل خط ہے) (مہرین فاطمہ۔ رتو کالا سرگودھا)

☆ محترمہ مہرین فاطمہ صاحبہ! آپ کے ساتھ سوائے مینسز کی پریشانی کے باقی تمام مسائل قبض کی وجہ سے ہورہے ہیں۔ قبض ختم کرنے کے کچھ گھریلو نسخے ہیں۔ مثلاً ایک چائے کا چمچ Caster oil گرم دودھ کے ساتھ رات میں لے لیں یا 2-3 انجیر پانی میں بھگو دیں اور صبح نہار منہ انجیر اور اس کا پانی پی لیں۔ اسپغول تو خیر بہت عام استعمال ہوتا ہے۔ بہر حال آپ کے لیے ہومیو پیتھک دوا Sulphur200 رات میں اور Nux Vomica200 صبح 4-4 قطرے لے لیا کریں۔ ان شاء اللہ آرام رہے گا۔

ضروری نوٹ: بہت سی خواتین ''آپ کی صحت'' کے لیے لکھتے وقت لفافے پر ''آپ کی صحت'' کا عنوان نہیں لکھتی ہیں، چوں کہ بعض خطوط شرم و حیا والے ہوتے ہیں، اس احتیاط کا تقاضہ ہے کہ آپ کی صحت کا عنوان ضرور لکھا جائے تاکہ غلطی سے کوئی دوسرا نہ پڑھ سکے۔

آپ کی تحریر چھپ سکتی ہے اگر...

دل چسپ ہو۔ حدیث لکھی ہے تو باحوالہ ہو۔ مضمون لکھا ہے تو ادبی چاشنی اور تحقیقی مواد سے بھرپور ہو۔ اقتباس دیا ہے تو کتاب کا حوالہ ہو۔ نظم بھیجی ہے تو شاعر کا نام لکھا ہو۔ کہانی لکھی ہے تو الفاظ کے چناؤ اور کرداروں کے مکالموں میں سلیقہ برتا گیا ہو، کہانی میں شرعی حدود کی پاس داری ہو اور جذباتیت سے پرہیز کیا گیا ہو۔ دسترخوان کی ترکیبیں اور ٹوٹکے آپ کے آزمودہ ہوں۔

چند احتیاطیں آپ کے فائدے میں ہیں!

☆ اپنی نگارشات ارسال کرنے سے پہلے اس کی ایک فوٹو کاپی اپنے پاس ضرور رکھ لیجیے۔

☆ مضمون کے ساتھ اپنا ایڈریس یا فون نمبر وغیرہ ضرور لکھئے۔ ممکن ہے آپ کی بہترین صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے کوئی مفید مشورہ یا عنوان تجویز کیا جاسکے۔

☆ اگر آپ نے خود کوئی نظم یا غزل کہی ہے تو اسے ایک بار کسی پختہ شاعر کو دکھا لیجیے۔

☆ کسی خاص یوم/تہوار یا کسی خاص موقع کے لئے مضمون بھیجنا چاہتی ہیں تو کم از کم ڈیڑھ مہینہ قبل بھجوائیے۔

☆ مستقل سلسلوں میں سے کوئی چیز ہے تو لفافے پر اس کا حوالہ ضرور لکھئے...... مثلاً ''آپ کی صحت''، ''یادیں بچپن کی''، ''خواتین کے دینی مسائل'' وغیرہ

☆ اگر ایک ہی لفافے میں مختلف سلسلوں کے لیے چیزیں بھیج رہی ہیں تو ہر مضمون پر اپنا نام ضرور لکھیں۔

☆ ''آپ کی صحت'' اور ''دینی مسائل'' کے جوابات صرف میگزین کے توسط سے دیے جاتے ہیں' جوابی لفافہ بھیجنے کی زحمت بالکل نہ کریں۔

☆ پچھلے شمارے منگوانے کے لیے سرکولیشن منیجر روزنامہ اسلام کے نام خط لکھیں اور کبھی بھی لفافہ میں نقد رقم بھیجنے کی غلطی نہ کریں۔ (ادارہ)

مزاحیات

انتہا: انتہا گرمی کی...... جب بھینس دودھ کی جگہ پاؤڈر دینے لگے۔

انتہا حماقت کی...... جب کسی کو کونے میں کھڑا ہونے کی ہدایت کی جائے جب کہ کمرہ گول ہو۔

انتہا تجسس کی...... جب لاک کے سوراخ سے جھانکا جائے جب کہ دروازہ شیشے کا ہو۔

انتہا احتیاط کی...... جب روزنامہ کی جلد بندی کی جائے...... اور جب ون وے پر دونوں طرف دیکھتے ہوئے سڑک پار کی جائے۔

شکریہ: ایک پروفیسر صاحب گھر میں داخل ہوئے۔ انہیں دیکھ کر بیوی نے کہا: ''ارے آپ کی کار کی چابی کہاں ہے؟ کار سے کیوں نہیں آئے؟'' پروفیسر صاحب نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا:

مجھے یاد پڑتا ہے کہ راستے میں میں نے ایک صاحب کو لفٹ دی تھی اور اب گھر پر اتر کر ان صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کار سے اتر آیا۔''

جواب: ایک شخص انٹرویو کے لیے گیا، دروازے ہی پر چوکیدار نے سمجھایا: ''ہمارا صاحب تین سوال کرے گا۔ پہلا سوال یہ کرے گا کہ آپ کی عمر؟ تم جواب دینا، تیس سال...... پھر پوچھے گا کہ تجربہ کتنا ہے؟ تم جواب دینا، پانچ سال...... پھر پوچھے گا کہ اردو آتی ہے یا انگلش؟ تم جواب دینا، دونوں......

جب وہ اندر گیا تو صاحب نے اس سے سوال کیا: ''تمہارا تجربہ کتنا ہے؟'' جواب ملا، ''تیس سال''

حیرت سے پوچھا گیا: ''تمہاری عمر کتنی ہے؟'' جواب ملا، ''پانچ سال''

صاحب (غصے سے) ''تم پاگل ہو یا میں؟'' جواب ملا، ''دونوں''

ہم نے بنائی رس ملائی

امی، امی کہاں ہیں آپ؟ ہاں، ہاں میں یہاں پر ہوں کیا سونا ہاتھ لگ گیا ہے جو یوں گھر سر پر اٹھایا ہوا ہے، امی کل بقرہ عید ہے ہم کل کیا بنائیں گے۔ امی نے فوراً جواب دیا کلیجی اور میٹھی سویاں بنالیں گے، ادھر ہم نے کچھ اور ہی سوچا ہوا تھا فوراً اپنی رائے سے آگاہ کیا، امی ہم کل ''رس ملائی'' بنائیں گے، امی مجھے حیران و پریشان ہو کر دیکھنے لگیں کہ رقیہ اور رس ملائی، ناممکن۔ امی نے سوچا چلو اسی بہانے ہی سہی کچھ نہ کچھ تو پکانے آئے گا، امی نے کہا ٹھیک ہے، لیکن پہلے تجربہ کرلو پھر کل بنانا، اب ہم نے اپنی کمر کسی اور خواتین کا اسلام شمارہ نمبر 299 نکالا حصہ باجی کی ترکیب ''رس ملائی'' کو بار بار پڑھ کر ذہن میں بٹھایا اور بچوں کو فوراً بازار بھیجا کہ خشک دودھ اور بیکنگ پاؤڈر لے کر آؤ کافی تگ ودو کے بعد خشک دودھ تو مل گیا لیکن بیکنگ پاؤڈر نہیں ملا بالکل ایسے ہی غائب تھا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

چاروناچار بچوں کو خالہ کے گھر بھیجا اور منگوایا، انڈا منگوایا تیاری شروع کردی، گولیاں بنا کر ڈالیں ذکر فکر کے ساتھ دعا بھی کرنے لگی جب ہم نے دیکھا کہ اس میں گولیاں مکس ہوگئیں ہیں تو ہم ہک دھک رہ گئے، اپنی پریشانی کا اظہار امی کے سامنے کیا، امی نے چکھا تو بالکل پھیکا تھا، امی نے مجھ سے پوچھا چینی نہیں ڈالنی، کبھی ہم نے کھائی ہوتی تو پتہ چلتا کہ رس ملائی میٹھی ہوتی ہے، بندر کیا جانے ادرک کا مزا، کے مصداق بنے میں نے کہا امی رس ملائی میں چینی نہیں ڈلتی خواتین کا اسلام میں بھی چینی کا ذکر نہیں ہے۔

میری سادہ لوح ماں جی نے کونسا کبھی رس ملائی کھائی تھی چاروناچار خاموش ہوگئیں پھر میں نے امی سے کہا کہ بازار سے رس ملائی کا ڈبہ منگوادیں اسی کی بنواؤں گی، چاند رات ہونے کی وجہ سے بازار کھلا تھا، لہٰذا ڈبہ آگیا، کچھ پاؤڈر کی گولیاں بنا کر اسی دودھ میں ڈالیں، ڈبے پر ترکیب پڑھی، جس میں چینی کا بھی ذکر تھا، وہ بھی ڈال دی اور جب ہم نے کھائی تو دل چاہ رہا تھا قے آئے اور سب کچھ نکل جائے، ابو کی طبیعت تو اسی وقت خراب ہوگئی تھی، سب نے مجھے ڈانٹا کہ پہلے بازار سے خشک دودھ منگوایا، اس کے پیسے ضائع کیے پھر ڈبے کے صبح یعنی عید والے دن بقیہ رس ملائی نالی کے نذر ہوئی، جس کا مجھے بہت افسوس ہوا، بقول مولانا اختر صاحب دامت برکاتہم رنگارنگ کھانے پیسوں کا ضیاع ہے، بالکل صحیح لگا اور کسی بھی قسم کی فضول خرچی سے توبہ و استغفار کی۔ **(رقیہ شاہ)**

ARFI PAINT INDUSTRIES

Arfi's **Dura Color** Paint's

MANUFACTURING BY:ARFI PAINTS INDUSTRIES

میرے بچپن کے دن

بینش علی

''خواتین کا اسلام'' میں جب سب کے بچپن کے واقعات پڑھے تو اپنا بچپن یاد آ گیا جو مجھے خود کو تو بہت کم یاد ہے باقی گھر والے وقتاً فوقتاً ہمارے کارنامے سناتے رہتے ہیں۔ بقول ان سب کے ہم بچپن میں بہت ''چالاک'' تھے، وہ تو ہم اب بھی بہت ہیں۔ خیر! اپنے سہانے بچپن کا ایک واقعہ آپ کو سناتے ہیں۔

ہم چھوٹے تھے تو ہمارے ذمے دودھ لانا تھا۔ ہم گھر سے تھوڑا دور دودھ لینے جاتے تھے۔ ایک بار ہم نے فراک اور نیکر پہن رکھا تھا۔ دودھ لانے کا وقت ہوا تو یونہی ہمیں ایک خیال گزرا کہ کیوں نہ ''پردہ'' کر کے جایا جائے؟ بس یہ سوچنا تھا کہ امی کا بڑا سا اسکارف لیا اور نقاب کر کے چل پڑے۔ اوپر نقاب اور نیچے نیکر سارے لوگ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے اور ہنس بھی رہے تھے لیکن ہمیں ذرا پروا نہ تھی۔ واپس گھر آئے تو سب نے بہت مذاق اڑایا۔

ہم نے بچپن کا کچھ زمانہ گاؤں میں بھی گزارا ہے۔ ایک بار ابو شہر آنے لگے تو ہم سے پوچھا کہ ''آپ کے لیے کیا لاؤں''، ہم نے فوراً جواب دیا ''ابو مجھے پنڈی لے جائیں اور کھینچ کر بڑا کروا لائیں'' (کیوں کہ اس وقت ہمارا Size بہت چھوٹا تھا)۔

ایک بار امی کپڑے سی رہیں تھیں۔ سامنے سیڑھیاں تھیں۔ امی نے منع کیا کہ چھت پر نہیں جانا۔ ہم بھی منع ہونے والوں میں سے نہیں تھے۔ چھپ چھپ کر سیڑھیاں چڑھنی شروع کر دیں کہ اچانک امی نے دیکھ لیا اس سے پہلے کہ امی کچھ کہتیں ہم فوراً بولے ''امی آپ کتنی چالاک ہیں؟ چھپ چھپ کر ہمیں دیکھ رہی ہیں۔''

چلتے چلتے آپ کو ایک اور واقعہ بھی بتا ہی دیں، وہ یہ کہ استریوں پر جو ''Max'' اور ''Min'' لکھا ہوتا اس کی سمجھ نہیں تھی، یعنی یہ نہیں پتا تھا کہ یہ Maximum اور Minimum ہوتا ہے لہٰذا جب ایک دفعہ امی نے استری بند کرنے کو کہا تو ہم نے جواب دیا امی میں نے استری ''Min (مِن)'' کر دی ہے امی پہلے تو سوچتی رہیں کہ یہ ''مِن'' کیا لفظ ہے پھر جب پتہ چلا تو بس نہ پوچھیں کہ ہمارا کتنا مذاق اڑایا گیا۔

وہ بچپن سُہانا

بنت لیسین ۔ کبیر والا

بچپن کے دن زندگی کا ایک ایسا خوبصورت زمانہ ہے کہ جس میں نہ کوئی فکر ہوتی ہے اور نہ کوئی پریشان...... بچپن کے بارے میں سوچتے ہوئے کچھ شرارتوں پر تو بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ میرے ساتھ پیش آیا۔

ایک مرتبہ جب میری عمر کوئی سات سال اور چھوٹے بھائی جاوید کی عمر پانچ سال ہو گی۔ ہم دونوں کو امی جان نے ابو جی کے پاس دوکان پر بھیجا کہ ہم اپنے بال کٹوا آئیں۔ ہم نے دوکان پر جا کر ابو جی سے کہا تو انہوں نے کہا ''میں ابھی مصروف ہوں، جاؤ جا کر نائی سے کہو وہ تمہارے بال کاٹ دے میں ابھی آتا ہوں''

ہم دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا اور نائی کی دوکان پر پہنچ گئے اور نائی سے کہا: ''انکل ہمارے بال کاٹ دیں''

نائی انکل نے کہا: ''بیٹا! ادھر بیٹھ جاؤ، میں اس گاہک سے فارغ ہو کر تم دونوں کے بال کاٹ دیتا ہوں''

ہم دونوں نے بیٹھنا تو کیا تھا دوکان سے ملحقہ پلاٹ میں جا کر کھیلنا شروع کر دیا۔

نائی انکل سمجھے، کہ بچے چلے گئے ہیں۔ کیونکہ جب ابو جی مغرب کے وقت وہاں ہمیں لینے آئے تو نائی نے کہا ''بچے تو شاید چلے گئے ہیں'' خیر ابو جی گھر واپس آ گئے۔ عصر سے مغرب بھی گزر گئی لیکن ہم دونوں کو کھیل میں کچھ ہوش نہیں تھا۔

ادھر گھر میں پہلے تو کسی نے نوٹس نہیں لیا، لیکن جب ابو جی نے کہا بچے تو گھر آ گئے ہیں تو شور مچ گیا۔ امی جی نے تو رونا شروع کر دیا۔ نانی امی بھی آئی ہوئی تھیں وہ امی جی کو تسلیاں بھی دیتی جا رہی تھیں اور دعائیں بھی مانگ رہی تھیں کہ......

''یا اللہ! بچے آ جائیں تیری راہ میں دیگ پکواؤں گی''

اوپر سے سونے پہ سہاگہ یہ ہوا کہ ابو جی کے تایا ابو نے امی سے یہاں تک کہہ دیا...... ''کہ بچوں کو تو ضرور کوئی کار میں بٹھا کر لے گیا ہے۔''

بس پھر کیا تھا، امی جی نے اور زیادہ رونا شروع کر دیا۔

پورا محلّہ اکٹھا ہو گیا۔ ہمیں ہر طرف ڈھونڈا جانے لگا مگر ہم بے خبر کھیلنے میں مصروف تھے۔ جب ہر طرف اندھیرا چھا گیا تو ہمیں اپنا گھر یاد آیا۔ ہم راستے میں تھے، جب ہمارے تایا ابو کا بیٹا ہمیں ملا۔ وہ سائیکل پر سوار مسجد میں گمشدگی کا اعلان کروانے جا رہا تھا۔ وہ ہمیں لے کر سیدھا گھر پہنچا۔ ہم گھر میں اتنے لوگوں کو دیکھ کر اور امی کو روتا دیکھ کر کافی حیران ہوئے۔

امی جی نے ہم سے پوچھا تو ہم نے سارا قصہ سنایا۔ ہمیں ڈانٹ تو کافی پڑی لیکن ہم پٹائی سے بہر حال بچ گئے۔